اریج شاہ
انتہائے عشق
شاہین اے بکس
Imagitor

السلام علیکم!
اگر آپ لکھنا جانتے ہیں اور اپنا لکھا قارئین تک پہنچانا چاہتے ہیں تو ہم آپ کو ایک بہترین پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں۔
ہم سال میں ایک بار اپنے ان مصنفین کی تحاریر کا مقابلہ کروائیں گے جو باقاعدگی سے اپنی تحریر ہمیں بھیجیں گے۔ تین بہترین لکھاریوں کو انعام اور بہترین لکھاری کا سرٹیفکیٹ دیا جائے گا۔ اور اول آنے والے لکھاری کی بہترین تحریر کو ہم کتابی شکل میں لکھاری کو بطور تحفہ دیں گے۔
آئی۔ڈی۔ پر اپنی تحریر ہمیں ای میل کریں۔
rabiakhalid930@gmail.com
اگر آپ ہماری ٹیم کا حصہ بننا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کیجیے۔
واٹس ایپ : 923135408491
ای میل : shaheenbookss@gmail.com
Shaheenebooks.com
Imagitor

# انتہائے عشق

اریج شاہ

اذان کی آواز سنتے ہوئے تائشہ اٹھی اور اٹھ کر نماز ادا کرنے لگی۔ نماز ادا کرنے کے بعد دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے سب سے پہلے زمل کا خیال آیا

کل فون پر اس نے کہا تھا اماں سائیں میرے لیے دعا کیجئے گا۔

کہ آج میں شارق خان تک پہنچنے میں کامیاب رہوں اگر میں اس کا انٹرویو لینے میں کامیاب ہو گئی تو میرا پرموشن ہو جائے گا

اس نے مسکراتے ہوئے سب سے پہلے زمل کے لیے دعا مانگی

اور اس کے بعد شازم کے لیے جیسے ابھی نماز کے لیے جگا کر آئی تھی

اس نے ابھی کل کہا تھا اماں سائیں میرے لیئے اسپیشل دعا کیجئے گا۔ اللہ آپ کی سنتیں ہیں اس نے ہنستے ہوئے شازم کے لیے دعا مانگی

جازم کبھی کہتا نہیں تھا۔ لیکن وہ تو تائشہ کا لاڈلا تھا اس کے لئے تو وہ دن رات دعا گو رہتی تھی

ایک تو اتنا خطرناک پروفیشن چنا تھا اس نے اور باپ کی طرح غصہ ہمیشہ ناک پر بیٹھا ہوا اس کے تو مزاج ہی نہیں ملتے تھے کسی سے

نماز ادا کر کے وہ فورا اٹھی اسے یقین تھا شازم دوبارہ سو چکا ہو گا۔ اور اسے جگانے میں اسے پھر سے بہت سارا وقت لگ جانا تھا

اور آج کا دن تو اتنا خاص تھا کہ وہ آج کسی کو بھی سونے نہیں دینے والی تھی سوائے جازم کے کل رات جازم تین بجے کے بعد گھر واپس آیا تھا۔

اور ابھی تک اس کی نیند مکمل نہیں ہوئی تھی اس کے باوجود بھی وہ اٹھ کر نماز ادا کر کے دوبارہ سونے جا چکا تھا اور ایک شازم تھا۔

وہ شازم کے کمرے میں آئی جہاں اسے سوتا دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی وہ بالکل جنید جیسا تھا سوتے ہوئے بھی مسکراتا تھا۔

اور جازم وہ تو سوتے ہوئے بھی چہرے پر اتنے خطرناک اثرات بنا کے رکھتا کہ کسی کو بھی پتہ چل جاتا ہے کہ اس کی شخصیت دوسروں سے مختلف ہے

شازی اٹھ جاؤ میرا چاند دیکھو صبح ہو گئی ہے نماز کا وقت نکلا جا رہا ہے

کوئی بات نہیں اماں سائیں اللہ سائیں تو میرے دوست ہیں ایک دن معاف کر دیں گے۔ شازم نے انگڑائی لیتے ہوئے چادر دوبارہ اپنے چہرے پر لینے کی کوشش کی

لیکن اس سے پہلے ہی ٹھنڈے پانی کے جھٹکے نے اسے زمین پر گرا دیا

استغفر اللہ سیلاب آگیا ہے کیا۔

ابھی تک تو نہیں آیا۔ لیکن اگر تم مزید پانچ منٹ میں نہیں اٹھے اور تم نے اماں سائیں کو تنگ کیا تو یہاں تمہارے آنسوؤں کی باڑ ضرور آئے گی۔ جازم نے ایک جھٹکے سے چادر اس کے اوپر سے کھینچ کر دور پھینکی

اماں سائیں کیا آپ اب بھی کچھ نہیں بولے گی شازم نے جازم کی حرکت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

میری جان وہ تمہیں نماز کے لئے جگا رہا ہے تائشہ نے صلح کا جھنڈا لہراتے ہوئے کہا

یہ میرا اور اللہ کا معاملہ ہے کسی دوسرے تیسرے کو بیچ میں پڑنے کی ضرورت نہیں اسے کہیں جا رہا ہوں میں نماز پڑھنے کے لئے اپنی شکل نہ دکھائے مجھے وہ

غصے سے بڑبڑ آیا

جب کہ جازم بنا اس کی طرف دیکھے اس کے کمرے سے نکلنے لگا لیکن جاتے ہوئے بتانا نہیں بولا

آئینہ دیکھ کر اپنی بات سے مکرنا مت کہ تم۔ میری شکل نہیں دیکھنا چاہتے۔

جازم کی بات پر تائشہ مسکرائی۔

جب کہ وہ بے بسی سے تائشہ کو دیکھ رہا تھا

ہاں ابھی تمہیں نے ہی تو کہا کہ تم جازم کا چہرہ نہیں دیکھنا چاہتے اگر اس کی شکل نہیں دیکھنا چاہتے تو اپنے دیکھنے کی بھی ضرورت نہیں ہے تائشہ مسکراتے ہوئے باہر نکل گئی

جب کہ وہ خاموشی سے وضو کرنے چلا گیا۔

باہر آیا تو اچانک ہی یاد آ گیا

اللہ سائیں آج تو بابا سائیں کی سالگرہ ہے کیا اللہ جی دوست ہو کر بھلوا دیا۔

اس نے جلدی سے جانماز بچائی کیونکہ نماز ادا کرنے کے بعد اس کا ارادہ جنید کو وش کرنے کا تھا

لیکن ٹھنڈے پانی کے گلاس کا بدلا تو وہ جازم سے آج ضرور لینے والا تھا۔ کیونکہ شازم جانتا تھا کہ جازم نے اس سے کل بائیک ٹائم پر نہ پہنچانے کا بدلہ لیا ہے

.....

یا اللہ نو بج گئے ابھی تک تو شارق صاحب وہاں سے جا چکے ہوں گے زمل بھاگتے ہوئے منزل کے اندر آئی تھی

بلو جینز کے اوپر وائٹ کرتا پہنے بالوں کو پونی ٹل میں قید کیے ہر طرح کے میک اپ سے پاک چہرہ ہائی ہیل میں بھاگتے ہوئے اوپر کی طرف جا رہی تھی

جبکہ نجانے کتنے مردوں کی تعداد کی بلڈنگ میں اکیلی لڑکی کو دیکھ کر بہت سارے لوگ شکی نظروں سے دیکھ رہے تھے

شارق خان سے ملنا ہے مجھے۔ اس نے چار پانچ مردوں کے کے حلقے کو دیکھتے ہوئے کہا

پھر اچانک دماغ میں خیال آیا وہ آدمی یقیناً یہاں شارق کے نام سے تو نہیں رہا ہو گا

اس بلڈنگ میں تقریبا دو سو مرد رہتے ہیں ان میں سے کسی کا نام بھی شارق نہیں ہے۔ایک بزرگ سے آدمی نے اسے جواب دیا

سیڑھیوں پر ان لوگوں کو کھڑے دیکھ کر اس کے پاس مزید اوپر جانے کی وجہ نہیں تھی اور جس طرح سے وہ پانچویں اسے دیکھ رہے تھے یقیناوہ جانے بغیر اس سے اوپر نہیں جانے دے سکتے تھے

لیکن میں اوپر جانا چاہتی ہوں میرے دوست ہوتے ہیں یہاں

دوست کا نام بتائیں بزرگ نے اس کی بات کاٹی

دوست کا نام 200 مردوں میں سے اس وقت کوئی ایک بھی نام ذہن میں نہیں آرہا تھا اگر شارق نام کا یہاں کوئی آدمی نہیں تھا تو اور کوئی نام لے کر وہ لوگوں کو شک میں مبتلا نہیں کر سکتی تھی

ڈارلنگ بولونا گبڑ سے ملنا ہے۔نیچے اترتا آدھی سیڑھیاں پھلانگتا ہوا ایک لڑکا اس کے قریب آیا۔

آدھے بال آنکھوں پر ڈالے۔جو کہ بے حد بُرے لگ رہے تھے لیکن شاید فیشن کے نام پر یہ نمونہ بنایا گیا تھا

ایک سائیڈ منہ میں سگریٹ دبائے۔شاید کسی فلمی ایکٹر کی نقل کر رہا تھا

جسم سے اٹھتی پرفیوم کی خوشبو خوشبو کم بدبو زیادہ لگ رہی تھی شاید اس نے کوئی سستا سا برینڈ زیوز کیا تھا وہ بھی بہت سارے مکس کر کے

زمل ناک پر ہاتھ رکھتے ہوئے ذرا سا پیچھے ہوئی

ڈارلنگ میں وہی جس کو تو ڈھونڈ رہی ہے بولے گی نہیں کیا میں نے تجھے بلایا تھا بلڈنگ دیکھنے کے لیے۔وہ آنکھوں سے اسے اشارہ کر رہا تھا

ایکٹنگ اچھی کر رہے ہو مسٹر لیکن سامنے کھڑے بزرگ تمہاری بات پر یقین نہیں کریں گے۔

زمل مر کر بھی کبھی اس انسان کے ساتھ اوپر نہیں جائے گی

میرا نام زمل جنید خان ہے کراچی نیوز چینل کے لئے کام کرتی ہوں۔

خبر ملی ہے کہ یہاں ایک بہت ہی مشہور سیکرٹ ایجنٹ نے کچھ وقت کے لئے قیام کیا ہے مجھے ان کا انٹرویو چاہیے اگر میں ان کا انٹرویو لینے میں کامیاب ہو گئی تو میری زندگی بدل جائے گی

اسی لیے پلیز آپ لوگ راستے سے ہٹیں زمل نے سچ بتایا اس کے بعد شارق کے مشن پر کیا اثر پڑتا ہے اس سے زمل کو کوئی مطلب نہ تھا اسے مطلب تھا تو بس اتنا کہ اگر وہ انٹرویو لینے میں کامیاب ہو گئی تو اس کا پرموشن ہو جائے گا اسی لیے اس نے سچ بتانا بہتر سمجھا

نہیں بی بی یہاں کوئی شارق نہیں رہتا۔تم چلی جاؤ یہاں سے اور اگر تم کوئی پریس رپوٹر ہو تو اپنا کارڈ دکھاؤ ہمیں نہیں تو کوئی لیگل نوٹس تب ہم تمہیں اوپر جانے دیں گے

اب تم جا سکتی ہو بزرگ نے غصے سے کہا۔

ان بزرگ کو اس کی بات پسند نہیں آئی تھی اگر یہاں پر کوئی سیکرٹ ایجنٹ اپنے وطن کے لیے کام کر رہا تھا سب سے چھپا ہوا تھا یہ بات اس لڑکی کو اس طرح سے سر عام نہیں بتانی چاہیے تھی ان ہی لوگوں میں ان کے دشمن موجود ہو سکتے تھے

اپنے وطن کے ساتھ غداری تو کوئی سچا پاکستانی مر کے بھی نہ کرے

ان بات سن کر زمل کو بھی اچھا خاصہ غصہ آگیا اس نے سوچا تھا کہ نیکسٹ ٹائم وہ ضرور کوئی نوٹس لے کے آئے گی

بڈھا سمجھتا کیا ہے اپنے آپ کو اگر مجھ سے پہلے شارق تک کوئی اور پہنچ گیا نہیں نہیں ایسا نہیں ہونے دوں گی وہ تیزی سے سیڑھیاں نیچے اترتے ہوئے خود سے بڑبڑا رہی تھی

ارے او بسنتی اپنے گبڑ کو ہائے ہیلو تو کر کے جا۔ ارے کوئی تو جمعے کا وعدہ کوئی ملنے کا ارادہ۔

چٹاخ۔۔۔۔۔ گبڑ کے الفاظ اس کے منہ میں ہی دم توڑ گئے

ایک اور چاہیے اس نے دوسرا ہاتھ سیدھا کرتے ہوئے دکھایا

جس پر گبڑ نے نفی میں سر ہلایا اور اپنے بالوں کو جھٹکا دیتے ہوئے اپنے بائیں آنکھ کے اوپر کیا جو غلطی سے آنکھوں کے پیچھے چلے گئے تھے۔

ظالم یہ تو پیار کی شروعات ہے اگر لڑکی پہلی ملاقات میں چھاپڑ مارے تو سمجھ جاؤ کہ وہ تم سے دل سے سمتھنگ کرتی ہے ۔وہ بے شرموں کی طرح بولا

اب اس سمتھنگ کا مطلب بتانا پسند کریں گے آپ وہ غصے سے گھورتے ہوئے ایک ہاتھ کمر پر رکھ کر بولی

میں نہیں بتاتا تامیرے کو شرم آتی ہے گبڑ سچ مچ میں شرما دیا اور اس کے اس طرح سے شرماتے روپ کو دیکھ کر زمل کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا

اس سے پہلے کہ وہ اس لڑکے کو ایک اور لگاتی ثانیہ آچکی تھی

کچھ خبر ملی یہاں!۔وہ یقیناً اس کے پیچھے آئی تھی

یہاں کوئی شارق نہیں ہے۔زمل نے اسے پوری کاروائی بتائے بغیر بتایا

ویسے بھی یہ لڑکی اس کے زریعے شارق تک جانا چاہتی تھی اس کی مدد تو وہ مر کے بھی نہ کرے

گبڑ بسنتی کی لوسٹوری میں شیلا کہاں سے آگئی وہ الگ ہی انداز میں چلتا ہوا اس کے قریب آیا

کیا بکواس کر رہے ہو تم ثانیہ نے اسے گھورتے ہوئے کہا

مجھ پر مرمٹنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے گبڑ صرف اپنی بسنتی کا ہے۔وہ ثانیہ کے قریب کھڑا ہو کر بولا جبکہ ان دونوں کو آپس میں باتیں کرتے ہوئے دیکھ کر زمل فوراً وہاں سے نکلی۔

عجیب پاگل آدمی سے پالا پڑا تھا اس کا وہ شیلا مطلب ثانیہ کو اوپر اچھا خاصا پھنسا آئی تھی

لیکن جو بھی تھا اچھا ہی تھا ثانیہ اپنا کام کرنے کے بجائے اس کا پیچھا کیے جا رہی تھی جو کہ بہت غلط بات تھی۔

وہ اس کی مدد سے اسے ہی ہارانا چاہتی تھی جو زمل جیند خان مر کے بھی نہ کرے

.....

شازم جیسے ہی باہر نکلا وردی میں ایک کانسٹیبل کو اپنی طرف بھاگتے ہوئے دیکھا

سر میں آج چھٹیوں پر چلا جاؤں گا اسی لئے سوچا کہ یہ فائل وقت پر آپ تک پہنچادوں۔یہ لیجئے سر اس کیس کی ساری ڈیٹیل اس فائل میں ہیں۔

کونسی ڈیٹیل شازم نے فائل تھامتے ہوئے کہا

سر میری چھٹیاں شروع ہو چکی ہیں اسی لیے میں آفس نہیں گیا لیکن یہ فائل بھی آپ تک پہنچانا بہت ضروری تھا اسی لئے آپ کے گھر آ گیا اب میں چلتا ہوں وہ کہہ کر واپس جانے لگا

ایک منٹ ایسے کیسے چھٹیوں پہ جا رہے ہو تم ٹریفک کی حالت دیکھی ہے تم نے چھٹیاں منظور کس نے کی ہے پہلے مجھے یہ بتاؤ شازم نے اسے گھورتے ہوئے کہا جبکہ کانسٹیبل اسے پریشان نظروں سے دیکھنے لگا

سر آپ ہی نے ہی منظور کی تھی دو دن پہلے۔اور سر ٹریفک کا پرابلم دیکھنا ٹریفک والوں کا کام ہے ہمارا نہیں

وہ پریشان سا اسے دیکھتے ہوئے بولا

پر ایسے کیسے ٹریفک کا کام تمہارا نہیں ہے تم پورے ملک کے محافظ ہو تمہیں ٹریفک کا بھی خاص خیال رکھنا چاہیے تمہیں آفیسر بنایا کس نے ہے۔وہ اسے گھورتے ہوئے بولا جبکہ کانسٹیبل کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اچانک ان کے سر کو ہو کیا گیا ہے

سر لیکن ہم پولیس آفیسر ہیں ٹریفک کا کیسے کر سکتے ہیں وہ ٹریفک آفیسرز ہوتے ہیں وہ بے بسی سمجھاتے ہوئے بولا بڑی مشکل سے منظور ہوئی چھٹیاں اسے کینسل ہوتی نظر آ رہی تھی

اچھا وہ ٹریفک آفیسرز ہوتے ہیں سوری یار مجھے کیا پتا چلو آؤ تمہیں چائے پلاتا ہوں شازم نے مسکراتے ہوئے کہا

کانسٹیبل اس کا پل میں بدلتا ہوا روپ اور اسے مسکراتا دیکھ کر سمجھ چکا تھا کہ اس کا سر آج پاگل ہو چکا ہے

نہیں سر اب میں چلتا ہوں اسے اس روپ میں دیکھ کر کانسٹیبل پریشانی سے بولا

ارے ایسے کیسے چلتا ہوں چائے تو پی کے ہی جاؤ گے اور آج تو میرے بابا کی سالگرہ میں کیک کھلاؤں گا۔

وہ اسے اپنے ساتھ گھسیٹتا ہوئے بولا

گھر کے اندر ہی بریک فاسٹ ٹیبل پر جازم کو ناشتہ کرتے دیکھ کر وہ کبھی شازم کو کبھی جازم کو دیکھنے لگا

رفیق خریت تم یہاں کیوں آئے ہو رفیق کو اپنے گھر دیکھ کر جازم اٹھ کھڑا ہوا

ارے تم جانتے ہو اسے یہ میرا دوست ہے آج ہی بنا ہے تو سوچا اسے چائے پلا دوں اماں سائیں دو کپ چائے بنائیں میرے اور میرے دوست کے لیے آجا یار تو دروازے پر کیا کر رہا ہے شازم نے زبردستی اسے اندر گھسیٹا

جبکہ جازم خونخوار نظروں سے اسے گھور رہا تھا یقیناوہ اس سے صبح پانی والا بدلہ لے رہا تھا

رفیق ویسے بھی تمہیں بلانے والا تھا وہ فائل تیار کر لی ہے تم نے چھٹیوں پر جانے سے پہلے وہ فائل تم مجھے دے کر جانا جازم نے پروفیشنل انداز میں کہا تو رفیق نے بے بسی سے فائل شازم کے ہاتھ میں دیکھی جو فائل کی مدد سے خود کو پنکھا کر رہا تھا

یہ والی فائل۔۔۔۔؟ لیکن یہ تو تم نے مجھے دی اب تو یہ میری ہوئی اور ویسے بھی میں دوستوں کی چیزیں لوٹتا نہیں شازم نے مسکراتے ہوئے کپ اس کے ہاتھ میں پکڑایا

ہاں کیوں نہیں تم ہی رکھ لو۔یہ فائل 12 لوگوں کے قاتل کی ہے اور ان ثبوتوں کی بنا پر اگر ہم اسے گناہ گار ثابت نہیں کر پائے تو ہو سکتا ہے تیروے آدمی تم ہو۔جازم نے اسے کھلی آفر کرتے ہوئے کہا اور اس کی مکمل بات سنتے ہی شازم کے ہاتھ سے فائل چھوٹ کر جازم کے ہاتھ میں آگئی

چائے پیو اور کسی کو پتہ نہیں چلنا چاہیے کہ تم نے میرے گھر میں کوئی پاگل آدمی دیکھا ہے

جازم کا اشارہ شازم کی طرف تھا

سر آپ کا جڑواں بھائی بھی ہے بالکل آپ کی طرح دکھتا ہے میں تو پہچان ہی نہیں پایا کہ یہ آپ نہیں ہیں ان کی تو آواز بھی آپ جیسی ہے رفیق نے ہنستے ہوئے کہا

غلطیاں انسانوں سے ہی ہوتی ہیں میرے باپ ماں سے بھی ہو گئی جازم نے دل میں کہا تھا

.....

رفیق کے جانے کے فورا بعد شازم نے گاڑی نکالی

جب کہ وہ آرام سے بیٹھ اخبار پڑھ رہا تھا آج تائشہ کے کہنے پر جازم نے چھٹی تو کر لی تھی لیکن تائشہ جانتی تھی کہ وہ اپنے باپ سے کس حد تک خفا ہے

تم آج بھی نہیں چلو گے جازم تائشہ نے امید سے پوچھا

میں ایسے شخص کی قبر پر کبھی نہیں جانا چاہوں گا اماں سائیں جسے اپنی اولاد سے زیادہ کردم شاہ کے ساتھ اپنی وفاداری پیاری تھی

میرا پیار میرے باپ کے لیے اس دن مر گیا تھا جس دن مجھے اس بات کا احساس ہوا کہ اس نے کردم شاہ کو بچانے کے لئے اپنی جان دے دی اس نے ایک بار بھی نہیں سوچا کہ اس کے تین بچے ہیں اس کے بغیر نہیں رہ سکتے

اس نے ایک بار نہیں سوچا کہ اس کی بیوی اس کے بغیر کیسے رہے گی اس کی بیٹی جو اس کے بغیر سوتی نہیں اس کے بغیر کیسے رہے گی

اس نے ایک بار نہیں سوچا کہ اس کا جازم اس کے سینے پہ چڑھ کے سوتا تھا اس کا شازم اس کے کندھے پہ بیٹھ کے سکول جاتا تھا

نہیں اماں سائیں میں اس شخص کی قبر پر نہیں جاؤں گا جس نے وفاداری کے نام پر اپنی فیملی داؤ پر لگا دی۔ جازم اپنی آنکھوں کے آنسو چھپانے کے لئے اخبار کو اپنے چہرے کے آگے کر چکا تھا

جب تائشہ کو اپنے کندھوں پر ہاتھ محسوس ہوئے

چلیں اماں سائیں بابا سائیں انتظار کر رہے ہونگے۔ شازم دلاسہ دیتے ہوئے بولا

اور اس کا ہاتھ تھام کر باہر لے آیا جبکہ ان کے جاتے ہی جازم اخبار دور پھینک کر اپنے کمرے میں آیا کھینچ کر دروازہ بند کرتا آکر بیڈ پر لیٹ گیا

دل چاہا پھوٹ پھوٹ کر روئے لیکن وہ رو نہیں سکتا تھا کیونکہ وہ مرد تھا بہادر تھا وہ زندگی کا ہر درد ہر تکلیف سہنے کو تیار تھا

لیکن پھر بھی ایک آنسو خاموشی سے اس کی آنکھ سے نکل کر تکیے کی طرف جانے لگا لیکن اس سے پہلے ہی جازم نے آنسو کو صاف کر لیا

تائشہ پریشان سی گاڑی میں بیٹھی تھی یہ الفاظ اس نے پہلی بار نہیں سنے تھے جنید کی وفاداری نے اس کی جان لے لی تھی۔ لیکن پھر بھی اسے اپنے شوہر پر فخر تھا

کیا بات ہے آج تو بڑی پیاری لگ رہی ہیں مسز جنید خان۔ اگر آج میرے بابا زندہ ہوتے تو آپ کو دیکھ کر ایک بار پھر سے۔۔۔۔۔۔

بدمعاش بس یہی بس ساری باتیں سوجتی ہیں نہ تجھے تائشہ نے اپنے چہرے کی سرخی چھپاتے ہوئے اسے چمٹ لگائی

ارے مجھے کہاں یہ سب کچھ سوجتا ہے میں تو آپ کو بس یہ بتانے والا تھا کہ بزنس سیٹ ہو گیا ہے میرا ان شاءاللہ دو تین دن میں باقاعدگی سے کام شروع ہو جائے گا تو پھر کیا خیال ہے لڑکا آپ کا کام کاج والا ہو گیا ہے تو اس کی شادی کی بھی تیاریاں کریں۔

اس نے ایک آنکھ دبا کر تائشہ کو ہنسنے پر مجبور کر دیا

پہلے زمل کی شادی ہو گئی پھر جازم کی شادی ہو گئی اور پھر اینڈ پر تمہاری باری آئے گی تائشہ نے تفصیل سے بتایا جب کہ اندر ہی اندر اس کی حالت پر مسکرائے جا رہی تھی

یہ ظلم ہے پچھلے دو سال سے آپ کی لاڈلی بیٹی اس شارق خان کے پیچھے لگی ہوئی ہے اس چڑیل نے تو شادی کرنے نہیں میرا مطلب ہے زمل دیدہ جی نے شادی تو کرنی ہی نہیں تائشہ کی گھوری نے اسے لائن پر لگایا

اور اس کے بعد بھائی صاحب۔ دنیا کی کوئی بھی لڑکی اس سے شادی کرنے کے لئے تیار ہو جائے گی ماشاءاللہ ہیڈ سیم جو بہت ہے میری طرح لیکن زیلہ اس سے شادی نہیں کرے گی اور وہ زیلہ کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کریں گے۔

مطلب ان دونوں کے کوئی چانس نہیں ہیں خدا کے لئے میری بات آگے بڑھائیں ڈیڑھ سال ہو چکا ہے نکاح کو شازم نے التجا کی تھی

میں اپنی بات پر قائم ہوں تائشہ نے جیسے بات ختم کر دی اور اس کے انداز پر شازم منہ بنا کر رہ گیا

---

دل سائیں ناشتہ تو کر لو نازیہ نے میز پر ناشتہ لگاتے ہوئے کہا لیکن دل کو ہوش کہاں تھا وہ تو بس اپنا سارا سامان پیک کیے جلد از جلد اپنے آفس پہنچنا چاہتی تھی

اس کی نوکری لگے مشکل سے تین ہفتے ہی ہوئے تھے

اور ابھی سے ہی اتنی لیٹ ویسے تو اس کے سارے ہی باس اور آفس ورکرز بہت اچھے تھے کوئی اس پر رعب نہیں جماتا تھا نہ ہی کوئی سینئر ہونے کا دعوی کرتا تھا

بلکہ سب ہی اس سے بہت پیار سے بات کرتے تھے اچھے سے سمجھاتے تھے

لیکن پھر بھی وہ ان لوگوں کو اپنی طرف سے کسی قسم کی شکایت کا موقع نہیں دینا چاہتی تھی

پہلے ہی وہ اس کے لئے اتنا کچھ کر رہے تھے دوپہر دو بجے کے بعد اس کی کلاسیں شروع ہوتی تھی اور اس کے باس نے خود کہا تھا کہ وہ اپنی کلاسس ریگولر لے

اب اگر وہ لوگ اس کے لیے اتنا کچھ کر سکتے تھے تو انہیں شکایت کا موقع کیوں دیتی

دادو سائیں میرا ناشتہ بھی جانو کو کرا دیں ویسے بھی کچھ کھاتی ہے نہیں دیکھیں کتنی کمزور ہوتی جا رہی ہے

دل نے اپنا بیگ اٹھاتے ہوئے جانو کے ماتھے پر بوسہ لیا

جو منہ بنائے معصومیت سے اسے گھور رہی تھی

دادو سائیں کو بول دیا کہ جانو کمزور ہوتی جا رہی ہے تو مطلب اب وہ نظر کا چشمہ لگا کر اسے دیکھیں گیں اور پھر بہت کھلائیں گیں

پلیز سنبھال لینا رات کو آتے ہوئے تمہارے لیے چاکلیٹ لاونگی وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولی

جس پر جانو نے نگاہ ٹیڑی کر کے اسے دیکھا پھر مسکرائی

چار لانا۔۔۔اس نے بھی سرگوشی میں ہی کہا

پکا وعدہ بس دادو سائیں کو سنبھال لینا

دل نے کہتے ہوئے باہر کی طرف دوڑ لگائی

اور اس کے ساتھ ہی دادو سائیں نے ایک اور پراٹھا اٹھا کر اس کی چنگیر میں رکھ دیا

دادو سائیں میرا ہو گیا۔جانو پراٹھے کو دیکھ کر منہ بنا کر بولی

ارے آلو کا پراٹھا ہے۔۔۔جانو سائیں میں نے اسپیشل تمہارے لئے بنایا ہے۔نازیہ نے اسے محبت سے پچکارتے ہوئے کہا

ہاں تو آپ پہلے نہیں دے سکتی تھی ابھی تو میری ٹمی میں جگہ ہی نہیں بچی۔جانو اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کے منہ بنا کر بولی

کبھی ایک نظر بے بسی سے آلو کے پراٹھے کو دیکھتی پھر سامنے بیٹھی اپنی دادو سائیں

پیٹ میں جگہ نہ ہونے کے باوجود بھی وہ چنگیر آگے کرتے ہوئے اپنا فیورٹ آلو کا پراٹھا کھانے لگی

آلو سے بنی کوئی بھی چیز اس کی کمزوری تھی۔یہاں تک کہ شازم تو اسے "آلو مقدم شاہ" کے نام سے پکارتا تھا اور باقی سب کی تو وہ جانو سائیں تھی۔اس کا اصل نام حورم مقدم شاہ تھا یہ بات تو جیسے کوئی جانتا ہی نہ تھا

جس کا وہ بالکل بھی برا نہیں مناتی تھی۔بس شرما دیتی۔خیر شرماتی تو وہ ہر بات پر تھی۔شاہ خاندان کی چھوٹی سی ننھی سی گڑیا ہر کسی کے لیے اس کی جانو تھی

آج اسے کالج سے چھٹی تھی پاکستان کا کوئی عالمی دن ہونے کی وجہ سے چھٹی تو دل کو بھی تھی لیکن اسے پھر بھی آفس جانا پڑا اور نہ وہ دونوں آج بہت مستی کرنے والے تھے یہاں تک کہ دل نے تو اسے اپنے ساتھ شاپنگ پر لے جانے کا بھی وعدہ کیا تھا

جانو سائیں وہ میں کیا کہہ رہی تھی۔۔۔۔اسے پراٹھا کھانے میں مصروف دیکھ کر نازیہ اپنی بات شروع کرتے ہوئے بولیں

جانو نے ایک نظر ان کے چہرے کو دیکھا پھر اپنا پراٹھا کھانے میں مصروف ہو گئی

بہرام سائیں تم سے ایک بار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حورم نے ناشتے سے ہاتھ کھینچ لیے

جبکہ دادو سائیں وہی خاموش ہو گئیں

میرا ہو گیا مجھے تھوڑا اپنے کالج کا کام کرنا ہے وہ بنا ان کی طرف دیکھے وہاں سے اٹھی اور اندر چلی گئی

جب کہ نازیہ نے بے بسی سے اپنے موبائل کو دیکھا۔جہاں بہرام کی کال ابھی بھی چل رہی تھی۔

اور فون کی دوسری طرف بہرام مقدم شاہ اپنی چھوٹی سی بہن کی نفرت کو اپنے سینے میں اتار تا بے بسی سے اپنے آفس کی کرسی پر سر رکھ گیا

•••••

ایک چھوٹی سی غلطی کی وجہ سے کتنے لوگوں کی نفرت کا شکار ہو گیا تھا وہ

کتنا پیارا تھا اس کا گھرانہ سب کچھ تباہ ہو گیا۔

وہ اپنے اپنوں سے دور ان انجاوں کے ملک میں رہ رہا تھا

جہاں اس کا کوئی اپنا نہیں کوئی ہمدرد نہ تھا

اور جو اس کی اپنے تھے وہ تو اس سے بے تحاشہ نفرت کرتے تھے

اس نے ساری سوچوں کو ایک طرف رکھتے ہوئے فون اٹھایا

یزدانی صاحب کا آرڈر فائنل ہو گیا اس نے موبائل اٹھاتے ہوئے اپنی سیکرٹری سے پوچھا

جی نہیں سر ابھی۔۔۔۔۔۔

فائز اور اختر کو جاب سے آؤٹ کر دو تین دن ہو چکے ہیں آرڈر ابھی تک ریڈی نہیں ہوا کیا کر رہے ہیں وہ لوگ آؤٹ کروانہیں میری کمپنی سے وہ یہاں کام کرنے کے قابل نہیں ہیں اس نے غصے سے کہتے ہوئے فون بند کر دیا

جبکہ دوسری طرف موجود سیکٹری نے پریشانی سے یہ خبر ورکرز کو سنائیں

یار یہ سر بہرام تو بہت غصے والے لگتے ہیں ایک ورکر نے دوسرے سے کہا جو آج ہی نیا آیا تھا

غصے والے تو ہونگے ہی آخر دس سال جیل میں کاٹ کے آئے ہیں

دوسرے نے اس کی معلومات میں اضافہ کرتے ہوئے بتایا دس سال جیل میں کسی کا قتل کیا تھا کیا وہ حیرت سے پوچھنے لگا

کسی غیر کا نہیں بلکہ اپنوں کو ہی موت کے گھاٹ اتارا تھا اس بندے نے وہ نیو ورکر کو حیرت زدہ چھوڑ کر آگے بڑھ چکا تھا

.....

تمہیں یقین ہے کہ وہ ہمیں اسی علاقے میں ملے گے

جاسم نے ایک تنگ گلی میں قدم رکھتے ہوئے پیچھے آتے لڑکے سے پوچھا

جی سر پہلے ہم جس مکان میں گئے تھے وہاں کرایہ پر رہتا تھا رہتا تو یہاں پر بھی کرائے پر ہے لیکن آج کل وہ یہاں اس مکان میں اس لیے رہتا ہے کیونکہ یہاں کرایہ کم ہے

آدمی نے اسے بتایا تو اس نے دروازہ کھٹکھٹایا

سامنے ہی ایک عورت باہر نکلی

مجھے وسیم صاحب سے ملنا ہے جاسم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

وہ اندر ہیں اور عورت کہتے ہوئے راستہ چھوڑا سامنے ہی چارپائی پر دونوں ٹانگوں سے معذور ایک آدمی لیٹا ہوا تھا

اسلام علیکم سر کیسے ہیں آپ امید کرتا ہوں ٹھیک ہوں گے وہ اپنے سامنے کھڑے لڑکے کو دیکھ رہا تھا جب جاسم نے اپنی جیب سے نوٹوں کی گڈی نکال کر اس کے سامنے رکھ دی

یہ پیسے بابا نے بھیجے ہیں۔

آپ نے اتنے سال ہمارے لئے کام کیا ہر ممکن طریقے سے ہمیں فائدہ پہنچایا ہم آپ کی خدمات کے شکر گزار ہیں اس حادثے میں آپ کی دونوں ٹانگیں چلی گئی ہمیں اس بات کا بہت افسوس ہے اور ہم آپ کا علاج کروانا چاہتے ہیں

جاسم نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو وہ مشکوک نظروں سے اسے دیکھنے لگا

آپ کے علاج میں جتنا بھی پیسا خرچ ہو گا ہماری کمپنی کرے گی۔ اگر یہاں چاہتا تو کسی بھی ورکر کو بھیج کر یہ رقم آپ کو دلوا سکتا تھا مگر میں خود یہاں اس لئے آیا ہوں تا کہ آپ کو بتا سکوں کہ آپ ہماری کمپنی کا کتنا اہم حصہ ہیں۔

وہ آدمی آنکھوں میں آنسو لیے اسے دیکھ رہا تھا جب جاسم کھڑا ہوا

میں چائے۔۔۔۔۔۔ عورت نے کچھ کہنا چاہا

چائے تو میں آپ کے گھر اس دن آکر پیوں گا آنٹی جی جس دن آپ کے شوہر خود اپنے پیروں سے چل کر مجھے یہاں لائیں گے۔

فلحال چلتا ہوں بابا انتظار کر رہے ہوں گے اس نے مسکراتے ہوئے دونوں کی طرف دیکھا اور باہر نکل گیا۔

•••••

شاہ صاحب ہم مر کر بھی آپ کے ساتھ غداری نہیں کریں گے آپ ہم پر شک کر کے ٹھیک نہیں کر رہے داود اس کے سامنے بیٹھا اسی کی میز پر کھانا کھا رہا تھا

اور اس کا دعوی تھا کہ شاہ کے ساتھ غداری اس نے نہیں کی

اس کے اس انداز پر شاہ مسکرا دیا اس کے چہرے کی مسکراہٹ پر کھیلتے ہوئے ڈمپل دیکھ کر سامنے بیٹھا داود اور انور دونوں ہی ریلیکس ہو گئے تھے۔

چلو مان لیا کہ تم لوگوں نے میری خبریں دوسری پارٹی تک نہیں پہنچائی تو بتاؤ کس نے کی ہے یہ مکبری کس نے میری پارٹی کی ایک ایک بات دوسری پارٹی کو بتائی

جواب دو مجھے۔۔۔۔وہ ان دونوں کو نظروں کے حصار میں لیے پوچھنے لگا

اب آپ سے غداری کرنے کی غلطی تو ہم کبھی مر کر بھی نہیں کریں گے لیکن جس نے یہ حرکت کی ہے اسے ضرور ڈھونڈ نکالیں گے

اور پھر جو سزا آپ کہیں گے وہی اسے دی جائے گی۔

انور نے بھرپور جوش سے کہا

ہم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو انور میں انہیں بہت بری سزا دوں گا انہیں اپنے سامنے بٹھا کر زہر والا کھانا کھلاؤں گا اور پھر اینٹی ٹولزان کے سامنے رکھوں گا لیکن وہ اٹھا نہیں پائیں گے اس نے مسکراتے ہوئے اپنی جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور سامنے رکھ دی

وہ دونوں پریشان نظروں سے دیکھنے لگے

شاہ غلطی کرنے کا دوسرا موقع نہیں دیتا۔بلکہ پہلے ہی موقعے پے سب کچھ چھین لیتا ہے

تم لوگوں کو کیا لگتا ہے شاہ جان نہیں پائے گا کہ اس کے ساتھ وفادار کون ہے اور غدار کون ہے

تم جب پہلی بار یہاں آئے تھے میں نے تم سے کہا تھا گا دائم شاہ سوری کے ساتھ غداری بہت مہنگی پڑتی ہے

داؤد نے اس کی بات سنتے سنتے اپنے گلے کو پکڑا جہاں کانٹے چُبھ رہے تھے

شاہ صاحب آپ نے ہمارے کھانے میں

شاہ غداری کرنے والوں کو یہی سزا دیتا ہے اس نے ٹیبل پر پڑی شیشی کھولی اور دیکھتے ہی دیکھتے اس شیشے کو دیوار پر دے مارا جس کے ہزاروں ٹکڑے ہو چکے تھے

وہ دونوں بے بسی سے اپنی گردن تھامیں اپنی موت کا انتظار کرنے لگے

جب تیزی سے ایک لڑکا اندر داخل ہوا

سر میں نے ساری انفارمیشن نکالنی ہے بہرام شاہ کی ایک بہن بھی ہے۔

میں نام تو نہیں جانتا لیکن اسی سال کالج میں ایڈمیشن لیا ہے اس نے عمر 16 سال ہے۔اور شہر میں اپنی بہن اور دادی کے پاس رہتی ہے

اب آپ کے اگلے حکم کا انتظار ہے لڑکے نے اسے دیکھتے ہوئے سر جھکایا

مار دو اسے۔۔۔۔۔۔شاہ حکم دیتا آگے بڑھا

لیکن سر۔۔۔۔۔

کوئی لیکن ویکن نہیں میرے اور بہرام شاہ کے بیچ اور کوئی نہیں آ سکتا۔یہ جنگ اس کی اور میری ہے جس طرح میں نے اپنے سارے اپنوں کو کھویا ہے اسے بھی کھونا ہو گا

جس طرح سے میری اور اس کی کہانی ایک سی ہے

اس نے زندگی کے دس سال جیل میں کاٹے ہیں میری طرح

اسے بھی وہ سب کچھ مل رہا ہے جو میرے پاس ہے

فرق بس اتنا ہے کہ اس کے اپنے اب بھی زندہ ہیں اور میرے نہیں میں بہرام شاہ کو کبھی خود سے آگے نکلتے نہیں دیکھ سکتا

ان کچروں کو اٹھا کر یہاں سے پھینک دینا اس نے زمین پر پڑے دو آدمیوں کی طرف اشارہ کیا جو اپنی موت کا انتظار کرتے ہوئے تڑپ رہے تھے

اور جلد از جلد بہرام شاہ کی بہن کو ٹکروں تو میں تقسیم کر کے میرے سامنے لاو۔اس کا لہجہ ہر طرح کے جذبات سے عاری تھا

جازم بیٹا شام کو جلدی گھر واپس آ جانا

تمہارے ماموں اور ممانی ڈنر پر ہمارے گھر آ رہے ہیں تائشہ نے بتایا تو اس کے چہرے پر ایک چمک آئی

صرف ماموں اور ممانی اس نے پوچھا تو تائشہ مسکرائی

زیلہ کے ایگزامز ہونے والے ہیں وہ ان کی تیاریوں میں بیزی ہے

تائشہ نے زیلہ کے نہ آنے کی وجہ بتائی تو باہر سے ایک اور آواز بھی آئی

اگر زیلہ کو یہ پتہ چل گیا کہ یہاں انسپیکٹر صاحب نہیں ہیں تو یقیناً وہ شام کو یہاں آئے گی اگر آپ اپنا نورانی چہرہ رات دیر سے واپس لائیں تو زیلہ بھی اپنا دیدار اپنی ہونے والی ساس اور دیور کو کروا کے جائے گی۔

لیکن افسوس آپ اپنا چاند سا چہرہ کبھی کہیں بھول کر آتے ہی نہیں۔

ابھی شازم بول ہی رہا تھا کہ جازم نے ہاتھ میں پکڑا ہوا جوتا اٹھا کے باہر کی طرف پھینکا جو اسے لگا تو نہیں لیکن منہ منظور بند کروا گیا

اماں سائیں میں رات کو دیر سے آؤں گا۔۔بتا دیجیے گا اپنی بھتیجی کو وہ ایک نظر تائشہ کو دیکھتا اسے خدا حافظ کہتا باہر نکلا اور جانے سے پہلے ایک زوردار کک شازم کی ٹانگ پر ماری

انسپکٹر صاحب یہ گدھوں والے کام چھوڑ دو وہ بھی کہاں باز آنے والا تھا پیچھے سے اونچی آواز میں بولا تو جازم نے جاتے جاتے بھی اسے ایک گھوری سے نوازہ جسے وہ سراسر نظر انداز کر گیا۔

اماں سائیں میں کہہ رہا ہوں میری معصوم کزن کی زندگی اس ہٹلر کے ساتھ برباد مت کیجئے گا

آخر کیا بگاڑا ہے میری معصوم کزن نے آپ لوگوں کا کہ اس ڈایناسور کے نام کی انگوٹھی اس بیچاری کو پہنادی

وہ تائشہ سے کہتا ہاتھ میں پکڑے فون سے کسی کو کال کر رہا تھا

ڈیر کزن آج شام کو اپنا دیدار کروا کے جانا بہت دن ہو گئے تمہارے ہاتھ کی چائے نہیں پی اور نہ ہی آجکل اماں سائیں پکوڑے بنا کے دیتی ہیں وہ کسی معصوم بچے کی طرح اس سے شکایت لگا رہا تھا اس کے انداز پر تائشہ بے اختیار مسکرائی

وہ بارہ سنگھا گھر پے ہے کیا شام کو دوسری طرف سے آواز آئی

نہیں وہ بارہ سنگھا رات کو گھر پر نہیں ہے تم آرام سے آسکتی ہو۔ تائشہ نے کچن میں جاتے ہوئے اس کی آخری بات سنی تو اپنے قدم آگے نہیں بڑھا سکی

اتنا خوبصورت گھبرو جوان اس کا بیٹا جسے ان لوگوں نے بارہ سنگھے کا خطاب دے رکھا تھا

اللہ یہ بچے کب سدھرے گے وہ آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی اور پھر کچن کی طرف چلی گئی

.....

آج وہ لیگل نوٹس لے کر آئی تھی

اس کے گلے میں اس کی کمپنی کا کارڈ موجود تھا جس کا مطلب تھا کہ وہ پاکستانی نیوز رپورٹر ہے

اور نیوز رپورٹر کو اس طرح سے بے وجہ روکنے کا حق کسی کو نہیں

بزرگوں کو امید نہ تھی کہ اتنی بے عزتی کروانے کے بعد یہ لڑکی یوں واپس آجائے گی

لیکن اس کے پاس لیگل نوٹس تھا جس کی وجہ سے وہ اسے روک بھی نہ سکے

بلڈنگ میں موجود کہیں مردوں کو اس نے جانچتی نظروں سے دیکھا تھا کہیں ان میں کوئی شارق نہ ہو

لیکن یہاں اس بلڈنگ میں ایک سے بڑھ کر ایک نمونے بھرے پڑے تھے ان میں سے کسی کو بھی دیکھ کر یہ نہیں لگتا تھا کہ یہاں پر کوئی سیکریٹ ایجنٹ رہتا ہے ایسا لگتا تھا جیسے گنواروں کے سکول میں آگئی ہو

ارے میری بسنتی اس دن کے بعد تیرا دل بھی نہیں لگانا میرے بغیر سچ کہوں تو مجھے تو اس دن کے بعد رات کو نیند آنی بند ہو گئی ہے آنکھیں کھولوں تو تُو دکھتی ہے آنکھیں بند کروں تو خوابوں میں آٹپکتی ہے او میرے دل کی ملکہ میرے دل میں آجا

بکواس بند کرو ورنہ اس بار جوتا اتروں گی وہ غصے سے کھولتے ہوئے بولی

ارے بے وقوف لڑکی کوئی مسجد تھوڑی ہے جو تو جوتے اتر کر آئے گی ایسے ہی آجا میری پھلجھڑی۔۔وہ اس کی بات سن کر برا منائیے بغیر بولا

جب کہ اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی زمل کا ہاتھ ایک بار پھر اس پر اٹھا تھا

اگر تم نے اور بکواس کی نہ دوسرے گال پر بھی ایسا ہی ایک رکھ کر لگاؤں گی بد تمیز کہیں کا نہ جانے تمہیں یہاں رہنے کی اجازت کس نے دی بات کرنے کی تمیز نہیں ہے تمہیں لوفر غنڈے کہیں کے

اپنی حالت دیکھی ہے تم نے ایسا لگتا ہے جیسے دس دن سے نہائے نہیں ہو دس دن سے تو کیا دس سال سے نہیں نہائے ہو گے

اور یہ جو بالوں کا سٹائل بنا کے رکھا ہے نہ ہی یہ کوئی ہیرو نہیں لگتے تم اس میں بلکہ کسی تھرڈ کلاس ایکشن فلم کے ویلن کے پیچھے کھڑے ہونے والے غنڈوں کی لسٹ میں لاسٹ والی لائن کے غنڈے لگتے ہو

اور خبر دار جو آئندہ میرے راستے میں آئے یا مجھے دوبارہ ان بے ہودا لفظوں سے پکارا۔ کوئی عام انسان مت سمجھنا مجھے دو بھائی ہیں میرے ہڈیوں کا کچومر بنا کے رکھ دیں گے

زمل جنید خان نام ہے میرا مجھے کوئی عام لڑکی سمجھ کر چھیڑنے کی غلطی ہر گز مت کرنا

وہ اسے غصے سے گھورتے ہوئے بولی جب کہ سامنے کھڑا لڑکا تو اس کی ہر ادا پے فدا ہوتا آپنے گال پہ ہاتھ رکھ کے اس کا یہ جارحانہ انداز دیکھ رہا تھا

ہائے میری بسنتی تیرے اس انداز نے گبر کا دل لوٹ لیا زمل کو کبھی امید نہ تھی کہ اسے اتنی باتیں سنانے کے بعد یہ سننے کو ملے گا

بکواس بند کرو اور ہٹو میرے راستے سے وہ غصے سے پیچھے کی طرف دھکا دیتی آگے بڑھ چکی تھی لیکن اسے یہاں سے کچھ بھی نہ ملا تھا

.....

اس نے آفس میں قدم رکھا تو روز کی طرح چہل پہل تھی

راہداری سے گزرتے ہوئے ہرور کرنے اسے سلام کیا جس کا وہ مسکراتے ہوئے جواب دیتا آگے بڑھ رہا تھا

ابھی اسے اپنا کام شروع کیے ہوئے تھوڑا ہی وقت ہوا تھا اور ٹھیک سے کام پر دھیان دینا بھی اس نے کچھ دن پہلے ہی شروع کیا تھا

ورنہ سب کچھ ور کر پر چھوڑے وہ پر سکون زندگی گزار رہا تھا

لیکن اب اسے احساس ہوا تھا کہ اسے خود ہی کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا

ورنہ اس کی ماں نے کبھی اپنی بہو کی رخصتی نہیں کرنی

ڈیڑھ سال پہلے اس کا نکاح ہوا تھا وہ بھی اس لڑکی کے ساتھ جسے اس نے دیکھا تک نہیں تھا

دیکھتا بھی کیسے نکاح کے وقت بھی وہ گھونگھٹ میں مکمل طور پر چھپی ہوئی تھی۔

بس اس نے کہہ دیا جو میری ماں فیصلہ کرے گی میں اسی فیصلے پر قائم رکھوں گا جس پر تائشہ اس پر صدقے وارتی اس کا نکاح کر چکی تھی

اور نکاح سے پہلے اس نے ایک بار سرسری سی نظر اس تصویر کو دیکھا تھا جو اب تو وہ بھولا بھی چکا تھا

کاش ایک بار ٹھیک سے اس فوٹو کو ہی دیکھ لیتا

لیکن نہیں اس وقت تو اس پر فرمانبرداری کا بھوت سوار تھا

گاؤں میں ان کے گھر کے بالکل قریب رہنے والے ان کے پڑوس میں کچھ لوگ تھے

جن کے تائشہ اور جنید بہت قریب تھے لیکن شہر سے واپسی پر ایک رات ان لوگوں کا ایکسیڈنٹ ہو گیا اور اس کی منکوحہ کے والدین وفات پا گئے

جس کے بعد اس کی منکوحہ اور اس کی دادی گاؤں کے اسی گھر میں رہتے تھے

اور وہ اپنی ان دیکھی منکوحہ کو انجانے میں محبت کر بیٹھا تھا

نجانے اب وہ اسے کب نصیب ہوئی تھی

لیکن اب وہ ایمانداری اور فرمانبرداری سے اپنی ماں کی بات کو سن اور سمجھ رہا تھا

اب ساری زندگی اپنی منکوحہ کو اس کی دادی کے پاس تو نہیں چھوڑنا تھا نا

جبکہ سننے میں آیا تھا کہ محترمہ پرھائی بھی مکمل کر چکی ہیں

اور یہاں اس کے دو بہن بھائیوں نے کنوارے مرنے کی قسم کھار کھی تھی

اپنے بہن بھائی کے بارے میں سوچتے ہوئے وہ اکثر زیلہ اور اپنی بہن کے ہونے والے شوہر پر ترس کھاتا تھا۔ ایک اس کی بہن تھی جس کے نخرے ختم نہیں ہوتے تھے اور دوسرا اس کا بھائی جس کا ای ٹیو ہی کمال کا تھا

.....

یاسم تنگ گلیوں سے نکلتا ہوا باہر آیا اور اپنی گاڑی میں آ کر بیٹھا ابھی بڑی مشکل سے وہ ایک ہی گلی کا موڑ کاٹتا مین روڈ پر آیا تھا جب ایک چھوٹی سی بچی اچانک اس کے گاڑی کے سامنے آ گئی

ایک پل کے لیے یاسم گھبرا سا گیا وہ فوراً گاڑی سے باہر نکل کر بچی کو دیکھنے لگا

شکر ہے کہ بچی بالکل ٹھیک ہے لیکن اتنی چھوٹی سی بچی بنا والدین کے یہاں سڑک پر کیا کر رہی تھی اسے اس کے والدین کی لاپرواہی پر انتہا کا غصہ آیا وہ فورا اس بچی کے پاس آیا

بیٹا تم ٹھیک تو ہو تمہیں چوٹ تو نہیں لگی وہ بچی کے ہاتھ پیر دیکھنے لگا

نہیں میں ٹھیک ہوں بچی نے فوراً اسے بے فکر کرنا چاہا وہ خاصی کم آواز میں بولی تھی شاید کسی کے سننے کا خوف تھا

تم یہاں سڑک پر کیا کر رہی ہو بتاؤ اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو؟

کہاں ہیں تمہارے ماں باپ بتاؤ مجھے ذرا ان سے پوچھوں اتنے لاپرواہ کیسے ہیں چھوٹی سی بچی کو ایسے ہی سڑک پر چھوڑ دیا۔

وہ غصے سے اس کے ماں باپ کا پتہ پوچھ رہا تھا اپنے سامنے کھڑی اس پانچ سالہ چھوٹی سی صاف سُتھری بچی کو دیکھ کر کوئی اندازہ لگا ہی چکا تھا کہ بچی کے والدین اس پر خاصہ دھیان دیتے ہیں

پلیز دوست شور مچاؤ اگر میری ماما نے سن لیا نا تو مجھے بہت ڈانٹ پڑے گی وہ وہاں اندر جاب کرتی ہے اور مجھے بھی اپنے ساتھ لے کے آتی ہیں میں بہت بور ہو رہی تھی اسی لیے یہاں باہر کھیلنے آ گئی وہ کچھ فاصلے پڑے فٹبال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی

دیکھو اگر تم شور مچاؤ گے تو میری ماما مجھے کھیلنے نہیں دیں گی اس نے سامنے سٹور کی طرف اشارہ کیا جہاں چار پانچ لڑکیاں ایک ہی یونیفارم میں کام کر رہی تھی

یقیناوہ انہیں لڑکیوں میں سے کسی ایک کی بیٹی تھی

سوری بول رہی ہوں نہ دوست اب سے میں وہاں سائیڈ پہ کھیلوں گی پلیز شکایت مت کرنا۔

میری ماما مجھے سکول بھی نہیں جانے دیتی اور نہ ہی دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلنے دیتی ہیں۔

وہ منہ بنا کر بتاتے بالکل رونے جیسی ہو چکی تھی یاسم کو بے ساختہ چھوٹی سی بچی پر ترس آیا

جو اسے خود پر ہونے والے ظلم گنا رہی تھی

اس نے مسکراتے ہوئے بچی کو سڑک کے کنارے اسٹور کے بالکل قریب چھوڑا

ٹھیک ہے میں کسی کو نہیں بتاؤں گا لیکن تمہیں مجھے وعدہ کرنا ہو گا کہ تم بھی سڑک پر کسی کنڈیشن میں نہیں جاؤ گی اور اب بھی یہاں باہر نہیں بلکہ وہاں اندر جا کر کھیلو گی

ائی پرامس بچی نے مسکراتے ہوئے کہا

اور اسے ہاتھ ہلا کر بائے بائے کر کے اندر چلی گئی

یاسم کو یہ بچی بہت پیاری لگ رہی تھی جو پہلے ہی ملاقات میں اس کا نام نہ جاننے کی وجہ سے اسے دوست کہہ کر پکار رہی تھی

لیکن پھر بھی اس بچی کی ماں پر اسے غضب کا غصہ آرہا تھا جو اتنی لاپرواہی تھی کہ خود تو اندر کام کر رہی تھی اور بچی کا ہوش ہی نہ تھا

اس سے زیادہ بہتر طریقے سے تو باپ خیال رکھ لیتا ہے وہ بڑبڑ آتے ہوئے واپس آکر گاڑی میں بیٹھا

.....

وہ جتنا جلدی آنا چاہتی تھی اتنا ہی لیٹ ہو چکی تھی

وہ جیسے ہی آفس کے اندر داخل ہوئی اس کے پیچھے ہی رائمہ بھی بھاگتے ہوئے آئی شاید وہ بھی آج لیٹ ہو چکی تھی

ایم سوری سر مجھے آنے میں دیر ہو گئی اس نے شرمندگی سے باس کے سامنے سر جھکایا تو وہ مسکرا دیئے

کوئی بات نہیں مس دل دیر تو ہوتی رہتی ہے خیر آپ اندر جائیں اور وہ فائل پے سارے نام لکھیں اور مجھے میرے آفس میں دیں جائیں اس نے مسکراتے ہوئے دل سے کہا تو وہ انہیں شکر گزار نظر سے دیکھ کے اندر جا چکی تھی

لیکن ابھی اس نے فائل اٹھائی ہی تھی جب باہر سے باس کے چلانے کی آواز سنی تھی

مس رائمہ آپ یہ جاب کرنا بھی چاہتی ہے یا نہیں کبھی آپ کی گاڑی نہیں آتی کبھی آپ کی گاڑی لیٹ ہو جاتی ہے یہی سب کچھ چلتا رہا تو آپ کو یہ نوکری چھوڑنی پڑے گی

دیکھیے مس رائمہ میں آپ کو آخری چانس دے رہا ہوں یہ روز روز کا تماشا نہیں چلے گا میرے آفس میں اگر آپ کام کرنا چاہتی ہیں تو رولز کو فالو کریں ورنہ آپ کو اس نوکری سے نکالنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گا

باس نے چلاتے ہوئے اسے بارو کروایا جبکہ اندر دل کا دل دہل گیا تھا

باس نے اسے تو کچھ نہیں کہا تھا دیر سے آنے پر یہاں تک کہ وہ تو اکثر ہی لیٹ ہو جاتی تھی اور سب سے اہم بات پورے دو بجے یہاں سے نکل کر اپنی یونیورسٹی کی کلاسز لینے چلی جاتی تھی لیکن آج تک اس نے اپنے باس کے چہرے پر ذرا شکن نہیں دیکھی تھی

جبکہ اپنے آفس کے دوسرے ممبرز کو تو وہ اکثر ڈانٹتے رہتے اور آج مس رائمہ کی اس طرح سے انسلٹ ہوتے دیکھ کر وہ کافی گھبرا گئی تھی

اسے تو اندازہ بھی نہ تھا کہ رائمہ کی اتنی انسلٹ ہو جائے گی۔

وہ تو ہمیشہ وقت پہ آتی تھی سارے روز فالو کرتی تھی پھر کیا وجہ تھی کبھی کبھی تو اسے یہ لگتا کہ اس آفس کے رولز دل کے لیے ہیں ہی نہیں یہ سارے رولز تو اس کے باقی ورکرز کے لیے بنائے گئے ہیں

دل اگر چاہے تو آفس لیٹ آئے جب چاہیں واپس گھر چلی جائے۔ ابھی اس سے یہاں نوکری کرتے ہوئے بمشکل تین ہفتے ہوئے تھے اور اب تک اسے ایک بار بھی کسی نے ڈانٹا نہیں تھا

.....

جی سر جی میڈم آگئی ہیں آفس جی نہیں کسی نے کچھ نہیں کہا باس نے فون کان سے لگاتے ہوئے کہا

نہیں سر ابھی ایک مہینہ نہیں ہوا انہیں یہاں نوکری کرتے ہوئے اس طرح سے اچانک پے کرتے ہوئے تو انہیں شک ہو جائے گا

تم زیادہ بکواس مت کرو جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو فون سے غصے سے بھری ہوئی آواز آئی

جی ٹھیک ہے سر میں ابھی پے کر دیتا ہوں

سر وہ مجھے آپ سے زرا سی بات کرنی تھی دل میڈم نے جو پیپر بنا کر دیے تھے وہ خراب تھے جس کی وجہ سے ہمارا تھوڑا سا نقصان ہو گیا

تمہارا سارا نفع نقصان میں بھروں گا دل کے سامنے آواز نیچی رکھنا ایک بار پھر سے غصے سے بھرپور آواز آئی

جی سر کوئی مسئلہ نہیں ہے جیسا آپ کا حکم آپ کا آفس ہے آپ جیسے چاہے ویسا ہی ہو گا

ویسے سر آپ سے ایک بات پوچھوں بُرا تو نہیں مانیں گے

دل میڈم کو آپ اپنے آفس میں جاب کیوں نہیں دے دیتے میرا مطلب ہے آپ کی اپنی پاکستان میں اتنی بڑی کمپنی ہے اور دل میڈم آپ کی اتنی عزیز ہونے کے باوجود میری چھوٹی سی کمپنی میں جاب کرتی ہیں۔

تم سے جتنا کہا ہے اتنا ہی کرو زیادہ تفصیلات میں پڑنے کی ضرورت نہیں اس نے سختی سے کہا تو باس خاموش ہو گیا

جی سر جیسا آپ چاہیں میں آج ہی دل میڈم کی پیمنٹ کرتا ہوں۔

باس نے فون رکھتے ہوئے سکون کا سانس لیا

جبکہ دوسری طرف بہرام مقدم شاہ اس کے آفس میں لگے سی سی ٹی وی کیمرے سے اسے آفس کے پیپرز پر کچھ لکھتے ہوئے دیکھ رہا تھا

دل کو خود بھی پتا نہ تھا کہ وہ یہاں آ کر کیا رہی ہے ہر روز اسے آفس کے سارے ممبرز کی لسٹ بنانے کا آرڈر دے دیا جاتا

اور اب تو اسے ان تین ہفتوں میں یہ کام کرنے کی ایسی عادت ہو گئی تھی کہ وہ ایک گھنٹے میں ہی ختم کر دیتی

اس کے بعد کبھی دادو سائیں سے باتیں کرتی تو کبھی اپنی یونیورسٹی کی کتابیں لے کر بیٹھ جاتی

جبکہ بہرام مقدم شاہ کے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ اس کی دل اس کے سامنے رہتی ہے

اب بھی وہ خاموشی سے بیٹھا اپنی دل کا دیدار کر رہا تھا اگر یہ بات دل کو پتہ چل جاتی تو اگلے ہی لمحے اس نوکری پر لات مار کر یہاں سے ہمیشہ کے لیے چلی جاتی

.....

جانو سائیں دل سائیں کا فون آیا تھا وہ کہہ رہی تھی کہ تھوڑی دیر میں آپ پارک آجائیں دادو سائیں نے اس کے کمرے میں قدم رکھتے ہوئے بتایا

کیا سچی۔۔ مطلب کے دیدہ کو پے مل گئی اب ہم آج آئسکریم کھائیں گے اور صبح شاپنگ پر جائیں گے۔ بہت مزہ آئے گا دادو سائیں

وہ چہکتے ہوئے اٹھی اور اپنے پیر میں چپل ڈالنے لگی پارک ان کے گھر سے مشکل سے پانچ منٹ کے فاصلے پر تھا

گاؤں کی زمینوں سے آج بھی لاکھوں کی تعداد میں پیسہ آتا تھا

لیکن دل نے تو ان سب چیزوں کو خود پر حرام کر رکھا تھا

گاؤں سے آنے والا ایک بھی پیسہ وہ استعمال نہیں کرتی تھی۔ بلکہ اس کی سوچ بھی کر دم جیسی ہی تھی کے زمینوں کے روپیوں پر صرف زمین پر کام لرنے والوں کا حق ہے جو اس زمین پر فصلیں اگاتے ہیں محنت کرتے ہیں بے شک وہ

زمین اس کی تھی آج بھی وہ زمین کردم شاہ کے نام تھی۔لیکن دل کے دل میں بھی کردم شاہ کا دل دھڑکتا تھا جو گاؤں کے لئے جان دینے کے لئے ہمیشہ تیار رہتا اور دل کی سوچ بھی اپنے باپ جیسی تھی

اور یہی وجہ تھی کے گاؤں سے آنے والا پیسہ دادو گاؤں میں ہی بانٹ دیتی

جب کہ اپنی چھوٹی سی ننھی سے بہن کا سارا خرچہ بہرام شاہ خود اٹھاتا تھا ہاں یہ بات اسے نہیں پتا تھی شاید اسے اس بات کا اندازہ ہو جاتا تو اس بات پر بھی اچھا خاصا ہنگامہ ہوتا

کیونکہ جو بھی تھا بہرام شاہ ان کی نظروں میں ایک قاتل تھا اور قاتل کے ساتھ نہ تو دل کوئی رشتہ رکھنا چاہتی تھی نہ ہی حورم

.....

بابا سائیں یہ بے بی کون ہے ؟۔وہ کبھی اس کے نئے روئی جیسے ہاتھ کو چھو رہی تھی تو کبھی اس کے ماتھے کو ٹچ کر رہی تھی جبکہ دھڑکن گہری نیند سو رہی تھی۔

ان نو ماہ میں نہ تو وہ خود سوئی تھی اور نہ ہی اس نے کردم کو سکون کا سانس لینے دیا تھا۔

اور اب بے بی کے دنیا میں آنے کے بعد ایسی سوئی تھی کہ اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

کل دوپہر 2 بجے کردم شاہ ایک بار پھر سے باپ بنا تھا اور ابھی دس منٹ پہلے ہی مقدم بچوں کو لے کر اسپتال آیا تھا

اور تب سے لے کر اب تک دل کی نظریں اس بچے پر جمی ہوئی تھیں

یہ آپ کا بھائی میرا بچہ اس نے مسکراتے ہوئے اسے بتایا

پیارا ہے نہ ؟کردم نے اسے پیچھے سے اپنے مضبوط حصار میں لیا

نہیں بالکل بھی پیارا نہیں ہے میں زیادہ پیاری ہوں آپ اس سے پیار نہیں کرنا دل فوراہی اپنے معصوم سے بھائی کا ہاتھ دور پھینکتے ہوئے کردم کی گود میں چڑ گئی

جب کہ اس کے اس طرح سے جیلس ہونے پر کردم کا قہقہ بے ساختہ تھا جو دھڑکن کی بھی آنکھیں کھول گیا

دیکھو پٹا کہ سائیں میری بیٹی بھی تم پر گئی ہے تمہیں چھوڑ کر اس کو پیار کروں تو تمہیں شکایت ہونے لگتی ہیں اسے چھوڑ کر ذرا سا تمہارے بیٹے پر دھیان دے دوں تو میری بیٹی جلنے لگتی ہے

کہاں جائے گا کردم سائیں وہ مسکراتے ہوئے دھڑکن کے قریب آیا اور اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے پیچھے ہٹا

آپ انہیں دونوں سے پیار کرے میں ارجسٹ کرلوں گی۔

اس کے شرارتی نظروں سے گھبرا کر دھڑکن نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا

جبکہ دل اب دھڑکن کے قریب آکر کھڑی ہوئی

ماماہم اس بے بی کو گھر لے کر نہیں جائیں گے ہمارے پاس جانو سائیں ہے تو ہمیں اور بے بی نہیں چاہیے۔

اس کو نہ وہ ہسپتال کے باہر موٹے کالے انکل ہیں نہ ان کو دے دو اب دل نے دھڑکن سے لیپٹ کر لاڈ سے اس کے گرد گھیرا بناتے ہوئے کہا

اب وہ معصوم کیا سمجھتی کہ دھڑکن کتنی مشکل سے اس ننھی سی جان کو دنیا میں لائی ہے

دل میری جان تمہاری جگہ کوئی نہیں لے سکتا تم ہماری سب سے پہلی خوشی ہو۔اس کو تو ہم تمہارے لئے لے کر جا رہے ہیں تم ہی تو کہتی تھی کہ تمہیں بھائی چاہیے دیکھو کتنا پیارا ہے تمہارا بھائی اس کی جلن سے گھبرا کر کردم اسے اپنی باہوں میں اٹھا کر بے بی کاٹ کے قریب لایا

سوچو جس طرح سے زیلہ دیدہ کا بھائی ہے یاسم

جانو سائیں کا بھائی ہے بہرام

اور زمل دیدہ کے بھائی ہیں جازم اور شازم

اسی طرح سے اب سے میری چھوٹی سی دل کا بھی ایک بھائی ہے جس کا نام میری دل خود رکھے گی اس نے مسکراتے ہوئے دل کے گال کو لبوں سے چھوا تھا

اور اب دل اپنے بھائی کو اٹھا کر اپنی ماما کے پاس لائے گی تا کہ چاچو سائیں اس کی پیاری سی فوٹو بنا سکیں مقدم نے ہنستے ہوئے کمرے میں قدم رکھا

بہرام اور حوریہ بھی اس کے ساتھ تھے

جبکہ حورم کا تو آج کل ایک ہی کام تھا نیند نیند اور نیند

اور وہ شاہ سائیں کی لاڈلی دادا سائیں تو اسے کسی کو دیکھنے کو بھی نہیں دیتے تھے وہ ڈیڑھ سال کی ہونے والی تھی دادا سائیں اسے زمین پر پیر بھی نہ رکھنے دیتے۔ اسی لیے وہ زیادہ تر دادا سائیں کے پاس ہی رہتی تھی اکثر رات کو سوتی بھی انہیں کے ساتھ تھی۔

کچھ دیر نخرے دکھانے کے بعد آخر دل نے اپنے بھائی کو قبول کر ہی لیا۔

آنسو تیزی سے اس کی آنکھوں سے نکل رہے تھے اس کے ہاتھ میں آج بھی وہ فوٹو تھی جو مقدم نے اپنے ہاتھوں سے بنائی تھی اس تصویر میں ان چاروں کا چہرہ تھا جینے وہ کھو چکی تھی یہ تصویر وہ ہمیشہ اپنے پاس رکھتی تھی

دل آپ ابھی تک گئی نہیں باس کے آفس سے باہر سے گزر رہا تھا کہ رک کر پوچھنے لگا وہ اس وقت تک چلی جاتی تھی اور آج تو عالمی چھٹی کی وجہ سے اس کی یونیورسٹی بھی نہیں لگ رہی تھی

باس کی آواز سن کر دل نے فوراً ہی تصویر اپنے بیگ میں چھپائی جی سر میں بس جا رہی ہوں اس نے اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے جلدی سے کہا

جانو سائیں نجانے کب سے پارک بیٹھی انتظار کر رہی ہو گی وہ موبائل لے کر فوراً سیڑھیاں اترنے لگی جب اچانک ایک لڑکا بھاگتا ہوا اس سے ٹکرایا

اندھے کو کیا دیکھ کر نہیں چل سکتے اس نے غصے سے گھورتے ہوئے کہا

او میڈم میں اندھا ہوں تم تو دیکھ کر چل سکتی تھی نا لڑکے نے انتہائی بد تمیزی سے کہا

دل اس کے منہ نہ لگتے ہوئے آگے بڑھ چکی تھی اس بات سے بے خبر کہ اس پر نظر رکھے ہوئے لوگ چھوٹی سے چھوٹی بات سے لے کر بڑی سے بڑی بات کی خبر بہرام شاہ کو دیتے تھے اور یقیناً اس لڑکے کی بد تمیزی کی خبر اس تک وہاں پہنچ چکی تھی

---

اسے یہاں اسٹیڈیم کے قریب بیٹھے تقریباً ایک گھنٹہ ہو چکا تھا نہ جانے دل کہاں رہ گئی تھی جو ابھی تک نہیں آئی

اسٹیڈیم اور پارک ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے تھے۔

اسٹیڈیم میں بہت سارے بچے اپنے اپنے کھیل میں مگن تھے جبکہ وہاں انہیں کھیلتے ہوئے دیکھ کر جانو مسکرا رہی تھی۔

وہ اکثر یہاں آتی تھی اسے یہ جگہ بہت زیادہ پسند تھی

اب تو ان میں سے بہت سارے بچے اسے پہچاننے بھی لگے تھے

جبکہ سٹیڈیم بہت پرانا ہونے کی وجہ سے بڑی عمر کے لڑکے اس طرف نہیں آتے تھے۔ کیونکہ اب یہاں ہر سال جلسے ہوا کرتے تھے جو سیاست کے ریلیٹڈ تھے

اور بڑے لڑکوں کی اس طرف نہ آنے کی ایک اور وجہ یہ بھی تھی کہ اسٹیڈیم سے کچھ فاصلے پر ایک اور بہت بڑا اسٹیڈیم بنایا گیا تھا۔ جس کی وجہ سے یہ سٹیڈیم ان بچوں کو مل چکا تھا۔

.....

شاہ جی اس اسٹیڈیم میں لوگوں کی بیر بار کم ہوتی ہے جلسہ یہاں آرام سے منعقد ہو سکتا ہے۔

اگر آپ حکم کریں تو ہم آج سے ہی تیاریاں شروع کر دیں یہاں سے کچھ فاصلے پر ایک بڑا اسٹیڈیم بھی ہے۔

لیکن وہ ابھی نیا ہے اسی لئے سیو نہیں ہے۔

باقی جیسا آپ حکم کریں

نہیں میرے کام کے لیے یہ بالکل پرفیکٹ ہے اگلے ہفتے جلسے کے دوران مجھ پر گولی یہاں سے چلنی چاہیے۔

اور پھر آگے تم جانتے ہو کہ کیا کرنا ہے شاہ اسے کہتے ہوئے آگے بڑھ چکا تھا

جب کہ اس کا آدمی گولی والی بات پر ہی پریشان ہو چکا تھا وہ خود پر گولی کیوں چلانا چاہتا تھا

لیکن شاہ صاحب ہم آپ پر گولی کیوں چلائی گے۔وہ حیرانی سے پوچھنے لگا جبکہ اس کے انداز پر شاہ گہری نظروں سے اسے دیکھنے لگا سامنے والے آدمی کو لگا کہ شاید وہ مسکراہٹ چھپا گیا ہوں

واجد تو مجھے اتنے بے وقوف پہلے کبھی نہ لگے تھے۔

بے وقوف آدمی ان لوگوں کی پارٹی شہر میں جلسہ منعقد کر رہی ہے وہ پچھلے پانچ سال میں اس جلسے کی ایک ایک بات سے باخبر ہیں کب کیا ہو گا وہ سب جانتے ہیں۔

ہمیں دوسری پارٹی کو ہرانے کے لیے بہت برا گیم کھیلنا ہو گا

آخر دائم شاہ سوری پہلی بار سیاست میں اترا ہے اور دائم شاہ سوری کی سیاست کو تم سمجھ نہیں پاؤ گے واجد۔

لیکن سر میری بات کو سمجھنے کی کوشش کریں آپ پر گولی۔

واجد تم اپنی سمجھ کو سمجھ میں رکھ کر میری سمجھ تو سمجھنے کی کوشش کرو۔ لیکن دائم شاہ سوری کی سمجھ کو دائم شاہ سوری کے علاوہ کوئی نہیں سمجھ سکتا وہ اپنی بات پر کھل کر مسکرایا

جبکہ واجد اس کی پر سرار مسکراہٹ کو دیکھتے ہوئے بری طرح سے الجھ چکا تھا

اس نے زندگی میں پہلی بار اتنا الجھا ہوا شخص دیکھا تھا جس کو اس کے اپنے علاوہ اور کوئی نہیں سلجھا سکتا تھا

ابھی وہ اس سے باتوں میں مگن تھا جب اسے اونچی اونچی آواز میں کسی بچے کے چلنے کی آواز سنائی تھی

وہ اس آواز کو اگنور کرتا آگے بڑھنے لگا جب اس آواز میں ایک اور خوبصورت سی آواز شامل ہوئی۔ اور اس بار وہ چاہ کر بھی اس آواز کو اگنور نہیں کر پایا

.....

انکل پلیز اسے چھوڑ دیں میری دیدہ ابھی آنے والی ہوں گی میں خود آپ کے پیسے لٹا دوں گی پلیز اس کو مت ماریں۔

حورم ہر ممکن کوشش سے اس بچے کو بچانے کی کوشش کر رہی تھی

لیکن اس آدمی پر تو جیسے عجیب جنون سوار تھا وہ بچے کو مارنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا

دیکھو لڑکی تم پیچھے ہو جاؤ تم اس نالائق بچے کو نہیں جانتی یہ شکل سے جتنا معصوم لگتا ہے اتنا ہی بڑا چور ہے آئے دن سب کی جیب کاٹتا ہے آج تو میں اسے بالکل نہیں چھوڑنے والا وہ ایک بار پھر سے اسے اپنی طرف کھینچتے ہوئے بولا

پلیز میری بات سنیں میں آپ کے پیسے لٹادوں گی پلیز اسے مت ماریں

بچے کے چلانے اور رونے میں شدت آتے دیکھ کر حورم پھر اپنے نرم دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ اس کی جان بچانے کی کوشش کرنے لگی

دیکھو لڑکی میں آخری بار کہہ رہا ہوں پیچھے ہٹ جاؤ

اس بار آدمی کے صبر کا پیمانہ ٹوٹا تو وہ غصے سے دیکھتے ہوئے بولا

جب کہ ان سے کچھ فاصلے پر شاہ اس منظر کو غور سے دیکھ رہا تھا

لیکن انکل میں کہہ رہی ہوں نہ میں پیسے دے دوں گی تو پھر آپ کیوں اس بچے کو تنگ کیے جا رہے ہیں بتائیں مجھے آپ کے کتنے پیسے ہیں میں دوں گی آپ کو کم از کم اس طرح سے حیوانیت تو نہ دکھائیں دس سال کے بچے کو کوئی اس طرح سے مارتا پیٹتا ہے اس بار حورم کی چھوٹی سی سرخ ناک پر بھی غصہ سوار ہو گیا جسے دیکھتے ہوئے شاہ کے لب مسکرائے

تم دو گی نہ پیسے ٹھیک ہے تو دو میرے پانچ ہزار روپے جو اس نے میری جیب سے چوری کیے ہیں میں نے چوری کرتے ہوئے پکڑا ہے یا تو ابھی اسے تم میرے حوالے کر دو یا نکالو میرے پیسے وہ غصے سے دھارتے ہوئے بولا جبکہ اس کے الزام پر بچہ تڑپ اٹھا تھا

ُباجی میں نے صرف دو سو روپے نکالے ہیں اس نے اپنی مٹھی میں مضبوطی سے پکڑے دو سرخ نوٹ سامنے کیے

ہاں تو باقی تو کھا گیا ہو گا آدمی نے ایک بار پھر سے اس کا بازو کھینچتے ہوئے سے مارنے کی کوشش کی

میں دوں گی پیسے خبر دار جو آپ نے اس بچے کو ہاتھ لگایا حورم نے بچے کو اپنی طرف گھسیٹتے ہوئے آگے پیچھے دیکھا کہیں سے شاید دل آتی نظر آجائے اس کی بے چین نگاہیں شاہ سے چھپی ہوئی نہ تھی

اور اس کے چہرے کی معصومیت دیکھتے ہوئے نہ جانے کیوں شاہ کا دل بے ایمان ہونے لگا تھا

وہ کوئی دل پھینک شخص نہ تھا ایک دنیا مرتی تھی اس پر۔ لیکن مجال ہے جو شاہ نے کسی پر ایک نظر اٹھا کر دیکھنا پسند کیا ہو لیکن نہ جانے کیا وجہ تھی کہ حورم کے چہرے کی پاکیزگی دیکھتے ہوئے اسے اپنے دل کی دنیا میں ایک ہلچل سی ہوتی محسوس ہو رہی تھی

ایکسکیوزمی سر کیا آپ مجھے آدھے گھنٹے کے لیے پانچ ہزار روپے دے سکتے ہیں۔

وہ ہر طرف نظریں دہرانے کے بعد قریب کھڑے شاہ کے پاس آئی تھی۔

جب کہ اس طرح سے خود کو مخاطب کرتے دیکھ کر شاہ تو بس اس کا چہرہ ہی دیکھتا رہ گیا اسے کبھی امید نہ تھی کہ وہ لڑکی سے یوں مخاطب کرے گی۔

دیکھئیں وہ انکل اس بچے کو بہت بری طرح سے مار رہے ہیں اور جھوٹ بھی بول رہے ہیں اس بچے نے ان کی جیب سے 200 روپے لیے ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ پانچ ہزار روپے چوری کیے ہیں

پلیز آپ مجھے تھوڑی دیر کے لیے پانچ ہزار روپے دے دیں ورنہ وہ اسے پولیس کے حوالے کر دیں گے حورم معصومیت سے کہتی تھی اس کے دل میں اتر رہی تھی

جب شاہ کو احساس ہوا کہ وہ کیا ہے اور یہاں کیوں آیا ہے

ہاں تو ٹھیک تو کہہ رہے ہیں وہ اس بچے کو پولیس کے حوالے کر دینا چاہیے کیوں کہ چوری چاہے چھوٹی ہو یا بڑی ہوتی تو چوری ہی ہے۔

اس بچے کو چوری کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا یہ سب کچھ

اس نے غصے سے 10 سالہ بچے کی طرف دیکھا جو سہمے ہوئے انداز میں اسے دیکھ رہا تھا

پھر احسان کرنے والے انداز میں جیب سے پانچ ہزار کا نوٹ نکالا اور اس کی طرف بڑھایا اتنی باتیں سننے کے بعد شاید ہی حورم اس سے پیسے لیتی اگر وہ بچہ مصیبت میں نہ ہوتا تو

دل چاہ رہا تھا کہ اس کا نوٹ اس کے منہ پر مار کر چلی جائے لیکن فی الحال وہ مجبور تھی

حورم نے اس نے پیسے لیتے ہوئے قدموں واپس آدمی کی طرف بڑھائے۔

لیکن جاتے جاتے کہنا نہیں بھولی

ابھی تک پندرہ منٹ میری سسٹر آجائے گی اور آپ کے پیسے آپ کو واپس کر دے گی۔

اس نے غصے سے اپنی چھوٹی سی سرخ ناک پھلاتے ہوئے کہا تو شاہ کے گال پر ایک بار پھر سے ڈمپل نمایاں ہوئے۔

سر چلیں اس طرف سے سٹیڈیم دیکھ لیں واجد جو اس کے اس جگہ کھڑے رہنے کا مطلب نہیں سمجھ پایا تھا اسے مخاطب کرتے ہوئے بولا۔

اس نے ایک نظر بینچ پر بیٹھی حورم کو دیکھا جس کے ساتھ وہ چھوٹا سا بچہ بھی بیٹھا تھا جو بری طرح سے روتے ہوئے اسے اپنے آپ پر بیتے دنوں کی داستان سنا رہا تھا شاہ کو اس طرح کے لوگوں سے نفرت تھی۔

کچھ دن پہلے بھی یہ لڑکا سڑک پر چوری کرتے ہوئے پکڑا گیا تھا جس کی وجہ سے اسے ٹریفک میں اچھا خاصہ وقت لگ گیا وہ اس لڑکے کو پہچان تو پہلے ہی چکا تھا چہرے پر بلا کی معصومیت اور اندر سے مکمل شیطان شاہ نفی میں سر ہلا تا سٹیڈیم کی طرف بڑھ گیا۔

کیونکہ اب وہ اپنا وقت مزید یہاں پر برباد نہیں کر سکتا تھا۔

وہ اس لڑکی کے لیے دل میں آئے خیالات کو جھٹلاتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

سر آپ نے اس لڑکی کو پیسے کیوں دیئے اگر وہ بھاگ گئی تو۔۔؟واجد اس کے ساتھ چلتے ہوئے پوچھنے لگا

اگر وہ میرا پانچ ہزار روپیہ لے کر بھاگ گئی تو میں غریب ہو جاؤں گا میری کروڑوں کی جائیداد مٹی میں مل جائے گی یہی کہنا چاہتے ہو تم۔۔؟اسے دیکھتے ہوئے وہ پھر سے مسکراہٹ چھپا گیا

نہیں سر میرا وہ مطلب نہیں ہے اس طرح سے کسی کو بھی راہ چلتے پیسے دے دینا کچھ عجیب سا لگا۔

اچھی لڑکی تھی چھوٹے سے بچے کے لیے اتنی محنت کر رہی تھی تو دے دیئے ویسے وہ بچہ بہت بڑا چور ہے۔

تو پھر آپ نے ان کی مدد کیوں کی۔۔؟

اس لڑکی کے لیے شاہ بنا ہچکچائے بولا

کیوں سر اس لڑکی میں ایسا کیا تھا۔واجد پوچھنے لگا آج تک تو شاہ کسی لڑکی سے بات کرنا پسند نہیں کرتا تھا اور آج یوں ہی چلتے چلتے ایک لڑکی کو پانچ ہزار روپے دے ڈالے

واجد وہ لڑکی مجھے کافی معصوم سی لگی۔اور دیکھ رہے تھے تم کس طرح سے لڑ رہی تھی اس بچے کے لئے کافی نرم دل لگی مجھے اور خوبصورتی بھی بلا کی ہے

سر آپ تو ایسے کہہ رہے ہیں کہ اس سے پہلے آپ نے کبھی کوئی معصوم لڑکی نہیں دیکھی اس دنیا میں بہت سارے لڑکیوں کے دل اتنے ہی نرم ہوتے ہیں کہ وہ کسی بھی انسان کی مدد کرنے کے لئے جنگ لڑنے کے لیے بھی تیار ہو جاتی ہیں۔اور اس دنیا میں خوبصورت لوگوں کی بھی کمی نہیں۔

واجد چلتے چلتے بے ساختہ بولا تھا۔جب اس کی بات پر شاہ نے پلٹ کر ایک بار پھر سے اس لڑکی کو دیکھا

پہلے اس لڑکی کو کھڑے ہو کر اتنی دیر دیکھنے پھر بنا کسی وجہ کے اسے پیسے دینے کے پیچھے بس یہی وجہ تھی۔

یا اس لڑکی کو دیکھتے ہی اپنے دل میں ہوتی ہلچل سے پریشان ہو کر اس نے اس لڑکی کو پیسے دیے تھے تاکہ اس کے پاس اس سے بات کرنے کا کوئی بہانہ ہو

واجد کیا تم یہاں میرا ٹائم ویسٹ کرنے آئے ہو وہ نہ جانے کیوں برک اٹھا۔

شاید وہ دل کے معاملے میں اپنی ناکامی برداشت کرنے کے حق میں نہیں تھا۔

نہیں سر آئی ایم سوری پلیز چلیں وہ معذرت کرتا ہوا آگے بڑھا جب شاہ نے ایک بار پھر سے پلٹ کر پیچھے دیکھا

یہ کیا ہو رہا ہے مجھے وہ بچی ہے میرے سامنے اپنے دل کے شور سے گھبراتے ہوئے وہ نگاہیں پھیر گیا۔

.....

یاسم ابھی ابھی گھر واپس آیا تھا اس کا ارادہ شاور لینے کا تھا لیکن باہر نور کو ٹیبل پر پلیٹس لگاتے دیکھ کر وہ مسکراتے ہوئے اسی کی طرف آ گیا

اور اس کے ساتھ پلیٹ لگانے میں اس کی مدد کرنے لگا

نور نے ایک نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا پھر اپنے کام میں مصروف ہو گئی

آپ کو پتا ہے اماں سائیں آج مجھے بہت ہی پیاری سی بچی ملی تھی میری گاڑی سے ٹکراتے ٹکراتے بچ گئی اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اسے چوٹ نہیں آئی یاسم مسکراتے ہوئے بولا

آپ کو پتا ہے بہت ہی پیاری تھی اور باتیں تو اتنی پیاری کرتی تھی کہ میں تو فین ہو گیا اس کا اور بابا سائیں نے جس کام کے لیے مجھے بھیجا تھا وہ بھی میں نے کر دیا

باقی زیلہ کے کتابیں لے آیا تھا میں اس کی سہیلی کے گھر سے بہت کوشش کی کہ جلدی گھر آ جاؤں اور آپ کو پھوپو سائیں کے گھر چھوڑ آوں لیکن نہیں آپایا آج کام بہت تھا اس بار معزرت ہو وہ انداز میں بولا جبکہ نور اب بھی اپنے کام میں مگن تھی

اچھا ٹھیک ہے میں شاور لے کے آتا ہوں تب تک آپ کھانا لگائے بہت بھوک لگی ہے وہ مسکرا کر کہتا اپنے کمرے کی جانب بڑھا چکا تھا جب نور کا دیہان اپنے کمرے کے دروازے کے قریب کھڑے حیدر پر گیا

جہاں حیدر اسے دیکھ رہا تھا نگاہوں میں ایک التجا تھی جسے چاہا کر بھی نور کبھی نہیں مان سکتی تھی

میں زیلہ کو بلا کے لاتی ہوں آ کر کھانا کھا لے وہ حیدر سے نگاہیں چراتی کمرے کی طرف بڑھ چکی تھی

.....

جانو سائیں اس طرح سے بیچ راستے میں کسی سے پیسے نہیں لیتے دل بھاگ بھاگ کر یہاں پہنچی تھی اور آتے ہی جانو نے اسے پوری بات بتائی

ہاتھ تو دیدہ اگر میں نہیں کرتی تو وہ انکل اس بچے کو بہت بری طرح سے مارتے اور پولیس کے حوالے کر دیتے

سوری میں آئندہ ایسا کبھی نہیں کروں گی اس سے غصہ کرتے دیکھ کر وہ منہ بسورے معصومیت سے بولی

کسی سے پیسے نہیں لوں گی لیکن ابھی تو پیسے دیں میں نے اس کھڑوس کو اس کے پیسے لٹانے ہیں۔

اس نے خود ہی دل کے بیگ سے پیسے نکالتے ہوئے کہا

یہ آج آپ کو پیمنٹ کیسے مل گئی وہ باقی پیسے بیچ میں رکھتے ہوئے اس سے پوچھنے لگی

پتہ نہیں جانو سائیں آج باس نے کہا کہ آپ کے پیمنٹ تیار ہے انہوں نے مجھے دی تو میں نے بھی لے لی۔

دل نے مسکراتے ہوئے بتایا جبکہ جانو پانچ ہزار کا نوٹ نکالتی ہوئی فوراً باہر کی طرف گئی تھی

جہاں وہ ابھی تک واجد کے ساتھ پورے سٹیڈیم کو دیکھ رہا تھا

لیکن نہ جانے کیوں اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر شاہ کے دل میں ایک بار پھر سے طوفان اٹھنے لگا اور اس بار اسے دیکھتے ہوئے اس نے اپنے مچلتے دل کو قرار دینے کے لئے اپنا راستہ بدل دیا تھا۔

اسے اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر اپنی گاڑی کی طرف آیا اور اگلے ہی پل گاڑی میں بیٹھتے ہوئے ڈرائیور کو چلنے کا آرڈر دے دیا۔

جب کہ اس مغرور آدمی کو اس طرح جاتے دیکھ کر جانو سائیں کے گال بھی غصے سے سرخ ہونے لگے تھے

اللہ سائیں آ کے جا کے اس مغرور کھڑوس ہٹلر آدمی کا غرور توڑتے ہوئے آپ اس کی یہ بڑی سی خراب کر دینا

اللہ سائیں کوئی بہت بڑی خرابی مت لگا دینا گاڑی کو بس چھوٹی موٹی اس نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی دونوں انگلیوں کو ایک دوسرے سے جوڑتے ہوئے رازدانہ انداز میں دعا مانگتے ہوئے منہ بنایا اور واپس دل کے پاس جانے لگی

---

سر پلیز مجھے معاف کر دیجیے میں خود جلدی میں تھا مجھے پتا ہی نہیں تھا کہ اس طرح سے کسی سے ٹکرا جاؤں گا وہ نوجوان اس سے معافی مینگتے ہوئے بولا

مجھ سے غلطی ہو گئی پلیز اسے غصے میں دیکھ کر وہ مزید معذرت کر رہا تھا

جب کہ اس کی بات مکمل سننے کے بعد میں بہرام مقدم شاہ مسکرایا تھا

!تم لوگوں سے ایسی غلطیاں کیسے ہو جاتی ہیں

ہم سے تو نہیں ہوتی اچانک ایک لڑکی سے ٹکرانا پھر اس کی بحث کرتے ہوئے کہنا کہ غلطی اس کی اپنی ہی تمہاری نہیں لڑائی طویل پکڑتے ہی دوسرا لڑکا مکمل ویڈیو بناتا ہے جس کے بعد اسے یوٹیوب پر اپلوڈ کر دیا جاتا ہے ویڈیو وائرل ہوتی ہے اور اچھی بھلی لڑکی بدنام ہو کر رہ جاتی ہے

لیکن تم لوگ تو یہ سب کچھ غلطی سے کرتے ہو کیوں صحیح کہہ رہا ہوں نہ میں بہرام اسے دیکھتے ہوئے اس کی ساری پول کھول کر بولا

نہیں سر آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے ایسا تو کچھ بھی نہیں آپ مجھے غلط سمجھ رہے ہیں میں ایسا کوئی گھٹیا کام نہیں کرتا شاید آپ مجھے کسی غلط فہمی کی وجہ سے یہاں پر لائے ہیں اندھیرے کمرے میں اکیلی کرسی پر بیٹھے ہوئے وہ اپنی صفائی پیش کرنے لگا

جبکہ اس کی بات ادھوری ہی تھی کہ بہرام نے اپنے بھاری ہاتھ سے اس کا منہ بند کر دیا چہرے پر پڑنے والا مکا اتنا شدید تھا کہ وہ کرسی سمیت زمین پر جا گرا

جس کے ساتھ ہی اس کا موبائل جیب سے نکلتے ہوئے دور جا گرا بہرام آہستہ آہستہ چلتا اس کے موبائل تک آیا اس کے موبائل کو پیروں تلے کچلتے ہوئے باقاعدہ اسے دکھایا تھا

تمہارا کافی مواد ضائع ہو گیا موبائل کو مزید پیر پر زور دیتے ہوئے وہ اس کی سکرین کو چکنا چور کر چکا تھا۔

کافی شریف گھر کے بگڑے ہوئے نوجوان لگتے ہو زاہد اس کی اتنی مرمت کرو کہ آگے زندگی میں دوبارہ کسی لڑکی کو بدنام کر کے پیسہ کمانے کا طریقہ سرے سے بھول جائے

اس نے اس نوجوان کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے اپنے ساتھ آئے آدمی زاہد سے کہا اور اس کی گردن پکڑتے ہوئے اسے سیدھا کھڑا کیا

لڑکیوں کے ساتھ اس طرح کا کام کر کے پیسے کمانے کی سزا تمہیں پولیس دے گی کیونکہ یہ ان لیگل ہے اور یہ ہراسمنٹ کے کیس میں آتا ہے

لیکن میری دل کے ساتھ ٹکرا کر تم نے جو گناہ کیا ہے اس کی سزا میں خود تمہیں دوں گا اور ایسی سزا دونگا کہ اس کے بعد تم زندگی میں کبھی کسی لڑکی کے ساتھ ٹکرانے کے بارے میں نہیں سوچو گے

چلو زاہد باقی کام شیرو کرے گا اس نے زاہد کو چلنے کا اشارہ کیا اور ان کے جانے کے بعد وہ لڑکا شیرو کے ہاتھوں اپنی شامت کا انتظار کر رہا تھا جب اسے تھوڑی ہی دیر میں اندھیرے میں ایک کتے کی آواز سنائی تھی

اس کی آواز سے ہی نوجوان اندازہ لگا چکا تھا کہ وہ کتنا خطرناک ہے اور کچھ ہی دیر میں اندر سے کتے کے بھونکنے اور اس نوجوان کے چلانے کی آواز آنا شروع ہو گئیں

دس منٹ بعد اس لڑکے کو پولیس کے حوالے کر دینا بہرام مسکراتے ہوئے آگے بڑھ گیا

.....

اس طرح سے کسی سے بھی پیسے نہیں لینی چاہئے جانو سائیں اگر اس بچے کی مدد کرنا آپ کے لئے اتنا ہی ضروری تھا تو آپ تھوڑی دیر دل سائیں کا انتظار کر لیتی لیکن اس طرح سے کسی سے بھی پیسے مانگنا دادو سائیں کو رہ رہ کے اس پہ غصہ آرہا تھا

جب کہ وہ منہ بسورے بریانی کی پلیٹ کے ساتھ انصاف کرتی ان کی باتیں سن رہی تھی

جانو سائیں میں آپ سے مخاطب ہوں اسے اپنی طرف دھیان نہ دیتے دیکھ کر دادو سائیں نے اسے سناتے ہوئے کہا

ڈونٹ وری دادا سائیں میرا سارا دھیان آپ کی طرف ہے وہ تو میں اس لیے ساتھ ساتھ کھا رہی ہوں کہیں بریانی ٹھنڈی نہ ہو جائے اور آپ کو پتا ہے ٹھنڈی بریانی کھانے سے مرغی کی روح کو تکلیف پہنچاتی ہے ۔۔

اس نے چاول سے بڑا ہوا چمچ اپنے منہ میں رکھتے ہوئے بتایا جب دل نے فوراً ہی پانی کا گلاس اٹھا کر اپنے لبوں سے لگاتے ہوئے اپنی ہنسی کنٹرول کی

کیونکہ دادو سائیں کے غصے کے وقت اس کی ہنسی دل اور جانو سائیں دونوں کی شامت لا سکتی تھی

۔لیکن اس کا لوجک سنتے ہوئے آج تو دادو سائیں کی ہنسی بھی چھوٹتے چھوٹتے رکی

آج بہرام کو بتانے کے لئے ایک اور بات مل گئی تھی جس پر ہنستے ہوئے تھوڑی دیر کے لئے وہ اس کی ہنسی میں اپنے مقدم شاہ کو محسوس کرتیں تھیں

جانو سائیں یہ مستیاں چھوڑ دیں آج آپ نے غلط حرکت کی ہے اور آئندہ کچھ سوچ سمجھ کر کسی کی مدد کیجیے گا یہ کوئی ٹھیک بات نہیں ہے آپ نے اس لڑکے کے لیے اس آدمی سے پیسے لے لیے جب کہ آپ کو چاہیے تھا کے آپ اس بچے کو سمجھاتی کہ اس نے جو کیا ہے وہ غلط ہے چوری چاہے چھوٹی ہو یا بڑی ہوتی تو چوری ہی ہے دادو سائیں اس کے بچپنے کو نظر انداز کرتے ہوئے سمجھانے لگیں

سوری دادا سائیں لیکن میں کیا کرتی ہوں وہ کھڑوس انکل اس بچے کو مارنے والے تھے ۔قسم سے دادو سائیں اتنے کھڑوس انکل میں نے زندگی میں نہیں دیکھے۔

لیکن اب میں وعدہ کرتی ہوں میں کبھی اس طرح سے کسی کی غلط کام میں مدد نہیں کروں گی۔لیکن پلیز مجھے بریانی کھانے دیں یہ نہ ہو کے اس مرغی کی اتما(روح)مجھے رات میں آکر تنگ کرے

اسے پتہ تھا کہ دادو سائیں کا یہ لیکچر آج ختم نہیں ہونے والا اسی لئے ان کا دھیان کھانے پر لگانے کے لئے بولی

بریانی ٹھنڈی کھاؤ یا گرم مرغی کی روح کو ایک جتنی تکلیف ہو گی اسی لیے بہتر ہو گا کہ آپ پہلے میری باتوں پر غور کریں اور انہیں سمجھے اس کی شرارت سمجھتے ہوئے دادو سائیں نے کہا۔۔۔جب جانو نے نظر اٹھا کر دل کی طرف دیکھا جیسے التجا کر رہی ہو کہ بچالو

دادو سائیں بس کریں نہ وہ سمجھ گئی ہے باقی میں اس رات کو سمجھادوں گی دل نے اس کا بچاؤ کیا تو دادو سائیں خاموش ہو گئی

کیونکہ دل ان کے نزدیک سمجھدار تھی کم از کم جانو سائیں سے تو زیادہ

وہ سب کچھ تو ٹھیک ہے لیکن پہلے اس آدمی کے پیسے کل ہی واپس کریں نہ جانے کون تھا کہاں سے آیا تھا دل سائیں !!آپ نے پیسے واپس کیوں نہیں کیے۔۔

دادو سائیں پیسے واپس کرنے کا وقت ہی کب ملا میں تو اسے دیکھ بھی نہیں پائی اور جانو سائیں کہہ رہی ہے کہ اس کے سامنے ہی وہ گاڑی میں بیٹھ کر چلا گیا خیر کوئی بات نہیں جانو سائیں جاتی رہتی ہے اسٹیڈیم میں بعد میں کہیں نہ کہیں تو ملے گا

اور ویسے بھی اس آدمی کے پیسے میں نے جانو سائیں کو دے دیے ہیں جو کہ اب جانو سائیں اسے دیے بغیر سکون سے نہیں بیٹھے گی تو آپ بالکل بے فکر ہو جائیں اس نے مسکراتے ہوئے جانو سائیں کی طرف دیکھ کر آنکھ ماری

جبکہ اس کی اس حرکت پر جانو سر سے پاؤں تک سرخ ہوتے ہوئے اپنی پلیٹ پر مکمل جھک گئی اور اس کے اس طرح سے شرمانے پر دل قہقہ لگا کر ہنسی

دل کی اس طرح کی حرکتوں پر جانو سائیں اس طرح سے شرماتی تھی کہ جیسے دل کوئی لڑکی نہیں بلکہ کوئی لڑکا ہو جو جانو لائن مار رہا ہو

.....

ڈیم اٹ یہ گاڑی کب تک ٹھیک ہو گی۔۔!!شاہ نے گاڑی کے ٹائر پے کک مارتے ہوئے اپنے غصے کا اظہار کیا تھا

سر تھوڑی دیر میں ٹھیک ہو جائے گی نہ جانے اچانک سے کیا ہوا ہے گھر سے تو بالکل ٹھیک تھی ڈرائیور پریشانی سے گاڑی ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہا تھا

کیونکہ شاہ کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا موبائل کبھی ایک طرف تو کبھی دوسری طرف گھما کر وہ سروسز تلاش کر رہا تھا

لیکن کیا عجیب جگہ تھی یہاں موبائل سروسز تک نہ تھی

آج اس کی بہت اہم میٹنگ تھی جہاں اسے وقت پر پہنچنا تھا

اور بیچ سڑک پر نہ جانے گاڑی کو کیا ہو گیا تھا ڈرائیور تو سمجھ ہی نہیں پا رہا تھا کہ گاڑی کو آخر اچانک ہوا کیا ہے

کیا آج کی تاریخ میں یہ گاڑی ٹھیک ہو جائے گی۔۔!!وہ غصے سے ڈرائیور کو مخاطب کرتے ہوئے بولا

سر کچھ سمجھ نہیں آرہا ڈرائیور بے بس تھا

جبکہ شاہ نے غصے سے اس بار اپنے موبایل کو سڑک کے بیچوں بیچ پھینکتے ہوئے کہیں ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا

جبکہ اس کا غصہ دیکھ کر ڈرائیور جلدی جلدی ہاتھ چلانے لگا یہ سیاستی آدمی کبھی بھی کچھ بھی کر سکتا تھا کم از کم ڈرائیور اپنا حال اس موبائل کے جیسے ہوتے نہیں دیکھ سکتا تھا

کافی دیر سڑک پر بے مقصد ادھر سے ادھر گھومنے کے بعد وہ واپس گاڑی میں آ بیٹھا

اور گاڑی کی سیٹ کے ساتھ ٹیک لگا کر آنکھیں بند کرتے ہوئے خود کو ریلیکس کرنے کی کوشش کرنے لگا جب اچانک ہی خیالوں پر وہ پری چہرہ سوار ہو گئی

شاہ نے فوراً اپنا دھیان جھٹکنے کی کوشش کی

اف یہ کیا سوچنے لگا ہوں میں۔ وہ لڑکی بالغ تک نہیں ہو گی اور نہ جانے میرے دماغ میں کیا کیا سوچیں بننے لگی ہیں۔

کیا پہلی ہی نظر میں وہ لڑکی مجھے اتنی اچھی لگنے لگی ہے دائم کی سوچ نے اس کے ساتھ بغاوت کی تو اس کے گال پر ڈمپل اپنے آپ نمایاں ہوا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ مسکرایا ہے لیکن کچھ یاد کرتے ہوئے اس کا دمپل پر اچانک غائب ہو گیا اور چہرے پر سختی چھا گئی

نہیں دائم شاہ سوری تم اس طرح سے اپنی راہ سے بھٹک نہیں سکتے مت بھولو کہ ابھی تم نے اپنا بدلہ لینا ہے اپنے اپنوں کی موت کا بدلہ۔ تم نے بہرام شاہ سے اس کی ہر خوشی چھینی ہے اس طرح سے اپنے آپ کو بے بس نہیں ہونے دینا۔

میں اس لڑکی کو اپنے آپ پر حاوی نہیں ہونے دے سکتا اور نہ ہی اپنی زندگی میں کسی لڑکی کو شامل کر سکتا ہوں میری زندگی کا مقصد صرف اور صرف بہرام شاہ کی بربادی ہے اور میں اپنی زندگی اور اپنے مقصد میں کسی کو بھی نہیں آنے دوں گا۔

.....

کیا آپ کا جانا اتنا ضروری ہے اماں سائیں جازم ان کے قریب بیٹھ کر پوچھنے لگا جبکہ شازم اس کے جانے پر بہت خوش تھا

کیا مطلب ہے جانا ضروری ہے ظاہری سی بات ہے جانا بہت ضروری ہے اور وہ مامی کے گھر والے ہیں اور اتنے عرصے کے بعد مامی سائیں ملنے جا رہی ہیں وہ جازم گھورتے ہوئے بولا

جبکہ اس کے انداز میں تائیشہ کو مسکرانے پر مجبور کر دیا تھا

ہم صرف نور بھابھی کے گھر میں ہی جائیں گے اور کہیں نہیں اس نے ہنستے ہوئے شازم سے کہا

ارے ایسے کیسے صرف مامی سائیں کے گھر جائیں گے اس طرح سے تو واحد انکل کو برا لگ جائے گا آخر ان کی بیٹی ہمارے گھر کی بہو ہے۔ ٹھیک ہے ہمیں لڑکی سے کوئی مطلب نہیں ہے لیکن رشتہ داری تو ہے نہ ہماری اور اب رشتے داری کی ہے تو نبھانی تو پڑے گی۔ شازم نے فوراً صفائی پیش کی جس پر تائشہ کھل کر مسکرائی

ہاں اور وہاں جا کر اپنی بہو کو اپنے بیٹے کا سلام بھی دے آیئے گا جو یہاں بیٹھا بیٹھا اس کا انتظار کرتا رہتا ہے

جازم نے اسے سناتے ہوئے کہا جب کے تائشہ ان دونوں کی بحث کو اگنور کرتے اٹھ کر چائے بنانے چلی گئی کیونکہ جازم کو رات چائے پیے بغیر نیند نہیں آتی تھی

خّد تو جب دیکھو زیلہ پر روعب جماتے ہو اور میری ذرا سے بات بن رہی ہے تو آگ لگ گئی ہے۔

پتہ نہیں کیسے برداشت کرے گی تم جیسے کھڑوس کو جو دو لفظ بھی محبت کے نام بولے شازم اسے سناتے ہوئے بولا

سچی محبت کرتا ہوں اس سے تمہاری طرح پلاسٹک کا عاشق نہیں ہوں۔ جازم نے اسے گھورتے ہوئے کہا

بکواس بند کرو جازم سائیں ہم عاشقوں کی لائن سے نکل کر شوہروں کی لیسٹ میں شامل ہو چکے ہیں شازم فرصی کالر کھڑے کرتا ہوا بولا۔

اس لیسٹ میں تو میں بھی شامل ہونا چاہتا ہوں بس وہ حسین چڑیل ماننے تو سہی ایک بار جازم نے حسرت سے کہا۔

اس کے لیے تمہیں مر کر دوبارہ زندہ ہونا پڑے گا کیونکہ عشق میں جان دینی پڑتی ہے۔ لیکن وہاں بھی تمہاری دال گلنے کے صرف ایک پرسنٹ چانس ہیں کیونکہ بات بھی وہاں بنتی ہے جہاں بات دونوں طرف سے پکی ہو۔ اس لیے تمہارے مر کے زندہ ہونے کا بھی تمہیں کوئی خاص فائدہ نہیں سوٹرائی مت کرنا کیونکہ صرف ایک پرسٹ چانس پے میں اپنا اتنا کام کا جڑواں بھائی داو پر نہیں لگا سکتا۔ شازم نے لاڈ سے کہا یقیناً کوئی مطلب تھا ورنہ شازم کو اس پر کم ہی پیار آتا تھا۔ اس معاملے میں وہ اپنی فیورٹ کزن زیلہ کا ساتھ دیتا تھا۔ جس کے سامنے جازم سائیں کو اچھا کا "الف" کہنا بھی گناہِ عظیم تھا

زیادہ مسکے لگانے کی ضرورت نہیں ہے اپنا مقصد بتاؤ اس کا یہ لاڈ جازم سے ہضم نہیں ہوا تھا

تھوڑی دیر کے لئے تمہاری بائیک چاہیے پیار سے دال گلتی نہ دیکھ کر وہ بھی اپنے آپ پر آگیا

اللہ کرے آج غلطی سے تمہاری اور زیلہ کی بات ہو جائے میں دل سے دعا دے رہا ہوں غلطی سے اس لیے کہہ رہا ہوں کیونکہ خود سے وہ تم سے بات کرے ایسا ممکن ہی نہیں شازم نے بتیسی دکھاتے ہوئے کہا تو جازم ذرا بھی مسکرا دیا کیوں کہ اس کی دعا کچھ حد تک اسے بھی اچھی لگی تھی اپنی جیب سے بائیک کی چابی نکال کر اس کی طرف پھینکتے ہوئے وہ اسے وارن کرنا نہیں بھولا

احتیاط سے چلانا خبر دار جو کسی بھی قسم کا غیر قانونی کام کیا جیل کے اندر لے کے جاؤں گا اتنے ڈنڈے لگاؤں گا پچھواڑے پہ کبھی زندگی میں بیٹھ نہیں پاؤ گے۔

اور کچھ جازنے دانت دکھاتے ہوئے پوچھا۔

اپنی شکل غائب کرو۔اس اس طرح سے دانت دکھانے پر جازنے انگلی سے اشارہ کیا اور اشارہ ملتے ہی وہ بوتل کے جن کی طرح غائب ہو گی

---

اماں سائیں میں آپ کو بہت مس کروں گی زیلہ نے نور کو گلے لگتے ہوئے کہا جب کہ اندر سے اس کے جانے پر بہت خوش تھی میونکہ نور کے گھر سے جانے پر اسے ہر کام سے آزادی مل جانی تھی حیدر اور یاسم دونوں ہی اپنی مسکراہٹ دبا گئے تھے کیونکہ کل رات ہی تو زیلہ نے کہا تھا کہ اماں سائیں جائیں گی تو میں سکون سے ڈائجسٹ پڑھوں گی ٹی وی دیکھوں گی اور سب سے اہم بات کے اماں سائیں نہیں ہوں گی تو کوئی روک نہیں ہو گی اور وہ سکون سے رہے گی بنا جازم نامے مے

لیکن اس وقت اس کے ڈرامے دیکھ کر نور کو بھی اس پر یقین آنے لگا تھا

گھر کا دھیان رکھنا ذرا لاپرواہی برداشت نہیں کروں گی میں یہ نہ ہو کہ سب کچھ نوکروں پے چھوڑ چھاڑ کر کبھی سہیلیوں کے ساتھ فون پر لگی رہو تو کبھی ڈائجسٹ پڑھتی رہو اور خبردار جو تین دنوں میں تمہیں ٹی وی آن کیا۔ جازم سائیں کو یہ سب کچھ پسند نہیں ہے۔۔ کل کو تمہاری شادی ہونی ہے اس کے ساتھ اس کی پسند نہ پسند کا خیال رکھنا تمہارا فرض ہے تمہیں اپنے آپ کو اس کی پسند میں ڈھالنا چاہیے جس طرح سے میں نے اپنے آپ کو تمہارے بابا سائیں کے پسند میں ڈھالا نور کا جازم نامہ شروع ہوتے ہیں اس کا اندر تک کڑوا ہو گیا

نور اس بے زار انداز اگنور کرتے ہوئے سختی سے بولی

اور آپ کھانا وقت پہ کھائے گا اور دوائیاں بھی اس بار اس کا اس کا نشانہ حیدر شاہ تھا

جو حکم میری سرکار حیدر کو سے خم دیتا نرمی سے مسکرا کر بولا

اور اس کے اس رومانٹک انداز پر زیلہ نے منہ کو گول کرتے ہوئے اووو کو اتنا لمبا کھینچا کے نور شرمندگی سے حیدر کو گھورنے لگی

اس طرح سے شرمانے پر یاسم بھی مسکرایا

میں آپ کا سامان باہر گاڑی میں رکھ کے آتا ہوں اس نے مسکراتے ہوئے بیگ اٹھایا

جب کہ نور نے نہ تو اسے کوئی ہدایت دی تھی نہ ہی اپنا خیال رکھنے کے لیے کہا تھا۔ لیکن یاسم نے نہیں کہا اور نہ ہی اسے اپنی ماں سے اسی فکرمندی اور ہدایات کی نہیں تھی۔

اسی لئے خاموشی سے بیگ اٹھا کر گاڑی میں رکھتے ہوئے نور کو خدا حافظ کہا

جب کہ نور جاتے جاتے بھی زیلہ موگھر کا خیال رکھنے کی بہت ساری ہدایات دے چکی تھی۔

جس پر زیلہ نے اسے بے فکر رکھنے کی کوشش کی لیکن شاید ہی نور کو اس پر یقین تھا

او بابا سائیں اماں سائیں تو مٹھائی کی ٹوکری یہی رکھ کر چلی گئی دیکھیں تو اس نے ٹیبل پر مٹھائی کی ٹوکری کی طرف اشارہ کیا

ایک تو میری ماں بھی نہ بہت بھولکر ہے میں ابھی پھوپو سائیں کو فون کر کے بتاتی ہوں اب اماں سائیں کو بتایا تو وہ جاتے جاتے پھر سے بھول جائیں گیں

زیلہ نے مسکرا کر اپنا فون اٹھا کر اپنے کمرے میں چلی گئی کیونکہ اب وہ مافی دیر تائشہ سے فون پر بات کرنے کا ارادہ رکھتی تھی

.....

موبائل کب سے بجے جا رہا تھا لیکن تائشہ تیاریوں میں بیزی تھی زمل کی غیر موجودگی میں دونوں بھائیوں کو اکیلا چھوڑ کے جا رہی تھی اس کی پریشانی تھی نہ جانے ان دونوں نے پیچھے گھر کا کیا حال کرنا تھا

جازم تو سمجھ دار تھا ہر چیز کو اپنی جگہ پر رکھنا اس کی عادت تھی بلکہ یوں کہنا ٹھیک رہے گا کہ وہ سر سے پاؤں تک دوسرا جنید تھا لیکن شازم کے انداز میں ذرا بے ترتیبی تھی اور یہی وجہ تھی کہ جازم نے جب ہوش سنبھالا تو شازم سے اپنا کمرہ الگ کر چکا تھا کیونکہ اسے گندگی پسند نہیں تھی

نور کے بھائی کی بیٹی کی شادی تھی جس کی وجہ سے تائشہ اور نور دونوں ہی شادی پر جانے کے لئے تیار تھی۔

جازم بیٹا فون اٹھاؤ اپنی مامی کو کہو کہ میں بالکل تیار ہوں میں تب تک تمہارے لئے چائے بنا دیتی ہوں اس نے کچن سے آواز لگاتے ہوئے کہا جازم باہر فون کے قریب آیا لیکن سامنے زیلہ کا نمبر فون پر آتا دیکھ کر اس کے لب اپنے آپ مسکرائے تھے

السلام علیکم فیوچر مسز جازم خان۔۔ چہرے پر ایک الگ ہی دلکشی تھی شاید شازم کی کل رات کی دعا قبول ہوئی تھی

جب کہ اس کی آواز سنتے ہی دوسری طرف زیلہ غصے سے فون ہی بند کر دینا چاہتی تھی۔

لیکن مٹھائی کی بات بتانا بھی بہت ضروری تھا

مجھے پھوپو سائیں سے بات کرنی ہے فون دیں وہ غصے سے بولی تھی

میں بھی تو پھوپو سائیں کا ہی بیٹا ہوں مجھ سے بات کر لو وہ خلاف عادت مسکرا کر بولا

اگر میں تمہاری ان چھچھوڑی حرکتوں کا کسی کو بتا دوں نا تو۔۔

میری جان کوئی یقین نہیں کرے گا تم اپنی انرجی ویسٹ مت کرو۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جب کہ اس کی بات سننے اور مسکراتے ہوئے لہجے پر غور کرنے کے بعد زیلہ لب بھینچ کر رہ گئی

بالکل ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا وہ اس نے سب کے سامنے اپنی ایسی امیج بنا کر رکھی تھی کہ کوئی بھی زیلہ کی باتوں پر یقین نہیں کرتا

ایک بار تو اس نے جازم کی ہر بات نور کا بتادی تھی جس کے بعد نور نے اس کے سر پر چمٹ لگائی تھی کہ جازم سے ضد لگا کر کے وہ کردار کو خراب کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور بیچاری نور کیا جانے کے جازم چھچھوڑوں کی حدود سے دس قدم آگے ہے لیکن صرف اپنی زیلہ کے لئے دنیا کے کسی اور لڑکی سے تو اس کو کوئی مطلب ہی نہ تھا

وہ دن دور نہیں جازم جنید خان جب تمہاری حقیقت سب کے سامنے کھولوں گی سب کے سامنے بتاؤں گی کہ تم ہو کیا سب کو پتہ چلے گا کہ کتنا گھٹیا کردار ہے تمہارا

ویٹ آمنٹ۔ کیا گندگی دیکھ لی ہے تم نے میرے کردار میں اس کی بات پر جازم کو بھی اچھا خاصہ غصہ آگیا

تم جس طرح سے بات کرتے ہو مجھ سے۔۔۔۔

صرف تم سے ہی کرتا ہوں نہ بیوی ہو تم میری ہونے والی وہ جتلاتے ہوئے بولا

تمہارے خوابوں میں اس کی ہونے والی بیوی کے گردان پر وہ چڑ کر بولی

میرے نہیں میری جان تمہارے خوابوں میں روز نا سہی لیکن ایک دن چھوڑ کے تو آتا ہی ہوں میں ڈیوٹی بہت ٹف ہے روز نہیں آسکتا اور ویسے بھی میں نے سنا ہے کہ خوابوں کے شہزادے کو اگر روز خوابوں میں دیکھا جائے تو وہ شکل بور ہو جاتی ہے۔

اسی لیے زیادہ نہیں آتا لیکن اس میں مائنڈ کرنے والی کونسی بات ہے اس کے خشک بے تاثر لہجے پر جازم کو غصہ آتا تھا لیکن اس کے چڑنے پر جازم کی محبت دن بدن بڑھتی جا رہی تھی

لیکن وہ کیا جانے اس کا یہی انداز زیلہ کو اس سے نفرت کرنے پر مجبور کر رہا تھا

یہ تو تائشہ اور حیدر کی ماں کی خواہش تھی کہ زیلہ جازم کی دلہن بنے یہ الگ بات تھی کے جازم نے زیلہ کے پیدا ہوتے ہی کہہ دیا تھا کہ وہ صرف اس کی ڈول ہے بچپن میں تو وہ اس کے لئے اس حد تک ٹچی تھا کہ وہ اسے کسی کو دیکھنے تک نہ دیتا

لیکن پھر اسے آہستہ آہستہ خود ہی احساس ہو گیا کہ زیلہ تو اسی کی ہے اسے اسی کے ساتھ ہی رہنا ہے ساری زندگی اسی کے ساتھ گزارنی ہے اور اس بات کو سمجھتے ہوئے اس نے زیلہ کو جب سپیس دینا شروع کی تو وہ اس سے ضرورت سے زیادہ ہی دور ہو گئی لیکن اب جازم نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ جلد از جلد اسے اپنی دلہن بنا کر لے آئے گا۔

آخر اسے بتانا بھی تھا کہ زیلہ حیدر شاہ جازم جنید خان کے دل کی دنیا کی ملکہ ہے

جازم کا تو دل اس سے باتیں کرنے سے کبھی نہیں بھرتا تھا لیکن سامنے سے تائشہ کو آتا دیکھ کر وہ فوراً ہی شریف سے بچہ بن گیا

یہ آ گئی آپ کی پھوپو سائیں بات کر لیں اس نے فون تائشہ کی طرف بڑھایا

اور اس کے انداز پر زیلہ پھر زیر جل اٹھی کتنا میسنا انسان تھا پل میں تولہ پل میں ماشا

فون تائشہ کو پکڑا کہ وہ مسکراتا ہوا اندر چلا گیا آج کا دن اس کا اچھا ہی گزرنا تھا آخر اپنے دل کے تہلکے سے وہ بات کر چکا تھا

.....

سر ہم اس لڑکی کو ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں لیکن نہ تو وہ اکیلے میں باہر نکلتی ہے اور نہ ہی آج کل کالج جاتی ہے

اور سر وہ زیادہ تر باہر نکلتی ہے تو کسی پبلک پلیس میں جاتی ہے اگر اس کام میں آپ کا نام آگیا تو آپ کی کرسی چھن جائے گی

پہلے ہی دس سال جیل میں رہنے کی وجہ سے پارٹی آپ کو کرسی دینے کے لئے تیار نہیں ہے اور ایسے میں آپ کا کوئی بھی کام اس طرح سے لنک آؤٹ ہوا تو آپ بری طرح سے پھس سکتے ہیں

واجد کی بات سننے کے بعد اس نے ہاں میں سر ہلایا ایک طرح سے وہ ٹھیک ہی کہہ رہا تھا جب تک اسے پارٹی کی ممبر شپ نہ ملے تب تک کہ وہ کوئی بھی رسک نہیں لینا چاہتا تھا

اور اگر ایک سولہ سالہ لڑکی کے قتل کیس میں اس کا نام غلطی سے بھی آجاتا ہے تو بہت سارے دشمن یہاں اس ورک پلیس میں اس نے بنا کے رکھے تھے نواسے سے پھنسانے کی کوشش کرتے ہوئے اس کی کرسی چھیننا چاہتے تھے

لیکن وہ اتنی آسانی سے اس کرسی کو نہیں چھوڑ سکتا تھا آخر یہ اس کے بابا کی خواہش تھی

ٹھیک ہے جب تک پارٹی کا فیصلہ نہیں ہو جاتا تب تک اس لڑکی پر نظر رکھو لیکن جیسے ہی موقع ملے اسے ختم کر دو ۔میں چاہتا ہوں کہ جس دن میں یہ الیکشن جیتوں بہرام شاہ اپنی بہن کا سوگ منا رہا ہو۔اس نے سفاک لہجے میں کہتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف قدم بڑھائے

وہ جتنا خود کو حورم کے بارے میں سوچنے کے لئے روک رہا تھا وہ اتنا ہی اس کے ذہن و دل پر سوار ہوتی جا رہی تھی

آج پانچ دن گزر چکے تھے لیکن وہ واپس اسٹیڈیم نہیں گیا تھا۔اس نے پارٹی کا جلسہ بھی کسی اور جگہ منعقد کر لیا تھا

کیوں کہ اس کے دل میں ڈر بیٹھ چکا تھا اس لڑکی کو دیکھنے کے بعد اس کے دل میں کونسی جذبات جاگے تھے وہ خود بھی بے خبر تھا۔

لیکن ان جذبات کی وجہ سے اپنے مقصد سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا تھا کیونکہ اس کا مقصد صرف اور صرف بہرام شاہ کو زندگی کے ہر مقصد میں ناکام کرنا تھا۔اسے اکیلا اور تنہا کر دینا تھا جس طرح سے وہ تنہا تھا

.....

تمہیں پورا یقین ہے کہ تم نے یہاں یہ سنا ہے کہ شارق خان یہاں آنے والا ہے وہ پچھلے تین گھنٹے سے دھوپ میں ہلکان ہو رہی تھی جب چھوٹے جاسوس سے پوچھنے لگی وہ تین گھنٹے سے یہاں کھڑی اس پر نظر رکھے ہوئے تھی

پر تین گھنٹوں کے دوران نہ تو یہاں سے کوئی آیا تھا اور نہ ہی کوئی اندر گیا تھا

ہاں باجی میں آپ سے کبھی جھوٹ بولتا ہوں کیا قسم لے لیں میں نے خود اپنے کانوں سے سنا ہے شارق خان بیس بدل کے آج یہاں آنے والا ہے۔سب انسپکٹر کسی کو فون پر کہہ رہا تھا اور یہ سنتے ہی میں نے سب سے پہلے آپ کو بتایا وہ آج کوئی ثبوت دینے یہاں سب انسپکٹر سے ملنے آنے والا ہے سب انسپکٹر کو ڈر ہے کہ کوئی اسے پہچان نا لے اسی لیے وہ اپنا بیس بدل کر یہاں آئے گا

اور آپ کو تو پتہ ہے کہ آج تک میں نے آپ کو کوئی جھوٹی خبر نہیں دی۔چھوٹا جاسوس برا مناتے ہوئے بولا

لیکن چھوٹے جاسوس یہاں سے تین گھنٹے سے کوئی نہیں آ رہا مجھے تو لگتا ہے کہ وہ شارق خان کوئی اور شارق خان تھا جو آ کر چلا بھی گیا ہو گا

زمل پریشانی سے بولی

ہاں بالکل پورے پاکستان میں خاص کر اس علاقے میں تو کروڑوں کے حساب سے شارق خان سیکرٹ ایجنٹ گھوم رہے ہیں۔

میں نے کہا نہ میں پچھلے ایک ہفتے سے ان لوگوں کی ساری باتیں سن رہا ہوں وہ لوگ مجھے بچہ سمجھتے ہیں لیکن انہیں کیا پتہ کہ میں تو آپ کی ٹیم کا ممبر ہوں۔ اور آپ نے مجھے یہاں بھیج رکھا ہے۔

باجی میں قسم کھا کے کہتا ہوں کہ وہ شارق خان کے بارے میں ہی بات کر رہے تھے۔ اور شو انسپکٹر تو صبح سے تھانے کی صفائی کروا رہے تھے کہ آج سب انسپکٹر کا کوئی بھی آئی پی دوست آنے والا ہے اور اس کی نظر ہر چیز کی ہو گی۔ چھوٹے جاسوس نے اسے تفصیل سے بتایا

چھوٹا جاسوس زمل کا خفیہ جاسوس تھا یہاں تھانے کے سامنے باہر طاہے کے ٹھیلے پر کام کرتا تھا اور یہ اندر بھی سب کو چائے دیتا تھا اس کے علاوہ ان سب لوگوں پر نظر رکھنا بھی چھوٹے جاسوس کا کام تھا

وہ عمر میں تو صرف 12 سال کا تھا لیکن عقل بہت بڑی تھی

زمل ناامیدی سے کبھی چھوٹے جاسوس کو تو کبھی تھانے کے دروازے کو دیکھ رہی تھی جب سامنے ہی کندھے پر حندی پھٹی ہوئی شرٹ لٹکائے باہر نکلا

استغفر اللہ یہ پھر سے پیچھے پڑ جائے گا بھاگ چھوٹو زمل دور سے ہی گبر کو پہچان چکی تھی

اور شاید گبر بھی اسے دیکھ چکا تھا

اسی لئے اس کے بھاگنے سے پہلے ہی وہ اس کے قریب پہنچ چکا تھا

ہائے میری پھلجھڑی کتنے دنوں سے یاد کر رہا تھا تجھے دیکھا دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔اور وہ رال اتنی لمبی ہے کہ جہاں میں جاتا ہوں تو پیچھے پہنچ جاتی ہے میری پٹاکا

وہ منہ میں پان دبائے بالکل اس کے چہرے کے قریب آ کر بولا

بہت ڈھیٹ انسان دیکھے ہیں زندگی میں لیکن تمہارا تو الگ ہی لیول ہے پیچھے رہو تم تمہارے منہ سے اسمیل آ رہی ہے ۔وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتی اسے پیچھے کی طرف سے دھکلتے ہوئے غصے سے بولی

جبکہ اس کا پان کی وجہ سے سرخ منہ دیکھ کر اس کا دل خراب ہونے لگا تھا۔

ہائے میری چھمک چھللو تجھ سے ایک دن برداشت نہیں ہو رہا میں مجھے ساری زندگی کیسے برداشت کرے گی میری بسنتی۔وہ اپنے چھچھوڑے انداز میں کہتا اس کے گال پر چٹکی ک کاٹ کر گویا

جبکہ اس کے اس انداز پر زمل کو ایک بار پھر سے غصہ آ گیا اس کا نازک ہاتھ ایک بار پھر سے اس کے گال پر اپنا نشان چھوڑ گیا

دیکھو میں نرمی کی بات کر رہی ہوں لیکن تم کسی قسم کی نرمی کے لائق ہی نہیں ہوں شاید تم جازم جنید خان کو نہیں جانتے کاٹ کر رکھ دے گا تمہیں۔وہ غصے سے گھومتے ہوئے بولی

وہ کافی دنوں سے اس کے بد تمیزی برداشت کر رہی تھی لیکن شاید اب یہ بات جازم کو بتانا چاہیے کہ اسے کوئی تنگ کر رہا ہے

لیکن اس کے بات کو سن کر وہ غصے سے اسے گھورنے لگا اور پھر اگلے ہی لمحے منہ سے تھوک کے ذریعے پان نکال کے وہ اس کا ہاتھ پکڑ کے اسے گھسیٹ کر اپنے قریب کر چکا تھا

جازم کون ہے۔۔؟ سنائی نہیں دے رہا میں پوچھ رہا ہوں جازم کون ہے۔۔۔؟

اگر بوائے فرینڈ ہے تو بریکپ کر لے

اگر منگیتر ہے تو منگنی توڑ دے

اگر شوہر ہے تو طلاق لے لے۔

کیونکہ اب تجھ پہ صرف گبر کا حق ہے۔اس کی آنکھوں سے شرارے پھوٹ رہے تھے جازم کا نام ہے اچھا خاصہ غصہ دلا چکا تھا۔

جبکہ چھوٹو تو ان دونوں کو گھورے جا رہا تھا باہر اچانک اس رومانٹک پلس ڈھیٹ ترین انسان کو ہوا کیا تھا کہ وہ اس طرح سے غصہ کرنے لگے

ابے اوئے بی گریٹ موویز کے ویلن کے ایکسٹرا غنڈے جازم لالہ زمل باجی کے بھائی ہیں اور تھانے میں انسپکٹر ہیں ۔زمل گبر کے ہاتھ سے مسلسل اپنا بازو چڑھانے میں ہلکان ہو رہی تھی کیونکہ اس کے ہاتھ کی انگلیاں زمل کے بازو میں دستی جا رہی تھی اور جس انداز میں اسے گھور رہا تھا زمل اندر تک کانپ کر رہ گئی۔

اس کی آنکھوں سے زمل کو عجیب سب کو خوف آرہا تھا

لیکن چھوٹو کی بات پر ایک بار پھر اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی

اچھا تو آپن کا سالہ ہے کیا پہلے کیوں نہیں بتایا میری بسنتی یہاں اندر کام کرتا ہے کیا پہلے دس دن میں چکر لگاتا تھا اب ایک ہفتے میں لگایا کروں گا آخر سالے کو اپنی شادی کے لیے بھی تو منانا ہے نہ وہ غصہ چھوڑ کے اپنے پرانے انداز میں واپس آچکا تھا

جبکہ زمل نے اس سے بحث کرنے سے بہتر اپنا راستہ بدلنا سمجھا

اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ کھینچ کر بنا کچھ بولے اس کے قریب سے گزر کر واپس جا چکی تھی۔

گھٹیا انسان یہ تو شادی کی تیاری کر رہا ہے۔بڑا آیا اس غنڈے کو لگتا ہے میں اس سے شادی کروں گی

زمل جنید خان تو اس کی شکل بھی نہ دیکھے۔۔۔وہ غصے سے بڑبڑاتی ہوئی اپنی گاڑی میں آگئی تھی لیکن پیچھے سے خود پر اس کی نگاہوں کو محسوس کرتے ہوئے ایک بار مڑ کے دیکھا

چہرے پر محبت بری نرمی اور مسکراہٹ سجائے وہ اسے دیکھ رہا تھا پھر اس کے دیکھنے پر ہاتھ اٹھا ہلا کر اسے بائے کرنے لگا

۔

جبکہ اس کی اس حرکت پر وہ فوراً اپنی گاڑی میں بیٹھی تھی

اس وقت جانو سائیں بڑے ہی زور شور سے اپنے ہونے والے پیپرز کی تیاری کر رہی تھی دادو سائیں اور دل دونوں نے اس کے پاس ہونے پر کچھ اسپیشل گفٹ دینے کا اعلان کیا تھا

جس کے لالچ میں آج کل وہ صرف اپنی پڑھائی پر دھیان دے رہی تھی۔ آج کل تو اس کے پاس کسی سے بات کرنے کا بھی وقت نہ تھا۔ یہ نہ ہو کے باتوں میں اس کا وقت ضائع ہو جائے اور وہ پیپرز کی تیاری نہ کر سکے پھر تو اس کا گفٹ بھی ضائع ہو جائے گا اور حورم عرف جانو مقدم سائیں آپ نے گفٹ پر کبھی رس نہیں لے سکتی

وہ ویسے خود بھی پڑھائی میں بہت اچھی تھی۔

دادو سائیں اسے بتاتیں رہتیں تھی کہ مقدم شاہ پڑھائی میں اتنا اچھا تھا کہ دادا سائیں نے اسے لندن سے ڈگری دلوائی تھی۔

اب وہ اپنے باپ کی طرح بہادر تھوڑی نہ تھی نو اکیلے لنڈن ناکر ڈگری لے لکتی اسی لئے وہ یہی رہ کر بہت ساری محنت کر رہی تھی

تاکہ اس کے بہت اچھے نمبر آئیں ّر دل اور دادو سائیں اپنا وعدہ پورا کریں

کل دادو سائیں گاوں شادی پہ جانے والی تھی۔

نور آنٹی کے بھائی کی بیٹی کی شادی تھی۔ حیدر انکل کو اپنے کام سے فرصت نہ تھی تو زیلہ دیدہ صرف آج کل اپنی پڑھائی کے پیچھے پڑی تھی اگلے ہفتے سے ان کے بھی پیپرز شروع ہونے والے تھے

یاسم لالہ تو خاندان کے کسی بھی مسئلے میں بالکل پڑھتے ہی نہیں تھے چاہے شادی ہو یا کوئی تہوار وہ کبھی خاندان میں شامل نہیں ہوتے تھے

لیکن جب بھی آن کے گھر آتے اس کے لئے بہت ساری چوکلیٹ لاتے تھے اس لیے اسے بہت اچھے لگتے تھے۔

شادی پہ صرف تائشہ پھوپو سائیں اور نور آنٹی ہی گئیں ہوئیں تھیں لیکن نور آنٹی کے بہت قریبی رشتہ دار تھے اس لیے کل صبح دادو سائیں نے بھی یہاں سے گاؤں کے لیے نکلنا تھا جو نو سائیں کو یہ بات سمجھ میں نہیں آرہی تھی کہ کل بھی تو ان دونوں نے اکیلے ہی گھر پے رہنا تھا تو کیا فرق پڑتا کہ وہ ان دونوں کے ساتھ ہی چلی جاتی

کل وہ دونوں اکیلے گھر پہ ہوں گی یہ بات سوچ کے جانو سائیں کی حالت خراب ہو رہی تھی۔ جبکہ دل بہت بہادر تھک اس کا کہنا تھا کہ اپنا ہی تو گھر ہے اکیلے رہے یا کسی کے ساتھ کیا فرق پڑتا ہے بنا اجازت کوئی گھر کے اندر تھوڑی نہ آجائے گا۔

لیکن جانو سدا کی ڈرپوک تھی وہ اتنی ہمت نہیں دیکھا سکتی تھی۔

اس وقت وہ کہی سب باتیں سوچتی اپنی پڑھائی میں بزی تھی جبکہ قریب رکھا ہوا گون بجنے لگا

اس نے ایک نظر دل کے کمرے کی طرف دیکھا دل تو نماز پڑھ کے اب سو رہی تھی اور دادو سائیں کی نمازیں آج کل لمبی ہوتی جا رہی ہیں وہ خود سے بڑبڑاتی فون کی طرف آئی

السلام علیکم اس نے فون اٹھاتے ہی دوسرے طرف می بات سننے بغیر ہی سلام پیش کیا

وعلیکم السلام کیسا ہے میرا بچہ۔ اپنی بہن کی آواز سنتے ہی وہ اپنے لب و لہجے میں دنیا جہان کی محبت سمو کر بولا تھا

جبکہ بہرام شاہ کی آواز سننے کے بعد جانو تو کچھ بول ہی نہیں پائی۔

نہ جانے کیوں آنکھوں میں آنسو آنے لگے تھے اس نے ایک بار دل کے دروازے کی طرف دیکھا کہیں اسے پتہ ہی نہ چل جائے کہ وہ اپنے لالا سائیں سے بات کر رہی ہے

لیکن پھر اس نے سوچا کہ دل نے تو کبھی بھی ان سے بات کرنے کے لئے منع نہیں کیا لیکن شاید وہ بہرام شاہ سے بات کرے گی تو دل اس سے خفا ہو جائے گی یہ اس کی اپنی سوچ تھی

ایک پل کے لیے دل چاہا کے ساری ناراضگی بلا کر وہ اس سے بات کرنے لگے لیکن وجہ اتنی چھوٹی تو نہ تھی کہ وہ اس کے محبت بھرے لہجے میں اپنا سب کچھ بھول کر اس سے رشتہ نبھانے لگتی

دادو سائیں نماز پڑھ رہی ہیں آپ بعد میں فون کیجیے تھا وہ بہت مشکل سے اپنے لہجے میں غصہ لیے بولی فون بند کر چکی تھی

جبکہ اس کے غصے سے بھری ہوئی آواز پہ وہ مسکراتے ہوئے سے روکنے کی کوشش کر رہا تھا جب فون بند ہونے کی آواز سنی ایک لمحے میں ہی دل اداس ہو کر رہ گیا

اللہ سائیں میں جانتا ہوں یہ میرا امتحان ہے لیکن میں میری گڑیا کا شل تو میرے لئے نرم کف دیں۔ میں اس دنیا میں کسی کی بھی نفرت جیل سکتا ہوں لیکن آپنی گڑیا کی نہیں آپ بے شک میرا امتحان لے لیں لیکن ایک میری بہن کو تو مجھے دے دیں اس نے دل سے دعا مانگی تھی

.....

دادو سائیں فون آیا تھا میں نے کہا آپ نماز پڑھ رہی ہیں جب فارغ ہو گئی تب بات کریں گی۔

وہ نماز پڑھ کر باہر آئیں تو جانو سائیں نے بتایا

کس کا فون تھا جانو سائیں۔۔۔؟

وہ اس کے قریب بیٹھ کر مسکرا کر پوچھنے لگیں

وہ ان کا۔۔لالہ کہنے کی عادت نہیں رہی تھی

ان کا کن کا۔۔۔؟اس کے انداز پر وہ مسکرا کر پھر سے پوچھنے لگیں

آپ کے پوتے کا وہ خاصی دیر سوچ کر بولی

بہرام کا فون آیا تھا تم نے بات کی اس سے وہ ایک امید سے پوچھنے لگیں س

میں کہا آپ نماز پڑھ رہی ہیں۔۔وہ ان سے نظریں چرا گئی۔

دادو سائیں میو سی سے ہاں میں سر ہلاتی اٹھ کر فون کے پاس آئیں جبکہ جانو اپنی بکس اٹھا کر دل کے کمرے آ گئی۔

جس دن وہ پریشان ہوتی وہ دل کے کمرے میں سوتی تھی۔ورنہ دادو سائیں نے بچپن سے ہی اسے اور دل کو الگ الگ کمرے میں رہنے کی عادت ڈالی تھی۔

شروع شروع میں جانو کے لیے مشکل تھا پھر اسے عادت ہو گئی۔لیکن اب بھی وہ کبھی کبھی دل کے ساتھ آ کر سو جاتی تھی

.....

وہ لڑکی میری ذہن سے جاتی ہی نہیں ہے کیوں ہر وقت اسی کا خیال رہتا ہے کیوں اسے دیکھنے کی خواہش دل بار بار کرتا ہے

!!کیا ہوتا جارہا ہے مجھے سمجھنا چاہیے میں اور وہ لڑکی کیسے۔۔۔۔۔

وہ مجھ سے بہت چھوٹی ہے عمر میں

میرا مقصد کچھ اور ہے میں اپنی زندگی کے بارے میں اس طرح سے نہیں سوچ سکتا مجھے میرے مقصد کے بارے میں سوچنا ہے بہرام شاہ کی بربادی کے بارے میں سوچنا ہے

لیکن میں کیا کروں وہ لڑکی میرے دماغ سے جاتی ہی نہیں ہے۔

اس وقت وہ اپنے کمرے میں تنہا بیٹھا حورم کے بارے میں سوچ رہا تھا

مجھے اس لڑکی کے بارے میں پتہ کروانا چاہیے وہ کون ہے کہاں رہتی ہے۔اس کے والدین کون ہیں

اس نے ایک فیصلہ کیا پھر اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنے لگا

لیکن کیوں مجھے اس کے بارے میں کیوں پوچھنا چاہیے کیوں اس کی انفارمیشن لینی چاہیے۔

دائم شاہ سوری یہ تم کس راستے پر جانکلے ہو اپنے مقصد کے بارے میں سوچو یہ پیار محبت شادی رشتے یہ سب کچھ تمہارے لیے نہیں ہے۔اپنے دل کو ڈانٹتے ہوئے بولا

پیار محبت۔۔۔میں اس لڑکی سے محبت تو نہیں کرتا تھا

وہ لڑکی دیکھ کر اچھی لگی تھی بس بات ختم

لیکن بات اس طرح سے ختم نہیں ہوئی تھی۔

اگر وہ صرف اسے اچھی لگی ہوتی تو وہ اسے دیکھ کر بھول جاتا وہ تو اس کے دل و دماغ پر بری طرح سے حاوی ہو چکی تھی

۔

تو کیا میں اسے اپنے ساتھ رکھ کر بہرام شاہ سے اپنا انتقام نہیں لے سکتا۔کیا بہرام شاہ میری زندگی میں اتنی اہمیت رکھتا ہے کہ میں اپنی زندگی میں آگے ہی نہیں بھر رہا

کیا بہرام شاہ کے ہوتے ہوئے مجھے اپنی خوشیاں جینے کا کوئی حق نہیں۔کیا اپنی خوشیوں کے ساتھ میں بہرام شاہ سے اپنا انتقام نہیں لے سکتا۔کیا مجھے کھو دینا چاہیے اسے اپنی ہی سوچوں میں اس نے اپنے دل کو بہت بری طرح سے دھڑکتے ہوئے محسوس کیا۔

نہیں میں اسے کھو نہیں سکتا میں بہرام شاہ کے لئے اس طرح سے اپنی زندگی نہیں کھوں گا

وہ خوش ہے اپنی خوشیاں جی رہا ہے تو میں کیوں اپنی خوشیوں سے محروم رہوں وہ اپنے اپنوں کے بیچ ہے تو میں کیوں سب کو خود سے دور رکھو نہیں بہرام شاہ مجھے بھی اپنی خوشیاں جینے کا پورا حق ہے

اور میں بھی اپنی خوشیاں جیوں گا میں اس لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کروں گا اس کے ساتھ ایک بہترین زندگی گزاروں گا وہ اس سے کہتا ہوا کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا

چہرے پر دلکش مسکراہٹ کے ساتھ اس کا ڈمپل آب و تاب سے چمک رہا تھا

اس نے اپنے انتقام اور خوشیوں میں سے کسی ایک کو چن لیا تھا۔

یا شاید دونوں کو چن لیا تھا لیکن وہ خوش تھا بے انتہا خوش اس نے اپنی زندگی کو خود سے دور نہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا

.....

بہرام سائیں آپ فارغ ہو گئے ہیں تو میں کل ہی گاؤں کے لیے نکل جاتی ہو نور کے قریبی رشتہ دار ہیں اور ہمارے خاندان سے بہت کم لوگ گئے ہیں۔

یہاں تک کہ نور کے بچے تک شادی پر نہیں گئے

اب آپ کل رات یہیں آ رہے ہیں تو میں بھی بے فکر ہو جاؤں گی لڑکیوں کی طرف سے اور پرسوں شام تک میں واپس آ جاؤں گی لڑکیاں پوچھ رہی تھی کہ اگر پرسوں بھی جانا ہے تو کل ہی چلے جائیں تائشہ پھوپو اور نور آنٹی کے ساتھ ایک دن تو ویسے بھی اکیلا رہنا ہی ہے دو دن رہ لیں گے۔

اب میں انہیں یہ بات کیسے سمجھاتی کہ آپ کام میں مصروف ہیں ورنہ اس طرح سے ان لڑکیوں کو تنہا یہاں چھوڑ کر جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا دادو سائیں نے اپنے کمرے میں آتے ہی سب سے پہلے بہرام کو فون کیا تھا

جی دادو سائیں آپ بالکل بے فکر ہو کر جائیں میں ان دونوں کا خیال رکھوں گا۔

لیکن پلیز آپ ان کو نہیں بتائے گا نہیں کہ میں گھر آ رہا ہوں اس طرح سے وہ کنفرٹیبل نہیں رہیں گیں۔

ٹھیک ہے بہرام سائیں جیسا آپ ٹھیک سمجھیں۔

ویسے آپ اتنے ٹائم سے پاکستان میں ہیں یہ بات آپ نے مجھے بھی نہیں بتائی وہ شکوہ کرتے ہوئے انداز میں بولیں تو وہ مسکرا دیا

اتنے ٹائم سے نہیں ہوں دادو سائیں بس کچھ ہی دن ہوئے ہیں آئے ہوئے اور ویسے بھی اب تو آ ہی رہا ہوں آپ کے پاس۔

اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا اور اس کے بعد دادو سائیں اس کے لہجے کی اداسی نوٹ کرتے ہوئے اسے آج کے دن میں کی گئی جانو سائیں کی مستیاں بتانے لگیں۔

جی نہیں سنتے ہوئے وہ ہمیشہ کی طرح مسکرائے جا رہا تھا

اچھا مرغی کی بھی روح تڑپتی ہے۔۔۔!مجھے تو آج بھی پتہ چلا اس سے پہلے تو مجھے یہ بھی نہیں پتا کہ مرغی کی کوئی روح بھی ہوتی ہے اس نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا تو دادی سائیں مسکرائیں۔

جی ہاں آپ کی بہن کے لیے تو ہوتی ہے اور وہ محترمہ جو کہتی ہیں ہمیں ماننا پڑتا ہے ان کی شان میں گستاخی تو نہیں کر سکتے دادو نے ہنستے ہوئے کہا۔

بالکل صحیح کہتی ہے میری گڑیا اور خبردار جو کسی نے میری گڑیا کی شان میں گستاخی کی بہرام کے چہرے کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔

کل سے وہ اپنی گڑیا اور دل کے قریب رہنے والا تھا جانتا تھا وہ اسے کوئی جلدی قبول نہیں۔دل تو شاید کبھی نہیں لیکن وہ اپنی گڑیا کو منا لے گا۔اور اسے یقین تھا کہ اس کی گڑیا بہت جلد اس پر یقین کرنے لگے گی

تائشہ فنکشن اٹینڈ کر کے ابھی آرام کی نیت سے آکر بیٹھی تھی نور تو جب سے آئی تھی کسی نہ کسی کام پر لگی ہوئی تھی

یہاں بیٹھتے ہی اسے شازم کا خیال آگیا جو کہہ رہا تھا کہ آپی بہو سے ملنے ضرور جایئے گا

دل تو اس کا اپنا بھی بہت چاہ رہا تھا اسے ملنے کا اس کی دادی اور چاچی تو آج شادی پر بھی آئی ہوئی تھیں

وہ ان کے لیے بہت بُرا وقت تھا۔ زرش کی ذمہ داری سنبھالنا اس کی بوڑھی دادی کے بس کی بات نہ تھی۔

وہ اور زرش کی ماں اس کی بہترین دوست رہ چکیں تھیں اور وہ برے وقت میں اپنی اس دوست کا ساتھ نبھانا چاہتی تھی۔

اسے فخر تو اپنے بیٹے پر تھا جو اس کے ایک بار اس کے کہنے پر فوراً نکاح کے لئے تیار ہو گیا اور لڑکی تک کا پوچھا بھی نہیں کہ کون ہے کیسی ہے بس اتنا کہا اماں سائیں آپ جو بھی فیصلہ کریں گی وہ ٹھیک ہی ہو گا۔

جازم تو بچپن سے ہی زیلہ کے ساتھ منسوب تھا وہ جازم کے دل کے جذبات کو ہمیشہ سے جانتی تھی لیکن شازم نے کبھی اس کے سامنے اپنی پسند کا ذکر نہیں کیا تھا

اسی لئے دو سال پہلے جب زرش کے والدین کا انتقال ہوا اس نے شازم سے نکاح کے بات کی تو وہ فوراً مان گیا

ابھی وہ یہی سوچ رہی تھی کہ نور کے فارغ ہوتے ہی وہ زرش کے گھر اس سے ملنے ضرور جائے گی

زرش کی شرارتیں اور ٹچی طبیعت کے بارے میں وہ ہمیشہ سے جانتی تھی اسے اپنی چیزیں کسی کے ساتھ بھی شیئر کرنا ہر گز پسند نہ تھا کافی حد تک لاپرواسی لڑکی تھی آج اس کی دادی نے اس کی ایک اور خواہش کے بارے میں اسے بتادیا کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ کام کرنا چاہتی ہے

وہ جاننا چاہتی ہے کہ اس کا شوہر کس طبیعت کا مالک ہے۔ مطلب صاف تھا کہ وہ شادی سے پہلے جازم کو سمجھنا چاہتی تھی

اس میں کچھ غلط تو نہ تھا تائشہ کو اس کا یہ فیصلہ بہت پسند آیا تھا اور اس نے تو منظوری بھی دے دی تھی۔

لیکن اصل مسئلہ تو یہ تھا کہ جازم سے یہ بات چھپنا تھا کہ اس کے آفس میں کام کرنے والی لڑکی اس کی منکوحہ ہے

اور یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ شازم اپنی بیوی کو پہچانے نا ایک بار ہی سہی لیکن اس نے تصویر دیکھی تھی

ہو سکتا ہے کہ وہ اسے اب بھی یاد ہو۔ہاں لیکن اس کے بارے تائشہ سے جب بھی بات کرتا تھا وہ یہی کہتا تھا کہ آپ کی بہو کبھی اس نے زرش کا نام نہیں لیا تھا شاید ہی وہ زرش کا نام ٹھیک سے جانتا تھا

اگر وہ شازم کے آفس میں کام کرتی تو شاید ہی وہ اسے پہچان پائے کیوں کہ دو سال پہلے جو تصویر اس نے شازم کو دکھائی تھی وہ تو ایک کالج کے فنکشن کی تھی

جس میں وہ کوئی یونیفارم پہنے اسٹوڈنٹ لگ رہی تھی

اسے یقین تھا کہ اگر زرش اس کے سامنے آئے تو وہ اسے پہچان نہیں پائے گا۔

کیونکہ اب زرش بہت بدل چکی تھی اپنا خیال رکھنے لگی تھی۔اب وہ کوئی چھوٹی بچی تو ہر گز نہیں لگتی تھی۔

ایک تو وہ خوبصورت تھی دوسرا اسے پتا تھا کہ وہ خوبصورت ہے۔ اسی لئے اپنے حسن کا استعمال کرتے ہوئے وہ اپنی خوبصورتی کو ہمیشہ مزید بڑھانے کے بارے میں ہی سوچتی رہتی تھی۔

اور سب سے اہم بات جو وہ ہر بات میں کہتی تھی۔

کہ اس کا شوہر اسے دیکھے گا اجڑی ہوئی حالت میں تو اسے کتنا برا لگے گا یعنی کہ وہ رشتے کے لئے بھی مکمل رضامندی کے ساتھ تیار تھی۔

یہ ساری باتیں تو اسے زرش کی چاچی نے بتائی تھی وہ خود بھی اس سے ایک بار ملنا چاہتی تھی چار مہینے پہلے وہ جب یہاں آئی تھی تب اس کے اس کے ساتھ ملاقات ہوئی تھی

ہر وقت ہنستی مسکراتی شرارتیں کرتی زرش اسے اپنے بیٹے کی جیسے ہی لگتی تھی وہ جانتی تھی کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو بہت اچھے طریقے سے سمجھیں گے اور بہت خوبصورت زندگی گزاریں گے

زرش کو سوچ کر اسے اپنا آپ یاد آتا تھا وہ بھی تو ہر وقت اپنے آپ کو تیار رکھتی تھی اتنی خوبصورت ہونے کے باوجود بھی اپنے آپ کو مزید خوبصورت بنانے کے طریقے ڈھونڈتی رہتی

اور جنید اسے حسین سجنی کہتا تھا۔ ہر وقت اس کی تعریف کے بہانے ڈھونڈتا رہتا

اور اپنے شوہر کی تعریف پر وہ ہمیشہ کہتی تھی وہ ہے ہی ایسی لائک اس کی تعریف کی جائے۔

جنید کو سوچتے ہوئے اس کے گال سرخ ہونے لگے۔ جنید کو اس دنیا سے گئے ہوئے 15 سال گزر چکے تھے۔

لیکن آج بھی اس کی یادیں تائشہ کی زندگی کا بہترین اثاثہ تھیں جنید کو یاد کر کے وہ روتی یا اداس نہیں ہوتی تھی ۔کیوں کہ جنید کو اس کی اداسی پسند نہیں تھی وہ تو ہمیشہ اسے ہنستے مسکراتے دیکھنا چاہتا تھا اور جنید کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے وہ بھی ہمیشہ ہنستے مسکراتے رہتی۔

بے شک ہم سفر کے چھن جانے کا غم اسے بھی بے تحاشا تھا لیکن اس سے زیادہ ضروری تھا اپنے بچوں کی پرورش بہترین انداز میں کرنا تھا وہ جنید کے سامنے شرمندہ نہیں ہونا چاہتی تھی۔

بے شک وہ کالی رات انکی زندگی میں آ کر جا چکی تھی بے شک وہ کالی رات انکی زندگی سے ہر خوشی چھین چکی تھی لیکن اس نے وعدہ کیا تھا وہ اپنی خوشیاں پھر سے جیئے گی اپنے بچوں کے ذریعے اپنے بچوں کے لئے۔

اب وہ نور کے فارغ ہونے کا انتظار کر رہی تھی جو مہمانوں کو دروازے تک چھوڑنے گئی تھی نور نے جانے سے پہلے کہا تھا واپس آ کر چائے پیئیں گے اور پھر چلے گئے تمہاری بہو سے ملنے کے لیے۔

اور جانے سے پہلے اپنی بھتیجی کو چائے بنانے کا آرڈر بھی دے کر گئی تھی۔

اور پھر کچھ ہی دیر میں چائے اور دونوں ہی حاضر تھے

. . . . . .

یہ ڈریس کیسی رہے گی جانو سائیں نے ایک ڈریس اپنے ساتھ لگاتے ہوئے دل کو مخاطب کیا

نہیں جانو سائیں اس کا کلر بہت ڈارک ہے دادو سائیں اس طرح کے کلرز نہیں پہنتی اور پلیز جلدی کرو دادو سائیں نے کہا ہے کہ اگر ایک بجے سے پہلے ہم گھر پہنچ گئے تو وہ ہمارے شاپنگ لے کر جائیں گیں اپنے ساتھ ورنہ وہی جو پرانے کپڑے ہی لے جائینگی۔

اور تمہیں تو پتا ہے ان کا کوئی بھروسا نہیں اگر آج بھی ہم ان کے ڈریس نہیں دیکھتے تو وہی اولڈ فیشن کپڑے پہن کے چلی جاتی۔

دل اسے بتاتے ہوئے جلدی جلدی ہاتھ چلانے لگی

جانو سائیں تم یہ سب کچھ چھوڑ دو جلدی سے جاؤ اور دادو سائیں کے لیے جوتے سلیکٹ کر کے لاؤ۔ تب تک ڈریس میں پسند کرتی ہوں

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تو جانو سائیں نے کسی رپورٹ کی طرح ہاں میں سر ہلاتے ہوئے جوتوں کی شاپ کی طرف دوڑ لگائی

وقت بہت کم تھا اور انہوں نے بہت کچھ پسند کرنا تھا دادو سائیں تو کپڑوں اور جوتوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں پہنتے تھیں لیکن دل کا ارادہ کیچھ چیزیں انے اپنے لیے بھی خریدنے کا تھا۔

اس نے دادو کی پسند کے مطابق چند ڈریسز لیے اور پھر شاپ سے باہر جانو سائیں والی دوکان میں جانے لگی

ابھی وہ جانو سائیں کی طرف جا رہی تھی کہ اس کی نظر جویلری شاپ کے باہر لگے ایک بہت ہی خوبصورت نفیس پینڈنٹ پر پڑی جس نے اس سے آگے کی طرف ایک قدم بھی نہ اٹھانے دیا

اپنے دل کو بہت سمجھانے کے باوجود بھی وہ کنٹرول نہیں کر پائی الحال اس کے پاس اتنے پیسے نہیں تھے کہ وہ اسے خرید پاتی لیکن اس کی قیمت تو پوچھ رہی تھی اسے یقین تھا۔ دادو سائیں اسے یہ دلا دیں گی

اس نے سوچا تھا کہ وہ دو چار دن کے لیے اس دکان کے انکل کو اس لاکٹ کو فروخت کرنے کے لیے منع کر دے گی

اور دو چار دن کے بعد آ کر لے جائیں گی اس نے یہی سوچتے ہوئے دکان کے اندر قدم رکھا اور لاکٹ کی قیمت پوچھی

لاکٹ واقع ہی بہت مہنگا تھا لیکن دل کا اس پر ایسا دل آیا تھا کہ چھوڑنے کا دل ہی نہیں کر رہا تھا

کیا آپ دو دن کے لئے اس کی سیل بند کر سکتے ہیں میں دو دن کے بعد اسے آ کر لے جاؤں گی اس نے منت بھرے انداز میں کہا تو سامنے کھڑے انکل مسکرا دیئے

ٹھیک ہے بیٹا میں آپ کے لئے اس کی سیلنگ آف کر دیتا ہوں آپ دو دن بعد ہی سے آ کر لے جائے گا۔

انکل نے مسکراتے ہوئے اس کی بات مانی تو دل بھی خوش ہو گی۔

لیکن جیسے ہی وہ جانے کے لیے پلٹی سامنے کھڑے وجود کو دیکھ کر آنکھوں میں مرچیں ابھرنے لگیں

اگر کوئی چیز پسند آ جائے تو اس کو انتظار نہیں کروانا چاہیے دل سائیں چہرے پر دلکش مسکراہٹ لیے وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا آنکھیں تو جیسے صدیوں سے اس کے دیدار کی خاطر ویران پڑی تھی جو نصیب ہوتے ہیں مسکرا اٹھیں

بہرام سائیں یہ شاپنگ مال ہے میں یہاں کوئی تماشا نہیں چاہتی وہ بے بسی سے بولی

ٹھیک ہے اگر تم کوئی تماشا نہیں چاہتی تو جلدی سے یہ خوبصورت پینڈنٹ اپنی خوبصورت گردن کی زینت بنا کر اسے انمول کر دو

ورنہ پھر یہاں تماشا ہو گا وہ اس کی بے بسی سے لطف اندوز ہوا اگر تم چاہتی ہو کہ یہ کام میں اپنے ہاتھوں سے کروں تو میں منتظر ہوں وہ اسے دیکھ کر ایک بار پھر سے مسکرایا

ویسے حق رکھتا ہوں میں اس کے انداز میں عجیب سا استحقاق تھا

اور اس وقت دل کو اس کے چہرے کی مسکراہٹ سے زیادہ بری دنیا کی کوئی اور چیز نہیں لگ رہی تھی اس لئے ایک جھٹکے سے کہاں سے لاکٹ اٹھایا اور پہن کر باہر نکل گئی

جب کہ بہرام شاہ اپنی ضد پوری کر کے بہت خوش تھا

بہرام نے مسکراتے ہوئے لاکٹ کی قیمت ادا کی اس کا ارادہ دل کے پیچھے جانے کا تھا لیکن باہر نکلتے ہی وہ نہ جانے کہاں غائب ہو گئی یقیناً اس سے چھپانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی وہ مسکرا کر اسے ڈھونڈنے لگا۔

. . . . . .

اسے جوتے پسند کرنے میں اچھا خاصا وقت لگتا تھا دادو سائیں کے پسند کے مطابق چیز ڈھونڈنا تو ویسے بھی بہت مشکل تھا اسی لیے ابھی تک وہ دادو سائیں کی مرضی کے مطابق جوتے خریدنے میں مصروف تھی۔

آخر بڑی مشکل سے اسے کچھ جوتے پسند آئے جو اس نے خریدنے کے لئے کاؤنٹر پر رکھیں جو کاؤنٹر ماسٹر نے اسے پیک کر کے دیے۔

اس سے پہلے کہ وہ ان کی پیمنٹ کرتی باہر سے اسے کچھ نظر آیا۔ چاروں طرف گنز لیے گارڈز اور ان کے درمیان وہ شان بے نیازی سے چلتا ہوا ہر لڑکی کا دھیان اپنی طرف کھینچ رہا تھا اسے پہچاننے میں حورم کو ایک سیکنڈ بھی نہ لگا

وہ فوراً بھاگتے ہوئے باہر نکلی۔ اور بنا آدمیوں کی پرواہ کیے اس کے راستے میں آ کر کھڑی ہو گئی بھاگنے کی وجہ سے کہ سانس اچھی خاصی پھول چکی تھی

آپ کو یاد ہے کچھ دن پہلے ہم سٹیڈیم میں ملے تھے میں نے آپ سے پیسے لیے تھے وہ تیز تیز بولتی اسے کچھ یاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی اس کے اچانک سامنے آنے کی وجہ سے دائم کے بوڈی گارڈز اکرٹ ہو چکے تھے جنہیں اشارے سے پیچھے کرتے ہوئے اس وقت وہ سامنے کھڑی لڑکی کی آنکھوں کا رنگ دیکھنے میں مصروف تھا۔

آپ کو یاد ہے نہ۔!وہ پھر سے پوچھنے لگی تو دائم نے صرف ہاں میں سر ہلایا کیونکہ وہ اسے یہ نہیں بتا سکتا تھا تھا کہ اسے تو وہ اب آخری سانس تک نہیں بھول سکتا۔

شکر ہے مجھے لگا آپ بھول گئے ہونگے اسی لئے تو سٹیڈیم میں مجھے دیکھ کر آپ چلے گئے خیر کوئی بات نہیں آپ پلیز دو منٹ یہاں رکیۓ میں ابھی آپ کے پیسے لے کر آتی ہیں آپ پلیز کہی جایئے گا مت میں ابھی آتی ہوں وہ اس کا چہرہ دیکھ کر معصومیت سے بولی تو دائم کا دل چاہا کہ ہر چیز بلا کر سامنے کھڑے وجود کو خود میں چھپا لے

سر میٹنگ شروع ہونے میں بمشکل دو منٹ رہ گئے ہیں۔واجد نے اسے بتانا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی دائم نے ہاتھ اٹھا کر اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا جب کہ وہ لڑکی اب اس کے سامنے سے ہٹ کر کہیں غائب ہو چکی تھی

سر دو منٹ میں میٹنگ شروع ہونے والی ہے آپ پانچ ہزار کے لیے یہاں رک گئے ہیں سر پلیز دوسری پارٹی آپ کا انتظار کر رہی ہے اور وہ آپ کے لیے اس لڑکی سے زیادہ ضروری ہے

اس لڑکی سے زیادہ ضروری دائم شاہ سوری کے لیے اور کچھ نہیں ہے یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا اس سے پہلے کے وہ اپنی بات پوری کرتا تھا میں نے اس کی بات کاٹتے ہوئے غصے سے کہا۔

جب کہ اس کے غصے کو دیکھ کر اس کا واجد بھی خاموش ہو گیا تھا۔

اس شاپنگ مال کے اوپر ایک میٹنگ ہال ہے جہاں اکثر میٹنگز ہوتی تھی آج اسی وجہ سے دائم یہاں آیا تھا

او میڈم پیمنٹ تو کر کے جائیں ایک لڑکا دوکان سے نکلتے ہوئے اس کے پیچھے آیا دایخئم نے اشارے سے اسے روک لیا

سر وہ میڈم جوتوں کی پیمنٹ کیے بنا ہی چلی گئی سامنے کھڑا لڑکا اندازہ لگا چکا تھا کہ یہ آدمی کوئی عام نہیں ہے

واجد اسے پیمنٹ کرو۔ دائم واجد کو اشارے سے پیمنٹ کرنے کا کہہ کر ایک بار پھر سے اسی راہ پر نظریں جمائے کھڑا ہو گیا جہاں سے وہ غائب ہو گئی تھی۔

جبکہ واجد تو بہت پریشان تھا وہ اپنی پارٹی کو خطرے میں ڈال رہا تھا ایک ایسی لڑکی کے جس کا نام تک وہ نہیں جانتا تھا لیکن اس بات کا اندازہ لگا چکا تھا کہ یہ لڑکی دائم شاہ سوری کے لیے کوئی عام لڑکی نہیں

---

دل ہر طرف جانو سائیں کو ڈھونڈ رہی تھی اب وہ بہرام شاہ کا سامنا ہر گز نہیں کرنا چاہتی تھی اسی لئے اس سے چھپ کر فی الحال اس کا مقصد صرف حورم کو یہاں سے لے کر گھر واپس جاتا تھا وہ دوبارہ اوپر کی طرف جا رہی تھی جب وہ سیڑھیوں سے حورم نیچے اترتی نظر آئی وہ تقریبا بھاگتے ہوئے اس کے سامنے آئی تھی جانو سائیں کے ملتے ہی وہ فورا اس کا ہاتھ تھام کر اسے گھسیٹتے ہوئے مارکیٹ سے باہر لے جانے لگی ہے

دائم شاہ اوپر والی بلڈنگ میں اسے دیکھ رہا تھا جانو سائیں اشارہ اوپر کی طرف کرنے کی کوشش کی لیکن دل تو اس کی سن ہی نہیں رہی تھی۔

دیدہ میری بات تو سن لیں میں نے وہی آدمی ڈھونڈ نکالا ہے ہم نے جس کے پیسے دینے ہیں جلدی سے مجھے پانچ ہزار روپے دیں وہ اس کے ساتھ گھسیٹتے ہوئے جلدی جلدی بول رہی تھی کہیں وہ اسے لے کر باہر نہ لے جائے

لیکن دل نے تو جیسے کسی کی بات نہ سننے کی قسم کھا رکھی تھی وہ زور زبردستی سے گھسیٹتے ہوئے اپنے ساتھ باہر لے آئی۔

شاہ نے کسی لڑکی کو اس طرح سے اسے گھسیٹتے ہوئے دیکھ لیا تھا یقیناً اس کی بڑی بہن تھی

چپ رہو جانو سائیں وہ سب کچھ ہم بعد میں دیکھ لیں گے فل حال میرے ساتھ چلو

وہ اس کا ہاتھ گھسیٹ کے زبردستی گاڑی میں بٹھا کر خود ڈرائیونگ سیٹ پر آچکی تھی

دیدہ کیا ہو گیا ہے آپ کو وہ بندہ اتنی مشکل سے ملا تھا اور میں آپ کو یہ بھی بتادوں کہ ابھی تک میں نے ان جوتوں کی پیمنٹ نہیں کی وہ جوتوں والے انکل ہمیں چور سمجھیں گے

وہ اپنے ہاتھ میں جوتوں کا بیگ پکڑے ہوئے سے دکھا کر بولی۔

بہرام دائیں تھے وہاں پر وہ پہلے ہی زبردستی مجھے کی لاکٹ خرید کے دے چکے ہیں اب اگر میں مزید وہاں رو کتی تو نہ جانے کیا تماشہ کرتے وہ میری بے بسی کا فائدہ اٹھا کر کچھ بھی کر سکتے تھے۔

دل کے کہنے پر جانو سائیں کی تیز تیز چلتی زبان بند ہو چکی تھی۔

کیا بہرام لالہ پاکستان میں ہیں ایک عجیب سی خوشی نے اس کے دل کو چھوا تھا۔ لیکن اگلے ہی پل وہ دل کا چہرہ دیکھ کر مایوس ہو گئی۔

اس لیے تو میں تمہیں اپنے ساتھ لے کے آئی جوتوں کی پیمنٹ تو کرنی پڑے گی یار واقعی اس طرح سے تو وہ لوگ ہمیں چھوڑ سمجھیں گے

چلو کوئی بات نہیں کل ہم واپس یہاں آکر ان کو پیمنٹ کر دیں گے۔

دل اس وقت ہر گز بھی واپس مارکیٹ نہیں جانا چاہتی تھی اس کی کنڈیشن کو سمجھتے ہوئے جانو سائیں نے بھی ہاں میں سر ہلا دیا۔

اور وہ اسٹیڈیم والے پیسے۔۔۔؟جو توں کا خیال دماغ سے نکلتے ہیں اس سے اسٹیڈیم کا خیال آ گیا تھا

وہ تو آج ہی اتنی مشکل سے ملے تھے پتا ہے ان کے آگے پیچھے چار سے پانچ گارڈز تھے جو گنز لے کر کھڑے تھے لیکن میں ان کے پاس گئی اور سیدھا کہا کہ رک جائیں مجھے آپ کے پیسے لوٹانے ہیں دیدہ کیا وہ بھی ہمیں چھوڑ سمجھ رہے ہوں گے وہ معصومیت سے اس کا چہرہ دیکھ کر بولی۔

نہیں جانو سائیں وہ سمجھ گئے ہونگے کہ کسی مجبوری کی وجہ سے تم واپس نہیں آئی اور ان شاء اللہ ہم ان کے پیسوں نے واپس دے دیں گے وہ کون سا کسی دوسرے ملک یا دوسرے شہر رہتے ہیں جہاں ہم پہنچ نہیں سکتے اور آج نہیں تو کل سہی وہ ہمیں دوبارہ ملیں گے اگر پانچ دن میں دو ملاقات ہو سکتی ہے تو آگے بھی ملاقات ممکن ہے تم پریشان مت ہو۔

دل نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تو جانو سائیں نے ہاں میں سر ہلا دیا کیونکہ واپس تو وہ دونوں ہی نہیں جانے والی تھی

. . . . . .

وہ نہ جانے کب سے سامنے پارشیشے کی دیوار کے ساتھ بیٹھی ہوئی لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو بار بار ماتھے سے پسینہ صاف کر رہی تھی نہ جانے کیوں اسے اے سی کی کولنگ میں بھی پسینہ آ رہا تھا

اس وقت یاسم کا سارا دھیان باہر کی طرف تھا

کیا بات ہے باہر کیا دیکھ رہا ہے کب سے ارحم اس کے ساتھ بیٹھ کر پوچھنے لگا آج وہ اپنی سیکٹری کے لیے انٹرویو لے رہا تھا یاسم کو بھی اسی نے بلایا تھا تاکہ اس کے کام میں اس کی مدد کر سکے یاسم کو کوئی خاص کام نہیں تھا اسی لیے یہاں آ گیا

اس لڑکی کو دیکھ رہا ہوں یار وہ نروس کیوں ہے باقی ساری لڑکیوں کو دیکھ کتنی ٹیلنٹڈ اور بولڈ ہیں کوئی ٹینشن نہیں کوئی مسئلہ نہیں اور اس بیچاری کو دیکھ مجھے ترس آرہا ہے اس بیچاری پر

اس نے کونر میں بیٹھی ایک اکیلی لڑکی کی طرف اشارہ کیا جس نے اپنی فائل اس طرح سے اٹھائی تھی جیسے کوئی بہت قیمتی خزانہ ہو شاید وہ پہلی بار نوکری کی تلاش میں باہر نکلی تھی

جو بھی ہے مجھے ایسی لڑکی چاہیے بولڈ لڑکی اپنے حسن کا کمال دکھاتی ہیں نہ کہ اپنی قابلیت کا اور اس طرح کی لڑکی اپنی قابلیت سے اپنا مقام بناتی ہے یہ نوکری تو میں اسی کو دوں گا ارحم نے فیصلہ کرتے ہوئے کہا

اوہو میرے بھائی صبر کر پہلے انٹرویو تو لینے دے یاسم نے مسکراتے ہوئے کہا جب کہ دھیان اب بھی باہر بیٹھی اس لڑکی پر ہی تھا۔

میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس سے زیادہ قابل کوئی نہیں ہو گی

یہ ہیں ہمارے ملک کی پڑھی لکھی لڑکیاں جنہیں ان کی تعلیم میں نہیں بلکہ فیشن نے یہ غرور دیا ہے وہ کسی سے بھی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر سکتی ہیں جبکہ وہ لڑکی اپنی تعلیم کی قابلیت دکھا رہی ہے

باقی سب کو چھوڑو فی الحال اسی لڑکی کو بلاؤ اس نے سامنے کھڑے اپنے ورکر سے کہا تو وہ ہاں میں سر ہلاتا باہر نکل گیا۔

نشال میڈم سر آپ کو اندر بلا رہے ہیں اس نے سامنے بیٹھی لڑکی کو کہا تو وہ فوراً گھبراتے ہوئے اپنی سیٹ سے اٹھ اور اپنا دوپٹہ ٹھیک کرنے لگی دوپٹے دے اچھی طرح سے اپنے آپ کو کور کر کے وہ اندر آگئی

ارحم نے مسکرا کر اسے ویلکم کیا وہ چلتی ہوئی اندر آئی اور اس یاسم کے ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھ گئی سامنے بیٹھا آدمی تو اس آفس کا مالک تھا یہ بات وہ جانتی تھی یہ ساتھ میں بیٹھا شاید اس آفس میں کام کرنے والا کوئی ورکر ہو گا اس نے خود سے اندازہ لگانا

ارحم اس کا انٹرویو لینے لگا۔

ارے آپ نے تو صرف بی اے کیا ہے وہ بھی سمپل ایسے میں آپ کو جواب کیسے دوں۔

سر میں جاب کے ساتھ ساتھ اپنی تعلیم جاری رکھوں گی وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی تو ارحم کے ساتھ یاسم بھی مسکرا دیا

ان سب لڑکیوں کے دیکھ رہی ہیں آپ وہ بی اے سے زیادہ ایجوکیٹڈ ہیں ہم یہ نوکری آپ کو کیوں تھے کیا یاسم اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا نا جانے کیوں اس کی آنکھیں اس کے چہرے سے ہٹنے سے انکاری تھی

سر آپ کو وہ لڑکیاں مجھ سے زیادہ قابل لگتی تو آپ سب سے پہلے مجھے اندر نہیں بلاتے آپ کو مجھ میں کچھ تو خاص لگا ہے کہ یہاں میں پہلے بیٹھی ہوں۔اس لڑکی میں اچانک ہی ہمت آچکی تھی

ٹھیک ہے ہم آپ کا انٹرویو لیتے ہیں باقی باتیں ہم بعد میں کریں گے یاسم نہ جانے کیوں اسے دیکھے جا رہا تھا جبکہ ارحم بات کرتے ہوئے اس کا انٹرویو لینا شروع کر چکا تھا

. . . . . .

دادو سائیں میں آپ کو بہت مس کروں گی پلیز کل جلدی آجائے گا آپ کو پتا ہے نا دل دیدہ کی سالگرہ ہے کل دل تو اندر سے ہی دادو سے مل کر نماز ادا کرنے جا چکی تھی جبکہ جانو سائیں تو اب تک ان کے ساتھ چپکی ہوئی تھی

ہاں میری جان فکر مت کرو میں وقت پے آجاؤں گی کل شام کو ان شاءاللہ ہم دونوں مل کر دل سائیں کی خوب سالگرہ منائیں گے اور کیک بھی کھائیں گے

اور اپنی دل دیدہ کو بتادینا کہ کل مجھے کوئی شکر و گر نہیں ہو گا بتارہی ہوں سال میں صرف دو دن ہیں تو مٹھائی کھاتی ہوں میں وہ بھی اس دل کی بچی نے پابندی لگائی ہوئی ہے دادو سائیں منہ بناتی ہوئی گاڑی میں آبیٹھیں تھیں

اپنا بہت سارا خیال رکھنا اور دل کا بھی میں کل جلدی آجاؤں گی اور ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔اسے بہت سارا پیار کرتے ہوئے گاؤں کے لیے نکل چکی تھی۔

جب کہ جانو سائیں اب واپس اندر آچکی تھی۔

دل دیدہ کو پہلے نہیں بتاؤں گی ان کی سالگرہ ہے کل اچانک سے دادو سائیں واپس آئیں گیں تو سرپرائز دوں گی اس سے جٹ اپنے دماغ میں پلان بنایا۔

اور کچھ کھانے کے لیے کچن کا رخ کیا

. . . . . .

وہ کھڑکی کے راستے سے اندر آیا تھا وہ تو دادو سائیں کے جانے کے بعد سے لے کر اب تک یہیں پر تھا یہ بات الگ تھی کہ دل اور جانو دونوں ہی اسے نہیں دیکھ پائی تھی۔

آج دل کی سالگرہ تھی اگر سب کچھ ٹھیک ہوتا تو وہ دن کتنے اچھے سے مناتے لیکن ایک بیانک رات ان کی ساری زندگی برباد کر گئی تھی

وہ پینا آواز پیدا کیے خاموشی سے اس کے بالکل نزدیک آ کر بیٹھا اور اب بہت دیر سے وہ اسے دیکھے جا رہا تھا امید اور حسرت بھری نظروں سے

اس کے ساتھ ہی حورم اس سے لپٹی گہری نیند میں سو رہی تھی اس کی ننھی سی گڑیا بالکل اس کی ماں کی طرح دیکھتی تھی

اس نے بہت نرمی سے دل کے نازک گال کو چھوا تھا اسے ڈر تھا کہ کہیں اس کی آنکھیں کھل جائے

کہیں وہ اسے دیکھ کر پھر سے نہ چلانے لگے کہیں وہ اس کے دل پر خنجر چلاتے ہوئے اس سے اپنی نفرت کا اظہار نہ کرنے لگے۔

ہیپی برتھ ڈے مائی ہارٹ بیٹ آئی لو سو مچ اپنے ہاتھ کے انگوٹھے سے اس کے لب سہلاتے ہوئے وہ نرمی سے بولا۔

کسی کی موجودگی نے دل کو آنکھیں کھولنے پر مجبور کر دیا اس نے پورے کمرے میں نظر گھوما کر دیکھا۔

جانو سائیں تم نے کھڑکی بند کی تھی نہ اس نے بہت تھوڑی سی آواز میں حورم سے پوچھا تھا کہ اس کی نیند خراب نہ ہو

ہاں دیدیہ میں نے بند کی تھی لیکن یہ کس نے کھول دی حورم کی کچی نیند ٹوٹ چکی تھی ایک تو وہ ڈرپوک حد سے زیادہ تھی کھلی کھڑکی سے جھانکتے چاند کو دیکھ کر گھبرا کر وہ دل سے لپٹ گئی

کوئی آیا تھا کیا یہاں پہ وہ سہمے ہوئے لہجے میں پوچھنے لگی

کہیں بہرام لالا۔۔۔اس سے آگے وہ کچھ سوچ بھی نہیں پائی کیونکہ دل کی آنکھوں کی سخت گوری نے اسے اس کے الفاظ بھی مکمل نہ کرنے دیتے تھے

نہیں جانو یہاں کوئی نہیں آسکتا اور وہ یہاں نہیں ہے لیکن تم فکر مت کرو اگر وہ آ بھی گیا نہ تو یہاں اسے نفرتوں کے علاوہ اور کچھ نہیں ملے گا

دل نے اٹھ کر کھڑکی سے باہر مسکراتے چاند کو دیکھا لیکن اگلے ہی لمحے نفرت سے اس نے کھڑکی بند کر دی

کوئی جگہ نہیں ہے تمہاری بہرام شاہ میری اور میری حورم کی زندگی میں تم کبھی شامل نہیں ہو سکتے نفرت ہے مجھے تم سے تمہارے احساس سے تمہاری خوشبو سے اس چاند سے نفرت ہے مجھے تم سے بے انتہا نفرت اپنی سوچ میں وہ قدم اٹھاتے واپس بیڈ پر آ گئی جہاں حورم ایک بار پھر اس سے لپٹ چکی تھی

آئی ہیٹ بہرام لالہ میں ان کو کبھی نہیں دیکھنا چاہتی اس سے لپٹ کر وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی

جبکہ کھڑکی کی دوسرے طرف کھڑے موجود کا دل چاہا کہ وہ دھاڑیں مار مار کر اس کی محبت اور اس کی بہن دونوں ان سے بے تحاشہ نفرت کرتی تھی لیکن پھر بھی وہ ان سے دور نہیں جا سکتا تھا کیونکہ ان سے دور رہنا اس کے بس سے باہر تھا۔

اور وہ دونوں اس کے ساتھ رہیں یہ ناممکن تھا

---

اس نے گھر میں قدم رکھا تو اس کی نظر چھت پر ایک چھوٹے سے بچے کے بال جنجھوڑتی زرش پر پڑی وہ تو حیرت سے اپنے ہونے والی بہو کا انداز دیکھ رہ گئی۔

جبکہ اس کا یہ انداز دیکھ کر نور بھی اچھی خاصی پریشان ہو چکی تھی اس سے پہلے جب نور اور تائشہ یہاں آئی تھی وہ کافی سلجھی ہوئی لڑکی لگتی تھی۔

یہ الگ بات ہے کہ اس کی شرارتوں کے چرچے پورے گاؤں میں عام تھے لیکن خود سے چھوٹے لڑکے کے بالوں کو اس طرح سے کھینچتے ہوئے اسے رکھ کر دو تھپڑ لگاتے دیکھ کر تائشہ تو اپنے ہوش ہی کھونے گئی تھی

یااللہ میرا معصوم بچہ کیسے گزارا کرے گا اس آفت کے ساتھ تائشہ کو اگلے ہی لمحے شازم کی پریشانی کھانے لگی۔

جب کہ اس کی آواز سن کر نور کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل چکی تھی

پریشان کیوں ہو رہی ہو تائشہ یہ دونوں ایک جیسے ہیں خود ایک دوسرے کو سنبھال لیں گے اور ویسے بھی تمہاری شرارتوں کی پوٹلی کو یہ اب یہی سنبھالے گی دیکھ لینا نور نے ہنستے ہوئے کہا۔

زرش کا دھیان بھی نیچے دروازے کی طرف گیا جہاں اپنی ساس اور مامی ساس کو دیکھ کر اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے کتنا اچھا انسپریشن بنایا ہوا تھا اس نے اپنا اور اس بچے کی اس وجہ سے ملامیٹ ہو گیا۔

کل اس نے زرش کے پتنگ کو کاٹ کر اتنا شور مچایا تھا کہ پورے گاؤں کو خبر ہو گئی کہ زرش پتنگ بازی میں اس سے ہار گئی ہے تب سے ہی اس نے اپنا جاسوس تائی امی کا بیٹا اس بچے کے پیچھے لگایا تھا جو آج اسے نہ جانے کہاں سے پکڑ کے لے آیا اور تب سے زرش اس سے اپنے پتنگ کا بدلہ لے رہی تھی۔

چل بے تو نکل یہاں سے اور تقریبا دو ماہ تک اپنی شکل مت دکھانا وہ اسے گھورتے ہوئے دوپٹہ سلیقے سے سر پر جمع کر آہستہ آہستہ سیڑھیاں اترتی نیچے آئی۔

جبکہ تائشہ تو اس کا یہ انداز گھبراہٹ میں مبتلا کر رہا تھا۔ لیکن مجبوری تھی ملنا تو تھا ہی آخر وہ اس کے بیٹے کی منکوحہ تھی شکر تھا کہ وہ اس سے ملنے آ گئی ورنہ شاید اسے پتہ ہی نہیں چلتا کہ یہ کتنی بڑی تیس مار خان ہے۔

تائشہ کو تو اپنے معصوم بیٹے کی فکر کھائے جا رہی تھی۔ جب کہ نور اس لڑکی کے پل میں بدلتے رنگ دیکھ رہی تھی۔

آنٹی وہ لڑکا بہت بد تمیز ہے مجھے گالیاں دیتا ہے اور تو اور خود سے چھوٹے بچوں کو مارتا بھی ہے بس یہ فرحان روز اسکول سے روتا ہوا کر مجھے شکایت لگاتا تو میں نے کہا کہ بلاوا سے میں ٹھیک کرتی ہوں وہ آگے سے میرے ساتھ بھی بد تمیزی کرنے لگا تو میں نے رکھا لگا دی میں نے کچھ غلط تو نہیں کیا نا۔

ہاتھوں کے جوہر دکھاتے جلدی جلدی اس کے لئے پکوڑے اور چائے بنا چکی تھی۔ اور اب اپنی پوزیشن اس کی نظروں میں صاف کرنے کلئے مسلسل اپنی صفائیاں پیش کر رہی تھی۔

لیکن تائشہ کو اب یقین ہو چکا تھا یہ لڑکی اتنی معصوم نہیں ہے جتنی اس نے اب تک سمجھ کر رکھی تھی

. . . . . .

اٹھ جاؤ جانو سائیں میں نے تمہارا ناشتہ بنا دیا ہے جانو سائیں کے پیپر ہونے والے تھے جس کی وجہ سے کچھ دن سے وہ چھٹیوں پر تھی کالج نہیں جا رہی تھی اور وہ صبح بھی دیر سے جاگتی تھی ویسے تو دادو سائیں کی وجہ آسانی ہوتی تھی اس کا خیال رکھنے کے لیے لیکن آج وہ نہیں تھی تو دل ہی اس کے لیے ناشتہ بنا کر ٹیبل پر رکھتے ہوئے اسے جگانے لگی

دیدہ آپ یہاں رکھ دو میں بعد میں اون میں گرم کر کے کھا لوں گی وہ پھر سے نیند میں اترتے ہوئے بولی۔

ٹھیک ہے لیکن یاد سے کھا لینا اچھا میں اب جا رہی ہوں اپنا خیال رکھنا اور دروازہ اندر سے بند کرو۔ وہ اسے زبردستی اپنے ساتھ گھسیٹتی ہوئی باہر لے کر آئی۔

جانو سائیں سست سے انداز میں دروازہ بند کر کے واپس آئی اور بیڈ پر ڈھیر ہو گئی۔

بہرام تو اپنی بہن کا یہ سست انداز دیکھ کر بہت مایوس ہوا تھا اس کا ارادہ تو آج سارا دن اس کے ساتھ مستیاں کرنے کا تھا وہ جانتا تھا کہ دل کو برا نہ لگے اسی لئے وہ اس سے بات نہیں کرتی اس سے نفرت کا اظہار کرتی ہے لیکن کوئی بہن بھی اپنے بھائی سے نفرت کر سکتی ہے کیا۔

اسے یقین تھا وہ بہت جلد جانو سائیں کو اپنی سائیڈ کر لے گا اور اسے بتائے گا جس گناہ کی سزا اسے دی جا رہی ہے اس میں تو اس کی کوئی غلطی ہی نہیں۔

اس نے تو بس اسے ہوسٹلنہ بیھجا جائے اس لیے حویلی میں آگ لگانے کے بات کی تھی اصل میں یہ سارا کیا کر آیا تو دائم شاہ سوری کا ہے ہاں دائم شاہ سوری آگ لگا رہا تھا جب بہرام بھاگتے ہوئے وہاں پہنچا۔ اور آگ بُجھانے کی کوشش کرنے لگا

وہ تو بس دائم کے ہاتھ سے آگ کی لکڑی کا شعلہ چھیننے کی کوشش کر رہا تھا اسے کیا پتہ تھا وہ خود ہی اسی آگ کی لپیٹ میں ہمیشہ کے لئے آجائے گا

اب تو وہ جانتا بھی نہیں تھا کہ دائم شاہ سوری کیسا دکھتا ہے پندرہ سال پہلے حویلی میں وہ آگ دائم شاہ سوری نے لگائی تھی جس میں بہرام کے اپنوں کے ساتھ ساتھ اس کے اپنے بھی جل کر مر گئے۔

کتنا بے بس تھا وہ اپنے ماں باپ کو آخری الوداع تک نہ کہہ پایا جان دینے والے تایا اور اور تائی کا آخری دیدار تک نہ کر پایا صرف اس دائم شاہ سوری کی وجہ سے جس نے اپنے بدلے کے لیے پوری حویلی میں وہ آگ لگائی

مقدم شاہ نے اسے اپنے بیٹے کا مقام دیا تھا حوریہ بھی تو اسے اپنا بیٹا کہتی تھی وہ دونوں اس کو بہرام کا درجہ دینے لگے تھے اس کو اسی کی طرح عزیز جاننے لگے تھے

ان بھی جب وہ دائم شاہ سوری کو یاد کرتا تھا اس کی آنکھوں میں غصے کے شرارے نکلنے لگتے وہ اس شخص سے انتہا کی نفرت کرتا تھا جس کی وجہ سے اس سے اس کے اپنے اس سے بچھڑ گئے

لیکن افسوس اب وہ اس شخص کو پہچانتا تک نہیں تھا اس الزام میں بہرام اور دائم نے دونوں نے دس سال جیل میں رہے لیکن ایک کے ساتھ نہیں کیونکہ دوبار جیل میں ان دونوں کے درمیان اتنی بری طرح سے لڑائی ہوئی کہ وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو بری طرح سے زخمی کر چکے تھے

جس کے نتیجے میں کورٹ سے آڑدر آنے پر ان دونوں کو الگ الگ جیل میں شفٹ کر دیا گیا

پچھلے چھ سال سے بہرام دن رات دائم شاہ سوری کی تلاش میں تھا لیکن نہ جانے وہ کہاں گیا تھا اس کے بارے میں وہ کچھ نہیں جانتا تھا لیکن اب کچھ دنوں سے وہ بے فکر ہو چکا تھا وہ یہ بھی جانتا تھا دائم شاہ سوری خود اس پر حملہ کرے گا بہت جلد

. . . . . .

سر بہرام شاہ پاکستان آ چکا ہے میں اس کے بارے میں سارے انفارمیشن لے چکا ہوں لیکن فی الحال ہم کوئی بھی ایکشن نہیں لے سکتے دو تین دن میں آپ کی پارٹی کی سیٹ کو نفرم ہونے والی ہے۔

اور آپ تو جانتے ہیں کہ آپ کے جیل میں رہنے کی وجہ سے پہلے ہی سیٹ خطرے میں ہے فی الحال ہم کوئی رسک نہیں لے سکتے ورنہ آپ کے بابا کا خواب ادھورا رہ جائے گا۔

سیاست میں رکھا گیا آپ کا پہلا قدم ہے جس پر میرے خیال سے آپ کو کسی بھی قسم کے خطرے کو منڈلانے نہیں دینا چاہیے واجد اس انفرمیشن دیتے ہوئے سمجھانے بھی لگا تھا کیونکہ دائم کے چہرے پر آنے والے غصے کی لہر کو دیکھ کر وہ خود بھی گھبرا گیا تھا

بہرام شاہ کا نام سنتے ہی اس کے غصے کی کوئی انتہا نہ رہتی تھی اور وہ اس غصے کی وجہ سے بہت اچھے سے جانتا تھا پندرہ سال پہلے اس نے بہرام کی وجہ سے اس حویلی میں اپنے اپنوں کو کھو دیا تھا کیونکہ بہرام نے ضد میں آکر اس حویلی کو آگ لگا دی تھی۔

پر الزام اس پر لگانے کی کوشش کی تھی۔اس نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا وہ بہرام کے ہاتھوں میں ایک لکڑی تھی جسے آگ لگی ہوئی تھی اور وہ تیل کا ڈبہ تو پھر ان کے ہاتھ میں تھا مطلب آگ اسی نے لگائی تھی اور پھر بعد میں الزام اس کے سر رکھ دیا۔

بہرام شاہ اس سے اس کے اپنے چھین چکا تھا۔اسے وہ دن میں ہی بھولتا تھا جب مقدم شاہ نے اسے بیٹا کہہ کے اپنے سینے سے لگایا تھا اور اسی کے بیٹے نے اسی کی پیٹ پر کھنجر کھوپا تھا جس کی وجہ سے اب اسے شاہ خاندان سے ہی نفرت ہو گئی تھی

تمہارا سارا خاندان ایک جیسا ہے سامنے سے کچھ اور پیچھے سے کچھ بہرام تم نے آگ لگائی میرے اپنوں کو ختم کرنے کے لئے اور اسی آگ میں تم نے اپنے ہی اپنوں کو جلا دیا۔

اسے دھڑکن حوریہ مقدم اور کردم کی موت کا افسوس تھا اور ایسے سب سے زیادہ افسوس تھا کردم کے اس چھوٹے سے تین ماہ کے بچے کی موت کا تھا جو اس سب میں بالکل بے قصور تھا۔گھر کے سب سے بڑے کمرے میں دادا سائیں کی لاش جلسی ہوئی ملی تھی۔

اور اس کے وفادار نوکر جنید نے ہر ممکن طریقے سے سب کو بچانے کی کوشش کی کردم اور مقدم کی بیٹوں کے علاوہ وہ مقدم شاہ کی ماں کو بچانے میں بھی کامیاب رہا تھا لیکن جب باقی لوگوں کو آگ لگنے کا اندازہ ہوا تب بہت دیر ہو چکی تھی حویلی پوری طرح سے راگ ہو چکی تھی ہال کمرے میں ہونے کی وجہ سے ان لوگوں کو آگ کی لپٹوں کا اندازہ ہی نہ ہوا۔

کتنی دیر جنید اکیلا لڑتا رہا دائم کو اس سے ہمدردی تھی اور ان سب لوگوں سے بھی جو وہاں پر ماریں گے لیکن اب اسے نفرت تھی ان سب لوگوں سے جو وہاں سے بچ نکلے تھے کیونکہ وہ سب تو ابھی بہرام کے اپنے تھے اس سے محبت کرتے تھے۔

اس کے پاس تو کوئی نہیں تھا محبت کرنے کے لیے سب چھوڑ کر چلے گئے اسے اور اب ایسے ہی سب بہرام کو چھوڑ کر جائیں گے۔

کیونکہ اگر وہ اپنے اپنوں کے بغیر اکیلا تنہا زندگی گزار رہا تھا تو وہ کیوں بہرام کو خوشی سے رہنے دے یہ سب کچھ بہرام کی وجہ سے ہوا تھا وہ اکیلا تھا صرف بہرام کی وجہ سے اس نے اپنے اپنوں کھویا تھا صرف بہرام کی وجہ سے اگر وہ اس حویلی کو آگ نہیں لگاتا تو آج اس کے آپنے بھی اس کے ساتھ ہوتے۔

آور اب دائم۔شاہ سوری بے تابی سے اس لمحے کا انتظار کر رہا تھا جب اسے کرسی ملے گی اور اسی کرسی کی پاور کے ساتھ وہ بہرام سے اس کی ہر خوشی چھین لے گا

وہ اسے مارنا نہیں چاہتا تھا وہ قاتل نہیں تھا وہ تو بس اسے اکیلے تڑپتے دیکھنا چاہتا تھا گھوٹ گھوٹ کر تنہا مرتے دیکھنا چاہتا تھا اور اب وہ دن دور نہیں تھا۔

جب وہ بہرام شاہ کو ہارتے ہوئے دیکھے گا اور اس کے بعد اور پھر اس شہزادی کو ہمیشہ کے لئے اپنی دنیا میں لے آئے گا

ہاں دائم شاہ سوری کے اب مسکرانے لگا تھا خواب دیکھنے لگا تھا اس پری نے اسے خواب دکھانا شروع کر دیے تھے۔

پہلے اس کے دل میں جینے کی خواہش نہیں تھی لیکن اب وہ جینا چاہتا تھا اس شہزادی کے لیے۔جسے اپنی زندگی میں شامل کرنے کا فیصلہ تو اس دن ہی کر چکا تھا جب اسے اپنے دل پر اس لڑکی کی مہر محسوس ہوئی تھی۔

بہت جلد میں تمہیں اپنی زندگی میں شامل کروں گا لیکن اس سے پہلے میں بہرام شاہ کے سب اپنوں کو ختم کروں گا اس سے دور کروں گا اور میرا پہلا شکار ہو گی

حورم مقدم شاہ

اس نے کتنی نفرت سے یہ نام لیا تھا یہ صرف وہ جانتا تھا اس کے لہجے سے نفرت کی بو واجد نے انتہائی شدت سے محسوس کی تھی۔ایک سولہ سالہ لڑکی سے اتنی نفرت تو بہرام شاہ سے کتنی نفرت کرتا تھا یہ سوچ کر ہی واجد پریشان ہونے لگا تھا

لیکن اس کی پریشانی کم کرتی تھی وہ چھوٹی سی لڑکی جس کے ساتھ دائم شاہ سوری عشق کی سیڑھیاں چڑھنے لگا تھا۔

اگر وہ نفرت میں اتنا انتہا پسند تھا

عشق میں تو اس نے "انتہائے عشق" کرنی تھی

---

اس نے آج تیسرے دن گھر میں قدم رکھا تھا تائشہ کو گئے ہوئے آج چوتھا دن تھا اور جازم کو کام ہونے کی وجہ سے وہ کچھ دن سے گھر نہیں آ رہا تھا لیکن آج تائشہ نے اسے فون کر کے کہا تھا ذرا گھر کی خبر لے نانہ جانے شازم سائیں نے گھر کا کیا حال کیا ہو گا اور تائشہ کے اندازے کے مطابق گھر کسی کباڑ خانے سے کم نہ تھا

کچن میں برتنوں کا ڈھیر اور گندے کپڑے باہر صوفے پر پڑے تھے جوتے راستے میں جگہ جگہ اس کے پیروں میں آ رہے تھے گھر کا حال دیکھ کر اسے انتہا کا غصہ آیا۔

جاہل آدمی گھر تک صاف نہیں رکھ سکتا یہ اب نا جانے کہاں پڑا ہے اس نے شازم کے کمرے میں جھانکتے ہوئے دیکھا تو اسے شازم نظر نہ آیا وہ آگے بھرا۔

شکر ہے تائشہ کا کمرہ صاف تھا مطلب اس نے اس طرف آنے کی غلطی نہیں کی تھی۔ جبکہ شازم کی لاپروائی سے گھبرا کر زمل ہمیشہ اپنا کمرہ لاک رکھتی تھی

یا اللہ یا لڑکا کہیں نہیں ہے کہیں میرے کمرے میں ہی نہ پڑا ہو اجازم نے پریشانی سے سوچتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف دوڑ لگائی تھی۔ وہ اپنے کمرے کا رسک کسی قیمت پر نہیں لے سکتا تھا

اس کی گندگی کی عادت کی وجہ سے ہی جازم نے الگ کمرہ لیا تھا شازم ہمیشہ سے لاپرواہ تھا صفائی کیا چیز ہے وہ تو جانتا تک نہ تھا لیکن پھر بھی تائشہ اس کی عزت رکھنے کے لئے کہتی تھی شازم جازم کے مقابلے میں تھوڑا گندا بچہ ہے اور یہ کتنا تھوڑا گندا ہے یہ صرف جازم اور زمل ہی جانتے تھے۔جب بھی لوگ تائشہ کے بچوں کی تعریف کرتے جازم اور زمل تنقیدی نظروں سے شازم کی طرف دیکھتے جو گردن اکڑا کر ایسے بیٹھا ہوتا ہے جیسے اسی کی تعریف کی جارہی ہے

جازم نے جیسے ہی اپنے کمرے میں قدم رکھا پہلے تو کمرے کی حالت دیکھ کر اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا اسے یقین تھا کہ وہ اس سے بدلہ لے گا لیکن اتنے برے انداز میں تین دن سے جاگے رہنے کی وجہ سے آج اس کا ارادہ نیند لینے کا تھا لیکن اپنے بیڈ پر جازم سائیں کو بے حواس پڑے دیکھ کر اس کا دل چاہا کے سارے گھر کو توڑ پھوڑ کر رکھ دے

شازم کے بچے تیری ہمت کیسے ہوئی میرے کمرے میں قدم رکھنے کی آج میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا تو نے میرے کمرے کا یہ حال کیا کمینے وہ غصے سے چلاتے ہوئے کبھی اپنے کمرے کو کبھی اپنے بستر کو دیکھ رہا تھا جہاں شازم جوتوں سمیت وائٹ بیڈ شیٹ پر بڑے مزے سے آرام فرما تھا۔

جازم اپنے غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے خاموشی سے باہر آیا اور اپنی گاڑی سے اپنا ڈنڈا نکالا

۔شازم بیٹا یہ ڈنڈا مجرموں کو انسان بنانے کے کام آتا ہے لیکن آج تجھے انسان بنانے کے کام آئے گا۔

وہ غصے سے ڈنڈے کو گھورتے ہوئے واپس کمرے میں آپہنچا اور ٹھیک ایک منٹ کے بعد شازم کی چیخیں پورے کمرے میں گھونج رہی تھی۔

لیکن آج اسے بچانے والا یہاں کوئی موجود نہ تھا

. . . . . .

اسے اپنے کمرے کی صفائی کا آڑڈر دے کر وہ باہر آ بیٹھا

جازم کا تو گھر آنے کا آج بھی کوئی ارادہ نہ تھا لیکن آج صبح اسے ذمل کا بھی فون آیا تھا کہ وہ آج شام گھر آ رہی ہے اسے ان دونوں سے کوئی بہت ضروری بات کرنی ہے زمل کا لہجہ اتنا سنجیدہ تھا کہ وہ مجبوراً گھر آ گیا تھا

کیونکہ زمل اپنے کام میں کبھی اپنے بھائیوں کو شامل نہیں کرتی تھی وہ اپنے سارے کام خود کرنے کے حق میں تھی اسے اپنے کام میں دخل اندازی سخت ناپسند تھی۔ اور جازم کو اس کا یہ انداز بہت پسند تھا وہ ہمیشہ سے ہی عورتوں کے حق میں تھا مرد اور عورتوں کو برابر کے حقوق دینے کے حق میں تھا

اس کا دوسرے شہر جا کر اکیلے کام کرنا شازم اور تائشہ دونوں کو ہی پسند نہ تھا۔ لیکن پھر جازم نے اس کی سفارش کی تھی جس کے بعد زمل کو اس کے خوابوں کی منزل ملی تھی۔

اور اب کچھ ہی عرصے میں جب شارق خان اس کے ہاتھ لگ جائے گا تو وہ ٹاپ پورٹرز میں شامل ہو جائے گی۔

اور اس کے علاوہ بھی آج ذمل کے گھر واپس آنے کا اسے ایک اور بھی فائدہ ہو جانا تھا اور وہ یہ تھا کہ زمل سے ملنے زیلہ ان کے گھر ضرور آنے والی تھی۔

اور ویسے بھی اس دشمنِ جان کو دیکھے ہوئے چھ مہینے سے اوپر کا وقت گزر چکا تھا اس کی تو آنکھیں ترس گئی تھی اپنے محبوب کے دیدار کے لیے۔

اور محبوب صاحبہ نے تو قسم کھا رکھی تھی جیسے اس سال ٹاپ کریں گی پچھلے سال میں بھی بی اے فرسٹ ایئر میں کوئی خاص کارنامہ سر انجام نہیں دیا تھا جازم کا تو دل چاہا جا کر پوچھے آخر سارا سال کرتی کیا رہی ہو اپنی پھوپو سائیں کے گھر آنا تو تمہیں نصیب ہی نہیں ہوا کہ تم پڑھائی میں بیزی ہو اور مشکل سے پاسنگ مارکس لا کر پاس ہوئی ہو۔

لیکن پھر جازم یہ بھی جانتا تھا کہ وہ اسی کی وجہ سے اس گھر میں نہیں آتی۔پر وہ بھی کیا کرتا مجبور تھا نہ جانے اس لڑکی کو دیکھتے ہی اس کا دل کیوں بے ایمان ہونے لگتا اور پھر کم بخت دل جو کہتا ہو وہ زبان میں لے آتا۔

پہلے تو زیلہ پھر کبھی کبھار اسے منہ لگا کر دو چار باتیں سنا ہی دیتی تھی لیکن ایک دن زیلہ گاڑی وقت پر کالج نہ پہنچنے کی وجہ سے کسی دوست کے ساتھ گھر آگئی تب جازم نے اس سے کہا تھا کہ خبر دار جو تم اس کے بعد اپنے کسی دوست کے ساتھ کالج سے گھر آئی۔

اگر ڈرائیور موجود نہیں ہے تو گھر میں بھائی موجود ہے تمہارا اس کے علاوہ تمہارے بابا بھی موجود ہیں اگر سب لوگ مصروف ہوں تو اسے کال کر لے لیکن اگر اس کے ساتھ تکلیف ہے تو شازم کو فون کر کے بلا لے لیکن خبر دار جو کسی انجان کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر آئی۔

بس اس دن سے لے کر اب تک زیلہ نے ناتو اسے اپنی شکل دکھائی تھی اور نہ ہی اس سے بات کرتی تھی۔

دو تین بار فون پر سرسری سی بات ہو گئی تھی لیکن اس دن یہ ہوا تھا کے اس کے بعد وہ کبھی بھی کسی انجان کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر نہیں آئی تھی اگر کوئی مسئلہ ہو بھی جاتا تو میں یاسم سے کہتی کیونکہ زیلہ کے والدین کی نظروں میں جازم جو کہتا تھا وہ سہی تھا۔

جازم کی اس کے ساتھ شادی رضوانہ کی آخری خواہش تھی جسے وہ دونوں بہن بھائی پورا کرنا چاہتے تھے زیلہ تو خود بھی رضوانہ کی بہت لاڈلی رہی تھی اور جازم سے تو اس کی محبت کی کوئی مثال ہی نہیں ملتی تھی۔

زیلہ کو تو لگتا تھا کہ دادی نے اسی لاڈ پیار کے بدلے جازم جیسے سنگدل کھروس اور خشک مزاج انسان کے ساتھ اس کا رشتہ طے کر دیا ہے۔ اب تو اسے جازم سے عجیب سی چڑ ہونے لگی تھی پہلے جو وہ کبھی کبھار سوچتی تھی کہ جازم شاید اچھا ہسبنڈ نکلے اس کی سوچ بدل چکی تھی کیونکہ اب وہ جازم کے ساتھ شادی کرنے کے لیے ہی تیار نہیں تھی

نور اور حیدر تو اسے سختی سے بھی سمجھا چکے تھے اور یاسم نے تو محبت سے وجہ پوچھنے کی بھی کوشش کی تھی لیکن اس کے پاس بس ایک ہی وجہ تھی کہ جازم کے علاوہ کسی سے بھی شادی کرنے کے لیے تیار ہے۔

لیکن جازم تیار نہیں تھا اس کا بس ایک ہی فیصلہ تھا کہ زیلہ جب بھی دلہن بنے گی جازم جنید خان کی بنے گی اور اس وقت بھی وہ باہر بیٹھے شازم کو اندر اپنا کمرہ صاف کرنے پر لگا کر زمل کا انتظار کر رہا تھا۔

کیونکہ اسے یقین تھا زمل کی آمد کا سن کر زیلہ اس کے گھر میں موجودگی تک کو اگنور کر کے اپنی بیسٹ فرینڈ سے ملنے آئے گی۔

دیکھو ہٹلر دیکھو کمرہ تمہارا صاف کر دیا ہے میں نے اور یہ نشان میں اماں سائیں کو دکھاؤں گا بتاؤں گا کہ تم نے کتنا تشدد کیا ہے مجھ پر

بلکہ نہیں آج تو میری بیسٹ فرینڈ آئے گی اس کو دکھاؤں گا اور کہوں گا اس گھر میں شادی کر کے آنے اور خاص کر کے اس آدمی سے شادی کرنے کی غلطی کبھی مت کرنا کیا پتہ شادی کے بعد تم پر بھی مجرموں جیسا تشدد کرے

ہائے میرا معصوم بازو وہ اپنے بازو کو ایک ہاتھ میں لیے ایک پیر پر بامشکل چلتا ہوا واپس اندر جا چکا تھا

جب کہ جازم اب بھی وہی صوفے پر بیٹھا اسے بامشکل چلتے ہوئے دیکھ کر مسکرایا۔

پیارے لالے تو کیا جانے زیلہ حیدر خان ظلم سہنے کے لیے نہیں ظلم کرنے کے لئے بنی ہے اور بچپن سے جو ظلم اس نے اس دل پہ ڈھائے ہیں اس کا حساب تو اسے چکانا ہو گا وہ اپنے دل پہ ہاتھ رکھ مسکراتے ہوئے اٹھا اور اپنے کمرے میں آرام کی نیت سے آیا وہ جانتا تھا جب تک وہ آرام کرتا ہے تب تک زمل گھر واپس آ جائے اور اسے یقین تھا زمل کے ساتھ ہی وہ بھی آئے گی

. . . . . .

یاسم گھر واپس آیا تو اس کے ذہن میں ابھی تک وہی لڑکی بسی ہوئی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ لڑکی اسے بھولتی کیوں نہیں ہے وہ تو جس سے بھی ایک بار ملتا تھا وہ اسے زیادہ وقت تک یاد نہ رہتا لیکن نہ جانے کیا وجہ تھی کہ یہ لڑکی اس کے ذہن سے ہی نکل نہیں رہی تھی

نشال چوہدری۔

اس نے زیر لب اس کا نام لیا۔ کیوں لیا وہ نہیں جانتا تھا

کیا وہ لڑکی مجھے اچھی لگ رہی ہے۔۔۔!!اس نے خود سے سوال کیا ایسا کیسے ممکن ہے کہ ایک ہی دن میں ایک ہی ملاقات میں کوئی مجھے اتنا اچھا لگنے لگا ہے۔

!!کیا مجھے اس کے بارے میں معلومات لینی چاہیے۔۔۔

نہیں یاسم شاہ یہ کیا پاگل پن ہے تو پاگل تو نہیں ہو گیا اگر تُو ارحم سے اس لڑکی کے بارے میں پوچھے گا تو وہ وجہ جاننا چاہے گا۔وہ خود کی نفی کر رہا تھا

اگر میں ارحم سے یہ کہوں گا کہ وہ لڑکی میرے دماغ سے جاتی ہی نہیں ہے کیا سوچے گا وہ میرے بارے میں سکول کالج یونیورسٹی میں آج تک ایسا نہیں ہوا تھا کہ اس نے کسی لڑکی کو مڑ کر بھی دیکھا ہو۔

اور اب وہ لڑکی اس کے ذہن سے نہیں نکل رہی تھی۔

مجھے ارحم سے نہیں بلکہ بابا سائیں سے بات کرنی چاہیے۔

اگر وہ لڑکی مجھے پسند ہے تو پھر مجھے بابا سائیں کو بتا دینا چاہیے بابا سائیں تو ویسے بھی روز میری شادی کی بات کرتے ہیں بابا سائیں سے کہہ دوں گا کہ میں نے لڑکی پسند کر لی ہے اور محبت تو شادی کے بعد ہو ہی جائے گی وہ کچھ سوچتے ہوئے مسکرایا

ہاں وہ پہلی نظر کی محبت کو نہیں مانتا تھا لیکن پسند گی پر یقین رکھتا تھا

کیا وہ لڑکی مجھے قبول کرے گی۔۔اندر سے ایک سوال آیا۔

اس کی مسکراہٹ لمحوں میں غائب ہوئی تھی۔

ہاں کیوں نہیں کرے گی آخر میں حیدر شاہ کا بیٹا ہوں میں۔اس نے اپنے آپ کو مطمئن کرنے کی کوشش کی تھی

لیکن اندر سے ایک اور آواز نے اسے جھنجوڑ ڈالا

نہیں میں حیدر شاہ کا بیٹا نہیں صرف حیدر شاہ کا نام ہے میرے پاس میں تو اس ظلم کی نشانی ہوں جیسے یاد کر کے میری ماں آج بھی خون کے آنسو روتی ہے نور کو یاد کر کے وہ تڑپ اٹھا تھا

ہاں وہ اس کی ماں تھی جو اس کے وجود سے گھن محسوس کرتی تھی

اس کے ساتھ ساتھ خود سے بھی نفرت کرتی تھی۔

یاسم تو اپنی ماں کو دیکھ دیکھ کر جیتا تھا ہر ممکن طریقے سے اسے اپنی محبت کا احساس دلاتا لیکن نور جب بھی اسے دیکھتی نظریں پھیر لیتی اور یاسم اپنی حسرتوں کو دل میں دفن کرتے ہوئے مسکرا کر اس کی نفرت کو قبول کر لیتا

لیکن پھر بھی نور کی نفرت کم نہیں ہوتی جبکہ بابا سائیں کی تو وہ جان تھا حیدر شاہ اتنا پیار تو وہ زیلہ سے نہیں کرتا تھا جتنا اس سے کرتا تھا اور اسے یقین تھا ایک نہ ایک دن وہ اپنی اماں سائیں کی نفرت کو اپنی محبت سے بدل دے گا

---

وہ سو کر اٹھا تو شازم گھر پر نہیں تھا۔ اس کا ارادہ اس کے ہاتھ کی چائے پینے کا تھا باقی چاہے ہر کام میں وہ نکما ہو لیکن چائے بہت اچھی بناتا تھا لیکن شاید اس وقت گھر پر نہیں تھا

اسے خوشی ہوئی تھی تھوڑی دیر کے لئے اس سے جان چھوٹنے کی ورنہ سوتے ہوئے بھی ہر تھوڑی دیر کے بعد شور مچا کر وہ اس کی نیند خراب کرنے کی بھرپور کوشش کر چکا تھا

خیر وہ جانتا تھا کہ وہ بدلہ ضرور لے گا اس پٹائی کا جو سونے سے پہلے اس نے اس کی تھی وہ بھرپور نیند لے کر جاگا تو شازم اس سے کہیں گھر پر نہ ملا اسی لئے خود ہی اپنے لئے چائے کا کپ بنانے کا ارادہ کرتے ہوئے وہ کچن کی طرف آیا اور اپنے لئے چائے کا کپ بنا کر روم میں ہی واپس آ گیا اس کا ارادہ فریش ہونے کا تھا۔

لیکن جیسے ہی اس نے کپڑوں نکالنے کے لیے اپنی الماری کھولی تو وہ کھلی ہی نہیں۔ سونے سے پہلے تو اس نے الماری ان لاک کی تھی تو یہ واپس کیسے لاک ہو گئی اس نے ہر طرف چابی ڈھونڈنے کی کوشش کی جو اسے کہیں نہ ملی

شازم کے بچے میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا تیری ہمت کیسے ہوئی میری الماری لاک کرنے کی الماری کو زور زور سے کھینچتا کھولنے میں ناکام ہوا تو شازم کو یاد کر کے غصے سے بولا

لیکن اب کیا فائدہ شازم تو اپنا کام کر کے جا چکا تھا۔اب اتنی مار کھا کہ وہ خاموشی سے بیٹھا رہے ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا بدلا تو اس نے ہر حال میں ہی لینا تھا وہ اسے مار تو نہیں سکتا تھا کیونکہ آگے سے جازم ہر لحاظ بھول کر اس کو پیٹتا تھا اور اس بلیک بیلٹ ہولڈر سے شازم مقابلہ کے نر کار سک نہیں لیتا تھا لیکن شرارت تو کر ہی سکتا تھا

شازم ہمیشہ ٹی شرٹ پہنتا تھا جبکہ جازم کو ٹی شرٹ پہنا بالکل پسند نہیں تھا وہ کہتا تھا کہ بندہ شرٹ میں اس کا دم گھٹتا ہے۔

جبکہ الماری کے باہر ایک سائڈ پر چھوٹی سی چٹ چپکی ہوئی تھی جس پے لکھا تھا۔

لالے میں اپنی ایک شرٹ پریس کر کے رکھ آیا ہوں پہن کر آپنے تھانے غریبوں پر ظلم ڈھانے چلے جانا الماری توڑنے کی غلطی مت کرنا اماں سائیں ہمیشہ کے لیے نہیں گئیں۔

چٹ پڑھنے کے بعد اسے اور بھی زیادہ غصہ آنے لگا۔

یقینا یہ اس نے بدلہ ہی لیا تھا پر اب جازم کو کسی بھی حال میں اسی کی شرٹ پہنی تھی وہ ہمیشہ سے کھلی شرٹ پہننے کا عادی تھا اسی لئے شازم اس بات پر اس کا بہت مذاق اڑاتا تھا اور اس نے اس کی شرٹ بھی چھپا لیتا تھا۔

اب جازم مجبور ہو چکا تھا اور سسی مجبوری میں اسے شازم کے کمرے کا رخ کرنا پڑا جہاں بیڈ پر سلیقے سے اس کی جینس اور بیلو ٹی شرٹ پڑی تھی۔

یا اللہ سائیں ہی یہ دن دکھانا رہ گیا تھا وہ اس کی شرٹ کو ہاتھوں میں لیے مایوسی سے بولا اور پھر اپنے کمرے میں آ گیا کیونکہ آج اسے اسی شرٹ کے ساتھ گزارہ کرنا تھا

لیکن آج شازم کی خیر نہیں تھی اس نے اپنے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ آج وہ اس سے بدلہ ضرور لے گا اور اگلے پچھلے بھی بہت سارے حساب بے باک کرنے تھے

. . . . . .

ہاں واجد تم نے پتہ لگایا اس لڑکی کے بارے میں وہ جیسے ہی حال میں داخل ہوا اس نے واجد سے پہلا سوال یہی پوچھا تھا واجف آج جو کسی ضروری کام کی وجہ سے گھر پر ہی اس سے ملنے آیا تھا

ایک بار پھر سے اسی لڑکی میں اس کا انٹرسٹ دیکھ کر مسکرا دیا سر مائنڈ مت کیجئے گا ایک بات کہوں واجد جب بھی اس سے کوئی بات کرنے والا ہوتا ہے یہ بات ضرور پوچھنا تھا کیونکہ اسے پتا نہیں تھا کہ دائم کب کس بات پر برا مان جاتا ہے اور کب کس بات پر مسکرا دیتا ہے

لیکن اس وقت وہ اسے دیکھ کر مسکرا دیا تھا شاید وہ جانتا تھا واجد کس بارے میں پوچھنے والا ہے اسے مسکراتے دیکھ کر واجد کو تھوڑا حوصلہ ملا تھا

سر میرے خیال میں وہ لڑکی اسکول اسٹوڈنٹ ہوں گی آئی مین سر آپ 28 سال کے ہونے والے ہیں اور وہ اتنی چھوٹی سی میرا مطلب ہے سر بہت چھوٹی ہے میرے خیال میں آپ کو اس بارے میں ایک بار پھر سے سوچنا چاہیے

عشق میں عمر کی قید نہیں ہوتی یہ بات یاد رکھنا اور میں کون سا ابھی اس سے شادی کرنے جا رہا ہوں میں اسے کارشتہ لے کے جاؤں گا جب وہ شادی کرنا چاہیں تب کریں گے۔ لیکن شادی میں اسی کے ساتھ کروں گا

شاہ کے انداز کوئی غصہ یہ ناراضگی نہیں تھی جسے دیکھ کر واجد مسکرا دیا۔

سر اس بار کی ووٹنگ ختم ہوتے ہی میں اس لڑکی کی ساری انفارمیشن آپ کو نکال دوں گا۔اور آپ کو سیٹ ملتے ہی سب سے پہلے بہرام شاہ کی بہن کو اس دنیا سے رخصت ہونا ہو گا باقی باتیں ہم بعد میں سوچ لیں گے

بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو تم واجد پہلے میں اپنے راستے سے سارے کانٹے ہٹاؤں گا اور پھر اسے ہمیشہ کے لیے اپنی زندگی میں شامل کروں گا ویسے وہ لوگ جو میٹنگ میں آنے والے تھے وہ کل آرہے ہیں کیا جلسے میں شاہ اب بالکل سیریس انداز میں اس سے بات کر رہا تھا اس کے چہرے سے صاف لگ رہا تھا کہ وہ اپنے کام میں غلطی کی گنجائش بالکل نہیں دیتا

جی سر آپ بے فکر ہو جائیں وہ سب لوگ آئیں گے اور ان سب کے سامنے آپ کو گولی لگے گی اور ہم کہیں گے کہ دوسری پارٹی نے آپ پر حملہ کروایا ہے۔اور لوگوں کی ہمدردی خود بخود آپ کی طرف آجائے گی۔اور آپ کو ہی زیادہ ووٹ ملے گے واجد اسے پورا پلان بتاتے ہوئے مسکرایا

گڈ ورک واجد اگر تم ایسے ہی میرے ساتھ کام کرتے رہے تو بہت جلد ایک بہت بڑے مقام پر ہو گے اس نے مسکراتے ہوئے اس کا کندھا تھپتھپایا جبکہ واجد کا بس یہی کہنا تھا کہ وہ ہمیشہ دائم شاہ سوری کے ساتھ ہے

. . . . . .

جانو سائیں کی آنکھ کھلی تو اسے گھر میں کچھ محسوس ہوا اسے لگا کہ اس کے علاوہ بھی گھر میں کوئی موجود ہے اسے دو تین بار کسی کی آہٹ کی آواز سنائی دی۔باہر کوئی چل پھر رہا تھا لیکن دروازہ تو بند تھا تو کوئی اندر کیسے آیا۔۔۔!!

پہلے تو ڈر کے مارے اس کے ہاتھ پیر کانپنے لگے کوئی چور تو نہیں آ گیا گھر میں۔۔۔۔!!

اس نے سوچتے ہوئے اٹھ کر فوراً اپنے کمرے کا دروازہ بند کر لیا

!!اللہ سائیں پلیز اس چور کو بھیج دیں میں کیسے اس سے مقابلہ کروں گی اس کا۔۔۔۔

وہ ڈرتے ہوئے دونوں پاؤں اوپر کر کے بیڈ پر بیٹھ گئی۔

اللہ سائیں میں وعدہ کرتی ہوں میں دیدہ اور دادو سائیں کی ساری باتیں مانوں گی پلیز اس چور کو بھیج دیں اس نے سچے دل سے دعا مانگی۔

!!اللہ سائیں اگر یہ چور میرے کمرے میں آ گیا تو۔۔۔۔

اللہ سائیں یہ چور ہے یا کوئی اور وہ تیز تیز کمرے میں ٹہلنے لگی ہر تھوڑی دیر کے بعد کھڑکی سے باہر جھانک کر دیکھتی لیکن سامنے کوئی نظر نہیں آتا۔

بھوک سے پیٹ میں درد ہونے لگا تھا جبکہ دل ناشتہ بنا کر کچن میں ہی واپس رکھ گئی تھی۔

یا اللہ سائیں آپ مجھے کون سے گناہ کی سزا دے رہے ہیں۔۔۔۔!!میں نے تو کبھی کسی کا برا نہیں چاہا کبھی کسی کے ساتھ برا نہیں کیا۔اب اسے رونا آنے لگا تھا گھر میں کوئی تو تھا سامنے نہ سہی لیکن کوئی تھا۔

نہیں مجھے رونا نہیں چاہیے مجھے مقابلہ کرنا ہو گا مجھے جازم لالہ کو فون کرنا چاہیے لیکن موبائل بھی تو باہر ہے کیسے کروں فون وہ روتے ہوئے ایک بار پھر سے بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی۔

لیکن کچھ تو کرنا پڑے گا ورنہ یہ چور پورا گھر صاف کر دے گا لیکن ہو سکتا ہے چور بُرا انسان نہ ہو مجھے اس سے بات کرنی چاہیے اور ویسے بھی تو سب کہتے ہیں کہ میں بہت کیوٹ ہوں میں چور بھائی سے کہوں گی کہ پلیز یہاں سے چلے جائیں۔

لیکن اگر نہیں گئے تو مجھے رسک نہیں لینا چاہیے مجھے مقابلہ کرنا ہو گا کیسے بھی موبائل تک پہنچنا ہو گا بس موبائل اٹھا کر بھاگ کر اندر آ جاؤں گی لیکن اس نے مجھے دیکھ لیا تو۔۔۔۔۔!!

دیکھ لیا تو یہ ہے نہ اس کی نظر سامنے شیشے پر پڑی پیپر سپرے کی بوتل پر پڑی ہاں یہ ہے نہ اس سے تو اچھے اچھے چوروں کی بینڈ بج جائے گی اس نے فورا بوتل اٹھائی تھی۔

اب اس کا ارادہ باہر جا کے اس چور کی بینڈ جانے کا تھا۔ لیکن پھر بھی وہ اندر سے بہت ڈری ہوئی تھی اب ایک چور کا مقابلہ کرنا اس نازک جان کے لئے آسان تھوڑی تھا۔!

. . . . . .

ساری رات عجیب بے چینی میں گزر چکی تھی اسے ساری رات نیند نہیں آئی صبح اٹھ کر خاموشی سے ارحم سے ملنے چلا آیا۔

وہ نور کو بہت مس کر رہا تھا لیکن کسی کے سامنے ذکر نہیں کرتا تھا حیدر اس کی بے چینی نوٹ کر کے اس سے وجہ بھی پوچھتا رہا لیکن اس نے یہی کہا کہ کچھ نہیں بس کام کا تھوڑا ٹینشن ہے۔

جس پر حیدر نے اسے مشورہ دیا یا تو شادی کر لو اگر شادی نہیں کرنی تو کچھ دن کام سے چھٹی لے کر کہیں گھوم پھر آؤ یا ایسا کرتے ہیں سب چلتے ہیں کچھ دن کے لیے فیملی کے ساتھ وقت گزاریں گے

لیکن اس وقت وہ کہیں نہیں جا سکتا تھا۔ شارق خان کام میں بزی تھا ہر دوسرے تیسرے دن وہ کوئی نہ کوئی ضروری انفارمیشن اسے دیتا تھا جو آگے سہی لوگوں تک پہنچانا اس کا کام تھا۔

اور اب تو ایک اور مسئلہ ہو گیا تھا زمل شارق خان کی پیچھے پڑی ہوئی تھی اور کسی بھی طریقے سے اس کا انٹرویو حاصل کرتے ہوئے اسے ٹی وی پر لانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی

شارق بیس بدل کر کبھی ایک جگہ تو کبھی دوسری جگہ جا رہا تھا شارق کو ایک چیز اچھے سے سمجھ آئی تھی کہ اس لڑکی کو کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اس کا مشن کیا ہے اسے بس اپنی پرموشن سے مطلب ہے لیکن شارق خان کو زیادہ افسوس اس بات کا ہوا تھا کہ وہ لڑکی اور کوئی نہیں بلکہ اس کے بیسٹ فرینڈ کی کزن ہے

یاسم کیا کام کرتا تھا یہ بات کوئی نہیں جانتا تھا زیلہ یا حیدر بھی نہیں ان لوگوں کی ایک ٹیم تھی وہ خاموشی سے اپنا کام کر رہے تھے اپنے کام میں کسی کی دخل اندازی برداشت نہیں کرتے تھے وہ لوگ کون تھے کوئی نہیں جانتا تھا ان کا چہرہ آج تک کسی نے نہیں دیکھا تھا سوائے کچھ آفیسرز کے

وہ اپنی پرسنل زندگی میں کیا ہے کیا کرتے ہیں اس بات سے کسی کو کوئی مطلب نہ تھا بس وہ اپنے وطن کے لئے جان دینے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے اس نے زمل کو بہت سمجھانے کی کوشش کی کہ شارق خان کا پیچھا چھوڑ دے لیکن وہ نہیں مانی

شارق اس وقت زمل سے بہت تنگ آیا ہوا تھا وہ جہاں بھی کام کے سلسلے میں جاتا زمل کسی نہ کسی طریقے سے اس کے پاس پہنچ جاتی۔ وہ اسے جتنا نظر انداز کرنے کی کوشش کر رہا تھا وہ اتنی ہی اس کے پیچھے آ رہی تھی۔

جس کی شکایت وہ ہزار بار یاسم سے کر چکا تھا اس کا یہی کہنا تھا کہ اپنی کزن کو سمجھاؤ کہ میرا پیچھا چھوڑ دے اور یاسم زمل کو سمجھا سمجھا کر تھک چکا تھا۔

آج اسے پتہ چلا تھا کہ زمل گھر واپس آ رہی ہے زیلہ شام اس سے ملنے جانے والی تھی اس کا اپنا ارادہ بھی زمل سے ملنے جانے کا تھا تاکہ وہ مل کر اسے سمجھائے کسی شارق خان کے پیچھے جانے کا کوئی فائدہ نہیں اسے شارق کو چھوڑ کر اسے اپنے باقی کاموں پر دھیان دینا چاہیے

لیکن اس وقت وہ آفس کسی اور کام کے لئے آیا تھا۔اسے ارحم سے بات کرنی تھی وہ ارحم سے نشال کے ساری معلومات لینا چاہتا تھا اپنے دل کو بہت سمجھانے کے باوجود بھی وہ یہ بات سمجھانے نہیں سمجھا پایا تھا کہ نشال کے نہ ہونے سے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا

کیونکہ اس کا دل باغی ہو چکا تھا ہاں پہلی نظر کی محبت پر یقین نہ کرنے والا شخص بھی پہلی نظر کی محبت کا شکار تھا

---

جازم نہا کر نکلا شازم کے کپڑے پہن رکھے تھے اس بات کا بدلہ ضرور لوں گا شازم لالہ طنز کرتے تھے ایک دوسرے کو لالا کر پکارتے تھے کیونکہ ان دونوں میں کوئی ایک تین منٹ چھوٹا تھا لیکن کون یہ تائشہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔

اس کا ارادہ پولیس اسٹیشن جانے کا تھا لیکن باہر زیلہ کو دروازے پر کھڑے دیکھ کر وہ تیزی سے دروازے کے پاس آیا تھا آج تو مانوں اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانا ہی نہ تھا وہ جسے دیکھنے کے لئے تڑپ رہا تھا وہ خود ہی اس کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی۔

ہیلو ڈیئر کزن کیسے ہو۔۔۔!!وہ بارہ سنگھا کہاں ہے اگر وہ کام پر ہے تب ہی اندر آؤں گی ورنہ یہی سے خدا حافظ میں یہی سے مل لوں گی میں اپنی زمل دیدہ سے وہ اسے دروازے سے ہی وارن کرتے ہوئے بولی یہ تو وہ بھی جانتا تھا کہ شازم اور زیلہ نے اسے کیا نام دیا ہوا ہے

اپنے اس شاہکار نام پر اسے غصہ تو بہت آیا لیکن ضبط کرتے ہوئے اسے اندر آنے کا راستہ دینے لگا۔ڈیئر کزن آج تم نے میرا فیورٹ کلر پہنا ہے بہت ہینڈسم لگ رہے ہو۔ کہیں اماں سائیں اور پھوپو سائیں کو لینے کے بہانے گاؤں تو نہیں جارہے اپنی منکوحہ سے ملنے کے لیے وہ شرارت سے آنکھ دباتے ہوئے بولی۔

جب کہ جازم کو آج پہلی بار شازم کے ہونے کا فائدہ ہو رہا تھا وہ اس سے اتنے پیار سے بات کرے یہ تو ناممکن سا تھا وہ بے اختیار اپنی ہنسی دبانے گیا

ہائے میرا کزن تو شرما گیا اس کے مسکرانے کا اس نے کچھ اور ہی مطلب نکالتے ہوئے اس کے کندھے میں ہاتھ ڈالا تھا ۔جب کہ اس کے اس طرح اچانک قریب ہونے پر جازم ایک پل کے لیے اپنی سانسیں روک گا۔ جازم جانتا تھا کہ زیلہ اور شازم ایک دوسرے کے ساتھ بہت فری ہیں

یہاں تک کہ اپنے سارے راز بھی ایک دوسرے سے شیئر کرتے ہیں لیکن جازم اسے آپ نے اتنے قریب پہلی بار محسوس کر رہا تھا۔

ویسے یار شازی میں تمہیں ایک مشورہ دے رہی ہوں ایک بار نہ اماں سائیں اور پھوپو سائیں کو لینے کے بہانے تم گاؤں جاو اور اس لڑکی کو دیکھ لو تمہارا حق بنتا ہے کہ تم اس کو دیکھو پسند کرو و

اور اس لڑکی کا بھی حق بنتا ہے کہ وہ تمہارے بارے میں سب کچھ جانے تم لوگوں کو ایک بار دوسرے سے ملنا چاہیے ۔وہ اسے دیکھتے ہوئے اس کے جواب کی منتظر تھی جبکہ جازم کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس کی بات کا کیا جواب دے

اگر اس نے اسے بتا دیا کہ وہ شازم نہیں بلکہ جازم ہے تو وہ اس سے بات کرنا چھوڑ دے گیا اور گھر سے بھی چلی جائے گی ۔اور پہلی بار وہ اسے آپنے اتنے قریب اور اتنا فرینڈلی دیکھ کر اس کا دل ہی نہیں کر رہا تھا کہ اسے بتائے کہ وہ جازم ہے شازم کی شرٹ کی وجہ سے وہ دھوکہ کھا گئی ورنہ کبھی اس سے اس طرح سے بات نہیں کرتی

شازی بیٹا طبیعت ٹھیک ہے نہ کہیں چپ کا روزہ نہیں رکھا ہوا اسے خود کو خاموشی سے گھورتے پا کر اب غصے سے بولی کا جازم مسکرا دیا۔

نہیں بولو تم جو کہہ رہی ہو میں سن رہا ہوں جازم بڑی مشکل سے بولا اسے تو سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ اس سچویشن میں وہ اس سے کیا بات کرے وہ اسے سچ بتانا بھی نہیں چاہ رہا تھا اور اس سے چھپا بھی نہیں پا رہا تھا اب شازم بنا اس کے لیے آسان نہ تھا۔

میں کیا کوئی نیوز چینل ہوں جیسے تم سن رہے ہو اور میں بولتی رہوں بڑا آیا تمہیں سن رہا ہوں وہ باقاعدہ اس کی نقل اتارتے ہوئے بولی تھی

ایک تو اتنے فائدے کا مشورہ دے رہی ہوں اور جناب کے نخرے ختم نہیں ہو رہے ایک ہے اور دوسرا اس کا بھائی ایک دوست بن کر میرا جینا حرام کر رہا ہے اور دوسرا وہ بارہ سنگھا منگیتر بن کر سر پر تلوار کی طرح لٹکا ہوا ہے سب بلند آواز اسے سناتے ہوئے بولی

یار اتنا بھی برا نہیں ہے وہ ایک بار اسے سمجھنے کی کوشش کرو جازم نے بہتی ندی میں ہاتھ دھونے کی کوشش کی جبکہ اس بار زیلہ نے اسے گھورتے ہوئے اس کے ماتھے پر الٹا سیدھا ہاتھ رکھ کر چیک کیا۔

بخار تو نہیں لگ رہا کہیں سورج مغرب سے نکلا ہے۔وہ بڑبڑاتے ہوئے اٹھ کر کھڑکی کھول کر باہر دیکھنے لگی۔جب کہ جازم اس کی بات کی گہرائی کا مطلب سمجھ کر مسکرادیا وہ کیسے سوچ سکتا تھا کہ شازم کبھی زیلہ کے سامنے اس کی تعریف کرے گا

وہ میرا مطلب تھا کل کو تمہاری شادی ہونی ہے اس کے ساتھ تم اس کے بارے میں جتنا برا سوچو گی وہ اتنا برا لگے گا تمہیں میرے خیال سے۔۔۔۔۔

بکواس بند کر شازی ورنہ میں تیرا سر پھاڑ دوں گی اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی زیلہ چلائی تھی۔کیا گول کر پلایا ہے اس نے تجھے کہ وہ تجھے اتنا اچھا لگنے لگا ہے مت بھول کی وہ ہمارا دشمن ہے دشمن اور دشمن کا بھی اچھے نہیں ہوتے وہ اس طرح سے بات کر رہی تھی جیسے وہ سرحد پر دشمن سے لڑنے کی بات کر رہی ہو۔

دماغ گرم کر کے رکھ دیا میرا چلو کچن میں کچھ بنا کر کھاتے ہیں اس سے پہلے کہ وہ بارہ سنگھا آجائے مجھے زمل دیدہ سے مل کر واپس جانا ہے اس کی باتیں اگنور کرتے ہوئے کچن کی طرف جانے لگی۔

ویسے وہ تمہیں اس میں کیا برا لگتا ہے جازم اس کے پیچھے آتے ہوئے پوچھنے لگا۔

تم سے کچھ چھپا تھوڑی ہے کچھ اچھا لگنے کے لیے بندے میں کچھ اچھا ہونا ہی چاہیے تمہارا بھائی تو پیدائشی کھڑوس ہے پتا نہیں وہ سائیں بچپن میں اسے کیسے سنبھالتی ہوں گی

وہ ابھی بول رہی تھی کہ زمل کے چیخنے چلانے کی آوازیں آنے لگی وہ گھر میں جیسے یہ داخل ہوتی تھی ایسے ہی چلا چلا کر سب کو اپنی طرف متوجہ کرتی تھی اس کی آواز سنتے ہوئے جازم مسکراتے ہوئے باہر نکلا اور اس کے آگے زیلہ بھاگتے ہوئے باہر جا رہی تھی اور اسی کے انداز میں چیختے ہوئے اس سے لپٹ گئی۔

میں اور شازم آپ کے بارے میں بات کر رہے تھے وہ جازم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی جب کہ جازم اب زمل سے مل رہا تھا جبکہ جازم کو شازم کہنے پر زمل کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی

تم دونوں باتیں کرو میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں وہ سے اشارہ کرتے ہوئے باہر جا چکا تھا جبکہ اس کا اشارہ سمجھ کر وہ زیلہ کا ہاتھ تھام کر اپنے کے کمرے میں آ گئی

جبکہ زیلہ اب شازم کو بلائے زمل سے باتوں میں مصروف ہو چکی تھی۔

. . . . . .

جانو سائیں ہمت کر کے کمرے سے باہر نکلی اس نے ہر طرف فون ڈھونڈا جو اسے کہیں نہ ملا شاید رات کو وہ کچن میں رکھ کر بھول گئی تھی ڈر تو اس سے بہت لگ رہا تھا اور پیپر سپرے اس نے اپنے دوپٹے میں چھپا کر رکھی تھی

اسے کچن کی طرف سے آواز آئی تو ڈرتے ہوئے کچن کی طرف سے آئی تھی لیکن کچن میں کسی کو بڑے کی مصروف انداز میں کام کرتے دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی

کیسے عجیب چور ہیں یہ چور بھیا ایسے کام کر رہے ہیں جیسے ان کا اپنا گھر ہو وہ ہمت جمع کر کے آگے بڑھیں اور اس چور کے کندھے پر ہاتھ رکھا جیسے ہی چور نے مڑ کر دیکھا اس نے پھرتی سے پیپر سپرے کرنا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی بہرام اس کا ہاتھ تھام چکا تھا

جانو سائیں یہ تم کیا کرنے جا رہی تھی اپنے بھائی کے ساتھ اس کے ہاتھ میں سپرے دیکھ کر بہرام صدمے سے بولا ایک میں ہوں جو تمہارے لئے خود اپنے ہاتھوں سے کھانا بنا رہا ہوں لیکن تم ہو جو میرے ساتھ یہ سب کرنے والی تھی وہ پیپر سپرے اس کے ہاتھ سے لے کر دور پھینک چکا تھا

جب کہ اپنے گھر میں چور کی جگہ اپنے بھائی کو پا کر اس کی آنکھیں خوشی سے چمک تھی لیکن اگلے ہی پل وہ چہرہ پھیل گئی وہ خود بھی یقین نہیں کر پا رہی تھی کہ وہ آگ لگانے والا بہرام تھا دادو سائیں تو صاف کہتی تھی کہ یہ سب کچھ دائم شاہ سوری نے کیا ہے

وہی آستین کا سانپ ہے جسے ہم نے اپنے گھر میں جگہ دی محبت بھی اور اس نے یہ سب کچھ کیا

دائم شاہ سوری کون تھا کون نہیں وہ نہیں جانتی تھی پر دل کا کہنا تھا کہ یہ سب کچھ بہرام شاہ کا کیا کرایا ہے اگر بہرام شاہ قصور نہ ہوتا تو کیا وہ جیل میں ہوتا

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں وہ چہرہ پھیرتے ہوئے بولی جبکہ لہجے سے اس کے آنے کی خوشی کو چھپا نہیں پائی تھی جیسے نوٹ کر کے وہ مسکرا دیا

جانو سائیں ابھی تو بتایا کہ تمہارے لئے کھانا بنا رہا تھا دیکھو میں نے تمہارے لیے کتنے مزے دار آلو کے پراٹھے بنانے ہیں بیٹھو وہاں میں لگاتا ہوں تمہارے لیے کھانا وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کرسی پر بٹھا چکا تھا۔ ویسے مجھے پتا ہے کہ تم آئو کے پراٹھے کسی بھی نہیں وقت کھا سکتی ہوں صبح شام دوپہر رات

میرا ناشتہ میری دل دیدہ بنا کر گئی ہیں میں وہی کھاؤں گی وہ اسے جتاتے ہوئے بولی جبکہ آلو کے پراٹھے اپنے سامنے رکھے دیکھ کر اس کی بھوک پل میں چمکی تھی جو پہلے ہی کافی دیر سے اسے آوازیں دے دے کر بلا رہی تھی

تمہاری دل دیدہ جو کچھ بنا کر گئی تھی وہ میں نے کھا لیا ہے اور یقین کرو اتنے مزے کا نہیں تھا جتنے مزے کے یہ آلو کے پراٹھے ہیں وہ پلیٹ اس کے بالکل سامنے کرتے ہوئے بولا

مجھے بھوک نہیں ہے وہ اسے اگنور کر کے اپنا دل مارتی اٹھی تھی

اچھا تمہیں بھوک نہیں ہے مجھے لگا کہ تمہیں بہت سخت بھوک لگی ہو گئی ہے میں نے تمہارا کھانا کھالیا اسی لیے مجھے تمہارے لئے کچھ بنا کر رکھ دینا چاہیے لیکن تھینک یو سو مچ کیوں کہ اگر تم یہ نہیں کھاؤ گی تو یہ مزے دار سے آلو کے پراٹھے میں خود کھالوں گا۔

اس سے پہلے کہ وہ ٹیبل سے اٹھتی بہرام نے پلیٹ اپنی طرف کھینچی

آپ کیوں کھائیں گے میرے لیے بنائے ہیں نا ویسے بھی آپ نے بنا میری اجازت کے میرا کھانا کھالیا آپ کو لگتا ہے کہ میں سارا دن بھوکی رہوں گی وہ پلیٹ اس کے ہاتھ سے چھینے والے انداز میں لیتی اپنے کمرے میں جا چکی تھی

جبکہ بہرام مسکراتا ہوا اس کے پیچھے آیا تھا۔

آپ میرے پیچھے کیوں آرہے ہیں جائے اپنے کمرے میں جایے وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تو وہ پانی کی گلاس کی طرف اشارہ کرنے لگا جو وہ لانا بھول گئی تھی

میں خود لے سکتی ہو پانی آپ کی ضرورت نہیں ہے مجھے وہ دروازہ اس کے منہ پر بند کرنے لگی جب بہرام نے بیچ میں ہاتھ رکھ لیا اور بنا اس کے غصے اور پھولی ہوئی چھوٹیسی ناک کی پرواہ کیے کمرے کا دروازہ پیچھے کی طرف دھکیلتے ہوئے اندر آچکا تھا

مجھے پتا ہے میری ڈول خود سب کچھ لے سکتی ہے لیکن میں خود اسے اپنے سامنے ناشتہ کرتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں تا کہ مجھے پتہ چلے کہ تم ٹھیک سے کھاتی پیتی بھی ہو یا نہیں۔ اور یہ سب کام کرنے کے لئے مجھے بتا دادو سائیں نے کہا ہے میں صرف اپنی ڈیوٹی نبھا رہا ہوں جو دادو سائیں نے مجھے دی ہے اسی لئے بنا غصے اور ناراضگی کے میرے سامنے بیٹھ کر کھانا کھاؤ نہیں تو میں ابھی دادو سائیں کو فون کر دوں گا

نہیں میں کھاتو رہی ہوں انہیں ڈسٹرب نہ کریں اتنے عرصے کے بعد وہ کہیں انجوائے کرنے گئی ہیں وہ اس کے سامنے کھانا کھاتے ہوئے اسے ٹوکتے ہوئے بولی

جیسا آپ کا حکم ملکہ عالیہ لڈو کھیلنی آتی ہے وہ مسکرا کر اسے دیکھ کر پوچھنے لگا

جی آتی ہے لیکن میں ہر ایرے غیرے کے ساتھ نہیں کھلتی وہ نوالہ منہ میں رکھتے ہوئے پھر سے سرخ گال پھلا کر بولی وہ اس انداز میں اتنی کیوٹ لگ رہی تھی کہ بہرام کا دل ہی نہیں کر رہا تھا کہ وہ اس سے بات کرنا چھوڑے

مطلب صرف ان کے ساتھ کھیلتی ہو جو تمہیں جتنے دیتے ہیں وہ بات سے بات نکالتے ہوئے بولا۔

جی نہیں میں بہت اچھی پلیئر ہوں صرف لوڈو میں نہیں بینڈ مینٹین۔ کرکٹ۔ ہاکی۔ یہاں تک کہ چیسٹ کی بھی بہت اچھی پلیئر ہوں میں پورے کالج میں مجھ سے کوئی نہیں جیت سکتا۔

اسی بات ہے تو ایک بار کھیل کر دیکھتے ہیں میں بھی تو دیکھوں تم کتنی بری پلیئر ہو۔ خیر ابھی کافی وقت ہو چکا ہے میں تمہاری دیدہ کو آفس سے لینے جا رہا ہوں

جب تک واپس آؤں بینڈ مینٹین کی تھوڑی سی پریکٹس کر لو یہ نہ ہو کہ مجھ سے ہار جاؤ ویسے تو مجھے بہت خوشی ہو گی تمہاری ہارنے کی لیکن میں چاہتا ہوں کہ مقابلہ برابر کا ہو وہ کھلے عام اسے چیلنج کرتے ہوئے بولا اور جانو سائیں نے اگلے ہی پل اس کے چیلنج کو قبول کر لیا

اگر وہ مقدم شاہ کا خون تھا تو تھی کہ یہ بھی مقدم شاہ کی ہی بیٹی ایسے کیسے ہار مان جاتی۔

اور اگر آپ ہار گئے تو میری ساری بات مانیں گے۔ وہ چیلنج کرتے ہوئے اٹھ کر اس سے ہاتھ ملانے لگی

منظور ہے اور اگر میں جیت گیا تمہیں میری ساری باتیں ماننی پڑے گی ویسے تم کیا کرو آنے والی ہو مجھ سے اس کی بات کا جواب دیتے ہوئے وہ رازدانہ انداز میں پوچھنے لگا

تو میری دیدہ آکر بتائیں گی آپ ہارنے کے لیے تیار ہو جاؤ وہ مسکرائی تھی۔ جبکہ اس کے ہمیشہ مسکراتے رہنے کی دعا بہرام نے دل سے کی تھی

---

اس کے ناشتہ کرنے کے بعد بہرام دل کو لینے کے لئے اس کے آفس کے لئے نکل چکا تھا جبکہ جانو سائیں اس کا چیلنج قبول کرنے کے بعد وہ اب یہ سوچنے میں مصروف تھی کہ کیا دل کو یہ بات اچھی لگے گی کہ اس نے بہرام سے اتنی !ساری باتیں کی اور اس کے ساتھ کھیلنے کا چیلنج قبول کر لیا۔۔۔

نہیں دل کو بہت بُرا لگے گا اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا ایک بار دل سے پوچھ تو لیتی لیکن اب تو چیلنج قبول کر چکی تھی اب وہ پیچھے نہیں ہٹ سکتی تھی کیونکہ وہ مقدم شاہ کی بیٹی تھی اور مقدم شاہ کے بیٹی نے ہارنہ نہیں سیکھا تھا۔۔

ابھی وہ یہی سب کچھ سوچ رہی تھی کہ اس نے ٹی وی آن کیا دو تین کو چینل بدلنے کے بعد ایک چینل میں اسے ایک جانا پہچانا چہرہ نظر آیا

ارے یہ تو وہی ہیں جن کے پیسے دینے ہیں میں نے الیکشن پروگرام میں لائیو بہت سارے چہروں میں وہ دائم شاہ سوری کا چہرہ پہچان چکی تھی۔

ارے واہ مطلب یہ کوئی معمولی انسان نہیں ہیں پولیٹیشن ہے۔

مطلب یہ دنیا کو لوٹتے ہیں اور میں نے انہیں سے پیسے لے لیے واہ جانو سائیں تم کمال ہو وہ اپنا کندھا تھپتھپاتے ہوئے بولی

لیکن اچھے انسان ہیں اچھی بات ہے انہوں نے میری اتنی مدد کی ہے تو یقیناً باقی لوگوں کی بھی ضرور کریں گے لیکن آئی ایم سوری مسٹر ہلپر بہت بورنگ چینل ہے ہ منہ بنا کر چینل آگے کرتے ہوئے بولی

تھوڑی دیر ٹی وی دیکھنے کے بعد اسے اچانک ہی خیال آگیا تھا کہ اسے پریکٹس کرنی چاہیے نہ کہ یہاں بیٹھنا چاہیے ہو سکتا ہے کہ بہرام اس سے زیادہ اچھا پلیر ہو اور وہ اس سے ہار نہیں سکتی تھی۔

دل کے ری ایکشن اور بہرام کی جیت سے ڈر کر وہ اٹھ کر باہر آگئی اور بیٹڈ منٹن اٹھا کر اکیلے ہی پریکٹس کرنے لگے اب جو بھی تھا اسے ہارنا نہیں تھا

. . . . . .

شازم نے تائشہ کو فون کیا تا کہ وہ اس سے واپسی کا پوچھ سکے اس کا ارادہ وہ جا کر تائشہ اور نور آنٹی کو واپس لانے کا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ تائشہ اسے اس چیز کی اجازت نہیں دے گی وہ نہیں چاہتی تھی کہ شادی سے پہلے وہ اور زرش ایک دوسرے سے ملے۔

لیکن شازم اپنے معصوم سے دل کو کیسے سمجھاتا جو کہ اپنی منکوحہ کو دیکھنے کے لئے بہت بے قرار تھا اس نے تائشہ سے بہت بار اجازت مانگی تھی کہ صرف ایک بار ہی سہی وہ اسے دیکھنا چاہتا تھا۔ لیکن تائشہ نے کہا کہ تم نے میری اتنی بڑی بات مان لی ہے تو ایک اور بات مان لو کوئی فرق نہیں پڑے گا

مرد اور عورت کی اصل محبت شادی کے بعد شروع ہوتی ہے اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر ایک دوسرے کے بارے میں فی الحال کچھ بھی سوچیں۔بس وہ شازم کو ہر لحاظ سے سینٹرل دیکھنا چاہتی تھی تاکہ زرش اس کی زندگی میں آئے تو اس کی زندگی خوشیوں اور کامیابیوں سے بھری ہوئی ہو

تائشہ نے اپنا فون زرش کو دے رکھا تھا کہ وہ دلہا اور دلہن کی تصویریں بنا سکے لیکن بار بار شازم کا نام آتا دیکھ کر وہ بولڈ سی لڑکی بھی کنفیوز ہو رہی تھی۔وہ گاوں کی ضرور تھی لیکن کون کنفیڈینس کے معاملے میں شہر کی لڑکیوں پر بھی بھاری تھی

آخر ہمت کرتے ہوئے اس نے فون اٹھا ہی لیا لیکن اس کی ہیلو سنتے ہی شازم نے اپنے دل کی دھڑکن سلو ہوتی محسوس کی۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی اس نے ہربڑی میں فون ہی کاٹ دیا۔

شازم بیچارہ ہیلو ہیلو ہی کرتا رہا جبکہ کال کاٹ ہوتے ہیں وہ فون تائشہ کے ہاتھ میں تھما کر بھاگ گئی۔جبکہ تائشہ باتوں میں مصروف اس کو ٹھیک سے دیکھ ہی نہ پائی لیکن اگلے ہی شازم کا فون دوبارہ بجا تھا

ہاں شازم سائیں کیسے ہو۔۔۔!! تائشہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

میں ٹھیک ہوں اماں سائیں وہ لڑکی کون تھی تھوڑی دیر پہلے فون پر تھی۔شازم کی بات پر تائشہ نے زرش کی غیر موجودگی محسوس کی تھی

ارے وہ زرش تھی لگتا ہے اندر چلے گئی۔خیر تمہیں کیسا لگا اس سے بات کر کے تائشہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو شازم سخت بدمزہ ہوا۔

ارے اماں سائیں کہاں بات ہو پائی اس کا ہیلو ہی سنا تھا کہ اس نے فون ہی کاٹ دیا آپ کہیں تو آپ کو لینے آ جاؤں پھر بتاؤں گا کہ کیسی لگی ہو مجھے۔شازم فورا پیڑی سے اترا تھا

بالکل بھی نہیں شازم سائیں جب تک تم لوگوں کی شادی نہیں ھو جاتی میں نہیں چاہتی تم دونوں ایک دوسرے سے ملو اور یہ گاوں کا ماحول ہے یہ لوگ شادی سے پہلے نہیں منلے دیتے اور جہاں تک ہمیں لے جانے کی بات ہے تو ڈرائیور کو بھیج دو اگر ڈرائیور کو نہیں بھیج سکتے تو جازم آ کر ہمیں لے جائے۔

تائشہ کی بات سن کر شازم کا منہ بن چکا تھا جب کہ وہ اپنی بات مکمل کر کے فون ہی بند کر چکی تھی۔وہ خاموشی سے اپنے گھر آ گیا تھا صبح جازم کے ساتھ کی ہوئی شرارت کے بعد وہ اس کی شکل دیکھنا چاہتا تھا

. . . . . .

شازم گھر واپس آیا تو زمل اور زیلہ کو دیکھ کر بہت خوش ہوا ذمل اسے دیکھتے ہی اس سے ملنے لگیں جب کہ زیلہ یہ سوچ رہی تھی کہ یہ تو پہلے ہی شازم سے مل چکی ہے اور شازم باہر سے کپڑے چینج کر کے کیسے آ گیا۔۔۔۔؟

زیلہ نے اپنی پریشانی کو زیادہ دیر اپنے تک محدود نہ رکھا اور زمل سے کہا کہ ابھی تو شازم سے ملی ہے تو بارہ کیوں مل رہی ہے اور شازم تم کپڑے چینج کر کے کہاں سے آ گئے میں نے کہا تو تھا کہ بلو شرٹ میں تم بہت پیارے لگ رہے ہو اس کی بات پر شازم مسکرا دیا کیونکہ بلو شرٹ تو وہ جازم کے لیے رکھ کے گیا تھا یعنی کہ وہ جازم کو شازم سمجھ رہی تھی

شازم نے اس کی غلط فہمی کو دور کرنا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی زمل بول اٹھی۔ارے وہ شرٹ تو بہت پرانی ہو چکی ہے شازی اب وہ شرٹ نہیں پہنتا۔زمل کے بہانے شازم اسے گھور کر دیکھنے لگا جب کہ وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے خاموش رہنے کا اشارہ کر رہی تھی

اس کے اشارے پر وہ بھی خاموش ہو کر اس سے باتیں کرنے لگا اور کچھ ہی دیر میں زیلہ سے ساری باتیں پوچھ چکا تھا جس سے اس کا فائدہ ہونا تھا پھر اپنا فون لے کر باہر آ گیا تا کہ اپنا مطلب پورا کر سکے

.....

جلسہ شروع ہوئی ہے ابھی بمشکل پندرہ منٹ ہی ہوئے تھے دوسری پارٹی کی طرف مضبوط دلیلیں اور اعتبارِ عوام ہونے کی وجہ سے ان کا پہلا بہت بھاری تھا۔

اسے سٹیج پر بلایا گیا تو وہ اپنی مغرورانہ چال چلتا آنکھوں سے کالا چشمہ اتارتے ہوئے سامنے عوام کو دیکھنے لگا۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہنے کو لب کھولتا اچانک فضا میں ایک آواز بلند ہوئی

اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک گولی دائم شاہ سوری کا کندھا چیڑ گئی تھی

ہر طرف شور اٹھنے لگا ہر کوئی وہاں سے بھاگنے میں مصروف ہو چکا تھا۔ جبکہ کچھ لوگوں کا کہنا تھا کہ دائم شاہ سوری کا پرلا بھاری ہونے کی وجہ سے دوسری پارٹی نے اس پر حملہ کروایا ہے۔یا شاید اس کے ہونے سے عوام کو زیادہ فائدہ ہو گا یہ چیز دوسری پارٹی برداشت نہیں کر پا رہی اس لیے اسے راستے سے ہٹنا چاہا

لوگوں کی ہمدردیاں سمیٹنے میں کامیاب ہوتے ہی دائم شاہ سوری کو ہسپتال پہنچایا گیا ہر نیوز چینل پر ابھرتے پولیٹیشن کی خبریں اٹھنے لگیں۔اس الیکشن میں دائم شاہ سوری کا پہلا قدم ہی اس کی کامیابی کی زامن تھا

سیاست سیاست سے چلتی ہے اور دائم شاہ سوری نے سیاست میں پہلا قدم رکھتے ہیٹسیاست سے کام لیا تھا۔بے ایمانی اس کے خون میں نہیں تھی۔۔اور وہ اس فیلڈ میں بھی بے ایمانی کی نیت سے ہر گز نہیں آیا تھا۔وہ صرف اپنے بابا جان کا خواب پورا کرنے آیا تھا

وہ بھی سیاست کا ایک چمکتا ستارہ بننا چاہتے تھے لیکن زندگی نے مہلت نہ دی۔ یا کہنا سہی رہے گا کہ مقدم شاہ نے مہلت نہ دی اور ان کے خواب چکنا چور کر دیے۔ دنیا سے جاتے جاتے بھی وہ اپنے بے گناہی ہونے کی دلیلیں ہر ممکن کوشش سے دیتے رہے۔۔ لیکن گاؤں کے سرپنچ مقدم شاہ نے ان کی ایک نہ سنی اور ان کی زندگی ہی چھین لی۔

مقدم شاہ اسے اپنا بیٹا کہتا ہی نہیں مانتا بھی تھا اس کے سکول کا خرچہ پڑھائی کا خرچہ یہاں تک کہ اس کے یتیم ہونے کے بعد اسے اپنی حویلی لے گیا تھا۔ اور وہ بھی مقدم شاہ اور حوریہ سے بہت محبت کرنے لگا تھا۔ لیکن ان محبتوں کو بہرام شاہ کی نظر لگ گئی

اور اب وہ بہت جلدی بہرام شاہ سے اس کی زندگی کی ہر خوشی چھیننے جا رہا تھا اس کامیابی کے بعد اس کا پہلا شکار حورم شاہ تھی۔ ہسپتال سے نکلنے کے بعد اس نے سب سے پہلے حورم شاہ کا قتل کرنے کے لئے ہی کہا تھا کیونکہ اب اسے کرسی لینے سے کوئی نہیں روک سکتا تھا

. . . . . .

وہ مسکراتے ہوئے باہر آیا تھا اور باہر آتے ہی اس نے سب سے پہلے جازم کے نمبر پر فون کیا تھا وہ اپنے کام میں بہت مصروف تھا اس کا فون اگنور کر گیا لیکن اگلے دو منٹ بعد ہی ایک میسج رسیو ہوا

میرا نام استعمال کر کے کیسا محسوس ہوا ہے جازم لالا۔۔۔!! یقیناً تمہاری بورنگ زندگی سے تو میری زندگی بہت اچھی لگی ہو گی تمہیں کیسا لگا بورنگ بیرنگ کھڑوس ٹائپ کے انسان سے نکل کر خوش مزاج۔ اور انٹرسٹنگ بندے کی زندگی جی کر

جازم نے مصروف سے انداز میں فون اٹھا کر اس کا میسج پڑھا تھا یعنی کہ اسے پتہ چل چکا تھا یہ زیلہ اسے بتا چکی تھی یعنی کہ وہ اسے کچھ بھی بتا سکتا تھا اگلے دس سیکنڈ میں شازم کے فون پر کال آئی تھی

جسے اس نے فوراً ہی کاٹ دیا آخر بدلا بھی تو کوئی چیز تھا لیکن اگلے ہی سیکنڈ اس کا فون پھر سے بجنے لگا اس بار اس نے احسان کرتے ہوئے فون اٹھایا تھا جلدی بولو میرے پاس زیادی فالتو ٹائم نہیں ہے میری کزن اندر میرا انتظار کر رہی ہے انداز سے مسکراہٹ کا اندازہ جازم صاف لگا چکا تھا۔

کیا تم اسے بتا چکے ہو کہ وہ تم نہیں میں تھا وہ اس کی بکواس کوئی اگنور کرتے ہوئے بولا

نہ لالہ ابھی نہیں اگر چاہو تو بتا دوں اس کا انداز بلیک میل کرنے والا تھا

فضول مت بولو بتاؤ کیا چاہیے جازم نے جلدی سے آفر کی تھی اس کا شازم تو انتظار کر رہا تھا۔

زیادہ کچھ نہیں میرے کھروس پولیس والے جس طرح سے تم شازم بن کر زیلہ سے ملے ہو اسی طرح سے میں جازم بن کر اپنی منکوحہ میرا مطلب ہے تمہاری بھابھی سے ملنے جانا چاہتا ہوں۔ شازم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

دماغ خراب ہے تمہارا میں کبھی ملا ہوں کیا اس سے میں تو جانتا تک نہیں ہوں اسے جازم بڑک اٹھا۔

جانتا ہوں میرے بھائی تو نہیں جانتا اسے میں بھی نہیں جانتا لیکن اماں سائیں نے کہا ہے کہ تم ان لوگوں کو لینے گاؤں جاؤ گے۔ میں نے اماں سائیں کو آفر کی تو انہوں نے کہا کہ اگر کوئی آئے گا بھی تو یا تو ڈرائیور یا پھر جازم اور اب یہ نیک کام جو تمہیں کرنا ہے وہ میں کرنا چاہتا ہوں شازم نے تفصیل سے بتایا

اور میں ایسا کیوں کروں گا۔۔۔!! جازم کیا انداز میں اٹیٹیوڈ آ گیا تھا۔ جو شازم کو بالکل اچھا نہ لگا

نہیں کرنا تو مت کرو میں جا کر اپنی کزن کو بتانے جا رہا ہوں کہ تھوڑی دیر پہلے تم سے ملنے والا بندہ میں نہیں بلکہ۔۔۔۔

فائن چلے جاؤ لیکن یاد رکھنا تم میں اور مجھ میں زمین آسمان کا فرق ہے وہ جتلانا نہیں بولا۔

او کم ان برو میرے لئے جازم بنا اتنا مشکل نہیں ہے جتنا تمہارے لیے شازم بننا مشکل تھا بے فکر رہو کھڑوس اکڑو اور بد ذوق انسان بننا اتنا مشکل نہیں ہوتا وہ کہتے ہوئے فون بند کر چکا تھا جبکہ جازم غصے سے اس فون کو گھور رہا تھا

. . . . . .

یاسم کا ارادہ سیدھے ارحم کے افس۔ جانے کا تھا لیکن باہر اسے کھڑے دیکھے اس کے پاس آ گیا۔

شکر ہے آپ نے بھی اپنی شکل دکھائی آپ کو اندازہ بھی ہے سر نے کل ہی کہا تھا کہ کوئی بھی ورکر مس نہیں ہونا چاہیے اور آپ پچھلے تین دن سے یغاب ہیں حد ہوتی ہے احساس ذمہ داری بھی کوئی چیز ہے جناب

آپ اس آفس میں کام کرنے آتے ہیں یا گھومنے پھرنے جب دل کیا آ گئے جب دل چاہا چھٹی کر لی۔ آپ کی کوئی بھی ایپلیکیشن نہیں آئی ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے ڈانٹ رہی تھی جب کہ یاسم اس کی بات پر مسکرا دیا مطلب وہ اسے کوئی ورکر سمجھے ہوئے تھی۔

دیکھے ناصر صاحب سر بہت غصے میں ہیں میرا نہیں خیال کیا آپ کی یہ نوکری بچنے والی ہے سر نے تو صاف کہا ہے کہ ناصر صاحب کے آتے ہیں انہیں فائرنگ نوٹس دے دو خیر جائے سر کی آفس میں ہو سکتا ہے بات بن جائے۔

وہ آفس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔ جبکہ یاسم کو خود سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ اسے کیا جواب دے ناصر ارحم کے آفس میں کام کرتا تھا جو پچھلے مہینے سے بہت چھوٹیاں کر رہا تھا نشال کا ابھی تک اس سے سامنا نہیں ہوا تھا لیکن

آفس میں اس کی موجودگی میں اس نے بس اسی کو غیر حاضر دیکھا تھا جو انٹرویو والے دن اسی کے آفس میں بیٹھا ہوا تھا اور اسے یہی لگ رہا تھا کہ وہ ناصر ہے۔

یا سم بنا اس کی غلط فہمی دور کیے ارحم کے آفس کے اندر جا چکا تھا جب کہ وہ دعا مانگ رہی تھی کہ اس بیچارے کی نوکری بجائے کیونکہ وہ باس کا غصہ ہوں کافی دنوں سے دیکھ رہی تھی

---

بہت بہت مبارک ہو سر ہمارا پلان تقریبا کامیاب سمجھے آپ کو کرسی مل چکی ہے اور جس طرح سے عوام آپ کی ہمدرد بنی ہوئی ہے بہت جلد آپ ایک کامیاب پولیٹیشن بن جائیں گے

اس نے ہسپتال کے کمرے میں قدم رکھتے ہوئے اسے خوشخبری سنائی تھی جس پر مسکراتے ہوئے دائم نے سر ہلایا جو کہ اس وقت بیڈ پر لیٹا ہوا زخمی حالت میں تھا

سر آپ کو زیادہ تکلیف تو نہیں ہے واجد نے پریشانی سے پوچھا تو اس نے نا میں سر ہلا دیا۔

یہ تکلیف اس تکلیف کے آگے کچھ نہیں ہیں واجد جو بہرام شاہ نے مجھے دی ہے میں نے اس شخص سے انتقام لینے کے لیے خود کو یہ زخم دیا ہے

اور اب تم یہ فضول باتیں چھوڑو اور وہ کرو جو اس کے بعد تم کرنے والے تھے وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا واجد نے ہاں میں سر ہلایا

سر آپ بالکل بے فکر ہو جائیں آج رات ہی حورم مقدم شاہ اس دنیا سے رخصت ہو جائے گی میں نے ایک گینگ کو اس کام کے لیے ہائر کیا ہے کافی مشہور لوگ ہیں اور بہت گروپس میں ان کے کام کی تعریف بھی بہت ہے۔اور کافی خطرناک لوگ بھی ہیں

سننے میں آیا ہے کہ اگر یہ ایک بار کسی کو مارنے کا فیصلہ کر لیں تو انہیں کوئی نہیں روک سکتا۔میں نے انہیں ایڈوانس پیمنٹ کر دی ہے اور جب تک اب وہ لوگ ان پیسوں کا حق نہ ادا کر دیں وہ چین سے نہیں بیٹھیں گے۔واجد نے تعریف کرتے ہوئے کہا

میں نے ان لوگوں کو گھر کا ایڈریس سمجھا دیا ہے لیکن میرے پاس لڑکی کی تصویر نہیں تھی بہت کوشش کے باوجود بھی میرا آدمی اس لڑکی کی تصویر حاصل کرنے میں ناکام رہا لیکن یہ لوگ ناکام نہیں رہیں گے

ان کا کہنا ہے کہ وہ لڑکی ان کا ایک ہی وار ہو گی اور آج رات ہی وہ اسے اس دنیا سے ہٹا دیں گے اب آپ بالکل بے فکر ہو جائیں۔اور اپنی پارٹی پر دھیان دیں دوسری پارٹی کے لوگ بھی فکر مند ہیں آخر ان کی کرسیاں داو پر لگی ہیں لیکن عوام تو دعائیں مانگ رہی ہے

واجد نے اسے تفصیل سے بتایا تو مسکرا دیا۔اس وقت وہ خوش تھا آخر وہ اپنے انتقام کی پہلی سیڑھی چڑھنے میں کامیاب ہونے والا تھا۔

اور ساتھ ہی اپنی محبت کے قریب جانے کے لیے بے قرار تھا اس نے فیصلہ کیا تھا کہ بہرام شاہ کو ہرا کر کر وہ شہزادی کو ہمیشہ کے لئے اپنی زندگی میں شامل کر کے ایمانداری سے سیاست میں اپنی ذمہ داریاں نبھائے گا۔

واجد میں ایک بہت بڑی پارٹی دونگا اس لڑکی کی موت پر اور اس لڑکی کے بعد باری ہو گی بہرام شاہ کی محبت دل کر دم شاہ کی اور پھر نازیہ شاہ کے بعد بہرام شاہ کی زندگی میں تنہائیوں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو گا۔

الیکشن کی تیاریاں کرو اس سنڈے کو ایک بہت بڑی پارٹی کا انتظام کرو دائم شاہ سوری کی طرف سے لوگوں کو بتا دینا کہ دائم شاہ سوری بہت خوش ہے۔

ایک خوشی بہرام شاہ کی بہن کی موت کی اور دوسری خوشی اس بات کی کہ وہ بہت جلدی شادی کرنے جا رہا ہے اپنی خوشیوں کو اپنی زندگی میں ویلکم کرنے جا رہا ہے اس کے چہرے پر ایک بہت خوبصورت مسکراہٹ کھلی تھی جسے دیکھ کر واجد بھی مسکرا دیا ہے یقیناً وہ بہت خوش تھا اس وقت

. . . . . .

شازم جانے کی تیاری کر رہا تھا جبکہ جازم اور زمل اس کے ساتھ اس کے کمرے میں تھے اور زیلہ اس وقت اپنی اسپیشل آپی کیلئے کچھ اسپیشل بنانے کی کچن میں کام کر رہی تھی

زمل ان دونوں کو اپنا مسئلہ بیان کر کے خاموشی سے ان کے چہرے دیکھ رہی تھی جسے سن کر شازم تو بہت خوش ہو گیا تھا

یہ تو بہت خوشی کی بات ہے کہ کوئی لڑکا تمہیں تنگ کر رہا ہے مجھے اس کا ایڈریس بتاؤ میں ابھی اس کے پاس جا کر اس کی منتیں کرتا ہوں خدارا جیجا جی میری بہن سے شادی کر لیں

تاکہ اس کا گھر بسے اور کسی اور کی باری بھی آئے شازم نے اسے تنگ کرتے ہوئے کہا کہ زمل کا موڈ بہتر ہو جائے لیکن اس کی بات پر زمل نے اسے گھور کر دیکھا تھا مطلب صاف تھا اپنا منہ بند رکھو

تم بے فکر ہو جاؤ اسے میں دیکھ لوں گا جازم اپنی طبیعت کے مطابق اس وقت کافی غصے میں لگ رہا تھا اور شازم کی فضول گو ہی اس وقت اسے مزید غصہ دلا رہی تھی

فضول انسان تجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ اس کہ زمل کو کوئی لڑکا پریشان کر رہا ہے زمل تم بالکل بے فکر ہو جاؤ میں دیکھ لوں گا اسے۔ایسے لڑکوں کو کس طرح سے ہنڈیل کیا جاتا ہے میں بہت اچھے سے جانتا ہوں

تم بس اپنے کام پر دھیان دو کل سے وہ تمہیں میں نظر نہیں آئے گا جازم نے کہا تو زمل مسکرائی۔

ابھی تک ایسا وقت نہیں آیا تھا کہ زمل نے کسی کی شکایت اپنے بھائیوں سے کی ہو لیکن گبر آئے دن اس سے تھپڑ کھانے کے باوجود بھی نہیں سدھر رہا تھا اور وہ جہاں جاتی تھی وہ اس کے پیچھے پہنچا تا تھا

عجیب آدمی تھا جو اس کے پیچھے پڑ چکا تھا اس لئے زمل نے مجبور ہو کر اس کی شکایت جازم اور شازم سے کی تھی جسے شازم نے تو کچھ سیریس نہیں لیا اس کے مطابق اس کی بہن خود ایک غنڈی تھی لیکن جاسخزم نے اسے تسلی دی تھی اسی لئے اب وہ کچھ حد تک بہتر ہو چکی تھی گبر کی حالت کا سوچ سے اسے ترس تو بہت آیا لیکن وہ بے چاری بھی کیا کرتی گبر اب بری طرح سے اسکے پیچھے لگ طکا تھا وہ جہاں جہاں جاتی ہوں وہیں پہنچ جاتا تھا

اور اب تو صاف الفاظ میں اس سے کہنے لگا تھا کہ میں تمہارے گھر رشتہ بھیجنا چاہتا ہوں اور تمہیں اپنی دلہن بنا کے اپنے گھر لے کے آنا چاہتا ہوں اس کی سب سے بری بات زمل جو لگتی تھی وہ اس کا چھچھوا پن تھا

وہ کبھی اسے بسنتی تو کبھی چمکچھلو کے نام سے مخاطب کرتا تھا انتہائی فضول انسان ہے زمل نے اس کے بارے میں سوچتے ہوئے اپنا سر جھٹکا۔اور اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی آئی

. . . . . .

شازم گاؤں جانے کی تیاری مکمل کر چکا تھا اور اب کچھ ہی دیر میں اسے گاؤں کے لئے نکلنا تھا۔ زمل شازم اور جازم دونوں کے راز راز رکھنے کے عادی تھی اسے اپنے بھائیوں کے سب کارناموں کے بارے میں پتہ ہوتا تھا لیکن یہ الگ بات تھی کہ وہ کسی سے بھی ان کی باتوں کا ذکر نہیں کرتی تھی۔

جس سے ان دونوں کی بچت ہو جاتی اور اس بچت سے زمل کو بھی کافی فائدہ ہوتا تھا۔ اگر وہ یہی بات تائشہ کے سامنے بتاتی تو تائشہ آگے سے یہی کہتی۔۔ چھوڑو یہ نوکری اور گھر بیٹھو یہ کام لڑکیوں کے کرنے والا نہیں ہے

لیکن خود کو بہادر ثابت کرتے ہوئے اپنا مقام بنانا تو زمل کا مقصد تھا وہ کیسے اپنے خوابوں کو توڑ کر عام لڑکیوں کی طرح گھر بیٹھ جاتی تو خاص تھی جنید کی شہزادی۔ جس نے فیصلہ کیا تھا کہ ایک دن وہ اپنے بل بوتے پر اپنے باپ کا نام روشن کرے گی

اور اسے یقین تھا کہ وہ دن بہت جلد آنے والا ہے بس ایک بار شارق خان اس کے ہاتھ لگ جائے وہ 27 سال کی ہونے والے تھی تائشہ کے مطابق اس کی شادی کی عمر نکل چکی تھی۔ تائشہ نے تو بہت کوشش کی تھی اس کا کیا رشتہ کسی اچھی جگہ کر دے

لیکن زمل جنید خان گھر بسا کر بچے پیدا کرنے والوں میں سے نہیں بلکہ اپنا زندگی کا ٹارگٹ سیٹ کر کے اسے پورا کرنے والوں میں سے تھی۔

اس کا کہنا تھا کہ وہ اس انسان سے شادی کرے گی جو اسے زمل جنید خان کے طور پر قبول کرے گا اسے برابر کی عزت دے گا مرد کے "میں" اور عورت کے "تم" سے نکل کر "ہم" کو اہمیت دے گا

وہ شادی کے بعد بھی اپنی نوکری چھوڑنے کو تیار نہ تھی اور یہی وجہ تھی کہ چار بار اس کا رشتہ ٹوٹ گیا ہے جس کے بعد تائشہ بہت پریشان تھی لیکن جازم اور شازم۔نے صاف الفاظ میں کہہ دیا کہ وہ لڑکے ہماری بہن کے قابل نہیں تھے

اور اب زمل نے تائشہ کو کہا تھا کہ آپ کو کوئی ضرورت نہیں میرے لیے رشتہ لانے کی اپنے لیے دولہا میں خود ڈھونڈ لوں گی جب مجھے لگے گا کہ مجھے شادی کر لینی چاہیے فی الحال بس مجھے میرا ٹارگٹ پورا کرنے دیں ایک بار شارق خان کو ڈھونڈنے دیں

اور اس کی بات پر تائشہ کو یہ لگا تھا کہ شارق خان نامی لڑکے کو وہ پسند کرتی ہے ہے جسے ڈھونڈ کر شادی کرنا چاہتی ہے لیکن بعد میں تائشہ کو پتہ چلا کہ وہ تو کوئی سیکریٹ ایجنٹ ہے اس دنیا سے چھپا ہوا ہے اپنے وطن کی خاطر

جس پر تائشہ نے بعد میں زمل کو بہت ڈانٹا اور سمجھانے کی کوشش کی کہ لڑکی زات اتنے عرصے تک کنواری بیٹھی اچھی نہیں لگتی میں بھی تو بیس سال کی تھی جب میری شادی ہوئی تائشہ کا یہ جملہ تو اسے ہر بات میں سننے کو ملتا تھا

جسے وہ ہمیشہ نار پر مکھی کی طرح اڑا دیتی تھی۔اور جواب دیتی اماں سائیں کامیاب عورتیں 222120 سال کی نہیں بلکہ پینتیس سے چالیس سال کی ہوتی ہیں اور یقین کریں وہ کنواری ہوتی ہیں میں بھی ان شاءاللہ اگلے پانچ سال میں میں بھی ایک کامیاب ترین جرنلسٹ بن جاؤں گی۔

اور ہماری اداکاروں کو دیکھ لیں سب نے چالیس سے آگے جا کر ہی شادی کی ہے میں بھی کر لوں گی بشرط کہ تب کوئی ملا تو اور اس کی یہ باتیں اکثر تائشہ کا جو تا بند کرواتا تھا۔

لیکن تائشہ کا جو تا بھی زمل کو اپنے مقصد سے ہرا نہیں پایا تھا

تائشہ کو اس کی بھرتی عمر کی پریشانی کھائے جا رہی تھی وہی وہ اس کے رشتے کے لئے بھی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی اور اس کی یہ کوشش زمل کو بالکل بھی پسند نہیں تھی لیکن وہ ماں تھی اس کو سمجھانا ناممکن تھا اسی لئے زمل بھی اس کے سامنے ایک بار مان چکی تھی

خوبصورتی میں تو وہ بالکل اپنی ماں کے جیسی تھی لیکن اس کا بولڈ انداز اور نوکری نا چھوڑنے کی ضد اس کا رشتہ کسی اچھی جگہ نہیں ہونے دے رہی تھی جس کا اسے کوئی افسوس نہ تھا وہ اپنی زندگی میں مگن اپنے ٹارگٹ کو پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی۔

جنرلیسٹ بننا اس کا جنون تھا۔ جس کے لیے وہ بہت مشکل سے مشکل کام بھی سرانجام دے چکی تھی۔ کرائم رپورٹر بن کر بھی اس نے بہت سارے مجرم کو بے نقاب کیا تھا ڈرنام کی کوئی چیز زمل جنید خان کے اندر پائی ہی نہیں جاتی تھی۔

اس کا کہنا تھا کہ موت خدا دے گا اور عزت بھی خدا دے گا نہ تو تم مجھے مار سکتے ہو اور نہ ہی مجھے داغدار کر سکتے ہو کیونکہ میں اللہ پر یقین رکھتی ہوں اور میرا اللہ کبھی میرے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دے گا۔

اکثر اس کے دوست اس کے گھر آ کر تائشہ کے سامنے اس کی خوب تعریف کرتی تھیں جسے سن کر تائشہ بہت خوش ہوتی آخر وہ ماں تھی بیٹی کی کامیابی پر خوش کیسے نہیں ہوتی لیکن پھر بھی ایک ہی ضد کہ اب اس کی شادی کر دینی چاہیے

اور جب اس کی یہ ضش شروع ہوتی روز مل اپنا بوریا بستر پیک کر کے دوسرے شہر چلی جاتی جہاں اس کا آفس تھا۔ اور پھر جب ایک ڈیڑھ ماہ بعد واپس جاتی تو تائشہ سب کچھ بھولے اپنی بیٹی پر صدقے واری ہوتی کبھی اسے اپنی بیٹی پہلے سے کمزور لگنے لگتی تو کبھی اس کے خطرناک کام کرنے پر تھوڑا ڈانٹ بھی دیتی لیکن شادی کی بات نہ کرتی کہ کہیں اس کی لاڈلی کا موڈ آف نہ ہو جائے

اور وہ پھر سے اسے چھوڑ کر چلی جائے۔اور پھر جب موقع دیکھ کر شادی کی بات کرتی تب تک زمل اپنا سامان ایک بار پھر سے پیک کر چکی ہوتی اور تائشہ ایک بار پھر سے اس کی واپسی کا انتظار کرتی رہتی کیونکہ جو بھی تھا وہ اس کی بیٹی تھی جس کی شادی کرنا وہ اپنا فرض سمجھتی تھی۔

. . . . . .

دل آفس سے باہر آئی تو اسے اپنے بسس کے ساتھ باتوں میں مصروف دیکھا وہ جانتی تھی کہ وہ یہاں تک تو ضرور آئے گا۔

پتہ نہیں کہ وہ گھر گیا تھا یا نہیں جانو گھر پے اکیلی تھی اگر یہ بات اسے پتہ چل جاتی تو وہ ضرور اس سے ملنے جاتا۔اور اس سے بات کرنے کی کوشش کرتا دل کبھی بھی ان دونوں بہن بھائی کے بیچ میں نہیں آنا چاہتی تھ

وہ اپنے بھائی کو کھو چکی تھی لیکن بھائی کی محبت کیا ہے اس بات کو بہت اچھے طریقے سے سمجھتی تھی اس نے جانو سے بہت بار کہا تھا کہ اگر وہ بہرام سے بات کرنا چاہتی ہے یا اس کے پاس جا کر رہنا چاہتی ہے تو اسے کوئی اعتراض نہیں

بہرام کے جیل سے نکلتے ہی لندن چلا گیا تھا اور وہیں جا کر اپنا کام شروع کیا تھا مقدم اور کردم کا سارا کاروبار اسی نے سنبھال رکھا تھا گاؤں کے علاوہ ان کے سارے بزنس پر بہرام ہی نظر رکھے ہوئے تھا اور وہ ایک بہت ہی قابل بزنس مین تھا

احمد شاہ نے اسے بزنس کا ایک ایک داو پیچ بہت اچھے سے سمجھایا تھا۔اور احمد شاہ کا بھی یہی کہنا تھا بہرام ضد میں کوئی بھی حد پار کر سکتا ہے لیکن اتنی بڑی غلطی ہر گز نہیں کر سکتا۔

انہوں نے بہرام کو چھڑوانے کی بہت کوشش کی تھی لیکن اتنی بڑی حویلی میں آگ لگنا کوئی ذرا سی بات نہ تھی کیس بڑا بن چکا تھا اور بہرام کو بچانا اتنا آسان نہیں تھا کیونکہ پورا گاؤں بہرام کے خلاف ہو چکا تھا صرف بہرام کے نہیں بلکہ دائم شاہ سوری کے بھی

سب کا یہی کہنا تھا کہ دونوں بچوں نے لڑائی کی وجہ سے حویلی میں آگ لگا دی ہے جس کی وجہ سے دونوں کو برابر کی سزا ملی تھی جیل سے نکلنے کے بعد بہرام نے گھر والوں سے ملنے کی بہت کوشش کی دادو سائیں تو جیل میں بھی اس سے کئی بار ملنے آئیں تھیں لیکن دل اور جانو دونوں اس کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتیں تھیں

دل کا ارادہ وہاں سے سیدھا اپنی گاڑی میں گھر جانے کا تھا لیکن بہرام کو اپنے آفس کے باس کے ساتھ کھڑے دیکھ اس کے دماغ میں کچھ کلیک ہوا۔

میڈم کو یہاں کوئی پرابلم ہوئی ہے ہم ہر ممکن طریقے سے ان کا خیال رکھتے ہیں باس کے آخری الفاظ اس کے کانوں میں پڑے تھے۔

اسے کوئی پرابلم ہونی بھی نہیں چاہیے اگر تم نے دل کے ساتھ ذرا سی بھی بدتمیزی یا اونچی آواز میں بات کی تو اپنی آفس کا نقشہ ڈھونڈتے رہو گے وہ صاف الفاظ میں اسے دھمکی دے رہا تھا۔جب اسے باس کے پیچھے دل دکھائی دی اگلے ہی لمحے وہ خاموش ہو چکا تھا

اس کی نظروں کا تعاقب کرتے ہوئے باس نے بھی مڑ کر دیکھا تھا ارے مس دل آپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔۔۔!!وہ اسے دیکھ کر پر دوستانہ انداز میں پوچھ رہا تھا جب کہ دل سے گھور کر دیکھ رہہ تھی

مطلب کہ یہ نوکری مجھے آپ کی وجہ سے ملی ہے یہاں پر بھی آپ نے میرا پیچھا نہیں چھوڑا کہیں تو سکون سے سانس لینے دیں مجھے جہاں میں جاتی ہوں پیچھے آ جاتے ہیں وہ اپنا غصہ بہرام پر نکالتے ہوئے بولی۔

اور آپ۔۔اس بار اس نے باس کو دیکھتے ہوئے مخاطب کیا لعنت بھیجتی ہوں میں ایسی نوکری پر وہ غصے سے کہتی ہے فوراً وہاں سے نکل چکی تھی جبکہ بہرام اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے آیا تھا

لیکن اس کے باہر نکلنے سے پہلے ہی وہ گاڑی سٹارٹ کر کے گھر کی طرف جا چکی تھی بہرام مسکراتے ہوئے اس کے غصے پر اپنی گاڑی میں آ کر بیٹھا اس کا ارادہ بھی سیدھے گھر جانے کا تھا

. . . . . .

اسے یقین نہیں تھا کہ وہ سیدھا گھر پہ آئے گا لیکن وہ نہ صرف اس سے پہلے گھر آ چکا تھا بلکہ جانو سائیں کو چیلنج بھی کر چکا تھا دل کبھی ان دونوں بہن بھائیوں کے درمیان نہیں آنا چاہتی تھی بلکہ وہ تو چاہتی تھی کہ جانو کو اس کے سارے اپنوں کا پیار ملے

اس لیے وہ نہ تو اس کی چیلنج والی بات پر اس سے خفا ہوئی تھی اور نہ ہی اس کے ہاتھ کا بنایا ہوا کھانا کھانے پر۔جب کہ اس کے بعد جانو اور دل دونوں ہی اپنے کمرے میں بند ہو چکی تھی۔

ؑبہرام کافی دیر لوگوں کا انتظار کرتا رہا شاید شام کھانے پر ہی وہ دونوں باہر نکلے لیکن ایسا بھی نہ ہوا بلکہ شام کو باہر سے پیزا آرڈر کیا گیا۔

جو کہ ان کے کمرے تک پہنچاتے پہنچاتے بہرام اپنا حصہ نکال چکا تھا۔بہرام لالا نے ہمارا پیزا لے لیا وہ کہتے ہی اٹھی ابھی جا کے پوچھتی ہوں جانو سائیں نے کہا

ہاں تاکہ ہم باہر جا کر اس سے لڑائی کریں دل کی آواز نے اس کے جاتے قدموں ہی روک دیے اور وہ الٹے قدموں سے واپس آئی اور واپس کے پاس بیٹھ گئی۔

ان کا پلان فیل ہو گیا ہے ہم اب بھی باہر نہیں جائیں گے اور جب تک دادو سائیں نہیں آجاتیں تب تک باہر نہیں جائیں گے جانو نے اپنے طرف سے مضبوط پلاننگ کرتے ہوئے کہا

جب کہ اس کے پھولے ہوئے گال دیکھ کر دل بے اختیار مسکرا دی۔ڈنر کے بعد بھی وہ لوگ اپنے کمرے سے باہر نہ نکلیں جب کہ بہرام انتظار ہی کرتا رہا کہ شاید ان دونوں میں سے کوئی باہر نکلے وہ ان دونوں کو منائے ان سے باتیں کرے لیکن وہ جانتا تھا یہ سب اتنا آسان نہیں ہے آہستہ آہستہ ہی ممکن ہو گا اسی لیے صبر کا دامن تھامتے ہوئے اپنے کمرے میں آکر لیٹ گیا

. . . . . .

رات دو بجے کا وقت تھا جب خاموشی سے وہ لوگ گھر میں داخل ہوئے سب پلاننگ دن کے اجالے میں کی گئی تھی چار وجود ہتھیار لیے مقررہ کمرے کی طرف بڑھ رہے تھی۔

وہ کو گ باری باری کھڑکی کے راستے کمرے میں داخل ہوئے ان لوگوں نے یہ کام اتنی خاموشی سے کیا تھا کہ بیڈ پر سوئے دو وجود کو بالکل خبر نہ ہوئی

ان چاروں میں سے ایک وجود نے آگے بڑھتے ہوئے اپنا چمکتا ہوا ہتھیار نکالا اور بیڈ پر لیٹے ہوئے وجود پر حملہ کیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس پر حملہ کرتا ہے دوسرا وجود چیخ مارتے ہوئے اٹھا ہڑبڑی میں ہونے والا حملہ لڑکی کا سینہ چیرنے کے بجائے اس کا کندھا چکا تھا۔

دل کی چیخ سن کر بہرام بھاگتے ہوئے ان کے کمرے میں آیا اور دروازہ توڑنے کی کوشش کرنے لگا رات کی اندھیرے میں دروازہ توڑنے کی کوشش کے دوران ہی چاروں نے اپنی بہتری جانتے ہوئے کھڑکی کے راستے بھاگنے کی کوشش کی

۔

بہرام نے دروازہ کھولتے ہی لائٹ آن کی اور بیڈ پر خون سے لت پت جانو سائیں کی طرف بڑھا

دل تو بہت بری طرح سے ڈری ہوئی تھی اور بہرام کو دیکھتے ہی باہر لوگوں کے بھاگنے کی طرف اشارہ کر رہی تھی بہرام نے ان۔خ کی طرح بھاگتے ہوئے لوگوں کو دیکھنے کی کوشش کرنے لگا لیکن شاید وہ لوگ نکل چکے تھے

اور اس وقت اسے زیادہ جانو سائیں کی زیادہ فکر تھی

جو بری طرح سے زخمی ہونے کی وجہ سے روئے جا رہی تھی۔

بہرام نے آگے بڑھتے ہوئے فوراً اسے اپنے بازوؤں میں اٹھایا اور دل کو پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے باہر نکلا

دل فوراً اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے گاڑی میں آکر بیٹھی تھی

کون ہو سکتا ہے وہ شخص جو اس معصوم سی لڑکی کو جان سے مارنے کی کوشش کرے آخر کس نے کی تھی یہ حرکت

بہرام جہاز کی سپیڈ سے گاڑی دہراتے ہوئے ہسپتال پہنچا تھا

گاڑی چلانے کے دوران بھی اس نے مسلسل جانو کو اپنے سینے سے لگا کے رکھا تھا بالکل ویسے ہی جیسے ایک باپ اپنے بچے کو لگاتا ہے بار بار اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا کچھ نہیں ہو گا اور اس کے ہاتھ پر مضبوط کپڑا رکھتے ہوئے وہ ایک ہاتھ سے بڑی مشکل سے ڈرائیو کر رہا تھا۔

. . . . . .

یو ایڈیٹ اتنا چھوٹا سا کام نہیں ہوا تم لوگوں سے سب کے سب فضول ہو تم لوگ یہ لوگ ہائر کیے ہیں تم نے واجد ان سے تو ایک چھوٹا سا کام نہیں کر سکا۔

وہ غصے سے دھاڑتے ہوئے بولا تھا جبکہ وہ لوگ خود سمجھ نہیں پا رہے تھے کیا ہیں وہ پہلی بار ناکام کیسے لوٹے

سر ہمیں معاف کر دیجیے کہ شاید ہماری غلطی ہے ہم نے ٹھیک سے کام نہیں کیا لیکن اگلی بار ایسا نہیں ہو گا اگلی بار ہم اس لڑکی کی لاش لا کر دکھائیں گے آپ بالکل بے فکر ہو جائیں بس ہمیں ایک اور موقع دیں ان لوگوں کے لیڈر نے کہا

آخری موقع ہے تم لوگوں کے پاس اگر اس کے بعد وہ لڑکی بچی تو تم لوگوں میں سے کوئی نہیں بچے گا یاد رکھنا وہ غصے سے ان چاروں کو گھورتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف جا چکا تھا۔

جب کہ ان لوگوں کا ارادہ اب ہسپتال میں ہی اس لڑکی کو ختم کرنے کا تھا

وہ لوگ جانتے تھے کہ دائم پولیٹیشن ہے اور پولیٹکس میں ان لوگوں کے لئے بہت کام تھا اور دائم آگے بھی ان کے لیے بہت کچھ کر سکتا تھا اسی لئے اسکا کام کرنا ان کے لیے بہت زیادہ ضروری تھا

---

ڈاکٹر اس کے ہاتھ کی پٹی کر رہی تھی۔ جبکہ جانو سائیں کو بہرام نے اپنے سینے سے لگایا ہوا تھا وہ اس کے درد کو شدت سے محسوس کر رہا تھا۔

جب جانو سائیں مسلسل روتے ہوئے درد سے کانپ رہی تھی۔ بہرام سے چپ کرواتے ہوئے ڈاکٹر سے انجکشن لگا رہا تھا جس پر جانو سائیں کے رونے میں اور بھی شدت آ گئی

ڈاکٹر آرام سے لگائیں اسے درد ہو رہا ہے بہرام نے غصے سے ڈاکٹر کو دیکھتے ہوئے کہا۔ جب کہ اس کی بات سن کر پٹی باندھنے کے بعد ڈاکٹر اب مسکرانے لگی تھی اس نے کبھی کسی کو اس طرح سے کسی کی پرواکرتے نہیں دیکھا تھا

ہسپتال میں لوگوں کا ہجوم آتا تھا لیکن ان دونوں بھائی بہن کی محبت اسے نارلی لگ رہی تھی۔

شاہ صاحب ابھی میں نے انجکشن لگایا ہی نہیں ہے کہ ان کے رونے میں پہلے ہی شدت آ گئی یہ انجکشن کا درد محسوس کیے بنا ہی رو رہی ہے یقین کریں حورم آپ کو بالکل تکلیف نہیں ہو گی وہ اسے سمجھاتے ہوئے مسکرا کر بولی

جب جانو سائیں فوراً نفی میں سر ہلاتے ہوئے اس کا ہاتھ دور کرتے ہوئے مزید بہرام کے سینے میں گھسنے لگی۔ مجھے نہیں لگوانا انجیکشن وہ مدھم آواز میں منمنائی تھی۔

اس سے آپ کا درد کم ہو جائے گا پلیز مجھے میرا کام کرنے دیں ڈاکٹر نے پھر سے اس کا بازو تھامنا چاہا۔ جب اس نے امید بھری نظروں سے بہرام کی طرف دیکھا جبکہ دل تو خود اتنی زیادہ ڈری ہوئی تھی کہ کچھ بول ہی نہیں پا رہی تھی۔

نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے میری گڑیا بالکل ٹھیک ہے آپ نے پٹی باندھ کے دوائی لگا دی ہے نا اب وہ ٹھیک ہو جائے گی اسے اسی طرح سے اپنے ساتھ لگے دیکھنے بہرام نے ڈاکٹر کو دوسری طرف آنے سے کا اشارہ کیا۔

جو سمجھتے ہی ڈاکٹر فوراً اپنا انجکشن لیے بہرام کے پیچھے سے دوسری طرف آئی تھی۔ جانو سائیں اس کے سینے میں منہ دیے ڈاکٹر کو نہ تو دیکھنا چاہتی تھی نہ ہی اس سے بات کرنا چاہتی تھی۔

میرا بچہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا ہم دادو سائیں کو بھی نہیں بتائیں گے ورنہ وہ پریشان ہو جائیں گی صبح وہ آئیں گی تو ہم خود انہیں سکون سے ساری بات سمجھ آئیں گے ورنہ وہاں پریشان ہو جائیں گی وہ آہستہ آہستہ اسے بات سمجھا رہا تھا جب اچانک جانو کی منہ سے سی کی آواز سنائی دی۔

کیسی ڈاکٹر ہیں آپ میں نے منع کیا تھا نا آپ کو اپنے ہاتھ کو ڈاکٹر کا شکار بنتے دیکھ کر وہ صدمے سے کہنے لگی۔۔

سورء حورم یہ آپ کے لیے ضروری تھا ڈاکٹر مسکراتے کر اس کے سرخ گالوں کو اپنے ہاتھوں سے چھوتے ہوئے سمجھایا

۔

یہ کیا بات ہوئی پیشنٹ کی کوئی اپنی مرضی ہی نہیں ہے کہا تھا کہ مجھے انجیکشن نہیں لگوانا تو کیوں لگایا آپ نے لالا سائیں پوچھیں ان سے۔ جانو سائیں ڈاکٹر کو گھورتے ہوئے بہرام سے کہنے لگی

اب اعتبار ایسا تھا کہ اگر بہرام یہاں خاموش ہو جاتا جانو سائیں کو بالکل اچھا نہیں لگتا اور جس طرح سے وہ اس حادثے کے بعد اس کے قریب ہوئی تھی وہ اسے خود سے دور کرنے کی غلطی نہیں کر سکتا تھا

اسی لیے غصے سے ڈاکٹر کو گھورتے ہوئے پوچھنے لگا ڈاکٹر بھی سمجھتے ہوئے اس کا ساتھ دینے لگی اور اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ بہت ضروری ہے اس سے اس کا درد کم ہو جائے گا۔

اگر یہ میری گڑیا کے لیے ضروری نہ ہوتا تو پھر بتاتا میں آپ کو جب تک میری گڑیا کی مرضی نہ کوئی اس کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتا۔ وہ ڈاکٹر کو مصنوعی غصے سے بولتے ہوئے بولا۔

ایم ریلی سوری سر اگر یہ ضروری نہیں ہوتا تو میں ایسا ہرگز نہیں کرتی۔ ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا جب کہ وہ اب اس کا شکریہ ادا کرنے لگا اور اس کا شکریہ ادا کرنا بھی جانو سائیں کو بالکل پسند نہیں آیا تھا۔

ایک تو وہ اسے زبردستی انجیکشن لگا گئی تھی اوپر سے اس کا بھائی اسے تھینک یو بول رہا تھا۔ڈاکٹر کے باہر جاتے ہی اس نے ایک نظر دل کو دیکھا تھا۔جو بہت پریشان تھی

وہ بہت دیر سے ان لوگوں کے بارے میں سوچ رہا تھا شاید یہ کام چوروں کا تھا وہ لوگ چوری کی نیت سے آئیں تھے ۔لیکن اس سے پہلے ہی پکڑے جانے کے ڈر سے بھاگ نکلے اور شاید ہڑبڑی میں ہی جانو پر وار کر دیا جو بھی ہوا بہت بُرا ہوا خدا کا شکر تھا کہ حورم کو زیادہ چھوٹ نہیں لگی۔

وہ اسے شہر کے سب سے بڑے ہسپتال میں لیا تھا ڈاکٹر نے جانے کی اجازت دے دی تھی لیکن پٹی چینج کروانے کے لیے کل دوبارہ آنا تھا۔اسی لیے اب اس نے دل کو مخاطب کیا جو اپنی ہی سوچوں میں گم تھی

دل تم اسے لے کر باہر آؤ تب تک میں جا کر گاڑی نکالتا ہوں اور ہاں آتے ہوئے فائل لے آنا کل واپس آنے حورم کی پٹی چینج کروانے کے لیے اس کے کہنے پر دل نے سر ہاں مں سر ہلایا جس پر بہرام مسکرا کر باہر نکل گیا۔

دل دیدہ مجھے لگتا ہے وہ لوگ چور تھے اور ہمارے گھر میں چوری کرنے کی نیت سے آئے تھے بہرام کے جاتے ہی وہ دل سے کہنے لگی۔اور ساتھ اپنے ہاتھ پر پٹی دیکھ رہی تھی جو اسے یاد دلا رہی تھی کہ اسے بہت گہری چھوٹ لگی ہے

ہاں شاید خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ بہرام سائیں ہمارے پاس تھے اگر وہ نہیں ہوتے تو میں تمہیں اکیلے کیسے بچاتی اور وہ لوگ ہمارے ساتھ کچھ بھی دل نے گھبراتے ہوئے بات آدھوری چھوڑ دی

زرا سوچو میں تمہیں یہاں لے کر کیسے آتی اس نے کانپتے ہاتھوں سے جانو سائیں کے ہاتھ پکڑے اسے ایک پل کے لیے لگا تھا جیسے آج وہ اپنی بہن کو کھو دے گی

آپ فائل لے کر آئیں تب تک میں واش روم ہو کے آتی ہوں بہت ارجنٹ جانا ہے اس نے مسکراتے ہوئے معصوم سی شکل بنائی تو دل مسکراتے ہوئے باہر فائل لینے چلی گئی۔

. . . . . .

دل فائل لینے جا چکی تھی جبکہ جانو سائیں بھی باہر آئی تھی۔

ابھی وہ کاؤنٹر کی طرف جا رہی تھی جب اس کی نظر واجد پر پڑی یہ تو وہی ہیں جو اس دن ان کے ساتھ تھے جنہوں نے مجھے پیسے دیے تھے اس نے فوراً اسے پہچان لیا

السلام علیکم بھائی کیسے ہیں۔۔۔۔!!واجد اپنی سوچ میں گم کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اس کی آواز پر اسے دیکھنے لگا

وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں اور یہاں کیسے یہ کیا ہوا آپ کو وہ اس کے کندھے پر پٹی دیکھ کر پوچھنے لگا

جب سے یہ لڑکی رائم شاہ سوری کی منظور نظر بنی تھی وہ اکثر اس کے بارے میں سوچتا رہتا

شاہ اپنی چیزوں کی بہت حفاظت کرتا تھا اپنی چیزوں کو کسی کو چھونے تک نہ دیتا اور اب تو بہت جلد یہ لڑکی بھی اس کی ملکیت میں شامل ہونے جا رہی تھی۔اور اسے اس طرح سے زخمی حالت میں دیکھ کر واجد پریشان ہوا تھا

آپ کو پتہ ہے ہمارے گھر میں چور آ گئے تھے لیکن میں نے بہت بہادری سے ان کا سامنا کیا اسی لئے وہ مجھے زخمی کر کے بھاگ گئے اس نے بتاتے ہوئے کچھ اپنی طرف سے لگایا تھا آخر یہ بندا اتنے سارے بوڈی گارڈ کے ساتھ رہتا تھا اسے پتہ ہونا چاہیے تھا کہ جانو سائیں بہت بہادر لڑکی ہے

یہ تو بہت برا ہوا آپ ٹھیک تو ہیں وہ پریشانی سے پوچھنے لگا اگر شاہ کو پتہ چل جاتا کہ اس کے گھر میں چور آئے ہیں تو ان کو چوروں کا نقشہ بدل دیتا

میں تو بالکل ٹھیک ہوں لیکن ٹھیک نہیں ہوں گے میں نے ان کی حالت ہی ایسی کر دی تھی اس کا انداز ایسا تھا کے سامنے کھڑا شخص بھی مسکرا دیا۔اس لڑکی کو دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا کہ وہ کسی سے مقابلہ کر کے آئی ہے۔

کیونکہ اسکا معصوم سا چہرا بتاتا تھا جنگ کا اعلان سن کر بے ہوش ہونے والے میں سے ہے لیکن اس کی بہادری پر بات نہ کرتے ہوئے وہ اسے شاہ کے بارے میں بتانے لگا

کل جلسے کے دوران ان پر نے حملہ کیا ہے شاید دوسری پارٹی کے لوگوں نے وہ اس وقت اندر ہیں آرام کر رہے ہیں اس نے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بتایا

تا کہ اس کے چہرے کے تاثرات کو سمجھ کر شاہ کو کچھ بتا سکے کہ یہ لڑکی اس کے بارے میں کیا سوچتی ہے۔

بہت برا ہوا کیا میں ان سے مل سکتی ہوں ایک پل میں ہی اس کے چہرے کے تاثرات بدل چکے تھے اس کے چہرے پر فکر مندی تھی جو دیکھ کر یقیناً شاہ کو بہت خوشی ہوتی اور شاہ کی خوشی کے بارے میں سوچتے ہوئے واجد نے فوراً ہاں میں سر ہلایا تھا

اگر وہ اس وقت شاہ کو ڈسٹرب کرتا تو یقیناً اس کے قہر کا نشانہ بنتا لیکن جب سے یہ لڑکی اس کی زندگی میں آئی تھی وہ تو بہت بدل گیا تھا بات بات پر مسکرانے لگا تھا خوش رہنے لگا تھا اب یہ لڑکی اس سے ملنے کی خواہش کر رہی تھی۔

اگر اس وقت وہ شاہ کے آرام کے خیال سے اس لڑکی کو اس سے ملنے کا موقع نہ دیتا تو شاہ نے اس کا جینا حرام کر دینا تھا

جی ضرور آئیں اس نے دروازہ کھولتے ہوئے اسے اندر بلا شاہ نے فوراً دروازے کی طرف دیکھا تھا۔

واجد میں نے تمہیں کتنی بار منع کیا ہے میں اکیلا رہنا چاہتا ہوں مجھے ڈسٹرب مت کرنا تو یہاں کیوں آئے ہو وہ ابھی بول ہی رہا تھا کہ اسے اندر آتا دیکھ کر خاموش ہو گیا۔

سوری میں چلی جاؤں گی میں بس آپ کی عیادت کے لیے آئی ہوں لگتا ہے آپ میری وجہ سے ڈسٹرب ہو گئے ہیں میں بعد میں آؤں گی اس کے غصے کو دیکھتے ہوئے وہ معصومیت سے کرتی واپس باہر جانے لگی

پہلے تو شاہ کو یقین ہی نہیں آیا کہ وہ اس کے سامنے کھڑی ہے پھر فوراً سے اٹھ کر اس کے قریب آیا اور اگلے ہی پل اس کا ہاتھ تھام لیا۔ میرا وہ مطلب نہیں تھا۔ میرا مطلب ہے مجھے لگا واجد ہے۔ وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے تھامے اسے دیکھتے ہوئے بولا

نہیں آپ آرام کریں گے میں دوبارہ آجاؤں گی میری سسٹر بھی میرا انتظار کر رہی ہیں وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی جبکہ ساتھ ہاتھ اب بھی شاہ کے ہاتھ پر تھا جب کہ دائم کی نظر اس کے کندھے کے زخم پر جسے محسوس کرتے ہی واجد بولا تھا۔

ان کے گھر میں چور آ گئے تھے چور نے حملہ کیا ہے جس کی وجہ سے انہیں چوٹ لگ گئی ہے واجد نے فوراً بات شروع کی تھی

لیکن میں نے بہت بہادری سے ان کا سامنا کیا چور کو اس سے زیادہ چوٹ لگائی ہے میں نے وہ ایک بار پھر سے اپنی بہادری کے قصے سنانے لگی۔

جب کہ دائم مسلسل اس کے ہاتھ پر بندھی پٹی کو دیکھ رہا تھا۔ درد ہو رہا ہو گا اس کے لہجے میں اتنی نرمی تھی کہ واجد بھی اسے دیکھتا رہ گیا پچھلے سات سال کے دوران یہ نرمی اس نے اس کے لہجے میں کبھی محسوس نہیں کی تھی

ارے نہیں نہیں اتنا درد نہیں ہو رہا دور ان چوروں کو ہو رہا ہو گا جن کی میں نے پٹائی کی تھی ہے خیر اب میں چلتی ہوں باہر میری بہن اور میرے بھائی انتظار کر رہے ہوں گے ان شاءاللہ پھر ملاقات ہو گی

آپ کے پیسے بھی آپ کو لوٹا دوں گی سوتی اس دن میں نے آپ کو پیسے نہیں دے سکی۔۔۔ میں پھر آوں گی ملنے کے لیے وہ کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکل چکی تھی۔ جب دائم نے اس کو دیکھا

پے اکر اس کے گھر میں کون آیا تھا۔ اور ان کی وہ حالت کرو کہ ساری زندگی کسی کے گھر میں جانے کے قابل نہ رہے وہ غصے سے واجد کو دیکھ کر بولا کہ اس کی آنکھوں کی سرخی دیکھ کر واجد ہاں میں سر ہلاتا باہر نکل گیا تھا۔

جانو دل کے پاس آئی تھی جہاں وہ فائل لے چکی تھی اور اب اس کی میڈیسن لے رہی تھی اس کے آتے ہی وہ دونوں باہر کی طرف چلی گئی جہاں بہرام ان کا انتظار کر رہا تھا

---

شازم یہاں تو گیا تھا لیکن یہاں آکر بھی اسے مایوسی ہی ہوئی تھی کیونکہ بہت کوشش کے باوجود بھی وہ اُس لڑکی کو نہیں دیکھ پایا کیونکہ وہ گھر پر ہی نہیں تھی۔

جبکہ شازم کی شامت تو تائشہ کے ہاتھوں پکی آنی تھی کیونکہ وہ اسے پہچان چکی تھی۔ اس نے کیسے سوچ لیا تھا وہ ماں ہو کر اسے نہیں پہچانے گی فی الحال تو وہ تائشہ کے جوتے کو دیکھ رہا تھا

ہاں تائشہ اپنے بچوں کو جوتے سے مارتے ہوئے بالکل بھی نہیں شرماتی تھی بے شک وہ اب جوان ہی کیوں نہ ہوں

اب کوئی فائدہ تو تھا نہیں چھپانے کا اس لیے شازم نے سب کے سامنے اعلان کیا تھا کہ وہ شازم ہے اور نور کے جو ارمان تھے اپنے میکے والوں سے جازم کو ملانے کے وہ ادھورے ہی رہ گئے۔

لیکن پھر بھی اس نے سب کو بتا ہی دیا تھا کہ جازم بالکل شازم جیسا ہی ہے نیچر وائز نہیں صرف شکل ایک جیسی ہے ۔شازم بہت شرارتی ہے جبکہ جازم اپنی ڈیوٹی کی طرح بہت سخت۔

اس کی شرارتوں پر نور کے گھر والے بھی شازم سے مل کر بہت خوش ہوئے تھے ہاں لیکن وہ جازم کی امید لگا کے بیٹھے تھے یہ الگ بات تھی۔

واپسی کا سفر شروع ہونے تک شازم اس کا انتظار ہی کرتا رہا لیکن اس کو دیکھنا نصیب میں ہی نہیں لکھا تھا ابھی تو وہ اسے کیسے دیکھ سکتا اسی لئے مایوسی سے واپسی کا سفر شروع ہو گیا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

نہیں بہرام سائیں مجھے نہیں لگتا کہ یہ چوروں کی حرکت ہے اگر یہ چوروں کی حرکت ہوتی تو وہ سیدھی طرح گڑیا سائیں پر حملہ نہیں کرتے اور گڑیا سائیں پر حملہ کرنے کا یہی مطلب ہے کہ وہ یہاں اسی مقصد کے لیے آئے تھے جازم نے پورے کمرے کی تلاشی لیتے ہوئے بولا تھا

لیکن جانو سائیں کا دشمن کون ہو سکتا ہے جازم لالا۔۔۔۔!؟

وہ تو اکیلی گھر سے بھی باہر نہیں نکلتی دل پریشانی سے اس کا پروفیشنل انداز دیکھ کر بولی تھی

ضروری نہیں جس نے دشمن نہ بنائیں ہوں اس کے دشمن نہ ہوں یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ہم جیسے گڑیا سائیں کا دشمن سمجھ رہے ہو وہ بہرام سائیں کا دشمن ہو اس کا ارادہ بہرام سائیں پر حملہ کرنے کا ہو لیکن جو سامنے آیا اسے پر حملہ کر دیا

ایک بات یاد رکھنا آجکل کے چور ہر طرح کے کیس سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ کارروائی کے دوران اگر کسی پر حملہ کریں گے تو بری طرح سے پھس سکتے ہیں اس لیے اپنے دشمنوں پر دھیان رکھو اور اپنا بھی دھیان رکھنا

ہو سکتا ہے کہ وہ دوبارہ ایسی کوشش کریں کیونکہ وہ لوگ چور نہیں تھے یہ بات میں گرنٹی دے کر کہہ سکتا ہوں خیر مجھے کچھ ضروری کام ہے شام میں کوشش کروں گا آنے کی۔

وہ دل کے سر پہ ہاتھ پھیرتا ہوا بہرام سے ملنے لگا جبکہ کندھے پر بڑی چوٹ لگنے کی وجہ سے درد کی شدت سے حورم اس وقت بخار میں تپ رہی تھی۔

اور وہ جانتا تھا وہ بخار کی شدت میں اکثر وہ بہت چڑچڑی اور ضدی ہو جاتی تھی۔ اور اگر اس نے اس اس وقت جازم کو یہاں دیکھ لیا تو وہ اسے روکنے کی فرمائش کرے گی اور پھر اس چھوٹی سی گڑیا کی ضد کے آگے جازم کو اپنا کام ضرور اگنو کرنا پڑے گا جو وہ نہیں چاہتا تھا

جب سے جانو سائیں پر حملہ ہوا تھا دل بالکل خاموش سی ہو گئی تھی بہرام جو کہہ رہا تھا وہ فورا مان رہی تھی اس کی خاموشی بہرام کو بالکل اچھی نہیں لگ رہی تھی وہ تو اسے خود سے لڑتی جھگڑتی ہی پسند تھی لیکن فی الحال وہ سمجھ سکتا تھا کہ حورم کی طبیعت کی وجہ سے یہ طوفان خاموش ہے

اور دوسرا انقلاب یہ ہوا تھا کہ جازم کے جانے کے بعد اپنے ساتھ ساتھ اس نے بہرام کے لیے بھی چائے بنائی تھی جیسے لیتے ہوئے اس نے شرارت سے اس کے ہاتھ کو پکڑا تھا جب کہ وہ اس کا لمس محسوس کرتی اور اپنا ہاتھ چھڑا کر اندر چلی گئی تھی

اس حادثے کی وجہ سے جانو سائیں اس کے بہت قریب آچکی تھی جس کی وجہ سے وہ بہت خوش تھا اور اسے یقین تھا کہ بہت جلدی کو اپنی دل کو بھی منا لے گا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

میں کچھ دنوں کے لئے ملتان جا رہا ہوں اور جب تک میں ملتان سے واپس آتا ہوں تب تک اگر میرا کام نہیں ہوا تو میں تم لوگوں کا وہ حال کروں گا کہ زندگی بھر کسی کی جان لینے کے قابل نہیں رہو گے

دائم شاہ اس وقت اس گروپ کے لیڈر سے بات کر رہا تھا

آپ بالکل بے فکر ہو جائیں سر اس بار آپ کا کام ضرور ہو گا اور فکر مت کریں اس لڑکی کی جان تو ہم ضرور لیں گے

وہ بھی آپ کے سامنے آپ ملتان پہنچے آپ کے ملتان پہنچنے سے پہلے پہلے وہ لڑکی وہاں پر موجود ہو گی اور آپ کے سامنے ہی ہم اس لڑکی کے ٹکڑے ٹکڑے کریں گے۔

آپ بے فکر ہو جائیں اس بار آپ کے کام میں کوئی غلطی نہیں ہو گی گینگ کے لیڈر نے کہا اس کا ارادہ دائم کو خوش کرنے کا تھا کیونکہ سیاست ایک ایسا جال ہے جس میں آئے دن اپنے راستے سے کہیں کانٹوں کو ہٹانا پڑتا ہے۔

اور اس طرح سے کسی پولیٹیشن کی ٹیم کا حصہ بننا ان لوگوں کو بے انتہا دولت سے مالا مال کر سکتا تھا۔ اور وہ لوگ پیسے کے لیے کوئی بھی حد پار کرنے کو تیار تھے۔

ایک چھوٹی سی لڑکی کو راستے سے ہٹا کر اتنے بڑے پولیٹیشن کی ٹیم کا حصہ بننے کا موقع وہ اپنے ہاتھ سے جانے نہیں دے سکتے تھے

ٹھیک ہے میں اس لڑکی کو اپنی آنکھوں کے سامنے مرتے دیکھنا چاہتا ہوں پھر اگلی ملاقات ملتان میں ہو گی۔ اور اس کے موت کا ویڈیو میں بہرام شاہ کو سینڈ کروں گا۔ جسے دیکھ کر وہ تڑپ تڑپ کر مرے گا۔

فون بند کرتے ہوئے اس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ کھلی تھی۔ بس کچھ پل اور پھر اس نے وہ منظر دیکھنا تھا جسے دیکھنے کے لئے وہ پچھلے پندرہ سال سے دن راگ تڑپ رہا تھا بہرام شاہ کو تڑپ تڑپ کر مرتے دیکھنا۔

دوسری طرف وہ اس وقت واجد کا بے چینی سے انتظار کر رہا تھا جو آ کر یہ بتانے والا تھا کہ اس کی شہزادی پر حملہ کس نے کیا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

جازم بہرام کے گھر سے نکل کر سیدھا کراچی کی طرف آیا تھا یہ تقریبا دو گھنٹے کا سفر تھا جیسے تہہ کرتے ہوئے جازم مسلسل زمل کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

گبڑ کی ساری انفارمیشن وہ لے چکا تھا ضرورت سے زیادہ صاف ریکارڈ تھا اس کا۔ لڑکوں کی مار پیٹ۔ راہ چلتی لڑکی پر لائن مارنے۔ اور اندر رہی اندر سمگلنگ کا کام کرنا لیکن اس سب کے باوجود بھی مجال ہے جو اس کا کوئی ریکارڈ پولیس کی بک میں شامل ہو

وہ اپنے کام بڑی صفائی سے کرتا تھا لیکن پولیس کی مار سے بہت ڈرتا تھا اور یہ ساری باتیں سے چھوٹے جاسوس نے بتائی تھی جو پچھلے کچھ دنوں سے زمل کے کہنے پر اس پر نظر رکھے ہوئے تھا

زمل جاننا چاہتی تھی آخر یہ لڑکا ہر اس جگہ کیسے پہنچ جاتا ہے جہاں وہ شارق کو ڈھونڈنے جاتی ہے چھوٹا جاسوس یہ ساری باتیں تو پتہ نہیں لگا سکا ہاں لیکن گبڑ کی ساری انفارمیشن جازم تک پہنچا چکا تھا۔

جازم کو یہ بچہ بہت اچھا لگتا تھا جو بنا کسی مطلب کے ان کی نہ صرف مدد کرتا تھا بلکہ اپنی جان پر کھیل جاتا تھا جازم نے اس کی پڑھائی کا سارا خرچہ اپنے سر لے رکھا تھا لیکن یہ بات الگ تھی کہ بڑھتا کم تھا اور مستیاں زیادہ کرتا تھا

جاز ملالہ یہاں اندر ہے وہ کپڑے کا بچہ جو زمل باجی کو بہت تنگ کرتا ہے۔ جایئے اور لگایئے ہتھکڑی براہیرو بن کے گھومتا ہے اپنے آپ کو کسی فلم کا ہیرو سمجھتا ہے غنڈا کے ہیں کا۔

چھوٹا جاسوس ابھی بول ہی رہا تھا کہ جازم اندر چلا گیا پیچھے ہی وہ بھی آ گیا اور وہی سامنے پتے پہ پتا پھینکتے لڑکے پر چھوٹے جاسوس نے اشارہ کیا۔

جازم نے پہلے تو اس کے سٹائل کو دیکھتے ہوئے ٹھنڈی سانس بھری پھر غصے سے آگے بڑھتے ہوئے اس کے گربان کو پکڑا اور بنا اس کی بات سنتے ہوئے سے گھسیٹتے ہوئے باہر لا کر اپنی گاڑی میں ڈالا

جبکہ گبڑا اس کے غصے کو سمجھے بغیر اپنے ہی بولے کے جا رہا تھا۔

ابے بھائی کون ہے تو۔۔۔۔!! کیوں اتنے زور سے پکڑا ہوا ہے ابے بھائی۔۔۔۔۔!! کوئی جواب تو دے۔۔۔ تو بولتا ہے دو دو ہاتھ کر لیتے ہیں۔۔۔ لیکن جب اس نے پولیس کی جیپ دیکھی تو اس کا منہ بند ہو گیا۔

لیکن تھوڑی دیر کے بعد اس کا باجا پھر سے بجنے لگا صاحب جی میں نے کیا کیا ہے۔۔۔!! صاحب جی مجھے کہاں لے کر جا رہے ہو۔۔۔!! کہیں تم پولیس میں تو نہیں۔۔۔۔!! قسم لے لو صاحب جی ماں کی قسم صاحب جی کبھی کوئی غلط کام نہیں کیا۔

بکواس بند کرو ماں کی قسم کھاتے شرم نہیں آتی وہ غصے سے دھاڑتے ہوئے بولا تھا۔

صاحب میں نے کوئی غلط کام نہیں کیا میرے کو جانے دو صاحب جی میں نے کچھ نہیں کیا قسم سے وہ راکا کے لوگ ہی میرے ساتھ پنگا لے رہے تھے ایک دو گھسے میں نے بھی لگا دیے وہ نجانے کس بارے میں بات کر رہا تھا

لیکن جازم کو اس کی اس اصول تقریر س ء کوئی لینا دینا نہ تھا اپنی بکواس بند کرو اور خاموشی سے بیٹھو زمل جنید خان کو کتنے دنوں سے تم مسلسل تنگ کر رہے ہو

کیا سمجھا تھا کوئی بے بس بے سہارا لڑکی ہے جیسے تم جیسا سڑک چھاپ غنڈا تنگ کرے گا تو کوئی کچھ نہیں بولے گا وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

صاحب جی میں کچھ بھی برداشت کر لے گا لیکن بسنتی کا نام مت لو اس کا میرے کام سے یا میری لڑائی سے کوئی لینا دینا نہیں ہے کہیں کہیں اس نے پرچہ تو نہیں کروادیا مجھ پر زمل کے ذکر پر محبت سے بولتے ہوئے وہ اچانک ہی صدمے سے بولا تھا۔

اس نے کیا کروایا ہے کیا نہیں وہ تو تجھے تیرے سسرال جا کے پتہ چلے گا۔ اس کے انداز نے جازم کو مزید غصہ دلایا تھا

نہیں میرے کو نہیں جانا سسرال میں شادی کے بعد سسرال جائے گا ہمارے ہاں شادی سے پہلے سسرال جانے کا رواج نہیں ہے گبڑ اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے تیزی سے بولا تھا۔

لیکن ہمارے ہاں رواج ہے شادی سے پہلے سسرال لے جا کر خاطر داری کرنا آپ اپنے رواج تو ہم ضرور نبھائیں گے اس کی بات کا جواب اسی کے انداز میں دیتا ہوا وہ گاڑی کی سپیڈ بڑھا چکا تھا

جب کہ گبڑ بس یہی سوچ رہا تھا کہ اس خاطر داری کے بعد وہ کتنے دن سکون سے کرسی پر بیٹھ نہیں پائے گا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بخار کی شدت میں بحال وہ اس وقت باہر بیٹھی دادو سائیں سے پیار لے رہی تھی جب کہ دادو اپنی پوتی کی حالت دیکھ کر پریشان ہوئے جا رہیں تھیں

کبھی زندگی میں اتنا درد محسوس نہیں کیا تھا یہی وجہ تھی کہ اس وقت اس کی بری حالت ہو رہی تھی اور بخار الگ سے جو سب کو پریشان کئے جا رہا تھا بہرام چار بار ڈاکٹر کو بلا چکا تھا

اور ڈاکٹر نے یہی کہا تھا کہ وہ جلدی ٹھیک ہو جائے گی جبکہ اس کا چڑچڑا پن اور ضدی انداز دیکھتے ہوئے ہر کوئی سے ہاتھ کا چھالا بنائے ہوئے تھا

لالہ سائیں آج تو آپ کا اور میرا میچ تھا نا بیڈ منٹن کا وہ دادو سائیں کی گود میں سر رکھے ذرا سی آنکھیں کھول کر بولی۔

میری گڑیا تم جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ پھر ہم روز کھیلیں گے وہ اسے محبت سے پچکارتے ہوئے بولا

نہیں میچ ابھی اور اسی وقت ہو گا میری جگہ دل دیدہ میچ کھیلیں گی اور اگر ہم جیت گئے تو آپ کو دو دن ہمارا غلام بن کر رہنا ہو گا وہ بھی جب ہم چاہیں گے تب وہ فیصلہ کرتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ چکی تھی

جبکہ اس کا دھیان اپنے درد سے ہٹانے کے لیے دل اور بہرام فوراً اس میچ کے لیے مان گئے تھے۔اور جیسے ہی میچ شروع ہوا دل کو احساس ہوا کہ وہ بیڈ منٹن میں اس کے سامنے چھوٹی بچی ہے

جبکہ جانو سائیں تو اپنے کالج کی جانی مانی بیڈ منٹن پلیئر تھی اسے کوئی آسانی سے نہیں ہرا سکتا تھا اور سامنے کھڑے چیمپئن کا مقابلہ کرنا دل کے بس سے باہر تھا۔

تیار رہنا دو دن کی غلامی کے لیے وہ اس کے کان میں گنگنایا تھا ارادہ یہ بتانے کا تھا کہ وہ ہارنے کا ارادہ بلکل نہیں رکھتا اور یہ بات تو دل بھی جانتی تھی کہ وہ مذاق میں بھی کسی سے نہیں ہارتا اور جانو سائیں کوئی ایسی ویسی پلیئر نہیں تھی وہ اچھے سے جانتی تھی کہ کون جان بوجھ کر ہار رہا ہے اور کون محنت سے جیت رہا ہے

اگر وہ جانو سائیں کو خوش کرنے کی چھوٹی موٹی کوشش کر بھی لیتا تو اس کے ناراض ہونے کے زیادہ چانسز تھے اس لیے دل کو یہ میچ بڑی بری طرح سے ہارنا پڑا

ہاتھ تو اس کھیل کا فیصلہ یہ ہے کہ اب جب جانو سائیں اور دل سائیں بالکل ٹھیک ٹھاک ہو جائیں گیں تو دو دن تک یہ میری غلامی کریں گیں وہ چائے کا کپ اپنے ہاتھ میں لے کر مسکراتے ہوئے بولا تھا

جب کہ سارا دھیان جانو سائیں کے بگڑے ہوئے چہرے پر تھا۔ اگر میں ہارتی تو دل دیدہ غلامی نہیں کرتی اسی طرح سے اگر دل بھی دل دیدہ ہاری گئی ہیں تو اس میں میری کوئی غلطی نہیں ہے اب دو دن کی غلامی دل دیدہ اکیلے کریں گے

۔

غلامی کی بات اور مقدم شاہ کی بیٹی مان جائے ہر گز نہیں اسی لئے فورا اپنی طرف سے جھنڈا لہراتے ہوئے اس نے بتا دیا کہ ہاری دل ہے وہ نہیں جبکہ اس کی چالاکی پر بہرام قہقہ لگا کر ہنسا تھا

تو ٹھیک ہے اپنی شرط یاد رکھیں میڈم اب جب میرا دل چاہے گا آپ دو دن تک میری غلامی کریں گی یہ نہ ہو کہ غلامی کے بات سن کر آپ بھاگ جائیں وہ اسے دیکھتے ہوئے دلکش انداز میں مسکرایا تھا۔

میں کردم شاہ کی بیٹی ہوں بہرام سائیں ہار کر بھاگ جانے والوں میں سے نہیں ہوں شرط کے مطابق جب آپ کہیں گے دو دن تک آپ کی غلامی کروں گی۔ اگر چاہیں تو اب بھی کرنے کو تیار ہوں دو دن آپ جو کہیں گے میں وہ کروں گی۔ وہ سینے پہ ہاتھ لپیٹے بڑی دلیری سے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی تھی

بعد میں نکار مت کر دینا بہت جلد اس کھیل کا معاوضہ حاصل کروں گا وہ دلکش انداز میں مسکراتے ہوئے بولا تو دل نے فوراہاں میں سر ہلایا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اے چھوٹی گڑیا جلدی سے یہاں آ اور اپنی مما کو بتا کے وہ کرائے دار ڈھونڈ رہی تھی نہ یہ صاحب کرائے ہیں تم لوگوں کا گھر لینا چاہتے ہیں یاسم ایک دکاندار سے پوچھ رہا تھا کہ کیا اس محلے میں سے کوئی گھر رہائش کے لیے مل سکتا ہے شارق نے اسے اسی دکاندار کے پاس جانے کے لئے کہا تھا تو کاندار نے سامنے ہی کھیلتی ہوئی ایک بچی کو پکارا

جسے پہچاننے میں یاسم کو زیادہ دیر نہیں لگی تھی یہ وہی بچی تھی جو اس کی گاڑی کے سامنے آتے آتے بچی تھی

ارے دوست آپ یہاں کیسے ہیں۔۔۔۔!!بچی بھی اگلے ہی لمحے اسے پہچان چکی تھی۔

میں بالکل ٹھیک ہوں دوست تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔!!وہ اس معصوم بچی کے ساتھ زمین پر بیٹھ کر پوچھنے لگا اتنے دنوں بعد اس بچی کو دیکھ کر اسے خوشی ہوئی تھی

میں تو یہیں رہتی ہوں وہ سامنے میرا گھر ہے بچی نے فورا بتایا تھا یاسم کو اس جگہ گھر چاہیے تھا کیونکہ شارق کے مطابق یہاں کوئی آدمی غلط کام کے لیے چھپا ہوا تھا۔

یہ ایک محلہ تھا جہاں بہت سارے گھر تھے وہ نہیں چاہتے تھے کہ یہاں پر کسی کو بھی کسی قسم کا نقصان ہو اور شارق کی انفارمیشن کے مطابق یاسم یہاں رہائش پذیر ہونے جا رہا تھا تاکہ وہ اس آدمی کو غلط کام کرنے سے روک سکے

سنو بیٹا تم لوگوں کو کرائے دار چاہیے تھا نا ان صاحب کو یہیں پر گھر چاہیے تو اپنی ماں سے بات کر کے اوپر والا کمرہ جس کا راستہ الگ سے نکلتا ہے وہ کمرہ ان کو دے دے یہ صاحب زیادہ وقت نہیں رکیں گے دو چار مہینے کی ہی بات ہے۔

اور تو کہہ دینا راشد انکل کے بھروسے کا آدمی ہے۔ بھائی جی آپ کو یہاں کوئی مسئلہ نہیں ہو گا اس گھر میں یہ بچی اور اس کی ماں ہی رہتی ہے۔ پچھلے کرائے داروں نے اپنا گھر بنا لیا اسی لئے وہ گھر چھوڑ کر چلے گئے ورنہ ان لوگوں کوئی مسئلہ نہیں تھا آپ کا راستہ الگ سے نکلے گا

اور ان کا راستہ نیچے سڑک پر ہی آتا ہے آپ آرام سے یہاں رہ سکتے ہیں کوئی مسئلہ نہیں ہو گا چھوٹی جا صاحب کو اپنے ساتھ لے جاوہ تفصیل سے بتاتے ہوئے بچی سے کہنے لگا جو اس کا ہاتھ پکڑ کب سے اس کے چلنے کا انتظار کر رہی تھی

یہ دکاندار شارق کے کسی جاننے والے کے بھروسے کا آدمی تھا جس نے اس آدمی کو سمجھایا تھا کہ یاسم کو کسی اچھی جگہ گھر دلائے اور کسی کو بھی اس پر شک نہیں ہونا چاہیے۔

بچی اسے اپنے ساتھ ایک چھوٹے سے گھر میں لائی تھی۔ مما باہر آؤ راشد انکل نے کرائے دار بھیجا ہے اور آپ کو پتہ ہے کہ یہ کرائے دار وہی ہے جو اس دن مجھ سے ملے تھے یہ میرے دوست ہیں آپ باہر آئے نہ بچی ڈور کر کچن میں گئی اور کسی لڑکی کو گھسیٹتے ہوئے باہر لائی تھی

لیکن سامنے کھڑے موجود کو دیکھ یاسم کی جیسے سانسیں ہی تھم گئی ابھی زندگی جیتے وقت ہی کتنا ہوا تھا۔ کہ اتنی آسانی سے کسی نے جینے کا حق ہی چھین لیا۔ اسے دیکھ کر تو کبھی نہیں لگا تھا کہ وہ پانچ سال کی ایک بچی کی ماں ہو گی۔

وہ مسلسل نظر جمائے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ رہا تھا جب کہ وہ اسے پہچاننے کے بعد اسے اوپر والے کمروں کے بارے میں بتا رہی تھے اس نے خود ہی راشد بھائی سے کہا تھا کہ اسے کوئی کرائے دار چاہیے۔

کافی دیر تک وہ اسے ایسے ہی بولتے ہوئے دیکھتا رہا پھر بنا کچھ کہے پلٹ گیا بچی پیچھے ارے ارے کرتی رہ گئی۔ لیکن وہ رکا نہیں

ماما لگتا ہے دوست کو ہمارا گھر پسند نہیں آیا وہ بلنکی سے جھانکتے ہوئے اسے گاڑی میں بیٹھ کر زن سے گاڑی آگے بڑھاتے دیکھ کر اداسی سے بولی جب کہ اس کی بات پر یشال مسکرا دی یہاں بہت لوگ آتے تھے اس گھر کو کرایہ پر لینے کے لئے یہ کوئی نئی بات نہ تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس بار اگر کوئی گڑبڑ ہوئی نہ تو میں تم لوگوں کو چھوڑوں گا نہیں وہ ان سب کو گھورتے ہوئے بولا اس وقت وہ لوگ گھر کے باہر کھڑے تھے۔

رات ڈھائی بجے کا وقت تھا جب آہستہ سے دیوار پھلانگ کو وہ گھر کے اندر داخل ہوئے۔ ناتو اس گھر میں کوئی سکیورٹی تھی اور نہ ہی رکھوالی کے لیے کبھی کسی جانور کو رکھا گیا تھا۔

پندرہ سال پہلے اس حادثے کے بعد حویلی بری طرح سے راکھ ہو گئی تھی جب نازیہ اپنی دونوں معصوم پوتیوں کے ساتھ ہمیشہ کے لئے شہر کے اس بنگلے میں شفٹ ہو گئی

انہیں کبھی بھی کسی قسم کے ملازم یا گارڈ کی ضرورت پیش نہیں آئی تھی یہ بات الگ تھی کہ ان کے لیے گاؤں کا آج بھی بچہ بچہ اپنی جان دینے کو تیار تھا

کمرہ وہی تھا اسی لئے انہیں کمرہ ڈھونڈنے میں زیادہ محنت نہیں کرنی پڑے اسی طرح سے وہ خاموشی سے دوسری بار کمرے میں داخل ہوئے۔

اس بار اس کمرے میں ایک لڑکی کے بجائے کوئی عورت سو رہی تھی جس سے ان لوگوں کو کوئی لینا دینا نہیں تھا انھوں نے خاموشی سے کرور فول کا رومال اس عورت کے ساتھ ساتھ لڑکی کے منہ پر بھی رکھ دیا اور ان کی بے ہوشکی کا یقین کرتے ہی لڑکی کو چھری کی مدد سے مارنے کی کوشش کرنے لگا

رک جاؤ بے وقوف تم پاگل تو نہیں ہو گئے اگر سے یہی مارنا تھا تو بے ہوش کرنے کی کیا ضرورت تھی ہمیں سب سے پہلے اسے ملتان پہنچانا ہے تاکہ دائم شاہ سوری کے سامنے اس کے دو ٹکڑے کر سکیں۔

لیڈر نے کہتے ہوئے اس پر چادر پھینکی اور پھر خاموشی سے وہ چاروں اس پانچویں وجود کو اٹھا کر باہر لے گئے۔ آگے اس کے نصیب میں کیا لکھا تھا ہیں خدا کے سوا اور کوئی نہیں جانتا تھا

---

اتنا زیادہ وقت ہو گیا ہے ابھی تک جانو سائیں اور دادو سائیں کیوں نہیں جاگی شاید جاگ رہی ہو نگی باہر نہیں آئی لگتا ہے جانو سائیں کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی ہے۔

دل اپنے کمرے سے نکلتے ہی فوراً ان کے کمرے کی طرف آئی تھی کیونکہ وہ صبح انہیں اکثر باہر بیٹھا دیکھنے کی عادی تھی۔

دو تین بار دروازہ کھٹکھٹانے کے باوجود بھی جب انھوں نے دروازہ نہیں کھولا تو دل کو فکر ہونے لگی۔ دادو سائیں دروازہ کھولیں لگتا ہے دادو سائیں ابھی تک جاگی نہیں دو تین بار دروازہ کھٹکھٹانے کے باوجود دروازہ نہ کھلنے پر دل نے یہی نتیجہ نکالا کہ دادو سائیں ابھی تک نہیں جاگیں

کوئی بات نہیں میں تھوڑی دیر ان کا انتظار کر لیتی ہوں ویسے بھی کل سفر سے تھکی ہوئیں آئیں تھیں بلکہ میں ان کے لئے ناشتہ بنا دیتی ہوں۔وہ کچھ سوچتے ہوئے کچن کی طرف آئی تھی۔ناشتہ بناتے ہوئے اسے اچانک ہی کل بہرام کی بات یاد آگئی

نہ جانے بہرام اس سے کیا کروآنے والا تھا دو دن کی غلامی میں وہ اس سے کیا کروا سکتا تھا وہ جانتی تھی وہ کبھی حد سے نہیں بڑھے گا اگر حد سے بڑھنا ہوتا تو وہ تمام حق محفوظ رکھتا تھا

لیکن اس نے کبھی بھی دل کے ساتھ ایسی کوئی غیر اخلاقی حرکت نہیں کی تھی جس پر وہ اس سے خوفزدہ ہوتی لیکن جس طریقے سے کل وہ اس سے بات کر رہا تھا۔

دل اسے لے کر تھوڑی پریشان تو تھی۔ناشتہ بناتے ہوئے اسے باہر سے کسی کے چلنے کی چاپ سنائی دیں۔لگتا ہے دادو سائیں باہر آگئیں اس نے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے باہر کی طرف قدم بڑھائے

لیکن سامنے ٹریک سوٹ میں بہرام کو باہر نکلتا دیکھ کر فوراً چھپنے کی کوشش کرنے لگی جبکہ اس کی اس حرکت پر بہرام کے لبوں پر تبسم سا آیا تھا۔

اس طرح سے چھپنے کا کوئی فائدہ نہیں دل سائیں میں آپ کا دیدار کر چکا ہوں اور یقین کریں یہ صبح میری زندگی کی سب سے حسین صبح میں سے ایک ہے وہ مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے رکا تھا۔

میں۔۔۔!میں کہاں چھپ رہی ہوں اور میں کیوں چھپنے لگی آپ سے میں تو یہ لینے گئی تھی۔جو کپ وہ دادو سائیں کے لیے لے کے جانے والی تھی اور اس کی طرف بڑھایا وہ اس پر پہلے کی طرح غصہ کیوں نہیں کر پا رہی کیوں وہ اس سے اپنی نفرت کا اظہار نہیں کر پا رہی

وہ اپنے والدین اپنے بھائی اپنے چاچا چاچی کی موت کو اس طرح سے اگنور نہیں کر سکتی تھی جس کا ذمہ دار سامنے کھڑا یہ شخص تھا۔

لیکن جانو سائیں کو اس نے بچایا تھا دل نے ایک بے بس سے دلیل پیش کی لیکن کوئی احسان نہیں تھا اس نے اپنی بہن کو بچایا تھا اس کے دماغ نے فوراً اس کی دلیل کو جھٹلا دیا تھا۔

تھینک یو سو مچ ویسے تو میں جو گنگ سے پہلے کچھ نہیں کھاتا تم نے اتنی محنت سے بنایا ہے تو میں ضرور لوں گا اس نے مسکراتے ہوئے چائے کا کپ تھام لیا اس کی نظروں سے وہ بے حد کنفیوز ہو رہی تھی۔

جسے سمجھتے ہوئے بہرام مسکراتے ہوئے باہر چلا گیا۔ اور اپنی چائے پینے لگا تھوڑی دیر کے بعد دل کو دروازے کے بند ہونے کی آواز سنائی دی تھی مطلب کہ وہ جا چکا تھا۔

تقریباً ایک گھنٹے کے بعد وہ واپس آیا چائے اور ناشتہ ٹھنڈے ہو چکے تھے نہ جانے کتنی بار دل کمرے کا دروازہ کھٹکھٹا چکی تھی لیکن نہ جانے کیا بات تھی کہ دادو سائیں کمرہ نہیں کھول رہیں تھیں۔

اسے دادو سائیں کے کمرے کے ساتھ الجھتے دیکھ وہ پوچھنے لگا۔ کیا بات ہے دل دادو سائیں ابھی تک جاگیں نہیں کیا وہ اس کے پاس آ کر پوچھنے لگا تو اس نے نفی میں سر ہلایا

ساڑھے نو بجے والے تھے اسے پتہ تھا اب دل وہاں نوکری کے لیے کبھی نہیں جائے گی لیکن اسے تو جانا تھا دادو سائیں ابھی تک کیوں نہیں جاگی تھی اس نے دو تین بار دروازہ کھٹکھٹایا تو پریشانی مزید بھرنے لگی

اس کی ڈبلیکیٹ کی کہاں ہے اس نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا جس پر دل نے کچن میں اونچی شلف کے بارے میں بتایا یقیناً اگر وہ زیادہ اونچی نہیں ہوتی تو وہ خود ہی کمرہ کھول کے دیکھ لیتی۔

بہرام سر ہلاتا چابی لینے چلا گیا لیکن جب اس چابی کی مدد سے دروازہ کھولا تو جانو سائیں کو غائب اور دادو سائیں کو بے ہوش کر دیکھ کر اس کے اپنے رونگٹے کھڑے ہو چکے تھے

. . . . . .

نور یاسم تمہیں سب سے زیادہ مس کر رہا تھا روز ٹیبل پر کہتا کہ نجانے اماں سائیں اس وقت کیا کر رہیں ہوں گیں نور کل سے واپس آئی ہوئی تھی لیکن نہ جانے یاسم کہاں تھا یہ نہیں تھا کہ وہ اسے نوٹ نہیں کرتی تھی

وہ اس کا بچہ تھا جسے پیدا کرتے ہوئے اس نے نہ جانے کتنے مصیبتوں کو جھیلا تھا ڈاکٹر نے کہا تھا کہ یاسم کی جان بچانا بہت مشکل ہے کیونکہ پریگننسی کے دوران نور نے بہت بار اس معصوم کو ختم کرنے کی کوشش کی ہے

لیکن اس کے نصیب میں دنیا میں آنا لکھا تھا وہ کیسے اس طرح سے چلا جاتا اس کے پیدا ہوتے ہی نور نے اس سے منہ پھیر لیا نہ جانے کتنے سالوں سے وہ اس کی نفرت کا شکار ہو رہا تھا۔

اس نے کبھی نور سے یا حیدر سے اس بات کا گلہ نہیں کیا تھا وہ نور کے رویے سے ہی سمجھ چکا تھا کہ وہ کیا ہے اور ایک ریپ چیلڈ کو کبھی کسی کی محبت نہیں ملتی یہ تو اللہ کا احسان تھا کہ حیدر اور زیلہ اس سے بے پناہ محبت کرتے تھے تو کیا تھا کہ اس کے نصیب میں نور کی محبت نہیں تھی

وہ تو اپنی ماں سے محبت کرتا تھا بے شمار کرتا تھا حیدر نے ہر ممکن کوشش سے نور کو سمجھایا تھا کہ جو کچھ بھی ہوا اس میں یاسم کی کوئی غلطی نہیں ہے لیکن وہ ہمیشہ اسے یہ کہہ کر چپ کرا دیتی تھی کہ میری کیا غلطی تھی

شادی کے چار ماہ بعد جب نور کو پتہ چلا کہ وہ پریگننٹ ہے تب لندن میں اس کا علاج چل رہا تھا وہ زندگی کی طرف واپس لوٹ رہی تھی لیکن اس خبر نے اسے ایک بار پھر سے اندھیروں میں دھکیل دیا

دوبار اس بچے کو ختم کرنے کی کوشش میں نور کی اپنی زندگی بہت مشکل سے بچی تھی لیکن وہ اتنی سخت دل ہو چکی تھی کہ اپنے آپ کو ختم کرنے کے لیے بھی تیار تھی ایک بار اپنے ہاتھ کی کلائی کو کاٹ کر اس نے یاسم کی زندگی خطرے میں ڈالی تو دوسری بار زہر کھا کر اس نے اسے ختم کرنے کی کوشش کی

لیکن وہ بہت سخت جان تھا اسے کچھ بھی نہ ہوا حیدر نے اسے یقین دلایا کہ وہ کبھی کسی کو پتہ نہیں چلے گا کہ یہ اس کا بچہ نہیں ہے لیکن پھر بھی بہت سارے لوگ اس حقیقت سے واقف تھے

یاسم فیملی کی طرف نہیں جاتا تھا اسے لگتا تھا کہ سب کے بیچ میں سب لوگ اسے کسی گندے ڈھیر کی طرح دیکھ رہے ہیں اسے ان سب لوگوں سے خوف آتا تھا جو زہ معنی انداز میں اسے دیکھتے ہوئے مسکراتے تھے

وہ ان کی مسکراہٹ کا مطلب 13 سے 14 سال کی عمر میں ہی سمجھنے لگا تھا اور پھر اپنی ماں کی نفرت کو دیکھتے ہوئے اس نے ایک رات وہ راز بھی سن لیا جو اس کا باپ اس سے چھپانے کی کوشش کر رہا تھا

اپنی ذات کے لیے یہ حقیقت جان کر یاسم کو لگا کے اس دنیا میں اس کا کوئی اپنا نہیں ہے لیکن حیدر نے اسے نہ صرف ایک باپ کا پیار دیا بلکہ وہ اس کا ایک بہترین دوست بھی تھا جس کے ساتھ وہ اپنی ہر بات آسانی سے شیئر کر سکتا تھا۔

آج صبح تک کتنا خوش تھا وہ اپنے باپ کو نشال کے بارے میں سب کچھ بتانے جا رہا تھا لیکن آج اس سے یہ خوشی بھی چھین چکی تھی کل تک جس لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کرنے کے بارے میں سوچ رہا تھا آج اسے یہ بتا چلا تھا کہ وہ لڑکی تو پہلے ہی کسی اور کی ہو چکی ہے

اس نے گھر میں قدم رکھتے نور کو سامنے صوفے پر بیٹھے ہوئے دیکھا اس وقت شاید وہ اس کی نظروں کی نفرت کو برداشت نہیں کر پاتا اسی لئے خاموشی سے وہی سے پلٹ گیا حیدر اس کے اس طرح سے پلٹ کر جانے پر پریشان تھا

وہی صبح سے نور کو اس سے ٹھیک سے بات کرنے کی نصیحتیں کرتا ہوا نور کو دیکھنے لگا لیکن نور نے اس سے کچھ بھی نہ کہا تھا۔ بلکہ وہ تو اس سے کبھی کچھ نہیں کہتی تھی۔ آج پہلی بار نور نے بھی اس کا سامنے سے گزر کر جانا محسوس کیا تھا

" ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

پانی۔۔۔پانی سوکھے لبوں پر زبان پھیرتی وہ بار بار ایک ہی لفظ دہرا رہی تھی۔ بخار بہت زیادہ حد تک بھر چکا تھا۔

دادو سائیں۔۔۔۔دیدہ پانی۔۔۔۔وہ بڑی مشکل سے الفاظ ادا کر رہی تھی۔ اس نے آہستہ سے آنکھ کھلی اسے اپنا وجود کسی نرم اگدے پر نہیں بلکہ پتھروں سے بھری زمین پر محسوس ہوا۔

بہرام لالا اس نے اٹھنے کی ناکام سی کوشش کی تھی۔ جب بازو سے درد کی لہر اٹھی اس کے لبوں سے بے اختیار بے آواز چیخ نکلی اسے کہاں درد برداشت کرنے کی عادت تھی۔

باس لگتا ہے لڑکی کو ہوش نہیں آیا یا پھر سے بے ہوش ہو گئی اسے ہوش میں لانے کی کوشش کریں کیا۔۔۔۔!ایک لڑکے نے لیڈر سے پوچھا۔

نہیں کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے اسے یہیں پڑا رہنے دو وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو لڑکے نے ہاں میں سر ہلایا

ویسے وہ بہت خوبصورت ہے۔ تیسرے لڑکے نے منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ہوس زدہ الفاظ میں کہا۔

سوچنا بھی مت بچی ہے اور ویسے بھی ہم اس طرح کے کام نہیں کرتے کیونکہ سوری صاحب کو اس طرح کے کاموں سے نفرت ہے اور مت بھولو کہ ہم کوئی بھی غلطی کر کے اس وقت سوری صاحب کی نظروں سے دور نہیں ہو سکتے۔

جب یہ لڑکی سوری صاحب کے سامنے آئے تو بالکل صحیح سلامت ہونی چاہیے سمجھ رہے ہو نا میری بات کا مطلب سوری صاحب نے اس کی ویڈیو بنا کر کسی کو سینڈ کرنی ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو وہ اپنی ہوس مار کر رہ گیا۔

جبکہ زمین پر پڑی وہ لڑکی اس کے الفاظ سن کر سکتے میں آچکی تھی وہ اس وقت کہاں تھی۔۔۔۔!!. یہ کون سی جگہ تھی۔۔۔۔!!. وہ تو اپنے گھر پر تھی یہاں کیسے آئی۔۔۔۔!!یہ لوگ کون تھے وہ اسے مارنے کی بات کیوں کر رہے تھے۔۔۔۔۔!!وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی بخار کی شدت مزید بھر رہی تھی درد سے اس کا پورا جسم ٹوٹ رہا تھا

سر الگ سے درد کر رہا تھا جب کہ بازو سے پھر سے خون بہنے لگا تھا لیکن وہ سن رہی تھی صرف ان لوگوں کی باتیں جو نہ صرف اس کی جان لینا چاہتے تھے بلکہ وہ اپنی عزت بھی اب خطرے میں محسوس کر رہی تھی۔

وہ کہاں ہے۔۔۔۔!!یہاں کیسے پہنچی ہے۔۔۔۔۔!!یہ باتیں فلحال سوچنے کا وقت نہیں تھا بلکہ اسے یہاں سے نکلنا تھا۔یا اللہ مجھے بچا لیں

اپنے چہرے سے پسینہ صاف کرتی وہ بڑی مشکل سے اٹھ پائی تھی بخار نے اس کے جسم کو بالکل بے جان کیا ہوا تھا۔

اس نے ایک نظر باہر ان چاروں کو دیکھا جو کسی شکاری کی طرح اس کی جان لینے کو تیار تھے۔لیکن اسے یہاں سے کسی بھی حال میں نکالنا تھا اس نے ایک نظر سامنے کھلے دروازے کی طرف دیکھا۔

اسے کسی بھی طرح سے اس دروازے تک پہنچنا تھا تاکہ وہ یہاں سے باہر نکل سکے یہاں صرف دو ہی کمرے تھے وہ بھی دروازے کے بالکل سامنے دوسرے کمرے کا اندازہ بھی اس نے اس طرح سے لگایا تھا کہ وہ لوگ ہر تھوڑی دیر میں اٹھ کر اندر کی طرف جاتے تھے یقیناً اس کے کمرے کے ساتھ کوئی اور کمرہ بھی جڑا ہوا تھا۔

ٹھیک ہے تم دونوں اب جاگتے رہو میں اور حماد سونے جارہے ہیں پھر جب ہم جاگیں گے تب تم دونوں سونے چلے جانا اور ہم اس لڑکی پر نظر رکھیں گے لیکن ایک بات یاد رکھنا لڑکی پر نظر رکھنا ادھر سے ادھر نہیں ہونی چاہیے وہ کہتے ہوئے ایک نظر دروازے کی طرف دیکھ کر اس کی بڑھا تا کہ اسے دیکھ سکے

اسے اس طرف آتا دیکھ کر حورم فوراً واپس اس جگہ پر آئی اور لیٹ گئی تا کہ ان لوگوں کو یہی لگے کہ وہ ابھی تک ہوش میں نہیں آئی۔

سر اگر یہ لڑکی ہوش میں آکر بھاگنے کی کوشش کرتی ہے تو دوسرا لڑکا اس کے پیچھے آیا تھا۔

تو بھی کہاں جائے گی وہ اس انجان شہر میں کہاں جاسکتی ہے شاید اس سے پہلے یہ اس شہر میں کبھی آئی ہو لیکن اس جگہ کبھی نہیں آئی ہو گی لیڈر ہنستا ہوا اٹھا اور باہر چلا گیا۔

ان کی باتوں سے وہ اس بات کا اندازہ تو لگا چکی تھی کہ وہ اپنے شہر میں نہیں ہے لیکن وہ کہاں ہے وہ یہاں کیسے پہنچی یہ لوگ اسے کس مقصد سے یہاں لائے ہیں

۔ایک طرف بخار سے اس کا برا حال ہے جبکہ دوسری طرف ڈر اور خوف نے اسے مزید بیمار کر دیا تھا اس وقت اسے اتنی پیاس لگی تھی اسے یقین ہو چکا تھا کہ اگر اسے پانی نہیں ملا تو وہ مر جائے گی لیکن وہ ان لوگوں کو اپنی طرف متوجہ نہیں کرنا چاہتی تھی اسی لیے خاموشی سے زمین پر پڑی رہی

. . . . . .

تائشہ جب سے گھر آئی تھی جازم کا انتظار کر رہی تھی زرش کی دادی نے اس سے شادی کی بات کی تھی ان کا کہنا تھا کے دو سال ہو چکے ہیں نکاح کو اب زرش کی رخصتی ہو جانی چاہیے

لیکن اس کی خواہش تھی کہ اس کی دونوں بہو ایک ساتھ اس گھر میں آئے اسی لیے وہ جازم سے شادی کے بارے میں پوچھنا چاہتی تھی وہ چاہتی تھی کہ اب اس سے شادی کے لیے بات کرے۔

زیلہ کے پیپرز ہو چکے تھے آج کل بالکل فارغ تھی اور دوسری طرف سے زرش کی دادی شادی کے لیے زور دے رہی تھی اس میں کچھ غلط نہیں تھا وہ حق پر تھی دو سال ہو چکے تھے نکاح کو اب اپنی پوتی کے بارے میں سوچنا کوئی غلط بات نہ تھی

اسے پتہ تھا شازم تو یہ بات سن کر بہت خوش ہو گا لیکن شاید جازم اس وقت شادی کے لئے تیار نہیں ہو گا۔ جبکہ زمل بہت خوش تھی کہ اس کے بھائیوں کی شادی ہونے والی ہے۔

تائشہ نے اسے یہ بھی کہا تھا کہ جلد ہی وہ اس کے بھی ہاتھ پیلے کرنے کی مکمل تیاریوں میں ہے اس کی بات کو ہمیشہ کی طرح نظر انداز کرتی وہ اپنے کمرے میں نہانے کے لئے چلی گئی تھی باہر آئی تو اس کا فون بج رہا تھا

انجان نمبر دیکھ کر وہ پریشان ہوئی لیکن اسے انجان نمبر سے فون آتے رہتے تھے یقیناً اس کا کوئی جاسوس خبر دینے کے لیے ہی فون کر رہا ہو گا اس نے فوراً ہی فون اٹھایا لیکن اگلی پکار پر اس کی ہنسی چھوٹ گئی

ہائے مار ڈالا سالے صاحب نے ہڈیاں توڑ دی بیٹھنے کے قابل نہیں رہا میں بسنتی۔ گبر کی آواز سپیکر سے آتے ہی وہ اپنی ہنسی پر کنٹرول نہیں کر پا رہی تھی وہ جانتی تھی جازم اس کا اچھے سے کچومر بنانے والا ہے

ہاں تو مسٹر گبر اب پتا چلا میں کون ہوں کیا اب بھی مزید میرے بارے میں جاننے کے خواہش مند ہو اگر ہو بھی تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے ایک بار پھر سے اپنے بھائی کو بھیجوں کیا وہ ہنستے ہوئے اب کرسی پر بیٹھ چکی تھی

ارے نہیں بسنتی اب اس تھانیدار کو دوبارہ مت بھیجنا اتنی دلائی کی ہے میری سالے صاحب نے زندگی بھر دھلے ہوئے کپڑے نہیں پہنوں گا۔ایسے حاطر داری کی ہے سسرال لے جاکر کہ اب بارات بھی سسرال نہیں لے کر آؤں گا بلکہ تجھے راستے سے ہی اٹھالے جاؤں گا۔اتنی مار کھانے کے بعد بھی اسے عقل نہیں آئی تھی زمل سوچ کر رہ گئی

تم ایک نمبر کے لوفر اور سڑک چھاپ آدمی ہو تم سدھر جاؤ یہ میں سوچ کیسے سکتی تھی لیکن میرے بھائی کو نہیں جانتے تم اگر وہ ایک بار پھر کسی سے ضد لگالے نا تو آئے دن اسے خاطر داری کے لیے تھانے بلاتا رہتا ہے میں نہیں چاہتی کہ تم میرے بھائی کی نظروں میں آؤ بیکار میں ہر ہفتے دھلائی ہو جائے گی تمہاری

زمل نے اس سے ایک بار بھی نہیں پوچھا تھا کہ اس کا نمبر اس کے پاس کہاں سے آیا وہ جانتی تھی ایسے غنڈے کے لئے یہ کوئی ناممکن بات نہیں ہے۔

ہائے بسنتی اتنی فکر اپنے گبڑ کی تیرے لیے تو روز چلا جاؤں سسرال سالے صاحب کا دیدار کرنے خیر ابھی میں کام کر رہا ہوں تیری یاد آگئی تو فون کر لیا تجھے اب جلدی سے واپس آجاؤ بہت مس کر رہا ہوں تیرے چھاپر کو وہ لوفرانہ انداز میں کہتا اب فون بند کر چکا تھا

جبکہ اس زمل اب غصے سے اس بند ہوئے فون کو گھور رہی تھی۔

یہ آدمی کبھی نہیں سدھر سکتا غنڈا کہیں کا وہ غصے سے بڑبڑاتی باہر نکل چکی تھی

شازم آفس کے لیے نکل چکا تھا کیونکہ تائشہ نے اسے آکر بتایا تھا کہ اس کے آفس میں ایک لڑکی کو نوکری چاہیے جو تقریبا ایک ڈیڑھ مہینہ اس کے آفس میں کام کرے گی اور وہ اپنی ماں کا فرمانبردار فوراًہاں میں سر ہلاتے ہوئے لڑکی کو نوکری دینے کے لیے تیار ہو چکا تھا

لیکن تائشہ اب یہ سوچ کر پریشان تھی کہ کہیں وہ زرش کو پہچان ہی نہ لے وہ کل ان سے پہلے ہی شہر کے لیے نکل چکی تھی اس نے ایک ہوسٹل میں اپنی رہائش لی تھی۔

جبکہ تائشہ اب جازم کا انتظار کر رہی تھی کیونکہ اس کا ارادہ بھی جلد سے جلد شادی کا تھا وہ اپنے بچوں کے گھر اب بستے ہوئے دیکھنا چاہتی تھی۔ لیکن زیلہ کی ضد سے بھی باخبر تھی۔

---

دیکھو جازم شازم سے میں جو بھی کہتی ہوں فوراًمیری بات مان لیتا ہے اور ایک تم ہو جو کبھی میری بات نہیں مانتے وہ جب سے گھر واپس آیا تھا تائشہ اسے ایموشنل بلیک میل کر رہی تھی۔

اماں سائیں ایسی کونسی بات ہے جس کے لئے آپ کو ایسکہنا پڑ رہا ہے پلیز مجھے بتائیں بلکہ آپ حکم کریں کیا چاہتی ہیں آپ میں آپ کی بات ضرور مانوں گا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آخر ایسی کونسی بات تھی جس کی وجہ سے اس کی ماں سے اس طرح سے بات کر رہی تھی

ایسے نہیں جازم پہلے وعدہ کرو کہ تم میری بات ضرور مانو گے تائشہ نے پھر سے کہا تو جازم مسکرا دیا

آپ کا حکم سر آنکھوں پر کہیں آپ کیا کہنا چاہتیں ہیں وہ مسکراتے ہوئے اس کے پیروں میں آکر بیٹھ چکا تھا

میں تمہاری شادی کرنا چاہتی ہوں وہ بہت جلد زرش کے دادی شادی کروانا چاہتی ہیں اور میں چاہتی ہوں کہ شازم کے ساتھ ساتھ تمہاری بھی شادی ہو جائے اور اب خبر دار جو تم نے کوئی بھی الٹی سیدھی بات کی میں فیصلہ کر کے بات کر رہی ہوں تم سے

اس کے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھ کر تائشہ فورا کی بولی تھی تاکہ وہ انکار نہ کر پائے اور اس کی جلد بازی دیکھ کر جازم بے اختیار مسکرایا۔

اس کی تو دل کی مراد بر آئی تھی لیکن وہ تائشہ کے سامنے اس بات کا اظہار نہیں کر سکتا تھا آخر ایٹیٹیوڈ اور عزت نفس بھی کوئی چیز تھی وہ اپنی ماں کو کبھی اس بات کا اظہار نہیں کرنا چاہتا تھا کہ اسے شادی کی جلدی ہے

اگر آپ نے فیصلہ کر ہی لیا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن اپنے لاڈلے بیٹے کو بھی بتا دیجئے گا کہ صرف وہی فرمانبردار نہیں ہے آپ کا جازم بھی ہے وہ مسکراتے ہوئے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتا اٹھ کر اندر چلا گیا جب کہ اس کی بات سننے کے بعد تائشہ کی خوشی کی کوئی انتہا ہی نہ تھی۔

صرف اسے بتانا ہے تم کہو تو میں سارے شہر میں بورڈ لگا دوں کہ میرے بیٹے جازم سے زیادہ فرمانبردار کوئی اور ہے ہی ّ ّ نہیں تائشہ مسکراتے ہوئے وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے میں آئی تھی تاکہ حیدر کو فون کر سکے

اور حیدر نے بھی تو کچھ دن پہلے اشاروں ہی اشاروں میں اس سے کہا تھا کہ زیلہ اب آگے نہیں پڑھے گی بس اس کے یہ پیپر ہو جائیں اس کے بعد وہ اس کی آگے کی زندگی کے بارے میں سوچنا چاہتا ہے

مطلب صاف تھا کہ وہ بھی شادی کے لیے تیار ہے تو وہ کیوں انہیں بے وجہ ٹالتی رہتی اب تو جازم کی شادی کے لئے تیار تھا اور تائشہ بھی اس کا بس چلتا تو آج ہی آپ نے دونوں بہنوں کو گھر لے آتی

لیکن وہ تو اپنے دونوں بیٹوں کی شادی دھوم دھام سے کرنا چاہتی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

شازم نے اس لڑکی کو اپنے آفس میں بلایا جس کی بات تائشہ کر رہی تھی لیکن اس چہرا دیکھ کر اس نے فوراً مسکرا کر اسے اندر بلایا تھا

آپ کی سفارش میری اماں جان نے کی ہے جس کی وجہ سے آپ کو یہ نوکری دینی پڑے گی۔ لیکن صرف سفارش سے کام نہیں چلے گا سفارش نہیں چلتی یہاں کام کرنا پڑے گا مجھے آپ کے کام میں کسی قسم کی کوئی غلطی نظر نہیں آنی چاہے

اس کی نظریں مسلسل اس کے چہرے کا طواف کر رہی تھی جب کہ زرش بہت غور سے نہ صرف اسے دیکھ رہی تھی بلکہ سمجھ رہی تھی۔

اب بے فکر رہے میں اپنا کام بالکل ٹھیک سے کروں گی میں صرف ایک مہینہ ہی یہاں کام کروں گی فور ایکسپیرینس اس کے بعد میں اپنے لیے کوئی اچھی سی نوکری ڈھونڈ لوں گی لیکن فی الحال مجھے اس نوکری کی بہت ضرورت ہے

زرش نے مسکراتے ہوئے کہا یعنی کے وہ اسے پہچان نہیں پایا تھا زرش تو پہلے ہی جانتی تھی کہ اس کے سامنے بیٹھا ہوا شخص کون ہے

شازم شروع سے ہی فرینڈلی قسم کا بندہ تھا جلدی لوگوں سے دوستی کر لیتا تھا اور اپنی طرف مزاحیہ طبیعت کی وجہ سے سب لوگ اسے بہت پسند کرتے تھے خاص کر کے اس کے آفس میں جو لوگ اس کے ورکر تھے وہ ان سب کے ساتھ بھی دوستانہ رویہ رکھتا تھا

اور وہ لوگ بہت انجوائے کرتے تھے شازم کا ماننا تھا کہ لوگوں کو اپنے رعب میں ڈال کر غصہ کروا کے کام کرنے سے بہتر ہے کہ محبت سے انہیں ڈیل کیا جائے

غصہ دکھانا رعب جمانا یہ سب کچھ تو جازم کا کام تھا اور وہ یہ بات قبول ہی نہیں کر سکتا تھا کہ کوئی اسے جازم کے نام سے پکارے ان جناب کا کہنا تھا کہ وہ ایک الگ پرسنلٹی کے مالک ہیں جازم ان کا بھائی سے ضرور ہے لیکن وہ اپنی ایک الگ پہچان رکھتے ہیں

زرش کے جاتے ہوئے دور تک اس کی نظروں نے زرش کا پیچھا کیا تھا اور تو اماں سائیں میری بیوی کو میرے ہی سامنے لا کر کام کروائیں گی گریٹ

لیکن کیسے کیا نہیں پتہ ہے کہ میں اس کا شوہر ہوں یا شاید اماں سائیں نے بتائے بغیر ہی اسے یہاں کام کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ خیر اچھا ہی ہے میں اپنی منکوحہ کو کسی دوسرے کے لیے کبھی کام نہیں کرنے دوں گا

ماشاءاللہ پہلے تو بہت پیاری تھی اب تو کمال کی ہو گئی ہے اسے دو سال پہلے کا وہ منظر یاد آیا گھونگھٹ میں وہ خاموش سی لڑکی بیٹھی اس کے ساتھ نکاح نامے پر سائن کر رہی تھی

وہ نہیں جانتا تھا کہ اس لڑکی کو وہ یاد بھی ہے یا نہیں یا کبھی اس لڑکی کو بھی اس کی تصویر دیکھنے کا موقع ملا ہے کہ نہیں لیکن وہ اسے پہچان چکا تھا اسے اپنے سامنے دیکھ کر بہت خوش تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

دادو سائیں کو ہوش آیا تو انہیں صرف اور صرف حورم کی پڑی تھی آخر وہ کہاں گئی کمرا اندر سے بند تھا مطلب صاف تھا کہ کوئی اسکڈنیپ کر کے لے گیا تھا

یا دوسرے حالات میں وہ گھر سے بھاگ گئی تھی لیکن ان کی معصوم پوتی اتنا بڑا قدم تو ہرگز نہیں اٹھا سکتی تھی اس کے ساتھ کچھ برا ہوا تھا

بہرام نے جازم کو انفارم کرنے کی بات کی تو دادو سائیں نے اسے منع کر دیا وہ نہیں چاہتی تھی کہ حورم کے گھر سے غائب ہونے کی بات کسی کو بھی پتہ چلے کہ وہ اپنی پوتی پر کسی قسم کا کوئی الزام برداشت نہیں کر سکتی تھی

انہوں نے بہرام سے بس اتنا ہی کہا تھا کہ انہیں ان کی پوتی واپس چاہیے صحیح سلامت لیکن کون کر سکتا تھا ایسا کس میں اتنی ہمت تھی کہ بہرام شاہ کی بہن کو کڈنیپ کرے وہ یہی سب کچھ سوچنے میں مصروف تھا جب اس کا فون بجا

ہیلو کون بات کر رہا ہے انجان نمبر سے کال اٹھاتے ہوئے اسے یہی لگا کے شاید کوئی بلیک میلر ہو گا

وہی جس کی زندگی کو تم نے اندھیروں کی نذر کر دی بہرام شاہ وہی جو تمہاری وجہ سے اپنا سب کچھ کھو بیٹھا وہی جس کی ماں کو قتل کرنے کی سازش کرتے ہوئے تم نے اپنے ہی گھر کو آگ لگائی تھی۔

جس کا وجود برداشت نہ کرتے ہوئے تم نے اپنوں کو جلا دیا وہی ہوں میں جس کی چھوٹی سی بہن کو آگ کی نزر کرتے ہوئے تم نے ایک بار نہیں سوچا تھا۔

نفرت سے پھنکارتی ہوئی آواز پر بہرام شاہ کو جیسے ہوش کی دنیا میں لائی تھی۔

دائم شاہ سوری اگلے ہی لمحے وہ اسے پہچان چکا تھا

ہاں دائم شاہ سوری بالکل صحیح پہچانا تم نے وہ کیا ہے نا جن کے ساتھ زیادتی کی جاتی ہے وہ انسان کبھی بھولتا نہیں مجھے یقین تھا کہ تم مجھے نہیں بھولو گے

اپنی غلطیوں کا الزام مجھ پر مت دو دائم شاہ سوری اپنے کیے کے گناہ میرے سر پر تھوپنے سے بہتر ہے کہ تم اپنی غلطیوں پر غور کرو۔ حویلی میں آگ کس نے لگائی تھی یہ سب جانتے ہیں۔

اس کے انداز نے بہرام کو بھی غصہ دلا دیا تھا

میں غلط نہیں تھا بہرام جس گناہ کی سزا تم لوگوں نے مجھے دی ہے وہ میں نے پہلے نہیں کیا تھا لیکن اب کروں گا تمہاری معصوم بہن میرے قبضے میں ہے اور شاید کل تک اس کی لاش میں تم تک پہنچا دوں گا۔

اور اس موت کے بعد تم یہ مت سوچنا کہ میرا بدلا پورا ہو گیا کھیل تو ابھی شروع ہوا ہے بہرام شاہ جس طرح سے تم نے میرے اپنے کو مجھ سے چھین لیا اسی طرح تمہیں بھی اب اس درد کا احساس ہو گا

نہیں دائم تم ایسا نہیں کر سکتے۔ دیکھو میری بہن کی کوئی غلطی نہیں ہے اسے چھوڑ دو کاہنروں کی طرح پیٹھ پیچھے وار کرنے سے بہتر ہے کہ سامنے آ کر میرا مقابلہ کرو۔ اگر تمہیں لگتا ہے کہ تمہاری ماں اور بہن کا گناہ گار میں ہوں تو بدلا مجھ سے لے لو میری بہن سے نہیں

میں تم سے بدلہ لے رہا ہوں بہرام شاہ تمہاری بہن کی موت کے بعد تو ہی تو تڑپو گے دائم زوردار قہقہہ لگاتے ہوئے فون بند کر چکا تھا

کیا ہوا بہرام جانو سائیں کی کوئی خبر ملی دادو سائیں اس کے چہرے کی سخت اور الفاظ سنتی تڑپ کر اس کے قریب آئیں

دادو سائیں دائم شاہ سوری وہ کالا سایہ آج بھی ہماری زندگیوں میں موجود ہے لیکن آپ فکر نہ کریں میں اپنی گڑیا کو کچھ نہیں ہونے دوں گا ہماری جانو سائیں کو کچھ نہیں ہو گا میں اسے واپس لاؤں گا

میں اس شخص کو دوبارہ اپنی زندگی برباد نہیں کرنے دوں گا میں اپنی بہن کو کچھ نہیں ہونے دوں گا وہ اپنا موبائل اٹھا کے فوراً باہر کی طرف بھاگ چکا تھا۔

جب کہ دل نے بڑی مشکل سے دادو سائیں کو سہارا دے کر بٹھایا تھا جب سے ان کا بی پی بری طرح متاثر تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ اس دروازے کو دیکھ رہی تھی کہ کب یہ لوگ ایک پل کو اس سے نظریں ہٹائیں تا کہ وہ یہاں سے باہر نکل سکے پیاس کی شدت اب مزید بڑھنے لگی تھی۔

صبح سے ایسے یہی پڑے رہنے کی وجہ سے اس کی حالت مزید خراب ہو رہی تھی کمرے میں کسی نے جھانکا تک نہیں تھا کہ یہاں پر موجود پڑا ہے

اس دنیا میں کتنے بے حس لوگ تھے وہ بس سوچ کر رہ گئی اس پر اس رات حملہ کرنے والے یقیناً یہی لوگ تھے اور یہ سوری کون تھا کس کے کہنے پر ان لوگوں نے اسے کڈنیپ کیا تھا آخر کون تھے یہ لوگ اس سے کیا چاہتے تھے

آخر اس کے ساتھ ان کی کیا دشمنی تھی سوری کیوں مروانا چاہتا تھا وہ تو اپنی زندگی میں کسی سوری کو نہیں جانتی تھی جو اس کی جان لینا چاہے

اس بار اور لوگوں کی ڈیوٹی چینج کر چکے تھے دو لوگ واپس آ کر بیٹھ چکے تھے جب کہ دو لوگ سونے کے لیے جا چکے تھے کل رات سفر میں رہنے کی وجہ سے ان میں سے کوئی بھی نہیں سویا تھا

پردیسی بھی یہ لڑکی انہیں کیا نقصان پہنچا سکتی تھی کہ وہ اس سے خوفزدہ ہوتے۔ ایک سگریٹ تو دے یار اسے ایک لڑکے کی آواز سنائی تھی

یار میرے پاس تو نہیں ہے رات سے ختم ہیں مت پوچھ کیا حالت ہو رہی ہے دوسرے لڑکے نے جواب دیا

اچھا ٹھیک ہے وہ سامنے دوکان دیکھ رہا ہے نہ میں وہاں سے سگریٹ لے کے آتا ہوں تو دھیان رکھنا۔

ارے ہاں بے فکر رہو وہ لڑکی اب بھی اندر بے ہوش پڑی ہے کیا پتا کہیں مر ہی نہ گئی ہو تجھے فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے تو جا جلدی سے لے کے آ یا لڑکے نے دوسرے لڑکے کو تسلی دیتے ہوئے کہا تو وہ اٹھ کر باہر چلا گیا

وہ خاموشی سے چھپ کر ان دونوں کو دیکھ رہے تھے شام کا اندھیرا چھانے لگا تھا اذان ہو چکی تھی۔جب کچھ دیر کے بعد دوسرا لڑکا اٹھ کر سامنے چھوٹے سے دروازے کے اندر چلا گیا یقیناً وہ واش روم تھا

اس کے علاوہ پھر اسے یہ موقع نہیں ملنا تھا اسے کسی بھی طرح یہاں سے نکلنا تھا۔وہ آہستہ سے ننگے پیر باہر کی طرف بھاگی۔اس کے جسم میں بالکل جان نہیں تھی لیکن اپنی جان اور عزت بچانے کے لئے اسے کسی بھی حالت میں نکلنا تھا

وہ تیزی سے بھاگتی ہوئی سڑک پر جا چکی تھی یہاں سڑک کے اوپر صرف دو ہی دکانیں تھیں اور دونوں پان اور سگریٹ کی تھی باقی ہر طرف ویرانی ہی ویرانی تھی۔

وہ بھاگتے ہوئے اس دکان سے دور جانے لگی جب پیچھے سے کسی نے اسے پکارا یقیناً وہ لڑکا جو باہر سگریٹ لینے گیا تھا اسے دیکھ چکا تھا حورم نے ایک نظر پیچھے کی طرف دیکھا اور پھر آگے کی طرف دوڑ لگا دی

اسے کسی بھی طرح یہاں سے نکلنا تھا وہ لڑکا کافی دور تک اس کے پیچھے بھاگتا رہا لیکن حورم نے ہمت نہیں چھوڑی وہ مسلسل بھاگ رہی تھی اس لڑکے کی رفتار سے مقابلہ کرنا اس کے بس سے باہر تھا اندھیرا تیزی سے پھیل رہا تھا۔

بھاگتے ہوئے اسے چکر آنے لگے لیکن وہ جانتی تھی اگر وہ یہاں نہ کامیاب ہو گئی تو شاید اس کی زندگی نہیں بچے گی اپنی جان بچانے کے لئے اسے ہمت کرنی تھی۔ اپنے آپ کو کبھی ان حالات تو میں نہیں سوچا تھا اور اب خود کو ان حالات میں پا کر اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا

وہ مسلسل اپنی آنکھیں رگڑتے ہوئے بھاگ رہی تھی اس کا بازو خون سے بھر چکا تھا صبح سے وقفے وقفے سے خون بہتا ہوا اب تیزی سے بہنے لگا تھا شاید وہ کسی چیز سے ٹکرائی تھی وہ تو نجانے کتنی چیزوں سے ٹکرا چکی تھی اسے ہوش کہاں تھا

وہ لڑکا کافی دیر تک اسے پکارتا ہوا اس کے پیچھے بھاگتا رہا جب وہ جنگل کی سائیڈ نکلتے ہوئے درخت کی اوٹ میں ہو گئی ۔اس کے پیروں میں نہ جانے کتنے ہی کانٹے چھپ چکے تھے اس کی دادی تو اسے گھر کے فرش پر بھی ننگے پیر نہیں چلنے دیتی تھیں اور وہ یہاں کتنی دیر سے سخت سڑکوں پر ننگے پیروں میں دوڑ رہی تھی

اور اب اس جنگل میں۔ اسے ایسا لگا جیسے وہ لڑکا کہیں دور چلا گیا ہے شاید وہ واپس اپنے دوستوں کو بتانے گیا ہوں موقع دیکھ کر وہ وہاں سے نکلتی ہوئی آہستہ آہستہ جنگل سے باہر کی طرف آئی جہاں پر ایک کچی اور ایک پکی سڑک تھی

پکی سڑک پر جانا خطرے سے خالی نہیں تھا لیکن اسے مدد کی امید بھی پکی سڑک کی طرف سے تھی شاید کچی روڈ کی طرف کوئی جاتا ہو گا۔ وہ ہمت کرتے ہوئے ایک بار پھر سے پکی سڑک کی طرف بھاگنے لگی تھی بھوک پیاس سے اس کا برا حال تھا۔

کافی زیادہ خون ضائع ہو چکا تھا نجانے اس کے گھر والے کیسے ہوں گے اس کی گمشدگی کے بارے میں انہیں اب تک تو پتہ چل ہی چکا ہو گا شاید سب اسے ڈھونڈ رہے ہوں گے

لالہ آپ کہاں ہو پلیز مجھے بچالو پلیز اللہ جی لالہ سائیں کو بھیج دیں اور دل سے دعا کرتے ہوئے ایک پر اسے اپنی جان کی خاطر اپنی ہی جان سے لڑتے ہوئے بھاگ رہی تھی

o o o o o o o o o o o o o o o

جب سے زمل آئی ہوئی تھی وہ ان کے گھر میں زیادہ تر پائی جاتی جس کی وجہ سے جازم آج کل بہت خوش تھا شاید ہی اسے ان کے شادی کے بارے میں بتایا تھا۔

تائشہ تو آج ہی حیدر سے اس کی شادی کی بات کرنے والی تھی وہ لوگ تو خود بھی منتظر تھے کہ کب تائشہ ان کی شادی کے بارے میں بات کرے

اسے کچن میں دیکھ کر جازم نے ایک نظر تائشہ کے کمرے کی طرف دیکھا شاید وہ نماز ادا کر رہی تھی اس سے اچھا اور کونسا موقع تھا اسے تنگ کرنے کا

جلدی سے ایک کپ چائے بنا کر لاؤ میرے کمرے میں وہ اسے کیچن میں دیکھ کر آڑڈر دیتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف جانے لگا

ایکسکیوز می میں آپ کی ملازمہ نہیں ہوں اس کے اس انداز سے زیلہ کو ہمیشہ غصہ آجاتا تھا

منگیتر تو ہو۔ اور ویسے بھی منگیتر کا فرص ہوتا ہے اپنے منگیتر کا خیال رکھنا

وہ بیوی ہوتی ہے میرے خیال میں زیلہ جتلاتے ہوئے بولی

کہو تو بیوی بنانے میں پانچ منٹ لگاؤں کروں مولوی کو فون وہ جیب سے موبائل نکالتے ہوئے اسے دکھانے لگا

میں مر کر بھی تم سے شادی نہیں کروں گی۔ تم میرے کیا کسی بھی لڑکی کے لائق نہیں ہو وہ غصے سے دانت پیستے ہوئے بولی

دنیا کی کسی بھی لڑکی سے مجھے فرق نہیں پڑتا اور شادی سے پہلے تم میرے لیے کیا سوچ رکھتی ہو مجھے اس بات سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن ایک بات کان کھول کر سن لو اگر اب تم نے ایک بار بھی اور کہا کہ تمہیں مجھ سے شادی نہیں کرنی تو میں کہوں گا نہیں مولوی کو بلاوانے کا

بلکہ مولوی کو بلا کے لاؤں گا اور نکاح نامے پر سائن کرواؤں گا۔ اور اسے دھمکی مت سمجھنا

چائے بناو میرے لئے۔ اور زیادہ زبان مت چلایا کرو۔ کیوں کہ زبان بند کرنے کے بہت سارے طریقے آتے ہیں مجھے لیکن وہ نکاح کے بغیر جائز نہیں۔

وہ اس کے لبوں کو گھورتے ہوئے بولا۔ جب کہ اس کی بات مکمل ہونے کے بعد زیلہ بنا کچھ بولے فوراہی وہاں سے نکل گئی شرم اور غصے سے چہرہ لال انگارہ ہو رہا تھا

میں مر کر بھی تم سے شادی نہیں کروں گی جازم جنید خان۔ وہ غصے سے ہمیشہ کی طرح اپنی کانچ کی چوڑیاں اٹھاتے ہوئے زمین پر پھینکنے لگی۔ جازم پر آیا غصہ وہ اکثر اپنی کلائیوں پر نکلتی تھی چوڑیوں کو غصے سے اتارتے ہوئے نہ جانے کتنی چوریاں اس کی نازک کلائیوں میں ٹوٹ چکی تھی

.....

وہ مسلسل بھاگے جا رہی تھی اس کے پیچھے وہ چاروں آ رہے تھے اسے پتہ تھا اس بار وہ لوگ اسے زندہ نہیں چھوڑیں گے اسے اپنی جان کی اتنی پروا نہیں تھی جتنی اپنی عزت کی تھی

کیونکہ بغیر عزت کے وہ جی کر بھی کیا کرے گی۔ صبح سے بھوک پیاس سے نڈھال اس طرح سے بھاگتے ہوئے اسے رات کے گیارہ بج چکے تھے وہ ہر تھوڑی دیر میں لوگوں کو چکمہ دینے میں کامیاب ہو جاتی شاید اس لڑکی کو مارنے کا نہیں ابھی تک آرڈر نہیں ملا تھا ورنہ اس چھوٹی سی لڑکی کو مار کر روہ کب سے اس کا قصہ ہی تمام کر چکے ہوتے

جنگل اتنا گہرا اور گھنا تھا کہ آسانی سے کسی کو ڈھونڈنا مشکل تھا وہ کہاں پر تھی وہ خود بھی نہیں جانتی تھی نہ تو کوئی بورڈ تھا اور نہ ہی اسے کا کسی قسم کا کوئی سگنل بورڈ تھا جس سے وہ اندازہ لگا پاتی کہ وہ کہاں تھی جنگل تھا جو ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا

ایسی ویران جگہ شاید ہی اس طرف کوئی آتا جاتا تھا وہ تیزی سے بھاگتے ہوئے اچانک کسی سے ٹکرائی تھی سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر جیسے اس کی جان میں جان آئی۔

پلیز۔۔۔مجھے بچا۔۔۔لیں وہ لوگ مجھے مارنا چاہتے ہیں وہ پسنے سے شرابور اس کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں سختی سے بھیجے ڈر کے مارے کانپ رہی تھی

جب کہ دائم کا دیہان سامنے سڑک پر تھا جہاں اسی کے بھیجے ہوئے غنڈے اس لڑکی کو مارنے کے لیے تیزی سے اس کی طرف بڑھ رہے تھے۔

مجھے بچالیں۔۔۔۔پلیز وہ۔۔۔۔مجھے مار دیں گے۔۔۔۔وہ کہاں سے کہاں آچکی تھی اس انجان شہر میں اس کا اپنا کون تھا وہ بُری طرح سے روتے ہوئے سہمی ہوئی سے لپٹی ہوئی تھی۔

جب کہ دائم شاہ اپنے دل کی دھڑکنیں سنبھالتا اس کے گرد اپنی باہوں کا گھیرا بنائیے اسے اپنے ساتھ لگائے کھڑا تھا

نہ جانے کیوں حورم کو لگا کہ یہ شخص اسے ان درندوں کے بیچ میں چھوڑ کر کہیں نہیں جائے گا پچھلے چوبیس گھنٹوں کے دوران اپنی جان ان غنڈوں سے بچاتی وہ بے حال ہو چکی تھی بھوک پیاس نے اسے بالکل بے جان کر دیا تھا۔

اس کے سینے سے لگی اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی وہ جانتی تک نہیں تھی جب کہ دائم شاہ سوری اپنے سامنے کھڑے ان چار آدمیوں کو دیکھ رہا تھا۔

جو اس لڑکی کی نہیں بلکہ دائم شاہ سوری کی زندگی اس سے چھینے جا رہے تھے۔

ان چاروں کو گھورتے ہوئے غصے سے اس کی سرخ آنکھوں سے شرارے پھوٹنے لگے اس کے غصے کو دیکھ کر وحشت زدہ سے ہونے لگی۔

---

اس کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو ایک بالکل ہی انجان جگہ پر پایا اس کے کندھے کی پٹی میں چینج ہو چکی تھی جب کہ پاؤں پر بھی کوئی کریم لگی ہوئی تھی۔

شاید کسی نے مرہم لگایا ہو گا اسے احساس تھا کہ اس کے پیروں میں بے حد تکلیف ہو رہی تھی شاعید بھاگتے ہوئے اسے چوٹ لگی تھی لیکن اس نے زیادہ محسوس نہ کیا اس وقت اس چوٹ سے زیادہ ضروری ہے اس کے لیے اس کی جان تھی

اب جسم کا درد بھی قدرے کم تھا لیکن بھوک تو اس وقت بھی بے حد لگی ہوئی تھی وہ اکثر ٹی وی پر غریب بچوں کو بھوکا دیکھ کر رونے لگتی تھی لیکن ایک دن بھوکا رہ کر اس نے انہیں بچوں کے درد کو محسوس بھی کر لیا تھا

وہ آہستہ سے بس کر چھوڑ کر اٹھی اور باہر آئی اس وقت اسے اپنے بازو کے علاوہ اور کہیں کوئی تکلیف نہیں تھی۔

وہ کہاں ہے وہ اب بھی نہیں جانتی تھی کل رات اسی آدمی نے سے بچایا تھا جس کے وہ پیسے دینے والی تھی۔

وہ آگلے دن اس جوتوں والی دوکان پر جب پیسے دینے گئی تھی تب انہوں نے بھی یہی کہا تھا کہ وہ جو باہر کھڑا شخص آپ سے باتیں کر رہا تھا وہ پیسے دے گیا تھا مطلب کے اب اسے اس شخص کے پانچ ہزار نہیں بلکہ تیرا ہزار روپے دینے تھے۔

اور اب تو اس نے اس کی جان بچائی تھی نہ جانے ان لوگوں نے اس کے ساتھ کیا ہو کیا ہو گا نہ جانے وہ خود کہاں تھا یہ گھر نہیں بلکہ کوئی بہت بڑا محل تھا جس میں وہ گھومتے گھومتے اب تھکنے لگی تھی

اوپر سے بھوک کے مارے ابھی اسے رونا آرہا تھا گھر میں نہ کوئی نوکر تھا اور نہ ہی کوئی اور وجود میں کہاں گئی ہوں وہ خود سے سوال کرتی ہوئی آگے بڑھی لیکن اس وقت اس کے دل میں کسی قسم کا کوئی ڈر یا کوئی خوف نہ تھا

اس پر سکون جگہ سے یہ تو محسوس ہو چکا تھا کہ وہ اسے بچالایا ہے لیکن وہ خود کہاں ہے کہیں ان لوگوں نے اسے بھی نقصان تو نہیں پہنچایا۔ وہ یہی سوچتے ہوئے آہستہ آہستہ سیڑھیاں اترتی نیچے کی طرف آئی تھی

. . . . . .

سیڑھیاں اتر کر جب اسے کہیں کچھ نظر نہ آیا تو وہ واپس اوپر کی طرف جانے لگی جب اسے دائیں جانب سے برتنوں کی آواز آئی کچن کا ایڈریس اسے مل چکا تھا اور کچن سے آتی خوشبو اسے اپنی طرف کھینچ رہی تھی وہ تیز تیز قدم اٹھاتی کچن کی طرف آئی تھی

اور سامنے ہی ایک آدمی کو ایپرن پہنے کچھ بنانے میں مصروف دیکھا۔ارے یہ تو وہی ہیں وہ خوشی سے فورا کیچن کے اندر آگئی تھی۔

آپ ٹھیک تو ہیں۔۔۔۔۔ آپ نے میری جان بچائی اگر آپ نہیں آتے تو نہ جانے وہ کیسے لوگ میرے ساتھ کیا کرتے وہ مجھے میرے گھر سے لے کر آئے ہیں۔پتا نہیں میرے گھر والے کیسے ہوں گے انہیں کچھ پتا بھی ہو گا یا نہیں وہ تیز تیز اس کے قریب کھڑی بولے جا رہی تھی جب کہ دائم اپنے کام میں مصروف کھانا بنا رہا تھا

آپ کو پتہ ہے اگر آپ نہیں آتے تو وہ سوری مجھے مار ڈالتا اس کی تیز تیز چلتی زبان پر ایک نام آیا جس پر دائم کے ہاتھ میں ایک سیکنڈ کے لئے رک سے گئے تھے لیکن اس کی بات مکمل ہوتے ہی وہ پھر سے ہاتھ چلانے لگا

آپ مجھے اپنا فون دیں مجھے میرے گھر والوں سے بات کرنی ہے مجھے ان لوگوں کو بتانا ہے کہ میں بالکل ٹھیک ہوں اور جلد ہی ان لوگوں کے پاس آجاؤں گی وہ پورے یقین سے کہہ رہی تھی کہ جیسے یہ شخص اسے بالکل صحیح سلامت اس کے گھر چھوڑ آئے گا

لیکن بہرام نے تو مجھ سے کہا تھا کہ جب تک حالات ٹھیک نہیں ہو جاتے میں تمہیں یہاہی پر رکھوں اگر اب میں تمہیں گھر واپس لے کر گیا تو ہو سکتا ہے مسائل مزید پر جائیں

بڑی مشکل سے میں نے بہرام کو یہ سمجھایا تھا کہ میں تمہیں بچالوں گا تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا اسی حالت میں وہ اپنی دادی اور کزن کو یہاں سے لے کر گیا ہے اب وہ کہاں ہے میں نہیں جانتا مجھے بس اتنا پتا ہے کہ تم سب کی جان خطرے میں تھی

اور بہرام تم سب کو بچانا چاہتا تھا لیکن پھر بھی ان لوگوں نے پہلا حملہ تم پر کیا بہرام کا کوئی دشمن ہے جو تم سب کو مارنا چاہتا ہے۔ اور اس وقت تو بہرام میرے خیال میں اپنی کزن اور دادی کو لے کر کہیں چلا گیا ہے کسی سیو جگہ پر اور جب تک تم لوگوں کا مسئلہ حل نہیں ہو جاتا تب تک تمہیں پر رہو گی میرے پاس

کب سے اس کی باتیں سنتے ہوئے وہ اچانک بولا تو حورم کے منہ پر ٹیپ سی لگ گئی

آپ میرے لالہ سائیں کو کیسے جانتے ہیں۔۔۔!! کیا انہوں نے آپ کو بھیجا ہے میرے لیے وہ کب سے اس کی باتیں سن رہی تھی اس کو دیکھ کر پوچھنے لگی جبکہ اس کے معصوم چہرے سے نظر ہٹانا دائم شاہ سوری کو دنیا کا سب سے مشکل کام لگا تھا

ہاں تمہارا بھائی میرا دوست ہے۔ اور جب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہو جاتا تم میرے پاس اس کی امانت ہو تمہارا خیال رکھنا میرا فرض ہے۔ چلو اب تم یہاں باہر آ کر بیٹھا ہوں ابھی تھوڑی دیر میں ڈاکٹر آئے گا تمہیں چیک کرنے کے لئے۔

وہ بنا ہچکچائے اس کا ہاتھ تھام تھا باہر لے جانے لگا جب حورم رک گئی۔

کیا ہوا تم یہاں رک کیوں گئی ہو چلو نہ باہر وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا

مجھے بہت سخت بھوک لگی ہے میں نے دو دن سے کچھ نہیں کھایا۔ یہ الفاظ کہتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔ دائم کا دل چاہا کہ وہ اسے کھینچ کر اپنی باہوں میں بھر لیا اور اسے ہر طرح کی تکلیف سے دور لے جائے۔

وہ دو دن سے بھوکی پیاسی بیمار حالت میں نہ جانے کس طرح سے اپنی جان بچا رہی تھی۔ اگر وہ کل رات وہاں نہیں پہنچتا تو لوگ اس کی شہزادی کو ختم کر دیتے۔

لیکن نہیں وہ اپنی شہزادی کو کچھ نہیں ہونے دے گا اپنی زندگی میں آئی پہلی خوشی کو اس طرح سے کسی کو چھینے نہیں دے گا وہ بہرام شاہ سے بدلہ لے گا ضرور لے گا لیکن اپنی شہزادی کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا وہ اسے تڑپ تڑپ کر سسک سسک کر مرتے دیکھے گا

لیکن اس سب میں اس کی شہزادی شامل نہیں ہو گی۔وہ کبھی حورم کو بتائے گا ہی نہیں کہ وہ وہی شخص ہے جس نے اس کی زندگی اس قدر مشکل کر دی تھی۔

ہاں آو نہ میں نے تمہارے لیے کھانا بنایا ہے وہ بھی اپنے ہاتھوں سے میں بہت اچھا کھانا بناتا ہوں ایسا مجھے لگتا ہے کیونکہ اپنا بنایا ہوا کھانا صرف میں خود کھاتا ہوں لیکن آج تم بھی کھاؤ گی وہ اسے کرسی پر بٹھاتے ہوئے فورا کھانا لگانے لگا

لیکن اس وقت کھانا جیسا بھی تھا حورم کو تو اچھا ہی لگنا تھا کیونکہ اس وقت صرف پیٹ کی بھوک مٹانے تھی ٹیسٹ کیا چیز ہے وہ بالکل جانتی بھی نہیں تھی۔

اس کے کھانا لگاتے ہی وہ جلدی جلدی کھانا کھانے لگی دائم نے اسے اس طرح سے کھانے پر بالکل نہیں ٹوکا تھا یہ الگ بات تھی ہے بے ترتیبی اسے نفرت تھی۔

اس کے کھانا کھانے کے بعد ٹخدائم نے واش بیسن کی طرح کے اشارہ کیا تھا کہ وہ اپنے ہاتھ دھو سکے جو کافی گندے ہو چکے تھے

اس نے منہ ہاتھ دھوئے اور پھر اس کے ساتھ باہر آئی یہ تمہارا گھر ہے تم جیسے چاہو یہاں رہ سکتی ہو ان شاءاللہ تمہیں کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔مرشد کے چمچ سے ہلاتے ہوئے بتانے لگا

. . . . . .

ڈاکٹر اس سے آکر چیک کر چکا تھا اب اس کا بخار کافی بہتر تھا

اور چوٹ بھی پہلے سے ٹھیک تھی دائم کو یہ بات سوچ سوچ کے خود پہ غصہ آرہا تھا کہ اس کی تکلیف کی وجہ وہ خود ہے وہ تو اسے پھولوں کی چھڑی سے بھی نہیں چھونا چاہتا تھا اور یہاں وہ اس کی وجہ سے اتنی تکلیف سہ رہی تھی

کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو دروازے پر میرا آدمی کھڑا ہے تم اس سے ہر چیز منگوا سکتی ہو۔ جو تمہیں چاہیے اس گھر کو بالکل اپنا ہی گھر سمجھو جب سارا مسئلہ حل ہو جائے گا میں تمہیں واپس لے جاؤں گا۔

تھینک یو سو مچ آپ میرا کتنا خیال رکھ رہے ہیں آپ نے میری جان بچائی اور اب ہماری اتنی مدد کر رہے ہیں آپ بہت اچھے ہیں۔

میں جب واپس کر جاؤں گی نہ تب آپ کے تیرا ہزار روپے بھی لوٹا دوں گی۔

وہ جو اس کی باتیں سنتے ہوئے اس کے چہرے کا طواف کر رہا تھا اس کی آخری بات پر ٹھٹکا۔

اس دن آپ نے مجھے پانچ ہزار روپے اسٹیڈیم میں دیے تھے اور اس کے بعد آپ نے میرے جوتوں کے پیسے بھی دیئے تھے جو میں دکان دار انکل کو دینا بھول گئی تھی جب میں گھر جاؤں گی نہ تب آپ کے پیسے سب سے پہلے واپس کروں گی۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے کہتی صوفے پر بیٹھ چکی تھی۔ اور وہ شہزادہ جو اپنے دل کی سلطنت اس کے نام کیے بیٹھا تھا اس کے 13 ہزار کا قرض لوٹانے کی بات پر مسکرائے بنا نہ رہ سکا۔

تمہارے کپڑے اور سارا ضروری سامان اسی کمرے میں ہے جہاں سے تم نکل کر یہاں آئی ہو جاؤ تم فریش ہو جاؤ اور انجوائے کرو اپنا خیال رکھنا میں جلدی لوٹانے کی کوشش کروں گا۔ اور یہاں سے باہر مت نکلنا یہاں پر بہت خطرہ ہے وہ اسے سمجھاتے ہوئے باہر کی طرف جانے لگا

کیا میں اپنے لالہ سائیں سے بات کر سکتی ہوں فون پر وہ اسے پیچھے سے پکارتی ہوئی بولی۔ کیا آپ مجھے اپنا خون دیں گے مجھے بہرام لالا سے بات کرنی ہے مجھے جاننا ہے وہ سب لوگ ٹھیک تو ہیں۔ وہ معصومیت سے کہتی اپنے آپ کو آنسو بہانے سے روک گئی تھی

اور اس کی لرزتی پلکوں نے دائم کو خاموشی سے اپنا فون نکالنے پر مجبور کر دیا جو اس نے نکال کر اس کی طرف بڑھایا تھا اسے تھام کر فورا کو چیک کرنے لگی

اس میں تو لالا سائیں کا نمبر ہی نہیں ہے موبائل چیک کرتی مایوسی سے اسے دیکھ کر بولی تھی۔

ہاں تو تم ڈائل کر لو وہ جیسے اس کا ذہن پڑھ کر بولا تھا

مجھے تو لالا کا نمبر زبانی نہیں آتا ان کا نمبر تو میرے موبائل میں سیو ہے میں جہاں بھی جاتی ہو اپنا فون لے کے جاتی ہوں لیکن اب تو میرا فون بھی گھر پہ ہے

میں کیسے لالہ سے بات کروں۔ بھری ہوئی آواز میں اسے دیکھتے ہوئے بولے آنسو بس بہنے ہی والے تھے جینے آنکھوں کی پناہوں سے نکلنے سے پہلے ہی وہ بے دردی سے رگڑ کر صاف کر چکی تھی۔

اس کے نازک گال پر یہ بے دردی دائم کو سخت ناگوار گزری تھی۔

یہ تو بہت برا ہوا مجھے تو تمہارے بھائی کا نمبر نہیں پتا آپ ہم کیا کریں گے وہ اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے انجان بنا بولا۔

تو پھر انہوں نے آپ سے رابطہ کیسے کیا اور آپ کو یہاں پر کیسے بھیجا مجھے بچانے کے لئے وہ اسے دیکھتے ہوئے پھر سے پوچھنے لگی

پہلے تھا اس کا نمبر میرے پاس لیکن کل رات ان غنڈوں سے تمہیں بچاتے ہوئے میرا فون ضائع ہو گیا اور بہت سارے کانٹیکٹ بھی اب تو میرے پاس تمہارے بھائی کا نمبر نہیں ہے۔

لیکن تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں کوئی حل نکال لوں گا میں ڈھونڈ نکالوں گا تمہارے بھائی کو ورنہ ان کی خیر خیریت معلوم کرتا رہوں گا اور جیسے ہی مجھے اس کا نمبر دوبارہ ملے گا تم اس سے رابطہ کر لینا۔

وہ اپنی محبت کی بنیاد ہی جھوٹ پر قائم کر رہا تھا لیکن وہ مجبور تھا وہ اس طرح سے اپنی شہزادی کو خود سے دور نہیں کر سکتا تھا۔

وہ کہتے ہیں نا عشق اور جنگ میں سب جائز ہے تو وہ کیسے پیچھے ہٹتا اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ اپنی شہزادی کو خود سے دور نہیں جانے دے گا چاہے بہرام شاہ کو کسی جھوٹ کے سہارے ہی کیوں نہ استعمال کرتا رہے لیکن اس کی شہزادی اس سے کبھی دور نہیں جانی چاہے

اور بہرام شاہ اس سے دور رہ کر اپنی بہن کے لئے تڑپے گا اور یہاں وہ اپنی شہزادی کے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کرے گا اور بہت جلد حورم سب کو بھلا کر صرف اور صرف اس کے عشق میں جینے لگے گی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بہرام نے کوئی جگہ نہیں چھوڑی تھی ہر جگہ وہ اپنی بہن کو تلاش کر چکا تھا دائم شاہ سوری کا وہ نمبر جس پر اس نے اسے کال کی تھی اب بند ہو چکا تھا۔

اور یہ نمبر کس کے نام تھا بہت کوشش کے باوجود بھی اس سے پتہ نہ چل سکا۔ اگر وہ دائم شاہ سوری کو ڈھونڈنے کی کوشش بھی کرتا تو کیسے کرتا وہ تو دائم کی شکل سے بھی ناواقف تھا۔

دادو سائیں کا بی پی بہت زیادہ ہائی ہو چکا تھا وہ انہیں لے کر ہسپتال آیا تو دل کی حالت دیکھ کر تڑپ اٹھا۔ جو ایک کونے میں بیٹھی بُری طرح سے رو رہی تھی

اس سے دل کی یہ حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی ایک طرف دادو سائیں کو ڈاکٹر کے اندر لے کر جا چکے تھے ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ ان کا بی پی خطرناک حد تک بڑھ چکا ہے انہیں ہر طرح کی ٹینشن سے دور رکھا جائے۔

اور دوسری طرف دل تھی جو روئے جا رہی تھیں وہ خاموشی سے آ کر اس کے قریب بیٹھ گیا۔

دل میں یہ نہیں کہوں گا کہ تم مت رو لیکن اتنا کہوں گا کہ حورم کو کچھ نہیں ہو گا میں اپنی گڑیا کو کچھ نہیں ہونے دوں گا کیا تم مجھ پر اتنا بھروسہ کر سکتی ہو وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا جب دل روتے ہوئے اس کے سینے سے آ لگی۔

بہرام نے اسے چپ کرانے کی کوشش نہیں کی تھی کیونکہ اسے یقین تھا اگر وہ اسی طرح سے خاموش رہی تو دل میں غبار رکھ کر وہ بھی بیمار پڑ جائے گی۔ اور اب اس میں مزید کسی قسم کا کوئی نقصان برداشت کرنے کی ہمت بالکل نہیں تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس کے حکم کے مطابق وہ چائے بنا کر لائی تھی اور وہ چائے بنا کر کیوں لائی تھی وہ خود بھی نہیں جانتی تھی وہ شخص کی کوئی بات نہیں ماننا چاہتی تھی لیکن مجبوری تھی وہ نہیں چاہتی تھی اس کے ماں باپ کو پتہ چلے کہ وہ جازم سے کس انداز میں بات کرتی ہے

اس سے تو یہی لگتا تھا کہ جب وہ اس کے ساتھ بد تمیزی کرے گی تو جازم خود ہی اس سے رشتے کے لئے انکار کر دے گا لیکن اب اس کے ساتھ بد تمیزی کرنے پر وہ تو حد سے زیادہ بد تمیز ہو گیا تھا بلکہ بد تمیز بھی چھوٹا لفظ لگتا تھا اس کی بے ہودگی کے سامنے۔

وہ کمرے میں آئی تو شاید وہ واش روم میں نہا رہا تھا وہ چائے کا کپ وہی ٹیبل پر رکھ کر پلٹ کر جانے لگی جب اس کی نظر اس کے موبائل پر پڑی۔

نہ جانے اس کے دماغ میں کیا آئی کہ وہ اس کا موبائل چیک کرنے لگی ابھی کانٹیکٹس میں وہ ریشم نامی نام کے پاس پہنچی ہی تھی کہ کسی نے اس کے ہاتھ سے موبائل چھین لیا۔

یہ کیا کر رہی ہو تم لڑکی ابھی بیوی بنی نہیں جاسوسیاں پہلے سٹارٹ کر دی تم نے میری موبائل بند کرتا ہوں وہ واپس بیڈ پر پھینکتا ہوا بولا۔ جبکہ اسے بنا شرٹ کے اپنے اتنے قریب کھڑا دے کر زیلہ فوراً چہرہ پھیر گئی تھی۔

انتہا کے بے شرم انسان ہو تم شاکر پہلے شرٹ پہنو۔ اور مجھے تمہاری جاسوسی کرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہارا فون بجا تھا شاید کوئی میسیج آیا تو مجھے لگا کہ ہو سکتا ہے کہ ضروری ہو

ہاں بالکل تم تو میرے ضروری میسیج ضروری کال ریسیو کرنے کا حق رکھتی ہو اسی لیے تم نے سوچا کہ کیوں نہ میں چیک کر لوں ہیں نا اس کا انداز صاف مذاق اڑاتا ہوا تھا۔ وہ شرٹ پہنتا ہوا اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا جو یقیناً کوئی نہ کوئی بہانہ سوچ رہی تھی

بس بس زیادہ بہانہ سوچنے کے لیے محنت کرنے کی ضرورت نہیں ہے جاو معاف کیا اور آئندہ ایسی غلطی کبھی مت کرنا وہ احسان جتاتے ہوئے بولا تھا۔ جبکہ زیلہ اسے دیکھتے ہوئے غصے سے پاؤں پٹختی باہر جانے لگی

پانچ منٹ بعد آکر کپ لے جانا پیچھے سے اس کی آواز سنتے وہیں سے پلٹی تھی

میں تمہاری نوکر نہیں ہوں سمجھے تم اور خبر دار جو آج کے بعد تم نے مجھ پر اس طرح سے حکم چلانے کی کوشش کی ورنہ ----

اور خبر دار جو تم نے مجھے تم کہہ کر پکارا بڑا ہوں میں تم سے بہت جلد تم میری بیوی بننے والی ہو اور ہمارے ہاں بیوی اپنے شوہر کو تم نہیں بلکہ آپ یا پھر سائیں کہہ کر پکارتی ہے اور تم مجھے اپنے سر کا سائیں بنانے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

اور آئندہ مجھے تم کہنے سے تھوڑی نہیں بہت ساری احتیاط کرنا۔ ورنہ تمہارے حق میں اچھا نہیں ہو گا۔۔ وہ اسے دھمکی دیتے ہوئے باہر کا راستہ دکھایا رہا تھا۔

جبکہ زیلہ اسے غصے سے گھورتے ہوئے ایک بار پھر سے باہر نکل گئی لیکن دروازے پر پلٹی۔

جازم۔۔۔۔۔ انداز میں انتہا کی نرمی تھی

وہ ذرا سا مسکرائی نہ جانے آج اسے کیا ہوا تھا کہ وہ اسے دیکھ کر مسکرائی تھی جازم کی تو جیسے عید ہی ہو گئی

تم تم تم تم۔ تم ہمیشہ تم ہی رہو گے تم آپ بننے کے لائق ہی نہیں وہ اسے زبان چراتی باہر کی طرف بھاگ گئی تھی۔ جبکہ جازم اس کے باہر جاتے ہی کھل کر مسکرا دیا

یہ لڑکی کبھی نہیں سدھر سکتی لیکن اس کی یہی شرارتیں تو جازم کا دل دھڑکتی تھی۔

اب ایسے ہی تو نہیں وہ اسے اپنے دل کا تہلکا کہتا تھا

---

نہ جانے کب سے دروازہ بج رہا تھا نشال نماز پڑھ رہی تھی اور وانی) نشال کی بیٹی) گہری نیند میں سو چکی تھی رات کے وقت اس کے گھر کون آسکتا تھا وہ پریشانی سے دروازے کی طرف آئی تھی۔

دروازہ کھولا تو سامنے یاسم بیگز کے ساتھ کھڑا تھا اسے دیکھ کر پہلے تو وہ حیران ہوئی کل صبح وہ بنا اسے کچھ بتائیے چلا گیا تھا اور اب سامان لے کر آگیا

آپ نے کل کہا تھا نا کہ میں جب چاہے یہاں آسکتا ہوں تو لیجیے میں آگیا ویسے اوپر کی طرف میرے کمرے ہیں چلیں کوئی بات نہیں وہ سب کچھ میں دیکھ لوں گا۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے رہنے کے لئے جگہ دے دی

ورنہ میں تو بہت پریشان تھا کہ میں کیا کروں گا۔ وہ دوستانہ لہجے میں کہتا ہوا اپنا سامان اندر لا رہا تھا ان سیڑھیوں سے او پر جاؤں گا وہ جو بنا کچھ بولے اسے دیکھ رہی تھی اس کے کہنے پر فوراً ہاں میں سر ہلایا۔

مجھے پتا نہیں تھا آپ آنے والے ہیں اسی لیے میں نے دروازہ بند کر دیا کسی چیز کی ضرورت ہو تو میں یہی رہتی ہوں آپ مجھے بتا سکتے ہیں میں چابی لے کے آتی ہوں وہ اسے کہتے ہوئے اندر کی طرف گئی تھی

ان کے اندر بھی جالی کا ایک بہت بڑا دروازہ تھا شاید اوپر کی منزل اور نیچے کی منزل کو الگ الگ کیا گیا تھا لیکن اندر دیکھنا مشکل نہ تھا وہ اس کے سامنے ہی دراز سے چابی نکال کر لائی تھی۔

آپ کو کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو ہچکچنے کی ضرورت نہیں ہے آپ مجھے بتا سکتے ہیں باقی صفائی وغیرہ کیلئے صبح ایک آنٹی آتی ہیں وہ کر دیں گی

اور کھانے پینے کا انتظام آپ کو اپنا ہی کرنا پڑے گا اس کی میری کوئی ذمہ داری نہیں ہے لیکن اگر آپ نے اس وقت کچھ نہیں کھایا تو میں آپ کے لئے کھانے کا انتظام کر سکتی ہوں۔

اسے اس طرح سے کہتے ہوئے کچھ عجیب لگ رہا تھا وہ سوچ رہی تھی اگر یہ آیا ابھی تو اپنی بیوی بچوں کے ساتھ آئے گا لیکن یہ تو تن تنہا ہی یہاں آ کر کھڑا ہوا تھا

اب یقیناً اس میں کچھ بھی نہیں کھایا ہو گا یشال کو اس پر ترس آ گیا۔۔۔ تو مروتاً پوچھنے لگی یقیناً اس نے انکار ہی کر دینا تھا ایسا یشال کا سوچنا تھا جو غلط ثابت ہوا

تھینک یو سو مچ پلیز کچھ کھانے کو لا دیں مجھے بہت بھوک لگی ہے کل سے میں اپنا انتظام کر لوں گا کھانے کے بعد میں چائے پیتا ہوں اگر ممکن ہو تو اس کا آرڈر دینے کا انداز ایسا تھا جیسے فائیو سٹار ہوٹل میں بیٹھا ہو

ں شال سر ہلاتی ہوئی کچن کی طرف چلی گئی۔ ویسے میری پیاری سی دوست کہاں ہے۔۔۔۔ اسے اس طرح سے جاتے دیکھ کر وہ فوراً ہی پوچھنے لگا

جی وہ اس وقت سو جاتی ہے صبح سکول جانا ہوتا ہے میں کھانا لاتی ہوں وہ اس کو جواب دیتے ہوئے واپس پلٹ گئی کل صبح اس کی بیٹی نے ناچ ناچ کر کیا حال کرنا تھا گھر کا صرف وہی جانتی تھی

کل سے اس کے جانے کی وجہ سے وہ کافی اداس ہو گئی تھی وہ تو بہت خوش تھی کہ اس کا دوست ہے اس کے ساتھ رہے گا کیوں کہ نشال اسے کسی کے ساتھ بھی زیادہ فرینک نہیں ہونے دیتی تھی

وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی بیٹی زیادہ کسی کے ساتھ بھی اٹیچ ہو۔اسے خود تنہا رہنے کی عادت تھی اس لیے چاہتی تھی کہ اس کی بیٹی صرف اسی کے ساتھ ہی رہے

کیونکہ اسے لگتا تھا کہ دنیا میں کوئی اپنا نہیں ہوتا اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی بیٹی کسی کے ہاتھوں فریب کا شکار ہو اسی لیے وہ ابھی سے ہی اپنی بیٹی کو صرف اپنے پاس رکھتی تھی

نہ تو وہ اسے باہر کے لوگوں سے ملنے دیتی اور نہ ہی باہر جانے دیتی وہ جب یہاں آئی تھی اس کے پاس صرف دو ماہ کی وانیہ تھی۔

پھر اس گھر کی اصل مالک نے اسے اپنی بیٹی بنالیا وہ پانچ سال ہر ممکن طریقے سے ان کا خیال رکھتی رہی لیکن تین مہینے پہلے ان کا انتقال ہو گیا اور انتقال سے پہلے وہ اپنے ساری جائیداد نشال کے نام کر چکی تھی جس میں یہ مکان بھی شامل تھا

کبھی کبھی سوچتی تھی اس کے اپنے والدین نے اس کے ساتھ کیا کیا اور وہ عورت جو اسے ٹھیک سے جانتی بھی نہیں تھی مرنے سے پہلے اس کی زندگی آسان کر گئی

اسے کسی نوکری کرنے کی کوئی خاص ضرورت نہ تھی اسے اس مکان کا کرایہ آجاتا تھا لیکن اس کے پچھلے کرایہ دار نے مکان چھوڑ کر اپنا مکان بنا چکے تھے۔

کرایانہ ہونے کی وجہ سے اسے مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا اس کی وجہ سے نوکری کی تلاش میں گھر سے نکلی تھی اور اسے بہت اچھی نوکری بھی مل چکی تھی

وہ کھانا لے کر آئی تب تک وہ بھی ہاتھ منہ دھو آیا تھا شاید وہ یہاں دوبارہ کبھی نہ آتا لیکن شارق نے کہاں تھا کہ یہاں رہنا بہت ضروری ہے۔

اس لیے آج صبح وہ ارحم کے آفس بھی گیا تھا جو اسے باہر ہی مل گیا تھا اس لیے وہ نشال کو نہیں دیکھ پایا تھا ارحم نشال میں اس کی دلچسپی بہت نوٹ کر رہا تھا۔

یہی وجہ تھی کہ آج صبح جب اسے نشال کے بارے میں پتہ چلا تو ارحم نے اسے ملنے کے لیے بلایا۔۔ارحم نے اسے بتایا کہ اس کے والدین نے زبردستی اس کی شادی کسی جواوری سے کر دی تھی۔

جو نشے کی حالت میں شادی کے ایک ہفتے بعد ہی مر گیا۔کیسا مرا یہ وہ ارحم۔ بھی نہیں جانتا تھا اس کے نشال کی زندگی بہت مشکل ہو گئی۔اس کے ماں باہ اس کی پھر شادی کرنا چاہتے تھے۔

لیکن صرف سترہ سال کہ عمر میں بیوونگی کی چادر اڑوے اپنی دوماہ کی بچی کے ساتھ شہر آ گئی۔یہاں ایک بے سہارہ عورت نے اس کا ساتھ دیا اس کا بھی اس دینا میں کوئی نہ تھا لیکن نشال کو اپنی بیٹی مانتی تھی

نشال یاسم کی زندگی میں آنے والی پہلی لڑکی تھی جسے وہ چاہنے لگا تھا اگر وہ بیوہ تھی تو وہ کونسا دودھ سے دھولا تھا اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اس لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کرے گا اور اس پیاری سی بچی کو اپنا نام دے گا۔

وہ اسے ایک آسان اور مکمل زندگی دے گا اور خود بھی اس کے ساتھ ایک مکمل زندگی گزارے گا جس میں نشال وانی اور وہ ہوں گے اسے پتہ تھا اتنی جلدی یہ سب کچھ ممکن تو نہیں ہے لیکن وہ جلد ہی اس سے اپنی محبت کا اظہار کرنا چاہتا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

مطلب سر آپ جانتے ہوئے بھی کہ وہ لڑکی بہرام شاہ کی بہن ہے آپ اُسے اپنے ساتھ رکھ رہے ہیں کیا آپ اس سے شادی کرنے والے ہیں سر کیا آپ اس کے ذریعہ بہرام شاہ سے بدلہ لیں گے واجد اس کے قریب بیٹھا اس کے بارے میں پوچھ رہا تھا وہ نہیں جانا چاہتا تھا کہ اس کے بدلے کا شکار وہ معصوم سی لڑکی ہو

جو انجانے میں اس شخص کا جنون بن چکی ہے۔ کل جب اس لڑکی کو اٹھا کر گھر لایا تھا اسے یہی لگا تھا کہ شاید اس لڑکی کا کوئی ایکسیڈنٹ ہوا ہے یا وہ اس حالت میں اسے ملی ہے اس کے ذہن و دماغ میں بھی یہ بات نہ تھی کہ وہ بہرام شاہ کی بہن ہو سکتی ہے

ہاں واجد لڑکی سے شادی کرنے والا ہوں لیکن کسی بدلے کے لئے سے نہیں میں اس سے محبت کرتا ہوں تم جانتے ہو نا میرے جذبات اس کے لیے میں سے ان مردوں میں سے نہیں ہوں جو اپنی ہی محبت کو بدلنے کے لیے استعمال کرتے ہیں

میں حورم سے شادی کرنا چاہتا ہوں وہ تو میری شہزادی ہے میں اسے شہزادیوں کی طرح رکھوں گا میں اسے دنیا کی ہر خوشی دوں گا اس کی ہر خواہش پوری کروں گا بس ایک خواہش کے سوائے وہ کھی بھی اپنے گھر والی سے دوبارہ نہیں مل پائے گی

اب اسے میرے ساتھ رہنا ہو گا میرے ساتھ جینا ہو گا اس کے قدموں میں پوری دنیا لا کر رکھ دوں گا لیکن وہ بہرام شاہ کے پاس کبھی واپس نہیں جائے گی۔ وہ فیصلہ کرتے ہوئے اٹھ کر گھر کی طرف جانے لگا وہ ملتان کسی سوشل کام کے لئے آیا تھا

اس کا ارادہ ایک ہفتہ اور یہاں رکنے کا تھا اس کے بعد وہ آگے اسلام آباد کے لیے روانہ ہونے والا تھا اور وہ اسلام آباد اپنی شہزادی کو ساتھ لے کر جانا چاہتا تھا۔ یہ دو مہینے اس کے تقریبا پورے سفر میں گزر رہے تھے۔ اور وہ ان دو مہینوں حورم کو اپنے ساتھ چاہتا تھا

دوسری طرف بہرام بے چینی بھی اس سے چھپی ہوئی نہیں تھی اس کی یہ حالت وہ بہت ہی انجوائے کر رہا تھا اپنوں سے دور جانا اور ان کے بغیر رہنا کیسا ہوتا ہے اس بات کا احساس بہرام کو دلانا چاہتا تھا۔

یہ جانے بغیر کہ جتنا درد وہ سہہ رہا ہے اتنی ہی تکلیف بہرام نے بھی سہی ہے بہرام کا ادھر سے ادھر بھاگتے ہوئے اس کے اس نمبر کو ٹریز کرنے کی کوشش کرنا کبھی ایک جگہ دائم کا پتہ کرنا کبھی دوسری جگہ وہ بس دو دن سے اس کے تماشے دیکھے جا رہا تھا۔

اسے دیکھتے ہوئے اسے بہت زیادہ مزہ آ رہا تھا اس کی تکلیف اسے سکون دے رہی تھی ایک طرف دادو سائیں ہسپتال میں دوسری طرف دل نے رو رو کے اپنا کیا حال رکھا تھا اور ایسے میں وہ کسی کو بتا بھی نہیں سکتا تھا کہ اس کی بہن غائب ہے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کیا ہو گیا ہے آپ کو دادا سائیں آپ جانتے ہیں یہ ممکن نہیں ہے میں اپنی بہن کو اس طرح سے اس شخص کے حوالے نہیں کر سکتا وہ پاگل آدمی نجانے میری بہن کے ساتھ کیا کیا ہو گا۔

بہرام برامت سوچو دائم۔شاہ سوری اسرار شاہ سوری کا بیٹا وہ کبھی اتنا نہیں گر سکتا مجھے یقین ہے کہ حورم بالکل محفوظ ہو گی۔تم فی الحال وہ کرو جو میں کہتا ہوں باقی میں خود دائم سے بات کروں گا اسے سمجھاؤں گا کہ جو کچھ بھی ہوا اس میں حورم۔یا تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے وہ اسے سزا نہ دے

تو آپ کیا چاہتے ہیں کہ دادا سائیں میں اپنی بہن کو بالکل بھلا دوں اور ہاتھ پہ ہاتھ رکھے بیٹھے رہوں ان کی باتیں بہرام کو مزید غصہ دلا رہی تھی وہ ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں

نہیں بہرام میں یہ نہیں کہہ رہا بس میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو وہ تم سے نفرت کرتا ہے وہ کبھی تمہاری بات کو نہیں سمجھے گا تم بس مجھے اس کا پتہ لگا کر دو اور اس کا نمبر مجھ تک پہنچانے کی کوشش کرو میں خود اس سے بات کروں گا اور فی الحال سب کے سامنے یہی کہہ دو کہ حورم یہاں لندن میں میرے پاس آچکی ہے پڑھائی کی سلسلے میں

کسی کو بھی مت بتانا کہ حورم گھر سے غائب ہو چکی ہے اس سے اس کی ذات سوالیہ نشان بن جائے گی اس سے تمہاری بہن کی زندگی عذاب ہو سکتی ہے بہرام میری بات کا مطلب سمجھ رہے ہو نا احمد شاہ اسے سمجھاتے ہوئے بولے

جی دادا سائیں آپ جو کہیں گے میں وہی کروں گا میں اس پاگل آدمی کا نمبر کہیں سے بھی نکالتا ہوں شاید آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں وہ مجھ سے نفرت کرتا ہے آپ لوگوں سے نہیں یقیناً آپ کی بات کو سمجھے گا۔

اس نے فون بند کرتے ہی پھر سے اپنے سیکٹری کو فون کیا جو دن رات اس نمبر پر فون کر کے اسے کے آن ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔

کیونکہ بنا نمبر آن کیے وہ اسے ٹریس کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے تھے

. . . . . .

کیا مطلب اس طرح سے اچانک کیسے بھیج دیا ارے ایک بار ہم سے ملنے تو دیتے اسے ہمیں بتا تو دیتے کہ وہ جا رہی ہے وہ ہماری بھی کچھ لگتی ہے مامی سائیں۔ تائشہ بہت غصے میں تھی

جب سے اسے پتہ چلا تھا کہ حورم احمد ماموں سائیں کے پاس لندن چلی گئی ہے پڑھائی کے سلسلے میں تو اسے بہت افسوس ہوا ایک بار بھی اس سے ملنے نہیں دیا اسے۔

اچانک فیصلہ ہوا میں تو خود سے خود سے دور نہیں کرنا چاہتی تھی احمد نے اچانک کہا کہ وہ اکیلے ہے بہرام بھی اب یہاں آ گیا ہے اور ان کی طبیعت بھی وہاں ٹھیک نہیں رہتی ہے بس یہی سوچتے ہوئے میں نے حورم کو جانے دیا۔

نازیہ شرمندہ سی ہو کر بتا رہی تھی۔ آج ہی تائشہ ہسپتال میں ان سے ملنے کے لیے آئی کہ اسے پتا چلا کہ حورم کے کل لنڈن جا چکی ہے اس یقین نہیں آ رہا تھا یوں اچانک حورم کو لندن بھیجنے کی کیا تک بنتی ہے

ابھی تو اس کے پیپر بھی نہیں ہوئے تھے۔ لیکن یہ بات بھی تھی بہرام کے یہاں آ جانے کی وجہ سے وہاں احمد شاہ اکیلے ہو چکے تھے اب ان کے پاس اور کوئی نہیں تھا اور اتنا زیادہ بزنس چھوڑ کر وہ یہاں نہیں آ سکتے تھے۔

مجھے نمبر دو اس کا میں بات کروں گی اس نے دل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جب کہ وہ کنفیوز سی کبھی بہرام تو کبھی دادو سائیں کو دیکھنے لگی۔

پھوپھو سائیں فلحال اس کے پاس اپنا نمبر نہیں ہے جیسے ہی وہ موبائل لے گئی میں آپ کو اس کا نمبر سینڈ کر دوں گا دادا سائیں تو آفس میں ہوتے ہیں اور حورم تو گھر پہ ہو گی بہرام نے ٹوٹا پھوٹا بہانہ بنایا

جب کہ یہ فیصلہ کسی کو بھی پسند نہیں آیا تھا بہرام نے جازم یاسم اور شازم کو یہ بتایا کہ حورم کی جان کو یہاں خطرہ تھا اس پر دوبارہ حملہ ہوا تھا جس پر اس نے مجبوری میں حورم کو لندن بھیج دیا ہے۔

نازیہ بہت دل چاہا کہ وہ تائشہ کو سب سچ بتادیں لیکن بہرام نے منع کر دیا تھا احمد دادا سائیں نے کہا تھا کہ یہ بات فی الحال کسی کو بھی نہیں بتانی نہ ہی فیملی میں کسی کو اور نہ ہی باہر

لڑکے تو سارے ہی بہرام کے بات سے اتفاق کر رہے تھے کے حورم کی جان خطرے میں تھی اس لیے اس کو یہاں سے بھیج دیا۔ لیکن تائشہ بھی تھوڑی بہت ناراضگی کا اظہار کیا تھا

---

کیا بات کر رہے ہو یار یہ تو بہت خوشی کی بات ہے لیکن تمہیں یقین ہے نہ یہ وہی لڑکی ہے جو تمہاری منکوحہ ہے کہیں یہ نہ ہو کہ تم اسے اپنی منکوحہ سمجھتے رہو فلم کے اینڈ پر وہ کوئی اور نکلے زیلہ اسے چائے کا کپ پکڑاتے ہوئے اس کے قریب ہی بیٹھ کر بولی تھی

میں اس لڑکی کو کروڑوں میں پہچان سکتا ہوں زیلہ ہنڈریڈ پرسنٹ وہ میری منکوحہ پلس تمہاری بھابھی ہے شک کی تو کہیں کوئی گنجائش ہی نہیں نکلتی اماں سائیں نے خود اسے میرے آفس میں کام دلوایا ہے

لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کوئی کام بھی ڈھنگ سے نہیں کر پاتی وہ بچاری مجھے لگتا ہے یہاں آ کے نہ تھوڑی نروس ہو گئی ہے مجھے نہ اسے فریڈم دینی چاہیے

تاکہ اسے پتہ چل سکے کہ اس سے کام ہو نہ ہو کوئی فرق نہیں پڑتا ویسے بھی یہ سارا کام اس کا تھوڑی ہے اس نے تو مجھے سنبھالنا ہے اور پھر میں اپنی بیوی سے یہ نوکری تھوڑی نہ کرواؤں گا

اسی لئے میں نے سوچا تھا اس پر کام کا بہت زور نہیں ڈالتا سکون سے جتنا کام کر سکتی ہے کرے۔ کیا کہتی ہو تم اس بارے میں شازم خوش ہوئے اس سے بول رہا تھا

دیکھو شازی میرے خیال میں وہ خود بھی نہیں جانتی کہ تم اس کے شوہر ہو اگر تم اس سے کم کام دو گے یا پھر باقیوں کی بانسبت اس سے زیادہ کام نہیں لو گے تو وہ یہ بھی تو سوچ سکتی ہے کہ تم اس پر لائن مارنے کی کوشش کر رہے ہو

میں نہیں چاہتی کہ شادی سے پہلے ہی وہ تمہیں کوئی فلرٹ ٹائپ انسان سمجھے اور اس کے دل میں اپنے شوہر کے لئے عزت ہونی چاہیے اسی لئے ایک بات یاد رکھنا تھوڑی سختی سے پیش آنا پڑے گا۔

چھی زیلہ کیسی دوست ہو تم ابھی سے مجھے اپنی بیوی پر غصہ کرنے کے طریقے بتا رہی ہو یار ابھی وہ تمہاری دیورانی نہیں ہے تو تم ابھی سے ہم دونوں میں آگ لگا رہی ہو وہ اسے مصنوئی انداز میں گھوتے ہوئے بولا

جبکہ اسے اب اس کی دیوانی اور اسے جازم کی بیوی بنانے پر زیلہ کا دل چاہا تھا کہ اس کا سر پھاڑ کے رکھ دے۔ وہ جانتا تھا کہ زیلہ اس طرح کی باتوں سے چڑتی ہے اسی لئے تو وہ اسے اور چڑاتا تھا

اگر تمہیں اپنی جان پیاری ہے ناشازم جنید خان اور فیوچر میں تم اس لڑکی کو اپنی منکوحہ سے بیوی بنانا چاہتے ہو تو اپنا منہ بند کر لو بڑے آئے مجھے جیٹھانی بنانے والا تمہارے بھائی سے میں مر کر بھی شادی نہ کروں

وہ اسے گھورتے ہوئے بارو کروانے لگی جب کہ اس کے غصے پر شازم کھل کر ہنس دیا۔

ایک بات کان کھول کر سن لو زیلہ حیدر شاہ میر ابھائی تمہیں دنیا کے آخری کونے سے نکال کر بھی تم سے ہی شادی کرے گا محبت بڑی مشکل چیز ہے جو تم سے کر بیٹھا ہے

شازم تم مجھے مزید غصہ دلا رہے ہو اس کی بات کاٹتے ہوئے غصے سے بولی تھی جبکہ شازم اس کا غصہ دیکھ کر مسکرا رہا تھا

۔

اس کی ساری ضد اس کا غصہ جازم کے ساتھ اس کا جگڑا سب بے کار تھا سچ تو یہ تھا کہ زیلہ۔ بھی کہیں نہ کہیں جازم کو چاہتی تھی اور مینٹلی طور پر اس چیز کے لیے تیار بھی کہ جازم ہی اس کا فیوچر ہسبینڈ ہے۔

زیلہ خود بھی جانتی تھی کہ جازم اسی سے شادی کرے گا چاہے حالات جو بھی ہو وہ زیلہ کو خود سے کبھی دود نہیں جانے دے گا

باقی کچھ تو مجھے پتہ نہیں میری بیوی تھوڑی غنڈی ٹائپ ہے آفس میں کافی سارے لوگوں کو آپنے مکے کا مزہ چھکا چکی ہے اسی لیے تم ابھی سے پر کٹیس کرنا شروع کر دو میں نہیں چاہتا کہ میری بیسٹ فرینڈ اپنی دیورانی سے ہار جائے مطلب فیوچر میں تم دونوں کے بیچ میں لڑائی۔۔۔

شازم جنید خان اب بچ کر دکھاؤ میرے ہاتھوں شازم آدھی بات بولتے ہی باہر کی طرف دوڑ لگا چکا تھا جب کہ زیلہ غصے سے چڑی پڑی اس کے پیچھے دوڑ رہی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ اپنا سارا کام نمٹا کر جلدی جلدی گھر واپس آیا تھا نجانے اس کی شہزادی کیا کر رہی ہو گی نہ جانے اس نے دن میں کچھ کھایا بھی تھا یا نہیں

نا جانے اس کا سارا دن کیسے گزرا ہو گا کہیں بے چاری سارا دن بور تو نہیں ہوتی رہی کہیں وہ سارا دن روتی تو نہیں رہی ہو گی

جلسے کے دوران بھی اس کا دھیان بھٹک بھٹک کر اپنی شہزادی کی طرف جا رہا تھا وہ جلد سے جلد اپنے گھر پہنچنا چاہتا تھا اور اب گھر پہنچا اس کی شہزادی باہر صحن میں بالکل تنہا بیٹھی ہوئی تھی

قریب جانے پر پتہ چلا کہ اس کا اندازہ بالکل ٹھیک تھا وہ وہیں بیٹھی روئے جا رہی تھی اس کے اس طرح اسے رونے پر دائم فوراً اس کے قریب آ کر بیٹھا نہ جانے وہ کب سے ہی بیٹھی روئے جا رہی تھی

حورم تم ہو تم رو کیوں رہی ہو کہہ درد تو نہیں ہو رہا تو تم اتنا رو کیوں رہی ہو وہ فکر مندی سے کہتا اس کے قریب آیا اور اس کا ماتھا چیک کرنے لگا جب کہ اس کے پاس آنے پر حورم اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے اپنا دوپٹہ سر پر لے چکی تھی

رکو میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں تمہیں درد ہو رہا ہو گا وہ اپنی جیب سے موبائل نکالتے ہوئے اس طرح شو کر رہا تھا جیسے اس کا دوپٹہ اس نے نوٹ ہی نہ کیا ہو

نہیں مجھے درد نہیں ہو رہا میں ٹھیک ہوں وہ اسے یقین دلاتے ہوئے بولی جبکہ رونے کی وجہ سے آنکھیں سرخ ہو چکی تھی اور

پھولے گال اور چھوٹی سی سرخ ناک تو الگ ہی نظارہ پیش کر رہے تھے جبکہ حورم یہ سوچ رہی تھی کہ یہ شخص کے لیے کتنا کچھ کر رہا تھا وہ اس کے لئے مزید مشکلات پیدا نہیں چاہتی تھی وہ جلد سے جلد اپنے گھر واپس لے جانا چاہتی تھی

لیکن جو نقشہ دائم نے اس کے سامنے کھینچا تھا اس کے بعد یہ مزید مشکل ہو گیا تھا

لیکن مجھے تم ٹھیک نہیں لگ رہی ہو میں ڈاکٹر کو بلا رہا ہوں تم آؤ چلو میرے ساتھ زبردستی اس کا بازو پکڑے اندر کی طرف لے جانے لگا جب کہ اسے اپنی فکر میں اس طرح سے ہلکان ہوتے دیکھ کر حورم بھی فوراً اس کے ساتھ اٹھ کر اندر آ چکی تھی

نہ کوئی اس کا اپنا نہیں تھا جو وہ اس کو نخرے دکھاتی وہ تو صرف اس کا مددگار تھا کہ اس کے مشکل وقت میں مدد کر رہا تھا اس کی بات ماننا حورم پہ جیسے فرض تھا

کیونکہ وہ اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر اس کی مدد کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ حورم کے معصوم ذہن میں بس یہی بات آ رہی تھی کہ یہ شخص اس کا مسیحا ہے اس کا مددگار ہے

اس کی چھوٹی چھوٹی تکلیف پر وہ کس طرح پریشان ہو جاتا تھا یقیناً اپنے دوست کے سامنے شرمندہ نہیں ہونا چاہتا تھا حورم نے اپنی طرف سے اندازہ لگایا تھا۔ اس کے اندر آنے پر تھوڑی ہی دیر میں ڈاکٹر آ چکی تھی

یہی ڈاکٹر صبح بھی آئی تھی اور صبح کی طرح اس بار بھی اس کی پٹی چینج کرنے لگی پٹی چینج کرتے ہوئے حورم کو تکلیف ہوئی تھی لیکن وہ اپنے لب بھیج گئی وہ اپنی وجہ سے اس شخص کو مزید پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

ڈاکٹر کے جانے کے بعد اس کے قریب آ بیٹھا لیکن اس کے قریب بیٹھنے پر حورم دور گھس کر بیٹھی تھی اسے اپنے سے دور بیٹھتا دیکھ کر فوراً اس کے قریب سے اٹھ کھڑا ہوا اور اپنا فون کان سے لگائے اس سے ذرا فاصلے پر جا کر بیٹھ گیا

اس کی کوشش تھی کہ جو رم اس چیز کو نوٹ نہ کرے لیکن پھر بھی حورم اس کی حرکت پر مسکرا کر چکی تھی۔ یہ سوچ کر کے وہ اسے تحفظ کا احساس دلا رہا ہے اور اس کے مسکرانے پر ڈائم کے ڈمپلز بھی زرا سے نظر آئے تھے۔

اس کی شخصیت ظاہر کر رہی تھی کہ وہ بہت کم مسکراتا ہے لیکن وہ مسکراتے ہوئے وہ بہت خوبصورت لگتا ہے بالکل اس کے بھائی کے جیسا بہرام سے دور رہتے ہوئے سے بہرام کی کمی شدت سے محسوس ہو رہی تھی

آپ نے مجھے اپنا نام نہیں بتایا وہ بظاہر موبائل پر کچھ کر رہا تھا لیکن جا بجا نظر اس کے چہرے پر بھٹک رہی تھی حورم کے کہنے پر وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہو چکا تھا

میرا نام دائم ہے تم مجھے دائم کہہ سکتی ہو وہ نرم لہجے میں بولا تھا اپنے لہجے کی یہ نرمی اس نے خود بھی حورم کے آنے پر محسوس کی تھی لیکن اس حورم اس کے چہرے پر وہ ڈمپل تلاش کرنے کی کوشش کر رہی تھی مگر کوشش کے باوجود بھی کامیاب نہیں ہوئی

وہ ڈاکٹر آپ کو شاہ صاحب کیوں کہہ رہے تھے اسے ڈاکٹر کا اسے مخاطب کرنا یاد آیا

کیونکہ یہاں پر سب لوگ مجھے شاہ کہہ کر پکارتے ہیں وہ اس کی کنفیوژن دور کرتے ہوئے بولا

میں بھی شاہ کہہ سکتی ہو میرے پر دادا سائیں کو بھی سب شاہ سائیں کہہ پکارتے تھے وہ گاؤں کے سرپنچ تھے بہت بڑے آدمی تھے۔ وہ اسے انفارمیشن دیتے ہوئے بولی

ہاں ضرور کہو مجھے اچھا لگے گا وہ اسے یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس کے منہ سے نکلا ہوا ہر لفظ اسے اچھا لگتا ہے

چلو آؤ کھانا بنائیں مجھے تو بہت بھوک لگی ہے تو میں بھی لگی ہو گی یقینا دن میں کچھ کھایا تھا تم نے وہ کھڑا ہوتے ہوئے بولا

جی کھایا تھا پھر بھی بھوک لگی ہے لیکن کھانا آپ بنائیں گے اسے دیکھتے ہوئے پھر سے پوچھنے لگی

اگر تمہیں میرے ہاتھ کا کھانا پسند نہیں ہے تو میں باہر سے منگوالوں گا لیکن مجھے اپنے ہاتھ سے کھانا بنا کر کھانے کی عادت ہے لیکن فیوچر میں یہ عادت بدل لوں گا اس کی نظریں جابجا کے چہرے کا طواف کر رہی تھی

اس کے بات کا مطلب شاید ہی حورم سمجھ پائی تھی۔ لیکن اس کی اگلی بات پر دائم چہرے پر بے اختیار تبسّم کھلا تھا

ویسے مجھے کھانا بنانا نہیں آتا پتا نہیں ہے سب لوگ کیسے بنا لیتے ہیں یہ کہتے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے آ رہی تھی جب کہ اپنی بات کی گہرائی کا مطلب سمجھتے ہوئے اس کے جواب کو سن کر اپنی مسکراہٹ چھپا نہیں پایا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس کی آنکھ اپنے چہرے پر کسی کے ننھے ننھے ہاتھوں کے لمس سے کھلی تھی۔ کوئی اسے کب سے نیند سے بیدار کرنے کی کوشش میں تھا

دوست اٹھ جائیں نہ ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے ایک بار پھر چہرے پر ہاتھوں کے لمس کے داتھ اسے ایک آواز سنائی دی اس نے فوراً اپنی آنکھیں کھولی تھی

آف فو میں کب سے آپ کو جگا رہی ہوں ننھی منی سی بچی سکول یونیفارم میں دو چٹیاں بنائے اتنی کیوٹ لگ رہی تھی کہ یاسم بے اختیار اس کے گال چوم بیٹھا

اوفو گڈ مارننگ کس یہاں پہ ہوتی ہے وہ اس کا ماتھا چومتے ہوئے اس کی عقل پر باقاعدہ ماتم کرتے ہوئے بولی تھی

سوری مجھے پتہ نہیں لیکن آئندہ یہ غلطی نہیں ہو گی وہ محبت سے اسے اٹھتے ہوئے اپنے بیگ کی طرف بڑھ رہا تھا

یار دوست آپ یہاں ٹائم ویسٹ کریں گے آپ فریش ہوں میں کپڑے نکالتی یوں ورنہ آپ میری مما کو نہیں جانتے وہ اتنی ساری ڈانٹ لگائیں گی نا کہ کل سے آپ پانچ بجے ریڈی ہو کے ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے ہوں گے

اس کا حق جتاتا انداز" یاسم کو بہت پیارا لگ رہا تھا لیکن اچھا تھا وہ جتنا اس کے قریب ہو گیا اس کے لیے اتنی ہی آسانی ہو گی

اور یاسم کے بیگ سے کپڑے نکال کر بیڈ پر رکھتی ہوئی نشال کی پکار پر نیچے جا چکی تھی۔

ماما میرے دوست آپ کے ہاتھ آئی یمی یمی پر اٹھا کھا کر آپ کے فین ہو جائیں گے وہ یاسم کی پلیٹ ٹیبل پر لگاتے ہوئے بولی تھی لیکن یہ خدمت صرف اپنے دوست کے لئے تھی

نشال نے کہا تھا کہ اس کے کھانے پینے کی ذمہ داری نشال کی نہیں ہے لیکن صبح صبح اس کی بیٹی نہ جانے سے کون کون سے منٹز زیاد کروا رہی تھی۔ جس کے بعد مجبوری میں اس نے نہ صرف اس کے لئے ناشتہ بنایا تھا بلکہ اسے اوپر سے جگانے کے لیے بھی بھیجا تھا

پانچ منٹ میں وہ بالکل ریڈی اس کے ماتھے پر پیار کرتے ہوئے اس کے بالکل ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

جبکہ نشال اسے اس طرح سے اپنی بیٹی کے ساتھ فری ہوتا دیکھ حیران رہ گئی تھی۔ اس کے سامنے ناشتہ اس نے نہیں رکھا تھا بلکہ یہ فریضہ بھی اس کی بیٹی ہی سرانجام دے رہی تھی

میں نے ماما کو کہا ہے کہ آپ ان کے ہاتھ کا یمی یمی پر اٹھا کھا ان کے ان کے فین ہو جائیں گے اور اگر آپ ان کے فین نہیں ہوئے تب بھی آپ کو میری مما کی بہت ساری تعریف کرنی پڑے گی یہ ہمارے گھر کا رول ہے اپنی پسند کی چیز کے تعریف سننے کے لیے کافی بے تاب لگ رہی تھی

جبکہ کچن میں اس کی آواز سنتی نشال نے گھور کر باہر کی طرف دیکھا تھا لیکن اس کی بیٹی اس کی نظروں سے اوجھل تھی اگر سامنے ہوتی تو یقیناً اس کی ترتر چلتی زبان نشال کی گھوری پر بند ہو جاتی

یاسم کا اس طرح سے اپنی بیٹی کے ساتھ فری ہوتے دیکھنا اسے بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ وہ چند ماہ کا مہمان تھا اس نے کونسا ساری زندگی ان کے گھر میں رہنا تھا اور جس طرح سے وانی اس کے ساتھ اٹیچ ہو رہی تھی اسے بہت برا لگ رہا تھا

لیکن وہ وانی کو روک بھی نہیں سکتی تھی جب بھی وانی کہتی کہ ماما دوست چاہیے جس کے ساتھ میں کھیل سکوں تو وہ ہمیشہ آگے سے یہی کہتی کہ اس بار جو کرایہ داران کے گھر میں رہنے کے لئے آئے گے تم ان کے ساتھ فرینڈ شپ کر لینا۔

لیکن وانی کی یاسم کے ساتھ اٹیچمنٹ سے اسے ڈر لگا تھا۔اس گھر کے اصل مالکن کے انتقال پر وانی ہوسپٹل میں ایڈمٹ رہی تھی اکیلے کتنی مشکل سے سنبھالا تھا اس نے اپنی بیٹی کو اور اب ایک ہی دن میں اس کے ساتھ اس کی بڑھتی ہوئی اٹیچمنٹ نشال کو پریشان کر رہی تھی

تھینک یو سو مچ آپ واقعی بہت زبردست کھانا بناتی ہیں میں تو آپ کے یمی پر اٹھے کافین ہو گیا ہوں پر اٹھے کے ساتھ انصاف کرتا ہوں وہ مسکرا کر بولا تھا۔جب کہ اس کی تعریف پر نشال سے زیادہ خوشی وانی کو ہو رہی تھی

شکریہ یقین آج سے آپ اپنا انتظام کر لیں گے اس کا انداز کافی روڈ تھا جو یاسم کے ساتھ ساتھ وانی بھی نوٹ کر چکی تھی

۔

یہ تو بہت مشکل ہے نشال۔۔۔۔۔۔

آپ میرے دوست یا رشتہ دار نہیں ہے جو مجھے میرے نام سے پکاریں گے اس گھر کی مالکن ہوں تو آپ مجھے مکان مالکن کہیں اور آفس میں آپ مجھے مس کہہ کر پکار سکتے ہیں۔اس کا لہجہ کافی روکھا تھا

لیکن یاسم کو بالکل بھی برا نہیں لگا تھا۔مکان مالک نیو ہے پکارتے ہوئے بھی مزا آئے گا وانی کا اترا ہوا چہرہ دیکھ کر یاسم نے مسکراتے ہوئے کہا تو وانی بھی مسکرائی

اس سے پہلے کہ وہ ایک بار پھر سے وانی کے چہرے پر بوسہ دیتا نشال اپنی بیٹی کو اپنی طرف کھینچ چکی تھی وانی کو زیادہ لوگوں کے بیچ میں رہنے کی عادت نہیں ہے اور نہ ہی وہ کسی کے ساتھ زیادہ اٹیچ ہوتی ہے۔

آپ یہاں صرف چند مہینوں کے لیے آئے ہیں بہتر ہو گا کہ آپ میری بیٹی سے ذرا فاصلہ بنا کے رکھے وہ اسے زبردستی اپنی باہوں میں اٹھا کے اندر لے جا چکی تھی اس کے روکھے انداز پر وانی بولی تو کچھ نہیں لیکن محسوس کر چکی تھی کہ اسے اس کا دوست پسند نہیں آیا

ٹھیک کہہ رہی ہو تم نشال وانی کو کسی کے ساتھ اٹیچ ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اب سے اپنے ہونے والے بابا سائیں کے ساتھ اٹیچ ہو گی اور میں کچھ دنوں کا مہمان نہیں ہوں بلکہ اس چھوٹے سے مکان میں اب تم کچھ دنوں کی مہمان ہو بہت جلد میں تمہیں یہاں سے رخصت کر کے اپنے ساتھ لے جاؤں گا وہ دل ہی دل میں کہتا مسکرا کر واپس اوپر سیڑھیاں چڑھنے لگا تھا

ابھی تک اسے زیادہ انفارمیشن تو نہیں ملی تھی لیکن جو کچھ پتہ چلا تھا وہ شارق کو بتانا بہت ضروری تھا

. . . . . .

زمل کیپ سے اتری تو دور سے کوئی لڑکا بھاگتے ہوئے اس کی طرف آیا تھا شیٹ یار ناٹ ایگن وہ گبڑ کو اپنی طرف آتے دیکھ کر بڑبڑائی

ہائے بسنتی کیسے کر لیا آپنے گبر پر اتنا ظلم ایک دن نہیں رہا جاتا تجھے دیکھے بغیر اور اتنے دن میکے رہ کر آئی وہ شکوہ کرنے لگا

تم بھی تو تین دن سسرال کی خاطر داری سہہ کر آئے ہو میں نے تو کچھ نہیں کہا زمل اس کے جیل میں رہنے پر طنز کرتے ہوئے بولی لیکن وہ گبر ہی کیا جو شرمندہ ہو جائے

ہاں تو میں نے سوچا اگر میری بسنتی اپنے میکے جا کر مزے کر رہی ہے تو میں بھی سسرال جا کے عیاش کرتا ہوں ویسے سالے صاحب کمال کی دھلائی کرتے ہیں مزا آگیا اب چکر لگاتا رہوں گا

وہ اس کا سامان ٹیکسی سے نکالتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا۔ اسے منع کرنا بیکار تھا کون سا اس نے اس کی بات مان لینی تھی تو زمل بنا کچھ بولے اس کے پیچھے آئی تھی

مجھے لگتا ہے کہ تمہیں ایک بار پھر سے چھترول کی ضرورت ہے۔ ابھی ٹھیک سے چمڑی اتری نہیں تمہاری۔ نجانے کیوں اتنے دنوں کے بعد اسے دیکھ کر زمل کو اچھا لگ رہا تھا

اس کی باتیں اس کا اسٹائل وہ مس کرنے لگی تھی اس سے پہلے شاید ہی وہ کبھی اس قسم کے انسان سے ملی تھی

اور اسے بہت غور سے دیکھ رہی تھی اس نے ایسا کیا تھا جو وہ اسے برا نہیں لگتا تھا گندے کپڑے پانچ سو بار سلائی ہوئے ہوئے جوتے گلے میں ڈالا ہوا کپڑا میلا ہونے کے ساتھ ساتھ جگہ جگہ سے پھٹا ہوا تھا۔ اور پرفیوم کی بدبو جو آٹھ سے دس سستی پرفیوم کو مکس کر کے بنائی گئی تھی۔

اور اس پر اس کا بالوں کا سٹائل وہ کسی بھی لحاظ سے پسند کرنے کے قابل نہیں تھا تو زمل کیوں اسے پسند کرتی تھی نہیں پسند نہیں تھا وہ تو بس اسے برا نہیں لگتا تھا زمل اس کے ہاتھ سے بیگ لیتے ہوئے اپنی ہی سوچوں میں تھی

کل سے کام پر لگ جا اور کوئی بھی مدد چاہیے ہوئی تو گبڑ کو بولنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے جو تیری طرف آنکھ اٹھا کر دیکھے گا گبڑ اس کی آنکھیں نکال دے گا۔

چہرے پر مسکراہٹ سجائے وہ وہی سے پیچھے ہو گیا تھا جبکہ اس کی باتوں کا زمل بنا کوئی جواب دیے اپنا بیگ گھسیٹتے اپنے کمرے کی طرف بڑھ چکی تھی

---

مکان مالکن جی آپ کہاں جا رہی ہیں آئیں میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں میں بھی تو آفس ہی جا رہا ہوں۔ وہ اسے صبح بھی آفر کر چکا تھا اپنے ساتھ لے جانے کی لیکن اس نے انکار کر دیا اور اب بس سٹاپ پر کھڑی بس کا انتظار کر رہی تھی۔

ساتھ ہی وانی بھی اس کا ہاتھ تھامے ہوئے اس کی آفر پر خوش ہو رہی تھی اس کی آفر پر وہ صبح بھی خوش ہوئی تھی لیکن ماما کے انکار پر منہ بسور کر رہ گئی۔

میں آپ کو صبح بھی منع کر چکی ہوں کہ میں جا سکتی ہوں اور ویسے بھی یہ کوئی نئی بات نہیں ہے مجھے روز جانے کی عادت ہے اور مجھے آپ کی مدد کی ضرورت نہیں ہے اگر ہو گی تو میں کہہ لوں گی وہ جانتی تھی کہ وہ صبح سے ہی کافی زیادہ روڈ رہیں ہے اس کے ساتھ اور اب سڑک پر کھڑے اس سے غصے سے بات کرنا آگے پیچھے کے لوگوں کو اس کی طرف متوجہ کر سکتا تھا

اور وہ ایسا ہر گز نہیں چاہتی تھی اسی لئے معذرت کرتے ہوئے بولی لیکن یاسم نہ جانے کیا کھا کے آیا تھا اس کے نرم لہجے پر بالکل ہی پھیل گیا اور مسکراتے ہوئے ایک بار پھر سے آفر کرنے لگا

دیکھیں مکان مالکن جی اب میں کوئی غیر تھوڑی ہوں آپ کے گھر میں ہی تو رہتا ہوں میں آپ کو صبح چھوڑ دیا کروں گا میں جانتا ہوں آپ کو میری ضرورت نہیں ہے لیکن مجھے تو آپ کی ضرورت ہے میرا مطلب ہے کہ باہر کا کھانا کھانے کی مجھے عادت نہیں ہے اور یہاں میری امی نہیں ہیں

جو میرے لئے وانی کی مما کی طرح یمی یمی پراٹھے بنا کر دیں گیں اسی لئے میں نے سوچا ہے کہ کیوں نہ آپ کو صبح آفس میں چھوڑ کر شام کو واپس گھر لے آنے کی ذمہ داری اپنے کندھے پر لیتا ہوں اور مجھے دونو الے کھلانے کی ذمہ داری آپ اپنے کندھوں پر لے لیں

دیکھیں یہ ہم دونوں پر کوئی احسان نہیں ہو گا کام کے بدلے کام ہو گا آپ میری مدد کریں میں آپ کی مدد کروں گا اور بس بھی کافی لیٹ ہو گی وانی بھی سکول سے لیٹ ہو رہی ہے آج کے لیے میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں کل کا فیصلہ آپ گاڑی میں بیٹھ کر سکون سے کر لیجیے گا اور ویسے آفر بُری نہیں ہے

وہ اسے اپنے آفر پر غور کرنے کا کہہ رہا تھا جبکہ اسے بھی اب یہی لگ رہا تھا کہ شاید آج بس نہیں آنی۔ ورنہ اتنی لیٹ تو کبھی بھی نہیں ہوئی۔

اور کچھ سوچتے ہوئے ہاں میں سر ہلا دیا وہ اس کی گاڑی میں پچھلی سیٹ پر آ بیٹھی جب کہ آگے تو وانی اپنے دوست کے ساتھ بڑی شان بے نیازی سے ڈرائیو انجوائے کر رہی تھی

وانی کو اتنا خوش دیکھ کر کہیں نہ کہیں نشال بھی بہت خوش تھی لیکن وہ جانتی تھی کہ ساری زندگی وہ اس کے گھر میں نہیں رہے گا۔ اور نشال نہیں چاہتی تھی کہ اس کی بیٹی کو کسی کی وجہ سے بھی ذرا سا بھی دکھ ہو۔

وانی کا اسکول چھوڑ کر اس نے گاڑی لا کر آفس کے سامنے روکی تھی۔ جبکہ ڈرائیونگ کے دوران ان دونوں میں کوئی بات نہیں ہوئی تھی اس کے پیچھے بیٹھنے کی وجہ سے وہ اسے زیادہ آسانی سے دیکھ سکتا تھا جب کہ نشال کا سارا دھیان باہر سڑکوں پر تھا

آفس میں آنے کے بعد وہ سیدھا ارحم کے کمرے میں چلا گیا اور ساری بات اسے بتائی اور اچھے دوست ہونے کا فرض نبھاتے ہوئے ارحم نے بھی اس سے وعدہ کیا کہ وہ نشال کو کچھ نہیں بتائے گا۔

بلکہ اب تو وہ اسے نشال بھابھی کہتا تھا اس کے سامنے اور اس نے اسے یہ بھی مشورہ دیا تھا کہ وہ نشال کے بارے میں اپنے گھر والوں سے پہلے ہی بات کر لے کیونکہ ہو سکتا ہے اس کے بیوہ ہونے کی وجہ سے اس کے گھر والوں کو کوئی مسئلہ ہو لیکن اس کی بات پر یاسم نے اسے بے فکر رہنے کے لئے کہا تھا

کیونکہ وہ جانتا تھا نور کو اس کی زندگی میں بالکل انٹرسٹ نہیں ہے جب کہ حیدر تو بس وہ چاہتا تھا جو یاسم چاہتا تھا۔۔۔ اور اسے یقین تھا کہ حیدر کو بھی اس کی شادی سے کوئی اعتراض نہیں ہو گا آخر حیدر نے بھی نور کو ان حالات میں قبول کیا تھا جب کوئی بھی نور کا ہاتھ تھامنے کے لیے تیار نہیں تھا

اسے یقین تھا اس کا باپ اس کے اس قدم کو سراہے گا۔ آج کل بہت زیادہ گھر نہیں جا پا رہا تھا کیونکہ رات کو بھی وہ نشال کے گھر پہ رہتا تھا اس علاقے سے اس کا گھر تقریبا ایک گھنٹے کے سفر پر تھا۔

اپنے کام کی وجہ سے وہ زیادہ ویسے بھی گھر نہیں جاتا تھا اسی لئے حیدر کو تو اس کی پریشانی نہیں تھی لیکن کل رات حیدر نے فون پر اسے بتایا تھا کہ تائشہ جلد ہی زیلہ اور جازم کی شادی چاہتی ہے۔

جہاں اس کے لیے یہ بات بہت خوشی کی تھی وہی وہ اپنی پرابلم میں پھنسا ہوا تھا۔ اس کی گھر واپسی بہت کم ہو گئی تھی وہ اپنی بہن کہ یہ اتنے اہم دن نظر انداز نہیں کر سکتا تھا لیکن اس معاملے میں بھی اسے حیدر کی طرف سے کچھ رعایت ملی تھی کہ شادی ابھی نہیں تھی

جس کی وجہ سے وہ تھوڑا بہت بے فکر تھا یہ الگ بات تھی کہ اپنی بہن کے اہم ترین دن میں وہ اس کے ساتھ رہنا چاہتا تھا اور اسے سمجھانا بھی چاہتا تھا کہ جازم کوئی برا انسان نہیں ہے

زیلہ ہر بار شادی سے انکار کرنے کی وجہ یہی بتاتی تھی کہ وہ مغرور اور کھڑوس ٹائپ انسان ہے اور ایسے شخص کے ساتھ اس کا گزارا نہیں۔

لیکن اس کے والدین کے ساتھ ساتھ اس کے بھائی کی نظر میں بھی یہ بچگانہ سی وجہ بالکل کوئی اہمیت نہیں رکھتی تھی اس کا یہی کہنا تھا کہ ضروری نہیں انسان جیسا دکھتا ہو ویسا ہو۔

اور سکتا ہے جازم ایک بہت ہی اچھا انسان اور اسے سمجھنے والا لائف پارٹنر ثابت ہو۔ لیکن زیلہ کے ذہن میں یہ ساری باتیں گھستی ہی نہیں تھی وہ تو یہ کہتی تھی کہ صرف جازم ہی ان سب لوگوں کا اپنا ہے اسے تو کچرے کے ڈھیر سے اٹھا کر لائے ہیں۔

اور پھر اسے منانے میں حیدر اور یاسم دن رات ایک کر دیتے وہ تو جازم کی حالت کا سوچ سوچ کر ابھی سے پریشان ہوتے تھے کیونکہ زیلہ کو منانا آسان کام نہیں تھا لیکن انہیں یقین تھا کہ جازم اس کے لئے ایک بہت ہی اچھا ہمسفر ثابت ہو گا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

دل اور بہرام دادو سائیں کو گھر واپس لے آ چکے تھے لیکن ان کی حالت ابھی بھی سمبھلی نہیں تھی بی پی اب بھی بہت زیادہ ہائی تھا لیکن گھر جانے کی ضد ڈاکٹر کو بھی انہیں ہسپتال سے ڈسچارج کرنے پر مجبور کر چکی تھی

دل دادو سائیں اور بہرام تینوں ہی بہت پریشان تھے۔پریشانی کی وجہ اب بھی حورم ہی تھی جہاں وہ سب کو یہ بات بتا چکے تھے کہ حورم اس وقت احمد شاہ کے پاس لندن میں موجود ہے اور سب کو بے فکر کر چکے تھے وہی دائم شاہ سوری کے بدلے کو سوچتے ہوئے وہ بہت زیادہ پریشان تھے

بہرام جانتا تھا کہ وہ بہرام سے اس حد تک نفرت کرتا ہے کہ اس سے بدلہ لینے کی خاطر وہ حورم کو نقصان پہنچانے سے بھی پیچھے نہیں ہٹے گا لیکن احمد شاہ کا یقین جو کہتا تھا کہ وہ اسرار شاہ سوری کا بیٹا ہے جس نے نہ خود کبھی کچھ غلط کیا اور نہ ہی کچھ غلط کرنے دیا

اس کا بیٹا کبھی اتنا غلط نہیں ہو سکتا وہ کبھی اپنے باپ کی روح کو تکلیف نہیں پہنچائے گا۔انہیں یقین تھا دائم شاہ سوری کبھی ایسا قدم نہیں اٹھائے گا جس سے اس کی باپ کی روح کو تکلیف ہو وہ اپنے باپ سے کتنی محبت کرتا تھا یہ کسی سے چھپا ہوا نہیں تھا

اسرار شاہ سوری ایک بہت نیک انسان تھے۔جنہوں نے بہت سارے لوگوں کی نہ صرف زندگی سنواری تھی بلکہ ان کے جانے کے بعد بھی وہ لوگ ان سے بے پناہ محبت کرتے تھے اور ان کے لیے دعائیں مانگتے تھے

وہ ایسے لوگوں میں سے تھے جو جانے کے بعد بھی لوگوں کے دلوں میں اپنے گھر بنائے رکھتے ہیں اسرار شاہ سوری آج بھی لوگوں کے لبوں پر کسی خوبصورت دعا کی طرح آجاتے تھے۔

آج بھی نہ جانے کتنے گھر انہی کے نام سے چلتے تھے۔اور شاید یہی وجہ تھی کہ انہیں زندگی میں کبھی روپے پیسے کی کمی نہ ہوئی وہ جتنا لوٹاتے تھے ان سے کہیں زیادہ مل جاتا تھا۔

اور ان کا یہی کہنا تھا کہ اللہ انہیں اتنا پیسہ دیتا ہی اس لیے ہے کہ وہ اس کے بندوں میں بانٹ سکے۔ اور دائم بھی تو ایسا ہی تھا کھلے دل کا انسان سب سے محبت کرنے والا۔ نفرت کسے کہتے ہیں وہ جانتا تک نہیں تھا

لیکن پھر اسی کے خاندان نے دائم شاہ سوری کو پوری دنیا سے نفرت کرنے پر مجبور کر دیا۔ وہ جانتے تھے کہ کہیں نہ کہیں غلطی ان کی اپنوں کی ہے۔ آج دائم شاہ سوری جس مقام پر کھڑا تھا اسے وہاں پر پہنچانے والے وہی سب تھے

لیکن اس کے باوجود بھی انہیں یہی لگتا تھا کہ وہ کبھی بھی حورم کو تکلیف نہیں پہنچائے گا انہیں یاد تھا جس دن وہ حویلی آیا تھا سب سے پہلے حورم کو گود میں اٹھایا تھا۔ اور پھر بہرام نے غصے سے اس سے اپنی بہن واپس لے کر کہا تھا اس کی بہن کو کوئی ہاتھ نہ لگائے وہ صرف اس کی گڑیا ہے

اور اس دن دائم خاموش ہو گیا لیکن اگر بہرام یہ جانتا کہ دائم شاہ سوری اس کی گڑیا کو ہمیشہ کے لیے اس سے چھین لے گا تو یہ غلطی کبھی نہ کرتا۔

. . . . . .

وہ ہال میں داخل ہوا تو دل کو اپنے کپڑے استری کرتے دیکھ کر مسکرا دیا۔ احمد شاہ کے حوصلے نے جہاں انہیں یہ یقین دلایا تھا کہ دائم حورم کو بالکل تکلیف نہیں پہنچائے گا وہی بہرام کو بھی اس نمبر کی انفارمیشن مل چکی تھی جسے لینے وہ آج دوپہر کو جانے والا تھا

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی وہ دادو سائیں سے کہہ کر آیا تھا کہ وہ اس نمبر کی انفارمیشن لینے جائے گا جس کے لئے آپنے کپڑے پریس کرنے ہیں کیونکہ یہاں پر کوئی نوکر موجود نہیں ہے۔

لیکن اب باہر آ کر دل کو اپنے کام کرتے دیکھ کر اسے اچھا لگا تھا وہ جب سے یہاں آیا تھا دل پر بالکل دھیان نہیں دے پایا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ حورم کی وجہ سے وہ بھی بہت زیادہ پریشان ہے

جس دن حورم کو چوٹ لگی تھی اس دن دل کی سالگرہ تھی اور وہ اس کے لئے ایک بہت خوبصورت تحفہ بھی لایا تھا لیکن دے نہیں سکا کیونکہ اس دن وہ دونوں کمرہ بند کر کے اندر بیٹھی رہی تھی

اس کے کپڑے ایک سائٹ پر تہہ کرتے ہوئے اس نے ایک نظر بہرام کو دیکھا تھا۔

شکریہ میں خود کر لیتا لیکن پھر بھی تم نے کر دیے اس کے لیے تھینک یو۔ اور ایک اور شکریہ یہ پینڈیٹ اپنے گلے سے نہ اتارنے کے لیے

تم نہیں جانتی کہ اس لاکٹ کو اپنا کر تم نے مجھے کتنا اسپیشل فیل کروایا ہے۔ بہرام مسکرا کر اپنے کپڑے لیتے ہوئے بولا دل کو بالکل یاد بھی نہیں تھا کہ اس کے گلے میں کوئی لاکٹ موجود ہے جو بہرام نے اسے لے کر دیا ہے۔

آج جانو سائیں کے بارے میں پتا لگ جائے گا اور اس کی باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھنے لگی۔

دعا کرو میں پوری کوشش کروں گا۔ پلیز دل رو تو مت۔۔ بہت جلد ہماری جانو سائیں ہمارے پاس واپس آ جائے گی اس کی بات مکمل ہوتے ہی دل کی آنکھیں لرزنے لگی

اسے روتے دیکھ کر بہرام پریشانی سے اس کے قریب آتے ہوئے اپنی انگلیوں کی پوروں سے اس کے آنسو صاف کرنے لگا۔ بچپن میں وہ اس سے بہت خوفزدہ رہتی تھی جب بھی اس کا فون آتا وہ ڈر کے مارے اس سے باتیں کرنے لگتی

لیکن جب یہ واپس آیا تو جس محبت سے اس نے دل کو یہ احساس دلایا تھا کہ وہ برا نہیں ہے دل بھی اسے بہت پسند کرنے لگی تھی اور اس کا ڈر کہیں ختم ہوتا گیا۔

لیکن وہ کہاں جانتا تھا ڈر تو ختم ہو جائے گا لیکن نفرت نہیں۔اس کا ہاتھ اپنے چہرے سے جھٹکتے وہ تیزی سے اندر جا چکی تھی۔شاید اس نے غصے کا اظہار کیا تھا یا شاید نفرت کا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

حد ہے مطلب گدھوں کی طرح کام لے رہے ہیں مجھ سے اور اس کے چڑیل ائمہ کو کچھ کہتے ہی نہیں ضرور چکر چل رہا ہو گا اس کے ساتھ

اور میں معصوم یہاں پاگلوں کی طرح صرف ان کی خاطر ان کے آفس میں گدھوں کی طرح کام کر رہی ہوں بلکہ نہیں گدھوں کی نہیں گدھی کی طرح کام کر رہی ہوں۔

سمجھ کر رکھا ہے کہ بیویاں پاگل ہوتی ہیں کسی چیز کی سمجھ نہیں ہوتی جو چاہے کرے کوئی فرق نہیں پڑے گا بس بہت ہو گیا ایک تو ڈائن چوبیس گھنٹے ان کے آفس میں گھسی رہتی ہے اور اپنے بالوں کو کیسے اچھالتے ہوئے چلتی ہے

اور تو اور جس طرف چلتی ہے اس کے بال بھی اسی طرف کندھے پہ آجاتے ہیں شاید اسی وجہ سے دیوانے ہوئے جا رہے ہیں شازم صاحب اس چڑیل کے کہ اسے اپنے آفس سے باہر آنے ہی نہیں دیتے

لیکن شازم صاحب میرا نام بھی زرش شازم خان ہے۔آپ اس چڑیل کے ساتھ ٹائم اسپنٹ کریں اور میں یہاں کام کروں وہ جلی ڈبل روٹی بنی اس کے کیبن میں آئی تھی

مجھ سے نہیں اتنا کام ہوتا۔ دیکھیں مسٹر باس اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کی کمپنی میں مزید کام کروں تو مجھے کم کام دیا کریں میں نئوور کر ہوں۔ ہر زور والی بات ایک ہفتے سے وہ غیر محسوس انداز میں اس نخرے اٹھائے جا رہا تھا

میں اتنا کام نہیں کر سکتی اپنے کام کو سمجھوں یا آپ کی فائل جمع کروں سب کچھ میرے سر پر لگا دیا ہے خود کرتے کیا ہیں آپ لوگ آپ کا سارا سارا کام تو آپ کے ورکرز کرتے ہیں

دیکھیں مسٹر شازم جنید خان میرا کام کم کریں ورنہ میں آپ کی نوکری چھوڑ کر رہی ہوں۔

زرش اسے دیکھ کر احسان کرنے والے انداز میں بولی

جبکہ شازم جنید خان تو بس اسکے انداز دیکھ رہا تھا تو کبھی اس کے تیز تیز ہلتے ہونٹ۔ اپنے دل کی ساری خواہشیں دل میں ہی دباتے ہوئے اس کی دھمکی سے ڈر کر اس کی منتیں کرنے پر اتر آیا کیوں کہ یہاں معاملہ دل کا تھا جو اسے ایک دن نہ دیکھیں تو اس کا حال برا ہو جاتا تھا

پلیز زرش بار بار نوکری چھوڑنے کی دھمکی نہ دیا کریں وہ اس کی روز روز والی دھمکی سے کافی پریشان تھا شاید یہی وجہ تھی کہ وہ اس کے سر پر چڑتی جا رہی تھی

واقع ہی آپ پر ضرورت سے زیادہ کام ہے ساری رات جاگتی رہی ہیں آپ کیا۔۔۔ آپ کی آنکھوں کے نیچے ڈاک سرکلز لگ رہے ہیں آپ جائیں چھٹی کر لیں آپ کو آرام کی ضرورت ہے اور یہ فائل کا کام آپ رہنے دیں یہ میں کسی اور سے کروالوں گا

شازم نے اسے واحد کام صرف فائلز پر نام لکھنا تھا وہ بھی لے لیا

نہیں ساری رات جاگی تو نہیں رہی ہوں میں لیکن پھر بھی ہو سکتا ہے ہو گئے یونو گرلز کی کتنی پرابلم ہوتی ہیں زرش منہ پر ہاتھ پھیرتی بولی

اگر اس کی آنکھوں کے نیچے ڈارک سرکلز آتے ہیں تو اس کا شوہر تو بالکل اس چڑیل ائمہ کی طرف ہو جائے گا نہیں اسے کچھ نہیں ہوا تھا اس نے اپنی پے ہاتھ پھیرتے ہوئے دل میں سوچا تھا

اور شازم خان صرف اس کے بات کرنے کے انداز پر جان نثار ہوئے جا رہا تھا

جب کہ وہ جس غصے سے آئی تھی اسی طرح پیر پٹکتی باہر چلی گئی اور ہمیشہ کی طرح آج بھی آفس سے باہر آنے کے بعد ہی اسے پتہ چلا تھا کہ وہ اندر کیا کیا بول کے آئی ہے اس کی نظروں میں صرف ایک ور کر ہے وہ اپنے ور کرز کے اتنے نخرے کیوں اٹھا رہا ہے یہ بات وہ اس سے شادی کے بعد پوچھنے والی تھی

لیکن اس کے غصے کی وجہ شازم کو سمجھ نہیں آئی تھی کہیں اس کھلنائیکہ کو کسی نے کچھ کہ تو نہیں دیا وہ پریشانی سے سوچ تھا۔

---

دائم جان بوجھ کر اس کے ساتھ زیادہ وقت نہیں گزارتا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسے ذرا سا بھی شک ہو کہ وہ یہاں کیوں اور کس وجہ سے ہے

جس دن اسے پتہ چلا تھا کہ اس کی وجہ سے حورم اپنی جان سے جا سکتی تھی اسے ایسا لگا جیسے اس کے جسم میں جان ختم ہونے والی ہو

اس جگہ جہاں وہ نفرت سے کسی اور لڑکی کو دیکھنا چاہتا تھا اپنی شہزادی کو دیکھ کر اس کے ہاتھ پر کانپ اٹھے تھے صرف پانچ منٹ اگر وہاں لیٹ پہنچتا تو یقیناً وہ لوگ اسے مار دیتے

کتنا خوش تھا وہ کہ وہ اس لڑکی کو اپنی آنکھوں کے سامنے مرتے ہوئے دیکھے گا جس سے بہرام بے انتہا محبت کرتا ہے لیکن وہ کہاں جانتا تھا کہ وہ جس سے بہرام کا سب کچھ سمجھے ہوئے ہے وہ اس کا اپنا سب کچھ تھی۔

جب جب وہ اس دن کو یاد کرتا تب تب اسے خود سے نفرت محسوس ہوتی کی کیوں وہ اپنی شہزادی کے ساتھ اتنا برا کرنے جا رہا تھا کیا وہ اس کے بغیر بھی جی سکتا

۔اپنی شہزادی کو مردہ سوچنے دیتے ہوئے بھی اس کا دل زور زور سے دھڑکتا تھا کل تک کتنی نفرت کرتا تھا وہ بہرام کی بہن سے لیکن اس رات جب وہ لڑکی اس کے سینے سے لگی اپنی ہی زندگی کی بھیک مانگ رہی تھی

۔کتنا پریشان ہو گیا تھا وہ اور وہ لوگ جو اسے مارنے کی ضد کر رہے تھے کہ یہی وہ لڑکی ہے جو ان لوگوں کے ہاتھوں سے زندہ بچ گئی اور اب وہ اس کی جان لے کر رہیں گے کتنا غصہ آیا تھا اسے

اور اپنے غصے کا اظہار کرتے ہوئے وہ انہی کو بری طرح سے پیٹنے لگا وہ جو پریشانی سے اسے دیکھ رہے تھے کہ وہ ان کے ساتھ اس طرح پاگلوں جیسا سلوک کیوں کر رہا ہے

اس لڑکی کے لیے اس کی دیوانگی دیکھ کر جیسے کچھ سمجھ ہی نہیں پائے اگر وہ اس لڑکی کے لیے اتنا ہی پاگل ہے اور وہ اس سے اتنی ہی محبت کرتا ہے تو اسے مارنا کیوں چاہتا تھا۔

اور پھر دائم شاہ سوری ہار گیا ہاں وہ بہرام شاہ سے ہار گیا تھا وہ اسے نیچا دکھانا چاہتا تھا اس کی بہن کو ہمیشہ کے لیے اس سے چھین لینا چاہتا تھا وہ چاہتا تھا کہ بہرام شاہ ساری زندگی اپنی بہن کی موت کا سوگ منائے

اپنے آپ کو قصوروار سمجھے لیکن ایسا ہونے سے پہلے ہی سب کچھ برباد ہو گیا کیوں کہ جس لڑکی کی موت کا سوگ وہ اسے سوگ مناتے دیکھنا چاہتا تھا اس لڑکی کی جدائی وہ خود برداشت نہیں کر سکتا تھا

کیونکہ وہ خود اس کا دیوانہ تھا وہ خود اس کے بغیر نہیں رہ سکتا تھا اگر وہ لڑکی اس سے دور ہو جاتی تو شاید بہرام شاہ پھر جی جاتا لیکن دائم شاہ سوری ہزار موت مرتا دائم شاہ سوری اپنی شہزادی کے ساتھ جینا چاہتا تھا اس کے بغیر مرنا نہیں چاہتا تھا

اور اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا وہ اپنی شہزادی کو کبھی خود سے دور نہیں جانے دے گا بہت جلد وہ اس سے نکاح کرنے والا تھا یہاں تک تو اس نے یہ کھیل جیسے سوچا تھا بالکل ویسے ہی جا رہا تھا

وہ حورم کی نظروں میں بہرام کا دوست تھا اس کا ساتھی تھا اس کا ہمدرد تھا لیکن یہ کھیل کب تک چلنا تھا جس دن حورم کو سب کچھ سچ پتہ چلے گا وہ خود اسے چھوڑ کر چلی جائے گی

اور وہ کیسے رہتا اس لڑکی کے بغیر اس لئے اسے کوئی نہ کوئی فیصلہ تو کرنا ہی تھا اسے کیسے بھی حورم کو اپنی زندگی میں شامل کرنا تھا

اس سے نکاح کرنا تھا تاکہ کوئی بھی اسے دائم سے اس کی حورم کو چھین نہ پائے وہ صرف اور صرف ٹائم شاہ سوری کے نام ہو جائے اور ایسا کرنے کے لئے اس نے ایک نیا پلان بنا لیا تھا

لیکن ایک چیز تھی جو اسے اندر ہی اندر تنگ کیے جا رہی تھی کہ وہ کب تک یہ جھوٹ بولے گا کب تک جھوٹ کا سہارا لے گا کیا جھوٹ کے سہارے وہ حورم کے دل میں بہت مقام بنا پائے گا

جو وہ بنانا چاہتا ہے کیا اس جھوٹ کے سہارے سے حورم کی محبت مل جائے گی۔ یا اسے سب کچھ سچ بتا دینا چاہیے اسے بتا دینا چاہیے کہ حویلی میں 15 سال پہلے جو کچھ بھی ہوا اس میں دائم کی کوئی غلطی نہیں ہے

سب کچھ بہرام کا کیا کرایا ہے اور اسے یقین تھا سچائی جاننے کے بعد حورم اس کا ساتھ دے گی لیکن اس سب سے پہلے ان کا نکاح ہونا ضروری ہے سب سے پہلے وہ حورم کو اعتبار میں لینا پڑے گا

تب ہی وہ اسے سب سچ بتا سکتا تھا لیکن وہ اس سے نکاح کیسے کرے وہ اسے اپنا ہمدرد سمجھتی ہے اپنا رہنما سمجھتی ہے وہ اس کا ہمسفر کیسے بنے کیسے وہ اسے اپنی زندگی میں شامل کرے

مجھے یہ سب کچھ بڑی اماں سائیں کو بتا دینا چاہیے یا نہیں بنا کچھ بھی بتائے یہاں حویلی بلا لینا چاہیے باقی وہ سب کچھ خود ہی سنبھال لیں گیں اس نے کچھ فیصلہ کرتے ہوئے اپنا فون نکالا

. . . . . .

اس سے تھوڑی دیر پہلے ہی پتہ چلا تھا کہ اسے شازم کے ساتھ کہیں میٹنگ پر جانا ہے صبح تک تو اسے یہی پتا تھا کہ شازم آج ائمہ کے ساتھ کہیں میٹنگ پر جانے والا ہے

لیکن اچانک ائمہ کی جگہ اس کا نام کس نے لیا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا ابھی دو دن پہلے ہی تو شازم نے اس سے کہا تھا کہ زیادہ کام نا کیا کرو اور اب اس کے پاس زیادہ آفس کا کام ویسے بھی نہیں ہوتا تھا

وہ جو پہلے کبھی کبھار فائل پہ نام لکھ کر دیتی تھی وہ بھی اس سے لے لیا گیا تھا آج کل تو وہ صرف شازم کے لئے کافی بناتی تھی اور اس کے ٹیبل پر رکھ دی تھی

لیکن آج اسے کافی سے آگے کوئی کام ملا تھا ویسے بھی وہ اتنے دنوں سے کافی بنا کر کافی تھک چکی تھی لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی آفس کے ایک ورکر نے اسے بتایا کہ تیار ہو جاؤ کچھ ہی دیر میں تمہیں شازم سر کے ساتھ کسی میٹنگ کے لئے نکلنا ہے

۔بس پھر کیا تھا اس شازم کے ساتھ باہر جانے کا سنتے ہی وہ فوراً اٹھ کر تیار ہونے لگی آخر اپنے شوہر کے ساتھ پہلی بار کہیں باہر جا رہی تھی

اسی لیے اچھا لگنا تو اس کا حق بنتا تھا وہ بالکل تیار بھی جب شازم اپنے آفس سے باہر نکلتا اسے چلنے کا اشارہ کر چکا تھا اس نے ایک نظر ائمہ کی طرف ڈالی

جو اسے گھور رہی تھی وہ اس کی گھوری کا جواب گھوری سے دیتی باہر نکل گئی آجکل آئمہ سے کچھ زیادہ ہی گھورتی تھی لیکن شاید جانتی نہیں تھی کہ وہ ان معاملوں میں بہت آگے ہے

وہ تو اپنے شوہر کا تھوڑا بہت خیال کر کے وہ کسی کو کچھ نہیں کہتی تھی کیونکہ آج نہیں تو کل تو سب کو پتہ چلنا ہی تھا کہ وہ کوئی عام لڑکی نہیں ہے بلکہ اس آفس کے مالک کی منکوحہ ہے

اگر وہ یہاں لڑتی جھگڑتی تو بعد میں اس کے شوہر کی بے عزتی بھی تو ہونی تھی اور زرش دنیا کا ہر کام کر سکتی تھی لیکن شازم کی بے عزتی کبھی نہیں کروا سکتی تھی

وہ شازم کے ساتھ آکر فرینٹ سیٹ پر بیٹھی تھی یہ اس کا پہلا ایکسپیرس تھا اسے لے کر وہ بہت خوش تھی خوش تو شازم بھی بہت تھا لیکن اہم میٹنگ ہونے کی وجہ سے وہ اس وقت اپنے کام کے لئے ہی سوچ رہا تھا

ہاں یہ بات الگ تھی کے آج کمپنی بہت اچھی مل گئی تھی ابھی تو آدھا سفر طے کر پائے تھے جب اس کا فون بجا

ارے جناب یہ کیا کہہ رہے ہیں میں اپنے آفس سے نکل چکا ہوں ایسے کیسے میٹنگ کینسل ہو گئی وہ کافی جھنجھلایا ہوا لگ رہا تھا حد ہے یار لاپروائی کی بھی ایسے لوگوں کو بزنس کرنا ہی نہیں چاہئے

وہ موبائل ڈیش بورڈ پر پھینکتے ہوئے بولا

کیا ہوا میٹنگ کینسل ہو گئی۔۔۔۔؟اس کی بات مکمل سننے کے بعد بھی وہ انجان بنے پوچھنے لگی اب یہ تو نہیں کہہ سکتی تھی کہ وہ چھپ چھپا کے اپنے شوہر کی باتیں سنتی ہے۔

ہاں یار میٹنگ کینسل ہو گئی چلو کوئی بات نہیں تمہیں اچھا سا لنچ کرواتا ہوں دو سے تین منٹ پہلے کا غصہ ایک طرف رکھ کر وہ فی الحال صرف اور صرف زرش کی طرف متوجہ ہو چکا تھا

چلو کام کے بہانے ہی سہی اسے اس کی کمپنی تو نصیب ہوئی تھی ورنہ ائمہ نے آج صبح جو حرکت کی تھی اس کے بعد اس کا موڈ بہت خراب ہو گیا تھا

وہ کیسے ایک لڑکی ہو کر اس طرح سے اپنی محبت کا اظہار کر سکتی ہے وہ بھی بنا اس کے بارے میں کچھ بھی جانے آئمہ کے باتوں نے جہاں اسے غصہ دلایا تھا وہیں اس نے صاف لفظوں میں کہہ دیا تھا کہ آفس میں کام کرنے والی ورکرز زرش کی منکوحہ ہے

آئمہ ایک اچھی ورکر ہے اسی لئے وہ اسے نوکری سے آؤٹ نہیں کر رہا ورنہ اس طرح کی حرکتوں سے اسے انتہائی نفرت ہے آئمہ دل کے جذبات اس کے سامنے بیان کر کے پچھتائی تھی شاید اسی وجہ سے آج وہ زرش کو گھور رہی تھی

لیکن شازم نے صاف الفاظ میں کہا تھا اگر یہاں کام کرنا چاہتی ہو تو کرو ورنہ استیفی دے کر چلی جاؤ کیونکہ اسے کام کرنے والے ورکرز کی ضرورت ہے نہ کہ ٹائم پاس کرنے والے بوائے فرینڈ ڈھونڈنے والے لڑکیوں کی

۔ائمہ شروع سے ہی بے باک قسم کی لڑکی تھی اس سے پہلے اس کا افیر آفس کے ہی ایک ورکر سے چل رہا تھا لیکن شاید اس سے اس کی ذات کو کچھ زیادہ فائدہ نہ ہوا اسی لیے ڈائریکٹ باس پو چانس مارنے کی کوشش کی

۔اس کے آفر پر زرش فورن مان گئی تھی لیکن پھر اسے بعد میں اپنی بیوقوفی پر افسوس بھی ہوا اس بات سے اسے شک بھی ہو سکتا تھا کیونکہ دو دن پہلے شازم نے اسے آزمانے کے لئے کہا تھا کہ اس کی منکوحہ ہے جس کا نام زرش ہے ے

جس پر زرش نے ایسا انجان بننے کا ڈرامہ کیا کہ شازم بھی پریشان ہو گیا۔ کہ سچ میں تو یہ کوئی اور نہیں جیسے وہ اپنہ منکوحہ سمجھ رہا ہے

اور اب بنا کوئی اعتراض کیے اس کے ساتھ لنچ کے لئے مان گئی مطلب بندہ تھوڑا سا نخراد کھاتا ہے وہ اپنی سوچ پر ماتم کرتے ہوئے ایک نظر مسکرا کر شازم کو دیکھ کر گاڑی سے اتر گئی۔

جبکہ شازم کے دماغ میں فلحال بس ایک ہی بات چل رہی تھی اگر ائمہ کے بارے میں اسے پتہ چل گیا تو مطلب بندہ اس ڈرامے میں بھی اچھا خاصہ پھنس سکتا ہے۔ زرش تو یقینا اسے ہی غلط سمجھے گی کہ آئمہ تو زیادہ تر اس کے ہی آفس میں رہتی تھی اب اسے بہت احتیاط کی ضرورت تھی

. . . . . .

ذیلہ بہت ہو گئی تمہاری یہ بے کار کی ضد سنتے ہوئے ہمیں مہنے ہونے چلے ہیں بس اب اور کوئی بات نہیں ہو گی میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ تمہاری شادی جازم کے ساتھ ہو گی تمہارا رشتہ ہم نے بچپن میں ہی اس کے ساتھ کیا کر دیا تھا

اور اب اگلے مہینے ہی ہم تمہاری شادی کر رہے ہیں تمہاری ہر ضد سر آنکھوں پر لیکن میں نے تم سے پہلے ہی کہا تھا کہ تمہاری شادی میں اپنی خواہش کے مطابق اپنے بہن کے بیٹے سے کروں گا

پہلے تو تمہیں سب میں کوئی اعتراض نہیں تھا تو اب شادی سے اعتراض کیوں تم مجھے ایک کوئی ایسی وجہ لا کر دو جس سے میں تمہاری اور جازم کی شادی نہ کروں

جازم نہ صرف ایک اچھا انسان بلکہ پرفیکٹ انسپکٹر ہے اس سے بھر کر ایک پرفیکٹ بیٹا ہے اور فیوچر میں ایک پرفیکٹ ہسبینڈ ثابت ہو گا اور تمہارے اس بچپنے کو دیکھتے ہوئے جازم کے ساتھ تمہاری شادی سے کبھی انکار نہیں کروں گا یاد رکھو

بابا سائیں وہ بالکل بھی اچھا انسان نہیں ہے وہ صرف آپ لوگوں کے سامنے ڈرامے کرتا ہے کبھی آپ اسے تنہائی میں میرے ساتھ دیکھیں وہ کس طرح کا رویہ رکھتا ہے میرے ساتھ

کس طرح کی گھٹیا باتیں کرتا ہے زیلہ ایک بار پھر سے ان کے سامنے جازم کی برائیاں کرنے لگی آج ہار ماننے کے بارے میں وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی اس کی زندگی کا سوال تھا اگر آج وہ خاموش ہو گئی تو اسے زندگی پر خاموش رہنا پڑے گا

جازم جیسے انسان کے ساتھ زیلہ ساری زندگی نہیں رہ سکتی تھی وہ ایک آزاد خیال لڑکی تھی جبکہ جازم ٹپیکل مردوں کی طرح عورت کو اپنے پاؤں کی جوتی سمجھ کر رکھنے والا ناتو اس کی بیوی کوئی نوکری کر سکتی تھی اور نہ ہی گھر سے باہر نکل سکتی تھی

بس گھر سنبھالو اور بچے پیدا کرو لیکن زیلہ یہ سب کچھ نہیں کر سکتے تھی اس نے اپنی آنے والی زندگی کے بارے میں کچھ سوچ کے رکھا تھا اس کی کچھ فیوچر پلاننگ تھی

ہاں ٹھیک ہے وہ پڑھائی میں بہت اچھی نہیں تھی لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں تھا کہ وہ اس کے ماں باپ اسے ایسے انسان کے ساتھ جوڑ دیتے جو اسے گھر کی چار دیواری میں قید رکھتا

۔کتنی بار تو وہ اس کے منہ پر کہہ چکا تھا کہ شادی کے بعد وہ اس کے پر کاٹے گا آپ پر کاٹنے کا مطلب تو یہی ہے کہ وہ اسے قید کر لے گا۔اس سے اس کی آزادی چھین لے گا اس کا لائف سٹائل برباد کر دے گا۔

اور سب سے اہم بات دو سال پہلے وہ فون کال جس کا ذکر اس نے کبھی جازم کے سامنے بھی نہیں کیا تھا

کتنی اکڑ سے وہ لڑکی اس سے کہہ گئی تھی کہ جازم صرف میرا ہے وہ تم سے شادی تو کر لے گا لیکن اس کے دل اور دماغ میں ہمیشہ صرف میں رہوں گی

۔وہ صرف مجھے چاہتا ہے اور ہمیشہ صرف میرا ہی رہے گا تم صرف اس کی اماں سائیں کی پسند ہو وہ تم سے شادی کرے گا یہاں تک کہ مجبوری میں تم سے جڑے ہوئے رشتے بھی نبھائے گا

۔لیکن اس کے دل اور دماغ میں ہمیشہ صرف میں ہی رہوں گی اسی لیے بہتر ہے کہ اپنی زندگی برباد کرنے سے تم اس سے شادی کرنے سے انکار کر دو اگر چاہتی تو اتنی اہم بات بھی وہ اپنے گھر والوں سے شیئر کر سکتی تھی

لیکن جب وہ اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر اس کا یقین نہیں کر رہے تھے اتنی بڑی بات پہ وہ کیسے اس کا یقین کر لیتے

اس کی اماں سائیں تو کبھی اس پر یقین نہیں کرتی اور یہی کہتی ہیں کہ تم اپنی ضد میں اسے بدنام کرنے کی کوشش کر رہی ہو

جازم نے خاندان کے سامنے اپنا امیج ایسا بنایا ہوا تھا کہ کوئی بھی اس کی زات میں نقطہ ہی نہیں نکال سکتا تھا

سارے خاندان کے لئے جازم محترم انسان تھا بلکہ جب بھی کسی سلجھے ہوئے لڑکے کا نام کہیں لیا جاتا تو جازم کا نام سب سے پہلے آتا ہے

اور اگر زیلہ اب یہ کہتک کہ گھر میں منگیتر ہونے کے باوجود اس کا افیئر کسی لڑکی کے ساتھ چل رہا تھا اور اس کے ساتھ وعدے ارادے بھی ایسے تھے کہ وہ لڑکی اتنے دعوے سے فون کر کے کہتی ہے کہ جازم صرف اس کا ہے

بچپن سے اس شخص کو اپنا منگیتر کہنے والی زیلہ اس دن پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی وہ اس دن اتنا کیوں روئی تھی وہ خود بھی نہیں جانتی تھی

وہ بچپن سے ہی اپنا نام جازم کے ساتھ سنتی آئی تھی اور اس نے کبھی بھی شادی پر اعتراض نہیں کیا تھا وہ تو ہمیشہ سے اس شادی کے لیے تیار تھی

۔۔اور شاید دو سال پہلے اس فون کے بعد وہ خود شادی سے بہانے نہ کرتی تو اس کی شادی دو سال پہلے ہی ہو جاتی ہے اور وہ جازم کی غلامی میں آجاتی ہے کیا بگاڑا تھا زیلہ نے اس کا جو وہ اس کے ساتھ اس طرح کا سلوک کرتا تھا

اگر اس سے زیادہ کوئی اور لڑکی پسند ہے تو جا کر اس سے شادی کر لیتا اسے کیوں برباد کرنا چاہتا تھا

اسی سوچ کے لیے پچھلے دو سال سے اس کی نفرت شخص کے لئے بڑھتی چلی جا رہی تھی اور وہ کتنے دعوے سے اس سے پوچھتا تھا کہ اس کے کردار میں کون سا جھول نظر آتا ہے اسے

زیلہ ہمیشہ کہہ دیتی اس کی عاشقی والے رازوں کو وہ جانتی ہے۔ جبکہ جازم تو کسی عاشقی کو جانتا بھی نہیں تھا جازم نے اس کی روٹین کو کافی دن تک فالو کیا۔

ایسا کیا تھا جو غلط ہو رہا تھا دو سال پہلے اس کے بدلتے رویے نے جازم کو بھی اس پر نظر رکھنے پر مجبور کر دیا تھا لیکن یہاں جازم کو ایسا کچھ بھی نظر نہ آیا جس سے وہ زیلہ کے رشتے سے انکار کی وجہ جان پاتا

یہ بات الگ تھی کہ اس رشتے سے انکار کی وجہ کوئی لڑکا ہوتا تو وہ اسے جان سے مار دیتا۔ لیکن وہ اپنے کالج میں ایک مغرور لڑکی کے نام سے مشہور تھی لڑکوں کو تو کیا لڑکیوں کو منہ لگانا پسند نہیں کرتی تھی پھر کیا وجہ تھی اس کے انکار کی جازم ہر ممکن کوشش کے بعد بھی معلوم نہ کر سکا۔

زیلہ بھی اپنی جنگ لڑ کر تھک ہار چکی تھی دو دن بعد پھوپو سائیں اس کے دن ڈالنے آ رہی تھی شادی کی پوری پلاننگ ہو چکی تھی وہ سب لوگ گاؤں جا رہے تھے اور وہ ان کے پرانے گھروں میں ہی ان کی شادی تہہ پائی تھی

آج توحید رنے بھی اسے بہت ڈانٹا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ اگر تم نے اس شادی سے انکار کیا یا کسی قسم کی کوئی بھی اعتراض اٹھایا تو اپنے باپ کا مرا منہ دیکھو گی

۔اور شاید زیلہ کے لئے بس اتنا ہی کافی تھا وہ خاموشی سے اپنے کمرے میں واپس آ گئی۔ جہاں اس سے جازم کے واٹس ایپ سے دو فوٹو وصول ہوئے

جس میں ایک ڈارک ریڈ کلر کا لہنگا تھا اور دوسرا گلابی رنگ کا شرارہ اور اس پر لکھا تھا ایک شادی کے دن کے لیے دوسرا ولیمے کے دن کے لیے تمہاری شاپنگ کر چکا ہوں

لیکن کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں شاپنگ کے بہانے کل لینے آؤں گا اور اس کے سین کرتے ہی اگلے دو منٹ میں وہ فوٹو اور میسج ڈیلیٹ ہو چکے تھے

آخر انسپکٹر تھا وہ کوئی بھی ثبوت کیسے چھوڑ تا شاید اسے پتہ تھا کہ زیلہ گھر میں ضرور سب کو بتادے گی کہ وہ اس کی شاپنگ کر چکا ہے اور اب بہانے سے لینے آیا ہے

اپنا موبائل ٹیبل پر پٹکتے والے انداز میں رکھ کر اپنی بے بسی پر رونے لگی۔ کیوں اتنی بے بس تھی کیوں وہ کچھ نہیں کر پا رہی تھی اپنے ہی لیے شادی کے ایک ہفتے پہلے ہی وہ سب لوگ گاوں جانے والے تھے

۔۔کچھ سوچتے ہوئے اسے اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کیے کیا مجھے گھر سے بھاگ جانا چاہیے ان چاہے رشتے کو نبھانے سے بہتر ہے کہ میں یہاں سے کہیں دور چلی جاؤں اس کے دماغ میں شیطان نے گھر بنایا

استغفر اللہ یہ کیا سوچ رہی ہو میں دماغ تو نہیں خراب ہو گیا میری تربیت ایسی ہر گز نہیں ہے یہ فضول سوچ میرے ذہن میں آئی بھی کیسے

بابا سائیں کی کتنی بدنامی ہو گی میں ایسا سوچ کیسے سکتی ہوں جازم جنید خان اپنے گھر والوں کی خوشی کے لئے مجھے تمہاری غلامی بھی کرنی پڑی تو کوئی اعتراض نہیں

لیکن اپنے بابا سائیں کو تکلیف پہنچانے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی آنے والے وقت کو لیے پریشان وہ ایک بار پھر سے بیڈ پر لیٹ چکی تھی۔

کاش میرے پاس انکار کا حق ہوتا میں تم جیسے گھٹیا انسان سے کبھی شادی نہیں کرتی تم میری محبت کے قابل نہیں ہوں جازم جنید خان۔ تم میری محبت کے کبھی بھی قابل نہیں تھے میں نے زندگی میں سب سے بڑی غلطی تم سے پیار کر کے کی ہے۔ جازم کو سوچتے ہوئے وہ ایک بار پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رو دی

شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھی تائشہ بہت خوشی سے سارے انتظامات کرنے میں مصروف تھی۔ جبکہ جازم زیلہ کو شاپنگ کے لئے اپنے ساتھ لے کے جانے والا تھا

۔ صبح ضروری کام آجانے کی وجہ سے وہ پولیس اسٹیشن چلا گیا تھا۔ لیکن اس سے پتا تھا اس کے دل کا تہلکا تہلکہ مچانے کے لیے تیار اس وقت روڈ پر کھڑا ہو گا

۔ کیونکہ اس نے ہی اس سے کہا تھا اگر وہ گھر پہ آیا تو نور اس کی خدمت کی تیاریوں میں لگ جائے گی۔ اور اس کے پاس اتنا ٹائم بالکل بھی نہیں تھا اس لیے وہ روڈ پر نکل آئے وہ پورے بارہ بجے اسے وہ اسے روڈ سے پک کر کے پہلے لنچ کروائے گا اور اس کے بعد وہ دونوں شاپنگ پر جائیں گے۔

زیلہ تو اپنی بات کی پکی تھی یقین بارہ بجے وہاں پہنچ چکی ہو گی لیکن اب ساڑھے بارہ ہو رہے تھے اور جازم ابھی تک میٹنگ میں تھا ایک بہت اہم مشن کے لیے پندرہ دن کے بعد اسے ایک سیکریٹ ایجنٹ کے ساتھ کسی دوسرے علاقے میں بھیجا جا رہا تھا اس مشن کو لے کر وہ کافی ایکسائٹڈ بھی تھا

شارق خان کا بہت بڑا نام تھا جس کے پیچھے اس کی اپنی بہن بھی پڑی تھی اس کے ساتھ کام کرنے کا ایکسپیرئنس ضرور بہت زبردست ہونے والا تھا لیکن اس سے یہ بھی پتا تھا کہ اس میٹنگ کے بعد بھی زیلہ اسے بہت باتیں سنانے والی ہے

۔

جلدی جلدی کرنے کے باوجود بھی دو بجے تک بھی آفس میں ہی تھا اب تک زیلہ کس حالت میں اس کا انتظار کر رہی تھی یہ وہ صرف سوچ ہی سکتا تھا۔

ہاں تو سر!سنا ہے آپ کے شادی ہونے جا رہی ہے کافی خوش نظر آ رہے ہیں آپ اپنی شادی سے سینئر آفیسر ز کے جاتے ہی باقی آفیسر ز اسے گھیر کر بیٹھ چکے تھے جب کہ وہ جلدی کے باوجود بھی واپس وہیں بیٹھ گیا

الحمدللہ میں بہت خوش ہوں اس نے ایک بار پھر سے اٹھنا چاہا تو رفیق نے اسے کندھے سے پکڑ کر پھر سے بٹھا دیا۔

سر آپ کی منگنی بچپن سے ہوئی تھی مطلب کیا آپ کے قریبی رشتہ دار ہے اگلا سوال رفیق کی طرف سے تھا جس کا جواب بھی اس نے اسرار میں سر ہلا کر دیا

ابھی لوگوں کے مذاکرات جاری تھے شاید آج وہ اسے اٹھنے نہیں دینے والے تھے یا شاید پہلی بار جاز خان ان لوگوں کے ہاتھ لگا تھا اس لیے نہ صرف ان کے سامنے اپنی شادی سے بہت خوش ہونے کا اظہار کر رہا تھا بلکہ دکھے چھپے لفظوں میں زیلہ کے لئے اپنی محبت کا اعتراف بھی کر چکا تھا

سر میڈم بھی بہت خوش ہوں گی اس شادی سے آخر اتنے قابل آفیسر سے ان کی شادی ہونے جا رہی ہے۔ایک اور آفسر کی طرف سے سوال آیا جسکا جواب اس نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے دیا تھا اب وہ اس سوال کا کیا جواب دیتا

کیونکہ یہاں سے اٹھنے کا اسے کوئی بہانہ نہیں مل رہا تھا اور اب شام کے چار بج چکے تھے زیلہ شاید اب تک گھر چلی گئی

وہ سوچ رہا تھا کہ باہر کا دروازہ بجا تھا۔

چلو اب بہت ہو گیا میں نکلتا ہوں وہ دروازے کے بجتے ہی ان کے قریب سے اٹھ کر باہر کی طرف آیا ابھی اس نے دروازے پہ ہاتھ ہی رکھا تھا کہ اسے نیلا آنچل نظر آیا۔

زیلہ تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔!اپنے سامنے اسے دیکھ کر اس سے خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔

اچھا موقع تھا وہ ان سب سے اسے ملا سکتا تھا۔

سمجھ کیا رکھا ہے تم نے مجھے۔۔۔۔ میں تمہاری ملازمہ ہوں۔۔۔۔ جب دل چاہے گا مجھے آرڈر دو گے اور خود کہیں غائب ہو جاؤ گے۔۔۔۔۔ تمہیں کیا لگتا تھا پاگلوں کی طرح وہاں سڑک پر میں کیوں تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔۔۔۔۔۔ اس لیے کہ یہ شادی میرے بابا کو خوشی پہنچائے گی اور تم یہاں بیٹھ کر مزے مار رہے ہو۔۔۔۔۔ اگر اتنی بری لگتی ہوں میں تمہیں تو شادی سے انکار کر دو۔۔۔۔ یا پھر کرو شادی اپنی خوش ہوتی سوتی کے ساتھ ۔۔۔۔۔ میری زندگی کیوں برباد کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔ ایک نا ایک دن تمہاری گھٹیا حقیقت اپنے باپ کے سامنے لاؤں گی اور انہیں بتاؤں گی کہ تم ایک انتہائی غلط فیصلہ ہے میری زندگی کے لیے لیکن پھر بھی ان کے سامنے اس رشتے سے انکار نہیں کر سکتی کاش میرے بس میں ہوتا تو میں تمہیں دنیا سے غائب کر دیتی۔ تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ تم سے کسی قسم کا کوئی تعلق رکھا جائے بالکل صحیح نفرت کرتی ہوں میں تم سے تم ہو ہی نفرت کے قابل وہ بنا آگے پیچھے دیکھے اس کے منہ پر شروع ہو چکی تھی جبکہ وہ غصے سے اپنے جبڑے بھینچے اس کی بکواس سن رہا تھا

پولیس اسٹیشن مکمل خالی تھا باہر کی طرف کوئی بھی نہیں تھا یہی موقع تھا اس پر اپنی بھڑاس نکالنے کا۔ وہ غصے سے کیا کیا بول چکی تھی وہ خود بھی نہیں جانتی تھی لیکن اس سے اپنی نفرت کا اظہار کر کے اسے اپنے دل تک ٹھنڈک اترتی محسوس ہوئی تھی شاید دو سال کا گباڑ وہ نکال چکی تھی۔

اور اب اس کے چہرے پر غصہ دیکھ کر اسے کافی سکون مل رہا تھا۔

ایکسکیوزمی سر ہم باہر جا سکتے ہیں۔۔۔۔۔ زیلہ جو اسے یہاں اکیلے سمجھے ہوئے باتیں سنا رہی تھی دروازے کے پیچھے سے آتی آواز کو سن کر شوکڈ رہ گئی

جازم غصے سے گھورتے ہوئے پورا دروازہ کھول چکا تھا۔

جب کہ اس دروازے سے باہر نکلتے فل یونیفارم میں پولیس کی قطار دیکھ کر زیلہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اب وہ کیا کرے

۔

یار مجھے تو لگ رہا تھا کہ سر کی پسند کی شادی ہے یہاں تو زبردستی کا سودا چل رہا ہے۔

یار مجھے تو لگتا تھا کہ جازم سر جیسے انسان کو پا کر لڑکی اپنے آپ کو خوش نصیب محسوس کرے گی اور اسے دیکھو یہ کس قدر نفرت کرتی ہے ان سے

ہر بازی جیتنے والے محبت کی بازی ہار رہے ہیں۔ آفیسرز ایک دوسرے کے ساتھ سرگوشیاں کرتے باہر کی طرف جا رہے تھے۔ جبکہ ان کے ایک ایک لفظ کے ساتھ جازم کا غصہ بڑھتا چلا جا رہا تھا

جازم ایم سوری مجھے نہیں پتہ تھا یہاں۔۔۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔ دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔ اگر تم مزید ایک سیکنڈ بھی اور رکی تو شاید میں تمہیں جان سے مار دوں گا وہ اس قدر غصے سے دھاڑا تھا کہ تھانے کے سارے آفیسر اس کی طرف متوجہ ہو چکے تھے

جبکہ اس کا غصہ دیکھتے ہوئے زیلہ فوراً باہر کی طرف بھاگ گئی اس کا غصہ دیکھ کر ڈر کے مارے اس کے ہاتھ کی ہتھیلیوں میں پسینہ آچکا تھا۔ بہت بڑی غلطی کر چکی تھی کاش وہ جان لیتی کے اندر اور لوگ بھی بیٹھے ہیں کتنی انسلٹ فیل کر رہا ہو گا وہ۔ پولیس اسٹیشن سے باہر نکلتے ہوئے زیلہ مسلسل جازم کے بارے میں سوچ رہی تھی

وہ اپنے غصے اور اس کے انتظار کی وجہ سے فضول میں وہاں دھوپ میں کھڑی رہی وہ ایک پولیس انسپکٹر تھا اسے کبھی بھی کوئی بھی کام آسکتا تھا اسے اس طرح سے بد تمیزی اور نفرت کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔

اس نہ جانے اب یہ بات کہاں کہاں تک جائے گی وہ اپنا سر پکڑ لیتے ہوئے رکشے کی طرف اشارہ کرنے لگی۔پتا نہیں اب آگے کیا ہونے والا تھا

. . . . . .

ایک ہفتے سے وہ خود ہی اس کے لیے صبح کا ناشتہ اور رات کا ڈنر بنا رہا تھا جبکہ دن کا کھانا بنانے کے لیے وہ ایک ملازمہ کا انتظام کر چکا تھا جو ہر وقت اس کی شہزادی کے ساتھ رہی اس کا خیال رکھتی۔

جانو سائیں کے بار بار اپنے گھر والوں کے بارے میں پوچھنے پر ایک بار دائم نے کہہ دیا کہ کیوں اسے بار بار شرمندہ کر رہی ہے جبکہ وہ خود بھی جانتی ہے کہ ان سے کوئی رابطہ نہیں کر پا رہا اس کے لیے الفاظ جانو سائیں تو برے تو بہت لگے لیکن وہ بھی تو اپنی جگہ مجبور تھا

اور وہ اس کی مجبوری سمجھ سکتی تھی اسی لئے اب پچھلے تین چار دنوں سے اس نے بالکل بھی اپنے گھر والوں کے بارے میں کچھ نہیں پوچھا تھا۔

اسے ناشتہ کروانے کے بعد وہ اس کا زخم چیک کر رہا تھا جو اب پہلے سے کافی بہتر تھا

ٹھیک ہے حورم اب میں جا رہا ہوں تم اپنا خیال رکھنا مریم تھوری دیر میں آتی ہو گی تمہارا جو دل چاہے اس سے بنوا لینا اور کھانا کھا کے اپنی میڈیسن ضرور لینا میں فون کرتا رہوں گا وہ انتہائی نرمی سے اپنے ہاتھوں کی پوروں سے اس کا گال چھو تا روز کی طرح اسے ہدایات دیتا باہر کی طرف جانے لگا

لیکن سامنے تیزی سے آتی گاڑی کو دیکھ کر ایک پل کے لیے پریشان ہو گیا۔

گاڑی ان کے دروازے کے سامنے رکی ڈرائیور نے تقریبا بھاگتے ہوئے گاڑی کا پچھلا دروازہ کھلا تھا مکمل سفید لباس میں پہلے اپنا ایک باہر نکال کر ایک بزرگ سی عورت بیساکھی کے سہارے باہر کھڑی تھی۔ آنکھوں پر نظر کا چشمہ لگائے بیساکھی کے سہارے ہی اب وہ آگے قدم بڑھانے لگی چہرے پر غصہ اور آنکھوں میں ایک عجیب سا دکھ تھا شاہد ان کا دکھ دائم سمجھ چکا تھا

بڑی اماں سائیں وہ بہت مشکل اپنے چہرہ نورمل کرتا آگے بڑھا تھا

مت کہو مجھے اماں سائیں دائم بابا نہیں لگتی میں آپ کی کچھ بھی اگر میں آپ کی کچھ لگتی تو تم اس طرح سے ایک جوان جہاں لڑکی کو بغیر نکاح کے تنہائی میں اپنے گھر میں کبھی نہ رکھتے میں پوچھتی ہوں کون ہے یہ لڑکی اور کس حق سے یہاں رہ رہی ہے۔

وہ غصے سے دھاڑتے ہوئے اس کا آگے بڑھایا ہوا ہاتھ پیچھے دھکیلتی نہ صرف گھر کے اندر داخل ہو چکیں تھیں بلکہ حورم کے سر پر کھڑی سے گھور رہیں تھیں

بولو لڑکی کون ہو تم اور تم یہاں اس کے ساتھ اس گھر میں تنہائی میں کیا کر رہی تھی۔ شکل سے تو شریف گھر کی لگتی ہو۔ اور تمہاری یہ حرکت

گستاخی معاف بڑی اماں سائیں لیکن آپ غلط سمجھ رہی ہیں یہ لڑکی میرے دوست کی بہن ہے اور بہت جلد۔۔۔

بہت جلد کیا دائم بابا بولیں بہت جلد کیا۔۔۔ شرم آتی ہے مجھے آپ سے بات کرتے ہوئے شرم آتی ہے یہ سوچ کے کہ میری تربیت اتنی بے مول کیسے ہو گی۔

بڑی اماں سائیں آپ غلط سوچ رہی ہیں ایسا کچھ بھی نہیں ہے وہ صرف میرے دوست کی بہن ہے اور۔۔۔۔۔

اور آپ اسے کل دوپہر کو یہاں سے لے کر اسلام آباد روانہ ہونے والے تھے یہی کہنا چاہتے ہیں نا آپ اور اگر میں یہ پوچھوں کہ آپ کے اس دوست کے بہن کی ایسی کون سی مجبوری ہے کہ وہ ایک جوان جہاں لڑکے کے ساتھ تنہا گھر میں رہ رہی ہے ان کا غصہ کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا

شاید دائم کے پاس اب حقیقت بتانے کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں تھا لیکن اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اس کے بتانے سے پہلے بڑی اماں سائیں یہاں کیسے پہنچ گئیں وہ تو اسلام آباد سے آنے کے بعد ہی انہیں یہ بات بتانے والا تھا اور تب تک وہ حورم کو شادی کے لیے بھی تیار کر لیتا

آپ نے مجھے رسوا کر دیا دائم۔ بابا آج ہر کوئی میری تربیت میں انگلیاں اٹھا رہا ہے ہر کوئی مجھے کہہ رہا ہے کہ میں اپنے دائم بابا کی تربیت نہیں کر سکی ہر کوئی مجھے کہہ رہا ہے کہ میری تربیت میں کھوٹ ہے جو آپ۔۔۔

نہیں بڑی اماں سائیں ایسا کچھ نہیں ہے آپ غلط سمجھ رہی ہیں میں آپ کو ساری حقیقت بتاتا ہوں یہاں آرام سے بیٹھیں حورم کو آج پہلی بار دائم اتنا پریشان لگا تھا

وہ خود بھی سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ اب وہ اس کا کیا حل نکالے گا

نہیں دائم بابا میں تب تک آپ کی کوئی بات نہیں سنوں گی جب تک یہ لڑکی اس گھر سے چلی نہیں جاتی نکالیں اسے یہاں سے ورنہ میں ابھی واپس جا رہی ہوں آپ سے اپنا تعلق ختم کر کے۔ وہ نفرت سے حورم کو دیکھتے ہوئے بولی پہلی بار کسی کی نفرت محسوس کر کے خود بھی رونے لگی تھی۔ اس کا پورا بدن لرزنے لگا تھا اس کی وجہ سے دائم ن اتنی بڑی مصیبت میں پھنس چکا تھا یہ سوچ آتے ہی اس کے رونے میں شدت آ گئی

سنو لڑکی نکلو اس گھر سے تمہاری وجہ سے میں اپنی تربیت پر کسی کو انگلی اٹھانے کا موقع نہیں دے سکتی چلو نکلو میں تمہیں ایک منٹ بھی اس گھر میں نہیں رکنے دوں گی اپنے یہ جادو جا کر کسی اور پر چلاو میرے دائم۔ بابا پے نہیں تمہاری بھولی بھالی صورت سے اور لڑکے پھنستے ہوں گے میرے بابا کو پھنسانا اتنا آسان نہیں وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر بیساکھی کے سہارے تیزی سے چلتی اسے باہر نکال رہی تھی جبکہ ان کی انگلیاں اس کے زخمی کندھے سے ذرا سا نیچے ہونے کی وجہ سے پہلے تو خورم کی چیخ نکل گئی جب کہ اس طرح سے گھسیٹنے پر اس کے زخم کے اسٹیچرز کھل چکے تھے۔

اچانک ہوا کیا تھا یہ سب کچھ اس نے سوچ رکھا تھا تو یہاں آ کر وہ مار کیسے کھا گیا اس نے تو اسلام آباد سے آنے کے بعد حورم کو سیدھا بڑی اماں سائیں کے پاس ہی لے کے جانا تھا لیکن اس وقت حورم کی تکلیف کو محسوس کر کے وہ خود بھی تکلیف میں تھا

رک جائے بڑی اماں سائیں کیوں کہ اگر یہ لڑکی یہاں سے گئی تو آپ کا دائم بابا مر جائے گا اس کے الفاظ نے بڑی اماں سائیں کو پلٹ کر دیکھنے پر مجبور کر دیا۔

یہ کیا بکواس ہے ٹائم بابا۔ وہ اسے گھورتے ہوئے بولیں ایک معمولی سی لڑکی کے لیے وہ ان کے سامنے اتنی بڑی بات کر رہا تھا۔

محبت کرتا ہوں اس سے جان ہے یہ میری میں سچ میں مر جاؤں گا۔ میں آپ کی قسم کھا کے کہتا ہوں میں حورم یہاں کسی غلط نیت سے نہیں لایا تھا۔ سچ بتانے کے پاس اب کوئی راستہ نہیں تھا اس طرح سے اپنی شہزادی کو خود سے دور جاتا نہیں دیکھ سکتا تھا۔

بری اماں سائیں نے ایک نظر دائم اور پھر اپنے قریب کھڑی اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھا جس کے کندھے سے اب خون بہنے لگا تھا وہ اگلے ہی لمحے اسے اپنے ہاتھوں سے آزاد کر چکیں تھیں۔ جبکہ آزادی ملتے ہی حورم بھاگ کر دائم کے پاس جا کر چھپ چکی تھی جیسے اب وہی اس کا آخری سہارا ہو۔

ویسے بھی میں آپ کے پاس ہی لے کے آنے والا تھا۔ وہ حورم کو اپنی مضبوط پناہ میں لے چکا تھا۔ جو ڈر کے مارے اس کے سینے سے لگی کانپ رہی تھی۔ شاید اس وقت وہ اس کی گفتگو کا مطلب سمجھ نہیں رہی تھی یا شاید سمجھنا نہیں چاہتی تھی اسے پتہ تھا تو بس اتنا وہ جو کچھ بھی کہہ رہا ہے اس کی جان بچانے کے لئے ہی کہہ رہا ہے۔

اگر ایسی بات ہے تو کل ہی تم دونوں کا نکاح ہو گا اور باقی ساری باتیں بعد میں اگر تم سچے ہو تو اس لڑکی سے نکاح کر کے اپنی محبت کو ثابت کرو۔ ورنہ ابھی کے ابھی لڑکی کو یہاں سے دفع کرو وہ انتہائی غصے کے عالم میں بولیں۔

آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔ وہ سر جھکا گیا جب کہ اس کی آواز نے حورم کو سر اٹھانے پر مجبور کر دیا تھا۔

تو کیا اب سچ میں وہ اس سے نکاح کرنے جا رہا تھا۔ کیا یہ سب کچھ بھی اس کی جان بچانے کے لیے تھا وہ یہ سب کچھ صرف اور صرف اپنے دوست سے اپنی دوستی نبھانے کے لیے کر رہا تھا۔ وہ چھوٹی ضرور تھی لیکن نکاح کا مطلب سمجھتی تھی

تو کیا وہ اس کی جان بچانے کے لیے اپنی زندگی کا سب سے خوبصورت رشتہ کسی مجبوری کے تحت جوڑے گا اس کی مٹھیاں دائم کی شرٹ پر نرم ہوتی جا رہی تھی۔

جب کہ بڑی اماں سائیں اپنے کمرے میں روانہ ہو چکیں تھیں۔ مریم دروازے پر کھڑی نجانے کب سے سب کچھ دیکھ رہی تھی آگے بیٹھے ہوئے حورم کو تھام کر اپنے ساتھ کمرے میں لے گئی۔

دائم ہی کبھی بڑی اماں سائیں کے بند کمرے کو تو کبھی حورم کے کمرے کی طرف دیکھ رہا تھا وہ کہنے کو اس کی دائی ماں تھی لیکن وہ اس کے لیے بہت اہم تھی۔

وہ اس کی شہزادی تھی نکاح تو ہونا ہی تھا آج نہیں تو کل سہی لیکن اس طرح سے نہیں وہ اسے اپنی محبت کا احساس دلانا چاہتا تھا اسے بتانا چاہتا تھا کہ دائم شاہ سوری کی زندگی میں وہ کیا مقام رکھتی ہے۔

کیا وہ اچانک اس نکاح کو قبول کر پائے گی اسے یقین تھا کہ بڑی اماں سائیں اب اپنی بات سے پیچھے نہیں ہٹے گیں

. . . . . .

وہ اپنے آفس سے باہر نکلنے ہی والا تھا کہ اچانک کمرے کی لائٹ بند ہو گئی یا شاید پورے آفس کی لائٹ بند ہو چکی تھی ۔اس سے پہلے کہ وہ اپنے کیبن سے نکلتا زرش کی آواز آئی

شاید اسے اندھیرے میں ڈر لگ رہا تھا اور سارے ہی ورکرز جا چکے تھے اس نے ہر زرش سے کہا تھا کہ اس کا ہوسٹل شازم کے راستے میں آتا ہے اس لیے وہ خود اسے ڈراپ کرے گا جس پر بنا کچھ کہے زرش مان گئی اسے ویسے بھی رات کے سفر سے اکیلے ڈر لگتا تھا

سر لائٹ کیسے بند ہو گئی کسی سے کہیں جرنیٹر یا یو پی ایس ان کر دے۔وہ کنفیوز سے اپنے موبائل کی ٹارچ جلاتی اس کے قریب آ کر رکی تھی

گھبراؤ نہیں زرش میں ہوں نا یہاں اور میرے ہوتے ہوئے تمہیں ڈرنے کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے میں ابھی کوئی انتظام کرواتا ہوں وہ اپنے موبائل پر کسی کا نمبر ملاتے ہوئے باہر کی طرف جانے لگا لیکن دروازے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اسے ایسا محسوس ہوا جیسے دروازہ بند ہو چکا ہے

یہ کس بے وقوف نے لاک کر دیا وہ دروازے کو دھکا مارتے ہوئے کھولنے کی کوشش کرنے لگا جبکہ اس کے لاک ہونے کا سن کر زرش کے بھی رونگٹے کھڑے ہو چکے تھے

ایسے کیسے لاک ہو گیا کہیں اس چڑیل آئمہ ہی نہیں کیا یقیناً یہ اسی فتنی کا کام ہے صبح بے کار میں مجھ سے لڑنے لگی اور پھر کہتی ہے دیکھنا اس کا کیا انجام ہوتا ہے۔اور پھر مجھے اتنا سارا کام دے کر چلی گئی تاکہ میں جلدی کام سے فارغ ہی نہ ہو ں لیکن اس نے تو کہا تھا کہ آپ جا چکے ہیں آپ تو یہیں پر ہیں

ہائے اللہ مطلب وہ مجھے یہاں اکیلے بند کر کے جانے والی تھی اس فتنی میسنی کا تو میں صبح حساب کروں گی سر کا ایک بال بھی نہیں چھوڑوں گی وہ بے انتہا غصے میں بولی

ریلیکس زرش تم یہاں اکیلی نہیں ہو میں تمہارے ساتھ ہوں۔اسی لیے تمہیں ڈرنے یا غصہ کرنے کی ہر گز کوئی ضرورت نہیں ہے میں اسے کھولنے کی کوشش کرتا ہوں

وہ اپنے موبائل پر کسی کا نمبر ملاتے ہوئے مسلسل دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہا تھا کیوں کہ زرش کافی گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی اس کی گھبراہٹ وہ سمجھ سکتا تھا۔

شاید وہ نہ جانتی ہو کہ شازم اس کا ہسبینڈ ہے لیکن اس کے لیے تو اس دن اس سے شازم نے بتایا تھا کہ اس کی اپنی وائف کا نام بھی زرش ہے اور ان کا نکاح گاؤں میں دو سال پہلے ہوا تھا اور وہ اسے دیکھ نہیں پایا تھا لیکن اسے یقین ہے کہ اس کی وائف نے اس کی تصویر دیکھی تھی جس پر زرش انجان بن چکی تھی اور آگے سے بتایا بھی نہیں تھا کہ اس کا بھی نکاح ہو چکا ہے مطلب تو یہی نکلتا تھا کہ سب جانتی تھی کہ وہ اس کا ہسبنڈ ہے تو اس طرح سے گھبرانہ ڈرنا شازم کو سمجھ نہیں آ رہا تھا

پلیز جلدی کچھ کریں وہ دروازچیک رہا تھا جب اسے زرش کی پھر سے آواز سنائی دی

مرشد میرے ساتھ اتنی ہی پرابلم ہے تو خود ٹرائی کر لو ہو سکتا ہے تم سے کھل جائے۔کیونکہ یہ دروازے ٹوٹیں گے تو ہر گز نہیں اور نہ ہی میں اپنے نئے نویلے آفس کا اتنا قیمتی مٹیریل ضائع کر سکتا ہوں۔اگر کھول سکتی ہو تو کھولو ورنہ خاموشی سے پیچھے ہو کر کھڑی ہو جاؤ اس کے ڈرامے مزید برداشت کرتے ہوئے وہ ذرا سختی سے بولا

دیکھیں مجھے کسی بھی طرح یہاں سے نکل رہا ہے مجھے میرے گھر جانا ہے میں نہیں لے سکتی یہاں اکیلے آپ کے ساتھ

---

شازم دروازے کو غور سے دیکھ رہا تھا اس کے بعد پھر پلٹ کر اس کا چہرہ دیکھنے لگا۔

کیوں میں کیا خونخوار بھیڑیا ہوں جو تمہیں کھا جاؤں گا ساری زندگی میرے ساتھ رہنا ہے لڑکی اور یہاں پر تم پریکٹس کرنے ہی آئی تھی نا تو پھر کتنے ڈرامے کیوں۔

کیا لگا تھا میں تمہیں جانتا نہیں ہوں تم کون ہو حیرت سے کھلی اس کی آنکھوں کو دیکھ کر شازم کو ہنسی آنے لگی جسے وہ فوراً دبا گیا۔ایک بات کان کھول کر سن لو مسز زرش شازم خان پہلے دن سے جانتا ہوں تم کون ہو ہر لڑکی کے ساتھ فری ہونا میری عادت نہیں ہے اور نہ ہی ہر کسی کو دوسرے تیسرے دن ڈیٹ پر لے کے جاتا ہوں۔

تم پریکٹس کر رہی تھی تو سوچا میں بھی کر لوں لیکن مرشد اب یہ ڈرامہ حد سے زیادہ ہوتا جا رہا ہے ہر کسی کی جی حضوری نہیں کرتا میں آزمانے آئی تھی نہ مجھے یہ دیکھنے کے لئے کہ میں کس قسم کا مرد ہوں

توسن لو میں اس قسم کے مردوں میں سے ہیں جن کی بیویاں ان پر فخر کرتی ہیں۔اب خاموشی سے یہاں کھڑی رہو میں دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہا ہوں اگر نہیں کھلا تو دونوں یہاں پہ سوئیں گے وہ گھورتے ہوئے سامنے صوفے کی طرف اشارہ کر کے بولا۔

زرش پہلے ضرور ڈرامہ کر رہی تھی لیکن اس کے ڈرامے کا پردہ فاش ہوتے ہی اب اسے اصلی ڈر لگنے لگا تھا مطلب وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا شوہر ہے اور وہ اس کی بیوی ہے۔

اور اب وہ اس کے ساتھ کچھ بھی کرنے کا حق رکھتا ہے۔تب سے لے کر آگے 35 منٹ تک نہ زرش کا منہ کھولا اور نہ ہی دروازہ۔

مرشد وائفی !ناواچ مین فون اٹھارہا کوئی اور موجود ہے میں جازم کو فون کرتا ہوں لیکن وہ میرا بھائی ہے میں اس سے کوئی اچھی امید نہیں رکھتا یہاں آکر تشریف رکھیں اور بے فکر ہو کر سو جائیں ہم صبح سے پہلے یہاں سے نہیں نکل سکتے وہ پر سکون انداز میں کہتا قدم اٹھاتا صوفے پر نہ صرف آکر بیٹھا تھا بلکہ اس پر دراز ہو چکا تھا۔

جبکہ زرش اندر ہی اندر کافی گھبرائی ہوئی تھی وہ اس سے ذرا فاصلے پر کرسی پر بیٹھنے لگی لیکن اس کے بیٹھنے سے پہلے ہی شازم اس کا ہاتھ تھام کر اسے کھینچ چکا تھا۔

تم اتنا گھبرا کیوں رہی ہو۔۔مرشد وائفی اب تو ساری زندگی میرے ساتھ ہی کاٹنی ہے آرام سے اس کے کندھے تھا میں اسے اپنے سینے سے لگائے اتنے نرم انداز میں بولا تھا کہ رزش دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو تیار ہو چکا تھا۔

میں شازم جنید خان تم سے وعدہ کرتا ہوں کے کل کی صبح تم پورے وقار سے اس کمرے سے باہر نکلو گی شوہر ہوں تمہارا کوئی لٹیرا نہیں مجھ سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تمہاری مرضی کے بغیر تو میں چھونا تو دور تمہارے قریب تک نہیں آؤں گا لیکن اس چیئر پر تم آرام سے نہیں بیٹھو گی۔

یقین کرو اور سو جاؤ وہ اسے پیچھے صوفے کے ساتھ لگاتا اپنے اوپر سے کوٹ اتار کر اس کے اوپر ڈال چکا تھا

وہ خاموشی سے اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی جب کہ اسے اپنے آپ کو دیکھتا پا کر میں صوفے کے ساتھ ٹیک لگائے مسکراتے ہوئے آنکھیں بند کر چکا تھا۔

زرش کافی دیر سے ایسے ہی آنکھیں بند کئے دیکھتی رہی پھر بھی مسکرا کر آنکھیں بند کر دی کیونکہ رات تو اسے بھی یہی گزارنی تھی اسی صوفے پر اپنے محافظ کے ساتھ ہاں لیکن کل صبح وہ اس آئمہ کا۔۔۔۔۔۔تھینک یو کرنے کا ارادہ پکا رکھتی تھی۔ آخر اس کی وجہ سے اس سے پتہ چلا تھا کہ اس کا شوہر کتنا اچھا انسان ہے۔

. . . . . .

رات کا ایک بجا رہا تھا کہ اسے کھڑکی پر کوئی آواز سنائی تھی ڈرنا تو زمل نے کبھی سیکھا ہی نہیں تھا وہ آرام سے بیڈ سے اٹھ کر کھڑکی کے قریب آئی

لیکن اگلے ہی لمحے اس کے لبوں پر خوبصورت مسکراہٹ پھیل چکی تھی کتنے دنوں کے بعد اسے دیکھ رہی تھی شاید یہاں آنے کے بعد چھٹی دفعہ اور پچھلے پانچ ملاقاتوں میں اس نے صرف اس سے تھپڑ کھائے تھے کیونکہ وہ جہاں بھی جاتی ہے اس کے پیچھے آجاتا تھا اس کے کام میں خلل پیدا کرتا ہے لیکن ایک ہفتہ پہلے ہوئی ملاقات اور آخری تھپڑ کے بعد وہ اسے بالکل ہی نظر انداز کر گیا تھا

جس کے بعد زمل ناچاہتے ہوئے بھی اسے مس کرنے لگی تھی شاید لاسٹ تھپڑ اسے برا لگ گیا تھا ایسا زمل نے سوچا اسے ایک نظر کمرے میں موجود دو اور سوئی ہوئی لڑکیوں پر ڈالی اور پھر فوراً کھڑکی کھولی

لیکن بنا آنے والے کی پرواہ کے رکھ کر ایک چانٹا اس کے منہ پر لگایا۔ کہاں تھے تم کیا کہا تھا تم نے میری ہیلپ کرو گے موبائل بند کر کے رکھا ہے تم نے ایڈیٹ کہیں کے سٹوپڈ انسان مجھے تمہاری مدد کی ضرورت تھی اس کے سامنے آتے ہی وہ بری طرح اس سے لڑ پڑی۔ کیونکہ وہ اس پر ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی کہ کوئی اسے مس کر رہی ہے

سسرال میں تھا بسنتی وہاں پر موبائل بند تھے تمہارے بھائی کی نذر پڑ چکی ہے مجھ پر جب دل چاہتا ہے اٹھا کر لے جاتا ہے اور وہاں جا کر اچھی خاصی دلائی کرتا ہے۔ یہ کیا بات ہوئی مطلب ہونے والے جی جو کی کوئی عزت ہی نہیں ہے اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے بسنتی پہلے میں صرف تمہیں اپنی دلہن بنانا چاہتا تھا لیکن اب اس جازم جنید خان کو اپنا سالہ بھی بنا کر دم لوں گا۔ وہ غصے سے ایک ہی بات الگ الگ انداز میں کہہ رہا تھا

ایک ہی بات ہے گبرا اگر میں تمہارے دلہن بنوں گی تو جازم آٹومیٹکلی تمہارا سالہ بن جائے گا وہ تیز تیز کہتی فوراً اپنی زبان دانتوں میں دبا گئی تھی وہ کیوں اس کے سامنے اپنی زبان کو کنٹرول نہیں کر پا رہی تھی کہ اس کا دل اس غنڈے کے آگے جھکتا چلا جا رہا تھا

وہ زمل جنید خان تھی ہار نہیں مان سکتی تھی لیکن یہ گبرا اسے ہرا رہا تھا اور وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس سے ہار رہی تھی۔

چلو اپنی شکل دفع کرو یہاں سے لڑکیاں جاگ جائیں گی پھر شور مچ جائے گا چلو نکلو یہاں سے جانے کا کہتے ہوئے پیچھے مڑی لیکن اس سے پہلے وہ دور جاتی وہ اس کا ہاتھ تھام کر واپس اپنے قریب کھینچ چکا تھا

آخری بار ملنے آیا تھا تم سے۔۔۔۔۔۔۔جانے سے پہلے اس کی آدھی بات پر زمل کی پوری آنکھیں کھل چکی تھی جس سے گھبرا کر وہ فوراً پوری بات بتانے لگا

ایک بہت ضروری کام ہے جس کی وجہ سے مجھے کچھ وقت کے لئے یہاں سے جانا پڑ رہا ہے لیکن جلد ہی واپس آجاؤں گا آخر اپنی بسنتی کو بہا کے لے کے جانا ہے۔ لیکن اس سے پہلے تجھے کچھ دینا ہے۔

اپنی جیب سے ایک انگوٹھی نکالتے ہوئے اس کے ہاتھ میں پہنا چکا تھا جبکہ زمل نہیں نہیں کرتی رہ گئی۔

آج سے تو صرف میری ہے بہت جلدی لینے آؤں گا بنا اس کے غصے کی پرواہ کیے اس کے ماتھے کو اپنے لبوں سے چھوتا جس

راستے سے آیا تھا اسی راستے سے چلا گیا لیکن کہاں گیا کیوں گیا زمل نہیں جانتی تھی اور نہ ہی اس کی قربت کی وجہ سے کچھ پوچھ پائی تھی۔

گھر میں شادی ہونے والی تھی وہ ویسے بھی یہاں سے جانے والی تھی لیکن وہ اسے یوں چھوڑ کر چلا جائے گا یہ تو اس نے سوچا تک نہیں تھا

. . . . . .

اس نے گھر میں قدم رکھا اچانک ہی نیچے والے پورشن کی لائٹ آن ہو گئی۔ شکر ہے جاگ رہی ہے ورنہ آج تو بھوکا ہی رہنا پڑتا رات کے دو بجے انے کی وجہ سے وہ سیدھا اپنے پورشن کی طرف جانے والا تھا لیکن شاید وہ اس کی گاڑی کی آواز سن کر باہر آچکی تھی

سوری مکان مالکن جی آج میں بہت لیٹ ہو گیا وہ کام کچھ زیادہ تھا اسے ٹیبل پر کھانا لگاتے دیکھا فورا آ کر ٹیبل پر بیٹھ گیا تھا کیونکہ اس وقت بہت بھوک لگی تھی

وانی آپ کا انتظار کرتے کرتے سو گئی۔ آپ سے بہت ناراض ہے وہ آپ سے کچھ زیادہ ہی امید لگائے بیٹھی ہے بہتر ہو گا کہ آپ اسے اپنے اتنے قریب نہ کریں کہ وہ آپ کے بغیر نہ رہ پائے۔

نشال کھانہ رکھ کر اندر پانی لینے جا چکی تھی

اگر وہ میرے پاس آتی بھی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں آج ضروری کام کی وجہ سے میں لیٹ ہو گیا ورنہ روز میں ٹائم پر ہی آتا ہوں وانی میری ذمداری۔۔۔۔۔

آپ کی ذمہ داری نہیں ہے میری بیٹی آپ فضول میں اسے اپنی ذمہ داری بنا رہے ہیں بہتر ہو گا کیا آپ میری بیٹی سے ذرا فاصلہ بنا کے رکھے۔

جانتے بھی ہیں آپ شام کو کس قدر مس کر رہی تھی وہ بس ایک ہی رٹ لگائے جا رہی تھی جب تک اس کا دوست نہیں آتا وہ کھانا نہیں کھائے گی آج پہلی بار مجھے اس پر ہاتھ اٹھانا پڑا اور آپ اسے اپنی ذمہ داری کہہ رہے ہیں

واٹ۔۔ تم نے اس کے ہاتھ اٹھایا تمہیں شرم نہیں آئی ایک پانچ سال کی بچی پر ہاتھ اٹھاتے ہوئے۔ کیسی ماں ہو تم ۔ کھانے کا دوسرا نوالہ اپنے منہ میں ڈالنا ہی والا تھا اس کی بات سن کر غصے سے پلیٹ پیچھے کرتا اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا

مسٹر یاسم حیدر شاہ وہ میری بیٹی ہے اس کے ساتھ ہر قسم کا سلوک کرنے کا حق رکھتی ہوں میں اور بہت ہو گیا آپ کا یہ سارا ڈرامہ اپنا سامان اٹھائیں اور نکلے میرے گھر سے بہت جلد آپ کا رینٹ آپ کو واپس کر دوں گی۔

لیکن آپ جیسے شخص کو اپنے گھر میں ایک سیکنڈ برداشت نہیں کروں گی مجھے لگا تھا کہ میں نارمل طریقے سے آپ کو سمجھادوں گی کہ وانی سے دور رہے لیکن نہیں آپ شاید بہت ٹیرے انسان ہیں اور آپ لوگوں کو بھی اوقات دیاددلانی آتی ہے مجھے۔شاید اس کا غصہ دیکھتے ہوئے وہ ضرورت سے زیادہ بول رہی تھی

اوریلی۔۔۔۔تم مجھے اس طرح سے نکالو گی۔ہوتی کون ہو مجھے اس گھر سے نکالنے والی چھ مہینے کا ایڈوانس رینٹ دیا ہے میں نے جو تم نہ صرف وہ سامنے والے دکاندار بلکہ وانی کی اسکول فیس میں خرچ کر چکی ہو اور جہاں تک تمہارے افس کی بات ہے تو وہاں سے تمہیں تب تک ایڈوانس نہیں ملے گا جب تک میں نہیں چاہوں گا اور یہاں اور کسی کو تم جانتی نہیں ہو تو کہاں سے دو گی میرے پیسے واپس تم کیا مجھے میری اوقات یاد دلاؤ گی۔جب تم کسی مری ہوئی عورت کی پراپرٹی پر قبضہ جمائے ہوئے ہو

اوقات یاد دلائے گی۔آئندہ وانی پہ ہاتھ مت اُٹھانا اور نہ بھول جاؤں گا کہ میں یہاں صرف ایک کرائے دار ہو مکان مالکن جی۔

وہ آپ کی نہیں میری بیٹی ہے نشال جتاتے ہوئے بتانے لگی جس پر نہ چاہتے ہوئے بھی یاسم مسکرادیا

فیوچر میں میری بھی ہو گی سوڈانٹ وہ بنا اس کی طرف دیکھے حاموشی سے سیڑھیاں چڑھ گیا اب بھوک ویسے بھی مٹ چکی تھی وہ ایک پانچ سال کے بچی پر ہاتھ کیسے اٹھا سکتی ہے یہ سوچ سوچ کے اسے غصہ آرہا تھا

. . . . . .

اسے ابھی نیند کا پہلا جھونکا ہی لگا تھا کہ اسے یاد آیا کہ دادو سائیں نے سونے سے پہلے سے تین سے چار بار کہا تھا کہ بہرام کے کمرے میں دودھ لازمی پہنچا دینا اسے ٹھنڈا دودھ پینے کی عادت ہے۔ جسے وہ پوری طرح بلا کر نیند کی وادیوں میں گم ہو چکی تھی

یا اللہ میرا دماغ کدھر رہتا ہے وہ اپنے آپ کو کوستی فورا بیڈ سے اٹھ کر کچن میں آئی تھی بہرام کے کمرے کی لائٹ بھی اون تھی مطلب وہ جاگ رہا تھا جب سے جانو سائیں اغوا ہوئی تھی بہرام کی تو نیند اڑ گئی تھی

دل کو بھی اس پر بہت ترس آتا تھا لیکن وہ کیا کرتی وہ خود کچھ نہیں کر پا رہا تھا اس نمبر پر اس سے کوئی فقیر ملا تھا تو یہی کراچی کی سڑکوں پر بھیک مانگتا تھا اور اس سے بہت مار پیٹ کرنے کے بعد بھی اس نے یہی کہا کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے نمبر پر کس نے اسے فون کیا ہے

دل نے دودھ کا گلاس لاتے ہوئے دروازہ کھٹکھٹایا لیکن اندر سے کوئی آواز نہ آنے پر اس نے ذرا سا دروازہ کھول کر جھانک کر دیکھا کمرے میں کوئی نہیں تھا لیکن واش روم سے پانی گرنے کی آواز آ رہی تھی

موقع اچھا تھا وہ ویسے بھی بہرام کا سامنا ہرگز نہیں کرنا چاہتی تھی وہ جلدی سے ٹیبل کے پاس آئی اور دودھ وہاں پر رکھتے ہوئے پلٹی۔

لیکن اچانک اپنے پیچھے بہرام کو بنا شرٹ کے دیکھ کر اس کی اوپر کی سانس اوپر نیچے کی نیچے رہ گئی۔

باخدا آج تو بڑے بڑے لوگ آئے ہیں اچھی بات ہے عادت ڈالنے چاہئے فیوچر میں یہی آنا ہے۔ لہجے میں ہمیشہ کی طرح دہکتے جذبات کی آنچ سی تھی

بہت دن ہو گئے تمہیں سکون سے دیکھ نہیں پایا تھا دل سائیں آج صبح سے خواہش تھی کہ کہیں سے تم آجاؤ اور دیکھو میرے اللہ نے میری سن لی اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے جذبات سے بوجھل انداز میں بولا

جبکہ اسکے شرٹلیس ہونے کی وجہ سے دل کو باہر جانے کا کوئی بہانہ نہیں سوچ رہا تھا اور اپنی پلکیں وہ اٹھا کر اسے دیکھ نہیں پا رہی تھی جب کہ وہ اس کی حالت کی پرواہ کیے بغیر اس کے مزید قریب سے قریب تر ہوتا جا رہا تھا

بہرام سائیں پیچھے ہٹے میں دودھ رکھنے۔۔۔ آئی تھی مجھے واپس باہر جانا ہے دل کے کونفیڈنس سے بولتے ہوئے بھی اس کی زبان لڑکھڑا گئی۔

شاید اس کی قربت کا اثر تھا۔

تمہیں اپنے قریب سے کہیں نہیں جانے دوں گا بہت جلد میں تمہیں اس کمرے میں لے آؤں گا

وہ اس کے ماتھے کو لبوں سے چھوتے ہوئے بولا جب کہ اس کے اس طرح سے پاس آنے پر دل اس کے ہاتھ جھٹک کر پیچھے ہٹی لیکن توازن بگڑنے کی وجہ سے گرنے سے پہلے ہی بہرام اسے تھام چکا تھا

آرام سے دل سائیں تمہارا یہ ڈر کہیں تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچا دے۔ اور یقین کرو تمہیں کوئی نقصان پہنچا بہرام شاہ تمہارا لحاظ سے نہیں کرے گا۔

خود کی بھی نہیں ہو تم صرف میری ہو یہ بات یاد رکھنا۔ وہ جنونی انداز میں کہتا اسے گردن سے پکڑتا آپنے بے حد قریب کر چکا تھا۔ جبکہ دل اپنے آپ کو چھڑوانے کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہی تھی اس کے مزاحمت دیکھ کر مسکرایا۔

چہرہ اس کے چہرے سے قریب کیا دل اس کی سانس اپنے چہرے پر محسوس کرتے ہوئے وہ فوراً چہرہ پھیر گئی۔جب کہ وہ پورے استحقاق سے اس کے گردن کو اپنے لبوں سے چھوتے ہوئے نہ صرف پیچھے ہٹا بلکہ دودھ کا گلاس اپنے لبوں سے لگائے اس کے چہرے کی سرخی کو فرصت سے ملاحظہ کر رہا تھا۔

اب آپ یہاں سے جانا پسند کرے گی یا ایک اور ٹریلر چاہیے وہ اسی طرح سے آنکھیں بند کئے اس کی خوشبو کو اپنے ارد گرد محسوس کر رہی تھی اس کے بولنے پر آنکھیں کھولے اگلے ہی پل کمرے سے باہر کی طرف بھاگ چکی تھی۔

آج ایک ہفتے کے بعد بھی اسے جانو سائیں کا کہیں کوئی پتا نہیں چلا تھا یقیناً دائم شاہ سوری اس کی حالت پر مسکرا رہا ہو گا ۔اس کا مزاق اڑا رہا ہو گا اسے ہارتے ہوئے دیکھ کر خوش ہو رہا ہو گا۔

میں کیسے بھی تم تک پہنچوں گا دائم شاہ سوری تم میرے ماں باپ کے قاتل ہو میرے اپنوں کے قاتل ہو تمہارا ساتھ دینے والا ہر شخص میرا دشمن ہے۔

ّ ّجانو سائیں کی گمشدگی کی وجہ سے دادو سائیں کا بی پی اکثر ہائی رہتا جس کی وجہ سے وہ انہیں دوائیاں دے کر رات کو جلدی سلا دیتا تھا جب کہ دل بھی بہت پریشان تھی اور دو دن سے بخار بھی تھا جانو سائیں کو تو وہ ڈھونڈ ہی لے گا۔لیکن اس سے پہلے وہ اپنے عزیز رشتے کو کھو نہیں سکتا تھا ان کا خیال رکھنا بھی اس پر فرض تھا۔

---

لیکن جاسم کچھ ہی دن میں تمہاری شادی ہونے جا رہی ہے اور اب تم کہہ رہے ہو کہ تم یوں کہیں جا رہے ہو شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی ہیں اور جس دن تم اپنی واپسی کا بتا رہے ہو اس دن تو شادی ہے

شادی کے بیچ میں اور بھی بہت ساری رسمیں ہوتی ہیں تم کہیں نہیں جارہے بس یہ میرا آخری فیصلہ ہے تائشہ نے غصہ ہوتے ہوئے کہا

آئی ایم سوری اماں سائیں میں کچھ نہیں کر سکتا اوپر سے آرڈر آئے ہیں اب میں انکار نہیں کر سکتا جازم سمجھاتے ہوئے بولا تھا

لیکن تائشہ اس کی کسی بات کو سمجھنے کے لئے تیار نہ تھی اس کی واپسی سیدھی شادی والے دن ہو رہی تھی شازم کی بات تو ہوتی تو بات اور تھی اس کا نکاح ہو چکا تھا لیکن تمہارا تو نکاح تک نہیں ہوا تھا اور پھر تمہاری یہ ضد تائشہ نے سمجھاتے ہوئے کہا

اماں سائیں اگر بات نکاح کی ہے تو آج ہی نکاح کرا دیں لیکن میں یہ مشن کینسل نہیں کر سکتا مجھے بہت مشکل سے یہ موقع ملا ہے میں مس نہیں سکتا وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولا تھا

جب کہ اس کی آخری بات پر تائشہ سوچنے پر مجبور ہو چکی تھی

. . . . . .

ابھی دس منٹ پہلے اس کے کمرے میں ایک بہت ہی خوبصورت نکاح کا جوڑا لا کر رکھا گیا تھا اس نے اٹھ کر اس نے جوڑے کو دیکھنے کی زحمت نہیں کی تھی

ایک دن میں اس کی زندگی کیا سے کیا ہو گئی تھی وہ اپنے گھر والوں سے اتنی دور یہاں آچکی تھی اس کے گھر والوں کو اس کی کوئی خبر نہیں تھی جس نے اس کی جان بتا بچائی تھی جو اس کا مسیحا تھا وہ زبردستی اس کی زندگی میں شامل ہو رہی تھی

ہو سکتا ہے وہ کسی اور کو پسند کرتے ہوں یا کسی اور سے شادی کرنے کی خواہش رکھتے ہوں میں اس طرح سے ان کی زندگی میں زبردستی شامل نہیں ہو سکتی حورم اپنی سوچوں میں گم تھی جب کوئی دروازہ کھٹکھٹا کر اندر داخل ہوا

اسے دیکھتے ہی وہ اپنا دوپٹہ گلے سے اتار کر خود پر پھیلانے لگی اس کا یہ انداز ہمیشہ کی طرح دائم کو آج بھی بہت اچھا لگا تھا۔

میں جانتا ہوں حورم تم بڑی اماں سائیں کی وجہ سے بہت پریشان ہو پریشان تو میں بھی ہوں اس طرح سے اچانک نکاح پتہ نہیں تم میری باتوں کا کیا مطلب سمجھ رہی ہو گی

لیکن اگر اس وقت میں وہ الفاظ نہیں کہتا تو بڑی اماں سائیں تمہیں گھر سے نکال دیتیں اور باہر بہت خطرہ ہے میں تمہاری جان کو رسک میں نہیں ڈال سکتا تھا وہ سمجھانے والے انداز میں کہتا ہے اس کے قریب ہی کرسی پر بیٹھ گیا

مس سمجھ سکتی ہوں آپ نے یہ بھی میرے لئے ہی کیا ہے میں آپ کی زندگی کا عذاب بنتی جا رہی ہوں آپ بھی کب تک میری مدد کریں گے میری وجہ سے آپ کو اتنا بڑا فیصلہ کرنا پڑ رہا ہے

میں زبردستی آپ کی زندگی کا حصہ نہیں بننا چاہتی آپ پلیز مجھے کسی ہوسٹل بھجوا دیں۔اور جب بھی میرے گھر والوں کے بارے میں کچھ خبر ملے گی تو مجھے واپس بھیج دیجئے گا

میں ایسا کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا حورم میں تمہیں خود سے دور۔۔۔۔۔میرا مطلب ہے مجھے کل تمہارے بھائی کو جواب دینا ہو گا اور جہاں تک تم خود کو زبردستی مجھ پر مسلط ہونے کی باتیں کر رہی ہو تو مجھے اس سے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں جانتا ہوں تمہیں اعتراض ہے میں بڑی اماں سائیں کو واپس بھجوانے کی کوشش کرتا ہوں۔

لیکن اس سے تو وہ آپ سے خفا ہو جائیں گیں اسے اٹھتے دیکھ کر وہ فوراً بولی تھی

یہ مسئلہ حل ہوتے ہی میں انہیں منانے کی کوشش کروں گا ہاں یہ بات الگ ہے کہ اگر یہ بات میرے خاندان میں چلی گئی کہ میں نے بڑی اماں سائیں کی کوئی بات ماننے سے انکار کر دیا تو وہ جاہل لوگوں انہیں بہت بری طرح سے ذلیل کریں گے

یہاں بات میری تمہاری نہیں بلکہ میری اماں سائیں کی عزت کی ہے وہ میری سگی ماں نہ سہی لیکن انہوں نے مجھے اپنے بیٹے سا پیار دیا ہے۔وہ خود بھی نہیں سمجھ پا رہا تھا کہ یہ بات اتنی کی سے بھر گئی

تو ٹھیک ہے ہم لوگ نکاح کر لیتے ہیں جب تک یہ مسئلہ حل ہوتا ہے تب تک بعد میں میں اپنے گھر چلے جاؤں گی تو ہم خلع۔۔

حورم کیا اول فول بول رہی ہو۔۔۔ نکاح کوئی مذاق نہیں ہوتا جو آج کیا اور کل توڑ دیا یہ ایک پاکیزہ بندھن ہے جسے ساری زندگی نبھانا پڑتا ہے اگر تم نکاح کے لئے راضی ہو تو دل سے راضی ہو جاؤ نکاح کوئی وقتی کھیل نہیں ہے۔

ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو کسی مجبوری میں نہیں کیا جاتا یہ دل سے تسلیم کرنا پڑتا ہے۔یہ کوئی گڈا گڈی کا کھیل نہیں ہے۔نکاح نکاح تب ہی مانا جاتا ہے جب اسے دل سے قبول کیا جائے

میں بڑی اماں سائیں سے بات کرتا ہوں وہ اس کے قریب سے اٹھ کر باہر جانے لگا

رک جائیں کیا اپنی ماں کی تربیت کو اس طرح سے شرمندہ کریں گے کیا انہیں نے پورے خاندان کے سامنے ذلیل کریں گے۔

تو اور کیا کروں۔۔۔۔؟ دروازے کی طرف جاتے اس کے قدم واپس پلٹ آئے تھے وہ ایک بار پھر سے اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو چکا تھا

میں نکاح کے لئے راضی ہوں اپنے دل سے میں جانتی ہوں یہ بہت پاکیزہ بندھن ہے اور میں اسے کوئی کھیل نہیں سمجھتی

آپ میرے لئے اتنا کچھ کر رہے ہیں آپ نے صرف میری جان ہی نہیں میری عزت بھی بچائی ہے شاہ۔ اس وقت میں میں آپ کا ساتھ نہ دے پاؤں تو مجھے اپنے ہونے پر بھی شرمندگی ہو گی

آپ پلیز اس نکاح کے لیے راضی ہو جائیں اپنے دل سے اس نکاح کو قبول کریں میں جانتی ہوں آپ کے لیے یہ بہت مشکل ہے لیکن بڑی اماں سائیں کے لئے جنہوں نے آپ کو پالا ہے آپ کو اتنا بڑا کیا ہے آپ کو اتنی اچھی تربیت دی ہے

ان کے لئے ہمیں یہ قدم اٹھانا ہو گا لیکن کسی مجبوری میں نہیں بلکہ اپنے دل کی رضامندی سے کیونکہ یہ کوئی کھیل نہیں ہے یہ نکاح ہے ہر بندھن سے افضل بندھن تھوڑی دیر پہلے جو الفاظ شاہ اسے سمجھا رہا تھا وہی اسے لٹا رہی تھی۔

وہ بنا کچھ کہے باہر چلا گیا اس کے پاس کچھ کہنے کو تھا ہی نہیں۔ اسے سمجھ آ چکا تھا کہ یہ سارا کام اس کے سوتیلے چاچا کا ہے

۔

وہ بڑی اماں سائیں سے انتہائی نفرت کرتا ہے اور انہیں ذلیل کرنے کے لئے کوئی بھی قدم اٹھا سکتا ہے۔

لیکن شاہ اپنی بڑی اماں سائیں کے ساتھ کچھ بھی غلط ہوتے نہیں دیکھ سکتا تھا

. . . . . .

اس کا موبائل مسلسل بج رہا تھا جسے وہ اگنور کئے ہوئے اپنے کام میں بیزی تھا۔ لیکن ہر کال پر موبائل اٹھا کر ضرور دیکھتا یہ نہ ہو کہ اس کے آفیس سے کوئی کال آرہی ہو

اب وہ اس فون سے تنگ آچکا تھا بند وہ فون کر نہیں سکتا تھا سو مجبوراً اس نے فون اٹھا کر کان سے لگالیا

جتنا بے عزت کر چکی ہو وہ کم ہے کیا یہ جو فون پر پھر سے باتیں سنانا چاہتی ہو وہ انتہائی غصے میں بولا

مجھے تم سے معافی مانگنی تھی کل جو کچھ بھی ہوا وہ بہت غلط تھا میں اس کے لئے بہت شرمندہ ہوں

لیکن تم مجھ سے بدلہ لینے کے لیے اس حد تک جاسکتے ہو جازم مجھے یقین نہیں آرہا۔۔۔۔کچھ دیر وہ پہلے شرمندگی سے بولی تھی اب اس کے لہجے میں غصہ آگیا

ایک منٹ اب کیا کیا ہے میں نے محترمہ اپنی غلطیوں کو نظر انداز کئے تو مجھے سنا رہی ہو۔اس کے اس انداز پر اب اسے بھی غصہ آنے لگا

تم نے کیا کیا ہے جازم یہ تم مجھ سے پوچھ رہے ہو کیا تم نہیں جانتے کہ تائشہ پھوپو سائیں کل صبح نکاح کے لئے یہاں آرہی ہیں۔تم اس طرح سے اچانک نکاح رکھ کر مجھ سے بدلہ لینا چاہتے ہو۔تم اتنے گر سکتے ہو صرف اپنی بے عزتی کا بدلہ لینے کے لئے تم میری زندگی برباد کر رہے ہو۔

ایک منٹ کونسی زندگی برباد ہو رہی ہے تمہاری اور کون سے بدلے کی بات کر رہی ہو اتنا گرا ہوا نہیں ہوں میں جو زرا سی بات کا بدلہ لینے تمہارے پیچھے لگ جاؤں گا اور جس نکاح کی بات کر رہی ہو دس دن کے بعد وہ ویسے بھی ہونے والا ہے تو کیا فرق پڑتا ہے جو پہلے ہو جائے گا

مصروف ہوں میں تمہاری بکواس سننے کا وقت ہرگز نہیں ہے میرے پاس۔اسی لیے فضول سوچیں اپنے دماغ سے نکالو صبح کی تیاری کرو کیونکہ جو نکاح دس دن بعد ہونے والا تھا وہ کل صبح ہو گا

کیونکہ میں کچھ دن کے لئے باہر جارہا ہوں میری واپسی شادی والے دن ہو گی۔وہ اسے صفائی نہیں دینا چاہتا تھا نہ ہی اس سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن پھر بھی اس کے دماغ سے اپنے خلاف ہر بات نکال دینا چاہتا تھا۔

اسے یہ بات بتانا ضروری نہیں کہ وہ کسی کام کے لئے باہر جارہا ہے لیکن نہ جانے کیوں زیلہ کے معاملے میں اس کا دل اتنا ہی کمینہ تھا وہ چاہ کر بھی اس پر غصہ نہیں کر سکتا تھا۔

ورنہ کل جو حرکت اس نے کی تھی اس کے بعد جازم کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اس سے شادی سے ہی انکار کر دیتا لیکن وہ اپنے دل کے ہاتھوں ہمیشہ سے مجبور تھا

مطلب صحیح کہتی ہوں میں تو مجھے اپنی غلام بنے دیکھنا چاہتے ہو نا تم چاہتے ہو میں تمہاری چاکری کروں اپنی سلف ریسپیکٹ بھلا کر تمہاری خاندانی بیوی بن کر رہوں اور جہاں تمہارا دل چاہے تو وہاں جا کر مزے کرو

زیلہ تمہیں جو سوچنا ہے سوچو پتہ نہیں تمہارے دماغ میں یہ فتور کس نے بھرا ہے لیکن میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں تمہاری بکواس پر ضائع کروں میں فون بند کر رہا ہوں تمہیں جو سمجھنا ہے سمجھو

۔وہ غصے سے کہتا موبائل رکھ چکا تھا۔

زیلہ اپنا موبائل واپس ٹیبل پر پٹکتی پھر سے رونے لگی تھوڑی دیر پہلے ہی حیدر نے آکر خود بتایا تھا کہ کل اس کا نکاح ہے ۔اور ہمیشہ کی طرح وہ سوائے خاموشی کے یا پھر رونے کے اور کچھ نہیں کر سکتی تھی

. . . . . .

بڑی اماں سائیں اپنا تمام غصہ تمام ناراضگی بھلا کر اس وقت حورم کی دائیں جانب بیٹھی تھی۔ جبکہ مریم بھی نیا سوٹ پہنے مزے سے فل میک اپ کیے اس کے بائیں جانب آ کر بیٹھ گئی۔

شاہ کے کچھ دوست نکاح میں شامل تھے۔

جبکہ واجد بڑے مزے سے اس کے موبائل پر ویڈیو بنانے میں مصروف تھا شاہ کی زندگی کے اس خوبصورت لمحے کا ایک ایک پل وہ قید کر رہا تھا

نکاح کی رسم ادا ہونے کے بعد شاہ حورم کے قریب آ بیٹھا تھا جبکہ بڑی اماں سائیں تو ہر دو تین منٹ کے بعد اس کا چہرہ چومنے لگیں کل تک وہ اس سے نفرت کا اظہار کر رہیں تھیں جبکہ اب حورم ان کی اپنائیت پر کافی خوش نظر آ رہی تھی

ایم سوری حورم تمہارے اپنے ہونے کے باوجود اس نکاح میں ان لوگوں کو شامل نہیں کر سکا وہ اس کے قریب بیٹھا کافی اداس لگ رہا تھا۔

میں جانتی ہوں آپ مجبور ہیں۔ اور سب سے اہم بات یہ ہے نا کہ میں آپ سے شادی کرنے کے لیے اپنی مکمل رضامندی دے رہی ہوں تو آپ کو پریشان ہونے کی بالکل ضرورت نہیں میں اپنے گھر والوں کو خود ہی سمجھا لوں گی۔

وہ میری ساری باتیں سمجھتے ہیں وہ کسی بڑی بوڑھی عورت کی طرح اسے سمجھا رہی تھی جبکہ اس کے انداز پر وہ مسکرایا ۔ آخر اپنی شہزادی کو حاصل کر چکا تھا مسکراہٹ اس کے لبوں سے جدا نہیں ہو رہی تھی

جب کہ حورم کی نظر بھٹک بھٹک کر اس کے گال پر ابرتے ڈمپل پر جا رہی تھی۔ تم بھی مسکرا دو یار آخر تمہاری بھی شادی ہو رہی ہے وہ مسکراتے ہوئے اس کے کان میں بولا۔

اس کی گہری ہوتی مسکراہٹ کو دیکھ کر حورم بھی مسکرا آئی۔ دادو سائیں نے کہا تھا اگر آپ کوئی اچھا کام کرنے جا رہے ہیں تو آپ کو اداسی یا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں آپ کا دل مطمئن ہونا چاہیے کہ آپ نے کچھ غلط نہیں کیا اور حورم کا دل بھی مطمئن تھا

۔اس نے ایک عورت کی عزت اور پرورش پر اٹھنے والے سوال کو ایک خلال رشتے میں تبدیل کیا تھا۔ اور اس نے بالکل صحیح کیا تھا۔ آج اس کی دادو سائیں اس کے سامنے ہوتی تو انہیں اس پر فخر ہوتا

تھوڑی ہی دیر میں حورم کو خاموشی سے کمرے میں لے جانے کا اشارہ کیا گیا۔ لیکن اصل پریشانی اسے تب شروع ہوئی جب اسے اپنے کمرے کے بجائے شاہ کے کمرے میں لا کر بٹھایا گیا۔

آپ مجھے یہاں کیوں لائی ہیں مریم دید امجھے میرے کمرے میں جانا ہے اب سہی معنوں میں اس کے ہاتھ پھولنے لگے تھے

بڑی اماں سائیں کا حکم ہے حورم بی بی ایک گھر میں تو آپ دونوں ویسے بھی رہے تھے

اس رشتے کو نام تو اسی لئے دیا گیا ہے تاکہ آپ دونوں کے رشتے پر کوئی سوال نہ اٹھایا جائے۔

اب سے آپ اس کمرے میں رہیں گی اور پرسوں آپ لوگ اسلام آباد کے لیے جانے والے ہی اچھا ہی ہنیمون ٹور بھی ساتھ ہو جائے گا

مریم بے نیازی سے کہتی اس کا شرارہ بیڈ پر پھیلا رہی تھی۔

جب کہ آنے والے لمحات کے بارے میں سوچتے ہوئے حورم کے ہاتھ پیر تھر تھر کانپ رہے تھے۔

. . . . .

وہ باہر بیٹھا اپنے موبائل پر اپنے زندگی کے حسین ترین لمحہ دیکھ رہا تھا کی ایک چھوٹی سی ویڈیو کلپ میں وہ اس کے کان میں کچھ سرگوشی کرتے ہوئے مسکرایا اور اس کی مسکراہٹ کو دیکھتے ہوئے وہ بھی کھکھلائی تھی۔

اس کی کھکھلاہٹ پر دائم کے چہرے پر تبسم کھلا اور اس نے دیکھتے ہی دیکھتے سینڈ کا بٹن دبا دیا۔

صبح جازم اور زیلہ کا نکاح تھا اپنی مکمل تیاری کر کے ابھی بیڈ پر آ کے بیٹھا تھا جب اس کے موبائل کی رنگ ٹون بجی۔

واٹس ایپ پر آنے والی ویڈیو کو دیکھ کر بہرام صحیح معنوں میں چکرا کر رہ گیا تھا

کوئی خوش شکل سا نوجوان اس کی دلہن بنی بہن کے کانوں میں سرگوشی کر رہا تھا اور وہ اس کی بات سن کر کھکھلا کر مسکرا رہی تھی اور اس کے ساتھ ہی ایک اور ویڈیو آئی

حورم مقدم شاہ ولد مقدم شاہ آپ کا نکاح دائم شاہ سوری ولد اسرار شاہ سوری کے ساتھ طے پایا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے

قبول ہے

۔۔۔وہ کروڑوں میں بھی اس آواز کو پہچان سکتا تھا اس کے سامنے اس کی بہن نکاح نامہ پر دستخط کر رہی تھی۔یعنی کہ اس کی بہن نے اپنے ہی باپ کے قاتل سے شادی کر لی بہرام کی سماعتوں پر جیسے بم گرا تھا۔

اس کی بہن ایسا کیسے کر سکتی ہے وہ کیسے اپنے ہی خاندان کے قاتل کے ساتھ نکاح جیسے پاکیزہ بندھن میں بندھ سکتی ہے

۔

ویڈیو ابھی ختم نہیں ہوئی تھی جب موبائل بجا اس نمبر سے آنے والی کال کو اس نے فوراہی اٹینڈ کر لیا تھا

کیسے ہو سالے صاحب کیسا لگا سرپرائز۔

میری بہن حورم کہاں ہے۔۔۔؟

مسز دائم شاہ سوری کہہ کر پکارو مجھے زیادہ خوشی ہو گی سالے صاحب وہ وہقہ لگا کر اس کی بے بسی کا مذاق اڑاتے ہوئے بولا

میں تمہیں جان سے مار دوں گا دائم شاہ سوری۔ بہرام غصے سے غرایا

گھر کے داماد کے بارے میں ایسے الفاظ نہیں استعمال کیے جاتے تمہیں دادو سائیں نے عقل نہیں سکھائی خیر ان سے بھی بہت شکایت ہے مجھے۔

لیکن فی الحال میری بیوی میرا انتظار کر رہی ہے۔ پھر بات ہو گی اس کے غصے کو انجوائے کرتے ہوئے وہ فون بند کر کے اپنے کمرے کی جانب آیا تھا۔

جہاں اس کی شہزادی دلہن بنی اس کا انتظار کر رہی تھی

---

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو حورم سامنے ہی دلہن بنی بیٹھی تھی۔ دائم مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوا اور دروازہ بند کرتے ہوئے اس کی طرف بڑھنے لگا اس کے ہر قدم کے ساتھ حورم کے دل کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھی

مجھے لگا تھا تم اب تک چینج کر کے سونے کی تیاری پکڑ چکی ہو گی وہ اس کے قریب بیٹھے ہوئے کہنے لگا۔جب کہ حورم اب بھی نروس سی اپنے کپڑوں پر لگے موتیوں سے کھیلنے میں مصروف تھی اس کے ہاتھ کی کپکپاہٹ بہت واضح تھی

لیکن وہ اس کی بات کا بھی نہ کوئی جواب دیئے اس طرح ظاہر کر رہی تھی جیسے اس کی بات سنی نہ رہی ہو وہ جانتا تھا وہ مکمل طور پر اس کی طرف متوجہ ہے

پھر سے اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے اچانک ہی دائم نے اس کا دوپٹے پر رینگتا ہاتھ تھام لیا۔

مانا تمہیں تمہارا کھیل بہت عزیز ہو گا لیکن فضول بولنے کی عادت مجھے بھی نہیں ہے۔اسی لئے پہلے تم مجھے سن لو اپنا یہ کھیل بعد میں کھیل لینا۔

میں۔۔وہ کیا بولے اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی بس اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالنے کی کوشش میں وہ اپنے دوسرے ہاتھ کو بھی اس کے ہاتھوں میں الجھا چکی تھی۔

آپ میرے ہاتھ چھوڑیں۔۔۔وہ جو کب سے بھرپور مزاحمت کر رہی تھی اب اسی سے کہنے لگی۔دائم کب سے اس کی بچکانہ حرکتیں دیکھے جا رہا تھا۔

یہ بات الگ تھی کہ اس کی لرزتی اٹھتی جھکی پلکیں اس کی نیت خراب کر رہی تھی۔

اب تو یہ ہاتھ زندگی بھر کے لئے تھام لیے ہے اب ناممکن ہے یہ مسز دائم شاہ سوری عادت ڈالو اس گرفت کو ہمیشہ کے لئے سہنے کی۔اس کے بات سنتے ہوئے اس کے مزاحمت کرتے ہاتھ ایک پل کے لیے رک گئے تھے

مجھے میرے کمرے میں جانا ہے وہ بے بسی سے بولی۔اس کے جذبات سے بھرپور نظروں کی تاب لانا اس لڑکی کے بس کی بات نہ تھی۔

اب تو یہ ناممکن ہے اب تو تم میری بیوی بن کے میرے کمرے میں آچکی ہو اب تم کہیں نہیں جاسکتی۔اب تمہیں اسی کمرے میں ہمیشہ رہنا ہو گا وہ مسکراہٹ دباتا اس کے فیس ایکسپریشن دیکھ رہا تھا۔

جو اس کی بات سن کر بالکل رونے جیسے ہو چکے تھے۔

ارے تم کیا یہ بچوں کی طرح رونے سی شکل بنا رہی ہو اب بچی نہیں ہو شادی شدہ لڑکی ہو تم بات بات پر رونے سے یہ منہ بسور لینے سے کام نہیں چلے گا۔وہ اسے مزید تنگ کرتے ہوئے اس کی رونی شکل پر کمنٹ کرتے ہوئے بولا تو وہ اسے دیکھنے لگی

آپ تو اتنے اچھے ہیں میرے ساتھ ایسا تھوڑی نہ کریں گے۔وہ ایک بار پھر سے اپنے ہاتھ چھڑواتے ہوئے کہنے لگی چہرے پر معصومیت کی معصومیت تھی

ہاں بالکل میں بہت اچھا ہوں۔اور تمہارے ساتھ تو کچھ بھی برا کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔لیکن تم کس برے کی بات کر رہی ہے۔جس کو کرنے سے میں اچھا نہیں رہوں گا وہ مسکراہٹ دبائے بولا

یہی جو آپ کر رہے ہیں۔۔اس نے اپنے ہاتھوں کی طرف اشارہ کیا جو اب بھی دائم کے ہاتھوں میں تھے

یہ کرنے کا تو میں حق محفوظ کر چکا ہوں وہ اس کے ہاتھ پر مزید اپنی گرفت سخت کرتے ہوئے بولا۔

لیکن مجھے اچھا نہیں لگ رہا اس کی آنکھوں سے گرم سیال پانی گالوں پے آ گرا۔۔۔وہ ایک ہی جملے میں اپنی بے بسی اس کے سامنے بیان کر چکی تھی شاہ نے اگلے ہی لمحے اس کے ہاتھوں کو چھوڑ دیے۔

حورم میں چاہتا ہوں کہ تم ایسے ہی مجھے اپنے دل کی ہر بات کہو جو تمہیں اچھا نہیں لگتا کیا تمہیں ناگوار گزرتا ہے پلیز مجھے کہنے سے کبھی گھبرانا مت اور جہاں تک اس سب کی بات ہے

میں خود بھی اس رشتے کو آگے بڑھانے کے لئے تیار نہیں ہوں۔تم میرے لیے بہت اہم ہو بہت معصوم ہو اور دائم شاہ مر کے بھی کبھی تمہاری معصومیت پر حرف نہیں آنے دے گا۔انتہائی نرمی سے اس کے گالوں پہ گرے موتیوں کو اپنی انگلیوں کے پوروں سے چنتے ہوئے بولا

میں تو بس تمہیں یہ بتانے آیا تھا۔کہ تم اس رشتے کو عارضی یا سمجھوتہ کبھی مت سمجھنا تم میرے لیے بہت خاص ہو اس رشتے سے آزادی تمہیں کبھی نہیں ملے گی آج نہیں تو کل تمہیں میرا ہی ہونا پڑے گا۔

خود کو میرے لیے تیار کر لو۔اور اب اٹھو اور یہ کپڑے چینج کرو ورنہ ان کے سارے موتی توڑ دو گی تم۔وہ جو کب سے ایک ایک موتی کو انگلیوں سے کھینچ کھینچ کر اتار رہی تھی اچانک ہی ہاتھ روک گئی

وہ نروسنیس کے مارے جانتی بھی نہیں تھی کہ وہ کیا کر رہی ہے جب نظر اپنے دوپٹے پر پڑی تو ایک کونے سے تقریبا سارے ہی موتیوں اکھڑ چکے تھے۔

ہائے اللہ جی یہ میں نے کیا کر دیا۔وہ حیرانگی سے اپنی حرکت دیکھتے ہوئے بولی

اس دوپٹے کا جنازہ نکال دیا۔دائم انتہائی نرمی سے مسکرا کر بولا جبکہ اس کے مسکراتے ہوئے ڈمپلرز کو دیکھ کر اپنے آپ ہی ایک خوبصورت سی مسکان اس کے چہرے کا حصہ بنی تھی

مریم دیدہ نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں وہ مسکراتے ہوئے فورا بیڈ سے اٹھ کر باہر کا رستہ لینے لگی لیکن اس سے پہلے ہی دائم نے اس کا ہاتھ تھام کر اپنی طرف کھینچا تھا

تم یہاں سے کہیں نہیں جا سکتی تمہیں اسی کمرے میں رہنا ہو گا۔ میں تمہیں اس رشتے کے لیے وقت دے رہا ہوں لیکن تم مجھ سے دور نہیں جا سکتی جیسا کہ میں نے تمہیں بتایا ہے کہ تمہارا ہر راستہ اب مجھ تک ہی آتا ہے تمہاری منزل میں ہی ہوں تو اب سے تمہیں یہی رہنا ہے میرے پاس۔

دائم اسے آپ نے بالکل قریب کیے انتہائی نرمی سے بولا تھا۔

جب کہ اس کے اتنے قریب آ کر حورم کی سانس ایک بار پھر سے سوکھ چکی تھی

تو۔۔ میں چینج۔۔۔ کیسے کروں۔۔۔؟ وہ ہلکی سی منمنائی تھی

چینجنگ روم اس کمرے میں بھی ہے اور چینجنگ روم کے ساتھ ساتھ تمہاری مریم دیدہ تمہارا سارا سامان اس چینجنگ روم میں سیٹ کر کے جا چکی ہیں

اب اگر تم چینج کرنا چاہو تو میری شرٹ چھوڑ دو کیونکہ مجھے بھی چینج کرنا ہے۔ انتہائی محبت سے اس کا چہرہ بالکل اپنے قریب کیے بول رہا تھا۔ آخر میں مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھوں پہ اشارہ کرنا لگا جو دونوں مٹھیاں بند کیے اس کی قمیض کو اپنے ہاتھوں میں سختی سے بھینچے ہوئے تھی۔

اس نے اگلے ہی پل اس کے قمیص چھوڑی تھی اور اس کی سختی کی وجہ سے اس کی قمیض کا بٹن اس کے ہاتھ میں آ چکا تھا

۔

سوری۔۔۔وہ اپنی دوسری غلطی پر شرمندہ ہوتے ہوئے فوراً روم کی طرح بھاگ چکی تھی

کیابات ہے مسز دائم شاہ سوری آپ نے تو پہلے ہی دن ہم دونوں کی شادی کے جوڑوں کی تباہی نکال دی۔وہ اپنی قمیض کا کھلا گلا دیکھتے ہوئے اس کے دوپٹے کے حال کو سوچ رہا تھا۔

دائم شاہ سوری احتیاط سے تمہاری شہزادی سیدھے کپڑوں پر

وار کرتی ہے عزت خطرے میں ہے تمہاری وہ دلکشی سے مسکراتے ہوئے خود سے بڑبڑایا تھا۔

تقریبادس منٹ کے بعد وہ میک اپ وغیرہ صاف کر کے ہلکے گلابی رنگ کا سادہ سا سوٹ پہن کر باہر آئی تھی

یہ سارے کپڑے اس کے لیے دائم اس کے یہاں آئے تیسرے دن پر لایا تھا۔

سنییں۔اس کی آواز دائم شاہ سوری جیسے مضبوط اعصاب کے مالک کو دیکھو بے خود کر رہی تھی

سنائیں۔۔۔نہ جانے اس سے بات کرتے ہوئے اس کے لہجے میں اتنی نرمی کہاں سے آجاتی تھی وہ خود بھی سمجھ نہیں پایا تھا

میں کہاں سووں گی۔۔۔وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگی جو خود اب چینجنگ روم کی طرف بڑھ رہا تھا

یہاں بیڈ کے اس طرف اس نے مکمل جگہ کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔

پر پھر آپ کہاں سوئیں گے۔۔۔؟وہ اب چینجنگ روم کی طرح بھر رہا تھا جب اسے پھر سے معصوم سی آواز سنائی دی

وہ چلتے ہوئے اس کے قریب آیا اور بیڈ کی دوسری سائیڈ کی طرف اشارہ کیا

میں وہاں پہ سووں گا مسز بیڈ کی اُس سائیڈ پر اس نے بالکل اسی انداز میں بتایا جس طرح اسے اس کی جگہ بتائی تھی اور پھر مسکراتا ہوا وہ چینج روم میں چلا گیا

حورم نے پہلے بیڈ کی طرف دیکھا پھر اس کی دوسری سائیڈ کی طرف دیکھا اور پھر چینج روم کے دروازے کی طرف دیکھا۔وہ نروس سی اپنی انگلیاں چٹخاتے ہوئے آپنے ڈوپٹے کے کونے کو منہ میں ڈال کر دانتوں سے کھینچنے لگی

تقریباً دس منٹ کے فرق سے وہ بھی باہر آیا۔شاید حورم کو سخت نیند آئی تھی اس نے جس جگہ پر حورم کو سونے کے لئے کہا تھا وہ بالکل اسی جگہ سو رہی تھی لیکن بیچ میں تکیوں کی دیوار تھی

ایل او سی (لائن آف کنٹرول) باڈر تیار ہے مسکراتے ہوئے اس کے قریب آیا۔اور اپنی جگہ پر آ کے لیٹ گیا۔

دائم کی جیسے نیند ہی اڑی ہوئی تھی اس کی نظر بھٹک بھٹک کر اس چہرے کی طرف جا رہی تھی جس کی لرزتی پلکیں صاف بیان کر رہی تھی کہ وہ جاگ رہی ہے

اس نے لائٹ آف کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا لیکن لائٹ آف ہوتے ہی وہ اٹھ کر بیٹھ گئی

آپ نے لائٹ اوف کیوں کی پلیز پلیز جلائیں۔۔اس کی گھبرائی ہوئی آواز پر اس نے فورا لائٹ واپس آن کر دی

کیا ہوا حورم تم ٹھیک تو ہو۔۔۔؟وہ پریشانی سے اٹھ کر اس کے قریب بیٹھا تھا

اگر آپ لائٹ آف کر کے سوتے ہیں تو میں دوسرے کمرے میں جا کر سو جاؤں گی مجھے اندھیرے میں ڈر لگتا ہے لائٹ آف کر کے صرف تب ہی سوتی ہوں جب دادو سائیں یا دل دیدہ سائیں میرے ساتھ سوتی ہیں ورنہ اکیلے میں کبھی نہیں۔۔مجھے ڈر لگتا ہے ایک ہی سانس میں تیز تیز اسے پوری بات بتا چکی تھی

وہ سب کچھ تو ٹھیک ہے لیکن تم اکیلی کہاں ہو میں بھی تو ہوں یہاں اس کی پوری بات سننے کے بعد دائم حل نکالتا ہوں اسے بتانے لگا

لیکن۔۔۔۔۔۔

لیکن ویکن کچھ نہیں تھوڑی سی بہادر بنو تم دائم شاہ سوری کی بیوی ہو یہ بزدلی نہیں چلے گی اس بار وہ اپنے لہجے میں تھوڑی سختی لئے بولا تھا کیونکہ اسے لگ رہا تھا حورم کی بزدلی اسے آگے مصیبت میں ڈال سکتی ہے

اس نے لائٹ آف کی تو حورم کچھ بھی نہ بولی۔دل ہی دل میں آیتیں پڑھنے لگی لیکن تھوڑی دیر کے بعد اسے اپنا ہاتھ سخت گرفت میں محسوس ہوا

میں تمہارے ساتھ ہوں۔اور ہمیشہ رہوں گا۔اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں دبائے اپنے لبوں تک لے گیا جب کہ اس کے لبوں کا لمس اپنے ہاتھ پر محسوس کرتے ہوئے حورم نے کوئی ری ایکشن نہیں دیا بس اس کا ہاتھ ذرا سا کانپا تھا جسے محسوس کرتے ہوئے دائم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی

لیکن وہ اس بات سے انجان تھا کہ ایک شرمیلی سی مسکراہٹ کسی اور کے چہرے بھی رونق بن گئی ہے

. . . . . .

اسے کل رات کو ہی پتہ چلا تھا کہ کل زیلہ کا نکاح ہے اچانک نکاح پر پہلے تو وہ پریشان ہو گیا لیکن پھر جب اسے جازم کی مجبوری پتہ چلی تو وہ کچھ نہیں بول سکتا

کیونکہ وہ خود بھی ایسی ہی مجبوریوں میں پھنسا ہوا تھا وہ جانتا تھا جازم کی ڈیوٹی اتنی ہی سخت ہے۔

وہ نیچے آیا تو وانی خاموشی سے ٹیبل پر بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی اس کا موڈ بتا رہا تھا کہ وہ اس وقت اپنی ماں سے سخت خفا ہے

یاسم مسکراتے ہوئے آگے بھرا اور وانی کو گڈ مارننگ کہنے کے لئے اس کے گال پر بوسہ دینے لگا لیکن اس سے پہلے ہی وہ منہ پھیر چکی تھی شاید اس سے بھی سخت خفا تھی

میرے بچہ ناراض ہے مجھ سے۔۔ محبت سے اسے دیکھتے ہوئے بولا نہ جانے کیوں اس کی ناراضگی اس کی برداشت سے باہر تھی

وانی سب سے ناراض ہے وہ کسی سے بات نہیں کرے گی وہ منہ بسور کر کہتے پراٹھے کا نوالہ اپنے منہ میں رکھنے لگی

جبکہ اس کے انداز پر اندر سے آتی نشال بھی پریشان تھی ایک تو کل رات کی باتوں کو سوچنے کی وجہ سے ساری رات نیند نہیں آئی تھی اور اب اس کی بیٹی بھی اس سے ناراض تھی

وانی ایم سوری میرا بچہ اس طرف دیکھو تو سہی اس کی ناراضگی کو دیکھتے ہوئے یاسم بہت پریشان ہو چکا تھا آج تک ایسا نہیں ہوا تھا کہ کوئی اس سے روٹھ گیا اور وہ اسے مناتا رہے

لیکن آج جو وجود اس کے سامنے جو بیٹھا تھا وہ اتنا عام نہیں تھا کہ وہ اسے یوں ہی ناراض رہنے دیتا

بے بی اپنے دوست کی آخری غلطی سمجھ کر معاف کر دو اس بار وہ اسے اٹھا کر اپنی گود میں رکھ چکا تھا لیکن وہ اب بھی منہ پھیرے ہوئے بیٹھی تھی

کتنے حق سے وہ روٹھی ہوئی تھی اسے جیسے یقین تھا کہ وہ اسے ضرور منائے گا اور وہ اسے منا رہا تھا نشال بے بسی سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی وہ چاہ کر بھی اس شخص کو اپنی بیٹی سے دور نہیں کر پا رہی تھی

اس کے چھ ماہ کا رینٹ کو اتنی آسانی سے واپس نہیں کر سکتی تھی۔ لیکن اس نے سوچا تھا آج وہ اپنے باس سے ایڈوانس پیمنٹ کی بات ضرور کرے گی ہو سکتا ہے اس کا باس اس کی پرابلم کو سمجھ جائے اور وہ اس مصیبت سے اپنی جان چھڑا لے۔

وانی ہم لیٹ ہو رہے ہیں میں تمہارا بیگ لے کر آتی ہوں وہ اسے کہہ کر اندر چلی گئی۔

ابھی وہ اندر اس کا بیگ پیک کر ہی رہی تھی جب اسے باہر سے اپنی بیٹی کے کھلکھلانے کی آواز سنائی دی یعنی وہ اسے منا چکا تھا لیکن کیسے وانی کو منانا اتنا آسان نہیں وہ سوچتی ہوئی باہر آئی تھی۔

باہر آ کے دیکھا وہ یاسم کے بازو کو جولا بنائے جھولتی ہوئی ہنس رہی تھی۔

چلو بس باقی انجوائے منٹ اسکول سے آ کر کر لینا ہم لیٹ ہو رہے ہیں محبت سے اس کا چہرہ چومتا اسے اٹھا کر باہر لے آیا

۔

نشال نے پہلے سوچا کیوں نہ اس کے ساتھ نہ جائے ویسے بھی بے کار میں ہی گلے پڑ رہا تھا اب مزید اس کا احسان نہیں لینا چاہیے لیکن وہ اسے چھوڑ کر کوئی احسان نہیں کر رہا تھا اس کے بدلے میں وہ اس کے لئے کھانا بناتی تھی اور یہ ڈیل بھی اسی نے ہی رکھی تھی۔

کیا ہوا تالا نہیں لگ رہا کیا اسے دروازے کی طرف منہ کر کے کھڑا دیکھ کر یاسم اس کے پاس آیا

نہیں کچھ نہیں وہ اسے اگنور کر کے فورا گاڑی میں آ بیٹھی۔وہ بھی ایک نظر دروازے کی طرف دیکھ کر کندھے اچکاتا ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا شاید وہ کچھ زیادہ ہی جلدی اس پر اپنے جذبات ظاہر کرنے لگا تھا کل ساری رات تو اپنے غصے اور اپنے الفاظ پر غور کرتا رہا

وہ کل رات کو بہت کچھ کہہ چکا تھا لیکن کچھ بھی غلط یا جھوٹ نہیں تھا اچھا ہی ہے نشال خود ہی سمجھ جائے کہ وہ اس کے لئے کیا جذبات رکھتا ہے اور وانی پر ہاتھ اٹھانے کی غلطی دوبارہ کبھی نہ کرے

وہ بے شک نشال سے پہلی نظر کی محبت کا شکار ہوا تھا لیکن وانی سے اس کی محبت میں کوئی کھوٹ یا بناوٹ نہیں تھی وہ سچ میں اس بچی کو بہت چاہنے لگا تھا اور وہ اسے اپنی سگی بیٹی کی طرح عزیز ہونے لگی تھی

شاید یہی وجہ تھی کہ وانی بھی اسے بہت چاہنے لگی تھی لیکن ان کی یہ چاہت نشال کو پسند نہیں تھی وہ اپنی بیٹی کو اس سے دور کرنا چاہتی تھی

اور اسے یقین تھا کہ ایسا کچھ کرنے کے لئے آج وہ ارحم سے بات ضرور کرے گی۔ہاں اس سے پیچھا چھڑانے کے لئے وہ کچھ نہ کچھ ضرور کرنے والے تھی۔

وہ جو بھی کر رہی تھی اس میں کچھ غلط نہیں تھا ہر عورت کو اپنے لیے لڑنے کا حق حاصل ہے لیکن وہ یہ سب کچھ کسی غلط نیت سے نہیں کر رہا تھا وہ اس سے پیار کرنے لگا تھا وہ اسے اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا تھا

اسے عزت اور تحفظ فراہم کرنا چاہتا تھا جانتا تھا یہ سب کچھ اتنا آسان نہیں ہے شاید وہ اپنے پہلے شوہر سے بے پناہ محبت کرتی ہو گی اسے بلا کر زندگی میں آگے بھرنا اس کے لئے مشکل ہو گا

لیکن زندگی ایک ہی جگہ رک جانے کا نام تو نہیں اور وہ اسے ساری زندگی بے آسرا بے سہارا نہیں دیکھ سکتا تھا۔ وہ جانتا تھا نشال کے لئے ایک نئی زندگی شروع کرنا بہت مشکل ہو گا اگر آپ اپنی زندگی کے بارے میں کچھ سوچتی تو شاید پانچ سال پہلے سوچتی جب اس کے شوہر کا انتقال ہوا۔

پانچ سال تک وہ اکیلی تنہا اس دنیا سے لڑتی رہی اور اپنی بیٹی کے پرورش کی اور اب اچانک کوئی بھی ان کی زندگی میں آئے گا تو نشال کو برا لگے گا۔

شاید اب اسے اکیلے لڑنے اور جینے کی عادت ہو چکی تھی وہ بہت بہادر تھی۔ لیکن ایک بات طہ تھی کہ یاسم اس بہادر لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل ضرور کرے گا

. . . . . .

ذیلہ حیدر شاہ ولد حیدر شاہ آپ کا نکاح جازم جنید خان ولد جنید خان کے ساتھ پچاس لاکھ سیکہ رائج الوقت طے پایا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔؟

سب لوگ اس وقت ہال میں موجود تھے۔

جازم نکاح نامہ پر دستخط کر چکا تھا اور کچھ ہی دیر میں اس کی محبت بھی ہمیشہ کے لئے اس کے نام ہونے والی تھی اس سے ناراض ہونے کے باوجود بھی وہ بہت سرشار تھا شاید محبت پا لینے کی خوشی سے بڑھ کر اور کوئی خوشی نہیں ہوتی

شازم ہر تھوڑی دیر کے بعد اسے تنگ کر رہا تھا لیکن آج تو جیسے وہ کسی بات کا کوئی اثر ہی نہیں لے رہا تھا شازم کی شرارتیں اس کی چھیڑ چھاڑ کو وہ مسکراتے ہوئے قبول کر رہا تھا۔

قبول ہے۔۔۔۔ہال میں ذیلہ کی آواز گونجی۔

جس کے ساتھ ہی اس نے سامنے رکھے ہوئے کاغذات پر سائن کئے۔

جبکہ اس کی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو حیدر نے اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے ہوئے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا۔

تم میرا غرور ہو ذیلہ۔وہ اسے اپنے سینے سے لگائے ہوئے بولا

شاید ذیلہ یہی سننا چاہتی تھی خاموشی سے اس کے سینے سے لگی سامنے کھڑے جازم کو دیکھ رہی تھی وہ جذبات سے بھرپور نظروں سے اس کے چہرے کا طواف کر رہا تھا

خاموشی سے اپنی آنکھیں بند کرلی شاید اس وقت وہ اسے بالکل نہیں دیکھنا چاہتی تھی

---

وہ اپنے موبائل پر مسلسل گبر کو فون کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔لیکن نہ تو وہ فون اٹھا رہا تھا نہ ہی اس کے میسجز دیکھ رہا تھا

ضرور جیل میں ہو گا یہ لوفر۔اس دن کے بعد زمل اور اس کی ملاقات نہیں ہوئی تھی وہ اسے انگوٹھی پہنا کر نہ جانے کہاں غائب ہو چکا تھا

اور جس دن سے اس نے یہ انگوٹھی پہنائی تھی زمل کا دل ہی نہ چاہا وہ اس کو اتارے اس انگوٹھی کو دیکھتے ہوئے اس کے چہرے پر ایک خوبصورت سی مسکراہٹ آجاتی

بار بار فون کرنے کی کوشش کے بعد فون نہ اٹھانے پر وہ غصے سے اٹھ کر باہر آگئی ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی جازم اور زیلہ کا نکاح ہوا تھا۔

تب سے لے کر اب تک وہ کمرے میں گبر کو فون کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن مجال ہے جو وہ فون اٹھالے

اب تم۔ مجھے فون کرتے رہنا میں بھی نہیں اٹھاؤں گی وہ غصے سے زیلہ کے کمرے میں آگئی تھی

جو نکاح کے بعد سے لے کر اب تک کافی اداس تھی شاید نکاح ایسا ہی لمحہ ہوتا ہے جو بیٹیوں کو کچھ وقت کے لیے اداس لیکن والدین کو سکون دیتا ہے۔

. . . . . .

اس کی آنکھ کھلی تو وہ اس کے بالکل قریب سو رہا تھا تکیوں کی جو کل رات اس نے ایل او سی (لائن آف کنٹرول) بنائی تھی وہ تو سارے زمین پر پڑے تھے

لیکن سارے تکیے اس کی سائیڈ پر پڑے تھے جیسے اسی نے نیچے گرائے ہو

یہ میں نے کیا کر دیا خود ہی لائن بنا کر خود بارڈر توڑ دیا وہ جلدی سے سارے تکیہ اٹھاتی پھر سے لائن بنانے لگی۔

جب کہ دائم آنکھیں بند کیے اس کی حرکتیں انجوائے کر رہا تھا

شکر ہے میں ان سے پہلے جاگ گئی ورنہ یہ کیا سوچتے میرے بارے میں کہ خود ہی میں نے ایل او سی لائن بنائی اور پھر ہیں پھر خود ہی توڑ دی۔

اس نے ایک نظر سامنے بڑی سی گھڑی پر دیکھا جو گیارہ بجے کا وقت بتا رہی تھی یا اللہ اتنا لیٹ اگر دادو سائیں کو پتہ چلتا تو دل دیدہ سے میرے اوپر پانی گرانے کی دھمکیاں دلواتیں۔

تو اس کرنے والے کون سی بات ہے وہ کون سا سچی مجھ پر پانی گرا دیتیں ہیں وہ تو بہت پیاری ہیں۔ اسے بے اختیار ہی اپنی دادی پر پیار آیا

وہ خود سے باتیں کرتی پھر ایک نظر ڈائم کو سوتے ہوئے دیکھ کر فریش ہونے چلی گئی۔

اس کے اندر جاتے ہی دائم نے اپنی آنکھیں کھولتے ہوئے مسکرا کر دیکھا تکیوں کی وہ لائن پھر سے تیار تھی جو کل رات کسی رقیب کی طرح اس سے مار کھا کر نیچے زمین پر سوئے تھے۔

میرے ہی پیسوں پر اس گھر میں عیش کر رہے ہو میری بیوی کو مجھ سے دور کر دیا تم لوگوں کی تو میں جان نکال دیتا اگر تم لوگوں میں جان ہوتی تو وہ تکیوں کو گھورتے ہوئے بربڑایا

خیر پڑے رہو یہاہی پر رات کو تم لوگوں کی بینڈ بجادوں گا۔ وہ ان سب کو دیکھتے ہوئے پھر آنکھیں بند کرنے لگا کہ ساری رات کو ایک سیکنڈ کو بھی نہیں سو پایا تھا حورم کا نازک سا ہاتھ ساری رات اس کے ہاتھ میں تھا۔

جسے محسوس کرتے ہوئے جیسے وہ کسی اور جہان میں تھا اس کی شہزادی اس کے پاس آچکی تھی ہمیشہ کے لئے جسے وہ اب خود سے کبھی دور نہیں جانے دینے والا تھا۔

اس نے مسکراتے ہوئے اپنی آنکھیں موند لیں۔ اب تو کھلی آنکھوں اور بند آنکھوں میں دونوں سے اسی کا چہرہ نظر آتا تھا

حورم فریش ہو کر واپس آئی تب بھی وہ ایسے ہی سو رہا تھا

نو جانو سائیں اچھی بچی کسی کو سوتے ہوئے لوگوں کے ساتھ شرارت نہیں کرتی وہ اپنے شرارتی دل کو ڈانٹتے ہوئے آئینے کے سامنے آ کر رکی

لیکن نظر بھٹک بھٹک کر دائم کے سوئے ہوئے وجود پر جا رہی تھی

جانو سائیں باز آ جاؤ کوئی شرارت نہیں اس نے پھر سے اپنے آپ کو ڈانٹا تھا

نہ جانے کیا ہوا تھا کل سے اس کا دل بہت مطمئن تھا وہ ڈر خوف جو اس رات سے اس کے دل میں بیٹھا تھا کل سے سو گیا تھا جیسے اسس کے پاس ایک مضبوط سہارا ہو اسے یقین تھا کہ دائم اسے کبھی کچھ نہیں ہونے دے گا اس کا محافظ اب ہر وقت کس کے ساتھ ہے

لیکن کل نکاح نامے پر سائن کرتے ہوئے دائم کا مکمل نام سن کر اسے وہ سوری یاد آیا تھا جس کا ذکر وہ لوگ کر رہے تھے

جنہوں نے اس سے کتنے کیا تھا۔ لیکن پھر اپنے دل میں آئے برے خیالات کو وہ جھٹلا گئی دائم شاہ سوری کتنا اچھا انسان تھا اس کے لیے کیا کچھ نہیں کر رہا تھا یہ وہ نہیں ہو سکتا اسے یقین تھا اور ہر بات سے بڑھ کر وہ اس کے بھائی کا دوست تھا

اپنے بالوں کو برش کرتے ہوئے اس کا دھیان ایک بار پھر سے دائم کی طرف گیا

جانو سائیں اب تم اس طرف نہیں دیکھو گی۔ گندی بچی ایسے سوئے ہوئے لوگوں کے ساتھ شرارت نہیں کرتے ۔اپنے بالوں کو پیچھے کی طرف چوٹی میں قید کرتے ہوئے اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا

سوری دائم لیکن ایک شرارت کرنے سے کچھ نہیں ہوتا۔وہ دائم کی چیزوں کے ساتھ رکھا ہوا رومال اٹھا کر واش روم چلی گئی۔

اور پھر واپس آ کر سب سے پہلے دروازہ کھولا۔

بھاگنے کی پوری تیاری کر کے وہ گیلے رومال کو پھیلا کر کھولنے لگی دیکھتے ہی دیکھتے وہ رومال دائم کے چہرے پر پھیلا کر باہر بھاگ گئی۔

اسے مشکل سے ابھی نیند کا پہلا جھٹکا ہی لگا تھا ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔

یہ کس کی شرارت ہے۔۔۔؟وہ اپنے چہرے سے گیلا رومال ہٹا کر دروازے کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا۔

تو مسز دائم شاہ کو یہ کام بھی آتے ہیں۔اس کی حرکت اسے بہت اچھی لگی تھی ہاں یہ بات الگ ہے کہ یہی حرکت اگر کوئی اور کرتا تو اب تک وہ اسے دو ٹکڑوں میں تقسیم کر چکا ہوتا

سو سویٹ مسز۔۔۔دلکشی سے مسکراتا ہوا رومال واپس اپنے چہرے پر ڈال کر پھر سے سو گیا۔

کیوں کہ اس سے بدلہ لینے کا ارادہ وہ جاگ کر رکھتا تھا

حورم جو نیچے بیٹھی اس کے ہنگامے کا انتظار کر رہی تھی انتظار ہی کرتی رہ گئی۔

اس نے سوچا تھا کہ جب دائم پوچھے گا کہ یہ حرکت کس نے کی ہے تو وہ صاف انکار کر کے معصوم شکل بنا لے گی اور دل دیدہ تو ویسے بھی کہتی تھی کہ اس کے معصوم سے چہرے کی وجہ سے کوئی اسے کھول کر ڈانٹ نہیں پاتا۔

دائم تو ویسے بھی اس پر بالکل بھی غصہ نہیں ہوتا تھا

. . . . . .

صبح دس بجے ان کا نکاح ہوا تھا اور اس کے بعد مہمانوں کو سنبھالنے کا سلسلہ شروع ہوا۔ شام پانچ بجے تک بھی ختم نہ ہوا تھا۔ نکاح جتنی سادگی سے رکھا گیا تھا اتنی بڑی تعداد میں لوگ شامل ہوئے تھے یاسم بیچارا تو بھاگ بھاگ کر پہنچا تھا۔

جبکہ زمل ایک دن پہلے ہی پہنچ ائی تھی

ساری ناراضگی سارا غصہ اس کے "قبول ہے" کہنے تک ہی تھا آج وہ اتنا خوش تھا کہ وہ بھول ہی گیا تھا کہ وہ اس سے ناراضگی کا اظہار کر رہا ہے سب باری باری آ کر اسے مبارکباد دے رہے تھے

آج رات اسے یہاں سے نکل جانا تھا اور پھر اس کی واپسی شادی والے دن ہونی تھی وہ بس ایک بار اس سے ملنا چاہتا تھا اس کے چہرے کی اداسی دیکھ لے کر اس کا دل اداس ہو رہا تھا پھر تائشہ نے اس سے کہا کہ کسی بھی لڑکی کے لئے یہ دن بہت اہم ہوتا ہے جب اس کی زندگی کسی اور کے نام لکھ دی جاتی ہے۔

تائشہ کی یہ بات سن کر وہ ایک بار پھر سے ریلیکس ہو گیا تھا۔

نکاح کے تھوڑی دیر کے بعد ہی وہ اپنے کمرے میں جا چکی تھی مہمان تقریبا جا چکے تھے اب صرف گھر کے ہی لوگ تھے۔

اور اب وہ تنہائی کا انتظار کر رہا تھا تاکہ وہ زیلہ سے جا کر مل سکے

بہرام زرا نمبر دینا جانو سائیں کا آج میں اس کی جان نہیں چھوڑنے والا یہاں میرا نکاح ہو رہا ہے وہاں میڈم غائب ہے۔

اچانک جازم کے کہنے پر بہرام پریشانی سے اس کا چہرہ دیکھنے لگا پھر آگے پیچھے دیکھتے ہوئے سنبھل کر بولا

سوری یار نمبر نہیں ہے میرے پاس ابھی تک وہاں اس کا نمبر نہیں ہے چاچو کو ٹائم نہیں ملا اس نے صفائی سے بہانہ بناتے ہوئے بولا۔

پھر جانو سائیں کی باتیں نہ ہو اس لے فون کرنے کا بہانہ کر کے باہر آ گیا۔ اسے باہر جاتا دیکھ کر دل بھی اس کے پیچھے آ گئی تھی

. . . . . .

وہ موبائل جیب میں رکھتا ٹہلنے لگا جب اسے اپنے پیچھے سے دل کی آواز سنائی دی

کیسے بھائی ہیں آپ بہرام سائیں آپ کو ذرا احساس نہیں ہے وہاں جانو سائیں کس حال میں ہو گی کچھ کھاتی پیتی بھی ہو گی یا نہیں اب تو رو رو کر اس نے اپنا حال بگاڑ رکھا ہو گا اور آپ اسے ڈھونڈنے کے بجائے فالتو ٹائم پاس کر رہے ہیں

آپ کو پتہ چل گیا ہو گا اب تک کہ وہ نمبر کس کا تھا یا اس شخص دوبارہ فون تو کیا ہو گا نا آپ کو بہرام سائیں جانو سائیں کے بارے میں سوچیں وہ کیسے رہتی ہو گی ہمارے بغیر ہر پل آپ کا انتظار کرتی ہو گی کب اس کا بھائی آئے گا اور اسے بچائے گا پر آپ تو یہاں اس طرح سے اسے بھول رہے ہیں جیسے آپ کو اس کی کوئی پرواہ ہی نہ ہو۔۔

ہاں نہیں ہے مجھے اس کی پرواہ اور نہ ہی میں اس کی پرواہ کرنا چاہتا ہوں۔ کیا لگتا ہے جانو سائیں وہاں آنسو بہا رہی ہو گی رو رہی ہو گی مجھے تمہیں یاد او سائیں کو یاد کر رہی ہو گی۔

نہیں دل کردم شاہ۔ جانو سائیں اب ہماری جانو سائیں نہیں بلکہ مسز حورم دائم شاہ سوری بن چکی ہے۔

بالکل ٹھیک سنا تم نے اور اس کے ساتھ کسی قسم کی کوئی زبردستی نہیں کی گئی بلکہ وہ اپنی مرضی سے خود اس نکاح کو نہ صرف قبول کر چکی ہے بلکہ بہت خوش ہے

نہ اسے اس کا بھائی یاد ہے نہ اسے اس کی دل دیدہ یاد ہے اور نہ ہی وہ کسی دادو سائیں کو جانتی ہے

ہم سب کو چھوڑ کر اس نے ہمارے ہی خاندان کے قاتل کے ساتھ شادی کر لی ہے ہاں اس نے دائم شاہ سوری کے ساتھ نکاح کر لیا ہے اور وہ بہت خوش ہے اس کے ساتھ وہ اس کی آنکھوں میں جھنکتا ایک ایک لفظ چھپا کر بولا یہ بولتے ہوئے وہ خود کتنی تکلیف محسوس کر رہا تھا یہ صرف وہی سمجھ سکتا تھا

ناممکن ایسا کبھی نہیں ہو سکتا آپ جھوٹ بول رہے ہیں ہاں جھوٹ بول رہے ہیں آپ تاکہ آپ کو اسے ڈھونڈنا نہ پڑے کیونکہ آپ ناکام ہو چکے ہیں اسے ڈھونڈنے میں جھوٹ بول رہے ہیں تاکہ آپ کے بھائی ہونے کا بھرم رہ جائے

میری جانو سائیں ایسا کبھی نہیں کر سکتی کبھی اس شخص کے ساتھ شادی نہیں کر سکتی۔اس کے انداز پر دل بھی انتہائی غصے سے بولی تھی وہ اپنی بہن کے لئے اس طرح کے الفاظ کیسے استعمال کر سکتا تھا

لیکن دل کا یقین نہ کرنا اسے مزید غصہ دلا گیا اسی لیے جلدی سے اپنے موبائل سے دائم کی بھیجی ہوئی ویڈیو اس کے سامنے پلے کر دی

جس میں جانو سائیں نہ صرف نکاح کے لیے اپنی منظوری دے رہی تھی بلکہ بہت خوش لگ رہی تھی۔

سنا تم نے اسے دائم شاہ سوری کا ساتھ قبول ہے اسے اپنے باپ کا قاتل قبول ہے اسے اپنے خاندان کو تباہ کرنے والے شخص کا ساتھ قبول ہے سنا تم نے نہیں ہے وہ ہماری جانو سائیں وہ مسز دائم شاہ سوری ہے سنا تم نے وہ غصے سے بار بار موبائل کو اس کے سامنے کرتے ہوئے غرایا۔

جبکہ دل بے یقینی سے وہ ویڈیو دیکھ رہی تھی جب اسے اپنے پیچھے آواز سنائی دی۔

دادو سائیں۔۔۔اس سے پہلے کے دادو سائیں گرتی بہرام نے انہیں تھام لیا۔

بہرام سائیں۔انہیں کیا ہو گیا ہے دادو سائیں پلیز آنکھیں کھولیں وہ پریشانی سے ان کے گا تھپتھپاتی ہوئی بولی جبکہ بہرام وقت ضائع کئے بغیر انہیں اپنے بازوؤں میں اٹھائے باہر کی طرف بھاگا تھا۔

. . . . . .

دادو سائیں آپ نے تو ڈرا ہی دیا تھا دادو سائیں کی طبیعت سنبھلتے ہیں بہرام ان کے پاس اندر آیا

اچانک بی پی ہائی ہو جانے کی وجہ سے ان کی طبیعت بہت بگڑ گئی تھی۔

وہ تو شکر ہے کہ بہرام وقت پر ہسپتال لے آیا اور اس کے پیچھے ہی سب لوگ پہنچائے تھے اچانک ان کی طبیعت کی خرابی کی وجہ سے سب ہی لوگ پریشان ہو چکے تھے

ڈاکٹر نے انہیں اب آرام کرنے کے لیے کہا اور سب کو انہیں تنہا چھوڑ کر باہر جانے کے لیے کہہ دیا

لیکن انہوں نے بہرام کو اپنے پاس رک لیا

تب سے لے کر اب تک وہ ان کے پاس اندر بیٹھا ان سے باتیں کر رہا تھا جب کہ وہ کچھ بھی نہ بولتے ہوئے بس اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی

بہرام مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے۔۔۔اسے خاموش پا کر وہ کہنے لگیں تو بہرام نے ہاں میں سر ہلایا

بہرام ہماری جانو سائیں بہت معصوم ہے وہ کچھ نہیں جانتی۔میں نے دل اور جانو سائیں کے سامنے کبھی بھی اس حویلی کے حادثے کا ذکر نہیں کیا وہ جتنا کچھ بھی جانتی ہیں نور اور تائشہ کے گھروں سے جانتیں ہیں

اس حادثے کے پیچھے کی حقیقت اس حادثے کے ذمہ دار کا نام تک نہیں جانتی۔ میں نے کبھی ان لوگوں کے سامنے اس بارے میں ذکر نہیں کیا دل پانچ سال کی تھی جب میں اسے حویلی سے لے کر یہاں آئی اس کے بعد ہم اکثر تائشہ سے ملنے گاوں جاتے رہتے تھے جب کسی نے اس کے دماغ میں یہ بات ڈال دی کہ یہ سب کچھ تم نے کروایا ہے حویلی میں آگ لگانے کے ذمہ دار تم ہو

اور اسے یہی لگنے لگا کہ یہ سب کچھ تم نے کیا ہے کچے ذہن میں ڈالی ہوئی بات کو میں نکال نہیں پائی مجھے جب یہ بات پتہ چلی کہ دل تمہیں قصوروار سمجھتی ہے تب بہت دیر ہو چکی تھی پورا گاؤں تمہارے خلاف ہے گاؤں کا بچہ بچہ یہی کہتا ہے کہ حویلی میں آگ بہرام شاہ نے لگائی ہے۔

اور اسی وجہ سے دل بھی تمہیں گناہگار سمجھتی ہے

لیکن دائم شاہ سوری کون ہے یہ بات کوئی نہیں جانتا نہ دل اور نہ ہی جانو سائیں میں نے کبھی اس کا ذکر اپنی بچیوں کے سامنے نہیں کیا۔

میں حویلی کے اس راز کو راز ہی بنا کر رکھنا چاہتی تھی

میں تو اپنی بچیوں کو اس سب سے دور کر دینا چاہتی تھی اس سیارات کو ہمیشہ کے لئے ان کی زندگی سے نکال دینا چاہتی تھی۔ لیکن شاید وہ سیارات کبھی ہمارا پیچھا نہیں چھوڑے گی۔

بہرام میری جانو سائیں بہت معصوم ہے وہ دائم شاہ سوری کے اصل چہرے سے واقف نہیں ہے

وہ لڑکا جسے ہم سب بچہ سمجھتے تھے وہ ہمارا خاندان تباہ کر گیا مقدم شاہ اپنی ایک غلطی کی وجہ سے دائم شاہ کو اپنے گھر لے آیا۔ اسے لگا تھا کہ اسرار شاہ سوری کے بچوں کو پال کر وہ اپنے گناہ کا کفارہ کرے گا

لیکن وہ کہاں جانتا تھا کہ جس بچے کو وہ ایک اچھی زندگی دینا چاہتا ہے وہی بچہ اس سے اس کی زندگی چھین لے گا۔

اگر دائم شاہ سوری نے جانو سائیں کے ذہن میں اپنی کوئی بات ڈال کر اس کی نظروں میں تمہیں گناہ گار کر دیا تو شاید اس کے ذہن سے ہم یہ بات کبھی نہیں نکال پائیں گے دائم شاہ سوری تمہیں حویلی کے مکینوں کا قاتل کہتا ہے

جانو سائیں اس بات کو قبول نہیں کرتی لیکن اب اس کے نکاح میں ہے اس نے دائم کی بات پر یقین کر لیا تو ہم اسے ہمیشہ کے لئے کھو دیں گے

اور میں اپنی پوتی کھونا نہیں چاہتی۔ مقدم شاہ کی بیٹی مقدم شاہ کے قاتل کے نکاح میں نہیں رہے گی میری بچی کو واپس لے آو بہرام سائیں وہ بہت معصوم ہے

جانو سائیں اپنا زیادہ وقت دل کے ساتھ گزارتی تھی اور دل سے ہی اسے یہ بات بتا چلی تھی کہ تم نے حویلی میں آگ لگائی دل کی وجہ سے ہی وہ تم سے دور رہتی تھی اسے یقین ہے کہ تم بے گناہ ہوں لیکن دائم اس کی نظروں میں تمہیں گناہ گار ثابت کر کے ہی رہے گا

نہیں دادو سائیں آپ پریشان نہ ہوں میں حورم کو واپس لے آؤں گا ہماری جانو سائیں ہمارے پاس واپس آئے گی۔

میں اپنی بہن کی نظر میں کبھی گناہ گار نہیں بن سکتا دائم شاہ سوری کو اس کے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دوں گا میں کل ہی اپنی بہن کو واپس لے آؤں گا

اور اسے بتاؤں گا کہ یہ سب کچھ دائم شاہ سوری نے کیا ہے وہ کبھی اس شخص کے ساتھ نہیں رہنا چاہے گی بے شک وہ اس نکاح سے کتنی خوش کیوں ہو لیکن اپنے باپ کے قاتل کو قبول کبھی نہیں کرے گی

اس کی آنکھ کھلی تو اس کا فون بج رہا تھا اسے ارجنٹ کہیں جانا تھا ویسے تو اس کا ارادہ حورم سے اس کی شرارت کے بارے میں پوچھنے کا تھا لیکن جب وہ تیار ہو کر باہر آیا تو بڑی اماں سائیں اس کے سر پر تیل کی مالش کرتے ہوئے اس کے ناز و نخرے اٹھا رہی تھیں وہ انہیں دیکھ کر مسکرا دیا

کل تک یہ لڑکی انہیں بالکل اچھی نہیں لگ رہی تھی لیکن آج ان کے لیے کتنی خاص ہو گئی تھی وہ ان کے انداز سے یہ اندازہ لگا چکا تھا

وہ ان دونوں کو ڈسٹرب کیے بغیر خدا حافظ کہتا باہر چلا گیا

حورم جو صبح سے ہی بور ہو رہی تھی اس کے واپس جاگنے پر بھی کوئی ہنگامہ نہ ہوتے دیکھ کر مزید بور ہوتے ہوئے منہ بسور گئی

بڑی اماں سائیں یہاں سب لوگ بور نگ ہیں خاص کر آپ کے یہ دائم بابا مجھ پر تو غصہ ہی نہیں کیا بلکہ مجھ سے تو کچھ بھی پوچھا بھی نہیں جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو مجھے خدا حافظ کہہ کے بھی نہیں گئے یہ کوئی شادی ہے ہوئی بلا۔۔۔

میری دادو سائیں کہتی ہیں میرے بابا سائیں جب کام پر جاتے تھے آتے ہی سب کے سامنے میری اماں سائیں سے باتیں کرتے تھے بہت سارا پیار بھی کرتے تھے میری دادو سائیں تو کہتی ہیں کہ میرے بابا سائیں سب سے زیادہ پیار میری اماں سائیں سے کرتے تھے وہ ان کی ساری باتیں مانتے تھے سارا خاندان جانتا تھا میرے بابا سائیں کو جو میری اماں سائیں کہیں گی وہ وہی کریں گے۔ میرے لالہ سائیں کہتے ہیں بابا کو سارے دن میں سوائے اماں سائیں کا چہرہ دیکھنے کے علاوہ اور کوئی خواہش نہیں ہوتی تھی میرا مطلب ہے وہ بہت رومانٹک تھے

ایک یہ آپ کے دائم بابا ہیں۔ خدا حافظ بھی نہیں بولا مجھے

تم چاہتی ہو وہ تمہیں رومینٹک انداز میں خدا حافظ کہے بڑی اماں سائیں نے مسکراتے ہوئے اس کی بات پکڑی

استغفر اللہ میں نے کب بولا کہ وہ مجھ سے مینٹک انداز میں خدا حافظ کہے نارمل بھی تو خدا حافظ بولا جا سکتا ہے وائف کو وہ ان کی بات پر وہ چھینپ کر صفائی پیش کرنے لگی

وہ شخص اس سے ایک قدم پہ آ کے رکھتا تھا تو اس کی دھڑکنیں تیز ہو جاتی تھی کہاں وہ اس کی قربت کی خواہش کر سکتی تھی

جب کے اس کے سرخ چہرے کو دیکھتے ہوئے بڑی اماں سائیں اس نے دل ہی دل میں اس کی نظر اتار رہی تھی

کل تک دائم شاہ سوری اپنی زندگی میں کسی عورت کا تصور تک نہیں کرتا تھا اور آج وہ حورم کو اپنی زندگی میں شامل کرتے ہوئے ان کے سامنے اپنے دل کی ہر بات رکھ چکا تھا۔

تمہارے اماں سائیں اور بابا سائیں کی وفات کو کتنے سال ہو گئے اس کی باتوں سے بڑی اماں سائیں اس بات کا اندازہ تو لگا چکی تھیں کہ وہ جو بھی باتیں اپنے ماں باپ کے بارے میں جانتی ہے سب سنی سنائی ہیں۔

پندرہ سال ہو چکے ہیں۔ لیکن میں جانتی ہوں میرے بابا سائیں میری اماں سائیں سے بہت بہت بہت محبت کرتے تھے ہمارے پورے خاندان میں ایسا چاہنے والا کہیں نہیں تھا جیسے میرے بابا سائیں تھے۔

ان شاءاللہ دائم بابا بھی بالکل تمہارے بابا سائیں جیسے ہوں گے ایک پل کے لیے اس بچی کی یتیمی کا دکھ ہوا لیکن جس جوش سے وہ اپنے ماں باپ کے بارے میں بات کر رہی تھی بڑی اماں سائیں نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کی بولتی بند ہو گئی۔

وہ تو اس کی ہر بات کو کہیں نہ کہیں دائم سے ہی جا کر ملا رہی تھی

. . . . .

دادو سائیں کی طبیعت ٹھیک ہونے کا اطمینان کر کے سب لوگ اپنے اپنے گھر جا چکے تھے۔اور اب اسے اپنے گھر میں بھی سکون نہیں مل رہا تھا صبح چار بجے اسے یہاں سے نکلنا تھا اور نکاح کے بعد وہ اسے ایک بار بھی نہیں مل پایا تھا

کیا میرا جانا صحیح ہو گا وہ میرے ساتھ ٹھیک سے بات کرے گی یا ہمیشہ کی طرح لڑے گی۔

بیچاری کافی اداس لگ رہی تھی نکاح کے بعد مجھے ایک بار اس سے ملنے جانا چاہئے

جازم سائیں جب تک تم اسے اپنی محبت کا یقین نہیں دلاؤ گے وہ کیسے تم پر بھروسہ کرے گی

ہاں تو اور کیسے یقین دلاؤں نکاح تو کر چکا ہوں اب اس سے بڑھ کر کوئی یقین ہوتا ہے کیا جازم اپنے دل کو سمجھاتے ہوئے بولا جو کم بخت زیلہ سے اپنی محبت کا اظہار کرنے کے لئے اکسا رہا تھا

لیکن وہ اس طرح سے اس کے سامنے اپنے جذبات کا اظہار نہیں کر سکتا تھا کچھ انا ارے آ رہی تھی۔تو کچھ اس نکچڑای کے مزاج نہیں ملتے تھے

پہلے تو سب کچھ ٹھیک کہتا بگڑا تو دو سال پہلے تھا جب وہ اسے کالج سے دوستوں کے ساتھ گھر آنے پر منع کر چکا تھا اور اسے اس فضول ٹرپ پر بھی نہیں جانے دیا بس اس دن سے اس کا موڈ بگڑا تھا اور اب تک بگڑا ہوا تھا

لیکن اتنی سی بات کو لے کر وہ ساری زندگی سے خفا تو نہیں ہو سکتی۔ وہ اس کی محبت تھی وہ اتنا حق تو رکھتا تھا اس پر کہ اسے کسی غلط راہ پر جانے سے روک سکے

ہاں لیکن شاید میں اس دن کچھ زیادہ ہی روڈ ہو گیا تھا وہ دو سال پہلے کی بات سوچتے ہوئے بڑبڑ آیا

ہاں تو اس کی اپنی عقل بھی تو گھٹنوں میں ہے۔ جازم کے دماغ نے کہا لیکن دل تو پھر سے اس ظالم حسینہ کی ہی سائیڈ لیتا تھا۔

بس جازم سائیں بہت ہوا جاؤ مل آو جا کے اپنی منکوحہ سے اور کہو اس سے کہ وہ تمہارے لیے کیا ہے اگر محبت کر ہی لی ہے تو نبھاوا سے اس طرح سے نہیں چلے گا وہ لڑکی ہے کبھی پہلے اپنی محبت کا اظہار نہیں کرے گی تمہیں خود ہی اس کے پاس جانا ہو گا اور اگر محبت کا دعوی کر ہی لیا ہے تو تھوڑا سا جھک لو۔

ہو سکتا ہے محبت میں ایک بار جھکنے سے اس ظالم حسینہ کو عقل آ جائے کیونکہ اس کی تو کمر کی ہڈی بہت مضبوط ہے وہ تو کبھی اس کے سامنے نہیں جھکے گی اور انا پر زندگی برباد کر دینا صرف بے وقوفی ہے اور کچھ نہیں جازم جانتا تھا کہ وہ بھی اپنے دل میں اس کے لیے خاص مقام رکھتی ہے

اسی لئے تو ہر ممکن طریقے سے تنگ کرنے کے باوجود بھی وہ اس سے کنارہ کشی نہیں کرتی تھی۔

مسز زیلہ جازم جنید خان آ رہا ہوں میں اس نے جلدی سے فیصلہ کیا اور دروازے کی طرف جانے لگا لیکن باہر صوفے پر چڑیل زمل ابھی تک باہر بیٹھی نہ جانے کیا کر رہی تھی اگر اس کے سامنے باہر گیا تو وہ ہزار سوال پوچھے گی۔

اسی لئے خاموشی سے واپس اپنے کمرے میں آیا اور آرام کرنے کے لئے بیڈ کی طرف جانے کے بجائے اپنی کھڑکی سے نیچے کی طرف کود گیا یہ تو جازم اور شازم کا فیورٹ کام تھا جب تائشہ کی طرف سے انہیں باہر جانے کی اجازت نہیں ملتی تھی تو وہ اپنے کمرے کا دروازہ بند کر کے یہی کام کرتے تھے

. . . . . .

وہ گھر واپس آیا تو حورم کل کی طرح بیڈ کے درمیان تکیوں کا باڈر بنائے آرام سے نیند لے رہی تھی کل ہی اسے اسلام آباد کے لیے نکلنا تھا جس کی تیاری میں آج سارا دن گزر گیا

ان کا ولیمہ ایک مہینے کے بعد ان کی حویلی میں طے پایا تھا۔

صبح والی اس کی شرارت کو یاد کرتے ہوئے مسکراتے ہوئے اس کے قریب آیا وہ اتنی گہری نیند میں تھی کہ اس کی موجودگی کو محسوس ہی نہ کر سکی۔

شہزادی کل سے ہمارا سفر شروع ہو گا جس میں ہم دونوں ایک ساتھ ہوں گے کل سے تم اپنی پرانی زندگی کو بھلا کر میرے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کرو گی۔

تھوڑا بزی ہو جاؤں گا کل سے لیکن تم تو خاص ہو تمہارے لئے وقت نکال لوں گا۔

نکاح سے دو دن پہلے ہی جانو سائیں نے اسے ایڈریس دیا تھا جو ان کے اس گھر کا تھا جہاں سے وہ کڈنیپ ہوئی تھی۔

جانو سائیں نے کہا تھا کہ ہو سکتا ہے وہاں سے اسے اس کے بھائی کا نمبر مل جائے۔ اور وہ اپنے بھائی سے رابطہ کر سکے

وہ جلد سے جلد اپنے گھر والوں کو بتانا چاہتی تھی کہ اس نے دائم سے نکاح کر لیا ہے کاغذ کا ٹکرا اپنی جیب میں ڈالے وہ اسے بالکل بھلا ہی چکا تھا لیکن اب وہ یہ سوچنے لگا کہ وہ کل کیا بہانہ بنائے گا .

کیونکہ اس کے کہنے پر اس کے گھر والوں کا پتہ کرنے کا کوئی فائدہ تو تھا ہی نہیں کیونکہ وہ سب کچھ جانتا تھا جو جھوٹی کہانی وہ اس کے سامنے بنا چکا تھا وہ طویل سے طویل تر ہوتی جا رہی تھی

اب وہ یہ کہانی ختم کر دینا چاہتا تھا حورم کو سب حقیقت بتا کر۔

وہ اس کے بھائی کا اصل چہرہ اسے دکھانا چاہتا تھا اسے بتانا چاہتا تھا کس طرح سے اپنی ضد اور غصے میں آ کر اس نے حویلی کو آگ لگائی اور پھر اس پر الزام لگا دیا وہ اس کے سامنے اپنی بے بسی کا اظہار کرنا چاہتا تھا اس بے بسی کا اظہار جو وہ دس سال تک بنا کسی گناہ کے جیل کی اس چار دیواری میں سہتا رہا

اور اسے یقین تھا اپنے بھائی کی حقیقت جاننے کے بعد وہ اس کا یقین ضرور کرے گی اس کا ساتھ دے گی۔

فریش ہونے کے بعد وہ بیڈ پر آیا اور کل کی طرح سارے تکیوں کو اس کی طرف زمین پر گر آنے لگا کہ صبح اٹھ کر وہ خود ہی سوچے کہ یہ اس نے خود نیند میں کیا ہے اس نے خود غلطی سے اٹھا دیے ہیں نیند میں شاید اسے پتا نہیں چلا جس طرح آج صبح وہ سوچ رہی تھی۔ کیونکہ دائم نہیں چاہتا تھا کہ اس کی شہزادی کا اعتماد اس پر کسی بھی طرح اس پر ڈگمگائے لیکن اس سے دور رہنا بھی اس کے بس میں نہ تھا۔

خاموشی سے اس کا خوبصورت چہرہ دیکھتا مرضی کے ان دنوں کے بارے میں سوچنے لگا

. . . . . .

حوریہ جی میں کمرے میں آجاؤں بارہ سالہ شوخ سا بچہ شرارتی انداز میں کمرے کے اندر جھانکتے ہوئے پوچھنے لگا وہ کبھی بھی اسے آنٹی کے کر نہیں بلاتا تھا

اسے دیکھتے ہوئے حوریہ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی اس نے مسکراتے ہوئے اسے اندر آنے کی اجازت دی تھی

آپ کے شوہر صاحب کہاں ہیں۔انداز میں اب بھی شرارت تھی

وہ گھر پر نہیں ہیں کسی ضروری کام کے لیے باہر گئے ہیں حوریہ حورم کے کپڑے بدل کر اسے گود میں رکھ کر بولی

شکر ہے ان کے ہوتے ہوئے تو میں آپ سے بات ہی نہیں کر سکتا کیوں کہتے ہیں کہ ان کے گھر آنے کے بعد آپ پر صرف ان کا حق ہے اسے یہاں آئے ہوئے ابھی چند دن ہی ہوئے تھے لیکن حوریہ کے ساتھ اس کی دوستی بڑھتی ہی چلی جارہی تھی۔

جس کا اظہار وہ کئی دفعہ مقدم کے سامنے بھی کر چکا تھا اور اس نے مقدم کو یہ بھی کہا تھا کہ حوریہ اسے بہت زیادہ اچھی لگتی ہیں جس پر مقدم نے اس سے کہا کہ یا تم میری مسز کو آنٹی کہہ کر بلایا کرو اگر آنٹی بولنے میں مسلہ ہے تو باجی آپی دیدہ کچھ بھی کہہ سکتے ہو لیکن حوریہ کبھی مت کہا کرو کیونکہ حوریہ کہتی تھی کہ اس کے منہ سے اپنا نام سننے میں بہت اچھا لگتا ہے

لیکن دائم شاہ سوری بھی اپنے نام کا ایک تھا مقدم کو تنگ کرنے کے لیے اس نے حوریہ کو حوریہ جی کر دیا تھا اور تو اور یہ بھی کہتا تھا کہ کاش کچھ سال پہلے وہ پیدا ہوا ہوتا تو مقدم کے تو کوئی چانس نہیں تھے۔

ویسے حوریہ جی ہم واپس ملتان چلیں گے تو میں آپ کو اپنے اسکول لے کے جاؤں گا اور سب سے ملاوں گا میرے دوست آپ سے مل کر بہت خوش ہوں گے۔اور میری ٹیچرز بھی مقدم اس سے کہیں دفعہ صاف الفاظ میں کہہ چکا تھا

کہ اب سے وہ واپس ملتان نہیں جائے گا بلکہ یہی اس کی حویلی میں ان لوگوں کے ساتھ رہے گا لیکن وہ کہہ دیتا کہ اس حویلی میں وہ مہمان ہے آج نہیں تو کل اسے واپس جانا ہی ہے۔ اپنے اصل گھر

ہاں اور وہاں پر تم نہ سب کے سامنے مجھے میرے نام سے بلاؤ گے تو تمہارے ٹیچرز تمہیں بد تمیز کہیں گے کہ اپنے سے بڑی عورت کو تم نام لے کر پکارتے ہو۔ حوریہ مسکراتے ہوئے حورم کو تھپکتی سلانے کی کوشش کر رہی تھی اگلے مہینے اس کی پہلی سالگرہ تھی جسے لیکر حویلی میں انتظامات ابھی سے سٹارٹ ہو چکے تھے

ارے اس میں بد تمیزی والی کونسی بات ہے ہم سب دوستوں ایک دوسرے کو نام سے پکارتے ہیں نا اور آپ تو میری دوست ہو۔ اتنی پیاری سی کیوٹ سی اور وہ آپ کے ہیٹلر شوہر اور دوسرا آپ کا بیٹا مجھے اس پیاری سی بے بی کو ٹچ بھی نہیں کرنے دیتا۔

وہ لگے ہاتھ سے اس سے بہرام کی بھی شکایت کر چکا تھا لیکن پھر بھی حوریہ بے چاری بہرام کو کچھ نہیں کہہ سکتی تھی کیونکہ خاندان کا پہلا بچہ ہونے کی وجہ سے وہ ہر کسی کی آنکھوں کا تارا تھا مقدم کے علاوہ اور کوئی اس سے اونچی آواز میں بات نہیں کر سکتا تھا جس کا فائدہ بھی بہت خوب اٹھاتا تھا

جب سے دائم یہاں آیا تھا تب سے ہی کردم دادا سائیں اور مقدم کے علاوہ جنید بھی اسے کافی زیادہ اہمیت دے رہے تھے وجہ ان کی وجہ سے اس کا یتیم ہونا تھا

اور اس کے بعد دھڑکن حوریہ تائشہ سب لوگوں کیلئے ہی وہ اہم ہوتا جا رہا تھا اور سب کے لاڈلے بہرام کو یہ بات بالکل پسند نہیں آ رہی تھی۔

بڑوں پر تو اس کا رعب چلتا نہیں تھا لیکن دل زمل جازم شازم اور اب تو جانو سائیں بھی اس کی بات مانتی تھی سب کو ہی اس نے اس لڑکے دائم شاہ سوری سے دور رہنے کے آرڈر دے دیے تھے۔

اور ان میں سے کوئی بھی بہرام کی بات نہیں ڈالتا تھا کیونکہ وہ سب لوگ ایک ہی ٹیم میں تھے اور بہرام اس ٹیم کا لیڈر تھا۔

لیکن دائم کو حورم بہت اچھی لگتی تھی اس کی چھوٹی چھوٹی شرارتیں ہاتھ پیر مارنا اپنے آپ سے باتیں کرنا ہر ادا دائم کو بہت اچھی لگتی تھی

۔اور دھڑکن جی کا بے بی بلکل چھوٹو شا تھا لیکن اس پر بھی بہرام کی حکومت تھی

اس کی اپنی بہن بھی چار سال کی تھی لیکن نہ تو وہ چلتی تھی نہ ہی بولتی تھی بس خاموشی سے ماما کے ساتھ بیڈ پر پڑی رہتی اور ماما کہتی وہ اسپیشل ہے سب سے الگ۔وہ سب سے الگ تو تھی لیکن اس سے باتیں نہیں کرتی تھی اس کے ساتھ کھیلتی نہیں تھی وہ جب سے یہاں آیا تھا بالکل تنہا ہو چکا تھا حویلی کے باقی بچوں کو اس کے ساتھ کھیلنے سے بہرام نے سختی سے منع کر رکھا تھا۔

حویلی کے بچے اس کے ساتھ کھیلنا تو دور بات کرنا پسند نہیں کرتے تھے۔

بچوں کا اس سے دور رہنا گھر کے بڑے بھی نوٹ کر چکے تھے۔لیکن بچوں کے چھوٹے چھوٹے معاملات میں وہ پڑ کر بھی کیا سکتے تھے اسی لیے انہیں ان کے حال پر چھوڑ کر دائم کو الگ سے وقت دینا شروع کر دیا کیونکہ بہرام سے بات کر کے کوئی حل نہیں نکلا تھا

وہ بھی اب اسی حویلی کا بچہ تھا بچوں نے آج نہیں تو کل قبول کر لینا تھا اس کی ماں تو اپنے کمرے سے نکلتی نہیں تھی اور بہن کا ہونا نہ ہونا برابر تھا وہ پیارا سا بچہ بہت جلد اس پورے خاندان کی توجہ اپنی طرف مرکوز کر چکا تھا

یہاں کیا کر رہا ہے یہ یقیناً میری بیوی کو تنگ کر رہا ہو گا ہر روز کی طرح آج بھی اپنے آنے سے پہلے ہی اسے کمرے میں دیکھ کر مقدم مسکراتے ہوئے کمرے کے اندر داخل ہوا

میں اپنی دوست سے باتیں کر رہا ہوں مقدم سائیں۔

اور یہ دوستی کب ہوئی دائم سائیں۔ ایک نظر حوریہ کی طرف دیکھتا اس کی گود سے اپنی ننھی سی جان کو اٹھا چکا تھا

جب آپ گھر پہ نہیں ہوتے تب ہم لوگ دوست ہی ہوتے ہیں اور پھر جب آپ گھر پہ آ جاتے ہیں تب میرے دوست ہی گم ہو جاتی ہے۔

سوچتا ہوں میں حوریہ جی سے شادی کر لوں۔ پھر یہ ہمیشہ میرے پاس رہیں گی جس طرح سے آپ کے پاس رہتی ہیں وہ اپنی عقل کا استعمال کرتے ہوئے اپنی دوست کو اپنے پاس رکھنے کا کافی مضبوط طریقہ نکال چکا تھا

جس پر جہاں مقدم نے تو اسے گھورا وہی حوریہ سے اپنی ہنسی کو کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا

بیٹا اپنی عمر کی ڈھونڈ میری والی پر چانس نا مار تو بہتر ہو گا ورنہ الٹا لٹکا دوں گا۔ وہ اسے وارن کرنے والے انداز میں کہتا ہوا بیڈ پر آ بیٹھا

حوریہ جی آپ کہیں اپنے شوہر کو کے آپ ہمیشہ میری دوست بن کے رہنا چاہتی ہیں اور آپ مجھ سے شادی کریں گی ۔ حوریہ کو طرف دیکھتے ہوئے اس کی رضامندی پوچھنے لگا

جبکہ مقدم سائیں کے سامنے بیٹھے ہوئے حوریہ اتنی بڑی خطا تو کبھی نہیں کر سکتی تھی

کہہ کر دکھاؤ پھر دیکھنا میں کیا کرتا ہوں اسے اپنی طرف دیکھتے پا کر مقدم نے چیلنج کرتے ہوئے کہا

میں تمہارے لئے خود پیاری سی دلہن ڈھونڈ کر لاؤں گی جو ہمیشہ تمہارے پاس رہے گی اور تمہاری بیسٹ فرینڈ بن جائے گی۔ کوئی اسے تم سے الگ نہیں کر پائے گا وہ یقین دلانے والے انداز میں بولی جب کہ اس کے پارٹی بدلنے پر جہاں مقدم خوش تھا وہی دائم کا چہرہ اداس ہو گیا

مجھے بالکل آپ جیسی لڑکی سے شادی کرنی ہے۔ کچھ دیر ان دونوں کو گھورنے کے بعد آخر وہ مانتے ہوئے بولا

اللہ کرے تمہیں بالکل میرے جیسی ہی دلہن ملے

کیونکہ یہ دلہن بک ہے۔۔ حوریہ کے جملے کو مقدم نے مکمل کیا تھا۔ جس پر حوریہ نے گھور کر اسے دیکھا لیکن اس کی گھوریوں کی پرواہ کئے بغیر ہی وہ شرارت سے آنکھ دبا گیا

بچے کے سامنے تو لحاظ کریں۔ حوریہ گھورتے ہوئے بربڑائی

بچا نہیں پورا افلاطون ہے یہ ابھی سے ہی سے میری بیوی جیسی بیوی چاہیے۔ مقدم دلکشی سے مسکراتے ہوئے بولا۔

اللہ کرے اسے بالکل میرے جیسی دلہن ملے۔ حوریہ نے اسے دیکھتے ہوئے دل سے دعا دے۔

اور میری بیوی کی جان چھوٹے آمین ثم آمین مقدم نے اس بات مکمل کی

دائم ماضی کی بھول بھلائیاں سے نکلتا ابھی تک حورم کا معصوم چہرا دیکھ رہا تھا حوریہ کی دعا قبول ہوئی تھی اسے بالکل حوریہ جیسی معصوم دلہن ملی تھی کوئی بھی اسے دیکھ کر کہہ سکتا تھا کہ یہ حوریہ کی بیٹی ہے۔

کاش آپ آج بھی میرے ساتھ کھڑے ہوتے مقدم سائیں۔میں آپ کو بتاتا دیکھیں میری دعا کیسے قبول ہوئی ہے انتہائی نرمی سے حورم کے ماتھے پر بوسہ دیتا اپنے سرہانے پر سر رکھ چکا تھا۔

میری معصوم سی شہزادی تم اپنے ماں باپ کی دعاؤں کا صلہ ہو۔وہ دونوں خود تمہیں مجھے دے کر گئے ہیں اب تمہیں مجھ سے دور اور کوئی نہیں کر سکتا۔

---

یہ محبت بھی کتنی ظالم چیز ہے نا انسان سے وہ کام بھی کرواتی ہے جو وہ کبھی نہیں کرنا چاہتا کون جانتا تھا جازم جیسا ہونہار پولیس انسپکٹر چوروں کی طرح اپنی منکوحہ کے گھر میں رات کو آئے گا۔

لیکن محبت کی ہے اب نبھانی تو پڑے گی آج چار بجے وہ یہاں سے کسی ضروری کام کے لیے جانے والا تھا آج سے اس کا کام شروع ہونا تھا اس سے پہلے وہ بس ایک بار زیلہ سے ملنا چاہتا تھا اس سے اپنی محبت کا احساس دلانا چاہتا تھا۔

وہ اپنی بیوی کو خود سے مزید بدگمان نہیں کر سکتا تھا اسی لیے آج اس نے یہاں آنے کا فیصلہ کیا تھا اپنی انا اپنا غرور ایک طرف رکھ کر وہ زیلہ سے وہ کہنے آیا تھا جو اس کے اور اس کے رشتے کو نکھار سکتا تھا۔

اور اسے یقین تھا اس کا اظہار سننے کے بعد زیلہ بھی اس سے زیادہ دیر ناراض نہیں رہ پائے گی کیونکہ یہ تو وہ بھی جانتا تھا کہ زیلہ بھی اس سے محبت کرتی ہے

وہ بڑی مشکل سے زیلہ کے کمرے تک پہنچا تھا کیونکہ یاسم باہر کسی سے فون پر باتیں کرنے میں مصروف تھا اور اس کا انداز بتا رہا تھا کہ جس سے وہ باتیں کر رہا ہے وہ بہت ہی اہم ہستی ہے

وہ اس سے چھپ چھپا کر زیلہ کے کمرے کی طرف آیا۔

لیکن آگے کمرہ اندر سے لاک تھا حد ہے بے وقوف لڑکی کون چور پڑ رہے تھے آدھی رات کو وہ غصے سے کہتا ہوا واپس باہر کی طرف جانے کے لیے یاسم سے چھپ کر نیچے آیا تھا

اس کے کمرے کی کھڑکی کافی اونچی تھی لیکن ملنا تو ہے

چلو جازم بیٹا بہت چوروں کو سیدھے راستے لگایا ہے آج تو ذرا الٹے راستے لگ وہ خود سے کہتا ہوا پائپ چڑھنے لگا

دیکھ لو زیلہ جانی تمہاری محبت میں میں کیا نہیں کر رہا اور اب بھی تم مجھ سے منہ بنا کر بات کرتی ہو جیسے مجھ پر کوئی احسان کر رہی ہو خیر ان سب باتوں کا بدلہ تو میں تم سے شادی کے بعد لوں گا فی الحال تم تک پہنچ جاؤں یہی بہت بڑی بات ہے۔ وہ پائپ چڑھتے ہوئے بڑی مشکل سے بول رہا تھا

کمرے کے اندر اچانک اسے دیکھ کر زیلہ پریشان ہو چکی تھی

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔ اسے دیکھ کر غصے سے بولی جبکہ اس کے غصے پر وہ بے اختیار مسکرا دیا

دیکھنے آیا ہوں نکاح کے بعد دلہن کیسی دکھتی ہے وہ شرارت سے اس کے قریب آ کر رکا تھا۔

جازم پلیز اس وقت میں تمہارے بالکل منہ نہیں لگنا چاہتی جاؤ یہاں سے۔ وہ غصے سے منہ پھیر گئی جبکہ اس کے انداز پر اب جازم کو غصہ آنے لگا تھا ایک تو وہ اتنی مشکل سے یہاں آیا اور شاید زیلہ اپنی حرکت کو بھول چکی تھی کتنی شرمندگی ہوئی تھی سب آفیسر کے سامنے اور اب بھی اس کے سامنے ایسے ہی کر رہی ایکٹ تھی

بس اب بہت ہو چکا ہے آخر ہوا کیا ہے تمہیں کیوں اس طرح سے بھی ری ایکٹ کر رہی ہو نکاح ہو چکا ہے آج ہمارا بیوی ہو تم میری تم مجھے اس طرح سے اگنور نہیں کر سکتی۔

بیوی نہیں ملازمہ کہو یا خاندانی بیوی تم نے مجھ سے نکاح کس مقصد کے لیے کیا ہے بہت اچھے سے جانتی ہوں میں۔ کیا کہا تھا تم نے تم اس لڑکی سے شادی کرو گے جس سے تمہاری اماں سائیں کہیں گی اور پھر دوسری شادی تم اپنی پسند سے کسی لڑکی سے کرو گے۔

جاؤ خاندانی بیوی مل گئی تمہیں اب اپنی پسند سے کسی اور سے شادی کر لو۔ اسے کہتے ہوئے وہ دوبارہ منہ پھیر کر چکی تھی

بے وقوف لڑکی کس زمانے کی باتیں کر رہی ہو میں تم سے کچھ اور بات کرنے آیا ہوں۔ وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا شاید وہ اس سے ضرورت سے زیادہ بدگمان تھی

کیا بات کرنے آئے ہو یہی بتانے آئے ہو نہ کہ اب سے میں تمہاری غلام ہوں تمہارے نکاح میں آچکی ہوں جو تم چاہو گے وہی کروں گی تمہاری نظروں میں میری کوئی عزت نہیں ہے۔ اب میں اپنی مرضی سے زندگی نہیں گزار سکتی مجھے تمہارے اشاروں پر چلنا ہو گا۔ یہی سب کہنے آئے ہو نہ۔ بس اب جاؤ یہاں سے فلحال میں تمہارے اشاروں پر نہیں ناچ سکتی میں اپنے باپ کے گھر پہ ہوں۔ وہ غصے سے بولی۔ جبکہ اس کی بکواس سننے کے بعد جازم کا تو جیسے دماغ گھوم کر رہ گیا

ہاں یہی سب کہنے آیا ہوں میں تمہارے لئے یہ نکاح غلامی ہے نا تمہیں لگتا ہے کہ مجھ سے شادی کر کے تم میری ملازمہ بن جاؤ گی تو بالکل ٹھیک لگتا ہے تمہیں تمہاری اوقات ہی نہیں ہے تمہیں بیوی بنا کے رکھا جائے

بہت شوق ہے نا تمہیں میرے اشاروں پر ناچنے کا چلو ٹھیک ہے آج سے اپنی سانسیں بھی میرے نام کر دو کیونکہ اب میں انہیں بھی اپنی مرضی کے بغیر چلنے نہیں دوں گا۔

تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ تم سے محبت سے بات کی جائے میرا ہی دماغ خراب ہے جو میں یہاں آ گیا۔ یہ شادی تمہارے لیے غلامی ہے نہ تو آج سے تم میری غلام ہو۔ لیکن شاید تم جانتی نہیں ہو کہ غلام کسے کہتے ہیں

جاؤ اپنے باپ کے گھر پر یہ دس دن جی لو کیونکہ اس کے بعد میرے گھر میں آنے کے بعد تمہیں پتا چلے گا کہ تمہاری کیا اوقات ہے میری زندگی میں۔

وہ جس راستے آیا تھا اسی راستے پر لیٹ گیا وہ اسے اپنی محبت کا احساس دلانے آیا تھا اور یہ بے وقوف لڑکی اس کی محبت کو غلامی کا نام دے رہی تھی اپنی بیوقوفانہ سوچ کو نہ جانے کس حد تک لے جا چکی تھی۔

اور اب وہ اس کا دماغ شادی کے بعد ہی ٹھکانے لگانے کا ارادہ رکھتا تھا۔ لیکن آج اس کی باتیں سن کر جازم کو بہت افسوس ہوا تھا یہ نکاح اس کے لیے غلامی تھی۔

جازم کے نکاح میں آنے کے بعد وہ اپنے آپ کو خاندانی بیوی اور اس کی ملازمہ کہہ رہی تھی۔ کتنی غلط سوچ رکھتی تھی وہ اس کے بارے میں۔ لیکن اب جازم نے سوچ لیا تھا وہ اس کی سوچ کو اسی کے انداز میں ٹھیک کرے گا وہ اپنے آپ کو اس کی خاندانی بیوی سمجھتی ہے تو یہی سہی لیکن اس بار وہ اسے آسانی سے معاف ہرگز نہیں کرے گا

. . . . . .

آج رات زمل مسلسل گبر کو فون کرنے کی کوشش کر رہی تھی اور آج بھی فون آن ہونے کے باوجود اس نے فون نہیں اٹھایا

یہ لوفر انسان پکا جیل میں ہو گا اس کے کام بھی ایسے ہی کہ اس کی پٹائی ہوتی رہے وہ پریشانی سے سوچتی ہوئی پھر سے فون کرنے لگی

ہو سکتا ہے وہ کسی ضروری کام میں بیزی ہو مجھے اسے بار بار تنگ نہیں کرنا چاہیے زمل نے خود سے کہا

ایسے کون سے پہاڑ توڑتا ہے غنڈا گردی ہی تو کرتا ہے اس میں مصروف ہونے والی کونسی بات ہے وہ اپنی بات کو خود ہی جھٹلا کر پھر سے فون کرنے لگی۔

لیکن بار بار فون رنگ ہونے کے باوجود بھی اس نے نہیں اٹھایا۔

بھاڑ میں جاؤ گبر ٹبر میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گی کل کی طرح آج بھی خود سے ہی اس سے ناراض ہوتی ہو فون رکھ چکی تھی

مجھے کیا ضرورت پڑی ہے اس لوفر کو بار بار فون کرنے کی خود ہی جب پیچھے آئے گا میں بھی منہ نہیں لگاؤں گی۔وہ غصے سے بڑبڑاتے ہوئے اندر جانے لگی جب تائشہ کو باہر آتے دیکھا

بیٹھو زمل مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے وہ اسے اندر جاتا دیکھ کر بولی تو زمل خاموشی سے واپس آ کر بیٹھ گئی

اماں سائیں آپ ابھی تک کیوں جاگ رہی ہیں مجھے تو لگتا تھا کہ آپ سو چکی ہوں. گی آپ بے فکر رہیں میں جازم کو جگا دوں گی وہ اسی لیے جاگ رہی تھی تاکہ جازم کو ٹائم پر جاگا کر اسے کچھ کھلا پلا کر بھیج سکے کیونکہ تائشہ بھوکے پیٹ کسی کو گھر سے باہر نہیں نکلنے دیتی تھی۔

مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی تھی اور نیند نہیں آرہی تھی اسی لیے باہر آگئی تائشہ نے مسکراتے ہوئے اس کا گال چھوا

خیریت تو ہے اماں سائیں آج آپ کو مجھ پر اتنا پیار کیوں آرہا ہے وہ اس کے محبت سے گال چھونے پر بولی

تمہارے لئے بہت اچھا رشتہ آیا ہے ذمل اور اس بار میں انکار نہیں سنوں گی وہ محبت سے اسے بتاتے ہوئے وارن کرنے والے انداز میں بولی

لیکن اماں سائیں آپ جانتی تو ہیں رشتے کی بات سن کر نہ جانے کیوں اسے گبر کا خیال آنے لگا

کوئی لیکن ویکن نہیں بس جو میں نے کہہ دیا اب وہی ہو گا بہت سن لی میں نے تمہاری اب تمہیں میری سنی ہو گی میں تمہارے خوابوں کے رستے میں نہیں آئی ابھی تمہیں میرا خواب پورا کرنا ہو گا میں تمہیں دلہن بنے دیکھنا چاہتی ہوں۔

تائشہ اسے دیکھتے ہوئے بول رہی تھی جب جازم گھر کے اندر داخل ہوا وہ کافی غصے میں لگ رہا تھا ابھی تو دو بجے تھے یہ کہاں گیا تھا وہ اپنی بات سے ہٹ کر اس کی طرف دیکھنے لگی

اماں سائیں میں جا رہا ہوں وہ جلدی سے اپنے کمرے سے بیگ لے کر آیا اور ان سے ملنے لگا

لیکن بیٹا تم تو دو گھنٹے کے بعد جانے والے ہو تائشہ پریشانی سے بولی

جی لیکن ابھی جانا پڑ رہا ہے ارجنٹ ہے وہ اس کے ماتھے پر بوسہ دیتا ز مل سے ملنے لگا

وہ ان کو جواب دیتا باہر نکل گیا جبکہ تائشہ اس کے یوں بھوکے پیٹ جانے پر پریشان ہو چکی تھی

اماں سائیں کچھ نہیں ہوتا راستے میں کھالے گا آپ چلے آرام کریں اسے پریشان دیکھ کر زمل زبردستی اسے کمرے میں لے آئی

. . . . . .

جازم جاچکا تھا اور اس بار تو وہ صاف لفظوں میں اس سے کہہ گیا تھا کہ وہ اس سے شادی صرف اور صرف اسے اپنا غلام بنانے کے لئے کر رہا ہے۔

میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے جازم جنید خان صرف تم سے محبت کی اور تم مجھے میری محبت کی اتنی بڑی سزا دے رہے ہو

میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی اس کے جانے کے بعد وہ بہت رو رہی تھی

کیسے کسی اور سے محبت کرتے ہوئے اس سے نکاح کر چکا تھا اور اب کتنے غرور سے کہہ گیا تھا کہ اس کی شادی کے پیچھے وہی وجہ ہے جو وہ سوچ رہی ہے مطلب وہ اسے اپنا غلام بنانا چاہتا ہے۔

وہی ٹپیکل مردوں کی طرح سوچ تھی اس کی کتنی آسانی سے وہ کہہ گیا تھا کہ وہ صرف اس کے خاندانی بیوی ہے صرف اس کی ماں کے پسند ہے اس کے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتی اور وہ اس شخص کے لیے اپنے دل میں کتنے سالوں سے محبت پالے بیٹھی تھی

لیکن زیلہ اب کچھ نہیں کر سکتی تھی یہ اس کے باپ کا فیصلہ تھا جسے نہ تو وہ بدل سکتی تھی اور نہ ہی اس کے خلاف لڑ سکتی تھی ہاں اس کے بس میں رونا تھا اور وہ جی بھر کر رو رہی تھی۔

اس کے جانے کے بعد وہ نہ جانے کتنی دیر ہوتی رہی اور کر ہی کیا سکتی تھی وہ کسی اور سے محبت کرتا تھا کوئی اور لڑکی اس کی محبت تھی وہ تو صرف اس کے خاندانی بیوی ہے اس کی ماں کی خواہش ورنہ وہ تو اس کے لئے بالکل بھی اہمیت نہیں رکھتی تھی اہمیت تو وہ رکھتی تھی جو دو سال پہلے فون پر کتنے دھڑلے سے جازم کو "میرا" کہہ کر پکار گئی تھی

اور آج جازم اس کا ہو کر بھی اس کا نہیں تھا وہ اس سے "میرا" کہنے کا کوئی حق نہیں رکھتی تھی

وہ تھی اس کی اصل محبت زیلہ تو صرف اس کی ماں کی خواہش اس کی نانی کی خواہش تھی اور اب اس کی ذات سے وہ سب کے سامنے اچھا بننے کا ڈرامہ کر رہا تھا۔

یہ سب کچھ کر کے جازم نے پھر سب کا فیورٹ ہو جانا تھا اور اس سے شادی کر کے زیلہ اپنی زندگی برباد کر رہی تھی

نہیں جازم جنید خان میں تمہیں کبھی اپنے زات پر فتح کا جھنڈا لہرایا نہیں دوں گی بہت شوق ہے نہ تمہیں سب کی نظروں میں اچھا بننے کا تو بنو اچھا لیکن ایک بار تو اس لڑکی کے بارے میں سوچ لیتے جس کے ساتھ تم نے محبت کے خواب سجائے ہیں۔

نجانے اس نکاح کے بعد اس بیچاری پر کیا گزری ہو گی جو ایسے خود غرض انسان سے محبت کرتی ہے یا کیا پتا جازم اس سے بھی نکاح کا وعدہ کر چکا ہوں

یقینا ایسا ہی ہوا تھا۔ وہ اس سے شادی کر کے اس خاندان میں فرمانبردار بیٹا ثابت ہو جاتا اور پھر اس لڑکی سے بھی شادی کر لیتا آخر مرد تھا اسے کون پوچھتا۔

اس کی ساری سوچیں جازم کے گرد گھوم رہی تھی وہ صرف اپنے آپ کو اچھا اور فرماں بردار ثابت کرنے کے لئے اس کی زندگی برباد کر رہا تھا کتنے خود غرض شخص سے محبت کی تھی اس نے وہ اپنے آپ کو کوس رہی تھی۔

کاش جازم جنید خان تم میری زندگی میں آئے ہی نہ ہوتے۔کاش چھوٹی سی عمر میں میں نے تمہارے خواب نہ سجائے ہوتے۔

ایک بار پھر سے روتے ہوئے وہ وہ اپنے آنے والی زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی

. . . . . .

ارے وادوست آپ کتنے پیارے لگ رہے تھے وہ یاسم سے باتیں کر رہی تھی جبکہ نشال پاس ہی بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی

اچھا آپ فیس بک کی ڈی پی مت چینج کرنا میں خود ان میں سے ایک فوٹو سلیکٹ کر کے دوں گی آپ وہ والا لگانا ۔سارے فوٹوز کو دیکھتے ہوئے واٹس ایپ پر لائیو ویڈیو پر اس سے بات کر رہی تھی

جو حکم میری جان وہ ہنستے ہوئے سر کو خم دے چکا تھا وانی کافی مصروف انداز میں اس کے لیے ڈی پی سلیکٹ کر رہی تھی

۔

یاسم کو ہر تھوڑی دیر کے بعد نشال کا تھوڑا سا ہاتھ نظر آتا کیونکہ وانی کو نیند کے جھولے لگ رہے تھے اسی لیے وہ ہر تھوڑی دیر کے بعد آنکھیں بند کرتے ہوئے بیڈ سے نیچے گرنے والی ہو جاتی۔

اور نشال اسے تھام کر واپس لیٹنے کی کوشش کرتی جبکہ وہ اپنے دوست کو اتنا تیار شیار دیکھ کر بہت خوش تھی اور بار بار اس کی وہی تصویریں دیکھتے ہوئے سے باتیں کر رہی تھی۔

نشال کتنی ہی بار اشاروں ہی اشاروں میں اسے سونے کے لئے کہہ چکی تھی لیکن وہ تو آج اس کی کسی بھی بات کو کوئی اہمیت ہی نہیں دے رہی تھی۔

آخر مجبور ہو کر نشال کو خود بولنا ہی پڑا۔ وانی سو جاؤ بہت دیر ہو چکی ہے دوست کو بھی سونے دو وہ کل سارا دن سفر میں رہیں گے

نشال کے مطابق یاسم یہاں سے بہت دور رہتا تھا اس کا گھر بہت فاصلے پر ہونے کی وجہ سے اسے کرائے پر مکان چاہیے تھا

ماما کل تو سنڈے ہے سکول بھی نہیں جا رہی مجھے باتیں کرنے دیں نا دوست سے دیکھیں وہ کتنے پیارے لگ رہے ہیں۔

ہسپتال سے آنے کے بعد یاسم نے اب تک چینج نہیں کیا تھا اور اس سے فون پر باتیں کرنے لگا اور تب سے وانی اپنے ہینڈسم دوست کو دیکھ کر اس کی تعریفیں کر رہی تھی جسے سن کر وہ ہنستے ہوئے تھینکیو بول رہا تھا لیکن اسے کیا خبر تھی کہ وہ اچانک ہی نشال کو بھی اس سب میں گھسانا چاہے گی

وانی بیٹا بہت دیر ہو گئی ہے سو جاؤ اس بار دانت پستے ہوئے فون کی سکرین کو اس کی طرف واپس کرنے لگی۔ اس کی بیٹی نے تو اسے اچھا خاصہ شرمندہ کر کے رکھ دیا تھا

اب اس کے دن اتنے بھی برے نہیں آئے تھے کہ وہ ایک غیر مرد کی خوبصورتی کی تعریفیں کرتی۔

میں دوست سے باتیں کر رہی ہوں نہ وہ آنکھیں چھپکاتے ہوئے بولی اور اس کے اس معصوم سے انداز پر وہ بھی بے اختیار مسکرا اتنی نیند آنے کے باوجود بھی وہ اس سے فون پر باتیں کرنے میں مصروف تھی

وانی بچہ ماما بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ اب سو جائیں اور کل آپ کا دوست آپ کے پاس ہو گا۔ اس نے مسکراتے ہوئے وانی سے کہا۔ وانی نے تو جیسے خود سے عہد کر رکھا تھا کہ ماں کی کوئی بات نہیں سنی لیکن دوست کی کوئی بات نہیں ٹالنی اسی لئے فوراً اس کے بات مان گئی جس پر نشال اسے گھور کر رہ گئی

. . . . . .

بہرام جانے کی مکمل تیاری کر چکا تھا کل ہی وہ یہاں سے ملتان کے لئے روانہ ہونے والا تھا اسے پکا یقین تو نہیں تھا کہ وہ لوگ ملتان میں ہیں یا کہیں اور لیکن دائم شاہ سوری کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہوئے اسے یہی پتہ چلا تھا کہ ان دنوں ملتان گیا ہوا ہے۔

اگر دائم شاہ سوری ملتان ہے تو یقینا حورم بھی اس کے ساتھ وہی پر ہو گی کیونکہ ان کا نکاح کل ہی ہوا تھا۔

اور اب وہ وہاں جا کر اپنی بہن کو سب کچھ بتا کر اسے واپس لے آئے گا اور دائم شاہ سوری کو کبھی اس کے مقصد میں کامیاب نہیں ہونے دے گا۔

اسے یہ تو پتہ چل ہی چکا تھا کہ دائم نے اس کی بہن سے نکاح کس مقصد کے لیے کیا ہے۔

دائم اس کی فیملی کو اس کے خلاف کر دینا چاہتا ہے دل تو ویسے بھی اس کے خلاف تھی اگر جانو سائیں بھی اس کے خلاف ہو گی تو واقع ہی وہ بہرام کو توڑنے میں کامیاب ہو جائے گا اور اسے ہرانا ہی تو اس کا مقصد تھا اس کے سامنے ہار کر بہرام خود کو کمزور ثابت نہیں کر سکتا تھا

اسے کسی بھی حال میں اپنی بہن تک پہنچنا تھا۔

نہ جانے وہ اسے کیا کیا بتا چکا ہو گا یقینا اس کے خلاف کرنے کی مکمل تیاری کر چکا ہو گا۔

اور شاید اس کے سامنے حویلی کا واقعہ بھی اپنے الفاظ میں بیان کرے گا اور پھر حورم کی بات کی جائے تو وہ تو کسی بھی انسان پر یقین کر لیتی تھی اور بہرام کو سب سے زیادہ اسی بات کی پریشانی تھی۔جب سے دادو سائیں نے اسے بتایا تھا کہ حورم اس واقعے کے بارے میں کچھ نہیں جانتی وہ چاہتا بھی نہیں تھا کہ حورم کو اس واقعے کے بارے میں پتہ چلے۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ حورم وہ تکلیف کبھی بھی محسوس کرے جو وہ پندرہ سال سے پل پل کر تا آیا تھا اپنے ہی اپنوں کو اپنے سامنے جل کر مرتے دیکھنا کتنا تکلیف دہ تھا یہ بہرام اچھے سے جانتا تھا اور اپنی بہن کو یہ تکلیف کبھی نہیں دینا چاہتا تھا

یقیناوہ اس پر یقین کرنے میں بھی زیادہ وقت نہیں لگائے گی

بہرام کو یقین تھا وہ حورم کو منالے گا لیکن سب سے بڑا مسئلہ ان کا نکاح تھا اب نہ جانے اس نکاح کو وہ کیسے ختم کرنے والا تھا۔

کیونکہ اپنی بہن کو اس شخص کے ساتھ بندھے برداشت نہیں کر سکتا تھا وہ بچپن سے ہی اس سے نفرت کر تا تھا اس کے گھر آجانے کی وجہ سے اس کے بابا سائیں تایا سائیں پھوپھا سائیں اور دادا سائیں تک اس سے دور ہو گئے تھے۔

اور اس کی اماں سائیں اسے یہ کہتی تھی کہ وہ اس کے بھائی جیسا ہے اور یہی بات اسے مزید غصہ دلاتی تھی۔

کیونکہ اس بات کو وہ کبھی قبول نہیں کر سکتا تھا کہ جس لڑکے سے پہلی ملاقات میں ہی وہ نفرت کرنے لگا تھا وہ کیسے اپنا بھائی تسلیم کر سکتا تھا

. . . . . .

زرش آج گاؤں جا چکی تھی اور آج پورا دن وہ اسے ایک سیکنڈ کو بھی نہیں دیکھ پایا تھا جب سے شازم نے اسے یہ بتایا تھا کہ وہ جانتا ہے کہ یہی وہ لڑکی ہے جس کے ساتھ اس کا نکاح ہوا ہے اس دن سے وہ اس کے سامنے ویسے بھی بہت کم آتی تھی

شاید وہ اس سے شرما رہی تھی جو بھی تھا وہ تو اسے چھوڑ کر چلی گئی تھی گاؤں اور اب ان کی ملاقات شادی کے بعد ہی ہونی تھی لیکن فون پر رابطہ ممکن تھا

اگر وہ فون اٹھا لیتی تو جازم کے نکاح کے فورا بعد وہ لوگ جا چکے تھے تائشہ کو بھی آج ہی پتہ چلا تھا کہ شازم جانتا ہے کہ زرش ہی وہ لڑکی ہے۔

شازم بار بار اس کے نمبر پر فون کر رہا تھا لیکن مجال تھی وہ لڑکی فون اٹھالے

یار وہ سفر میں تھی تھک گئی ہو گی آرام کر رہی ہو گی تمہیں اپنی بیوی کا احساس کرنا چاہیے اور تم کیا اس طرح بار بار فون کر رہے ہو وہ آئینے کے سامنے کھڑا خود کو ڈانٹ رہا تھا۔

لیکن تم ہی احساس کیوں کرو شازم سائیں اسے احساس کرنا چاہیے کیا جائے گا اگر وہ ایک بار تو میں سے فون پر بات کر لیتی ہے تو۔

اگلے ہی پل وہ آئینے کے سامنے اپنی بات سے پلٹ گیا تھا

ہاں اسے میرے فون کا انتظار کرنا چاہیے تھا یہ اس نے بہت غلط کیا اسے ایسا بالکل نہیں کرنا چاہیے تھا۔ ایسے کیسے سو گئی ہاں میں جاگ رہا ہوں تو وہ وہاں کیسے سو سکتی ہے اسے اپنے سر کے سائیں کا خیال کرنا چاہیے

وہ خود سے کہتے ہوئے آ کر بیڈ پر لیٹ گیا نیند تھی جو آنے کا نام نہیں لے رہی تھی اور وہاں اس کی سنگدل محبوبہ آرام فرما رہی تھی

ابھی وہ اپنی سنگدل محبوبہ کے بارے میں سوچ رہا تھا جب اس کے فون کی رنگ ٹون بجی

زرش کا میسج دیکھ کر اس کی آنکھیں چمکتی تھی اگلے ہی پل اس نے میسج کھول کر پڑھا

بار بار فون نہ کریں شازم سائیں دادی بالکل میرے پاس سو رہی ہیں۔اور اس وقت میں باہر جا کر آپ سے بات نہیں کر سکتی۔

میسج پڑھنے کے بعد وہ بے اختیار مسکرا دیا وہ صرف اپنے بارے میں ہی کیوں سوچ رہا تھا

بے چاری نہ جانے کب سے پریشان تھی اس کی وجہ سے لیکن ایک بات سوچ کر اسے بہت خوشی ہو رہی تھی کہ اگر وہ جاگ رہا تھا تو سوئی وہ بھی نہیں تھی۔

مطلب کے اس کی محبت اسے بھی جگائے ہوئے تھی۔

ٹھیک ہے مرشد میں آپ سے بات نہیں کروں گا لیکن کل صبح آپ کو خود ٹائم نکال کر مجھے فون کرنا ہو گا اس نے میسج بھیجا تھا

جس پر فوراً ڈن کے دو میسج آئے تھے۔

اب اسے بھی سکون سے نیند آجانی تھی

---

شازم بیٹا آرام سے کھاؤ نوالہ گلے میں اٹک جائے گا تائشہ فکر مندی سے بولی

ارے کچھ نہیں ہوتا اماں سائیں بس آپ میرے لیے دعا کیجئے گا کہ آج میں جس کام کے لئے جا رہا ہوں وہ ٹھیک سے ہو جائے آج کی میٹنگ اگر اچھی ہوئی تو وہ کانٹریکٹ میری کمپنی کو مل جائے گا۔

اور پھر بہت جلد میری کمپنی بھی کامیاب کمپنیوں میں شامل ہو جائے گی شازم نے تفصیل سے بتاتے ہوئے ایک اور نوالہ لیا

کیونکہ وہ چاہے کتنے بھی لیٹ کیوں نہ ہو جائیں تائشہ کبھی بھوکے پیٹ کر سے نکلنے نہیں دیتی تھی۔اس وقت بھی جازم جلدی جلدی کے چکر میں کھانے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ تائشہ اس کے سر پر کھڑی اسے ٹھیک سے کھانے کی تاکید کر رہی تھی

جازم کو تو وہ رات کو ہی گڈ نائٹ بول چکا تھا کیونکہ وہ اس کی محبت میں آدھی رات تک ہر گز نہیں جاگ سکتا تھا

ان شاءاللہ میری جان ضرور مل جائے گا تم اتنی محنت کر رہے ہو مجھے تمہاری قابلیت پر پورا یقین ہے تائشہ محبت سے بولی

اور مجھے میری اماں سائیں کی دعاؤں پر یقین ہے ویسے آج میں جا رہا ہوں بابا سائیں سے ملنے کے لیے اگر کوئی پیغام ہو تو مجھے دے کر بھیج سکتی ہیں۔

وہ شرارت سے کہتا ہوں تائشہ کو چھیڑنے پر مجبور کر گیا

کیا تم گاؤں جا رہے ہو شازم بیٹا اچھا نہیں لگتا کچھ ہی دنوں میں تمہاری شادی ہے اور اس طرح سے اچانک تمہارا گاؤں جانا گاؤں والے کیا سوچیں گے تائشہ پہلے تو جنید کا ذکر سن کر کچھ نہیں بول پائی لیکن اب اس کی بات کی گہرائی کو سمجھتے ہوئے سمجھانے لگی

اماں سائیں وہ گاوں صرف ان لوگوں کا نہیں ہے میرے بڑوں کا ہے میرے بابا سائیں کی قبر ہے وہاں اور میں وہاں ضرور جاؤں گا جسے جو سمجھنا ہے سمجھتے رہیے اور اگر آپ بھی آنا چاہتی ہیں تو میرے ساتھ آسکتی ہیں۔

ویسے بھی پتا ہے مجھے آپ بابا سائیں کو بہت مس کرتی ہیں اچھا ہی ہے دونوں کی ملاقات کروادوں گا تھوڑا ثواب پاؤں گا وہ اب بھی شرارتی انداز میں ہی بول رہا تھا

کوئی ضرورت نہیں ہے جب مجھے ملنا ہو گا میں خود جا کر ملوں گی تائشہ اس کی بات کا جواب اسی کے انداز میں دیتے ہوئے بولی

چلے کوئی میسیج بھجوا دیں بابا سائیں بھی آپ کو مس کر رہے ہوں گے خوش ہو جائیں گے بچارے کہ ان کی خوبصورت بیوی نے بیٹے کے ہاتھوں میسج بھیجو آیا ہے وہ بھی کہاں باز آنے والا تھا۔

تمہیں کبوتر بننے کی ضرورت نہیں ہے جو بھی میسج دینا ہو اوہ بھی میں خود ہی دے دوں گی جب میں ان سے ملنے جاؤں گی تم جلدی سے ناشتہ ختم کرو اور چلتے بنو میں زمل کو جگاتی ہوں

کل رات بھی بات ادھوری رہ گئی۔

وہ رشتے والی بات شازم نے ناشتے سے انصاف کرتے ہوئے پوچھا

ہاں وہی بات دعا کرو زمل مان جائے۔ بہت اچھے لوگ ہیں اور بنا کسی بہانے سے انہوں نے سیدھی سی بات کی ہے کہ وہ زمل کے رشتے کے لیے گھر آنا چاہتے ہیں

لڑکا یاسم کا دوست ہے اعتبار والا ہے۔ اور جازم بھی بہت اچھے طریقے سے جانتا ہے اسے تائشہ نے خوشی سے بتایا

وہ سب کچھ تو ٹھیک ہے لیکن کرتا کیا ہے شازم نے فکر مندی سے پوچھا تھا آخر راس کی بہن کی زندگی کا سوال تھا اور اس بار تائشہ کے انداز سے لگ رہا تھا کہ وہ یہ رشتہ پکا کر کے ہی دم لے گی

میں نے پوچھا تھا لیکن انہوں نے کہا کہ جو کام یاسم کرتا ہے وہی کرتا ہے وہ شاید ایک ساتھ کام کرتے ہیں یاسم کا بہت گہرا دوست ہے اور حیدر بھائی نے بتایا تھا کہ یاسم نے اپنا کاروبار شروع کیا ہے

کسی دوست کے ساتھ مل کر۔

تائشہ نے تفصیل سے بتایا تو شازم ہاں میں سر ہلا گیا اگر جازم اسے جانتا تھا تو یقیناً وہ کوئی اچھا انسان ہی تھا

ورنہ جازم اور یاسم برے لوگوں سے دوستی نہیں کرتے تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

شازم کو آفیس بھیجنے کے بعد وہ سیدھی زمل کے کمرے کی طرف آئی تھی پہلے تو ذمل خود کو بہت چھپانے کی کوشش کرتی رہی اور اس سوال سے بچنا چاہا لیکن تائشہ اگر ایک بات کے پیچھے پڑ جائے تو اسے ختم کر کے ہی دم لیتی تھی

اب بھی وہ مسلسل اس کے کمرے کا دروازہ بجا رہی تھی تاکہ وہ اسے اس بارے میں پوری طرح بات کرے اسے خود وہ لوگ بہت اچھے لگے تھے اور وہ چاہتی تھی کہ اس جگہ زمل کا رشتہ ہو جائے اور وہ چھوٹی بچی یا کم عمر لڑکی ہرگز نہیں تھی

تائشہ وہ اپنی بیٹی کا بھلا چاہتی تھی لیکن اس کی بیٹی اس کی بات کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کر رہی تھی۔ شاید اگر آج جیند زندہ ہوتا تو اب تک اس کی بیٹی اپنے گھر میں ہوتی۔

کبھی کبھی اسے جنید کی کمی بہت شدت سے محسوس ہوتی ہے لیکن وہ ہر نماز کے بعد ایک دعا مانگی تھی کہ قیامت کے دن وہ اپنے شوہر کے سامنے شرمندہ نہ ہو۔

وہ ہر ممکن طریقے سے اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

اس نے اپنے تینوں بچوں کے دل میں جنید کے لئے بہت محبت اور عزت پیدا کی تھی لیکن اس کے باوجود بھی جازم۔ کو اپنے باپ سے بہت شکایتیں تھی۔

شاید وجہ یہ تھی کہ وہ اپنے باپ کے حد سے زیادہ قریب تھا۔

اسے یاد تھا جب جازم کو بچپن میں پیر میں چوٹ لگی تھی وہ بارہ سال کا تھا اور جنید اسے اٹھا کر سکول مسجد اور نہ جانے کہاں کہاں لے کر جاتا۔

ڈاکٹر نے کہا تھا کہ کچھ وقت تک جازم کو اس کے پیروں پر چلنے نہ دیا جائے کیونکہ وزن ڈالنے کی وجہ سے اس کا پیر ٹوٹ بھی سکتا ہے

اور اس وقت جنید نے کس طرح سے اسے وہ ہر خوشی دی تھی جو ایک بارہ سال کا بچہ چاہتا ہے

اس کا باپ اسے آم بچے کی طرح ہر اس جگہ لے کے جاتا تھا جہاں جا کر بچے خوش ہوتے تھے۔

یہ نہیں تھا کہ وہاں شازم سے کم پیار کرتا تھا لیکن شازم شروع سے ہی شرارتی بچہ تھا جازم کی بانسبت زمل اور شازم دونوں شرارتی اور گلے ملنے والے بچے تھے جبکہ جازم ہمیشہ سے الگ تھلگ بہنے والا تھا

یا یہ کہنا ٹھیک رہے گا کہ زمل اور شازم تائشہ پے تھے جبکہ وہ اپنے باپ پر گیا تھا۔

لیکن جنید کی وفاداری اسے اپنے بیٹے کی نظروں میں غلط ثابت کر گئی تھی۔

وہ آج بھی کہتا تھا کردم سائیں سے وفا نبھانے کے لیے وہ اپنے بچوں کو اگنور کر گیا۔ وہ ان کے ساتھ انصاف نہیں کر سکا ۔کردم سائیں سے اتنی محبت کرتا تھا کہ اس کے لیے اس نے اپنے بچوں تک چھوڑ دیا

وہ بھی ہمیشہ کے لیے

جب ان لوگوں کو ہسپتال پہنچایا گیا تب جنید زندہ تھا اور مرتے دم تک اس کے الفاظ یہی تھے۔ کہ وہ کردم سائیں کو بچا نہیں پایا وہ اپنی وفاداری کو ثابت نہیں کر پایا۔ کردم۔ سائیں کے ساتھ اپنی دوستی کو نبھا نہیں پایا۔

اور یہی باتیں یاد کر کے جازم کو اپنے باپ سے گلا تھا وہ اپنے آخری وقت میں بھی صرف کردم کا نام لیتا رہا۔

اس کے لیے سب سے اہم کردم تھا اس کے بعد ہی اس کی فیملی آتی تھی۔

کیا وفاداری اتنی خالص ہونی چاہیے کی دوستی اس طرح سے نبھائی جاتی تھی کی اپنی فیملی کو بھی قربان کر دیا جائے۔ جازم کے یہ سوال تائشہ کو ہمیشہ لاجواب کر دیتے تھے۔ وہ اپنے باپ سے اس حد تک ناراض تھا کہ اس کے مرنے کے بعد اس کی قبر پر بھی کبھی نہ گیا۔

ہاں لیکن اسے چھپ چھپ کے روتے تو تائشہ نے کئی دفعہ دیکھا تھا جازم جنید کی تصویر کو سینے سے لگائے وہ کتنی دیر روتا رہتا تھا اور پھر آہستہ آہستہ جب وہ بڑا ہوا تب اس نے رونا بھی چھوڑ دیا۔

لیکن وہ جازم کے سامنے ہمیشہ کہتی تھی کہ اسے جنید پر فخر ہے۔ جس نے مرتے دم تک وفاداری نہیں چھوڑیں۔ ہاں مگر رشتوں کو چھوڑ دیا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ اپنا سامان لے کر کمرے سے باہر نکلا تھا باہر دادو سائیں آج بہت دنوں کے بعد بیٹھی تھیں۔

وہ انہیں سلام کرتا ان کے قریب ہی بیٹھ گیا جب کہ دل ناشتہ کرنے میں مصروف تھی

دل سائیں بہرام کا ناشتہ یہی لے آؤ دادو اسے دیکھتے ہوئے بولیں

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے دادو سائیں میں بس جا رہا ہوں میں راستے میں کچھ کھا لوں گا دعا کریں کہ مجھے جو ایڈریس ملا ہے بالکل صحیح ہو اور میں جانو سائیں کو واپس لے کے آؤں

ان شاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا میں جانو سائیں کو واپس لے کے آؤں گا وہ ان کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے ان کے قریب سے اٹھ کر دل کو آنے کا اشارہ کیا تا کہ وہ دروازہ اندر سے بند کر سکے

تم واپس آؤ بہرام سائیں اب میں اپنی دوسری ذمہ داری بھی نبھانا چاہتی ہوں کردم اور مقدم کے وعدے کو پورا کرنا چاہتی ہوں اس کے اٹھتے پر وہ محبت سے بولیں

کون سا وعدہ دادو سائیں وہ ذرا سا الجھا تھا

میں دل کی رخصتی چاہتی ہوں۔وہ دل کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولی تھیں جب کہ دل نے کوئی جواب نہ دیا خاموشی سے آگے بڑھ گئی اس کے چہرے سے پتہ لگانا مشکل تھا کہ وہ خوش ہے یا اداس۔

لیکن وہ انکار نہیں کر سکتی تھی اس کے بابا سائیں نے بہت محبت سے اس کا ہاتھ بہرام کے ہاتھ میں تھمایا تھا اور کہا تھا آج سے یہ گڑیا تمہاری۔یہ اس کے بابا کی آخری خواہش تھی وہ پانچ سال کی تھی جب بہرام کے ساتھ اس کا نکاح ہوا۔

حویلی میں جشن کا سماں تھا اور وہ جشن حویلی کا آخری جشن تھا۔

دادو سائیں سے مل کر وہ اس کے پیچھے ہی آیا تھا۔

اپنا خیال رکھنا اور اب رونا مت میں جانو سائیں کو لے کر آؤں گا۔ وہ جانے سے پہلے ایک منٹ کے لئے اس کے قریب ترکا

آخر اسے بھی تو اپنے لالہ سائیں اور دل دیدہ کی شادی میں شامل ہونا ہے۔ محبت سے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتا خاموشی سے نکل گیا جب کہ دل نہ کچھ بولی دروازہ بند کرتے ہوئے وہیں سے پلٹ آئی

اس کے دل میں بہرام کے لیے کوئی جذبات نہ تھے وی صرف وعدہ تھا بابا سائیں اور چاچو سائیں کا جس سے وہ مرتے دم تک نبھانا چاہتی تھی۔

کیونکہ وہ اپنے باپ کی روح کو کبھی تکلیف نہیں پہنچانا چاہتی تھی۔ لیکن اپنے ہی باپ کے قاتل سے شادی کرنا بھی اس کے بس سے باہر تھا۔ لیکن دادو سائیں اور جانو سائیں تو اس بات پر یقین ہی نہیں کرتی تھی

. . . . . .

اس کی آنکھ کھلی تو شاہ کو اپنے بالکل قریب پایا آج تک اس نے کبھی کسی مرد کو اپنے قریب محسوس نہیں کیا تھا بہرام بھی ہمیشہ ان لوگوں سے دور ہی رہا تھا پہلے جیل میں اور جب وہاں سے نکلا تو احمد دادو کے ساتھ لندن چلا گیا۔

وہ ہمیشہ سے دل دیدا اور دادو سائیں کے ہی پاس رہتی تھی اس کی زندگی ان دو لوگوں سے شروع ہو کر دو لوگوں پر ہی ختم ہوتی تھی اس نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ یوں کوئی اس کی زندگی میں اچانک شامل ہو جائے گا نکاح کے دو بول بولنے کے بعد یہ آدمی اس کے ذہن سے نکلنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا اور ذہن کے راستے اب وہ اس کی دل پر حکومت کرنے لگا تھا

وہ اتنا اچھا کیوں لگنے لگا تھا شاید نکاح کی وجہ سے یا کوئی اور وجہ تھی لیکن اب وہ اس کی زندگی میں بہت اہم ہوتا جا رہا تھا

۔

اس کا دل چاہتا تھا وہ اس سے باتیں کرے اس سے لڑے اس کے ساتھ وقت گزارے اسی لئے تو کل اس نے اس کے ساتھ صبح اٹھتے ہی شرارت کی تھی جس کا کوئی ریسپونس نہ ملا لیکن وہ بھی حورم مقدم شاہ تھی جواب شرارتی انداز کے ساتھ اسے دیکھ رہی تھی۔

دائم کل میں نے آپ کے ساتھ معصوم سی شرارت کی تھی لیکن آپ نے مجھے بتایا ہی نہیں کہ آپ کو میری شرارت کیسی لگی جب تک آپ کچھ بتائیں گے نہیں مجھے کیسے پتہ چلے گا چلیں کوئی بات نہیں آج میں پھر آپ کے ساتھ شرارت کروں گی تو آپ مجھے بتا دینا اوکے وہ دل ہی دل میں کہتی ہوئی اس کا رومال اٹھا کر واش روم آ گئی اس کا ارادہ کل والی شرارت دہرانے کا تھا۔

اس نے کل کی طرح رومال بھی گیلا کیا اور باہر آ گئی آج بھی وہ گہری نیند سو رہا تھا جب کہ سارے تکیے زمین پر پڑے تھے جن پر دھیان دینا آج اس نے ضروری نہیں سمجھا

وہ ابھی تک فریش نہیں ہوئی تھی اسی لیے آج اس کا بھاگ کر باتھ روم میں جانے کا ارادہ تھا۔اور اس نے ایسا ہی کرنا چاہا تھا۔

اس نے گیلا رومال دائم کے چہرے پر پھیلایا اور باتھ روم کی طرف دوڑ لگائی لیکن اس سے پہلے ہی اس کا دوپٹہ دائم کے ہاتھ آ چکا تھا جس سے اگلے ہی لمحے وہ کھینچتے ہوئے اسے اپنے اوپر گرا چکا تھا۔

میں کل سے نوٹ کر رہا ہوں کہ میرے گھر میں شرارتی لوگ بہت زیادہ ہوتے جا رہے ہیں ویسے تو کسی میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ وہ اس طرح کی شرارت کرے لیکن مجھے تو یہ پتا ہی نہیں تھا کہ میرے گھر میں ایک بہت ہی شرارتی سی شہزادی آئی ہے جس کے دماغ میں ہمیشہ کچھ نہ کچھ چلتا رہتا ہے

اس کے دونوں ہاتھ حورم کی کمر پر تھے جس کی وجہ سے حورم کا اس کے اوپر سے اٹھنا بہت مشکل ہو چکا تھا جبکہ اس کی قربت پر اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔

دائم پلیز۔۔اس کے اٹھنے کی کوشش پر دائم کروٹ لے کر اس کے اوپر آ چکا تھا۔

نہیں مسز دائم شاہ اب تم نے یہ شرارت کی ہے تو شرارت کی سزا تو تمہیں ضرور ملے گی دائم شاہ وری کے ساتھ شرارت کرنے والوں کو بہت سخت سزا ملتی ہے تو تیار ہو جاؤ وہ اس کے سرخ لریزتے لبوں کو دیکھتے ہوئے بولا تو دل جیسے بے قابو ہونے لگا۔

اس نے انتہائی نرمی سے اپنے انگوٹھے کی مدد سے اس کے لبوں کو چھوا۔اور انتہائی نرمی سے اس کے چہرے پر جھکنے لگا۔

اس کے اس طرح سے اپنے مزید قریب آنے پر حورم کی دھڑکن مزید تیز ہو گئی۔

اگلے ہی لمحے وہ اپنی آنکھیں بند کر چکی تھی اٹھتی جھکتی دراز پلکیں اسے اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔

اس کے چہرے کے ایک ایک نقوش کو اپنی نظروں میں بسائے وہ اسے مکمل طور پر اپنے حصار میں قید کر چکا تھا۔

اور اب وہ انگلیوں کے پوروں سے اس کے چہرے کو چھو رہا تھا۔تو میں کیا امید رکھوں مسز دائم شاہ سوری کیا یہ غلطی دوبارہ ہو گی وہ انتہائی نرمی سے اس کے چہرے کے ایک ایک نقش پر انگلی پھیرتا ماتھے سے لبوں تک لکیر کھینچ چکا تھا

جب وہ فوراً نفی میں سر ہلا گئی۔بند آنکھوں سے تیز تیز نہ میں سر ہلاتی وہ بہت کیوٹ لگ رہی تھی

تو میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔۔۔دائم کی آواز اس کے کانوں میں پڑی تو وہ جھٹ سے اپنی آنکھیں کھول گئی

یہ سزا اسے شرارت کرنے پر مل رہی تھی اب شرارت نہ کرنے پر وہ سمجھ نہیں پائی

میں چاہتا ہوں میری زندگی کی ہر صبح تمہاری ان معصوم شرارتوں کے ساتھ ہو۔اور تم ہر صبح اس طرح ہنستے مسکراتی میری زندگی آباد کر دو۔

تو اب بتاؤ کرو گی نہ میری زندگی آباد بناؤ گی نہ میری ہر صبح کو خوب وہ مسکراتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے پوچھ رہا تھا۔

جب اس نے نرمی سے ہاں میں سر ہلایا

اور اس کے ماتھے کو بوسہ پر دیتے ہوئے وہ اس کے اوپر سے اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا

جبکہ حورم کتنی دیر وہیں بیڈ پر پڑی اس کی قربت کے حسین لمحوں کے زیرِ اثر تھی

یہ تو بڑے کوئی ہیں لیکن آپ نے مجھے شرارتوں کی اجازت دے کر بہت بڑی غلطی کر دی ہے مسٹر دائم شاہ آپ اپنی مسز کو جانتے نہیں ٹھیک سے وہ کھکھلا کر ہنسی تھی جب اس کا دھیان زمین پر پڑے تکیوں کی طرف گیا

یا اللہ کیوں آپ میرے ہاتھوں ان غریبوں پر ظلم کر آتے ہیں وہ معصومیت سے کہتی اٹھ کر زمین سے سارے تکیہ اٹھا کر اوپر رکھنے لگیں۔

پھر اچانک یاد آیا کہ آج تو انہیں اسلام آباد کے لئے نکلنا ہے۔وہ اسلام آباد پہلی بار جا رہی تھی اسی لئے بہت ایکسائٹڈ تھی۔ لیکن کاش دادو سائیں اور دل دیدہ بھی وہ اس کے ساتھ ہوتے تو وہ کتنا انجوائے کرتے۔

وہ ان سب کو بہت زیادہ مس کر رہی تھی۔ لیکن اسے یقین تھا بہت جلد دائم اس کے گھر والوں کو ڈھونڈ نکالے گا

---

وہ اسلام آباد جانے کے لیے بالکل تیار تھے لیکن ابھی اسے پتہ چلا تھا کہ وہ صبح صبح نہیں بلکہ دوپہر دو بجے کے بعد جانے والے اس کے ساری ایکسائٹمنٹ دھری کی دھری رہ گئی جب اسے یہ پتہ چلا کہ وہ لوگ بائی روڈ جا رہے ہیں

جہاز میں بیٹھنے کا سن کر اسے ڈر تو لگ رہا تھا لیکن بائی روڈ جانے کا سن کر اسے اچھا بھی نہیں لگتا تھا

جب تک سفر شروع ہوتا ہے چلو میں تمہیں شاپنگ کرواتا ہوں اسے یوں منہ بنائے بیٹھے دیکھ کر دائم نے بہت محبت سے کہا تھا اور شاپنگ کے نام پر ہر لڑکی کی طرح اس کی آنکھیں بھی چمک اٹھیں۔

چلو جلدی سے چینج کر کے آؤ حورم اس کے مسکرانے پر وہ اسے دوسرا آرڈر دے کر اٹھ کھڑا ہوا

یہ حورم۔ حورم کیا ہوتا ہے۔جو لوگ مجھ سے پیار کرتے ہیں وہ مجھے جانو سائیں کہتے ہیں آپ مجھے جانو سائیں کہہ کر پکارا کریں۔۔یا کوئی اور نام رکھ لیں میں اپنا نام بھول جاتی ہوں۔

وہ جاتے ہوئے پلٹا تھا آج صبح بھی جب بڑی اماں سائیں اس سے باتیں کرتے ہوئے اس کے نام سے پکار رہی تھی تو جب تک انہوں نے دو تین بار نہ پکار لیا وہ بولی ہی نہیں

میرے ساتھ تو سکول اور کالجز میں بھی ایسا ہی ہوتا آیا تھا میری سہیلیاں بھی مجھے جانو کہہ کر ہی بلاتیں تھی۔اور بچپن سے ہی اپنا اصل نام زیادہ نہ سننے کی وجہ سے میں اپنے نام کی وجہ سے کافی کنفیوز ہو جاتی تھی۔

ٹھیک ہے اب سے میں تمہیں جانو سائیں کہہ کر ہی بلایا کروں گا جانِ شاہ۔وہ نظر جھکا اپنی مجبوری بتا رہی تھی اسے لگا تھا شاید شاہ بھی اس کا لوجک سن کر ہنسے گا اس کا مذاق کر آئے گا کہ وہ کیسے لڑکی ہے جو اپنا ہی نام بھول جاتی ہے لیکن اس کے اس طرح سے کہنے پر وہ کھکھلاتی ہوئی اپنے روم کی طرف چلی گئی۔

جبکہ اس کی معصومیت دیکھتے ہوئے شاہ کو اب بھی لگنے لگا تھا وہ جب اسے حقیقت بتائے گا تب کہیں وہ اسے چھوڑ کر نہ چلی جائے کہیں وہ نازک سی لڑکی ٹوٹ نہ جائے کہیں اس کا بھروسہ نہ ٹوٹ جائے۔نہیں مجھے اسے سب کچھ بتانا ہو گا وہ بھی جلد سے جلد اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے

. . . . . .

وہ کچھ دن اپنے ماں باپ کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا لیکن رات وانی کا معصومیت سے بار بار پوچھنا دوست واپس کب آؤ گے اسے صبح صبح ہی واپس جانے پر مجبور کر گیا تھا

حیدر کو تو اس کی یہ نوکری بالکل بھی اچھی نہیں لگ رہی تھی اگر اس نے اپنا کام شروع کرنا بھی تھا تو کہیں اپنے ہی علاقے میں کرتا اتنی دور جا کر کرنے کی ضرورت کیا تھی۔

کہ وہ دو ہفتے گھر ہی نہ آ سکے۔نور کو اپنی ایک سہیلی کے بیٹی آج کل بہت پسند آ گئی تھی جس کا ذکر اس نے حیدر کے سامنے بھی کر دیا تھا۔اور اس سے کہا تھا کہ یاسم سے اس بارے میں بات کریں۔

اور حیدر کو جان کے کہ وہ یاسم کے لیے کسی لڑکی کو پسند کر چکی ہے اسے بہت خوشی ہو رہی تھی اور اسے یقین تھا اس کی یاسم اسے ٹال بھی دے نور کی کبھی نہیں ٹالے گا۔

اور اس حوالے سے نور سے بھی کہہ چکا تھا کہ وہ جہاں چاہے گی یاسم کی شادی وہی پر ہو گی

اور وہ آج ہی اس بارے میں اس سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن یاسم کے پاس بالکل وقت نہیں تھا اسے صبح صبح ہی نکلنا تھا لیکن ایک ہفتے میں وہ واپس آنے والا تھا اس کی بہن کی شادی تھی تب اس کا ارادہ یاسم سے اس لڑکی کو ملوانے کا تھا اور اسے یقین تھا کہ نور کی پسند اسے بھی ضرور پسند آئے گی

. . . . . .

جانو سائیں نے جس چیز پہ ہاتھ رکھا دائم نے اسے خرید لیا جبکہ وہ نہیں نہیں کرتے رہ گئی وہ دائم کو بہت سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی کہ وہ صرف ان چیزوں کو دیکھ رہی ہے پسند نہیں کر رہی

جس پر دائم نے کہا کہ وہ اس کی چھوئی ہوئی چیزوں کو بھی یہاں نہیں رہنے دے گا اور اس بات پر وہ احتیاط کرنے لگی تھی وہ کسی چیز سے ٹچ نہیں ہو رہی تھی۔

یہ نہ ہو کہ میں اس بلڈنگ کو ٹچ کروں اور یہ جناب اسے بھی خرید لیں وہ بڑبڑائی تھی جس پر دائم مسکرایا

اس کے لئے تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے یہ بلڈنگ میری ہی ہے اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ حورم کی آنکھیں کھل گئی۔

ہائے اللہ کتنے بڑے چھپے رستم ہیں آپ یہ مارکیٹ آپ کی ہے۔

حورم کو خوشی کے ساتھ ساتھ حیرت بھی ہو رہی تھی

ہاں پندرہ سال پہلے میرے بابا نے بنوایا تھا وہ بھی سیاست میں تھے ان کے جانے کے بعد یہ میرے ہی نام ہے لیکن اس کا سارا پیسہ فنڈس میں جاتا ہے۔ وہ اسے تفصیل سے کہتا ہو ٹائم دیکھنے لگا۔

ابھی گیارہ بجے ہیں ہمیں دو بجے جانا ہے اس کے بار بار گھڑی دیکھنے پر وہ شرارتی انداز میں بولی مطلب صاف تھا ابھی بہت وقت ہے اپنی مارکیٹ میں مجھے شاپنگ کرواؤ۔

اس کے انداز پر وہ مسکراتا ہوا اسے لے کر دوسری شاپ کی طرف آیا تھا۔

اور حورم جو بھی چیز لیتی پہلے اس سے مشورہ لیتی کبھی ائیر رنگز کانوں کے ساتھ رکھ کر لگا دکھاتی تو کبھی کوئی ڈریس پکڑ کے اپنے ساتھ رکھ کر اس سے پوچھنے لگتی کہ کیسی لگے گی

وہ جسے خود شاپنگ سے چڑ تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ گھومتا فل انٹرسٹ لے رہا تھا

کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی شہزادی کو کوئی بات بری لگے۔

میں آپ کو آپ کے 13 ہزار روپے بھی واپس کروں گی اور نکاح سے پہلے جو آپ میرے لئے کپڑے لائیں ہیں نا ان کی پیمٹ کروں گی لیکن ان سب چیزوں کے پیسے نہیں دونگی کیونکہ اب تو میں آپ کی وائف ہوں نا تو ہسبنڈ کا فرض بنتا ہے کہ وہ وائف کے اوپر آپنے پیسے خرچ کرے لیکن پہلے میں آپ کے وائف نہیں کی تو وہ پیسے تو مجھے دینے پڑیں گے نا۔

وہ سمجھانے والے انداز میں بول رہی تھیُ۔ جب کہ دائم نے مسکراتے ہوئے صرف ہاں میں سر ہلایا۔

ویسے اگر تم چاہو تو مجھ سے مطلب کے اپنے ہسبنڈ سے پیسے لے کر شاہ کو واپس کر سکتی ہو اس نے مسکراتے ہوئے آئیڈیا دیا تھا

نوٹ بیڈ آئیڈیا۔ آپ میرے ساتھ رہے کہ بہت جینیس ہوتے جا رہے ہیں۔ وہ الگ اسٹائل میں بولی تھی

بس تمہاری صحبت کا اثر ہے۔ وہ سر کو خم دیتے ہوئے بولا تو جانو سائیں کھکھلا کر مسکرائی

. . . . . .

یہاں آکر جازم کو پتہ چلا تھا کہ اس میشن میں وہ اس کی شارق خان کے ساتھ ہی وہ ایک بہت ذمہ دار افسر تھا اپنے ایک ایک موو کو بہت احتیاط سے ہینڈل کرتا تھا آج تک کسی نے نہیں دیکھا تھا اور اگر دیکھا بھی تھا تو ایسے خلیے میں اس کی اصل شکل کوئی بھی نہ پہچان پائے۔

یقیناً اگر وہ اپنے اس چہرے کے ساتھ کسی کے بھی سامنے آتا تو کوئی اسے نہیں پہچان سکتا تھا۔ جازم تو خود پریشان ہو چکا تھا کہ وہ کتنی بار اس کے سامنے سے گزرا اور وہ اسے پہچان نہیں سکا۔ وہ اس وقت جس میٹنگ روم میں بیٹھے تھے وہاں میز پر ہیں اس کی بہت ساری تصویریں پڑی تھی جس میں وہ الگ الگ انداز کا گیٹ آپ اپنائے اسے اپنے کام کے بارے میں سمجھا رہا تھا

جازم کو اس کے کام کرنے کا طریقہ بہت پسند آیا تھا اور جازم اپنے کام میں اتنا سنز سیر تھا کہ اس طرح مشن دیا گیا تھا

’ ’

اپنی شادی کے اہم ترین لمحات کو اگنور کئے وہ اس وقت میٹنگ میں شامل ہوا تھا۔ جو بات اس کے اس کے وطن کے ساتھ محبت کو ثابت کرتی تھی۔

ان تینوں کو اپنے شہر سے کچھ فاصلے پر ایک محلے نما علاقے میں رہنا تھا یا سم پہلے ہی کرائے پر رہ رہا تھا۔ ان کے انفارمیشن کے مطابق اس علاقے میں کچھ ٹیریسٹ تھے۔ جو ان کے ملک کو برباد کرنے کے لیے سب سے پہلے وہی سے شروعات کرنے والے تھے

اس کیس میں وقت الگ الگ پولیس سٹیشن سے بہت سارے ایماندار آفیسر کو جمع کر چکے تھے۔

جن کے ساتھ وہ اس مشن کو مکمل کرنے والے تھے۔ اس علاقے میں انہیں بہت کم لوگ پہچانتے تھے لیکن جازم کو تھوڑی سی پریشانی تھی پر وہ یہ تھی کہ زمل یہی پر کام کرتے تھی اور اس کا آفس یہاں سے تھوڑے ہی فاصلے پر تھا

وہ اسے پہچان سکتے تھی۔ تو اس کے لیے مسئلہ کھڑا ہو سکتا تھا لیکن شارق نے کہا تھا کہ اس کے پاس اس بات کا بھی حل ہے جس کے بعد وہ کافی ریلیکس ہو گیا تھا لیکن اس کا حل جاننے کے بعد جازم کا ریلیکس موڈ پھر سے خراب ہو گیا

مطلب کے تم چاہتے ہو میں یہاں سڑک پر ریڑی لگاؤں وہ بھی مونگ پھلی کی جازم اس کا مشورہ سن کر صدمے سے بولا تھا

جازم یہ کام تم اپنے لئے نہیں بلکہ اپنے وطن کے لئے کر رہے ہو شارق نے مسکرا کر یاد دلایا

مطلب کہ یہ پولیس انسپکٹر کی ڈگری میں نے ریڑی لگانے کے لئے کی ہے جازم بہت ہی گندے اور بے کار سے خلیے کے کپڑے دیکھ کر بہت بدمزہ ہوا تھا لیکن یہ تو کرنا ہی تھا۔

. . . . . .

وہ بڑی اماں سائیں سے مل کر تھوڑی ہی دیر میں اسلام آباد کے لیے نکلنے والے تھے جب حورم نے اس سے پوچھا کہ جو ایڈریس اس نے شاہ کو دیا اس بارے میں سب کچھ پتہ کروایا تھا یا نہیں اس کی بات کو لے کر کچھ وقت کے لئے وہ پریشان ہو گیا پھر سنبھل کر کہنے لگا

ہاں وہ جو ایڈریس تم نے مجھے دیا تھا میں نے پتہ کروایا ہے وہاں تو کوئی رہتا ہی نہیں اور آگے پیچھے کے لوگوں سے ہی پتہ چلا ہے کہ وہ گھر کافی ٹائم سے بند ہے۔

بہرام اپنی فیملی کو لے کر کسی سیو جگہ لے کر گیا ہے لیکن کہاں میں نہیں جانتا میں کوشش کر رہا ہوں بہت جلد تمہاری فیملی کے بارے میں پتہ چل جائے گا

لیکن آپ جازم لالا اور شازم لالا کے گھر میں تو پتا کریں نا حورم نے فوراً سے کہا

میں پتا تو کروں حورم لیکن بہرام نے مجھے ایسا کرنے سے منع کیا تھا اگر وہ جگہ سیو ہوتی تو تم یوں یہاں پر رکھتا کیوں۔ بہرام اپنی وجہ سے کسی کو پریشان نہیں کرنا چاہتا شاید ان لوگوں کو کچھ نہیں بتانا چاہتا تھا وہ بے بس ہو کر جھوٹ بولنے لگا وہ اس کے سامنے اب مزید کوئی جھوٹ نہیں بولنا چاہتا تھا لیکن وہ اسے مجبور کر رہی تھی

ہاں ہو سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے وہ لوگ احمد دادا سائیں کے پاس لندن چلے گئے ہوں اللہ سب کو اپنے حفظ و امان میں رکھے میں تو یہاں بالکل سیو ہوں نہ جانے وہ لوگ کیسے ہوں گے

تھینک یو سو مچ شاہ میری اتنی مدد کر رہے ہو آج کل کے زمانے میں کون ہوتا ہے آپ نے نہ صرف میری جان بچائی بلکہ میرے لئے مجھ سے نکاح کر لیا کون ایسا کرتا ہے آپ سیاست میں ہو نا جب میں ۱۸ سال کی ہو جاؤں گی میں آپ کو ووٹ دوں گی اور شازم لالہ اور جازم لالہ سے بھی آپ کو ووٹ دلواؤں گی۔

پھر آپ جیت جاؤ گے لیکن میرے گھر والوں کے بارے میں پتہ کرتے رہنا مقصد اسے لالچ دینا تھا

ویسے بھی سیاست کے لوگ تو ووٹ کے لئے کچھ بھی کر سکتے ہیں اس کے معصوم سے انداز پر وہ مسکرا دیا تھا۔

ووٹ تو تم مجھے تب دو گی جانو سائیں جب میں تمہیں یہاں سے جانے دوں گا عشق کی قید سے رہائی اب ناممکن ہے۔

اور یہاں تو شکار بھی شاہ اور شکاری بھی شاہ ہے

ہاں اس معصوم سے چڑیا کا شکار تو وہ کر لایا تھا لیکن اس کے معصوم حسن کے سامنے اس کا چھ فٹ دو انچ کا مجسمہ غرور جھک تھا

وہ اسے بہرام شاہ کو مات دینے کے لیے ڈھونڈ رہا تھا لیکن وہ کہاں جانتا تھا کہ اس کی بہن کے سامنے وہ اتنی بری طرح سے شکست کھا جائے گا

ایک بات تو طے تھی اس کی فیملی سے کبھی ملے یا نہ ملے وہ کبھی سے خود سے دور نہیں جانے دے گا

وہ پلٹ کر اپنے کمرے میں جانے لگا تا کہ اوپر سے سامان لے کر آ سکے

تم نے کبھی عمر اور ماروی کی داستان سنی ہے حورم وہ اچانک ہی پلٹ کر اس سے پوچھنے لگا حورم نے نہ سمجھی سے ہاں میں سر ہلایا

بہت جلد وہ کہانی دہرائی جائیں گی لیکن اس بار عمر اور ماروی جدا نہیں ہوں گے بلکہ ہمیشہ کے لئے ایک ہو جائیں گے اس بار عمر کی ماروی بھی اس سے محبت کرنے لگے گی بے انتہا چاہنے لگے گی عشق کی انتہا کر دی گئی۔ ایک بار پھر سے

ایک عمر اپنی ماروی کو دنیا سے دور صرف اپنی دنیا میں لے جائے گا جہاں اسے کل کائنات سے چھپا کر اپنے نام کر لے گا

۔

وہ بولتے ہوئے مسکرا رہا تھا لیکن اس کے ہلکی دھاری کی وجہ سے وہ اس کے ڈمپلز نہیں دیکھ پائی تھی۔

آپ کیا اصل زندگی میں کسی عمر ماروی کو جانتے ہیں حورم نہ سمجھی سے پوچھنے لگی۔

ہاں ملنا چاہو گی عمر ماروی سے وہ اس کی نہ سمجھی پر مسکرا کر پوچھنے لگا

میں صرف ماروی سے ملوں گی عمر مجھے نہیں پسند۔ مطلبی خود غرض اپنے لیے جینے والا۔ حورم اپنی ہی ٹون میں بولی تھی جب شاہ نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اچانک اپنے قریب کیا اس کے انداز میں سختی تھی

عمر مطلبی اور خود غرض نہیں اپنی محبت کے لیے کچھ بھی کر گزرنے والوں میں سے تھا۔ لیکن ماروی اس کی محبت کو کبھی سمجھ ہی نہیں پائی اور بہتر ہو گا کہ تم اب سے عمر کی محبت کو سمجھنا شروع کر دو آگے چل کر تمہارے لیے آسانی ہو گی وہ خاموشی سے اس کا گال تھپتھپا کر اسے چھوڑ کر اوپر کی طرف چلا گیا۔

جب کہ حورم کو تو یہ آدمی سمجھ ہی نہیں آتا تھا کبھی کو اتنے پیار سے بات کرتا تھا اور کبھی ہر کسی پر غصہ نکال کر رہتا اب تو اس نے حورم کو بھی پہلی بار ڈانٹ دیا تھا جس کی وجہ سے اس کا منہ بن گیا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ سب سے پہلے جنید کی قبر پہ آیا جنید کی قبر پر فاتحہ پڑھ کے وہ کردم اور مقدم کی قبر پر دعا مانگ کر اس نے زرش کو میسج کیا کہ وہ یہاں پہنچ چکا ہے۔

اور زرش اپنے وعدے کے مطابق اس سے ملنے پر مجبور تھی لیکن کیسے وہ گھر سے نہیں نکل سکتی تھی شادی سے پہلے اس کے گھر سے نکلنے پر بالکل پابندی لگ چکی تھی

مگر یہ سب کچھ سوچنا زرش کا کام تھا اس نے بس اپنا وعدہ پورا کرنا تھا کیونکہ رات کو اس نے اسے میسج پر کہا تھا اگر ہمت ہے تو یہاں آکر ملو اب وہ تو اپنی ہمت دکھانے کے لئے یہاں پہنچ چکا تھا لیکن زرش پھنس چکی تھی۔

اسے کیا ضرورت پڑی تھی اسے چیلنج کرنے کی لیکن نہیں اب تو وہ پنگا لے چکی تھی اور اب اسے کسی بھی حال میں اپنا وعدہ پورا کرنا تھا بیچارا اتنے دور سے صرف اس سے ملنے کے لیے آیا تھا۔

اب تو ملنے جانا ہی تھا ورنہ وہ اسے آسانی سے بخشنے والا ہرگز نہیں تھا۔ ابھی دو ماہ پہلے وہ اپنے ہونے والے شوہر کو لے کر بہت کنفیوز تھی بس یہ سوچ لے جا رہی تھی نہ جانے کس مزاج کا ہو گا کیسی طبیعت رکھتا ہو گا لیکن اب اس سے ملنے کے بعد وہ بہت ریلیکس ہو چکی تھی وہ عزت کرنے والا عزت دینے والا تھا

ایک عورت محبت سے زیادہ عزت کو اہمیت دیتی ہے اور اصل مرد وہی ہوتا ہے جو عورت کو محبت بعد میں عزت پہلے دے۔ دینا والے آپ کے پردے اور پاکیزگی کو دیکھ کر آپ کی عزت نہیں کرتے بلکہ آپ کے شوہر کی نظروں میں آپ کا احترام دیکھ کر آپ کی عزت کرتے ہیں ایک عورت کو دنیا کی نظروں میں قابل احترام صرف ایک مرد بنا سکتا ہے۔ ایک عورت کو دنیا عزت کی نظروں سے تب دیکھتی ہے جب اس کا مرد اسے عزت سے رکھتا ہو۔ اور جو مرد اپنی عورت کو عزت نہیں دے سکتا مرد کہلانے کے لائق نہیں

شازم ایسے مردوں میں سے تھا جو ہز بینڈ وائف کو برابر کا درجہ دیتے ہیں۔

اس کی نظروں میں کوئی کسی سے آگے نہیں تھا۔اس نے اپنی ماں کو دنیا سے اکیلے لڑتے دیکھا تھا جنید کے جانے کے بعد اس نے اپنے بچوں کی پڑھائی کی خاطر گاؤں چھوڑ دیا۔

سب کا یہی کہنا تھا کہ وہ اتنے بڑے شہر میں اکیلی کیسے رہے گی لیکن تائشہ نے ان سب باتوں کی پرواہ نہ کی اس نے اپنے بچوں کو اچھی تربیت دینی تھی۔

اسے یاد تھا وہ دن جب دوسرے شہر انجان گھر میں پہلی رات اس کی ماں کتنی ڈری ہوئی تھی لیکن پھر بھی اپنے بچوں کو اپنے سینے سے لگائے اس نے ایک بار اس بات کو ظاہر نہیں ہونے دیا

کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اگر اس نے اپنے ڈر کا اظہار کیا تو اس کے بچے بھی ڈر جائیں گے اور پھر آہستہ آہستہ سب کچھ ٹھیک ہوتا گیا شہر جانے کے بعد بھی تائشہ نے اپنے گاؤں کو نہ بلایا تھا وہ اکثر بچوں کو لے کر یہاں آتی رہی اس گاؤں میں شازم کا بچپن گزرا تھا اور اسی گاؤں میں اس گاؤں کی سب سے بڑی حویلی آج بھی بنجر پڑی تھی

اس نے ایک نظر اس کھنڈر نما حویلی کو دیکھا جہاں دروازے پے کبھی لوگ انصاف مانگنے آیا کرتے تھے آج سے پندرہ سال پہلے کتنا ہنستا کھیلتا گھرانا تھا یہ اور ایک دن کسی کی نظر لگ گئی

---

یاسم جانے سے پہلے تائشہ سے ملنے آیا تھا کیونکہ پچھلی بار وہ بنا اس سے ملنے چلا گیا تھا جس سے تائشک بہت زیادہ خفا ہو گئی تھی

اور اب تائشہ نے اسے زبردستی کھانے پر روک لیا تھا باپ کے سامنے تو تھوڑے بہت کام کے بہانے چل جاتے تھے لیکن یہاں پھوپو سائیں تھیں جن کے سامنے کوئی بہانہ نہیں چل رہا تھا

یاسم کا سن کر زمل بھی باہر آگئی ورنہ تو وہ باہر نکل ہی نہیں رہی تھی

ہاں تو لیڈی کوئین کیسا چل رہا ہے تمہارا مشن۔ وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگا

زیادہ بننے کی ضرورت نہیں ہے یاسم کیسے کزن ہو تم شارق خان کو جانتے بھی ہو لیکن مجال ہے جو مجھے اس کے بارے میں کچھ نہیں بتادو صرف تصویریں دکھا تو کم از کم اسے ڈھونڈ تو لوں گی۔ اس کی بات پر زمل تپتے ہوئے بولی

دیکھو لڑکی تم اپنا کام کرو مجھے میرا کام کرنے دو مجھے اکسانے کی ضرورت نہیں ہے میں تمہیں کچھ نہیں بتانے والا ہمیشہ والے جواب پر زمل کا منہ بن گیا

ایک بار میں اس مشن میں کامیاب ہو کر شارق خان تک پہنچ جاؤں پھر دیکھنا بیٹا سب سے تمہیں کزن کے عہدے سے فارغ کروں گی۔ وہ غصے سے گھورتے ہوئے بولی جبکہ یاسم مسکرا رہا تھا

بیسٹ آف لک ڈیر کزن اس نے سے انگوٹھا دکھاتے ہوئے کہا

اچھا چھوڑو ان باتوں کو میری ایک مدد کر دو اماں سائیں آج کل شادی کے پیچھے پڑی ہوئی ہیں کسی کا رشتہ آیا ہے بس تم نا اس کو ٹالنے میں میری کیا مدد کر دو

وہ فوراً پھر سے دوستانہ لہجہ اپناتے ہوئے بولی

جب کہ اس بار اس کے بات سن کر یاسم کے لبوں کی مسکراہٹ بہت گہری ہو چکی تھی

زمل یار آج نہیں تو کل شادی تو کرنی ہے نہ لڑکا بہت اچھا ہے میرا دوست ہے۔ وہ سمجھاتے ہوئے بولا

تمہارا دوست ہے تو کیا میں اپنی ذات کی قربانی دے دو جا کر اپنے اس دوست کو بولو مجھے نہیں کرنی شادی والی تب تک تو ہر گز نہیں جب تک شارق خان میرے ہاتھ نہیں لگ جاتا زمل جلدی سے بولی

یقیناً اگر اس کا پیغام اس کے دوست تک پہنچ گیا تو شادی تو وہ ایسی لڑکی سے کرے گا نہیں جو اس کو پسند نہ کرتی ہو اور اس سے شادی نہ کرنا چاہتی ہو اب کوئی بھی اتنا پاگل تھا نہیں کی لڑکی کے انکار کے باوجود رشتہ لے کے آجائے۔

اور اگر تمہیں شارق خان مل گیا تو کر لوں گی اس سے شادی وہ آفر کر رہا تھا یہ سوال پوچھ رہا تھا زمل کو سمجھ نہیں آیا

شارق خان تو کیا اس کا باپ بھی مل جائے تب بھی اس طرح سے شادی نہیں کروں گی۔شادی میں اس سے کروں گی جس سے میں خود پسند کرتی ہوں۔

زمل اسے گھورتے ہوئے جلدی جلدی بولی تھی

تم کیسے پسند کرتی ہو یاسم اس کی بات پکڑی

ارے میں۔۔میں کہاں کسی کو پسند کرتی ہوں۔وہ بتا رہی ہوں کہ میں اپنی مرضی سے شادی کروں گی چوری پکڑی جانے پر وہ سنبھل کر بولی

پھر کنواری رہ جاؤ گی زل اور اگر میرے دوست کی وجہ سے تمہاری شادی ہو رہی ہے تو ثواب تو مجھے ہی ملے گا نا آخر وہ میرا دوست ہے اور اس ثواب کو کمانے کے لئے میں کچھ بھی کرنے کو تیار ہوں یاسم نے مسکراتے ہوئے کہا یاسم تم صرف تھوڑا سا ثواب کمانے کے لئے اپنی کزن کی زندگی داؤ پر لگا دو وہ ایموشنل ہوئی

کیا پتا اسی تھوڑے سے ثواب آپ سے اللہ مجھے جنت دے دے۔وہ اپنی مسکراہٹ ضبط کر گیا

مرنے کے بعد کے لئے جیتے لوگوں کی زندگی نہیں برباد کرتے۔وہ سمجھاتے ہوئے بولی۔

لیکن زمل ہم جیتے بھی تو مرنے کے لیے ہی ہے نا

مطلب میں تمہاری طرف سے انکار سمجھوں وہ مزید بحث کیے بنا بولی

انکار نہیں ڈیئر کزن صاف انکار۔وہ بھی سیریس انداز میں بولا

اٹھو یہاں سے خبر دار جو میرے گھر کا ایک نوالہ بھی کھایا میری زندگی برباد کر کے میرے ہی گھر میں بیٹھ کر ٹھوس رہے ہو اٹھو جاھل انسان خبر دار جو مجھ سے بات کی یا میرے گھر آئے۔

زمل یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا وہ دو ماہ بعد آیا ہے یہاں ان کے لڑائی سنتے ہوئے تائشہ فورا بھاگتی ہوئی باہر آئی تھی جو کھانے کے بعد اس کے لیے کچھ میٹھا بنانے میں مصروف تھی۔

بے فکر رہیں پھوپو سائیں میں بہت ڈھیٹ اور ویسے بھی یہ میری پھوپو سائیں کا گھر ہے کوئی ایرا غیرا مجھے نکال نہیں سکتا کہیں نہیں جانے والا میں اور میں نے بریانی بھی نہیں کھائی ابھی وہ زمل کی بات کو مکمل طور پر نظر انداز کرتا ایک بار پھر سے ٹیبل پر بیٹھ کر آرام سے کھانا کھانے لگا

کوئی شرم ہوتی ہے کوئی حیا ہوتی ہے۔وہ اسے دیکھ کر غصے سے بڑبڑائی

لیکن مجھے نہیں پتا کہ وہ کیا ہوتی ہے۔

میری نظر میں ایک تائشہ ہوتی ہے ایک زمل ہوتی ہے۔

تائشہ بہت خوبصورت جبکہ زمل بے عقل ہوتی ہے۔

وہ کھانے سے بھرپور انصاف کرتے بلند آواز میں بولا تھا۔

جبکہ زمل اپنا کام بنتا نہ دیکھ کر پیر پٹختی اندر جا چکی تھی۔

پھوپھو سائیں کھیر بن گئی پھوپو سائیں کو واپس اندر جاتے دیکھ کر بولا۔

ہاں میری جان میں دو منٹ میں لے کے آتی ہوں۔ تائشہ مسکراتے ہوئے کچن میں چلی گئی۔

زمل بی بی ابھی جو مرضی کہی لو بعد میں احسان مانو گی میرا وہ کھانے کے ساتھ بھرپور انصاف کر رہا تھا

. . . . . .

دل کافی دیر سے اپنے کمرے میں بیٹھی تھی دادو سائیں پہلے تو اس کی اداسی نوٹ کرتی رہی لیکن پھر جب وہ دوپہر تک کمرے سے باہر نہیں نکلی تو اٹھ کر اس کے پاس چلی آئی

میری بچی ناراض ہے مجھ سے بہت محبت سے اس کے قریب بیٹھی پوچھنے لگی

آپ سے ناراض ہو جاؤں گی تو باتیں کس سے کروں گی دادو سائیں اب تو جانو سائیں بھی نہیں ہے یہاں وہ ان کی گود میں سر رکھ کے معصومیت سے بولی

بہرام اس سے واپس لے آئے گا۔ تم فکر مت کرو ہماری جانو بالکل ٹھیک ہو گی

تم بس مجھے اپنی اداسی کی وجہ بتاو۔ کیا صبح جو بات میں نے بہرام سے کی وہ تمہیں بری لگی ہے کیا تم ابھی رخصتی نہیں چاہتی

میں تک رخصتی نہیں چاہتی جب تک مجھے یقین نہیں ہو جاتا کہ وہ شخص میرے خاندان کا قاتل نہیں ہے وہ بنا ہچکچائے ان سے بولی تھی

میں کیسے یقین دلاؤں دل وہ بے گناہ ہے۔ کیا تمہیں اس کی آنکھوں میں اپنے خاندان کے لیے محبت نظر نہیں آتی کیا تمہیں لگتا ہے کہ وہ ایسا کر سکتا ہے اپنے دل سے پوچھو انہوں نے اس کا ہاتھ اٹھا کر اس کے دل کے مقام پر رکھا

کیا تمہارا دل اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ بہرام شاہ اپنے ہی خاندان کو ختم کر سکتا ہے۔

انہوں نے کہا تھا دادو سائیں انہوں نے چلا چلا کر کہا تھا اگر اس عورت کو گھر سے نہیں نکالا تو وہ پوری حویلی کو آگ لگا دیں گے۔

اور انہوں نے ایسا ہی کیا۔۔۔۔دل تڑپ کر بولی تھی

اس کا دل بے شک اس بات کی گواہی نہیں دیتا تھا کہ بہرام قتل کر سکتا ہے لیکن بہرام کے الفاظ وہ اب بھی نہیں بھولی تھی جو اس نے پانچ سال کی عمر میں سنے تھے

وہ الفاظ اس نے کیوں کہیں تھے دل سائیں یہ تم جانتی بھی نہیں ہو اور نہ ہی ان باتوں کا مطلب سمجھ سکتی ہوں جو باتیں اتنی چھوٹی سی عمر میں اسے بتائی گئی تھی

اس نے بھی رضوانہ کے باتوں کا غلط مطلب لیا تھا۔

اسے جو بتایا اس میں کچھ جھوٹ یا غلط نہیں تھا لیکن جس انداز میں بہرام نے ان باتوں کو سمجھا تھا وہ انداز غلط تھا

پر غصے میں وہ کبھی کسی کی نہیں سنتا تھا۔ وہ الفاظ اس نے غصے میں کہے تھے لیکن اس کا مطلب یہ ہر گز مطلب نہیں تھا کہ وہ اتنا بڑا جرم کرے گا

میں تمہیں سب کچھ بتادوں گی بس ایک بار جانو سائیں کو واپس گھر آنے دو اب وقت آگیا ہے پندرہ سال پہلے سارے رازوں کو کھول دیا جائے۔

اور تم تیاری کرو بہرام کی دلہن بننے کی۔ وقت آگیا ہے تمہارے باپ کا خواب بھی پورا ہو جائے۔ اور ان بھائیوں کا وعدہ بھی۔ وہ اسے سمجھاتے ہوئے اٹھ کر چلی گئیں

جبکہ دل سوچ رہی تھی کہ جس راز کی بات وی کر رہی ہیں وہ تو سب کچھ جانتی ہے گاؤں کے لوگوں نے ساری حقیقت بتادی تھی۔

تو کیا کچھ رہ گیا ہے کیا کچھ ایسا بھی تھا جو گاؤں کے لوگ نہیں جانتے تھے اگر تھا تو کیا یہ تو اب جانو سائیں اور بہرام سائیں کے واپس آنے پر ہی پتہ چلے گا

اللہ جی جانو سائیں بالکل صحیح سلامت بہرام سائیں کو مل جائے۔ وہ پ دل سے دعا مانگتے ہوئے بولی۔ اندر سے دل یہ دعا مانگ رہا تھا کہ بہرام بے گناہ ہو۔ جس چیز کا الزام اسے دیا گیا ہے وہ اس نے نہ کیا ہو۔

. . . . . .

بڑی اماں سائیں کو بھیجنے کے بعد وہ دونوں اپنا سفر شروع کر چکے تھے دائم خود گاڑی چلا رہا تھا۔

جب کہ جانو سائیں پرانے سڑکوں کے مزے لوٹ رہی تھی پھر گھوم کر گاڑی کا میوزک اون کر دیا۔

یہاں سلمان خان کے گانے ہیں وہ گاڑی کے اندر سی ٹی ٹٹولتی گانے ڈھونڈ رہی تھی

یہ سب تو انگریزوں کے گانے ہیں ان کو سننے سے گناہ ملتا ہے اور ان کی فلمیں دیکھنے سے بھی گناہ ملتا ہے وہ سی دیز واپس اندر پھنکتے ہوئے بولی جبکہ اس کے انداز پر وہ مسکرا دیا

سلمان خان کے گانے سننے سے گناہ نہیں ملتا وہ معلومات کے لئے پوچھ رہا تھا

نہیں نہیں پیارے لوگوں کے گانے سننے سے کوئی گناہ نہیں ملتا۔ وہ اتنے سیریز انداز میں بول رہی تھی کہ دائم کے قہقہ لگا اٹھا

خدا کو بھول کر دنیا کی کسی بھی رنگینی میں کھو جانا مطلب اللہ سے دور ہو جانا۔ اور یہ گانے مجھے ٹی وی ڈرامے یہ ناول یہ سب گناہ ہے۔

اللہ نے ہمیں زندگی دی ہے اپنی ذات کو سمجھانے کے لیے نہ کہ دنیا کی فضولیات میں وقت ضائع کرنے کے لئے۔ اس کا اندازہ سمجھانے والا تھا

میں صرف اسلامی ڈرامے دیکھتی ہوں اور اسلامیک ناول پڑھتہ ہعں جن سے بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔

وہ جلدی سے اپنی صفائی میں بولی

جانو سائیں اگر تمہیں کچھ اسلامک سیکھنا ہے تو قرآن پاک پڑھا کرو اس کی تلاوت کرو اگر تم اس کتاب سے کچھ نہیں سیکھ پائی تو ان موٹے موٹے ناولوں سے بھی تمہیں کچھ نہیں سیکھا سکتے۔

کسی کہانی میں چار لائن عربی کے لکھنے سے وہ اسلامک ناول نہیں بن جاتا۔

الگ الگ ناول الگ الگ کتابوں کی تحریروں سے کچھ سیکھنے سے بہتر ہے کہ ایک کتاب پر یقین رکھو

فرضی کردار بنانا انھیں کتابوں پر لکھنا کہانیوں کی شکل دینا یا پھر ان کہانیوں سے کچھ سیکھنا کوئی ثواب کا کام نہیں۔

اگر تم اسلام کی اہمیت جاننا چاہتی ہو زندگی کے ہر مسائل کا سامنا کرنا چاہتی ہو تو اللہ سے لو لگاؤ اس کی لکھی ہوئی کتاب پر ۔بے شک وہی سب سے بہترین مصنف ہے۔نہ اس سے پہلے کوئی اس کے بعد کوئی

لیکن کتابوں میں بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے میری سہیلی کے والد کا انتقال ہو گیا تھا وہ بہت زیادہ ڈسٹرب رہنے لگی تھی تو میری دوسری دوست نے اسے ایک کتاب دی تھی

جس میں صبر کے حوالے سے بہت اچھی بات لکھی تھی اس لیے وہ کتاب پڑھی تو کچھ عرصے میں کافی اچھا فیل کرنے لگی جانو سائیں ایک اور دلیل دی جس پر وہ مسکرایا

اگر وہ صبر نماز اور قرآن میں ڈھونڈتی تو اسے زیادہ جلدی سکون مل جاتا۔

آج سے میں گانے نہیں سنوں گی وہ ہاتھ میں پکڑی سی ڈی واپس رکھنے لگی

تھوڑی دیر کے لئے اندر کا مسلمان جاگ آیا۔دائم نے مسکرا کر کہا۔۔

ہوتا ہے ہوتا ہے تھوڑی دیر اسلامک باتیں سننے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے اندر کا مسلمان جاگ جاتا ہے لیکن پھر کیا کچھ وقت گزرتا ہے اور ہم واپس زندگی کی رنگیوں میں کھو جاتے ہیں

تم نماز پڑھتی ہو۔۔۔ پچھلے تین دنوں سے اس نے کوئی نماز ادا نہیں کی تھی یہ بات وہ نوٹ کر چکا تھا لیکن اس کے زور و شور سے سر ہلانے پر وہ اسے گھورنے لگا

میں اپنے گھر میں روز نماز پڑھتی تھی دادو سائیں مجھے صبح جگا دیتی تھی۔ کیونکہ اگر فجر کی نماز قضا ہو جائے تو پھر باقی نمازیں کرنے کا کیا فائدہ وہ مایوسی سے بولیں

تم نماز فائدہ دیکھ پڑھتی ہو۔ پھر تمہارا نماز پڑھنا نہ پڑھنا ایک برابر ہے۔

آپ خود کون سی نماز پڑھتے ہیں اب وہ اس کی باتوں پر چڑھنے لگی تھی

جب سے تم میرے گھر میں آئی ہو میری ایک بھی نماز قضا نہیں ہوئی وہ مسکرایا تھا

میں نے تو آپ کو ایک بھی نماز ادا کرتے نہیں دیکھا۔ وہ اسے گھور کر پوچھنے لگی انداز میں شک صاف جھلک رہا تھا

میں تمہیں دکھانے کے لیے نہیں اپنے خدا کو دکھانے کے لیے نماز ادا کرتا ہوں۔ وہ مسکراتے ہوئے بولا تو حورم سر جھکا گئی

کل سے آپ مجھے بھی اٹھا دیجئے گا۔ بولنے کا مطلب صاف تھا کہ وہ بھی نماز پڑھ سکتی ہے۔

جب کہ اس کے منہ بسورنے پر وہ ایک بار پھر سے قہقہ اٹھا

. . . . . .

کیسے شوہر ہیں آپ بیوی کو ستا رہے ہیں اللہ کبھی معاف نہیں کرے گا آپ کو وہ بڑی مشکل سے چہرہ چھپائے ندی کے پاس آئی تھی

اللہ معاف نہیں کرتا جب میں کسی نامحرم سے ملتا بیوی ہو تم میری وہ کھل کر ہنسا تھا

اور بیوی کو تنگ کرنے والوں کو بھی اللہ معاف نہیں کرتا وہ بھنا کر بولی

یہ تو میں نے کسی کتاب میں نہیں پڑھا کہ اللہ نے بیویوں کے لیے الگ قانون بنا کر رکھے ہیں لیکن تم کہتی ہو تو یقین کر لیتا ہوں

وہ مسکراتے ہوئے پتھر پر بیٹھ کر اسے بھی کھینچ چکا تھا۔

قریب سے ہی کچھ پتھر اٹھا کر اس کے ہاتھ میں رکھے

یہ میرا فیورٹ گیم ہے دیکھو تمہارا پتھر زیادہ دور جاتا ہی یا میرا

میں اس کھیل میں بہت ایکسپرٹ ہوں میرا زیادہ دور جائے گا وہ آنکھیں دکھاتی ہوئی اسے چیلنج کر رہی تھی

یہ بات ہے تو پھر ٹرائی کرتے ہیں وہ کہاں اس کے چیلنج کو اگنور کرنے کو تیار تھا دیکھتے ہی دیکھتے اس نے پتھر ندی کی طرف پھینکا جو کافی دور جا گرا

کیا بات ہے بہت اچھی کوشش ہے لیکن یہاں تک میرا چلا جائے گا شازم نے مسکراتے ہوئے کہا

آپ پہنچا کر دکھائیں پھر دیکھنا اپنا حال گویا غنڈہ گردی کی جا رہی تھی۔

ہاہاہا تمہارا یہ انداز مجھے بہت کیوٹ لگتا ہے

اس نے کہتے ہوئے پتھر ندی کی طرف پھینکا۔ لیکن پتھر کی قسمت خراب تھی شازم کی لک وہ تھوڑا سا ہی دور جا کر گر گیا

ہاہاہا میں جیت گئی لائیں نکال کر دے میرا انعام وہ اس کے سامنے ہاتھ نکالتے ہوئے بولی

شازن نے ہنستے ہوئے جیب میں ہاتھ ڈالا ایک بہت نازک سی چیز مٹھی میں دبائے اس کے ہاتھ پر رکھی

شازم شائیں یہ تو بہت خوبصورت ہے بریسلیٹ کو اپنے ہاتھ میں لیتے وہ مسکرا کر بولی

میری بیوی بہت خوبصورت ہے گویا اس نے اس سے جتایا تھا

جس پر زرش نظریں جھکا گئی۔

تھینک یو لیکن اسے پہنائیں تو ایک ہاتھ سے نہیں پہن سکتی میں وہ بریسلیٹ سامنے کرتے ہوئے ہاتھ بھی آگے کر چکی تھی

جب شازم نے مسکراتے ہوئے وہ بریسلیٹ اس کی خوبصورت کلائی میں پہنایا

جسے پا کر وہ بہت خوش تھی چلو ٹھیک ہے اب میں نکلتا ہوں بہت وقت ہو چکا ہے۔ وہ مسکراتے ہوئے جانے لگا لیکن اس کے جانے کا سن کر زرش اداس ہو گئی

جانا تو تھا ہی اسی لیے بنا کچھ بولے اسے خدا حافظ کرنے گئی

یار کچھ دن کے بعد بارات لے کے آؤں گا اس نے مسکراتے ہوئے اس کے گال کھینچے تو وہ کھلکھلا کر ہنس دی

چلے جائیں کیا یاد کریں گے۔ کس سخی منکوحہ سے پالا پڑا ہے۔

وہ شرارت سے کہتی اسے سمجھنے لگی جب سے دور سے کچھ بچوں کے آنے کیا آوازیں سنائی دیں

یا اللہ یہ لوگ اس طرف کیوں آرہے ہیں۔ وہ سہم کر کہتے ہوئے اس کے پیچھے چھپنے لگی

کیا ہو گیا ہے رزش تم اس طرح سے پریشان کیوں ہو رہی ہو وہ اس کی چھپنے پر پریشانی سے پوچھنے لگا

وہ لوگ آرہے ہیں دو مہینے پہلے میں بیٹو کو پیٹ کر گئی تھی اسی کا انتقام لینے آرہا ہے

وہ اس کے پیچھے چھپی ہوئی تفصیل سے بتانے لگی۔ پھر یہ جگہ ناکافی لگی تو بچنے کے لیے ندی کے قریب ہی بڑے سے پتھر کے چھپ گئی

بھیا جی آپ نے یہاں ایک گلابی رنگ کے کپڑوں میں لڑکی کو دیکھا ہے۔ عمر 22 سے 23 سال ہو گی۔ لیکن شکل سے ہی بہت میسنی لگتی ہے وہ اسے تفصیل سے بتاتے ہوئے ساتھ میں اس کے آگے پیچھے دیکھنے پر بھی مصروف تھے

ہاں لڑکی تو میں نے دیکھی ہے لیکن کیوں تم لوگ کیوں پوچھ رہے ہو اس کے بارے میں۔ وہ مسکرا کر ان بچوں کا غنڈے نما اوطار دیکھنے لگا

اس نے نا میرے بھائی کو مارا ہے اسے میں چھوڑوں گا نہیں چھوٹے سے سات آٹھ سالہ بچے جس کے اگلے دو دانت ٹوٹے ہوئے تھے غصے کے عالم میں آگے بڑھتے ہوئے بولا

کیا بات ہے شیر جوان تم نے تو دل خوش کر دیا لیکن کیا تم لوگ نہیں جانتے کہ وہ لڑکی جیسے تم میسنی کہہ رہے ہو اس کی شادی ہونے والی ہے کچھ دنوں میں اور وہ ہمیشہ کے لئے یہاں سے جانے والی ہے تم لوگوں کو چھوڑ کر

یہ آپ کیا کہہ رہے ہو 12 سالہ بچے نے مایوسی سے کہا

سچ ہی تو کہہ رہا ہوں کیا تم لوگ نہیں جانتے

اگر زری باجی چلی جائے گی تو میرے ساتھ کنچے کون کھیلے گا

میرے ساتھ پتنگ کون اڑائے گا مجھے

امی کے جوتوں سے کون بچائے گا۔۔سارے اس کے سامنے اپنے اپنے مسائل بیان کرنے لگے

اب اس سب کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا اب نکلو یہ نہ ہو کہ تم لوگوں کی معصوم شکل دیکھ کر شادی کا ارادہ کینسل کر دوں۔وہ ان رونا دھونا سن کر واقعی پریشان ہو چکا تھا

جبکہ دو بچے تو بیچ سے روتے ہوئے اپنے گھر کی طرف بھاگ گئے تھے تاکہ اپنی امی کو بتائیں کہ ان کی باجی کی شادی ہو رہی ہے

پھر باقب بھی چلے گئے ان کو کیا ضروت تھی بتانے کی میری شادی کے بارے میں دیکھا کتنے اداس ہو گئے۔زرش اداسی سے بولی

ہاں تو تمہیں بچانے کے لئے کہہ رہا تھا شازم نے صفائی پیش کی

لیکن بچے تو اداس ہو گئے نہ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں کبھی کبھی روٹھ جاتے ہیں اسی لئے مارنے کے لیے پیچھے بھاگنے لگتے ہیں لیکن وہ مجھے بہت چاہتے ہیں میں انہیں اداس نہیں کرنا چاہتی تھی۔

اور میں کہہ رہی ہوں اگر یہ لوگ میری شادی پر روئے نہ تو میں نے رخصتی نہیں کرنی وہ بالکل سیریس انداز میں بولی

یہ کیا کر رہی ہو تم ان سب بچوں کے لئے تم شادی

کینسل کرو گی بہت غلط بات ہے میں ہر ہفتے لے کے آیا کروں گا اس کے سختی سے بولنے پر زرش نے اسے گھورا جس پو وہ اپنی بات بدل چکا تھا

اور آپ نے ایک ہفتہ بھی مس کیا نہ تو میں پکی یہاں آجاؤں گی یہ دھمکی تھی یا کچھ اور شازم سمجھ نہیں پایا لیکن زرش سے اب جا چکی تھی

کچھ زیادہ ہی خطرناک بیوی ہے یہ تو وہ گھبراتے ہوئے اپنی گاڑی کی طرف آیا

---

بہرام بڑی مشکل سے اس گھر میں پہنچا تھا

اسے سب سے پہلے سرکاری دفتروں کے چکر کاٹنے پڑے جہاں سے دائم شاہ سوری کا ایڈریس نکالنا اتنا بھی آسان نہ تھا

۔

ایڈریس تو مل گیا لیکن وہاں کسی آدمی نے اسے یہ بھی کہا تھا کہ وہاں تمہیں گھر کے اندر کون جانے دے گا اس لڑکے کو کرسی مل چکی ہے بہت جلد وہ سیاست میں کھڑا ہونے والا ہے

فی الحال تو اپنی فلاحی کاموں پر دھیان دے رہا ہے تاکہ اسے زیادہ سے زیادہ ووٹ ملے۔

لیکن اس شخص کی بات بالکل غلط ثابت ہوئی تھی کیونکہ بہرام جیسے ہی اس کے گھر پہنچا اس کے نوکروں نے سے بہت اچھے طریقے سے بات کی تھی

سر وہ لوگ اسلام آباد کے لیے نکل چکے ہیں آپ اندر آئیں بیٹھے ملازم نے بہت احترام سے بہرام کو مخاطب کیا تھا

کیونکہ اس نے ملازم کو بتایا تھا کہ وہ حورن کا بھائی ہے یعنی کہ اس گھر کی مالکن کا بھائی دائم نے ابھی پرسوں ہی نوکروں کی فوج کو اکٹھا کر کے کہا تھا کے اس گھر کی مالکن اب سے حورم ہے اس کا ہر حکم پتھر پر لکیر ہونا چاہیے مریم سے پہلے اس گھر میں کوئی ملازمہ کام نہیں کرتی تھی۔

لیکن اب مریم کے آجانے کے بعد حویلی کے اندر مریم کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوتا تھا لیکن آج صبح سے مریم نے بھی چھٹی کرنے کا اعلان کر دیا تھا کیونکہ وہ حورم کی وجہ سے یہاں تھی اب حورم جا چکی تھی تو اسے بھی یہاں نہیں رکنا تھا

آپ لوگ پلیز مجھے اسلام آباد میں اس کا ایڈریس بتا سکتے ہیں بہرام نے اپنا غصہ کنٹرول کرتے ہوئے کہا ان لوگوں کے سامنے اس بات کا اظہار ہرگز نہیں کر سکتا تھا کہ وہ یہاں کیوں آیا ہے۔

اور اب وہ ان لوگوں کے بتائے ہوئے ایڈریس کے مطابق اب اسلام آباد جا رہا تھا یہ تو شکر ہے کہ اسلام آباد میں اس کا گھر کا ایڈریس سے مل چکا تھا۔

اب وہ جلد سے جلد اپنی بہن کو واپس لے آئے گا

اسے پرسوں رات تک واپس پہنچنا تھا کیونکہ پرسوں رات شازم اور جازم کی مہندی کی رسم ادا ہونی تھی

جازم تو موجود نہ تھا لیکن تائشہ نے کہا تھا اس کی غیر موجودگی میں ان سب کا ہونا بہت ضروری ہے اور اس نے تائشہ سے وعدہ بھی کیا تھا کہ وہ وقت پر پہنچ جائے گا

بس اب اسے حورم مل جائے۔

. . . . . .

کھٹی میٹھی نوک جوک۔ آگے پیچھے کی حورم کی بے فضول باتوں پر مسکراتے ہوئے۔اس کی شرارتوں کو انجوائے کرتے ہوئے وہ اپنی زندگی کا سب سے خوبصورت ترین سفر کر رہا تھا

وہ لوگ اسلام آباد جانے کے بجائے کہیں اور ہی سفر پر نکل چکے تھے لیکن کہاں یہ بات حورم بالکل نہیں جانتی تھی وہ تو یہی سمجھ رہی تھی کہ وہ لوگ اسلام آباد جا رہے ہیں

دائم کے سارے ورکرز کو بھی نہیں پتا تھا کہ وہ اسلام آباد نہیں آ رہا ہے لیکن نہ جانے دائم کیا سوچ کے اسے اسلام آباد لینے کے لئے بجائے کشمیر کی طرف لے آیا۔زیادہ سفر حورم نے سوتے ہوئے گزارا تھا لیکن اگر وہ جاگ بھی ہوتی تو بھی دائم کو کوئی نقصان نہیں ہوتا کیوں کہ حورم کو پتہ ہی نہیں تھا کہ وہ کس طرف جا رہے ہیں وہ تو خود ان راستوں سے انجان تھی۔

سفر لمبا تھا اس نے حورم کو آرام کرنے کے لیے کہا جس کی وجہ سے اس کا آدھا سفر ہی سوتے ہوئے گزر رہا تھا۔

لیکن وقفے وقفے سے جب وہ جاگتی تو کہیں سوال پوچھتی اسلام آباد میں کیا کیا ہے تاریخی کیا کیا دیکھنے کو ملے گا۔

پھر اپنے پاس موجود انٹرنیٹ کی ساری انفارمیشن بھی اسے دے ڈالی یعنی کہ وہ اس سے انجان تو ہرگز بھی نہ سمجھے وہ پاکستان کے سارے علاقوں کے بارے میں کچھ نہ کچھ جانتی تھی۔

جس سے دائم کو اندازہ ہو چکا تھا کہ وہ آؤٹنگ کافی زیادہ انجوائے کرتی ہے۔اسکول کالج کے سارے ٹرپس میں وہ دل کے ساتھ گئی ہوئی تھی جہاں وہ کراچی کے قریب قریب کے سارے مقامات پر گھوم کر آئی تھی

لیکن اتنے دور آنے کا موقع اسے پہلی بار مل رہا تھا آزاد کشمیر میرپور کوٹلی۔اسلام آباد جہلم تو بہت سارے شہروں کی معلومات رکھتی تھی۔

جسے سن کر ڈائم کو بہت مزہ آرہا تھا اور دائم نے اس سے وعدہ بھی کیا تھا کہ وہ اسے ہر جگہ گھومائے گا

. . . . . .

سچی آپ مجھے بھی اپنے ساتھ شادی پر لے کے جاؤ گے آپ کی ماما پاپا ناراض تو نہیں ہوں گے نہ وانی کو جب سے پتہ چلا تھا کہ وہ اس کے ساتھ شادی پر جارہی ہے اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی جب کہ یاسم یہ سوچ رہا تھا کہ وہ یہ بات انشال سے کیسے کہے کیونکہ اس نے سرسری سے انداز میں وانی سے کہا تھا کہ وہ بھی تو اس کے ساتھ شادی پر چل سکتی ہے جہاں وہ دونوں ساتھ ہوں گے

اور تب سے لے کر اب تک وانی اتنی ایکسائڈ ہو چکی تھی کہ اب وہ اسے انکار نہیں کر سکتا تھا لیکن نشال نے ہر گز اس کی بات نہیں ماننی تھی

اس نشان سے بات کرنے کے بارے میں سوچا لیکن وہ پریشان بھی تھا کیا پتا نشال اسے جانے دے گی یا نہیں۔ایف کورس نہیں جانے دے گی وہ کیوں ایک انجان شخص کے ساتھ اپنی بیٹی کو بھیجے گی۔

وہ نیچے آیا تو نشال بے چینی سے ٹہل رہی تھی۔اس کی پریشانی نوٹ کرتے ہوئے وہ اس سے وجہ پوچھنے لگا

کیا ہوا مکان مالکن جی آپ پریشان لگ رہی ہیں اس کے اس طرح سے پوچھنے پر وہ اسے گھور کر رہ گئی

آپ سے کوئی مطلب نہیں ہے وہ اسے جواب دیتی ہوئی ایک بار پھر سے ٹہلتے ہوئے کسی کو فون کرنے لگی

رائما میرا ایک کام کرو گی۔وہ باہر کی طرف جارہا تھا جب اس کی آواز پر پلٹنے پر مجبور ہو گیا

یار میرے آفس میں ورکشاپز چل رہی ہیں۔اگر تم برا نہ مانو تو وانی کو تین چار دن کے لئے اپنے پاس رکھ لو گی مطلب میں وہاں اسے لے کر نہیں جا سکتی آفس کی ساری ورکرز میرے ساتھ ہیں۔

یاسم باہر جانے کی بجائے وہیں سے واپس اندر آ کر بیٹھ گیا

نہیں کوئی بات نہیں میں کسی اور سے پوچھتی ہوں ورنہ ورکشاپز کینسل کر دوں گی وہ پریشانی سے فون رکھتے ہوئے بولی

کیا ہوا مکان مالکن جی آپ بہت پریشان لگ رہی ہیں آپ ورکشاپز جا رہی ہے اسے بھی آج صبح ہی پتہ چلا تھا کہ اس کے آفس کے سارے ممبرز ورکشاپز کے لیے جا رہے ہیں

نشال بنا کوئی جواب دیں اندر جانے لگی۔وہ اب تک اسے اپنا گھر کرائے پر دینے کے لیے پچھتا رہی تھی

میں پچھلے سال ہو کے آیا ہوں آپ کو وانی کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ویسے بھی میری بہن کی شادی اور وہاں میرے ساتھ چلنا چاہتی ہے۔

وہ اس کے پیچھے آتے ہوئے تیز تیز بولا تھا

کوئی ضرورت نہیں ہے میں اپنی بیٹی کا خیال رکھ سکتی ہوں اسے گھورتے ہوئے بولی۔

ہاں دیکھ رہا ہوں کس طرح سے خیال رکھ رہی ہیں کبھی ایک سے ہی سے پوچھ رہی ہیں کبھی دوسرے سے پوچھ رہی ہیں اور جو سنبھالنے کے لیے تیار ہے اس سے پوچھ ہی نہیں رہی۔

یاسم ابھی بول ہی رہا تھا کہ وانی اپنی کچھ ڈریس لے کر حاضر ہو گئی

مامامیری ساری پیاری،میسری ڈریس پیک کر دیں میں زیلہ پھوپھو کی شادی پے جارہی ہوں۔وہ معصومیت سے کہتی ڈریس اس کے حوالے کر رہی تھی

جب کہ اس کے پھوپو کہنے پر جہاں یاسم مسکرایا تھاوہی نشال کی آنکھیں پھیل گئیں

یہ پھوپو کیسے کہہ رہی ہو تم وہ غصے سے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی

میری بہن کو اس کی شادی ہے نہ جواب یاسم کی طرف سے آیا

آپ خاموش رہیں بیچ میں مت بولیں اور آپ کی بہن ہر گز بھی میری بیٹی کی پھوپو نہیں ہے وہ نہ جانے شخص کے ساتھ کون کون سا ناشتہ بنا رہی تھی نشال تو سن کر ہی پریشان ہو گئی

لیکن ماما دوست نے تو کہا تھا کہ وہ میری پھوپھو ہیں وہ انتہائی معصومیت سے بولی

جبکہ یہ بات تو وہ بھی سمجھ سکتی تھی کہ اتنی بڑی بڑی باتیں اس کی چھوٹی سی بیٹی کے ذہن میں اپنے آپ نہیں آسکتی

دیکھیں مسٹر یاسم اپنے آپ کو اور اپنے رشتہ داروں کو ہم سے دور رکھے ہمارا آپ سے یا آپ کے کسی بھی فیملی ممبر سے کوئی تعلق نہیں ہے خدارا زبردستی تعلق بھی مت بنائیں

میری بیٹی بیوقوف ہو سکتی ہے لیکن میں نہیں ہوں۔سب سمجھ میں آرہا ہے مجھے۔وہ غصے سے کہتی وانی کا ہاتھ پکڑے اپنے کمرے میں لے گئی اور دروازہ بھی ٹھاہ سے بند کر دیا

یہ تو بہت اچھی بات ہے مکان مالکن جی کہ آپ کو سب کچھ سمجھ آرہا ہے۔فیوچر میں آسانی رہے گی وہ مسکراتے ہوئے واپس سیر ھیاں چڑھنے لگا جبکہ دماغ میں یہ سوچ بیٹھی ہوئی تھی کہ وانی کو اپنے ساتھ لے کر کیسے جائے کیونکہ اب اس معصوم بچی کا دل کو خراب کر نہیں سکتا تھا

. . . . . .

وہ ایک ہوٹل میں کھانا کھانے کے لیے رکے جہاں باہر میر پور ہوٹل کا بورڈ دیکھ کر حورم اسے گھورنے لگی

آپ کتنے بڑے جھوٹے ہیں آپ کو کیا لگا آپ مجھے نہیں بتائیں گے تو پتہ نہیں چلے گا یہ اسلام آباد نہیں ہے۔شاہ نے اسے بورڈ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا تھا اسی لیے اس کی معلومات پر تھوڑا حیران ہوا تھا

ارے واہ تمہیں کیسے پتہ چلا ہم میر پور میں ہیں کیا تم یہاں پہ لے آئی ہو۔وہ حیرت کا اظہار کرتے ہوئے پوچھنے لگا

نہیں میں پہلے کبھی یہاں آئی تو نہیں لیکن میں ان پڑھ گنوار نہیں ہوں میں پڑھ سکتی ہوں وہ بورڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی

وہ مسکرایا پھر سوچا اگر اسے پتہ چل ہی گیا ہے تو پھر یہاں پہ بے کار میں اس ہوٹل میں کھانا کھانے کی بجائے وہ اسے اسی ہوٹل میں لے جاتا جہاں وہ قیام کر رہے تھے۔

آپ نے مجھے بے وقوف بنانے کی کوشش کی لیکن میں نہیں بنی اس کے بات سن کر وہ مسکرایا

لیکن میں تمہیں بے وقوف بنانے میں کامیاب ہو چکا ہوں میں تمہیں اسلام آباد کا کہہ کر میر پور لے آیا ہوں وہ ہنسا تھا نہ جانے کیوں اس کے ساتھ فضول باتیں کر کے اسے اچھا لگ رہا تھا

وہ کب کسی سے اتنا بولتا تھا دس سال جیل میں رہ کر وہاں پر بھی وہ صرف ضرورت کے وقت ہی بات کرتا تھا اس کال کوٹھڑی میں وہ اپنے آپ کو اتنا ہی تنہا محسوس کرتا تھا جتنا پچھلے چھ سال سے اپنی حویلی میں کر رہا تھا

لیکن فقط چار دن چار دن میں یہ لڑکی اس کے لیے کیا سے کیا ہوتی جا رہی تھی

آپ کے پاس الفاظ نہیں ہیں کیا وہ اسے دیکھ کر گاڑی میں بیٹھتے ہوئے حیرانگی اور مایوسی سے پوچھنے لگی

کیوں تمہیں ایسا کیوں پوچھ رہی ہو وہ ہنستے ہوئے بولا

ارے نہ تو آپ بولتے ہیں نا آپ ڈانٹتے ہیں انہیں کوئی جوک سناتے ہیں کتنے

بورنگ ہیں آپ۔

لیکن تمہیں بیوقوف بناتا ہوں۔وہ اس کی بات کاٹ کر بولا۔

لیکن میں نے بورڈ پڑھ لیا تھا۔حورم اسے گھورتے ہوئے بولی کیا وہ واقعی ہی اسے بے وقوف بنانے میں کامیاب ہو چکا تھا

ہاں لیکن تمہیں تو یہی لگا تھا نا کہ میں تمہیں اسلام آباد لے کے آیا ہوں۔

تو بے وقوف تو تم بن گئی۔

اس کے اس طرح سے کہنے پر حورم منہ بسور کر بیٹھ گئی وہ بار بار سے بے وقوف کہے جا رہا تھا جو جانو سائیں کی شان کے خلاف تھا

ہوٹل آتے ہی وہ اس کا بنا ہوا منہ دیکھ کر مسکرایا

جبکہ ساتھ ہی اس کا ہاتھ تھام کر۔اس ہوٹل کے اندر لے گیا لیکن وہ کہاں جانتا تھا کے آگے ہی کوئی اور مصیبت اس کا انتظار کر رہی ہو گی

کیسے ہو دائم بابا اپنے چچا سے نہیں ملو گے۔اچانک پیچھے سے آنے والی آواز پر پہلے تو وہ پریشان ہو گیا پھر حورم کو دیکھنے لگا

تمہارے نکاح کی خبر سنی بہت بہت مبارک ہو لیکن ہمیں بھی بلا لیتے اپنے نکاح پر رشتہ دارے تمہارے یہ بیوی ہے تمہاری۔سامنے کھڑے شخص نے حورم کو دیکھتے ہوئے کہا جو اس نے اپنے پیچھے چھپانے کی کوشش کر رہا تھا

یہ حوریہ کی بیٹی ہے نا وہ مقدم شاہ کی بیٹی ہے۔اگلے ہی لمحے وہ اپنا شوخ لہجہ بلائے سیریس انداز میں پوچھنے لگا

جب کہ حورم کو حیرانگی ہوئی تھی یہ شخص اسے کیسے جانتا ہے

یہ بیوی ہے تمہاری

ہم بعد میں بھی لے گیا آپ سے وہ زبردستی اس کا ہاتھ پکڑ کر گھسیٹ کر اپنے ساتھ لے جانے لگا

مقدم شاہ کی بیٹی سے شادی کر لی تم نے۔کیا تم جانتے نہیں ہو مقدم شاہ کون ہے کیا تم جانتے نہیں ہو اس سے تمہارے ساتھ کیا کیا تھا وہ آدمی پیچھے سے چلا چلا کر بول رہا تھا جبکہ حورم سے اپنے باپ کے نام پر اس طرح کی بے ادبی برداشت نہیں کر پا رہی تھی

وہ کون ہیں اور میرے بابا سائیں کا نام اس طرح سے کیوں لے رہے تھے وہ جیسے ہی کمرے میں آئی اگلے ہی لمحے دائم کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوا کر غصے سے بولی

وہ بے ادبی سے نہیں لے رہے تھے ہر وہ تمہارے بابا سائیں کو بہت اچھے سے جانتے تھے۔واقفیت تھی ان لوگوں کی ہم عمر تھے اور ہم عمر لوگ ایک دوسرے کو ایسے ہی بلاتے ہیں وہ اپنی پیشانی مسلتے ہوئے بات کو سنبھالنے لگا

مطلب میرے بابا سائیں کے دوست تھے تو آپ نے مجھے ان سے ملنے کیوں نہیں دیا اور وہ آپ کو آپ کے چچا کیوں کہہ رہے تھے کیا وہ آپ کے چچا ہیں

وہ پھر سے ایکسائیڈ سی پوچھنے لگی

ہاں میرے چاچا ہے لیکن سگے نہیں تم یہاں آرام کرو باہو مت نکلا میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں وہ کہتا ہوا بنا پلٹے باہر نکل کر دروازہ بند کر چکا تھا

مظہر شاہ سوری یہ تم نے اچھا نہیں کیا۔ تمہیں اس طرح سے حورم کے سامنے نہیں آنا چاہیے تھا وہ غصے سے برا ہوا وہیں دروازے کے باہر کھڑا تھا وہ جتنا ان سوالوں سے بچنے کی کوشش کر رہا تھا یہ سوال اتنا ہی اس کے سامنے آ رہے تھے۔

مجھے اس سے ملنا ہو گا اسے روکنا ہو گا اس سے پہلے کہ وہ جانو سائیں کو کچھ بتا دے مجھے خود اسے سب کچھ بتانا ہو گا

وہ پریشانی سے تیز قدم اٹھاتا ہوا نیچے آیا تھا

. . . . . .

کیا مطلب ہم لوگ گاؤں جائیں گے وہ کل ہی گاؤں سے واپس آیا تھا اور آج صبح اسے تائشہ نے بتایا تھا کہ وہ سب لوگ ہو جائیں گے اور اپنے گاؤں والے گھر میں ہی ان کی شادی ہو گئی

شازم کو تائشہ کا فیصلہ بہت ہی اچھا لگا تھا۔یعنی اس کی شادی وہی ہو گی جہاں وہ پیدا ہوا ہے یہ تو بہت خوشی کی بات تھی

زمل کو بھی یہ فیصلہ بہت اچھا لگا تھا کیونکہ کافی وقت سے وہ اپنے بابا سے ملنے نہیں جا سکی تھی۔

ہاں حیدر بھائی نے یہ فیصلہ کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ ہم اپنے پرانے گھر میں ہی شادی کریں گے ہمارے گھر سے بارات حیدر بھائی کے گھر جائے گی

اور اس دن سے ایک دن پہلے ساتھ والے گھر میں بھی آجائے گی تائشہ شازم کا دیکھ کر مسکرائی تو وہ بھی مسکرا دیا

اور پھر ایک بارات میرے گھر میں آئے گی اس بات کا تائشہ نے زمل کو زبردستی اپنے گلے لگایا جو ہمیشہ کی طرح اپنی شادی کی بات سن کر چڑ چکی تھی

مجھے یقین ہے وہ لڑکا تمہیں بہت پسند آئے گا۔تائشی نے محبت سے اس کے گال چوم کر کہا تو زمل بھی مسکرا دی۔اب وہ صرف اس لڑکے کے لئے اپنی ماں کا موڈ نہیں خراب کر سکتی تھی

. . . . .

بابا سائیں میں گاؤں نہیں جانا چاہتی آپ کو تو پتہ ہے مجھے گاؤں کا ماحول پسند نہیں ہے ہر طرف مٹی دھول پلیز سمجھنے کی کوشش کریں آپ خود پھوپو سائیں سے بات کریں۔

وہ حیدر کے سر پر سوار اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی

لیکن حیدر اس کو سمجھنے کے بجائے الٹا اسے ہی سمجھانے بیٹھ گیا۔

اور پھر جب کافی دیر کے بعد بھی وہ نہ سمجھی تو روٹھ کر کمرے میں آگئی

ہر چیز میں زبردستی کرنا ضروری ہے کیا اپنی مرضی سے اپنی پسند کی جگہ تک ڈیسائیڈ نہیں کر سکتی میں شادی کے لیے وہ کافی زیادہ بیزار لگ رہی تھی

جب اس کا فون بجا

جازم کا نمبر دیکھ کر پہلے تو اس کا دل ہی نہیں چاہا کہ وہ اس سے بات کرے لیکن وہ اپنے بابا کی ناراضگی مول نہیں لے سکتی تھی۔

اسلام علیکم۔اس نے مروتاً سلام کیا

وعلیکم سلام ایک بات میری کان کھول کر سن لو تمہاری شادی وہی پر ہو گی جہاں تمہارے گھر والے چاہتے ہیں زیادہ نخرے دکھانے یا ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں ہے

یہ نہ ہو کہ جو شادی چار پانچ دن بعد ہونے والی ہے وہ آج ہی ہو جائے وہ انتہائی غصے سے بول رہا تھا

جازم کیوں ہر بات پر زبردستی کر کے ضد لگا رہے ہیں میرے ساتھ میری اپنی بھی کوئی زندگی ہے اس کا حکم دیتا انداز اسے بھی غصہ دل آ گیا

اوور یلی۔۔وہ طنزیہ مسکرایا

ابھی کہاں جانے من ابھی تمہاری غلامی کی شروعات بھی نہیں ہوئی خاندانی بیویوں سے ان کی مرضی نہیں پوچھی جاتی

۔

ابھی تک تم ٹھیک سے میری خاندانی بیوی بنی ہی نہیں اور تھک گئی ابھی تو بہت لمبا سفر طے کرنا ہے۔ جاؤ تیاری پکڑو ۔کیونکہ اگر میں آیا نہ تو تمہارے لیے اور مشکل ہو جائے گی وہ اسے کہتا ہوا فون رکھ چکا تھا

جب کہ وہ غصے سے فون کو دیکھتے ہوئے اس کا انداز نوٹ کر رہی تھی

کیا اس سے پہلے اس نے کبھی اس سے اس طرح سے بات کی تھی اس کا انداز اسے سوچنے پر مجبور کر رہا تھا۔

تو کیا یہ سچ میں مجھے اپنا غلام بنا کر رکھے گا وہ سوچتے ہوئے فون کو گھور رہی تھی لیکن اب اس کے پاس بولنے کے لئے کچھ بھی نہیں تھا

---

جانو سائیں مسلسل ادھر سے اُدھر گھومتی اس کے واپس آنے کا انتظار کر رہی تھی کافی دیر تک جب وہ نہ آیا تب خود ہی باہر نکلنے لگی لیکن باھر سے دروازہ لاک دیکھ کر پریشان ہو گئی

مطلب وہ مجھے بند کر کے چلے گئے میں کیا کوئی چور ڈاکو ہوں جو مجھے جیل میں بند کر دیا جانو سائیں منہ بسور کر واپس بیڈ پر آ بیٹھی۔

اور روز کی طرح اپنا اہم ترین کام بہرام کا نمبر یاد کرنے کی کوشش کرنے لگی اسے کبھی بہرام کا نمبر یاد کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی تھی اور نہ ہی اسے کسی کا نمبر زبانی آتا تھا۔

کیونکہ سب کے نمبر تو اس کے موبائل فون میں سیو تھے۔

بہت کوشش کے بعد بھی اسے کوئی نمبر یاد نہیں آیا کبھی وہ اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگتی تو کبھی ٹی وی آن کر لیتی کبھی بیڈ پر لیٹ جاتی تو کبھی صوفے پر آ کر بیٹھ جاتی اسے ایسا کبھی نہیں لگتا تھا کہ وہ اسے یہاں آ کر یوں بھول جائے گا۔

اب تو بھوک بھی بہت زوروں کی لگی تھی۔ لیکن کمرہ باہر سے لاک تھا

کمرے میں لگے فون کی گھنٹی بجی تو اس نے فوراً ریسیور اٹھایا تھا

میم آپ کو کچھ چاہیے ایک نسوانی سی آواز اس کے کانوں میں گونجی یہ وہی کاؤنٹر والی لڑکی تھی جو بڑی دلچسپ نظروں سے دائم دیکھ رہی تھی

نہیں مجھے کچھ بھی نہیں چاہیے وہ کیا ہے نہ جب تک میرے شوہر نہیں آ جاتے تب تک میں کچھ بھی نہیں کھاؤں گی جانو سائیں شرمانے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولی

آپ ان کے وائف ہیں لیکن لڑکی کو حقیقت جان کر دکھ ہوا تھا وہ تو دائم کی نظر میں نمبر بنانے کے لیے اسے فون کر رہی تھی

تو آپ کو کیا لگا تھا حورم اس کی کیفیت کو محسوس کرتے ہوئے مسکرا کر بولی

نہیں کچھ نہیں جب سر ائیں آپ کے لیے کھانا بھیج دوں گی وہ مایوسی سے کہتے فون رکھ چکی تھی جبکہ اس کی آواز سن کر جانو سائیں کو بڑا مزا آ رہا تھا

بڑی آئی میرے شوہر پر دورے ڈالنے والی جانو سائیں بڑبڑاتے ہوئے فون پٹخ چکی تھی

. . . . . .

صبح سے شروع ہوا سفر شام کو ختم ہوا تھا وہ اسلام آباد تو پہنچا یا تھا لیکن اس کے اس ایڈریس پر بھی اسے جانو سائیں کی کوئی خبر نہیں مل رہی تھی جانو سائیں یہاں پر بھی نہیں تھی اور نہ ہی دائم یہاں لے کر آیا تھا لیکن ملازموں کا کہنا تھا کہ وہ لوگ یہاں آنے والے تھے۔ لیکن ابھی تک پہنچیں نہیں۔

اس کی نظر ایک آدمی پر پڑی جو اسے خود سے چھپتا ہوا محسوس ہوا یہ آدمی اس سے کیوں چھپ رہا تھا بہرام سوچنے پر مجبور ہو گیا شاید یہ آدمی ان لوگوں کے بارے میں کچھ جانتا تھا

وہ وہاں سے خاموشی سے باہر آ گیا لیکن کہیں گیا نہیں وہ آدمی کے باہر نکلنے کا انتظار کر رہا تھا

تھوڑی دیر کے بعد وہ آدمی کسی کام کے لئے باہر نکلا اور تھوڑہ ہی آگے جا کر بہرام نے اس کا پیچھا کرتے ہوئے اپنی گاڑی اس کی گاڑی کے سامنے لا کر روکی

تم میرا پیچھا کیوں کر رہے ہو شاید وہ آدمی بھی سمجھ چکا تھا کہ وہ اس کے پیچھے آ رہا ہے

وجہ تم بہت اچھے طریقے سے جانتے ہو بتاؤ میری بہن کہاں ہے

میں نہیں جانتا اگر جانتا تو بتا دیتا مجھے کوئی تمہارا ڈر نہیں ہے واجد غصے سے بولا تھا جبکہ اس کے بات سن کر بہرام ہنس دیا

لیکن تمہیں ایسا کیوں لگا کہ میں تمہیں ڈر آنا چاہتا ہوں تمہیں ڈرا کر مجھے کوئی فائدہ ہو گا کیا بہرام نے ہنستے ہوئے کہا تھا یقیناوہ اس کے بارے میں سب کچھ جانتا تھا

کیونکہ تم بہرام شاہ ہو دائم سے کے دشمن اور یہاں پر تم اپنی بہن سے ملنے نہیں بلکہ اسے اپنے ساتھ لے جانے آئے ہو لیکن کان کھول کر سن لو دائم سر اسے کہیں نہیں جانے دیں گے۔ واجد نے تپتے لہجے میں کہا

جب بہ رام کسی بھی بات کا لحاظ کئے بغیر اس کے منہ پر ایک مکار جھاڑ چکا تھا

اگر ایسی ہی بات ہے تو بتاؤ میری بہن کہاں ہے میں بھی تو دیکھوں تمہارے دائم شاہ سوری میں کتنی ہمت ہے ویسے اگر اس میں ہمت ہوتی تو سامنے سے وار کرتا پیچھے سے میری بہن کو کڈنیپ کر کے نکاح نہیں کرتا۔

تمہارا دائم سوری تو بزدل نکلا سامنے سے وار کرنے کی ہمت نہیں تھی اس میں بہرام غصے سے کہتا ہے اس کا گربان پکر چکا تھا

وہ جیسے بھی ہیں کم از کم تم جیسے نہیں ہیں اپنی غلطیوں کا الزام دوسروں پر نہیں لگاتے اپنے کیے کے گناہوں کی سزا دوسروں کو نہیں دیتے واجد بھی بھرا پڑا تھا

حویلی میں آگ میں نے نہیں لگائی تھی سمجھے بہرام کو ایک ہی بات بار بار سن کیا غصہ آنے لگا تھا

حویلی میں آگ تمہارے دائم شاہ سوری نے لگائی تھی میرے خاندان کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ اس نے اپنی بہن اور ماں کو بھی مار ڈالا اتنا گھٹیا ہے تمہارا دائم شاہ سوری۔

اس کے علاوہ جانو سائیں کے پاس پہنچنے کا اور کوئی راستہ نہ تھا اسی لیے وہ زرا نرم ہوا

اگر ایسی بات ہے تو ثابت کرو کہ یہ سب کچھ دائم شاہ سوری نے کیا ہے بھولو مت تم دونوں کو گاوں والوں کی گواہی پر جیل کاٹنے پڑی تھی۔

کیونکہ گاؤں کے ملازموں نے تم لوگوں کو آگ لگاتے ہوئے دیکھا تھا یا شاید آگ بجھاتے ہوئے اس کے علاوہ تم دونوں کے پاس ہی ایک دوسرے کو گناہ گار ثابت کرنے کا کوئی راستہ نہیں ہے

اگر تم خود کو بے گناہ کہنے کی ہمت رکھتے ہو تو دائم شاہ سوری کو بھی بے گناہ کہنے کی ہمت رکھو۔ اگر تم نے کچھ نہیں کیا تو انہوں نے بھی کچھ نہیں کیا خود سوچو ایک 14 سالہ بچہ ایک بارہ سالہ بچہ کیسے آگ لگا سکتے ہیں وہ بھی اتنی بڑی حویلی میں واجد نے سمجھانا چاہا یہ وہی بات تھی جو اتنے عرصے سے دائم کو سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا کہ 14 سال کا بچہ حویلی میں آگ کیسے لگا سکتا ہے

اور اب وہ یہی بات بہرام کو سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا کہ ایک بارہ سال کا بچہ حویلی کو کیسے لگا سکتا ہے۔

لیکن نہ تو دائم سمجھنے کو تیار تھا نہ ہی بہرام اور وہ ایک دوسرے کو ہی گناہ گار سمجھتے تھے اپنوں ہی کے ہی موت کی سزا میں وہ جیل کاٹ کے آ چکے تھے

اور بچپن سے ہی ایک دوسرے سے بے انتہا نفرت کرتے تھے تو اب وہ کیسے مان لیتے کہ ان کی سوچ غلط ہے

دیکھو تم مجھے بس یہ بتا دو کہ میری بہن کہاں ہے اس بات پر ان کے لہجے میں التجا تھی واجد جانتا تھا کہ وہ اسے بتائے بغیر یہاں سے جانے نہیں دے گا۔

وہ اسے بتانا نہیں چاہتا تھا لیکن دائم نے کسی کو منع بھی نہیں کیا تھا

لیکن شاید دائم کو پتہ تھا کہ بہرام یہاں ضرور آئے گا اسی لئے وہ اسلام آباد جانے کی بجائے مہر پور جا چکا تھا

واجد جانتا تھا کہ دائم حورم سے بہت محبت کرتا ہے اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ دونوں الگ ہوں لیکن جب تک بہرام اور دائم کی دشمنی چلتی رہے گی ان دونوں کا ایک ہونا بھی بہت مشکل تھا ان دونوں کو سامنے بیٹھ کر اس مسئلہ کو سمجھانا تھا اسی لیے واجد نے اسے بتا دیا کہ وہ میر پور گیا ہوا ہے

. . . . . .

کیا تم یہ یقین سے کہہ رہے ہو کہ وہ حوریہ اور مقدم کی بیٹی ہے

یقین سے نہیں بلکہ پورے یقین سے کہہ رہا ہوں کہ وہ لڑکی مقدم شاہ کی بیٹی ہے اور اب دائم کے نکاح میں ہے دائم کیسے اس طرح سے اپنے ہی باپ کے قاتل کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے کیا وہ جانتا نہیں ہے کہ کس طرح مقدم کی وجہ سے اس کا باپ مر گیا تھا

اس کا باپ بے گناہ ہوتے ہوئے بھی مقدم شاہ کے فیصلے کی وجہ سے موت کے گھاٹ اتر گیا تھا

یہ مقدم شاہ کی ہی بیٹی ہے لیکن میرے خیال میں وہ کچھ بھی نہیں جانتی اس سب کے بارے میں وہ تو حویلی کی بربادی اس کی وجہ بھی نہیں جانتی مظہر نے کہا

جب کہ اس کی بات سن کر دوسرا آدمی ہنس دیا تھا

یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ وہ حویلی کی بربادی کی وجہ نہیں جانتی ہم اسے حویلی کی بربادی کی وجہ بتائیں گے لیکن اپنے الفاظ میں۔ دوسرے آدمی نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا تو مظہر نے بھی اس کا بھرپور ساتھ دیا

کتنی آسانی سے تم نے ہمیں ہماری جائیداد سے الگ کر دیا تھا دائم شاہ سوری کتنی آسانی سے تم نے ثابت کر دیا کہ ساری جائیداد پر صرف اسرار شاہ سوری کا حق ہے جب کہ ہم بھی اس کے رشتہ دار ہیں اسی کے بھائی ہیں سب اس کا ہی سہی لیکن بھائیوں کا حصہ بنتا ہے

کتنی آسانی سے اپنے باپ کی ساری جائیداد پر قبضہ کر لیا اور ہمیں صرف وہ فیکٹری اور حویلی پکڑا دی جیسے ہمارا کوئی حق ہی نہیں اب ہم تمہیں بتائیں گے دائم شاہ سوری کہ ہم سے ہماری جائیداد کو الگ کر کے تم نے کتنی بڑی غلطی تھی ہے

اب صفائیاں دیتے رہنا ساری زندگی اس لڑکی کو مظہر اور منیر قہقہے لگاتے ہوئے ہنسے

. . . . . .

نہیں نشال آپ کے کام میں بہت ساری غلطیاں ہیں آپ کو ورکشاپ جوائن کرنی ہی پڑے گی اور ویسے بھی آپ کی بیٹی کا مسئلہ حل ہو رہا ہے دیکھیں یاسم اسے اپنے ساتھ لے جانے کو تیار ہے اور ویسے بھی آپ کی بیٹی اس کے ساتھ کافی اٹیچڈ ہے۔

نشال کے آفس آنے سے پہلے ہی وہ ارحم کے سامنے پوری بات رکھتے ہوئے اس سے وعدہ لے چکا تھا کہ وہ نشال کو وانی کے لیے منا کر رہے گا

دیکھیے نشال یاسم میرا بچپن کا دوست ہے اسے بہت اچھے طریقے سے جانتا ہوں آپ اس پہ نہ سہی لیکن مجھ پر یقین کر سکتی ہیں میں آپ کی بیٹی کی گرنٹی لیتا ہوں ارحم نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

لیکن اس کی بات سے صاف ظاہر تھا جب تک وہ ہاں نہیں کرتی ارحم اسے یہاں سے اٹھنے نہیں دے گا

باس کے بار بار کہنے پر آخر اسے ماننا ہی پڑا۔

جب کہ اس کے ہاں کرنے پر یاسم بہت خوش ہو چکا تھا وانی بھی کل رات سے اس سے ناراض تھی بالکل بات نہیں کر رہی تھی اس کا کہنا تھا کہ اس کے دوست کے ساتھ شادی پر جانے دو۔

نشال نے مجبور ہو کر ہاں میں سر ہلا دیا

. . . . . .

کل مہندی کی رسم ادا ہونی تھی سب لوگ یہاں سے گاؤں جانے کے لئے تیاری مکمل کر چکے تھے بہرام نے فون پر کہا تھا کہ وہ مہندی کی رسم شروع ہونے سے پہلے پہنچ جائے گا

زیلہ بھی اداس دکھنے کی بجائے ماں باپ کی خوشی کے لئے نہ صرف ان کے ساتھ مل کر شاپنگ کر رہی تھی بلکہ بھرپور خوشی کا مظاہرہ بھی کر رہی تھی آخر وہ اپنی وجہ سے اپنے والدین کو دکھ نہیں پہنچا سکتی تھی۔

نور نے پھر باتوں ہی باتوں میں حیدر سے کہا تھا کہ وہ یاسم سے ضرور بات کرے

جس پر حیدر نے اسے یقین دلایا تھا کہ اسے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے یاسم انکار ہرگز نہیں کرے گا۔

ساری تیاری مکمل ہو چکی تھی حیدر اپنی حویلی واپس کھلوا چکا تھا جو کہ دادی کی وفات کے بعد وہ ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر شہر آ گیا تھا

تائشہ بھی جنید کی موت کے بعد اپنے بچوں کو لے کر شہر آ گئی تھی لیکن اب واپس جاتے ہوئے اسے ایک الگ کی خوشی مل رہی تھی۔

. . . . . .

وہ واپس آیا تو جانو سائیں منہ بسورے بیٹھی تھی کاؤنٹر پر کھڑی لڑکی اسے بتا چکی تھی کہ اس نے کچھ بھی آرڈر نہیں کیا اسی لئے وہ آتے ہوئے کھانے کا آرڈر کر آیا تھا

سوری یار مجھے پتا نہیں چلا دروازہ کب بند ہو گیا وہ جس طرح سے کمرے سے باہر نکلا تھا اسے واقع ہی دھیان نہیں رہا تھا کہ وہ کمرے میں اکیلا نہیں بلکہ حورم اس کے ساتھ آیا ہے۔

اور باہر سے دروازہ لاک کر دیا تھا لیکن اس وقت اس کے ذہن میں حورم بالکل بھی نہیں صرف اپنا چاچا مظہر تھا جسے تین چار گھنٹے ڈھونڈ ڈھونڈ کر خوار ہو کر واپس آیا تھا۔

اچھا ٹھیک ہے یار ناراضگی بعد میں دکھا لینا آؤ کھانا کھا لو ہمیں یہاں سے نکلنا ہے وہ اسے مناتے ہوئے بولا

کیا مطلب نکلنا ہے کہاں جا رہے ہیں ابھی آئے ہوئے ائم ہی کتنا ہوا ہے ہمیں یہاں میں تو فی الحال کہیں نہیں جانا چاہتی کھڑکی سے ہوٹل کا ویو بہت اچھا لگ رہا تھا اور دوسرا ائم اسے بالکل باہر نہیں جانے دیا تھا

اور اب اچانک سے وہ کہہ رہا تھا کہ وہ یہاں سے چیک آؤٹ کر رہے ہیں۔

اب صبح ہی تو آئے تھے اور اب اچانک ہی واپسی اس کو تو اس کی بالکل بات اچھی نہیں لگی

میں نہیں جاؤں گی اگر آپ جانا چاہتے ہیں تو بے شک جائیں وہ بریانی سے بھرپور انصاف کرتے ہوئے بولی

لیکن جانو سائیں تم رات کو یہاں اکیلی کیسے رہو گی تمہیں تو پتہ ہے کہ یہ جنگل میں ہوٹل بنا ہے اور میں نے تو سنا ہے کہ یہ ہوٹل جس جگہ بنا ہے یہاں پہلے قبرستان ہوا کرتا تھا یقیناً یہاں پر۔۔۔۔۔

چڑیلیں ہوں گی وہ اس کے بات کاٹ کر سہمے ہوئے لہجے میں بولی تو دائم اپنی مسکراہٹ دبا گیا

پھر تو ہمیں یہاں ایک سیکنڈ نہیں رکنا چاہیے لیکن ہم جائیں گے کہاں وہ صوفے سے اٹھ کر بالکل اس کے ساتھ آ گئی تھی۔

کہیں نہ کہیں تو جانا ہی ہو گا میں نے سنا ہے کہ وہ چڑیل بہت خوبصورت لوگوں پر حملہ کرتی ہے میری تو چلو کوئی بات نہیں لیکن تم

آپ مجھ سے زیادہ خوبصورت ہیں وہ آپ پر بھی حملہ کر سکتی ہیں اپنے پے آئی بات پر وہ فوراہی بدل گئی

دائم اس تعریف پر لب دبا گیا اب وہ اس کے سامنے ہنس کر آپنے مذاق کا بیڑا غرق نہیں سکتا تھا

وہ یہاں بالکل بھی نہیں رکھنا چاہتا تھا ایک بار مظہر اسے دیکھ چکا تھا یقیناوہ دوبارہ یہاں ضرور آئے گا دائم نے جیل سے نکلتے ہی سب سے پہلے اپنے باپ کے وہ جائیداد واپس لی تھی جس پر وہ لوگ پچھلے دس سال سے قبضہ کیے ہوئے تھے

وہ اپنے باپ کی جائیداد پر سوائے اپنے اور کسی کا حق نہیں سمجھتا تھا۔ اسے اپنے باپ کا خواب پورا کرنا تھا جو وہ نہیں بن سکا وہ بننا تھا اور اگر اس کے لئے ساری جائیداد اس کے فلاحی کاموں میں استعمال ہوتی ہے تو اس میں کچھ بھی غلط نہیں تھا۔

اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اپنے باپ کی ساری دولت اس کام میں خرچ کرے گا جس کے لئے اس کا باپ کرتا تھا

وہ اپنے سوتیلے چاچا اور تایا کی عیاشی کے لیے اپنے باپ کی محنت کی کمائی کو ضائع نہیں ہونے دے گا بس اسی لیے اس نے پانچ سال پہلے سارے کاغذات اور ثبوتوں کے طور پر ثابت کیا تھا کہ وہ اس جائیداد کا اکلوتا وارث ہے۔

اور اس کے باپ نے مرنے سے پہلے یہ سب کچھ اس کے نام کیا تھا۔

لیکن دائم نے پھر بھی ہم لوگوں کو اپنے باپ کی جائیداد سے ایک فیکٹری اور حویلی دی تھی اسے یقین تھا وہ لوگ اسے بھی بیچ کھائیں گے اسی لئے اب تک وہ فیکٹری حویلی بھی اسی کے نام تھی

ورنہ وہ لوگ اس وقت تک بھوکے مر رہے ہوتے

دائم کے چاچا اس کا احسان ماننے کے بجائے اس کی باقی کی دولت کے پیچھے بڑے تھے۔

وہ اپنے باپ سے بھی نفرت کرتے تھے جو سب کچھ ان لوگوں کو دینے کے بجائے اسرار کے نام کر گیا تھا۔

اسرار شاہ کے باپ نے دو شادیاں کی تھیں پہلی شادی میں ان کے تین بچے تھے جن میں دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی

جب کہ دوسری شادی میں اسرار شاہ اکیلے تھے۔

اسرار شاہ کی ماں اپنی نیک طبعیت کی وجہ سے جہاں اسرار کو اچھی تربیت دینے میں کامیاب ہوئی وہی پہلی بیوی کا مظہر اور منیر پر غور نہ کرنے کی وجہ سے وہ انتہائی عیاش لوگوں میں شامل ہوتے تھے اور ان کی یہ عیاشیاں اب بھی جاری تھیں

ان کی انہی حرکتوں کی وجہ سے ان کے والد نے جب جائیداد کا بٹوارہ کیا تو سب کچھ اسرار شاہ سوری کے نام کر دیا اور پھر اسرار شاہ سوری نے عقلمندی اور محنت سے اس بزنس کو تین سے تیرہ کیا تھا۔

لیکن مظہر اور منیر کو ان کی محنت سے کوئی لینا دینا نہیں تھا انہیں تو بس وہ جائیداد چاہیے تھی جس پر وہ اپنا برابر کا حق سمجھتے تھے۔

انہوں نے اپنے بھائیوں کو سیدھے راستے لانے کی بہت کوشش کی لیکن وہ اپنی ہر کوشش میں ناکام ہی رہے تھے

اور پھر وہ سیاست کے رستے پر آ نکلے آہستہ آہستہ سیاست کو سمجھتے ہوئے وہ لوگوں کے دلوں میں اترنے لگے اسرار شاہ سوری کے نام سے بھی لوگ محبت کرتے تھے کیونکہ وہ سب کے درد کو سمجھنے والے تھے

وہ دائم۔ کو کہیں جگہوں پر اپنے ساتھ لے کر جاتے اور کہتے کہ کل ان کی کرسی پر ان کا بیٹا بیٹھے گا۔

ایک دن وہ فلاحی کام کے لئے کسی گاؤں میں گئے تھے جہاں سے ان کی موت کی خبر ملیلاش بہت بری حالت میں پہنچی تھی اس کے ماں تو سکتے میں ہی آگئی اس وقت وہ بارہ سال کا تھا جبکہ اس کی ابنورمل بہن چار سال کی

بچہ ہو جانا ہونے کی وجہ سے باپ کے مرنے کے بعد اس کی جائیداد پر مظہر اور منیر نے قبضہ کر لیا

اور پھر ایک دن اچانک مقدم شاہ اسے اس کی ماں اور اس کی بہن کو اپنے ساتھ حویلی لے آیا۔ مقدم اور حوریہ کے علاوہ بھی گھر کے سب لوگ اس سے بہت محبت کرتے تھے

اس کے باپ کی موت کے بعد اس کی ماں تو اپنے آپ کو ایک کمرے کی حد تک ہی رکھ چکی تھی۔ اور اس کی بیٹی بھی وہیں رہتی کیونکہ وہ چلنے پھرنے کے قابل نہیں تھی

لیکن آہستہ آہستہ اسے حویلی میں ایک فرد کی اہمیت ملنے لگیں جو بہرام سے برداشت نہیں ہوتا تھا شاید وہ بہرام کے حصے کی محبت پر قبضہ کر چکا تھا۔

مقدم نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس کے باپ کا خواب پورا کرتے ہوئے اسے سیاست میں لے کے جائے گا

لیکن کون جانتا تھا یہ خواب پورے ہونے کی بجائے بڑی طرح سے ٹوٹیں گے۔

اس پر حویلی کے مکینوں کے قتل کا الزام لگا وہ دس سال تک کال کوٹھڑی میں قید ہو کر رہ گیا۔

وہ بے قصور ہو کر بھی سزا کاٹ رہا تھا اور اس سزا میں بہرام شاہ بھی شامل تھا وہ ایک ہی جیل میں تھے لیکن وہاں لڑائی ہو جانے کی وجہ سے ان دونوں کو الگ الگ کر دیا گیا۔

جیل سے واپس آنے کے بعد وہ اپنی نارمل زندگی کی طرف لوٹ کر آیا اور سب سے پہلے اس نے اپنے باپ کی جائیداد کو واپس حاصل کیا تھا جس پر صرف اس کا حق تھا۔

لیکن اس کا تایا منیر اور چاچا مظہر اس کی جائیداد کے پیچھے اب بھی لگے ہوئے تھے اور وہ کوئی ممکن راستہ ڈھونڈ رہے تھے جس سے وہ اس سے سب کچھ چھین سکے اس کے نکاح کی خبر ان تک پہنچ چکی تھی۔ اور اب وہ یہ بھی جان چکے تھے کہ اس کی بیوی مقدم شاہ کی بیٹی ہے اور مقدم شاہ کی موت کے ساتھ اب بھی کہیں راز جوڑے تھے

جو ان کی زندگیوں کو ہلا کر رکھ سکتے تھے

---

وہ رات ہونے سے پہلے ہی وہ ہوٹل چھوڑ کر دوسرے ہوٹل آ چکے تھے یہ بھی میر پور ہی تھا لیکن اس ہوٹل سے کہیں زیادہ فاصلے پر تھا جانو سائیں نے کہا تھا کہ وہ میری پہلی بار آئی ہے اور وہ میر پور ضرور گھومے گی ورنہ اس کے ساتھ دوبارہ کہیں اور کبھی نہیں جائے گی اور اسی کی ضد کو دیکھتے ہوئے اس نے کہا تھا کہ وہ اسے میر پور گھما کر ہی کسی دوسرے شہر جائے گا۔ کیونکہ اب جانو سائیں اس سے ناراض ہو رہی تھی اور اس لڑکی کی ناراضگی اس کی برداشت سے باہر تھی۔ جس کی وجہ سے ایسی جانو سائیں کی بات ماننی پڑی۔

سفر زیادہ ہونے کی وجہ سے جانو سائیں تو آتے ہی سو گئی۔ جبکہ شاہ ابھی تک اپنے چچا اور تایا کے بارے میں سوچ رہا تھا اگر وہ لوگ جانو سائیں تک پہنچتے ہیں تو وہ اسے سب کچھ بتا دیں گے یقیناً اس کے بعد وہ اسے چھوڑ کر چلے جائے گی کیونکہ وہ ایسے شخص کے ساتھ کبھی نہیں رہنا چاہے گی جیسے باپ کا قاتل سمجھتی ہوؐ۔

اس سے پہلے کہ وہ لوگ اس تک پہنچے اسے خود ہی جانو سائیں کو ساری حقیقت بتانی ہو گی۔ کیونکہ اگر وہ لوگ اس تک نہ بھی پہنچے تب بھی بہرام پہنچ جائے گا۔ اگر وہ اسے اپنے تایا اور چچا سے بچا بھی لے تو بھی بہرام اسے سب بتا ہی دے گا اور اگر وہ ان دونوں کی باتوں پر یقین نہ بھی کرے تب بھی بہرام اس کا بھائی ہے اس کی بات کو نہیں ڈال پائے گی کیونکہ وہ اپنے بھائی پر بہت یقین کرتی ہے وہ یہاں بھی تو اسے اسی کی وجہ سے رہی ہے کیونکہ دائم اس کا نام استعمال کر رہا تھا

وہ کافی کمرے میں ادھر سے ٹہلتا رہا جانو سائیں کی گہری نیند دیکھتے ہوئے وہ باہر آیا اور کاؤنٹر پہ کھڑے لڑکے کو سمجھایا کہ ان سے کوئی بھی ملنے آئے۔ یا ان دونوں کے بارے میں کوئی پوچھے تو کہہ دینا کہ یہاں اس نام کا کوئی نہیں رہتا۔ وہ اپنی بیوی کے ساتھ پہلی بار باہر آیا ہے تو کسی قسم کی کوئی ڈسٹرب نہیں چاہتا اسے اور اس کی بیوی کو پرائیویسی کی ضرورت ہے

اسی لیے کوئی بھی آئے اور اس کے بارے میں کچھ بھی بتانے کی ضرورت نہیں دائم نے یہ کہتے ہوئے اپنی جیب سے چند نوٹ نکالے اور سامنے کھڑے کاؤنٹر بوائے کو تھما دیے جیسے پکڑتے ہوئے وہ خوشی سے سر ہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا سر آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں آپ کو یہاں کوئی ڈسٹرب نہیں کرے گا ہم کسی کو نہیں بتائیں گے کہ آپ اور میڈم ہمارے ہوٹل میں ٹھہرے ہیں۔ لڑکے کی مکمل بات سن کر وہ سر ہلاتا واپس اپنے کمرے میں آ گیا

وہ کمرے میں آیا تو جانو سائیں اب بھی گہری میں سو رہی تھی وہ جیسی آئی تھی آتے ہی سو گئی تھی جب کہ دائم کو نیند نہیں آئی تھی ان جگہ سونے میں اکثر مسئلہ پیش آتا اس نے ایک نظر ٹائم کی طرف دیکھا رات کے تین بج رہے تھے ۔وضو کی نیت سے بہت واشروم گیا۔ اور واپس آ کر خاموشی سے تہجد کی نماز ادا کرنے لگا۔

جب نماز ادا کر کے فارغ ہوا تو جانو سائیں اس کی دائیں جانب بیٹھی تھی اسے دیکھ کر وہ مسکرایا

میری دادو سائیں کہتی ہیں کہ تہجد کی نماز پڑھنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں آپ نے کون سا گناہ کیا ہے جس کی معافی مانگ رہے ہیں اللہ سے وہ بالکل سیریس انداز میں پوچھ رہی تھی

ضروری نہیں کہ تہجد کی نماز صرف گناہوں سے معافی مانگنے کے لیے پڑی جائے خواہشات کے حصول کے لیے بھی پڑھی جاتی ہیں اور اللہ کی رضا کے لئے بھی ہاں لیکن اگر گناہوں کی بات کی جائے تو میں نے بہت گناہ کیے ہیں اور بہت جھوٹ بھی بولے ہیں وہ مسکرایا تھا

آپ مجھے یہاں لے کر آئے جو جھوٹ بول کر اس کے لیے میں نے آپ کو معاف معاف کر دیا۔ جانو سائیں کو لگا تھا کہ وہ اپنے والے جھوٹ کی بات کر رہا ہے۔

میں نے اور بھی بہت سارے جھوٹ بولے ہیں تم سے جانو سائیں وہ اب اس سے کچھ چھپانا نہیں چاہتا تھا جانو سائیں نے آنکھیں سکیڑ سے دیکھا

مجھے پہلے ہی اندازہ تھا اس ہوٹل میں کوئی چڑیل نہیں ہے آپ نے بس وہ ہوٹل چھوڑنا تھا کیونکہ اس کا ویو بہت بیوٹیفل تھا بڑے ہی کوئی جیلس قسم کے انسان ہیں آپ میں وہاں بہت ساری تصویریں بنانے والی تھی اب وہ بڑک اٹھی تھی جبکہ دائم مسکراتے ہوئے جانماز سمیٹ رہا تھا

ہو سکتا ہے اس کے علاوہ بھی جھوٹ بولا ہو کیا تم مجھے معاف کر پاؤ گی وہ پیر پٹخ کر بیڈ کی طرف جانے لگی جب دائم نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے نزدیک کیا۔

کر دوں گی معاف لیکن پہلے وعدہ کرنا ہو گا کہ آئندہ کوئی جھوٹ نہیں بولیں گے وہ احسان کرنے والے انداز میں بولی دائم نے مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا

جاننا نہیں جاؤں گی کہ میں نے تم سے کیا کیا جھوٹ بولا وہ پوچھنے لگا

میں ان باتوں کو نہیں جاننا چاہتی جو مجھے بری لگے اور آپ کو بھی بتاتے ہوئے شرمندگی ہو میں نے آپ کو معاف کر دیا کیا یاد کریں گے جانو سائیں بہت سخی ہے۔ لیکن اس کے بدلے میں آپ مجھے کل والے ہوٹل میں لے کے جائے کہ میں بہت ساری فوٹو بناوں گی وہاں اب جانو سائیں پھیلنے لگی

میں تمہیں اس سے زیادہ خوبصورت جگہ پر لے کے جاؤں گا جہاں میں تمہاری بہت ساری تصویریں بناؤں گا اس کے دونوں پھولے ہوئے گالوں کو کھینچتے ہوئے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ گیا جبکہ اس کی اچانک اس حرکت پر جانو سائیں سمٹ کر رہ گئی۔

جب کہ وہ مسکراتے ہوئے اپنی جگہ پر جا لیٹا تھا۔

اب کیا ساری رات وہیں پر کھڑے کر گزارو گی یہاں آؤ سو جاؤ صبح گھومنے بھی جانا ہے وہ مسکراتے ہوئے بولا جبکہ جانو سائیں بنا کچھ بولے خاموشی سے اپنی جگہ آ کر لیٹ گئی

. . . . . .

یاسم جب سے اس پیاری سی پری کو یہاں لے کے آیا تھا وہ زیلہ کے ساتھ ہی چپکی ہوئی تھی یاسم نے اشاروں ہی اشاروں میں اس سے وانی کے بارے میں سب کچھ بتایا تھا وہ وانی سے مل کر بہت خوش ہو رہی تھی اور اسے اپنے بھائی کا فیصلہ بھی بہت زیادہ پسند آیا تھا

وانی تو اس گھر میں ایسے گھوم رہی تھی جیسے اس کا اپنا ہی گھر ہو وہ شہر سے گاؤں آ چکے تھے آج رات ان کی مایوں کی رسم شروع ہونی تھی سب لوگ ہی بہت مصروف تھے جبکہ وانی اور زیلہ اپنی ہی مستی میں مگن تھے زیلہ کو تو جیسے وانی کے روپ میں ایک سہیلی مل گئی تھی کیونکہ اس کے ساری سہلیاں اب شادی سے ایک دن پہلے ہی یہاں آنے والی تھی گاؤں کا سفر ہونے کی وجہ سے اس کی سہیلیاں شادی ٹھیک سے اٹینڈ نہیں کر پائی

لیکن وہ وانی کا ساتھ پا کر بہت خوش تھی اور وانی کا بار بار اسے پھوپھو کہنا اسے بار بار اس کے گال چومنے پر مجبور کر دیتا ہے۔

نور جانتی تھی کہ یاسم کے ساتھ اس کے کسی دوست کی بیٹی آئی ہے شادی پر کر بچی تو اسے بہت ہی پیاری لگ رہی تھی ۔اور اس کے سارے کپڑے بھی زمل اپنی پسند سے اپنے ساتھ میچنگ بنوا رہی تھی

مشکل تھا آخری وقت میں ٹیلر کو اس نے اچھا خاصا تنگ کر دیا تھا لیکن وہ کیوں اسے کوئی اور کپڑے پہننے دے جب کہ وہ ساری لڑکیاں ایک جیسے کپڑے پہننے والی تھی اور اوپر سے وہ اتنی کیوٹ تھی کہ ہر کسی کی نظر کا تارا بنتی جا رہی تھی

لیکن پھر رات ہوتے ہی اسے اپنی ماں یاد آ گئی۔ جس کی وجہ سے وہ رونے لگی سب اسے خاموش کروانے کی کوشش کر رہے تھے جبکہ یاسم مردان خانے میں ہونے کی وجہ سے اسے نہ پتہ چلا کے وانی رو رہی ہے

اور جب ان کے پاس کوئی راستہ نہیں بچا تو انہیں یاسم کو بلانا ہی پڑا۔

اسے روتا دیکھ کر وہ بھی بے چین ہو گیا تھا دماغ میں پہلا خیال یہی آیا وہ

اسے ایک رات نہیں سنبھال پا رہا تو ساری زندگی کیسے سنبھالے گا لیکن اس سنبھالنا تھا نشال مانے یا نہ مانے لیکن وہ اس کے لئے اس کی بیٹی تھی یاسم نے بہت محبت سے سنبھالا تھا اور جب وہ رو رو کر چپ ہو گئی تو اس نے نشال سے فون پر

اس کی بات بے کروائی تھی نشال اس کے لیے بہت فکر مند تھی لیکن اس نے کہا کہ میں بالکل ٹھیک ہوں اور یہاں سب لوگ بہت اچھے ہیں مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں

ویسے تو نشال نے کبھی بھی فون پر اس سے بات نہیں کی تھی لیکن اسے لے جانے سے پہلے وہ اسے اپنا نمبر دے گئی تھیُ ۔تا کہ کوئی مسئلہ ہونے پر وہ اس سے بات کر واسکے۔اب بھی وہ اسے بے فکر کر کے وانی کو اپنے ساتھ ہی لے گیا تھا کیونکہ اس سے پتہ چل چکا تھا کہ وہ اسی کے پاس آنے کے لئے رو رہی ہے

. . . . . .

شازم اپنی شادی کی ساری رسموں کو بہت زیادہ انجوائے کر رہا تھا لیکن اسے زیلہ کا خاموش ہو کر بیٹھنا اور اس کی پریشانی اسے بے چین کر رہی تھی آخر کیا بات ہے جس سے لے کر وہ اتنی زیادہ پریشان تھی وہ اس کی دوست تھی وہ اسے اگنور نہیں کر سکتا تھا کیا وہ اس شادی سے خوش نہیں ہے

جہاں تک وہ جانتا تھا اسے یقین تھا کہ زیلہ بھی جازم کو چاہتی ہے میں اس سے محبت کرتی ہے اس کا ساتھ چاہتی ہے تو پھر ایسا کیا ہو گیا جس کی وجہ سے زیلہ اتنی پریشان ہے کیا جازم کے یہاں نہ ہونے کی وجہ سے وہ پریشان تھی یا کوئی اور وجہ تھی وہ جانتا تھا وہ اس سے کچھ نہیں چھپائے گی

اسی لیے آج موقع دیکھتے ہی وہ یہاں اس کے پاس آگیا تا کہ اس سے اس کی خاموشی کی وجہ جان سکے جازم کا بھائی تھا اس کے لیے بہت اہم تھا لیکن زیلہ اس کی سب سے خاص دوست تھی اور وہ اپنے بھائی کے لیے اپنی دوست کو ایک اگنور ہر گز نہیں کر سکتا تھا

جیسا اس نے سوچا تھا ویسا ہی ہوا زیلہ واقعی شادی سے خوش نہیں تھی پہلے تو زیلہ اس کی باتوں کو اگنور کرتی رہی لیکن پھر اس کے سامنے ہمت ہار کر اسے اس فون کال کے بارے میں بتا دیا جو اسے دو سال پہلے آئی تھی۔

شاید اس وقت سے بھی کسی دوست کی ضرورت ہے جس کے ساتھ وہ اپنے دل کے ہر بات شیئر کر سکے

فون کال کے بارے میں جاننے کے بعد شازم کو بھی بہت افسوس ہوا تو وہ یہ سوچے ہوئے تھا کہ جازم زیلہ کو بہت چاہتا ہے لیکن یہاں تو سب کچھ الٹا تھا اس کی محبت بار بار زیلہ کے لئے اپنی چاہتوں کا اظہار کیا وہ سب کچھ جھوٹ تھا

سوچ سوچ کر اس کا دماغ درد کرنے لگا اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اس بارے میں جازم سے بات ضرور کرے گا اس کی دوست کوئی خاندانی بیوہ ہر گز نہیں ہے جازم کا ابھی آنا ممکن نہیں اسی لئے وہ فون پر ہی اس کی طبیعت صاف کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔

لیکن بار بار فون کرنے کے بعد بھی اس نے فون نہیں اٹھایا زیلہ کی باتیں اس کے دماغ میں گھوم رہی تھیں جازم کیسے خاندانی بیوی اور ملازمہ کا درجہ دے سکتا ہے وہ تو شکر تھا کہ وہ شازم کو ہر بات بتا دیتی تھی ورنہ وہ تو ان کے رشتے کی حقیقت سے کبھی جان ہی نہیں پاتا

اگر یہ غلط فہمی تھی تو وہ ان دونوں کی غلط فہمی ضرور دور کرے گا کیونکہ وہ اتنی سی بات پر ان دونوں کی زندگی خراب نہیں ہونے دے سکتا وہ دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے اور دونوں ہی اپنی محبت کو انا کا مسئلہ بنائے ہوئے تھے۔

چل زیلہ نہ سمجھ ہے جازم کو کیا ہو گیا ہے وہ تو کل تک اس سے محبت کا دعوی کرتا تھا تو ان دونوں میں کوئی اور لڑکی کیسے آ گئی۔ زیلہ اپنے ذہن کے سارے اندیشے اس کے سامنے بیان کر چکی تھی

جب کہ شازم کی نیند اڑ چکی تھی اور جب تک وہ شازم سے بات نہ کر لیں تا کہ اسے نیند نہیں آنے تھی رات تین بجے کے قریب جا کر اس کا فون لگا۔

کیا ہو گیا ہے شازم کون سی قیامت آ گئی ہے میں بزی تھا تم بار بار مجھے فون کر رہے ہو وہ کافی جھنجھلایا ہوا تھا

زیلہ سے کیا کہا ہے تم نے کہ وہ خاندانی بیوی اور ملازمہ ہے۔وہ بیوی ہے تمہاری اس طرح کی بات کرنے کا کیا مطلب ہے جازم یہ میرا اور اس کا پرسنل میٹر ہے تم بیچ میں مت پڑو شازم کو اس سب کے بیچ میں لانا اسے واقع ہی غصہ دلا گیا تھا

میں بیچ میں نہیں پڑوں گا بیچ میں اماں سائیں آئیں گے خبر دار جو تم نے کسی بھی قسم کا کوئی بھی کھیلا اس کے ساتھ اسے اکیلا سمجھنے کی غلطی ہر گز مت کرنا اگر تمہارا کسی لڑکی کے ساتھ افیئر چل رہا ہے تو اس کے ساتھ شادی کرو زیلہ کی زندگی کیوں برباد کر رہے ہو اور اگر تمہیں اتنا ہی مسئلہ ہے زیلہ کے ساتھ تو شادی سے انکار کر دو کوئی زبردستی نہیں کر رہا تم لوگوں کے ساتھ لیکن خبر دار جو تم نے اس کی زندگی برباد کی یہ جو تم سب کی نظروں میں اچھا بننے کے لئے کر رہے ہو نا ایسا تو میں نہیں ہونے دوں گا

اپنے فتور اس نے تمہارے دماغ میں بھی بھر دیے انتہائی شکی لڑکی ہے۔اور تم کبھی کسی کے ساتھ فلرٹ کرتے دیکھا ہے تم نے مجھے سکول کالج یونیورسٹی کہیں پر بھی تمہارے بغیر گیا ہوں میں جہاں پر میں لڑکیوں سے آفیئر چلاؤں گا ۔کبھی میرے موبائل لاک لگا دیکھا ہے تم نے یہ اتنا فارغ سمجھا ہے تم نے مجھے شرم آنی چاہیے تمہیں اس طرح کی گھٹیا بات کرتے ہوئے شازم تم میرے بھائی کو تم تم مجھ پر یقین کرو اس کے بات پر شرمندہ ہوا تھا واقعی ایسا نہیں تھا لیکن زیلہ کا رو رو کر کہنا ہے کہ اسے دو سال پہلے کسی لڑکی کا فون آیا تھا

اسے تمہاری گرل فرینڈ میرا مطلب ہے کسی لڑکی کا فون آیا تھا اور اس نے کہا تھا کہ جازم بے شک تم سے شادی کر لے لیکن محبت اسی سے کرتا ہے۔ اور وہ خود کو تمہاری گرل فرینڈ کہہ رہی تھی میں خود سوچنے پر مجبور ہو گیا

وہ یہ کیا بکواس کر رہا تھا اس کی کون سی گرل فرینڈ نے اس کو فون کیا تھا فون رکھنے کے بعد وہ کافی دیر سوچتا رہا اسے افسوس ذیلہ ہو رہا تھا زیلہ نے بس ایک فون کال پر اس پر شک کرنا شروع کر دیا اتنی بے مول تھی اس کی محبت کیا وہ اس پر یقین کر کے اس لڑکی سے پوچھ نہیں سکتی تھی کہ وہ لڑکی جھوٹ کیوں بول رہی ہے۔

آج تک زیلہ نے اس سے جو بھی کہا تھا۔ ان سب باتوں سے زیادہ دکھی سے اس بات کا ہوا تھا کہ زیلہ اس پر یقین نہیں کرتی کسی بھی لڑکی نے آ کر کہہ دیا وہ جازم کی محبت ہے تو زیلہ نے یقین کر لیا کہ یہی تھی اس کی محبت کی طاقت۔

فون بند کرنے کے بعد بھی وہ مسلسل سوچ رہا تھا زیلہ کا غصہ اس کی ناراضگی کے سب جائز تھی۔ لیکن وہ دو سال تک یہ سب کچھ اپنے اندر رکھنے سے اچھا تھا کہ وہ اس سے شیئر کر لیتی دو سال تک وہ یہ بدگمانیاں اپنے ذہن میں پالتی رہے۔

دو سال تک وہ اسے چڑ رہا تھا اور پتہ نہیں کیا کیا کہتی رہے اور وہ ان سب باتوں کو یہ سوچ کر انجوائے کرتا تھا کہ اس کی ذیلہ اپنی محبت نہ ظاہر کرنے کے لیے یہ سب کچھ کرتی ہے۔

لیکن وہ کہاں جانتا تھا یہ سب کچھ زیلہ کے دماغ کا فتور تھا وہ جس سے محبت کہہ رہا تھا وہ بے اعتباری تھی لیکن اس نے سوچ لیا تھا وہ زیلہ سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرے گا اگر اس کی بیوی پر یقین نہیں کر سکتی تو صفائیاں دینے کا بھی کوئی فائدہ نہیں

بس وہ ایک بار یقین کر کے جازم کو اس بارے میں ہی بتا دیتی۔ کیوں زیلہ نے اسے اتنا بے اعتبار کر دیا

. . . . .

اپنے وعدے کے عین مطابق وہ سسے میر پور گھمانے لے کے آیا تھا جہاں پارک باغ چڑیا گھر ہر جگہ میں اس نے بے حد تصویریں بنائی تھی۔

اور بہت ساری سیلفیاں بھی جس میں وہ کہتی ہے وہ مسکرائے گا نہیں تب تک وہ فون ایسے ہی اوپر رکھے گی جس سے اس کے ہاتھ میں درد ہو گا اور ہو سکتا ہے اس درد کے بعد وہ رات کو روئے بھی اور اگر جانو سائیں روئے گی تو دائم۔ شاہ سوری سکون سے سو نہیں پائے گا یہ دھمکی تھی یا دعوا دائم کو سمجھ نہیں آیا لیکن اچھا لگا تھا۔

سارا دن گھوم گھوم کر وہ اچھی خاصی تھک چکی تھی۔

اسی لئے کمرے میں آتے ہی وہ سونا چاہتی تھی کپڑے چینج کرنے کے لئے الماری کھولی تو سامنے ہی خوبصورت کپڑے میں لپٹا قرآن پاک دیکھ کر مسکرائی وہ بالکل ظاہر نہیں ہونے دیتا تھا کہ وہ اسلام کے اتنا قریب ہے۔

لیکن آج صبح فجر کے وقت اس کی تلاوت سن رہی تھی اس کا لہجہ کتنا پر اسیر تھا کتنی دیر وہ اسے سنتی رہی اور کچھ بول نہیں پائی

اور پھر اپنے مسلمان ہونے پر شرمندگی کا اظہار کرتی ہوئی اللہ سے معافی مانگتے ہوئے وضو کرنے چلی گئی

اور دعا بھی مانگی اس کی کوئی نماز قضا نہ ہو تا کہ وہ بھی دعوے سے کہہ سکے اس کے سامنے کے اس کی نمازیں بھی قضا نہیں ہوتی

اس نے ایک نظر قرآن کی طرف دیکھا اور پھر خود سے وعدہ کیا کہ صبح وہ تلاوت بھی ضرور کرے گی۔

لیکن پھر ڈائم کی بات یاد آ گئی وہ عبادتیں کسی کو دکھانے کے لئے نہیں بلکہ اپنے خدا کو دکھانے کے لئے کرتا ہے

سوری سوری اللہ جی میں آپ کی عبادت دائم کو دکھانے کے لئے نہیں آپ کے لیے کروں گی۔وہ قرآن پاک پر ہاتھ پھیرتی اس کتاب سے دائم کی محبت کو محسوس کر رہے تھی۔

دس سال جیل میں رہ کر اس نے صرف اپنے اللہ سے بات کی تھی اسی لیے یہ قرآن اس کے لیے بہت اہم تھا۔

وہ کھانے کا آرڈر دینے گیا تھا لیکن اب تک واپس نہیں آیا اس وقت وہ کمرے میں دائیں سے بائیں ٹہل رہی تھی جب کسی نے آکر دروازہ بجایا

درواز ہتو کھلا تھا اگر ٹائم ہوتا تو فوراً چلا اتا اس نے نے دروازہ کھولا

تو سامنے دو لوگوں کو کھڑے دیکھا جن میں سے ایک تو پرسوں والا وہی آدمی تھا۔جو اس کے باپ کو جانتا تھا جبکہ دوسرا چہرہ انجان تھا

بیٹا سائیں ہم تمہارے بابا کے دوست اور تمہارے شوہر کے باپ کے بھائی ہیں اگر اجازت ہو تو اندر آئیں۔مجھے چہرے پر بناوٹی مسکراہٹ لیے بولے اور ہمیشہ کی طرح مقدم کا نام سنتے ہی فوراً مسکرا کر اندر آنے کا اجازت دی

جبکہ دائم آج دوپہر کی بنائی گئی تصویروں میں سے کچھ تصویروں کو صاف کر کے ان میں سے سب سے خوبصورت تصویر کو فرم کروانے گیا تھا لیکن وہ کہاں جانتا تھا جب وہ واپس آئے گا کب یہاں کا منظر بدل چکا ہو گا

---

آپ لوگ میرے بابا سائیں کو ہمیشہ سے جانتے تھے وہ ان سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

ارے نہیں نہیں بیٹا سائیں ہم تو آپ کے بابا کی وفات سے تقریبا دو ماہ پہلے ہی ان سے ملے تھے۔ منیر نے مسکراتے ہوئے کہا

ویسے مجھے نہیں پتا تھا کہ آپ دائم سے شادی کریں گی ضروری شادی کسی مجبوری کی بنا پہ ہوئی ہو گی۔ کیونکہ پیار محبت والی آپ کی عمر نہیں ہے اور دوسری کوئی بھی لڑکی اپنے خاندان کے تباہکار سے شادی نہیں کر سکتی۔ اس بار منیر نے کی طرف دیکھا تھا۔

آپ کہنا کیا چاہتے ہیں وہ ان کی بات پر پریشان ہوئی تھی

بیٹا ہم نے کیا کہنا ہے آپ نے دائم سے شادی کی ہے تو سب کچھ جان کر ہی کی ہو گی مظہر نے مسکراتے ہوئے اس کے چہرے پر اڑتے ہوئے رنگ دیکھیں

کس بارے میں بات کر رہے ہیں آپ انکل پلیز بات مکمل کریں مجھے سمجھ نہیں آرہا آپ کیا کہہ رہے ہیں۔

ان کی باتیوں سے اسے عجیب تو بہت لگ رہا تھا لیکن یہ بھی سچ تھا کہ وہ ان کی بات کا مطلب ابھی تک سمجھی نہیں تھی

ارے بیٹا صاف صاف بات کیا کرنی ہے کیا تم نہیں جانتی پندرہ سال پہلے تمہاری حویلی کو کس طرح سے آگ لگی تھی اور کس نے لگائی تھی۔ میرا مطلب ہے یہ کہ تم جانتی ہی ہو گی نہ کہ تمہارا گھر تمہارے ماں باپ تمہارے تایا تائی کا انتقال کیسے ہوا قتل کس نے کیا یا سب چیزوں سے انجان ہو کر تم نے دائم سے شادی کر لی ہے۔ منیر کے چہرے کی مسکراہٹ اب بھی برقرار تھی لیکن اس کی باتوں نے جانو سائیں پریشان کر دیا تھا

اچھا بیٹا تم مت پڑو ایسی کوئی بات نہیں ہے ہم تو بس ایسے ہی مذاق کر رہے تھے شاید دائم نے تمہیں کچھ بتایا نہیں ہو گا منیر اٹھ کر کھڑا ہوتے ہوئے بولا

نہیں پلیز آپ ایسے نہیں جاسکتے اپنی بات مکمل کریں کیا کہہ رہے تھے آپ لوگ انہیں اس طرح سے اٹھتے دیکھ کر جانوں سائیں بے چین ہوئی کون تھا اس کے خاندان کا قاتل یہ لوگ سب جانتے تھے

حویلی میں بات تو بہرام لالہ نے آگ لگائی تھی دل دیدہ کے مطابق لیکن وہ جانتی تھی اس بھائی کا قاتل نہیں ہے

بیٹا اب گھڑے مردے اکھاڑنے کا کیا فائدہ جو ہو سو ہو گیا جنہیں مرنا تھا مر گئے میرے خیال میں آپ اپنی نئی زندگی شروع کر چکی ہو جس میں ہم کسی قسم کی کوئی بدمزگی نہیں چاہتے اگر تم نے دائم شاہ سوری کو اپنے مستقبل کا محافظ بنایا ہے تو کچھ سوچ کر ہی بنایا ہو گا۔

پلیز آپ لوگ مجھے الجھیں مت بتائیں میرے گھر والوں کا قاتل کون ہے ان لوگوں کی باتوں کو اگنور کرتے ہو ذرا سختی سے بولی تھی

دیکھو بیٹا ہم تم دونوں میاں بیوی میں کسی قسم کی کوئی نہ چاکی نہیں چاہتے لیکن تم نے اپنے ہی خاندان کے قاتل کو اپنے لیے چن لیا ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں یہ تمہاری اپنی مرضی ہے اگر تمہیں اپنے لیے یہ فیصلہ ٹھیک لگتا ہے تو ٹھیک ہی ہو گا

لیکن دائم شاہ سوری ہی تمہارے خاندان کا قاتل ہے اور اگر تم اور کچھ جاننا چاہتی ہو تو اس یہی وجہ کافی ہے کے دائم باپ یعنی ہمارے بھائی اسرار شاہ سے ایک بہت بڑی غلطی ہو گئی تھی گاؤں میں اس وقت گاؤں کا سرپنچ مقدم شاہ تھا اور مقدم شاہ نے اس وقت سے سرعام موت دینے کا فیصلہ سنایا تھا۔

اسرار شاہ سوری کی موت گاؤں والوں کی پتھر کی برسات سے ہوئی تھی۔ جس اسرار شاہ سوری کو یہ دنیا ایک نیک ترین انسان سے جانتی ہیں سچ تو یہ تھا کہ وہ ایک عیاش آدمی تھا گاؤں کی ایک معصوم بھولی بھالی لڑکی کے ساتھ زیادتی کی تھی اس نے۔

اور اس وقت تمہارے تایا کے گھر میں بیٹا ہونے کی وجہ سے وہ گاؤں میں نہیں بلکہ شہر میں تھا کیونکہ کردم شاہ کے بیٹے کی طبیعت بہت زیادہ خراب تھے اور کردم شاہ کا سارا دھیان صرف اپنی بیوی اور اپنے بچے پر تھا۔

اور مقدم شاہ نے جو جذبات میں آکر فیصلہ کیا تھا شاید اسی فیصلے کا انجام تم ہو دائم نے نہ صرف اس خاندان کو آگ جلا کر مار ڈالا بلکہ بہرام پر بھی جیل میں جان لیوا حملہ کیا اور اب تم سے شادی بھی اس نے صرف بہرام سے انتقام لینے کے لیے کی ہے وہ مقدم شاہ کے سارے خاندان کو زندہ نہیں چھوڑنا چاہتا تھا شاید وہ تمہیں بھی مار ڈالے لیکن شاید تمہاری موت بہرام کی موت کے بعد ہو گی۔

میں جانتا ہوں یہ سب کچھ یقین کرنا تمہارے لئے ناممکن ہے لیکن ہو سکتا ہے وہ تم سے جھوٹ نہ بولے تم اس سے پوچھنا کہ مقدم شاہ نے اسرار شاہ سوری کو کس بنا پر موت کی سزا سنائی تھی وہ خود بتائیے گا کہ اس کا بات عیاش اور گھٹیا انسان تھا اس نے ایک معصوم لڑکی کی زندگی برباد کر دی

لیکن تمہارے باپ نے صرف ایک انصاف کا فیصلہ کیا تھا جس میں اس کی اپنی جان چلی گئی۔ بہت وقت ہو چکا ہے اب ہم لوگوں کو چلنا چاہیے

لیکن تم کوشش کرنا اس سب میں کہیں ہمارا نام نہ آئے ورنہ تم نہیں جانتی کہ دائم شاہ کتنا خطرناک انسان ہے سیاست میں آنے کے لیے نہ جانے کتنے ہی معصوم لوگوں کو۔۔۔۔ ہمیں تو سوچ کر بھی خوف آتا ہے اس کے باپ نے بھی نہ

جانے کتنے معصوم لوگوں کی جان لی تھی اور اسی راہ میں دائم بھی نہ جانے کتنے معصوم لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار چکا ہے

وہ لوگ باہر نکلتے ہوئے اسے بتائے رہے تھے۔ جبکہ جانو سائیں بے یقینی سے لوگوں کو سن رہی تھی۔ بے یقینی سی بے یقینی تھی۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے ان لوگوں پر یقین کرے یا دائم کے آنے کا انتظار کرے کیا شادی کی یہی وجہ تھی

کیا وہ شخص سوری جو اسے مرنا چاہتا تھا وہ دائم ہی تھا جس نے اسے کڈنیپ کیا تھا کیا وہ اسے جان سے مار دینا چاہتا تھا ۔بالکل ویسے ہی جیسے اس کے خاندان کو ختم کر دیا۔ وہ وہی بیڈ پر بیٹھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

اس وقت ایسے کسی اپنے کی ضرورت تھی لیکن یہاں جو اس کا اپنا تھا وہ بھی اس کے اپنوں کا قاتل تھا

. . . . . .

ذمل نے اپنے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ جب گبر سے فون کرے گا تو وہ فون نہیں اٹھائے گی لیکن نہ جانے کیا ہوا اس کا فون آتے ہی اس نے ایک سیکنڈ لگائے بغیر اس کا فون اٹینڈ کر لیا

کہاں تھے بے غیرت انسان شرم نام کی کوئی چیز ہے تم میں یہاں میری شادی اور رشتے ہو رہے ہیں اور تم وہاں پتہ نہیں کون سا اہم ترین کام سر انجام دے رہے تھے کہ میرا فون تک نہیں اٹھا سکتے تھے۔

تائشہ کا فریدہ بیگم کو اتنی اہمیت دینے کا مطلب وہ بہت اچھے سے سمجھ چکی تھی

اف بسنتی اتنے دنوں کے بعد تیری آواز سن کر ایسا لگ رہا ہے جیسے مردے میں جان پڑ گئی اظہار کے لئے شکریہ میری بلبل جلد آؤں گا ملنے آج کل بہت کام میں بیزی ہوں

الٹی سیدھی باتیں کرنا بند کرو اور میں نے کب اظہار کیا تم سے تم جیو مرو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا سمجھے اپنی بات کو سوچے بغیر وہ غصے سے بولی

یہ کب کیا کا کیا مطلب ہے ابھی تو نے بولا کہ تیرے رشتے دار ہیں اور میں نے جانے کہاں غائب ہوں اگر محبت نہیں ہوتی میری بسنتی تو کیا یہ اتنی اہم بات تو مجھے بتاتی چل محبت میں ان باتوں کا خیال نہیں رہتا میں وعدہ کرتا ہوں میں کچھ ہی دنوں میں آؤں گا تیرے پاس اور میں بالکل ٹھیک ہوں میری فکر مت کر باقی باتیں بعد میں اپنا بہت سارا خیال رکھنا جلدی ملوں گا وہ بس اتنا کہہ کر فون بند کر چکا تھا جبکہ زمل اس فون کو گھور رہی تھی تو اتنے دنوں کے بعد فون کیا وہ بھی صرف ایک منٹ بیس سیکنڈ کے لئے۔

اب کرتے رہنا فون کبھی نہیں اٹھاؤں گی وہ غصے سے فون بند کر چکی تھی۔ اور خود سے وعدہ بھی کر لیا تھا کہ اب اس کا فون کبھی نہیں اٹھائے گی اگر اسے ہی اس کی پرواہ نہیں تھی تو وہ کیوں اس کا فون اٹھاتی

پتہ نہیں اس کا فون اٹھا ہی کیوں نہیں مجھے اس سے بات کرنی ہی نہیں چاہئے تھی لو فر کہیں کا نہ جانے کیا کر رہا ہو گا اور نہ جانے کیا کیا مطلب نکال لیا ہو گا میری باتوں کا میں تو ایسے ہی بس اس کا حال چال پوچھنے کے لیے فون کر رہی تھی اور مجھے کیا ضرورت پڑی تھی اسے بتانے کی رشتے والی بات جب ملے گا تب انگوٹھی لوٹا دوں گی

ویسے بھی کہاں میں فیوچر کی اتنی بڑی رپورٹر کہاں وہ موالی میرا اور اس کا کوئی جوڑ نہیں بنتا۔ وہ خود پر لعنت بھیجتے ہوئے بولی لیکن اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا کہ کہیں نہ کہیں وہ اس کے دل میں اپنے لیے جگہ بنا چکا تھا۔

. . . . . .

ایسی بھی کیا مصروفیات ہیں تمہاری یہ تم شادی پر نہیں آسکتے بتاؤ ذرا مجھے کل اگر تم۔ یہاں نہیں آئے تو دیکھو بہرام میں سخت خفا ہو جاؤں گی ایک تو جانو سائیں پہلے بھی یہاں نہیں ہے اور اب تم بھی نہیں آرہے

پھوپو سائیں سمجھنے کی کوشش کریں یہاں بہت کام آگیا ہے بہت ضروری ابّی مینتوں پر اتر آیا تھا کیونکہ وہ میر پور آچکا تھا لیکن نہیں جانتا تھا کہ جانو سائیں کہاں پر ہے۔ کل مایوں مہندی ہو چکی تھی تو یقینا صبح شادی تھی اس نے بھی شادی پر پہنچ جانا تھا اپنے وعدے کے متعلق لیکن وہ اپنا وعدہ نہیں نبھا رہا تھا کیونکہ اب وہ یہاں تک آکر ایسے ہی واپس نہیں جا سکتا تھا

دادو سائیں تائشہ کو سمجھانے کی بہت کوشش کر رہی تھیؑ۔

دل بھی اپنی طرف سے مکمل کوشش کر رہی تھی وہ جانتی تھی یہ سب کچھ بہت مشکل ہے پہلے اس طرح سے جانو سائیں کا غائب ہو جانا اور پھر اب اچانک بہرام بھی چلا گیا ان کا خاندان یہ ساری باتیں اچانک قبول نہیں کر پا رہا تھا خاص کا جانو جو دل اور دادو سائیں اور دل دیدہ کے بغیر ایک سیکنڈ نہیں رہ سکتی تھی وہ انہیں چھوڑ کر چلی گئی

تائشہ بہت مشکل سے مانی تھی جس کی وجہ سے بہرام اب تھوڑا سا ریلیکس تھا۔ ایسے جانو سائیں کے بارے میں پتہ کرنا تھا کہیں سے بھی کیسے بھی

وہ آتے ہوئے واجد کا نمبر تو لے آیا تھا یقیناً وہ جانتا تھا کہ دائم کہاں ہے لیکن اس کا فون مسلسل بند جا رہا تھا۔

ایک بار فون لگ جاتا تو یقیناً وہ اسے بتا دیتا کہ جانو سائیں اور دائم اس وقت کہاں ہے۔

. . . . . .

سارے دن کی تصویروں میں وہ بہت ساری تصویریں صاف کرا چکا تھا لیکن ایک سیلفی جو ان دونوں کی تھی وہ خود اسے بہت خوبصورت لگتی تھی جسے فریم کروا کر خوبصورتی سے گفٹ ریپ کیا تھا شادی کے بعد وہ اس کو پہلا تحفہ دینے جا رہا تھا

اسے یقین تھا وہ یہ گفٹ اسے بہت پسند آئے گا کیونکہ آج دوپہر میں جب وہ ساری تصویریں دیکھ رہی تھی اس تصویر کو اس نے کئی بار دیکھا ہے بار بار یہی کہا کہ یہ سب سے پیاری تصویر ہے۔

اسی لئے اس کے حوالے سے پہلا تحفہ اسی کی پسند کا تھا

گفٹ لے کر وہ واپس ہوٹل کی طرف آ رہا تھا جب کاؤنٹر پر کھڑے لڑکے نے اسے مخاطب کیا

سر آج دوپہر میں دو لوگ آپ کے روم میں آئے تھے سر آپ کو اپنا بھتیجا کہہ رہے تھے اسی لیے میں نے ان لوگوں کو جانے دیا تقریبا 20 منٹ بعد آپ کی وائف کے پاس کمرے میں رہے اور پھر چلے گئے کاؤنٹر پر کھڑے لڑکے نے اس کے سر پر دھماکہ کیا تھا اگلے ہی پل وہ اس کا گریبان پکڑ چکا تھا

آڈیٹ میں نے تمہیں منع کیا تھا نا کہ میری وائف کسی سے نہیں ملنی چاہیے تمہاری ہمت کیسے ہوئی ہے میرے کمرے میں بھیجنے کی وہ دھاڑتے ہوئے بولا

آئی ایم سوری سر لیکن وہ لوگ آپ کو اپنا بتیجا کہہ رہے تھے جب میں نے انہیں آپ کے کمرے میں جانے سے منع کیا تو وہ لوگ مجھے میری نوکری کی دھمکی دے رہے تھے وہ کہہ رہے تھے کہ اگر میں نے ان لوگوں کو روکا تو وہ مجھے جاب سے آؤٹ کروا دیں گے اور سر مینیجر کو بھی یہاں بلا لیا تھا سر میری جاب خطرے میں آ سکتی تھی اسی لیے۔۔۔۔

او شیٹ اپ یو ایڈیٹ وہ اگلے ہی لمحے اس کا گریبان چھوڑ کر اپنے کمرے کی طرف بھاگا تھا

. . . . . .

خدا کا شکر ہے تم نے فون اٹھایا واجد تمہیں اندازہ بھی ہے شام سے تملیں فون کر رہا ہوں خیر میری بات کان کھول کر سن لو میں میر پور میں ہوں اس نے اپنا ایڈریس اسے بتایا۔

اور اب وہ اس سے جانو سائیں اور دائم کا ایڈریس پوچھ رہا تھا

ایم سوری بہرام میرے کچھ پرو بلم تھی اس کی وجہ سے میں نے فون بند کر دیا میں تمہیں ان لوگوں کا ایڈریس میل کرتا ہوں دیکھو میری بات سنو کسی قسم کا کوئی ہنگامہ مت کرنا تم دونوں آرام سکون سے بیٹھ کر بات کرنا سارے مسئلے کا حل نکل آئے گا

وہ سارا میرا معاملہ ہے تمہیں بیچ میں پڑنے کی ضرورت نہیں اس بار بہرام نے غصے سے کہا تھا

نہیں بہرام اب یہ سب تمہارا معاملہ نہیں ہے تمہاری بہن کا معاملہ ہے وہ ان کے نکاح میں ہے۔اور دائم سر محبت کرتے ہیں اس سے شاید تمہارے لیے یہ بات ماننا ممکن نہیں ہو گا لیکن میں نے ان کی آنکھوں میں اس لڑکی کے لیے محبت دیکھی ہے وہ اسے تب سے چاہتے ہیں جب وہ جانتے بھی نہیں تو وہ تمہاری بہن ہے یہاں تک کہ جس لڑکی کو انہوں نے اغوا کیا تھا انہیں بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ حورم ہو گئی۔وہ اس معاملے میں کچھ نہیں جانتے تھے پلیز میرا یقین کرو م

واجد اب بھی پیچھے ہٹنے کو تیار نہ تھا وہ مسلسل سے سمجھا رہا تھا۔لیکن بہر حال اس کی مزید باتیں سننے بغیر ہی فون بند کر چکا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

رات تقریبا دو بجے باہر شور اٹھا فائنلی دلہا صاحب شادی کی رات ہی گھر پہنچ ائے وہ اس وقت تائشہ اور شازم سے مل رہا تھا۔

باہر ڈولکی وغیرہ رکھی جا چکی تھی ان لوگوں نے شاید آج سونا نہیں تھا لیکن جازم کو بہت سخت نیند آ رہی تھی اس کے ساتھ اس کے دوست بھی آئے تھے

جازم نے خود تائشہ کو شارق سے ملایا تھا۔ جس کی ماں بھی آج کی محفل میں شامل تھیں

تائشہ کو شارق بہت اچھا لگا اسے وہ بہت شریف سا لڑکا لگا تھا۔

لمبے بال ایک طرف کر کے سیٹ کیے ہوئے۔ بڑی بڑی کالی آنکھیں۔ دائیں گال پر چھوٹا تھا زخم کا نشان جو یقینا تازہ نہیں تھا شاید بہت پہلے کی چوٹ تھی لیکن اس کے حسین چہرے کو مزید شارچاند سا لگا گئی تھی

ہلکی ہلکی خات نما داڑھی بہت بھلی لگ رہی تھی سرخ و سفید رنگت جچتی تھی اس پر اور مسکراتے ہوئے کسی سیاست کا شہزادہ لگ رہا تھا اور سب سے خاص بات ہر وقت مسکراتا رہتا تھا۔

اسے دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ اتنا خطرناک کام کرتا ہے۔ تھوڑی دیر لوگوں کے پاس بیٹھ کر وہ اپنی ماں کے پاس چلا گیا فریدہ بیگم تو اسے دیکھ دیکھ کر نہال ہوئے جا رہی تھی۔ جو آخر تین ماہ بعد اپنی شکل انہیں دیکھا رہا تھا

بس امی میرے صدقے بعد میں ارتالیجئے گا پہلے اس سے ملوائیں جس کے لیے مجھے یہاں بلایا ہے۔ تصویر تو وہ اس کی دیکھ چکا تھا لیکن اب وہ سے لائیو دیکھنا چاہتا تھا

واہ بیٹا ماں سے ملنے کے لیے تو تمہیں تین ماہ تک چھوٹی نہیں ملی اور اب جب میری بہو کی باری ہے تو دو دن میں ہی اٹپک پڑے ایسے تو نہیں ملاؤں گی میں اپنی بہو سے

اوہیلو بہو مت کہیں پہلے مجھے پسند تو کرنے دیں۔ پھر بہو کا رتبہ دیجئے گا وہ تھوڑے سے نخرے دکھاتے ہوئے بولا

تم دیکھو گے تو اسے دیکھتے ہی رہ جاؤ گے چاند کا ٹکڑا ہے۔

اگر وہ چاند کا ٹکڑا ہے تو میں بھی چمکتا سورج ہوں پہلے دکھائیں پھر پسند کروں گا پھر بات آگے بڑھے گی اب وہ مکمل نخرے دکھانے کے موڈ میں تھا۔

تصویر دیکھی ہے نا انہیں لڑکیوں میں کہیں ہے جا کر ڈھونڈ لو فریدہ بیگم ہری جھنڈی دکھائی

امی یہ تو زیادتی آتی ہے یار پلیز آپ اشارہ کر دیں یہاں تو سارے ہی میک اپ سے لدے چہرے ہیں کس کس کا منہ دھولاؤں وہ زمل کی فوٹو ان کے سامنے کرتے ہوئے بولا جس میں میک اپ نامی کوئی چیز نہیں تھی

یہ تصویر دو دن پہلے ہی گھر سے اس کے لئے آئے سامان میں تھی جسے وہ دیکھتے ہی بہت سے پسند کر چکا تھا اور اب منتیں کر رہا تھا کہ میک اپ اتنے چہروں میں وہ ڈھونڈنے اسے قاصر ہے

اسی لیے اپنی ماں سے بولا پلیز تھوڑی سی مدد کی جائے لیکن فریدہ بیگم نخرے دکھاتی ہوئی اپنی ساڑھی کے پلو کو فولڈ کر کے وہاں سے اٹھ کر تائشہ کے پاس چلی گئی جو کہ پہلے ہی انہیں بہت اہمیت دے رہی تھی لیکن شارق کو دیکھنے کے بعد تو وہ جیسے مہمان خصوصی بن گئی تھیں

ابھی وہ اپنی ماں کو خفا نظروں سے دیکھ رہا تھا جب ایک لڑکی اچانک ہی ڈانس کرتی لڑکیوں سے نکل کر اس کے قریب بیٹھی پانی کا گلاس گھٹا گھٹ چڑا گئی

اور یہ وہ پہلے لڑکی تھی جسے وہ میک اپ اور بنا میک اپ دونوں کے پہچان چکا تھا

زمل جنید خان وہ انگلی سے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا ایک نظر اس نے اس پیارے سے آدمی کو دیکھا تھا لڑکا تو وہ ہر گز نہیں تھا تیس سے تو اوپر ہی ہو گی عمر

جی آپ کون۔۔۔زمل اسے گھورتے ہوئے بولی اس کی آنکھوں کا رنگ اسے کچھ یاد دلا گیا تھا

وہی جسے آپ کب سے ڈھونڈ رہی ہیں بندے کو خان کہتے ہیں وہ ہاتھ آگے بڑھ چکا تھا

کہتے تو بندی کو بھی خان ہی ہیں لیکن یہ بندی ہر ایرے غیرے سے ہاتھ نہیں ملاتی وہ ہاتھ میں پکڑا ہوا گلاس اس کے ہاتھ میں تھماتے اٹھ کر واپس ڈانس فلور کی طرف جا چکی تھی

جب کہ اسے اس طرح سے جاتا دیکھ کر شارق کبھی گلاس کو تو کبھی اپنے ہاتھ کو دیکھ رہا تھا

شار خان تیرے نصیب ہی خراب ہیں یہ لڑکی نہ جانے کتنے سالوں سے تجھے ہر جگہ ڈھونڈ رہی ہے اور جب تو خود ساتویں آسمان سے اتر کر اس کے لیے آیا ہے تو توبہ کتنے نخرے ہیں اس کے وہ ٹھنڈی آہ بھرتا اس کا ادھا چھوڑا ہوا پانی کا گلاس گھٹک گیا

دائم نے جیسے ہی کمرے میں قدم رکھا اسے وہ سامنے بیڈ پر روتے ہوئے نظر آئی اسے اس طرح سے روتے دیکھ کر وہ پریشان ہو گیا وہ اسے اتنا خوش چھوڑ کر گیا تھا اور اب وہ یہاں بیٹھ کر رو رہی تھی۔۔ وہ اسے بے چین کر گئی تھی تحفہ ایک طرف رکھتے ہوئے اس کی طرف آیا تھا

جانو سائیں کیا ہوا ہے۔۔۔۔!تم اس طرح سے رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔!سب خیریت تو ہے۔۔۔۔!وہ اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے قریب سے بولا تو جانو سائیں اس کا ہاتھ جھٹک کر اس سے دور ہٹی

دور رہیں مجھ سے سب پتہ چل چکا ہے مجھے آپ ہی وہ شخص جو مجھے کڈنیپ کر کے یہاں لائے ہیں وہ آپ ہی تھے جن کے لوگوں نے مجھے میرے گھر سے اغوا کیا۔۔ صحیح کہہ رہی ہوں نہ میں آپ نے ہی کیا ہے نہ مجھے کڈنیپ بولیں وہ چلاتے ہوئے پوچھ رہی تھی

اس کے اس طرح سے اچانک پوچھنے پر دائم ریشان ہوا تھا وہ جانتا تھا اس کا چچا اور تایا کچھ تو بگاڑ کے ہی جائیں گے لیکن وہ جانو کو یہ سب کچھ بتائیں گے اس کا اندازہ نہیں تھا اسے یہی لگا تھا کہ وہ اس سے پیسوں کی ڈیمانڈ کریں گے اور کچھ وقت کے لئے اپنے منہ بند کر لیں گے جس طرح سے وہ ہمیشہ ہی سے بلیک میل کرتے رہے تھے یہ اس کے لئے کوئی نئ بات نہیں تھی

یہ سب تم کیا کہہ رہی ہو میری جان۔۔۔۔ان لوگوں نے تمہیں کچھ بھی بتا دیا تو تم نے یقین کر لیا وہ ہنستے ہوئے اس کی طرف بڑھا تھا

یہ سچ تھا کہ وہ اسے خود سب کچھ بتانا چاہتا تھا لیکن اس وقت یہ سب کچھ بہت مشکل لگ رہا تھا جانو سائیں بہت برے طریقے سے رو رہی تھی اور اس کے آنسو دائم کو اپنے دل پر گرتے محسوس ہو رہے تھے۔

میں نے کہا میرے قریب نہ آئے بس مجھے میری بات کا جواب دیں آپ ہی وہ شخص ہیں جس نے مجھے میرے ہی گھر سے اغوا کیا

وہ خود ہی سچائی کے بہت قریب جا چکی تھی وہ اسے مزید جھوٹ نہیں بولنا چاہتا تھا اسی لئے ہاں میں سر ہلا دیا وہ اپنی محبت کی بنیاد جھوٹ پر نہیں رکھ سکتا تھا اسی لیے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اسے سب کچھ بتائے گا۔ وہ اسے اپنا یقین دلائے گا۔

ہاں میں نے ہی تمہیں تمہارے گھر سے اغوا کروایا تھا لیکن تب میں نہیں جانتا تھا کہ تم ہی وہ لڑکی ہوں جسے میں۔۔۔۔

جس کی آپ جان لینا چاہتے ہیں یہی نہ۔۔۔ اسی لئے آپ مجھے اغوا کر کے یہاں لائے تھے تا کہ آپ میری جان لے سکے۔ اور میرے بھائی سے بدلہ لے سکے یہی وجہ ہے نا اسی لئے ہی اغوا کیا تھا نہ آپ نے مجھے کہ آپ کا جو مقصد پندرہ سال پہلے کامیاب نہیں ہو سکا اب ہو جائے۔

کیوں کہ پندرہ سال پہلے زندہ بچ جانے والے لوگوں کو بھی جان سے مار دینا چاہتے ہیں آپ۔۔ یہی مقصد ہے نہ آپ کا آپ حویلی کے سب لوگوں کی جان لینا چاہتے تھے تا کہ آپ کا بدلہ پورا ہو سکے۔ اسی لئے آپ نے جیل میں بھی میرے بھائی کی جان لینے کی کوشش کی۔ اور آپ اب بھی مارنا چاہتے ہیں اور مجھے بھی

کیونکہ آپ کا بدلہ تو تب پورا ہو گا جب مقدم شاہ کا سارا خاندان نستونابود ہو جائے گا۔ مقدم شاہ سے بدلہ لینا تھا آپ نے. اور آپ کا بدلہ تب تک پورا نہیں ہو گا جب تک ہم دونوں بہن بھائی مر نہیں جاتے۔ ہے نا صحیح کہہ رہی ہو نا میں یہی ہے نہ حقیقت۔۔۔ وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بڑی ہمت سے پوچھ رہی تھی اس کی دلیری پر وہ واقعی آج قابل دید تھی

اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں تمہارے باپ سے بدلہ لینا چاہوں گا اس کی ساری بات سننے کے بعد وہ پر سکون انداز میں بولا تھا۔یقیناً اس کے چاچا تایا اس کے پیچھے بھی کوئی بڑی وجہ بنا کر گئے ہوں گے۔

تا کہ آپ کے پاپا کا بدلہ پورا ہو سکے کیوں کہ میرے بابا سائیں نے ان کو ان کے گھٹیا اور گرے ہوئے کام کی سزا سنائی تھی۔

آپ کے بابا ایک گھٹیا ریپسٹ

چٹاخ۔۔۔۔دائم کی برداشت کی انتہا ہو چکی تھی اس سے زیادہ برداشت کرنا اس کے بس سے باہر تھا وہ اپنے فرشتہ صفت باپ کے لیے اتنا گھٹیا لفظ نہیں سن سکتا تھا۔

خبردار جو میرے باپ کے خلاف ایک غلط لفظ بولا تم جانتی کیا ہو میرے بابا کے بارے میں جو اتنے گھٹیا الفاظ استعمال کر رہی ہو۔اس کے زوردار تھپڑ سے وہ زمین پر جا گری تھی جب دائم نے اس کا بازو پکڑ کر اسے سامنے کرتے ہوئے اس کے منہ پر دھارا

اس نے اتنی سختی سے اس کے بازو پکڑے تھے کہ جانو سائیں کو اپنے بازوں میں درد محسوس ہونے لگا

کچھ بھی بولنے سے پہلے ان باتوں کی گہرائی کا مطلب سمجھ لو تم ایک بار کسی نے کہہ دیا کہ میں نے یہ سب کچھ کیا ہے تو تم نے مان لیا میں انکار نہیں کر رہا میں نے ہی تمہیں کڈنیپ کیا تھا لیکن میرا مقصد تمہیں جان سے مارنا ہرگز نہیں تھا ۔اور نہ ہی میں نے بہرام کی جان لینی چاہئی میں صرف اسے نیچا دکھانا چاہتا تھا۔اپنوں سے بچھڑنے کا درد محسوس کرانا چاہتا تھا جو میں نے کی

ا۔یہ سب کچھ میں نے نہیں تمہارے بھائی نے کیا ہے حویلی میں آگ میں نے نہیں تمہارے بھائی نے لگائی تھی حورم تم یقین کرو یا نہ کرو لیکن سچائی یہی ہے کہ میں نے حویلی کو آگ نہیں لگائی

اگر تمہیں مجھ پر یقین نہیں ہے تو میں تمہارے سر کی قسم کھا کے کہتا ہوں تم سے زیادہ محبت میں نے آج تک کسی سے نہیں کی میں تمہارے خاندان کا قاتل نہیں ہوں حورم۔یہ سب کچھ بہرام نے کیا ہے بہرام نے اس دن حویلی میں آگ لگائی تھی میں نے نہیں۔پلیز میرا یقین کرو تمہاری بے اعتباری میری جان لے لے گی۔

میں ہمیشہ سے مقدم سائیں کی بہت عزت کرتا ہوں آج بھی میرے لیے بہت اہمیت رکھتے ہیں ان سے ایک غلط فیصلہ ہوا تھا جس کے لیے وہ آخری لمحات تک پچھتاتے رہے گاؤں کی ایک لڑکی نے ان پر جھوٹا الزام لگایا تھا۔

پلیز میرا یقین کرو میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں تمہاری آنکھوں میں اپنے لیے یہ نفرت برداشت نہیں کر پاؤں گا۔نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی آواز میں نمی گھل چکی تھی کتنے سالوں کے بعد وہ کسی کو چاہنے لگا تھا۔کوئی اس کی زندگی میں آیا تھا جس سے وہ محبت کرنے لگا تھا تو وہ کیسے اس کے یہ نفرت برداشت کر سکتا تھا

وہ اس کے سر پہ ہاتھ رکھے ایک ایک لفظ بول رہا تھا لیکن حورم کی آنکھوں کی بے اعتباری اب بھی قائم تھی

اس نے آہستہ سے اس کا ہاتھ اپنے سر سے ہٹایا اور ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھ گئی دائم کو کچھ سمجھ نہیں آیا وہ بس اس کے ساتھ کھیچلتا چلا گیا۔

حورم نے اس کے سامنے الماری کھولی اور اس کا ہاتھ قرآن پاک پے رکھ دیا۔

اب کہیں کہ میرے گھر والوں کو آپ نے نہیں مارا کہیں کے میرے گھر والوں کی موت سے آپ کا کوئی تعلق نہیں ہے کہیں کہ حویلی کو آپ نے نہیں لگائی تھی

وہ اس کی نظروں میں دیکھتے ہوئے بولی جبکہ دائم بے یقینی سے اپنا ہاتھ دیکھ رہا تھا جو اس کلام پاک پر رکھا گیا تھا

مجھ سے اتنا بڑا گناہ مت کرواؤ حورم اللہ مجھے کبھی معاف نہ کرے۔

کیوں تم میرا اعمال نامہ سیاہ کر رہی ہو کیوں مجھے خدا کی نظروں میں گناہگار کر رہی ہو وہ بے بسی سے بولا

بس دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی جھوٹے ہیں آپ اگر آپ سچے ہوتے تو ایک سیکنڈ نہ لگاتے

اور نفرت سے کہتی منہ پھیر گئی اس کا ارادہ یہاں سے جانے کا تھا وہ اس شخص کے ساتھ ایک لمحہ نہیں گزار سکتی تھی جب کہ دائم وہیں ساکت خراب تھا حورم کے قدم ابھی دروازہ تک نہیں پہنچے تھے جب اسے پیچھے سے آواز سنائی دی

میں دائم شاہ سوری اللہ کی اس مقدس کتاب قرآن پاک کی قسم کھا کے کہتا ہوں حورم کی حویلی میں آگ میں نے نہیں لگائی نہ ہی میں تمہارے خاندان کا قاتل ہوں میں اللہ کی اس پاک کتاب کی قسم کھا کے کہتا ہوں کہ جو دس سال میں نے جیل میں گزارے ہیں میں اس کا مستحق نہیں تھا۔ میں تب بھی بے گناہ تھا میں اب بھی بے گناہ ہوں۔ دائم شاہ سوری قسم کھاتا ہے کہ آج تک اس نے کسی بے گناہ کے ساتھ غلط نہیں کیا سوائے تمہارے۔ بے گناہ ہوں لیکن ایک گناہ کر چکا ہوں اس کتاب کی قسم کھا رہا ہوں نا میں اتنا فرشتہ صفت ہوں۔ اور نا ہی نیک لیکن آج میں مجبور ہوں کے مجھے اپنی بے گناہی ثابت کرنے کے لیے اس کتاب کی قسم کھانے پر رہی ہے۔ عدالت میں لوگ اسی کتاب کی قسم کھا کر حقیقت بیان کرتے ہیں شاید ہی س کتاب پے ہاتھ رکھ کر آج تک کسی نے جھوٹ بولا ہو گا اگر میں جھوٹ بولوں تو مجھے ابھی موت آجائے میں زندگی کا اگلا سورج نہ دیکھ سکوں۔

وہ آہستہ سے اپنا ہاتھ قرآن سے ہٹاتے ہوئے الماری کو بند کر چکا تھا حورم خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی جیسے اس کے پاس کچھ کہنے کو بچا ہی نہیں تھا

میں بہت گناہگار سہی لیکن قسم جھوٹی نہیں کھاؤں گا میں نے کچھ نہیں کیا حورم پلیز مجھے چھوڑ کے مت جاؤ میں تمہیں بہت چاہتا ہوں۔

یہ سب کچھ ادھورا ہے تمہارے بنا میں نے کچھ نہیں کیا میں تو اس رات حویلی میں آگ بجھا رہا تھا وہ پیٹرول اور مٹی کے تیل کے بڑے بڑے ڈرم تھے جو بری طرح سے آگ کو پھیلا رہے تھے میں انہیں سیدھا کر رہا تھا کہ اگ مزید نہ پھیلے جب بہرام جلتی ہوئی آگ لے کر میری طرف آیا اور مجھے مارنے پیٹنے لگا۔

اور پھر سب کے سامنے یہ کہنے لگا کہ میں آگ لگا رہا تھا جب کہ سب کچھ اس نے کیا ہے ان سب لوگوں کا قاتل وہ ہے گاؤں کے کچھ لوگوں نے بہرام کو آگ لگاتے دیکھا تھا اسی لئے ان لوگوں نے اس کے خلاف گواہی دی لیکن پھر مجھے بھی مجرم کہہ کر جیل میں ڈال دیا کہ میں میں بھی شامل ہوں میں بے گناہ ہوتے ہوئے بھی دس سال جیل کی کال کوٹھری میں بند رہا

حورم میں نے بہت مشکل وقت گزرا ہے اپنے سب اپنوں کو کھو چکا ہوں تمہیں کھو دیا تو مر جاؤں۔۔۔

دائم کی بات ابھی ادھوری تھی تب جب حورم نے اس کے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا

ایم سوری مجھے آپ پے شک نہیں کرنا چاہیے ان لوگوں نے وہ سب کچھ کہا تو میں نے اسے حقیقت مان لیا اگلے ہی لمحے وہ اس کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

اور دائم نے بھی اسے اپنے باہوں میں بھر لیا۔ اور اس کی پیٹھ سہلاتے ہوئے اسے چپ کروانے لگا

بس میری جان اب اور مت رونا سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا وہ اس کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے بولا اسے یا شاید آپ نے آپ کو یقین دلا رہا تھا۔

. . . . . .

صبح کی روشنی پھیلتے ہی تیاریاں شروع ہونے لگی آج جازم کی بارات جانی تھی جب کہ کل شازم کی بارات جانی تھی ۔سب لوگ بہت خوش تھے ساری تیاری مکمل ہو چکی تھی۔

پورا گاؤں ان کی خوشیوں میں شامل تھا ماحول کو بہت خوبصورت بنایا گیا تھا بارات کو شان اور شوکت سے ویلکم کیا گیا۔

نور نے نہ جانے کتنی ہی چھوٹی چھوٹی رسمیں نبھائی تھی۔

اور پھر دولہے کو لا کر دلہن کے پہلو میں بٹھا دیا گیا

وہ کیسی لگ رہی تھی جاننا بہت مشکل تھا کیونکہ گھونگھٹ بہت بڑا تھا

وہ خاموشی سے بنا کچھ کہے اس کے پاس بیٹھ گیا ایک بار پھر سے اس کی باتیں اسے یاد آنے لگی۔

کتنا انتظار تھا اسے اس دن کا کتنا خوش تھا وہ اپنی آنے والی زندگی کو سوچ کر لیکن سارے خواب کہیں ٹوٹ سے گئے

ذیلہ کی سہیلیاں نہ جانے کون کون سی رسمیں اور شرارتیں کر رہی تھی جب کہ وہ مسکراتے ہوئے ان کی باتیں سن رہا تھا۔

جیجو وہ میں آپ کو ایک بہت ضروری بات بتانی ہے ویسے اتنی ضروری بات ہے تو نہیں لیکن پھر بھی ہم بتانا چاہتے ہیں اخر آپ کو بھی تو پتہ چلے کہ آپ کی بیوی آپ سے کتنی محبت کرتی ہے لڑکی نے شرارت سے کہا

آپ کی بیوی فون پر 2 سال پہلے ماریہ نے آپ کی جھوٹی موٹھی گرل فرینڈ بن کر فون کیا تھا۔اپنی سہیلی کے باتیں سن کر وہ بے ساختہ اس کی طرف دیکھنے لگی

سوری سوری ہم جانتے ہیں یہ بہت گھٹیا حرکت بھی لیکن ہ کیا ہے نا آپ کی بیوی آپ سے ضرورسے زیادہ ہی اعتبار کرتی ہے۔اتنے نخرے دکھاتی تھی یا کالج میں میرا منگیتر یہ میرا منگیتر وہ ہم نے سوچا کیوں نہ اسے بیوقوف بنایا جائے اسی لیے ہم نے اس کے ساتھ ایک پیرنک کیا۔

جس میں ہم نے ماریہ کو آپ کی جھوٹی موٹی گرل فرینڈ بنا کر اسے فون کروادیا۔اور ماریہ نے کہا کہ جازم صرف میرا ہے وہ تم سے شادی تو کرلے گا لیکن کبھی تم سے محبت نہیں کرے گا۔

قسم سے اتنا مزا آیا دوسرے دن اس کی حالت دیکھ کر۔بیچاری بہت پریشان ہوگئی ہم نے سوچا تھا کہ کچھ دن میں اسے سب کچھ بتادیں گے لیکن پھر اچانک ہی ماریہ کی شادی طے ہوگئی۔اور اس کی شادی کے بعد وہ ہمیشہ کے لئے یہاں سے چلی گئی پھر اس کے بعد ہمیں پتہ چلا کہ آپ دونوں میں سب کچھ ٹھیک ہوچکا ہے بے چاری ماریہ سوچ سوچ کر کبھی دوبارہ اس کے پاس نہیں آئی کہ اس کی وجہ سے کہیں آپ دونوں کا رشتہ نہ خراب ہوگیا ہو بہت پریشان رہتی تھی۔

اس نے بہت بار کوشش کی کہ وہ اسے فون کرے لیکن اس میں اتنی ہمت بھی نہیں تھی۔کیوں کہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی وجہ سے اس کی بیسٹ فرینڈ ہرٹ ہو لیکن جب اسے پتہ چلا کہ آپ دونوں کی شادی ہے تو یقین کریں وہ اتنی خوش تھی کہ کوئی انتہا ہی نہیں۔

ہم لوگ صرف آپ لوگوں کی شادی اٹینڈ کرنے نہیں بلکہ معافی مانگنے بھی آئے ہیں اس کی وجہ سے بہت کچھ غلط ہو سکتا تھا وہ تو خدا کا شکر ہے کہ کچھ غلط ہوا نہیں اللہ آپ دونوں کی جوڑی ہمیشہ سلامت رکھے

پلیز زیلہ ہمیں معاف کر دینا شاید تمہیں تو وہ دن یاد بھی نہیں ہو گا جب ماریہ نے تمہیں فون کیا اللہ تم دونوں کا اعتبار ایسے ہی ایک دوسرے پر بنائے رکھے۔

وہ اس کے قریب سے اٹھتے ہوئے اس سے مل کر باہر چلی گئی۔

اس نے ایک نظر شرمندگی سے جازم کی طرف دیکھا گھونگھٹ میں ہونے کی وجہ سے اسے دیکھ تو نہیں پایا تھا لیکن اپنے ہاتھوں کو تالی مارتے ہوئے اسے اپریشیٹ کیا تھا

اگر کہو تو بتاؤ تمہارے سہیلیوں کو کتنا اعتبار ہے تمھیں مجھ پر اس کا ایک جملہ اسے شرمندگی کے آخری گہرائی تک لے گیا تھا

دو سال اس نے کس طرح اسے ذلیل نہیں کیا تھا وہ کہاں جانتی تھی کہ یہ تو اس کی سہیلیوں کی ایک چھوٹی سی شرارت تھی

تھوڑی دیر کے بعد رخصتی کا شور اٹھا۔ وہ اپنے گھر والوں سے ملتے ہوئے مسلسل جازم کے کچھ غصے کا پیمانہ ماپ رہی تھی کیا وہ اسے منانے میں کامیاب ہو گئی کیا اپنی اس گھٹیا ترین حرکت کی سوری کر سکے گی۔

کیا وہ اسے اپنی بے اعتباری اس کی کوئی دلیل دے سکے گی۔

جہاں محبت ہو وہاں بے اعتبار ہی نہیں ہوتی لیکن زیلہ کے لئے تو جیسے محبت کے ہر بات کا مطلب بدل چکا تھا دو سال پہلے صرف ایک فون کال سے اس کا جازم پر اعتبار بری طرح سے ٹوٹ گیا وہ تو جانتی تک نہیں تھی کہ یہ اسی کی بیسٹ فرینڈ ماریہ کی شرارت ہے

یا اللہ مجھے ہمت دے میں جازم سے معافی مانگ سکوں۔ سارے راستے میں مسلسل یہی سوچتی رہی جبکہ جازم بالکل خاموش تھا اور اس کی خاموشی خطرے کی نشانی تھی۔

کیا نکمے قسم کے عاشق تھے یہ دونوں ایک بات کی وجہ سے اتنا مسئلہ بنایا ہوا تھا شازم نے تو اس کی سہیلیوں کو آتے ہی آ گھیرا۔ اور اس کے شک کے عین مطابق یہ اس کی سہیلیوں کی حرارت تھی لوگ تو ویسے بھی آج زیلہ سے معافی مانگنے ہی والی تھی لیکن شازم نے یہ کہا کہ جب وہ دونوں ایک ساتھ بیٹھے ہوں گے تب ہی ان سے یہ بات کی جائے اور اس کے پلان کے عین مطابق وہ دونوں سٹیج پر ایک ساتھ بیٹھے تھے جب زیلہ کی سہلیوں نے آکر حقیقت بیان کی۔

کیونکہ شازم جانتا تھا اگر ان دونوں سے الگ الگ اس بارے میں بات کی تو وہ پھر سے انا کا مسئلہ بنالیں گے کبھی ایک دوسرے سے بات کلیر نہیں کریں گے اسی لیے شازم چاہتا تھا کہ یہ بات ان دونوں کے سامنے ایک ہی وقت پر کلیئر ہو تاکہ آگے جاکر مسئلہ نہ بنے

گاڑی چلاتے ہوئے شازم کی ہنسی نہیں رک رہی تھی بیچاری اس کی دوست اور بیچارہ اس کا بھائی یہ فضول میں مارا جارہا تھا

۔

یقیناً اب جازم نے زیلہ کا حال بگاڑ دینا تھا اگر ایسی سہیلی ہوتی ہے تو انسان کو دشمن کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اس نے پچھلی سیٹ پر بیٹھی زمل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں زیلہ کے ایک طرف تائشہ جبکہ دوسری طرف زمل بیٹھی تھی جازم آگے شازم کے ساتھ بیٹھا تھا

کیون تمہاری کون سی سہیلی نے تمہارا دل توڑ دیا ز مسلسل گبر کو فون کرنے کی کوشش کر رہی تھی اور فون لگنے کے باوجود بھی وہ نہیں اٹھا رہا تھا تو وہ تپی ہوئی بولی

ارے یار میرا کسی نے دل نہیں توڑا میں تو بس بات کر رہا ہوں وہ جازم کے آگے منہ کر کے بولا تھا جب جاز منے رکھ کر ایک مکا اس کے چہرے پر مارا۔

اللہ خود دلہا بن گئے ہو میں نے کل بننا ہے خبر دار جو میری شکل بگاڑنے کی کوشش کی میں اپنی بیوی کو بہت پسند ہوں تمہارے والا حساب نہیں ہے۔ یہاں شازم منہ بنا کر بولا۔

جبکہ زیلہ کہنا چاہتی تھی کہ اب ادھر بھی وہ والا حساب نہیں ہے اسے بھی اچانک ہی جازم بہت اچھا لگنے لگا ہے جو بنا کسی غلطی کے اتنے وقت سے اس کی نفرت کا شکار ہو رہا تھا۔

لیکن شرم وحیا آرے رہی تھی اور دلہن بنی منہ پھاڑ کے بولتی وہ اچھی تو نہ لگتی

. . . . . .

وہ اس کے بالکل قریب بیٹھا بچپن سے لے کر اب تک اپنی زندگی کی ساری کہانی اسے بتا رہا تھا اسرار شاہ سوری کے لیے اپنے منہ سے بولے گئے الفاظ کو لے کر وہ بہت شرمندہ تھی چاچا تایا اتنے گھٹیا اور اتنے گرے ہوئے ہو سکتے ہیں یہ تو کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی اسے تو بس کردم اور جنید کا ہی پتا تھا جن کے بارے میں دادو سائیں سے اکثر بتاتی تھی کہ وہ تین مقابلہ کرتے تھے کہ جانو سے سب سے زیادہ پیار کون کرتا ہے

کبھی جنید جیتتا تلک بھی کردم تو مقدم اپنی بیٹی کو لے کر بھاگ جاتا اس کی بیٹی پر صرف اس کا حق ہے کتنا خوش ہوتی تھی وہ اپنے تایا اور چچا کے بارے میں جان کر اور دائم کے چاچا تاتا کیسے انسان تھے انسانیت تو تھی ہی نہیں ان لوگوں کے اندر

ابھی بھی یہی سب کچھ سوچ رہی تھی جب دروازہ بجا

دائم ڈنر تو ہم کر چکے ہیں پھر کون آیا ہے اسے لگا کے پھر سے اس کے تایا چاچا گئے ہیں۔ اس نے فوراً دائم کا ہاتھ تھام لیا

گھبراؤ نہیں جانو سائیں میں ابھی دیکھ کے آتا ہوں کہ کون ہے تم یہیں بیٹھو وہ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھو سے چھڑوا کر اٹھ کر باہر دروازہ کھولنے گیا۔ لیکن دروازہ کھولتے ہی اس کی بے چینی بڑھ چکی تھی۔

جب کہ اس کی کیفیت سمجھے بغیر بہرام نے اس کا گریبان تھام لیا تھا۔

گھٹیا انسان تجھے کیا لگا تھا میں کبھی تجھ تک پہنچ نہیں پاؤں گا بتا کہاں ہے میری بہن وہ غصے سے کہتا ہوا اس کے منہ پر ایک زور دار مکا مار چکا تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ اسے اور مارتا حوم بول اٹھی

بہرام۔ بابا آپ کیا کر رہے ہیں۔ وہ اسے بہرام سے چھڑاتے ہوئے بولی اچانک اس کی آمد پر وہ بھی بوکھلا چکی تھی

جانو سائیں تم نہیں جانتی یہ آدمی کون ہے یہ قاتل ہے ہمارے خاندان کا اس نے ہمارے خاندان کو برباد کر دیا میں اس کی جان لے لوں گا

بس کریں اور کتنے جھوٹ بولیں گے آپ ہمارے خاندان کو برباد کرنے والے یہ نہیں بلکہ آپ تھے۔ بابا سائیں کے قاتل آپ ہیں دائم نہیں سب پتہ چل چکا ہے مجھے۔ جھوٹ بولتے ہیں آپ حویلی میں اگ آپ نے لگائی تھی اور آپ کے ساتھ اور لوگ بھی شامل تھے۔ گاؤں والوں نے خود اپنی آنکھوں سے آپ کو یہ جرم کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ آپ اپنے کیے کا الزام دائم پر لگا رہے ہیں وہ چلاتے ہوئے بولی

جبکہ بہرام بے یقینی سے اپنی بہن کو سن رہا تھا۔

جانو سائیں یہ تم کیا کہہ رہی ہو اس آدمی نے تمہیں کوئی بھی من گھڑت کہانی بنا کر سنائی تو تم نے مان لیا تم نے مان لیا کہ تمہارا بھائی اپنے ہی خاندان کو ختم کر سکتا ہے جب کہ سچ تو یہ ہے کہ۔۔۔۔۔

سچ یہ ہے کہ آپ اپنے آپ کو ہارتا ہوا نہیں دیکھ سکتے اپنی ذات کو اگنور ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے سچ تو یہ ہے کہ آپ کبھی اپنی ضد اور غصے کو چھوڑ کر آگے بڑھ ہی نہیں سکتے برداشت ہی نہیں کر پائے وہ توجہ جو حویلی کے سب لوگ دائم کو دینے لگے تھے آپ کو دائم سے نفرت تب ہوئی جب دائم گھر میں ایک بیٹے کی حیثیت سے رہنے لگے

سچ تو یہ ہے کہ یہ سب کچھ آپ سے جبر داشت نہیں ہوا تب دائم آپ سے اتنی نفرت کرنے لگے تھے کہ آپ نے خود ہی اپنے خاندان کو ختم کر دیا سب کچھ بتا چکے ہیں مجھے دائم۔ جھوٹے آپ ہیں دائم نہیں وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولی تھی بہرام نے ایک بے یقین نظر اپنی بہن کو اور پھر دائم کو دیکھا جو باظاہر تو ان دونوں بہن بھائیوں کے بیچ کچھ نہیں بول رہا تھا لیکن شاید جانو سائیں کو ان سے بہت دور لے جا چکا تھا

---

زیلہ دلہن بنی جازم کی سیج سجائے اس کے کمرے میں بیٹھی پل پل اس کا انتظار کر رہی تھی وہ جانتی تھی کہ جازم اس سے بہت محبت کرتا ہے اور وہ اسے اس کی غلطی کے لیے ضرور معاف کر دے گا۔

زیلہ جانتی تھی کہ اس نے اُسے بہت ہرٹ کیا ہے'لیکن وہ خود بھی تو غلط فہمی کا شکار تھی"مانا کہ اس سے غلطی ہوئی ہے لیکن غلطی تو غلطی ہوتی ہے اور ہر غلطی کی معافی ہوتی ہے اور اسے یقین تھا کہ جازم بھی اس کو ضرور معاف کر دے گا

اسے ڈر تو بہت لگ رہا تھا نہ جانے جازم اس سے بات بھی کرے گا یا نہیں لیکن پھر سب کی تعریفوں کو سوچتے ہوئے اسے ذرا سا حوصلہ ہوا اس کی سہیلیاں تو کہہ کر گئی تھی جازم آج ضرور اپنے ہوش گواہ بیٹھے گا

جازم تو ویسے بھی اس کی تعریف کرنے سے کبھی پیچھے نہیں ہٹا تھا۔ آج تو ویسے بھی وہ کمال لگ رہی تھی۔ اسے یقین تھا جازم اسے اپنے انداز میں سراہا جائے گا

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ نگاہیں جھکا گئی اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا لیکن اس نے نوٹ کیا کہ جازم اس کی طرف آنے کی بجائے الماری کی طرف بڑھا تھا اور تیز تیز کچھ کر رہا تھا

اگلے ہی لمحے وہ کپڑے لے کر واش روم گیا

واپس آیا تو اس کے کپڑے بدل چکے تھے وہ پریشانی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی وہ تیز تیز ہاتھ چلا رہا تھا

جازم آپ ٹھیک تو ہیں اتنے پریشان کیوں ہیں سب کچھ ٹھیک ہے نا

ہاں سب کچھ ٹھیک ہے تم چینج کر کے سو جاؤ مجھے ضروری کام کے لیے جانا ہے۔ وہ تیزی سے کہتا ہوا اپنا کچھ سامان چیک کر رہا تھا

آپ ایسے کیسے جا سکتے ہیں ابھی تو ہماری شادی ہوئی ہے اور۔۔۔۔

ذیلہ اس وقت میں کچھ نہیں سننا چاہتا تمہاری طرف سے میرے بہت سارے حساب نکلتے ہیں جو میں بعد میں آ کر نکالوں گا فی الحال مجھے اپنا فرض نبھانا ہے

نہیں میں آپ کو اس طرح سے نہیں جانے دوں گی آج تو شادی ہوئی ہے ہماری وہ ابھی اپنی بات مکمل نہیں کر پایا تھا کہ ذیلہ اس کا ہاتھ تھام کر بولی

اس نے ایک نظر اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا اور پھر دلہن بنی زیلہ کی طرف شاید نہیں یقینا آسمان سے اتری کسی حور سے کم نہیں لگ رہی تھی

کیوں شک دور ہو گیا تمہارا تمہاری سہیلیاں پانچ منٹ اگر تمہارے پاس بیٹھی تو تمہاری ساری غلط فہمی دور ہو گئی اور اس دن بھی تمہاری سہیلی کی پانچ منٹ کی فون کال پر تمہیں مجھ سے زیادہ برا انسان دنیا میں اور کوئی نہیں لگا تھا

تم ایسا کیوں نہیں کرتی زیلہ جا کے اپنی سہیلیوں میں سے کسی کو فون کر لو اور سکتا ہے وہ پھر سے تمہیں میرے بارے میں کچھ بتائے اور تمہارا دماغ پھر سے گھوم جائے جس سے تمہیں مجھ سے نفرت ہو جائے اور پھر ایک دو سال کے بعد تمہاری کوئی سہیلی تم سے معافی مانگے اور پھر تمہیں مجھ سے پیار ہو جائے تمہیں فرق پڑتا ہے

اور پھر یہ سلسلہ چلتا ہی رہے گا۔ آج کوئی ایک بات کہے گا تم آکر مجھ سے نفرت کرنے لگ جاؤ گی پھر کل کوئی دوسرا آ کر کہے گا جازم تو بے گناہ تھا تو تمہیں اچانک مجھ پر ترس آئے گا اور تمہیں مجھ سے محبت ہو جائے گی۔۔

پھر کچھ وقت اور گزرے گا یہی واقعہ پھر سے پیش آئے گا۔ اور پھر کچھ عرصے بعد سب ٹھیک ہو جائے گا

نہیں زیلہ اس سب کا کوئی مقصد نہیں ہے میں تم سے شادی کرنا چاہتا تھا وہ میری محبت تھی لیکن کل سے جب سے مجھے پتہ چلا ہے کہ تم ایک فون کال کی بنا پر مجھ سے اتنی نفرت کرنے لگی ہو کہ میری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی تو مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے میری محبت کہیں دفن ہو گئی

پلیز ایسا نہ کہیں جازم میں شرمندہ ہ۔۔۔۔۔

مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے میری محبت رہی نہیں ہے تم سے شادی کرنے کے بعد تمہیں یہاں لانے کے بعد تمہیں میرے کمرے میں بٹھانے کے بعد میرے دل میں کوئی جذبات ہی نہیں جگا تھا میں تمہارے لئے کچھ محسوس ہی نہیں

کر رہا زیلہ میں بہت کوشش کر رہا ہوں کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے میں ہم دونوں ایک نارمل کپل کی طرح رہیں لیکن میں نہیں کر پا رہا زیلہ مجھے یقین نہیں آرہا کہ صرف ایک فون کال کی بنا پر میں تمہارے لئے اتنا بے اعتبار ہو گیا۔ کہ تم میرے ساتھ شادی ہی نہیں کرنا چاہتی تھی

صرف ایک فون کال کی بنا پر تمہیں مجھ سے اتنی نفرت ہو گئی کہ تم میری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی اور اب تم مجھ سے سب کچھ ٹھیک ہو جانے کی امید کر رہی ہو تو سن لو زیلہ حیدر شاہ میرے دل میں تمہارے لئے کوئی جذبات نہیں ہیں تمہیں چھونے کی تمہیں محسوس کرنے کی خواہش ہی اندر ختم ہو چکی ہے تمہارے لئے جو جذبات میں رکھتا تھا سب مر چکے ہیں۔

اب تمہارا ہونا یا نہ ہونا میرے لیے ایک برابر ہے۔ وہ پل میں سے آسمان سے زمین پر پٹخ کر اپنا سامان اٹھا کر باہر چلا گیا تھا

ذیلہ جو کچھ دیر پہلے اپنے حسن کے غرور میں یہ سمجھے ہوئے تھی کہ وہ جازم کو خود سے محبت کرنے پر مجبور کر دے گی اسے ہر بات بھولنے پر مجبور کر دے گی اپنی اس ناقدری پر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

رات تین بجے کا وقت تھا جب وہ اپنی پھوپھو کے گھر میں داخل ہوا تقریبا سب لوگ ہی سو رہے تھے صبح شازم کی بارات جانی تھی اسی لئے تائشہ نے سب کو ہی جلدی اٹھا کر اپنے اپنے کمروں کی طرف بھیج دیا تھا۔

وہ بنا کسی سے کچھ کہے شازم کے کمرے میں آگیا جو اس وقت سونے کے بجائے کسی سے فون پر گھپیں لڑا رہا تھا اسے دیکھتے ہی خوش ہو گیا

بہرام سائیں تم آ گئے مجھے یقین ہے تم آؤ گے میں اپنے بھائی سے جنگ جیت گیا اس نے کہا تھا کہ بہرام اس کی شادی پر ضرور آئے گا لیکن میں نے اس سے کہا کہ تم میری شادی بھی آو گے دیکھو وہ دلہن بھی لے آیا اور میں جیت گیا کیونکہ میری بارات ابھی کل جانی ہے وہ زرش کو ہولڈ کرنے کا کہہ کر وہ اس سے باتوں میں لگ چکا تھا۔

بہرام ذرا سا مسکرایا پھر اس سے کیری ان کہتے ہوئے باہر نکل گیا وہ اسے ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا تھا۔

باہر آیا تو دل کو ایک طرف پریشان کھڑے دیکھا یہ یقیناً اس کی گاڑی دیکھ کر اندازہ لگا چکی تھی کہ وہ واپس آ چکا ہے۔

جانو سائیں کہاں ہے وہ بنا اس کا حال چال پوچھے جانو سائیں کا پوچھنے لگی جبکہ اس کی حالت سے یہ اندازہ لگا چکی تھی کہ جانو سائیں اس کے ساتھ تو ہرگز نہیں ہے

ُ ُ اپنے شوہر کے ساتھ ہے وہ اب تم جاؤ آرام کرو یہاں کھڑے رہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے

آپ اسے اپنے ساتھ کیوں نہیں لائے وہ اس کی بات تو کو اگنور کرتے ہوئے غصے سے بولی

آنا نہیں چاہتی تھی دل وہیں رہنا چاہتی تھی وہ اپنے شوہر کے ساتھ اب جاؤ یہاں سے وہ ذرا سخت لہجے میں بولا۔

میں کہیں نہیں جاؤں گی بہرام سائیں بتائیں مجھے کیا ہوا ہے بتائیں جانو سائیں آپ کے ساتھ واپس کیوں نہیں آئی۔وہ اندر جانے کو ہرگز تیار نہ تھی

کیونکہ وہ نہیں آنا چاہتی تھی دل وہ اپنے شوہر کے ساتھ رہنا چاہتی تھی۔

اس قاتل کے ساتھ کیا وہ جانتی ہے کہ۔۔۔۔

ہاں وہ حویلی میں ہوئے پورے واقعے سے باخبر ہے لیکن پھر بھی اس نے اپنے بھائی پر اعتبار کرنے کی بجائے اس غیر شخص پر اعتبار کیا۔

تو آپ نے اسے اپنا اعتبار کیوں نہیں دلایا۔

کیوں کہ میں قرآن پاک پر ہاتھ رکھ کے اس پاکیزہ کتاب کی قسم نہیں کھا سکتا تھا وہ بھی تب جب میں سچا ہوں مجھے اپنی سچائی ثابت کرنے کے لئے اپنا ایمان داؤ پر نہیں لگانا تھا۔ وہ اگر مجھے گناہ گار سمجھتی ہے مجھے قاتل سمجھتی ہے تو بے شک سمجھتی رہے لیکن اس کے کہنے پر کبھی خدا کی کتاب کی قسم نہیں کھاؤں گا۔ کیونکہ یہ قسم۔ اس وقت جائز ہے جب ہم حد سے زیادہ مجبور ہوں۔ اور یقین کرو دل میں اتنا مجبور نہیں تھا کہ اس پاک کتاب کی قسم کھاتا۔

وہ کہتی ہے کہ وہ اپنے باپ کے قاتل کی شکل نہیں دیکھنا چاہتی۔ اسی لیے میں بھی خاموشی سے واپس آ گیا۔ کیوں کہ اس کی نظروں میں اس کے خاندان کا اس کے باپ کا قاتل میں ہوں۔ ایک خاموش آنسو اس کی آنکھوں سے گرا آواز میں نمی تھی وہ دل کو اگنور کیے سیڑھیاں چڑھ کر چھت پر چلا گیا

جبکہ دل اس کی تکلیف کو محسوس کرتی ہوئی آنسو بہاتی اپنے کمرے کی طرف آ گئی

دادو سائیں جاگ رہی تھیں لیکن بولی کچھ نہیں شاید کو جانتی تھی کہ جانو سائیں واپس نہیں آئی

. . . . . .

شازم کی بارات دھوم دھام سے گئی اور دھوم دھام سے دلہن لے کر آ گئی اس نے تو ہر رسم میں بھرپور مزے لیے تھے۔

جازم کے بانیسبت شازم کی شادی پر بہت مزا آیا۔

زیلہ اپنے جذبات چھپاتے ہوئے شادی میں شامل ہوئی تھی کل رات اسے جازم نے بُری طرح سے ہرٹ کیا تھا شاید وہ اسی کے لائق تھی اور پھر وہ چلا گیا نہ جانے کہاں اور نہ جانے کب واپس آئے گا

۔ان کا ارادہ کچھ دن یہی پر گزارنے کا تھا جب کہ بہرام لوگ آج رات ہی واپس شہر جا رہے تھے کیونکہ ان کا ولیمہ جازم کی واپسی پر طے پایا تھا زیلہ کی اداس دیکھ تائشہ کو بے ساختہ اس پر ترس آیا کیا تھا اگر وہ چند دن کی چھٹی لے لیتا اس کے لیے لیکن نہیں ڈیوٹی بھی ضروری تھی

. . . . . .

رزش کو اس کے کمرے میں بھیجا گیا تھا اسے زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑا دس منٹ کے اندر ہی وہ واپس اس کے کمرے میں موجود تھا اس کا ہوشربا حسن دیکھ کر تو وہ ویسے بھی اس پر جان نثار ہوئے جا رہا تھا۔ آوہ ہستہ آہستہ چلتے اس کے قریب آیا

اور اب وہ پورے حق سے اس کے کمرے میں اس کے سامنے بیڈ پر آلیٹا اور اس سے باتیں کرنے لگا

یار بندہ اپنی شادی میں کتنا تھک جاتا ہے نہ وہ دوستانہ انداز میں کہتا ہے اس کے ہاتھوں میں موجود چوڑیوں کو چھیڑنے لگا جبکہ اس کی بات پر وہ کھلکھلا کر ہنسی اس سے زرش کو ایسی ہی کسی بات کی امید تھی

ہاں بالکل صحیح کہہ رہے ہیں میں بھی بہت تھک گئی ہوں چلیں جلدی سے سو جاتے ہیں وہ اس کے قریب سے اٹھنے لگی جب شازم نے اس کی گود میں اپنا سر رکھ لیا

ہاں تو میری جان تھکن اتر ایں گے نا میں تمہاری تھکن اتار دوں گا تم میری تھکن اتارنا تم تو فضول میں ہی سونے کے پیچھے پڑ گئی ہو۔

شادی کی تھکن سو کر نہیں بلکہ ان کی خوبصورت لمحات کو محسوس کر کے اتاری جاتی ہے۔اگر اجازت ہو تو اپنے ہاتھ میں موجود خوبصورت نفیس سی انگوٹھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

جب سے اس نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔

تو پھر کیا خیال ہے ان خوبصورت لمحوں کو خوبصورت طریقے سے محسوس کیا جائے وہ اس کے لبوں پر اپنی انگلیاں کا لمس چھوڑتا اسے شرمانے پر مجبور کر گیا

اور اسے شرماتا دیکھ کر شازم اگلے ہی لمحے اسے اپنے قریب ہی کھینچ چکا تھا۔

ایسے شرماو گے تو گھائل ہو جائیں گے مرشد

ہم تیرے پیار میں پاگل ہو جائیں گے مرشد۔

وہ دلفریب انداز میں کہتا ایک آنکھ دبا کر اس کے لبوں پر جھک گیا رات آہستہ آہستہ گزر رہی تھی۔شازم اپنے ہر انداز میں اس سے اپنی بے پناہ محبت کا اظہار کر رہا تھا۔جسے اپنے لیے محسوس کرتے ہوئے زرش کو اپنے آپ پر ناز ہونے لگا

. . . . . .

بہت وقت گزر چکا تھا رات کا تقریبا ایک بج تھا وہ مسلسل اسے فون کر رہی تھی جب اس کی ذات پر احسان کرتے ہوئے اس نے فون اٹھا ہی لیا

ہائے بسنتی میری چمک چلو کیسی ہے تو بہت زیادہ نہیں یاد کرنے لگی تو آج کل مجھے بتایا بھی تھا کہ مصروف ہوں لیکن بار بار یہ موبائل کی ٹن ٹن ٹن بجے جا رہی ہے

فضول مت بولو میں نے تمہیں بس یہ بتانے کے لیے فون کیا تھا جو تم سمجھ رہے ہو ایسا کچھ نہیں ہے اس کی بات سن کر غصے سے بولی

چل مان لیا کہ جیسا میں سمجھ رہا ہوں ویسا کچھ نہیں ہے پھر تو بار بار کیوں مجھے فون کر رہی ہے اپنے بھائیوں کی شادی انجوائے کرنا۔

میرا رشتہ پکا ہو گیا ہے گبر وہ لوگ کچھ ہی دنوں میں مجھے انگوٹھی پہنانے آئیں گے وہ غصے سے بولی تھی

اسے سمجھ ہی نہیں آیا تھا کہ یہ باتیں کب سے چل رہی تھی اور کب ہوا یہ سب کچھ لیکن اس کی ماں نے کہا تھا کہ اب وہ کوئی بہانہ نہیں سنیے گی۔

زمل میں آج کل بہت مصروف ہوں میں بعد میں فون کروں گا وہ اتنا کہہ کر جلدی سے فون رکھ چکا تھا جبکہ زمل اپنی بات کا کوئی اثر یہ دیکھتے ہوئے فون کو گھورنے لگی آج پہلی بار اس نے اسے اس کے نام سے اسے مخاطب کر گیا تھا

مطلب یہ فضول آدمی میرے ساتھ ٹائم پاس کر رہا تھا ضروری انگوٹھی بھی نقلی ہو گی ایسے کیسے کر سکتا یہ میرے ساتھ شادی کا نام سنتے ہی ضروری کام یاد آ گئے اسے زمل فون کو گھورتے ہوئے بولی اور اگلے ہی لمحے دوبارہ فون کرنے لگے لیکن اس بار فون بند جا رہا تھا

. . . . . .

وہ اس کے موبائل پر کوئی گیم کھیل رہی تھی جب فون بجا

دوست ماما کا فون آرہا ہے وہ فون اٹھانے سے پہلے اسے بتا کر فون اٹھا چکی تھی

ماما ہم کل واپس آرہے ہیں شادی میں بہت مزا آیا ایک نہیں دو دو شادیاں تھی

آپ کو پتا ہے دلہے دونوں سیم ٹو سیم تھے اور دونوں کے ڈریس بھی سیم ٹو سیم تھی لیکن پہلے پھوپو کی شادی ہوئی تھی ۔سڑو ٹائپ دلہے سے پھر آج والی شادی میں بہت مزا آیا کیونکہ یہ والا دلہا بیسٹ تھا

اور آپ کو پتہ ہے پھوپو ایک دم پرنسس لگ رہی تھی وہ کل کی طرح آج بھی اسے پھوپو نامہ سنانے میں مصروف ہو گئی اور اس کا پھوپو نامہ سنتے ہوئے ہیں نشال کی شکل بالکل ایسی ہی ہو گئی تھی جیسے نند نام سن کر بھابھی کی ہوتی ہے

وہ سامنے تو نہیں تھا لیکن اس کو دیکھ رہا تھا

میں نے تمہیں کتنی بار کہا ہے وہ تمہاری پھوپو نہیں ہیں وانی وہ بے بسی سے سمجھانے لگی لیکن وانی نے کونسا سمجھ جانا تھا

ہم کل صبح تک واپس آجائیں گے اچانک اس کی آواز سنائی دی یعنی کہ وہ اس کے کہیں قریب ہی بیٹھا تھا

ہاں ماما ہم کل واپس آجائیں گے لو اب آپ دوست سے بات کرو مجھے نینی آرہی ہے وہ فون اس کے ہاتھ میں دیتی اس کو اس کے سینے پر سر رکھ چکی تھی

وانی زیادہ تنگ تو نہیں کر رہی وہی روز والا سوال

نہیں مجھے میری دوست بالکل تنگ نہیں کرتی اس نے مسکرا کر جواب دیا

خیال رکھیے گا وہ بس اتنا کہہ کر فون بند کر گئی جب اس نے ایک نظر اپنے سینے پر سوئی وانی کو دیکھا جو گہری نیند میں اتر چکی تھی

میرے پیارے سے بچے کو بہت سخت نیند آئی ہوئی تھی وی اس کے سر پر بوسہ دیتا ہوا اس کے گرد اپنے بازو لپیٹ گیا

میرا پیارا بچہ وہ مسکراتے ہوئے بڑبڑایا۔

. . . . . .

فنکشن ختم ہو گیا جس کے ختم ہوتے ہی وہ دادو اور دل کو لے کر شہر کے سفر کے لیے نکل چکا تھا۔ان لوگوں نے تو اسے بہت منع کیا تھا لیکن گاؤں کے کچھ لوگ بہرام کو دیکھ کر غصے میں آ چکے تھے لوگوں کو آج بھی یہی لگتا تھا کہ حویلی میں آگ لگنے کی وجہ بہرام ہے

بہرام مزید ان سوالوں کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا اسی لئے خاموشی سے واپسی کا سفر طے کرنے لگا اور تائشہ نے بھی اسے بالکل نہیں روکا تھا

دادو سائیں جانو سائیں کے یہاں آنے کے بعد آپ ہمیں کوئی حقیقت بتانے والی تھیں جانو سائیں تو واپس نہیں آئی لیکن آپ ہمیں کیا پتانے والی تھیں۔

وہ انہیں دیکھ کر پوچھنے لگی بہرام خاموشی سے گاڑی چلا رہا تھا

ہاں شاید وہ وقت آ ہی گیا ہے حقیقت سامنے لانے کا تمہیں بہت ساری باتیں جاننی ہیں دل۔۔۔اور بہرام کو بھی۔ان کی بات پر بہرام بھی اب کی طرف متوجہ ہوا تھا

حویلی میں آگ کس نے لگائی میں نہیں جانتی کیونکہ ایک بارہ سال کا بچہ آگ نہیں لگا سکتا اور میرا پوتا ایسا کبھی نہیں کرے گا اس بات کا مجھے یقین ہے ان کے بات پر بہرام نے کرا یک نظر انہیں دیکھا تھا مطلب وہ دائم کو بھی قاتل نہیں سمجھتی تھیں

یہ کہانی تب شروع ہوئی جب بہرام کی پیدائش ہوئی۔

مقدم جنید کردم اور قاسم علی شاہ کی موت کے ساتھ بہت سارے راز جڑے ہیں۔ لیکن اب وقت آگیا ہے کہ تمہارے سامنے ساری حقیقت کھول دی جائے۔

وہ اسے کہتے ہوئے ماضی کے کسی پنے میں کھو چکی تھیں

---

حویلی میں خوشیوں کا سماں تھا آخر مقدم شاہ کے ہاں بیٹے کی پیدائش ہوئی تھی۔ حویلی کے ساتھ ساتھ پورے گاؤں میں اس خوشی کو منایا جارہا تھا۔ دادا سائیں ہسپتال میں ہی بچے کا نام تجویز کر دیا۔ کیوں کہ خاندان کے پہلے بچے کا نام رکھنے کا حق ہمیشہ سے ان ہی کے پاس محفوظ تھا۔ اس وقت وہ اپنے پر پوتے بہرام مقدم شاہ کو اپنے ہاتھوں میں اٹھائے حویلی میں داخل ہوئے۔

اور ان کی انتظار میں بیٹھیں رضوانہ اور نازیہ باہر شور سے ہی اندازہ لگا چکی تھی کہ وہ لوگ آچکے ہیں۔

انہوں نے مسکراتے ہوئے ملازمہ کو بچے کی نظر اتارنے کے لیے لائے گیا سامان لانے کا حکم دیا۔ اور ساری ملازمہ بھی اس مبارک لمحات میں ان کے ساتھ تھیں۔ جو اس وقت بخشش کے طور پر ہر دم سے اپنی منہ مانگی خواہشات پوری کر رہیں تھیں۔

بہرام مقدم شاہ خاندان کا پہلا وارث اور پہلا بچہ ہونے کی وجہ سے خاص اہمیت کا حامل تھا۔ اس لیے مقدم سائیں تو قدم سائیں نے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ تم تو مجھ سے 17 دن پہلے پیدا ہو گئے لیکن میرا بیٹا اس نئی نسل کا پہلا بچہ ہے تو اپنی

ساری اولاد سے کہہ دینا کہ میرے بیٹے کا ہر حکم ماننے آخر بڑا ہے وہ جس طرح سے میں تمہاری ہر بات مانتا تھا اور اس کا یہ حکم صرف کردم کے لئے نہیں بلکہ جنید کے لئے بھی تھا۔

کیونکہ تائشہ کو بھی نو مہینے مکمل ہو چکے تھے اس کے گھر میں بھی خوشی کبھی بھی آسکتی تھی۔ تائشہ جنید کو تنگ کرنے کے لیے بس ایک ہی بات کہتی تھی کہ وہ اپنے بیٹے کی دنیا میں آتے ہی اسے بالکل بھلا دے گی۔۔ جبکہ جنید تو دن رات اللہ سے دعائیں مانگ رہا تھا کہ اس کی بیٹی دنیا میں آئے اور وہ تائشہ سے ان نو مہینوں کا انتقام لے۔

اس وقت بھی وہ حویلی کی خوشیوں میں کچھ دیر کے لئے شامل ہوتے ہی گھر کے لئے نکل چکا تھا کیونکہ تائشہ کو ڈاکٹر نے بالکل ہی کام کرنے سے منع کر دیا تھا۔ اور جنید کا بس چلتا تو وہ اسے بستر سے ہلنے میں نہ دیتا۔ اور اسے یہ بھی پتا تھا کہ اس وقت بھی تائشہ کسی نہ کسی کام میں مصروف ہو گئی شروع شروع میں وہ انہیں سب کاموں سے بھاگتی تھی لیکن پھر بعد میں اسے یہی سب کچھ کرنا اچھا لگنے لگا اور خاص کر پریگننسی کے دوران تو وہ کچھ زیادہ ہی کام کرنے لگی تھی جس کی وجہ سے جنید کو پر خاصہ غصہ کرنا پڑتا۔

فی الحال بہرام کو سب سے چھپا کر سیدھے مقدم کے کمرے میں لایا گیا کیونکہ رضوانہ پھوپو نازیہ کا کہنا تھا کہ جب تک بچہ سوا مہینے کا نہیں ہو جاتا تب تک اس کا چہرہ کسی کو نہیں دکھانا۔

اور جو کردم سائیں اسے ڈیرے پر لے جا کر وہ اس کے دنیا میں آنے کی خوشی منانے کے بارے میں سوچ رہا تھا ان کی بات سن کر خاصہ بدمزا ہوا

آپ کی اس بات کا کیا مطلب ہے سائیں اسے کوئی بھی نہیں دیکھے گا مطلب کیا ہم بھی اسے نہیں دیکھ سکتے کردم نے پریشانی سے پوچھا

نہیں کردم سائیں میرا وہ مطلب نہیں تھا آپ تو گھر کے ہیں میرا مطلب ہے کہ باہر کے لوگوں کو بہرام سائیں سے زیادہ ملنے جلنے نہیں دینا اسے بچے کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔ یہ سوا مہینہ بچہ زیادہ سے زیادہ وقت اپنی ماں اور خاندان کے ساتھ گزارتا ہے۔ تاکہ وہ اپنے لوگوں سے مانوس ہو سکے اور اس کی صحت پر بھی برا اثر نہ پڑے۔ رضوانہ پھوپو نے سمجھاتے ہوئے کہا لیکن ان کے سمجھانے کے بعد بھی کردم اور مقدم کا منہ سیدھا نہ ہو سکا۔

چل میرا شیر جوان تیرے آنے کی خوشی ہم سوا مہینے بعد منائیں گے وہ سات گھنٹے کے بچے کو شیر جوان کہتے ہوئے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ مارتا اس کا ماتھا چوم چکا تھا۔ جبکہ مقدم تو جب سے گھر آیا تھا اپنے کمرے میں جانا چاہتا تھا کیونکہ حوریہ کو ہسپتال سے لا کر سیدھا کمرے میں ہی لے جایا گیا تھا۔

اس کی ڈلیوری بلکل نارمل تھی کیونکہ پورے نو مہینوں میں اس کا بہت خیال رکھا گیا تھا حویلی میں ہر کسی نے اس سے حاصل اہمیت اور توجہ دی تھی۔

جس کی وجہ سے بچہ اور حوریہ دونوں ہی بہت صحت مند تھے

وہ جب سے اسے لے کر گھر آیا تھا تب سے ہی اس کی کوئی خبر نہیں تھی دھڑکن اسی کے پاس تھی جبکہ اس کا چھوٹا سا معصوم بچہ اس وقت سب کی آنکھوں کا تارا بنا ہوا سب کے بیچ عیش کر رہا تھا۔

لیکن چاہ کر بھی وہ اس منظر سے ہٹ نہیں سکتا تھا کیونکہ بار بار ہر کوئی کسی نہ کسی بات میں سے مخاطب کر رہا تھا۔ اور پھر وہ وقت بھی آ گیا جب بچے کو اندر کمرے میں لے جانے کے لیے کہا گیا جس سے مقدم کا چہرہ چمک اٹھا۔

اسے فی الحال پتہ نہیں تھا کہ اتنے چھوٹے بچے کو کس طرح سے اٹھایا جاتا ہے ورنہ یقیناوہ اسے لے کر اندر کمرے میں بھاگ چکا ہوتا۔اور وہاں اندر بیٹھ کے حوریہ کے ساتھ یہ حسین پل انجوائے کر رہا ہوتا۔اور یہاں حال یہ تھا کہ خاندان اتنا بڑا تھا کہ لوگ ہی ختم نہیں ہو رہے تھے۔

اور بیچاری حوریہ جس نے جنم دیا تھا مشکل سے ہی اس بچے کو پندرہ سے بیس منٹ کے لیے ہر گھنٹے بعد دیکھتی تھی۔اور پھر بہرام کو ان کے حوالے کر دیتی۔جب کہ مقدم کو تو اچھی خاصی تپ چڑی ہوئی تھی۔جو اس بچے کی جان ہی نہیں چھوڑ رہے تھے۔پھر تنگ آ کر اس نے گردن کی طرف اشارہ کیا۔رشتہ دار خواتین تو کبھی بچے کو دیکھتیں اور کبھی اس کے باپ کو اور سب کا یہی کہنا تھا کہ بہرام بلکل اپنے باپ پہ گیا ہے جبکہ مقدم کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اتنے چھوٹے چھوٹے نقوش کو وہ کیسے اس کے نقوش کے ساتھ ملا رہے ہیں۔

اور پھر دادا سائیں کا اشارہ ملتے ہی وہ بنا کسی کی پرواہ کیے بہرام کو ان کی گود سے اٹھاتا اندر کی طرف جا چکا تھا۔

جبکہ اس کی اس حرکت پر نازیہ اس کی پیٹھ کو گھورتے ہوئے رشتہ دار خواتین سے کہنے لگی کہ بچے کو بھوک لگی ہے۔

. . . . . .

یار دھڑکن پکڑو اسے یہ مجھ سے گر جائے گا وہ کمرے میں داخل ہوتے ہی دھڑکن کی طرف بڑھ رہا تھا جو کہ اپنے شہزادے کا جھولا تیار کر رہی تھی۔

جب کہ حوریہ بیڈ پر لیٹی شاید گہری نیند سو چکی تھی۔یہ تو ہونا ہی تھا کیونکہ پورے نو ماہ میں وہ بہت کم نیند لیتی رہی تھی۔

دھڑکن نے فوراً ہی آگے بڑھتے ہوئے اس کے ہاتھ سے بہرام کو تھام لیا۔

میرا جانو میرا بچہ میں ابھی آپ کی ماما کو جگاتی ہوں۔وہ اس کی طرف بڑھتے ہوئے بولی جب مقدم نے اسے ٹوکا

ارے کوئی ضرورت نہیں ہے ابھی تو سوئی ہے وہ تھوڑی دیر آرام کرنے دو بعد میں جگا دینا۔وہ کہتا ہوا الماری کی طرف بڑھ چکا تھا

نہیں مقدم لالہ چھوٹو کو بھوک لگی ہو گی دیدہ کو تو جگانا پڑے گا وہ مسکراتے ہوئے اپنی چھوٹو کے گال چومنے لگیں جب کہ مقدم یہ سوچ رہا تھا کہ یہ چھوٹو ہے یا موٹو ہے۔ہر تھوڑی دیر میں اس کی بیوی کو تنگ کیے جا رہا تھا۔

وہ ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے واش روم میں گھس چکا تھا

جب باہر آیا تو حوریہ بیڈ پر جاگی ہوئی بہرام کو پیٹ پوجا کروا رہی تھی

جبکہ دھرکن کہیں نہیں تھی۔۔

میرے دل کا قرار سائیں آپنے اس جگر کے ٹکڑے کو سمجھا دو کہ میری بیوی کو زیادہ تنگ نہ کرے ورنہ بہت مار کھائے گا میرے ہاتھوں۔

وہ محبت سے اس کا ماتھا چومتے ہوئے اس کے ساتھ ہی بیٹھ چکا تھا۔

خدا کا خوف کریں مقدم سائیں اتنے چھوٹے بچے کو مارنے کا دل کرے گا آپ کا حوریہ تڑپ کر بولی۔

مقدم نے ایک نظر بہرام کو دیکھا اور پھر حوریہ کو دیکھتے ہوئے نہ میں گردن ہلائی

نہیں اتنے چھوٹے بچے کو مارنے کا دل تو ہرگز نہیں کرے گا لیکن بڑا تو ہونا ہی ہے نہ اسے۔میں بعد کی بات کر رہا ہوں ۔مقدم نے ایک لمحہ میں حوریہ کو خوش کیا اور دوسرے ہی لمحے وہ اس کی گوریوں کو برداشت کر رہا تھا

خبر دار جو آپ نے میرے بیٹے کو ہاتھ لگایا ابھی پیدا ہوئے اسے ایک دن بھی نہیں ہوا اور آپ اسے مارنے کی بات کر رہے ہیں کتنے ظالم سفاک باپ ہیں آپ وہ بہرام کو اپنے سینے سے لگائے اسے گھورتے ہوئے بولی۔

توبہ ہے حوریہ تم تو ایسے چھپا رہی ہو اسے مجھ سے کہ میں ابھی سے کھا جاؤں گا۔وہ اسے دیکھتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے گال کے قریب لے کے گیا جو حوریہ نے راستے میں ہی تھام لیا

آپ پر بھروسہ نہیں ہے مجھے دیو کہیں کے اگر آپ میرے معصوم سے بچے کو کھا گئے تو میں ایسا بچہ کہاں سے لاوں گی ۔وہ اسے گھورتے ہوئے مذاق کا جواب مذاق میں دیتے ہوئے ہنسی۔

ارے اس کی تم فکر مت کرو یہ میری ذمہ داری ہے۔وہ ایک آنکھ دباتا ہوا دلکشی سے مسکرایا۔

جب کہ اس کی بات کا مفہوم سمجھتے ہوئے حوریہ کے گال لال ہو گئے۔

سدھر جائے مقدم سائیں ایک بیٹے کے باپ بن گئے ہیں آپ۔۔وہ اسے شرم دلانے کی ناکام کوشش کرنے لگی۔

ہاں لیکن فیوچر میں اور انیس بچوں کا باپ بننے کا ارادہ رکھتا ہوں۔وہ اسے مزید تنگ کرتے ہوئے بولا۔

اس سے پہلے کے اس کی باتیں حرکتوں میں بدلتی دروازے پر کوئی آ چکا تھا۔

اس نے بدمزہ ہو کر دروازہ کھولا تو سامنے ملازم کھڑا اسے فون کے بارے میں بتنے لگا جس پر احمد چچا سائیں کی فون کال آ رہی تھی۔اس نے ملازم کو بھیجتے کر مسکراتے ہوئے اپنے کمرے میں موجود فون رسیور اٹھایا یقینا انہوں نے مبارک باد دینے کے لیے ہی فون کیا تھا۔فون کان سے لگاتے ہوئے وہ ان سے بات کرنے لگا لیکن دیکھتے ہی دیکھتے اس کا مسکراتا چہرہ سنجیدگی میں بدل چکا تھا۔

تھوڑی دیر آہستہ آواز میں بات کرتے ہوئے وہ چہرہ پھیر کر نہ جانے کیا بول رہا تھا آواز کم ہونے کی وجہ سے حوریہ کو اس کی آواز سنائی نہیں دی تھی لیکن اتنا تو وہ سمجھ چکی تھی کہ جو کچھ بھی تھا وہ اسے چھپا رہا تھا۔

پھر تھوڑی دیر کے بعد ان سے مبارکباد وصول کرتے ہوئے وہ انہیں خدا حافظ کہہ رہا تھا فون رکھ کر وہ ایک بار پھر سے حوریہ کے قریب آ چکا تھا۔

ہاں تو کہاں تھا میں وہ اس کے قریب بیٹھا پھر سے پوچھنے لگا۔

آپ وہاں تھے حوریہ نے فون کے قریب تھوڑی دیر پہلے والی مقدم کی جگہ پر اشارہ کیا۔

ارے اس کی نہیں اپنی باتوں کی بات کر رہا ہوں میں تو کہاں تھا میں ہاں یاد آیا انیس بچوں پر۔ وہ پھر سے شرارتی موڈ میں کہتا اسے تنگ کرنے لگا۔ جبکہ اس کی باتوں میں حوریہ بھی اسکے تھوڑی دیر پہلے والی فون پر ہوئی گفتگو کو نظر انداز کر چکی تھی۔

. . . . . .

دھڑکن میری جان یہ کوئی صحیح وقت نہیں ہے ان کے کمرے میں جانے کا تم صبح اپنے چھوٹو سے مل لینا۔ کردم اسے سمجھاتے ہوئے بولا آج کا سارا دن ہی اس کا اس کے چھوٹو کے ساتھ گزرا تھا اور اب بھی اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ اس کے پاس چلی جائے۔

اگر اس کی بھوک کا مسئلہ نہ ہوتا تو یقیناً وہ ایسے یہی اپنے پاس رکھ لیتی اب بھی کردم اسے سمجھا رہا تھا کہ وہ اتنی رات کو ان کے کمرے میں نہیں جا سکتی۔ دھڑکن تھوڑی دیر میں اس کی بات سمجھنے کے بعد اٹھ کر بیٹھ جاتی۔ اس گھر میں پہلی بار کوئی بچہ ایا تھا۔

جس سے دھڑکن ایک ہی دن میں بہت زیادہ اٹیچ ہو چکی تھی۔ اور دوسرا وہ بچہ اس وقت مقدم اور حوریہ کے کمرے میں تھا۔

ویسے تو حوریہ نے کہا تھا کہ وہ جب چاہے اس کے کمرے میں آسکتی ہے لیکن کردم اسے آدھی رات کو ان کے کمرے میں جانے کی اجازت ہر گز نہیں دے سکتا تھا آخر پرائیوسی بھی کوئی چیز تھی۔

کردم سائیں آپ نے دیکھا نہ اسے اس کے چھوٹے چھوٹے ہاتھ ہیں اور اس کی انگلیاں تو بالکل چھوٹی چھوٹی سی ہے اس کا پیر تو میری کیٹی سے بھی چھوٹا ہو گا۔ بچے کتنے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں ویسے تو میں نے پہلے بھی بہت چھوٹے چھوٹے بچے دیکھے ہیں لیکن اٹھایا کسی کو پہلی بار ہے۔

آپ کو پتہ ہے میں نے کبھی ایک دن کے بچے کو پہلے نہیں اٹھایا تھا اسے گود میں لیتے ہوئے مجھے اتنا ڈر لگ رہا تھا۔ پھر حوریہ دیدہ نے کہا کہ کچھ نہیں ہوتا۔ اور پھر جب میں نے اسے اپنی گود میں لیا تو وہ میرے ساتھ کھیلنے لگا۔ مجھے دیکھ کر بار بار پلکیں جھپک رہا تھا

ہائے وہ کتنا پیارا ہے۔۔ بار بار وہی باتیں دہراتی وہ پھر سے بیڈ پر لیٹ گئی۔ جب خرد نے فوراً اس پر کمبل برابر کیا اور اب کردم دعا مانگ رہا تھا کہ اللہ اسے اس بار نیند آجائے ورنہ پھر سے وہ تھوڑی دیر کے بعد اٹھ کر اس سے بہرام کے بارے میں باتیں کرنے لگے گی۔

اور اسے صبح زمینوں پر جانا تھا اب زمینوں پر زیادہ مسائل تو نہیں تھے۔ لیکن پھر بھی اس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ چکی تھی۔

جنہیں نبھانے کے لیے اسے مکمل نیند کی ضرورت ہے جو دھڑکن نے ہونے نہیں دینی تھی

. . . . .

جنید ہر تھوڑی دیر میں جا کر تائشہ کے اوپر کمبل ٹھیک کرتا۔ جو کہ ہر تھوڑی دیر کے بعد وہ خود ہی گرا دیتی تھی اتنی زیادہ سردی میں بھی اسے گرمی لگتی تھی۔ جس کی وجہ سے وہ یہ حرکت کرتی تھی لیکن جنید ایسے معاملات میں بالکل رسک نہیں لے سکتا تھا

ویسے تو رضوانہ انہیں کے گھر پر ان کے ساتھ ہی کچھ دنوں سے رہ رہی تھیں کیوں کہ تائشہ کے آخری دن قریب تھے اور وہ بھی اس کا بھرپور خیال رکھ رہی تھیں

لیکن آج حویلی مہمانوں سے بھری ہوئی تھی اسی لیے انہیں اپنے ساتھ لانا جنید کو مناسب نہ لگا۔

اور ویسے بھی رات کے وقت وہ کمرے میں اس کے ساتھ اکیلا ہی ہوتا تھا پتہ نہیں کون لوگ تھے جو کہتے تھے کہ عورت کو ان نو مہینوں میں نیند نہیں آتی کوئی اس کی بیوی کو دیکھتا۔ جس نے ان نو مہینوں کے دوران اپنی بیوی کو آنکھیں کھولے ہوئے کم ہی دیکھا تھا

وہ زیادہ تر اسے سوئی ہوئی ہی ملتی۔ اس وقت بھی وہ اتنی گہری نیند میں تھی کہ اسے خبر تک نہیں تھی کہ اس کا کمبل نیچے پڑا ہے۔

اور اسی کی وجہ سے جنید کو ساری رات نیند نہیں آتی تھی کہ یہ نہ ہو کہ اسی کی وجہ سے تائشہ کو رات میں کوئی تکلیف ہونے لگے۔ وہ ہر ممکن طریقے سے اس کا خیال رکھ رہا تھا۔ اور آج بھی اس دن کے لیے پچھتاتا تھا جب اس نے بے وجہ تائشہ پہ ہاتھ اٹھایا۔ کہنے کو تو وہ ہزار بار اس سے معافی مانگ چکا تھا اور تائشہ نے بھی اس بات کو کبھی اپنے دل پر

نہیں لیا تھا لیکن پھر بھی وہ ایک پچھتاوا تھا جو جنید کا کبھی پیچھا نہیں چھوڑتا تھا۔ جب جنید وہ دن یاد آتا وہ ایک بار پھر سے شرمندہ ہو جاتا اور ہر بار تائشہ کو پہلے سے بڑھ کر چاہنے لگتا

---

سوتے ہوئے مقدم نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو اچانک حوریہ نے اس کا ہاتھ تھام لیا جس سے مقدم کی آنکھ کھل گئی۔

کیا ہو گیا ہے حوریہ وہ اسے اس طرح سے اپنا ہاتھ تھامیں دیکھ کر پوچھنے لگا۔ جو کہ ہوا میں لہرا رہا تھا

کیا ہو گیا ہے کا کیا مطلب ہے آپ دیکھ نہیں رہے آپ کا اتنا بڑا بلڈوزر ہاتھ میرے معصوم سے بچے کے منہ پر رکھنے والے تھے۔ حوریہ اپنے ساتھ لیٹے بہرام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی مقدم کو اچانک ہی اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا۔

ہاں تو اس نے بھی تو کب سے اپنا یہ ہاتھ میرے منہ پر رکھا ہوا اس کی فکرمندی پر وہ مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا۔

خدا کا خوف کریں مقدم سائیں اپنا ہاتھ دیکھیں اور اس کا ہاتھ دیکھیں آپ تو محسوس بھی نہیں کر پا رہے ہوں گے اس کا ہاتھ۔ اور اگر آپ اپنا یہ اتنا بڑا ہاتھ میرے معصوم بچے کے منہ پر رکھ دیتے۔ تو سوچے کیا ہوتا

کیا ہوتا۔۔ بس میرے چوزے کی چوں چوں نکلنے لگتی۔ اور میرا سوہنا ماہی جسے تم چھوٹا سا ہاتھ کہہ رہی ہو نا ڈھائی کلو کا ہاتھ ہے اس کا جو اس نے میرے منہ پر رکھا ہوا تھا اور اب میں بدلہ لونگا اس سے وہ حوریہ کو تنگ کرنے کی خاطر بولا۔

جبکہ بہرام کے ننھے سے ہاتھ کو ڈھائی کلو کا سنتے ہوئے حور ہنسنے لگی۔

ڈھائی کلو کا تو میرا بچہ خود نہیں ہے۔ وہ محبت پاش نظروں سے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے چوم کر بولی۔

حوریہ ٹھیک ہے تمہیں یہ بچہ بہت پیارا ہے مجھے بھی پیارا ہے لیکن میرے سامنے اسے یوں بار بار پیار کر کے تم مجھے نظر انداز کرو گی تو مجھے بہت برا لگے گا وہ بالکل سیریز انداز میں اٹھ کر بیٹھ چکا تھا۔

نازیہ نے کمرے کی لائٹ بند کرنے سے منع کر دیا تھا جس کی وجہ سے مقدم کی نیند بھی اُڑی ہوئی تھی تھوڑی دیر میں سونے کی کوشش کرتا اور ہر پندرہ بیس منٹ میں اس کی آنکھ کھل جاتی۔ کیوں کہ اسے شروع سے اندھیرے میں سونے کی عادت تھی جبکہ نازیہ نے کہا تھا کہ سوا مہینے تک کمرے کی لائٹ بند نہیں کر سکتے بچے کو اندھیرے میں نہیں رکھنا چاہیے۔

بچے کے لیے کیا کرنا چاہیے کیا نہیں کرنا چاہیے اس کی ایک کتاب وہ اپنی ماں کے ہاتھوں سے لکھنوانے والا تھا۔

مقدم سائیں اپنی ہی اولاد سے کوئی جلیس نہیں ہوتا سوائے آپ کے اس کی بات سن کر وہ ہنستے ہوئے بولی۔

میں بھی نہیں ہو گا اگر تم اسے اس طرف رکھ کر خود یہاں آ جاؤ گی تو۔ میں تمہیں اپنی باہوں میں لے کر سکون سے سو جاؤں گا ہمیشہ کی طرح یہ میسنا تو ہمارے بیچ آ گیا ہے وہ منہ بنا کر بولا

آپ میرے بچے کو میسنا بول رہے ہیں وہ بے چارہ سے چند گھنٹوں کا ہے وہ۔ بھی اٹھ کر بیٹھ گئی

اور نہیں تو کیا پہلی ہی رات ہم دونوں کے بیچ میں سو رہا ہے نخرے دیکھو نوابزادے کے ذرا سا ٹچ کر دوں تو رونے لگتا ہے۔ جیسے میں نے خدانہ خاستہ بیچ میں کچھ کر دیا ہو حوریہ یہ ہوتے تو چھوٹے چھوٹے ہیں پر ہوتے بہت تیز ہیں تم نہیں جانتی بچوں کی مخلوق کو۔ وہ دوبارہ لیٹتے ہوئے بولا

اور کروٹ بہرام کی طرف لیتے ہوئے وہ اس کے ایک ایک نقوش کو اپنی نظروں کے حصار میں لینے لگا۔ وہ حوریہ سے چاہے جو بھی کہے لیکن یہ بچہ ایک ہی دن میں اس کے لیے بہت اہم ہو گیا تھا۔

یا اللہ اس جگہ آپ کی بیٹی ہوتی نا تو آپ کی یہ ساری باتیں نہیں نکل رہی ہوتی۔ میرے بیٹے سے جیلس ہو رہے ہیں آپ اللہ پوچھیں آپ کو وہ بھی لیٹتے ہوئے بہرام کی طرف کروٹ لئے اسے دیکھ رہی تھی۔

مقدم سائیں آپ دور ہٹ کے لیٹے۔ اس کے اگلے حکم پر وہ آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھنے لگا

مقدم سائیں آپ کا اتنا بھاری ہاتھ ہے سوتے ہوئے آپ کو پتہ بھی نہیں چلے گا اور اپنا ہاتھ اس معصوم پر رکھ دیں گے جس سے میرا بچہ رونے لگے گا وہ معصومیت سے کہتی تھی اس کے دل میں اتر رہی تھی۔

تم سے صرف اتنے فاصلے پر سو سکتا ہوں کہ تمہاری خوشبو مجھ تک پہنچتی رہے تم سے تو میں ناخن جتنی دوری بھی برداشت نہ کروں یہ بات الگ ہے کہ یہ مخلوق آ کر ہمارے بیچ سو رہی ہے۔ وہ سختی سے کہتا پھر سے بہرام کو دیکھنے لگا

کل تک وہ ان کے پاس ہی تھا لیکن آج وہ ایک وجود کے ساتھ ان دونوں کے درمیان موجود تھا کتنا خوبصورت لمحہ تھا یہ اگر کوئی ان دونوں کی کیفیت کا اندازہ لگا سکتا ضرور ان کی خوشیوں کی نظر اتارتا۔

بالکل بھی نہیں آپ کو آج رات دور تو سونا پڑے گا میں اپنے معصوم بچے کے رونے پر بلکل نہیں رسک لے سکتی چلے شاباش اب اچھے بچوں کی طرح تھوڑے سے دور ہٹ کر سوئیں۔ وہ اسے پیار سے پچکارتی خود ہی دور کرنے کی کوشش کرنے لگے۔ لیکن وہ بمشکل ایک انچ پیچھے ہٹ کر اس پر احسان کرتے ہوئے بولا اب بس یا اور نیچے گر جاؤں۔

جس پر حوریہ بھی منہ بناتی واپس لیٹ گئی۔

مقدم سائیں سب لوگ کہہ رہے ہیں کے بہرام بالکل آپ پر ہے وہ مسکراتے ہوئے اس کے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو چھوتے ہوئے بولی۔

اب میرا بچہ ہے تو مجھ پر ہی ہو گا نہ میرے دل کا قرار مقدم اس کی معصومیت پر ہنستے ہوئے بولا۔

ہاں تو صرف آپ کا تھوڑی ہے میرا بھی تو ہے اسے مجھ پر بھی ہونا چاہیے تھا وہ منہ بنا کر شکایت کرنے لگی۔

ہاں یہ تو تم ٹھیک کہہ رہی ہو اسے تم پر بھی ہونا چاہیے تھا یہ تمہارے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے لیکن میں ہوں نا میں تمہارے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں ہونے دوں گا اگلے انیس کے انیس بچے تم پہ جائیں گے۔ میرے لیے ایک نمونہ کافی ہے وہ شرارت سے کہتا بہرام کا دوسرا چھوٹا سا ہاتھ آپنے ہاتھ میں تھام کر مسکراتے ہوئے بولا

مقدم سائیں آپ نے میرے بچے کو نمونہ کہا۔ وہ صدمے سے اٹھ کر پھر سے بیٹھ گئی جبکہ مقدم کی باقی بات پر تو اس نے جیسے دھیان ہی نہیں دیا تھا۔

شکر کرو کہ ابھی اسے میں نے ایل او سی کہہ کر نہیں پکارا یہ سنتے ہوئے بولا تھا

بس ثابت ہو گیا آپ ہیں ہی میرے معصوم بچے کے دشمن وہ منہ بناتے ہوئے بہرام کے گرد بازو کا گھیرا بنانے لگی جب کہ مقدم نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اس کے گرد اپنا گھیرا مضبوط کیا۔

ایک بچے کو ماں کا تحفظ چاہیے ہوتا ہے۔ اور ایک مرد کا فرض ہے کہ وہ اپنے خاندان کو تحفظ بخشے۔ میں تمہیں اور اپنے بچے کو کبھی شکایت کا موقع نہیں دوں گا شکریہ اس بچے کو دنیا میں لا کر تم نے مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے جس کے لئے میں تمہارا بہت شکر گزار ہوں تم میری محبت ہی نہیں میری نسل کی آمین ہو۔ وہ مسکراتے ہوئے اسے محبت پاش نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا

اور۔۔۔۔ حوریہ شاید کچھ اور بھی سننا چاہتی تھی

اور اس نمونے کی ماں ہو اس کے مسکرانے پر وہ بھی مسکرائی

اور۔۔۔۔وہ پھر سے بولی

تم میرے دل کی دھڑکن ہو۔۔۔اس بار وہ اپنے پرانے انداز میں لوٹ آیا

اور۔۔۔۔،حوریہ نے شرماتے ہوئے اپنا سوال دہرایا جس پر وہ دلکشی سے مسکرا دیا

میری جان ہو میری محبت ہو میرے دل کا قرار ہو میرا سوہنا ماہی ہو مقدم شاہ کے دل کی ہر دھڑکن پر تمہاری حکومت ہے تم میری ملکہ ہو اور کچھ اس بار اس کی مسکراہٹ کے ساتھ حوریہ کی مسکراہٹ گہری ہو چکی تھی۔

نہیں بس اتنا ہے اب دور ہو جائیں میرے بچے سے اور اپنا یہ بلڈوزر ہٹائیں وہ اس کا ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے بولی۔

اپنے بیٹے کے ڈھائی کلو کا ہاتھ نظر نہیں آتا اور میرا ہاتھ بلڈوزر لگتا ہے تمہیں وہ مسکراتے ہوئے اپنے ہاتھ پیچھے کر کے سونے کی کوشش کرنے لگا۔

جو کہ بہت مشکل تھا کیونکہ اسے ہمیشہ سے ہی حوریہ کو باہوں میں لے کر سونے کی عادت تھی۔لیکن اب اس نمونے کے لئے اپنی یہ عادت کچھ دنوں کے لیے چینج کرنی تھی۔جو کہ بہت مشکل تھا

. . . . . .

کر دم جیسے ہی نہا کر باہر نکلا اس کی نظر بیڈ پر بے خبر سوئی ہوئی دھڑکن پر پڑی جو کہ اپنی تمام تر معصومیت لیے اسے اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔وہ مسکراتے ہوئے اس کے قریب آیا اور تولیے سے اپنے بال خشک کرنے کے بجائے اس کے گالوں کو آپنے بھیگے ہوئے بالوں سے بھیگونے لگا جس سے دھڑکن کی نیند پُھر سے اڑ گئی۔

چونکہ دھڑکن کو ان سب چیزوں کی عادت ہو چکی تھی اس لیے ڈھیٹ بننے کی کوشش کرتے ہوئے ویسے ہی بیڈ پر آنکھیں بند کیے پڑی رہی۔

کردم اس کی چالاکی پر مسکرایا اور پھر اس کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے اسے جگانے کی کوشش کرنے لگا۔

اسی لئے کہتا ہوں رات کو وقت پر سو جاؤ لیکن مجال ہے جو میری کوئی بھی بات سن لو تم چلو شاباش اب جلدی سے اٹھو تمہیں کالج جانا ہے تیار ہو جاؤ پہلے ہی اتنے دن سے مسلسل چھٹیاں کیے جا رہی ہو تمہاری ٹیچرز کی شکایتیں آ رہی ہیں ۔اب وہ ذرا سختی سے بولا

مجھے نہیں جانا کالج ابھی کل ہی تو چھوٹو آیا ہے مجھے اس کے ساتھ بہت سارا ٹائم سپینٹ کرنا ہے۔اگر آپ کو میرا چھوٹو کے ساتھ وقت گزارنا اتنا برا لگتا ہے تو آپ خود چلے جائیں کالج اب سارا دن وہاں کتابوں میں سر کھپا کر واپس آؤں گی تو اپنے چھوٹو کو ٹائم کیسے دوں گی۔پہلے بتا رہی ہوں خبر دار جو کسی نے میرے اور چھوٹو کے بیچ میں آنے کی کوشش کی ورنہ میں سب کچھ جلا دوں گی۔ورنہ بیگ اٹھوا کر آپ کو کالج بھیج دوں گی

وہ آج کل اس پڑھائی سے بہت اجز آ چکی تھی ورنہ اسے شروع سے ہی پڑھنا پسند تھا لیکن کردم کی سختی میں پڑھنا ایک مشکل ترین کام تھا کیونکہ وہ پڑھائی کے سلسلے میں بہت زیادہ سنجیدہ تھا کسی قسم کی کوئی لاپرواہی برداشت نہیں کرتا تھا ۔جس کی وجہ سے دھڑکن کو پڑھائی سے چڑ ہونے لگی تھی وہ تو اپنی انٹرٹینمنٹ کے لئے کالج جوائن کر رہی تھی اسے کیا پتا تھا کہ کردم اسے ڈبل ایم اے کروانے کا ارادہ رکھتا ہے کردم کب سے اس کی بے فضول کی باتیں برداشت کیے ہوئے اسے گھور رہا تھا

اور جب اس کی بات مکمل ہوئی تب بنا اس کا لحاظ کیے اس کا بازو پکڑ کر بالکل سیدھا کھڑا کر چکا تھا ایک جھٹکے میں ہی دھڑکن زمین پر کھڑی پورے ہوش میں آچکی تھی۔

پرنسز ٹائم از اوور ناؤ سٹوڈنٹ ٹائم از اسٹارٹ جلدی سے تیار ہو کے آؤ اور چھوٹو سے بھی مل اؤ وعنہ تم سارا دن اس کو بہت مس کرو گی میں جب تک ناشتہ کرتا ہوں تب تک تمہارے سارے ضروری بے فضول کام ہو جانے چاہیے۔ ورنہ سچی کسی چھوٹے بچے کی طرح تمہارے بالوں سے پکڑ کر تمہیں گھسیٹتے ہوئے کالج کے اندر چھوڑ کے آنا مجھے بالکل اچھا نہیں لگے گا۔

وہ اسے وارن کرتا اپنے شرٹ پہنتا بال بنا کر کمرے سے باہر نکل چکا تھا۔ جبکہ دھڑکن تو اس کی دھمکی سن کر پریشان ہو چکی تھی۔

صبح کالج جاتے ہوئے اکثر اس کا گزر اپنے کالج کے سامنے پارلڑکیوں کے سکول سے ہوتا تھا جہاں دروازے پر زبردستی والدین اپنے بچے کو سکول کے اندر بھیج رہے ہوتے تھے جب کہ وہ رو رو کر پورا علاقہ سر پے اٹھاتے تھے۔

یا اللہ آپ کیا کردم سائیں میرے ساتھ ایسا کریں گے وہ اپنے لمبے بالوں کی چوٹی کو فولڈ کرتے ہوئے فوراً واش روم کی طرف آگئی تھی۔ اگر گاؤں کا سرپنچ اسکے ساتھ ایسا کرتا تو وہ یقیناً اپنے سہیلیوں کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتی

. . . . . .

میری حسین سجنی کچھ کھالو کیونکہ اگر تم کچھ کھاؤ گی نہیں تو میں تمہیں اس طرح سے کیسے چھوڑ کے جاؤں گا شام کو آتے ہوئے ماجی کو ساتھ لے آؤں گا لیکن فی الحال تو کچھ کھالو

اس کے قریب بیٹھا وہ اس کی منیتں کر رہا تھا

دیکھو بے بی آپنے بابا کو بولو کہ ماما کو کچھ بھی کھانے کا دل نہیں کر رہا وہ اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھتے جنید کو دیکھتے ہوئے بولی

نہیں میری جان ایسے نہیں چلے گا تمہیں کچھ تو کھانا ہو گا ورنہ میرا سارا دن پریشانی میں گزر جائے گا اچھا ٹھیکے زیادہ نہ سہی بس یہ ادھا پراٹھا پھر میں کچھ نہیں کہوں گا وعدہ کرتا ہوں بس یہ کھالو۔

اسے بار بار منہ بناتے دیکھ جنید نے پڑاٹھے کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا تائشہ جانتی تھی کہ یہ انسان اسے سکون سے نہیں سونے دے گا اس وقت بھی وہ سے زبردستی اٹھوا کر ناشتہ کر آرہا تھا ویسے تو آج کل وہ سارا وقت ہی تائشہ کے ساتھ ہی گزارتا تھا لیکن آج کردم کے ساتھ اسے بہت ضروری کام کے لئے جانا تھا جس کی وجہ سے وہ صبح صبح تائشہ کو زبردستی ناشتہ کروا رہا تھا اور تائشہ جو اپنی نیند کی قربانی دے کر اٹھ کر بیٹھنے کی غلطی کر چکی تھی۔اس کے جانے کا سن کر اسے مزید چڑ گئی

آج کل تو ویسے بھی اسے غصہ کرنے کا بہانہ چاہیے تھا وہ تو بھلا ہو رضوانہ کا جس نے جنید کو یہ بتا دیا کہ ایسی کنڈیشن میں عورت زیادہ تر غصے میں ہی رہتی ہے

جس کی وجہ سے تائشہ کا غصّہ بالکل نارمل ہے۔جسے وہ بھی بہت انجوائے کر رہا تھا۔اور ساتھ ہی ساتھ اسے ناشتہ بھی کروا رہا تھا اور اس کے ناشتہ کرنے کے بعد وہ پر سکون ہو کر کام کی طرف جا چکا تھا اور اس کے جاتے ہی تائشہ نے روز کی طرح پھر سے بسر پکڑ لیا تھا کیونکہ گھر کی صفائی اور برتن وغیرہ جنید ہی کر رہا تھا

کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ نتاشہ کو کوئی بھی ڈسٹرب کریں۔جنید کی محبت اور فکر مندی کو سوچتے ہوئے وہ کبھی سات آسمان پر پہنچ جاتی تو کبھی اسے تنگ کرنے لگتی کون اس کے نخرے جلتا تھا کون اس سے اتنی محبت کرتا تھا جنید نے اسے وہ مقام دیا تھا جو اسے کبھی بھی نصیب نہ ہوا شاید یہی وجہ تھی کہ وہ بہت کم وقت میں اس کے بہت قریب آچکی تھی۔

. . . . .

وہ تیار ہو کر باہر آئی تو دادا سائیں ناشتہ کرنے میں مصروف تھے اس نے آتے ہی کردم کی شکایت دادا سائیں سے لگائیں جس پر انہوں نے کردم کو گھورا۔

سوری دادا سائیں لیکن پڑھائی میں کسی قسم کی کوئی گھوری نہیں چلے گی وہ مسکراتے ہوئے ان سے کہنے لگا۔

کردم سائیں آپ پر خود ظلم ہوا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ دوسروں پر ظلم کریں آپ کو اس سے سبق حاصل کرتے ہوئے دوسروں سے محبت سے پیش آنا چاہیے۔ وہ ناشتے سے انصاف کرتی ہوئی سے بتانے لگی۔

مجھ پر کون سا ظلم ہوا ہے وہ پریشانی سے اسے دیکھ کر پوچھنے لگا

آپ کو بھی دادا سائیں نے ایسے ہی پکڑ کر سکول کے اندر چھوڑا ہو گا ٹیچر سب کو اسے ہی گھسٹ کر کلاس میں لے کے جاتے ہوں گے اسی لئے تو آپ مجھ پر اتنا ظلم کرتے ہیں۔

خدا کا خوف کرو لڑکی ایسا کبھی بھی نہیں ہوا میں تو اتنا اچھا سٹوڈنٹ تھا کے بھاگ بھاگ کر سکول جاتا تھا اور کالج لائف تو میری سب سے زیادہ سے فیورٹ تھی تم تو خوش نصیب خوش ہوئی جو یہ حسین وقت دیکھ رہی ہو۔ ورنہ شادی کے بعد بہت کم لڑکیاں ہی ہوتی ہیں جنہیں کالج جانا نصیب ہوتا ہے۔ تمہیں ابھی تک موقع مل رہا ہے اپنی زندگی کو کھل کر جینے کے لیے وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔

بس بس رہنے دیجیے اگر آپ لائق ہوتے تو مجھے کبھی زبردستی کالج نہیں بھیجتے کیونکہ جو لائق لوگ ہوتے ہس انہیں پتہ ہوتا ہے کہ دوسروں پر زبردستی نہیں کرنی چاہیے وہ دوسروں کی پرابلم کو سمجھتے ہیں۔ پتہ نہیں آپ کو گاؤں کے سرپنچ

کس نے بنا دیا۔ وہ کہتے ہوئے دادا سائیں کو اپنی بات میں شامل کرنے لگی لیکن انہیں اپنے آپ کو گھورتے دیکھ کر پریشان ہو گئی

مجھے اس گاؤں کا سرپنچ دادا سائیں نے بنایا ہے اور تمہیں میرے سر پر پہنچ بننے سے اتنا مسئلہ ہے تو تم شکایت ان کے پاس لے کے جا سکتی ہو۔ جلدی ناشتہ کرو اور باہر آؤ میں انتظار کر رہا ہوں وہ دادا سائیں کو خدا حافظ کہ تا باہر جانے لگا

دادو سائیں آپ کو پتہ ہے چاہے گاؤں میں کتنے بھی سرپنچ بن جائے لیکن آپ نہ بیسٹ والے رہو گے۔ انہیں ابھی تک اپنے آپ کو گھورتے دیکھ کر اب وہ مسکے لگانے لگی

پلیز میری چھٹی کروادیں میں چھوٹو کے ساتھ سارا ٹائم گزاروں گی پلیز پلیز پلیز وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے منتیں کرنے لگی۔

دیکھو گاؤں کے سرپنچ تمہیں آرڈر دے کر باہر جا چکے ہیں اب شرافت سے اٹھو یہاں سے اور جاؤ انتظار کر رہا ہے دادا سائیں کرسی سے اٹھتے ہوئے بولے۔

وہ گاؤں کے سرپنچ ہیں میرے نہیں میں ان کا کوئی آرڈر فولو نہیں کروں گی اب وہ ضدی انداز میں بولی۔

ابھی سرپنچ بنے مہینہ نہیں ہوا تھا اور سب پر تو حکم ہی چلانے لگے ہیں۔ وہ منہ بنا کر بولی

وہ اس گاؤں کا سرپنچ ہے لیکن تمہارے سر کا سائیں ہے چلو فوراً سے جاؤ وہ باہر انتظار کر رہا ہے۔

وہ مسکراتے ہوئے اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کے اندر جا چکے تھے کل رات مقدم نے آکر انہیں بتایا تھا کہ وہ کچھ ہی دنوں میں لندن جانے والا ہے۔

وہ اچانک لندن کیوں جانے والا ہے احمد سائیں نے اسے وہاں کیوں بلایا تھا۔وہ سات ماہ پہلے والا واقعہ دہرانا نہیں چاہتے تھے۔کیونکہ اس واقعے کے بعد اب سب کچھ نارمل ہو چکا تھا وہ نہیں چاہتے تھے کہ کچھ بھی غلط ہو جس سے حویلی کی خوشیوں کو کسی کی نظر نہ لگے

وہ مقدم کو جانے سے روک نہ چاہتے تھے لیکن اس وقت یہ بھی ممکن نہیں تھا کیونکہ مقدم جانے کا فیصلہ کر چکا تھا

---

ناراض ہو۔۔۔وہ مسکراہٹ دبا کر یہ سوال چھٹی بار پوچھ رہا تھا جبکہ دھڑکن اس وقت پوری طرح نخرے دکھانے کے موڈ میں تھی اسی لئے خاموشی سے منہ پھیر کر بیٹھی رہی

دھڑکن یار سمجھنے کی کوشش کرو اگر تم کالج جاؤ گی نہیں تو پاس کیسے ہو گی وہ سمجھاتے ہوئے بولا

دیکھیں میں آپ سے بالکل بات نہیں کر رہی پہلی بات اور دوسری بات میں ہمیشہ سے پاس ہوتی آئی ہوں اگر ایک چھٹی کر بھی لو تو کوئی قیامت نہیں آئے گی اگر آ گئی تو مجھے سزا دے لینا۔وہ انتہائی غصے میں اسے انگلی دکھاتے دوبارہ منہ پھیر گئی

اچھا نہ اب موڈ ٹھیک کرو اپنا اب کیا میں پورے گاؤں کے سامنے تمہیں مناتا اچھا لگوں گا وہ کالج سے تھوڑے فاصلے پر گاڑی روکتے ہوئے بولا کیونکہ آگے راستہ نہ ہونے کی وجہ سے گاڑی کا موڑنا انتہائی مشکل تھا

دھڑکن اپنا بیگ اٹھاتے باہر نکلی جب پلٹ کر دیکھا

اب کیوں میرے پیچھے آرہے ہیں لے آئے ہیں نہ مجھے کالج اب کلاس کے اندر بٹھا کے آئیں گے اسے اپنے پیچھے آتے دیکھ کر اسے مزید غصہ آنے لگا

دھڑکن یار ایسے روٹھ کر جاؤ گی تو میرا سارا دن بہت برا گزرے گا کم از کم اچھے سے مسکرا کر بائے تو کر دو۔اس بار وہ محبت سے بھرپور لہجے میں بولا

دھڑکن پہلے تو گردن نیچے کر کے ذرا سا مسکرائی۔اور پھر نخرے دکھاتے ہوئے خدا حافظ کہا

ایسے ہنستی ہوئی اچھی لگتی ہو پتا نہیں مینڈک کی طرح منہ بنا کر کیوں رکھتی ہو اگر اللہ نے اتنی پیاری شکل دی ہے تو اس کو سیدھا رکھو۔کردم مسکراتے ہوئے انتہائی رومینٹک انداز میں بول رہا تھا

کردم سائیں۔۔۔۔دھڑکن دانت پیس کر اس کا نام بولی

چلتا ہوں میں فضول میں اس بگڑے موڈ کی وجہ سے میرا اتنا ٹائم خراب ہو گیا۔اس کا گال زور سے کھینچتا ہوا وہ واپس اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا

جبکہ کچھ فاصلے پر کھڑی اس کی کلاس میٹ شرارتی انداز میں مسکراہوئے اسے دیکھ رہی تھی

یار تو نے تو ہمارے سر پنچ کو اپنے ساتھ ہی باندھ۔لیا ہے وہ اپنے دو ہاتھ دھڑکن کی گردن میں ڈالتی کالج میں داخل ہوئی

باندھنا پڑتا ہے بیوی کو اپنے شوہر کو اسے باندھ کر رکھنا چاہیے نخرے دکھانے چاہیے اپنی بات منوانے چاہیے۔اور سب سے خاص بات نظر رکھنی چاہیے پھر جا کے لائن پہ لگ سکتی ہے یہ شوہروں کی مخلوق۔دھڑکن نے کسی ماہر ترین بیوی کی طرح کہا

یار منگیتر کے کچھ رولز پتا ہیں تمہیں وہ پریشانی کے عالم میں بولی تو دھڑکن اسے دیکھنے لگی

کیا مطلب ہے تمہارے اس بات کا وہ واقع ہی نہیں سمجھی تھی

یار میرا منگیتر کنٹرول میں نہیں رہتا میری کوئی بات نہیں مانتا یہاں تو تم نے گاؤں کے سرپنچ کو کنٹرول کیا ہوا ہے اگر تم میرے منگیتر کے لیے مجھے کوئی آئیڈیا دے دو تو

اوہیلو میں نے کوئی کنٹرولنگ سنٹر نہیں کھولا۔میرا اپنا کنٹرول نہیں ہوتا وہ اپنا ہاتھ چھڑاتی کلاس میں چلی گئی جب کہ اس کی سہیلی بھاگتے ہوئے اس کے پیچھے آئی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

نہیں میرا بچہ تم کچھ دن تک کمرے سے باہر نہیں نکل سکتی باہر کیسی کیسی عورتیں آتی ہے نظر لگ جاتی ہے نازیہ اسے انتہائی محبت سے سمجھا رہیں تھیں

اس نے حوریہ سے اپنے کیے کی معافی مانگی تھی لیکن اب وہ اسے بہت چاہتی تھی۔بالکل سگی بیٹی کی طرح

نازیہ نے حوریہ کی پریگنینٹسی کے دوران اس کا بہت خیال رکھا اکثر اسے گاؤں میں گھمانے پھرانے لے کے جاتی اور تو اور اسے اس کی دادی کے گھر بھی لے کے جاتی تاکہ حوریہ خوش رہے

وہ روز صبح جاتے اور شام کو واپس جاتے ہوئے اور وہ سارا دن اپنی دادی کے ساتھ گزارتی کیونکہ رات کے لئے مقدم کی اجازت نہیں تھی اسی لئے وہ دن میں ہی جاتی تھی۔

مقدم تو چاہتا تھا کہ حوریہ کی دادی ہمیشہ کے لئے ان لوگوں کے پاس آجائیں لیکن وہ اپنی جگہ چھوڑنا نہیں چاہتی تھی اپنا گاوں اپنے لوگ ان کے لیے بہت اہم تھے اور اپنے بیٹے کی وفات کے بعد اب وہی گاؤں کے مسائل حل کرتیں تھیں

۔

ایسے میں ان کا گاؤں سے نکلنا آسان نہیں تھا اس لیے مقدم نے بھی اس معاملے میں زیادہ ضد نہیں کی وہ خود ہی حوریہ اور نازیہ کو صبح سویرے ان کے گھر چھوڑاتا اور شام کو واپس لے آتا۔

حوریہ اب بھی یہی کہہ رہی تھی کہ وہ اپنی دادی کے پاس جانا چاہتی ہے لیکن نازیہ نہیں مان رہی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ سوا مہینہ کہیں بھی جائے۔ یہاں تک کہ اس سے کمرے سے باہر بھی نہیں نکلنے دے رہی تھی ہاں لیکن یہ کہا تھا شام کو جب سب ملازمہ اور گاؤں کے لوگ چلے جائیں گے تو وہ تھوڑی دیر باہر چہل قدمی سکتی ہے

کافی دیر منتیں کرنے کے بعد اب وہ منہ بنا کر بیٹھ گئی جب نازیہ محبت سے سمجھانے لگی اور ان کے سمجھانے کا ہی اثر تھا کہ حوریہ نے بھی مزید ضد نہیں کی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

مقدم سائیں آپ مجھے چھوڑ کے جائیں گے۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ مقدم کو اچانک لندن کیوں جانا پڑ رہا ہے ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی اس نے کمرے میں آکے حوریہ کو یہ بات بتائی تھی اور تب سے ہی حوریہ ہر تھوڑی دیر کے بعد مقدم سے پوچھ رہی تھی

میرا سوہنا ماہی میرے دل کا قرار میں تمہیں بھی اپنے ساتھ لے کر چلتا لیکن اماں سائیں نہیں مان رہی پتہ نہیں کون بچے کے اصول بنا کر رکھے ہیں انہوں نے میں بھی اکیلے نہیں جانا چاہتا تمہیں اس طرح سے چھوڑ کر وہ بے بسی سے بولا جب حوریہ کی ہنسی نکل گئی

خدا کا خوف کریں مقدم سائیں آپ تو اس طرح سے کہہ رہے ہیں جیسے چار دن کے لیے نہیں بلکہ چار سال کے لیے جا رہے ہیں۔ مقدم کو پہلے ہی پتہ تھا حوریہ ڈرامے کر رہی ہے کیونکہ وہ خود اس کے دل کی کیفیت کو اچھی طرح سے سمجھ تھی وہ سمجھتی تھے کہ مقدم اس کے بغیر نہیں رہ سکتا اور یہ چار دن تو اس کے لیے قیامت سے کم نہیں ہوں گے

اڑالو بی بی اڑابلالو میری محبت کا مذاق ایک دن مجھے یاد کر کے رو گی تم

اللہ نہ کرے مقدم سائیں کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ حوریہ تڑپ کر سیدھی ہوئی

صحیح کہہ رہا ہوں میں جس دن نہیں رہوں گا اس دن مجھے یاد کر کے پاگل ہو کر اس گاؤں میں پھرو گی پھر میری محبت کی قدر ہو گی تمہیں تم مجھ سے محبت ہی نہیں کرتی نہ جانے کیوں مقدم کو غصہ آنے لگا

آپ کی موت کو آپ سے پہلے میں گلے لگاؤں گی مقدم سائیں اس دن آپ کو میری محبت کا اندازہ ہو جائے گا۔ اللہ کا فیصلہ نہیں جانتی لیکن میں جانتی ہوں کہ وہ جانتا ہے کہ میں آپ سے کتنی محبت کرتے ہو اور یقین کریں میرا اللہ مجھے آپ کے بغیر سانس نہیں لینے دے گا۔ ناچاہتے ہوئے بھی حوریہ کی آنکھوں میں نمی سی آگئی اس سے پہلے کہ وہ اٹھ کر باہر جاتی مقدم نے اسے کھینچ کر اپنے سینے میں چھپا دیا

ابھی زندگی شروع ہوئے وقت ہی کتنا ہوا ہے کہ تم مرنے کی بات کر رہی ہو ابھی تم نے مجھے بہت سال برداشت کرنا ہے ابھی تو ہم نے ایک ساتھ سو سال جینے ہیں۔ ابھی تو میرے 19 بچے تم پر ادھار ہیں وہ انتہائی سنجیدگی سے کہتا حوریہ کو گھورنے پر مجبور کر دیا

ارے یار تم گھورو تو نہیں میں تو بس بتا رہا ہوں وہ ایک بار پھر سے اسے اپنے سینے سے لگائے باتیں کرنے لگا فلحال وہ اسے اس موضوع سے ہٹا دینا چاہتا تھا

کل صبح اسے لنڈن کے لئے نکل رہا تھا وہ جانا تو نہیں چاہتا تھا لیکن مجبور تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

شام کو آتے ہوئے اپنے وعدے کے مطابق رضوانہ کو اپنے ساتھ لے کے آیا تھا اپنی ماں کو دیکھ کر وہ ایک دم سے خوش ہو گی۔ کیونکہ جنید دو دن میں ہر کام میں اس کے ساتھ زبردستی کر رہا تھا اور ابھی تک تو اپنے بھتیجے کو دیکھنے کے لیے بھی نہیں جا سکتی تھی

کیونکہ بھتیجہ صاحب خود آ نہیں سکتے تھے۔ اور تائشہ کو ڈاکٹر نے منع کیا تھا کہ وہ بالکل بھی اپنے پاؤں پر زور نہ ڈالے ۔اس نے تو جنید کو کہا کہ وہ گاڑی پر اس کے ساتھ چلی جائے گی لیکن ڈاکٹر نے سفر کرنے کے لئے بھی منع کر رکھا تھا۔

اسی وجہ سے رضوانہ کے آتے ہی وہ خوش ہو کر اپنے بھتیجے کے بارے میں پوچھنے لگی۔

اماں سائیں نانا سائیں کیا نام رکھا ہے یہ تو بتائیں میرے بھتیجے کا۔ اس نے جنید سے بھی یہ سوال پوچھا تھا اس نے کہا کے اگر وہ بچے کا نام اور اس کے بارے میں اسے کچھ بھی بتائے گا تو تم وہاں جانے کی ضد کرو گی فی الحال میں تمہیں وہاں لے کر جا نہیں سکتا۔

تائشہ نے اس معاملے میں بھی اسے بہت تنگ آ گیا تھا۔ لیکن اب رضوانہ۔ اس کی بے صبری دیکھتے ہوئے اسے بہرام کے بارے میں بتانے لگے گی۔ اور جو تصویر مقدم نے بنائی تھی وہ بھی اسے دکھا دیں۔

یہ الگ بات ہے کہ ہسپتال میں نازیہ اور رضوانہ نہیں تھی ورنہ انہیں بچے کی تصویر بنانے کی غلطی کبھی نہ کرنے دیتی کیونکہ ان کی نظر میں یہ بھی ان کے اصولوں کے خلاف تھا۔

تائشہ کب سے بچے کو دیکھتے نہال ہوئے جا رہی تھی۔ جب جنید اس کے لیے دلیا لے کر آیا۔

اماں سائیں ان سے کہیں کہ یہ بے سواد چیز مجھ سے دور رکھے ورنہ میں زبردستی یہی سب کچھ انہیں کھلاؤں گی۔ وہ غصے سے جنید کو گھورتے ہوئے بولی

تائیشہ تمہارے لئے اچھا ہے رضوانہ ایک نظر جنید کو پھر تائشہ کو دیکھتے ہوئے بولیں

اماں سائیں اس میں نا میٹھا ہوتا ہے نہ کھٹا ہوتا ہے یہ بہت عجیب ذائقہ ہے میں نہیں کھا سکتی اس کو وہ ہاتھ جوڑ کر کہنے لگی

۔

نہیں تائشہ میرے پاس ایک بہت اچھا طریقہ ہے جس سے یہ میٹھا ہو جائے گا ابھی دیکھنا میں کیا کرتا ہوں وہ چینی کا ڈبہ لے کر اس کے پاس آیا اور دو چمچ چینی دلیے کے اوپر اوپر چھڑکنے کے انداز میں ڈال دیں

اب دیکھنا تمہارے منہ سے اس کو کھاتے ہوئے گروم گروم کی آواز بھی آئے گی وہ اسے بچے کی طرح پچکارتے ہوئے دلیے کے چمچ بھر کے اس کے منہ میں ڈال چکا تھا تائشہ جو سوچ رہی تھی کہ اگر یہ اچھا نہیں ہوا تو وہ ایسے ہی چمچ بھر بھر کر جنید کے منہ میں ڈالے گی لیکن وہ ایسا نہ کر سکی

کیونکہ جنید کی یہ ریسپی اسے نہ صرف پسند آئی تھی بلکہ دلیے کا ذائقہ بدل چکا تھا بلکہ اسے کھانے میں بھی مزا آرہا تھا۔

تائشہ نے آج کتنے دنوں کے بعد کھانے سے بھرپور انصاف کیا تھا جس سے لے کر جنید رضوانہ دونوں بہت خوش تھے

. . . . .

کردم نے کمرے میں قدم رکھا تو دھڑکن گہری نیند سو رہی تھی وہ جانتا تھا کہ وہ صرف ڈرامہ رہی ہے کیونکہ ہر ہفتے ہی وہ ایسا ہی کچھ کرتی تھی۔

پورا ہفتہ کردم اسے زبردستی جلدی سلاتا تھا۔ لیکن ہفتے کی رات ایسا نہیں ہوتا تھا۔

اور اس وقت وہ کردم کو تنگ کرنے کے لئے بھرپور نیند کا ڈرامہ کر رہی تھی۔

لیکن کردم نے ایک جھٹکے سے اس کے اوپر سے کمبل کھینچا لیکن وہ بہت سے ٹس سے مس نہ ہوئی۔ کردم مسکرایا

دھڑکن اگر اب تم نہیں اٹھی نہ تو میں پانی کا یہ گلاس تمہارے اوپر پھینک دوں گا کردم دھمکی دیتے ہوئے بولا

لیکن وہ کردم سے کسی بھی ظلم کی امید کر سکتی تھی لیکن اتنی سردیوں میں وہ یہ کبھی نہیں کر سکتا تھا۔

اسی لئے اس کی دھمکی کو کھاتے میں نہ لیتے ہوئے وہ یوں ہی پڑی رہی جب کردم کو اپنی دھمکی میں اثر نہ دکھا۔ تو اس نے ہاتھ پر تھوڑا سا پانی ڈال کر دھڑکن کے منہ پر گرایا

جس سے وہ اگلے ہی پل اٹھ کر بیٹھ گئی

اگر دنیا میں ظالم شوہروں پر کتابیں لکھی جاتی تو آپ کا نمبر پہلا ہوتا

لکھوالے مجھ سے معصوم بیوی پر ظلم کرتے ہوئے یا خدا کا خوف نہیں جاگتا آپ کو وہ اٹھ کر اس کے سامنے کھڑی غصے سے بولی

جب اگلے ہی لمحے کردم نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے آپنے بے حد قریب کیا

تمہیں بھی تو ذرا ترس نہیں آتا اپنے معصوم شوہر پر ظلم کرتے ہوئے۔جب پتا ہے کیا آج کی رات میں تمہیں سونے نہیں دوں گا تو پھر ان ڈراموں کا کیا مطلب ہے وہ انتہائی محبت سے کہتا اس کے سرخ لبوں پر اپنا انگوٹھا پھیرتے اس کے لبوں پر جھکا تھا۔

جب دھڑکن نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھتے چہرہ پھیر لیا

کر لیں ظلم کردم سائیں کر لیں معصوم بیوی پر ظلم کل سے میں بھی آپ کو یہاں کمرے میں نہیں ملوں گی کیونکہ کل مقدم لالہ جا رہے ہیں لندن بابا سائیں کے پاس اور اتنے دنوں میں رہوں گی اپنے چھوٹو کے پاس۔وہ بھرپور مزے لیتے ہوئے۔اس میں اپنا پلان بتا رہی تھی۔

ہاں کیوں نہیں ضرور جانا لیکن اگلے ہفتے تک کہ تم واپس آ جاؤ گی تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔اور اپنی گڈ نائٹ کس میں کسی بھی بہانے سے لے لوں گا وہ اس کا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹاتا کمر کے پیچھے لے گیا اور دوسرے ہاتھ سے اس کا چہرہ سیدھا کرتے ہوئے پر پورا استحقاق سے اس کے لبوں پر جھک گیا

میں بتاؤں گی کے آپ پورا ہفتہ مجھے جلدی سلاتے ہیں اور ہفتے والے دن مجھے سونے نہیں دیتے۔اس کی بڑھتی جسارتوں پر اپنی مزاحمت ناکام دیکھتے ہوئے وہ اسے دھمکی دینے لگی

جب کہ کردم اس کی دھمکی کی پرواہ کئے بغیر اسے باہوں میں اٹھائے بیڈ پر لے آیا تھا۔

کس کو بتاؤ گی وہ اس کے دونوں بازو تکیہ کے ساتھ لگاتا اس کی گردن پر جھکا۔

گاؤں کے سرپنچ کو بتاؤں گی کہ آپ اپنی بیوی پر کتنے ظلم کرتے ہیں وہ اس کی باہوں میں بہکنے لگی۔

شوق سے۔۔۔۔اس کا دوپٹہ اس سے الگ کرتے ہوئے مسکرایا اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور بولتی وہ اس کے لبوں پر اپنی انگلی رکھ چکا تھا مطلب صاف تھا کہ اب وہ مزید اس کی کوئی فضول بات نہیں سننا چاہتا

. . . . . .

وہ اس کا کافی سارا سامان پیک کر چکی تھی۔ جبکہ مقدم بیڈ پر بیٹھے ہوئے اپنے بیٹے سے کھیلنے کے سے مصروف تھا

یار اسے گدگدی نہیں ہوتی بہرام ننھے سے پیٹ پر اپنی انگلی چلاتا حوریہ سے پوچھنے لگا

مقدم سائیؔ بچے سوا مہینے تک کچھ بھی محسوس نہیں کرتے بس دودھ پیتے ہیں اور روتے ہیں۔ وہ سامان پیک کر کے اس کے پاس آتے ہوئے مسکرائی

اور ماں باپ کے بیچ میں سوتے ہیں نمونہ کہیں کا وہ اس کی بات مکمل کرتے ہوئے بہرام کو جارحانہ پیار کرنے لگا

خدا کا خوف کریں معصوم بچہ ہے وہ اس کی داڑھی چھپتے ہی وہ اپنی کر کے دار آواز میں رونے لگا جس پر حوریہ نے اس کے کندھے پر چیٹ لگاتے ہوئے اسے پیچھے ہٹایا

ارے میرا شیر بچہ ہے اسے کچھ نہیں ہوتا وہ بہرام سے ہٹ کر حوریہ کی طرف آ چکا تھا۔

اسے صبح تین بجے گاؤں سے نکلنا تھا ویسے بھی ایک بج چکا تھا اب سونے کا کوئی فائدہ نہیں تھا بہرام صاحب رات کو نہیں بلکہ دن میں سوتے تھے اسی لئے فی الحال وہ اس کے ساتھ کھیلنے میں بہت مصروف تھا۔

لیکن اب جبکہ حوریہ اسے بہرام کو پیار نہیں کرنے دے رہی تھی تو اسی کی سختی آگئی۔

مقدم سائیں آپ کب تک واپس آئیں گے۔ حوریہ اس کے ساتھ ٹیک لگائے بہرام کو دیکھتے ہوئے اداسی سے بولی

اداس کیوں ہو رہی ہو یار چار دن میں واپس آجاؤں گا اور ویسے بھی یہ چار دن تم اس نمونے میں مصروف رہو گی تو میری یاد بھی نہیں آئے گی وہ اس کا گال چومتے ہوئے محبت سے بولا

آپ کوشش کیجئے گا جلدی آنے کی میں آپ کو بہت مس کروں گی یہ آپ کا بچہ ہے آپ نہیں آپ کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا۔ وہ اس کی موچ کو تاؤ دیتی ہوئی بولی

کیا بات ہے میرے دل کا قرار آج کل تمہارا اظہار کچھ زیادہ ہی نکلنے لگا ہے اس کا چہرہ اپنے ایک ہاتھ میں پکڑے اس سے پوچھنے لگا

آپ ہی تو کہتے ہیں اظہار کرتے رہنا چاہیے انسان کو پتہ چلتا ہے کہ وہ کتنی محبت کرتا ہے میرا تو آج نکلا ہے آپ کا تو بند نہیں ہوتا وہ ہنستے ہوئے اس کے اظہار پر چوٹ کرنے لگی۔

بس میرا سونا ماہی تم چیز ہی ایسی ہو۔ اگلے ہی لمحے اس کے لبوں کو نرمی سے چومتے ہوئے اس کے ماتھے کو چوم گیا۔

میں چیز نہیں ہوں مقدم سائیں۔ اپنے آپ کو چیز سنتے وہ اس سے دور ہٹ کر بولی

جب کہ مقدم قہقہ لگاتا اسے پھر سے اپنے قریب کر چکا تھا تم ایک چیز نہیں بلکہ میری ہر چیز ہو

دل دھڑکن جان محبوبہ بیوی بچہ ڈارلنگ جانو دلبر ساجن سب کچھ تم ہی تم ہو وہ ہر لفظ پر اسکے چہرے کے نقوش چومتا اسے اپنے سینے میں منہ چھپانے پر مجبور کر دیا

وہ جانا تو نہیں چاہتا تھا لیکن مجبوری کے باعث لندن جا چکا تھا احمد چچا ایئر پورٹ پر اس کا انتظار کر رہے تھے۔ ان سے ملنے کے بعد اس نے سب سے پہلے ان سے مسئلہ ہی پوچھا تھا

وہ شادی کرنا چاہتی ہے میں نے اسے بہت سمجھایا مقدم سائیں لیکن وہ میری بات نہیں مان رہی آپ کی گواہی چاہتی ہے۔

اور سچ کہوں تو میں بھی اسے ایک نئی زندگی شروع کرتے دیکھ کر بہت خوش رہوں گا وہ بہت مشکل سے ریکور ہوئی ہے میں نے تو امید ہی چھوڑ دی تھی لیکن اب وہ بہت بہتر ہے اسرار ایک بہت اچھا انسان ہے اور اس کے ساتھ وہ بہت خوش رہے گی

وہ خود بھی اس سے شادی کرنا چاہتی ہے اور میں بھی اب اس کا گھر بستے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں۔ اگر ایسا ہو جائے کہ میری دونوں بیٹیاں اپنے اپنے گھروں میں خوش رہنے لگے تو ایک باپ کے لیے اس سے بڑی اور کیا بات ہو گی

احمد شاہ اسے پوری بات بتاتے ہوئے اپنے دل کی خواہش کا اظہار بھی کیا تھا

جی چاچو سائیں آپ پریشان نہ ہوں آپ جیسا چاہیں گے بالکل ویسا ہی ہو گا میں بھی اسی لئے ہی یہاں آیا ہوں سچ کہوں تو سویرا کے اس قدم پر مجھے بھی خوشی ہوئی ہے ورنہ مجھے بھی یہی لگتا تھا کہ وہ آگے نہیں بھر پائے گی

ڈاکٹرز نے کہا تھا اس کا بچنا ہی بہت مشکل ہے۔ ڈاکٹر نے تو یہ بھی بھی کہا تھا کہ اس کا علاج کروانا بیکار ہے کیونکہ اس کے بچنے کے زیرو پرسنٹ چانس ہیں۔

یہی تو وجہ تھی کہ ہم نے حویلی فون کر کے یہ کہا تھا کہ سویرا اب دنیا میں نہیں رہیں

آپ سوچ بھی نہیں سکتے کہ دھڑکن اس دن کتنی اداس تھی اپنی بہن کو کھو کر وہ کتنا روئی تھی وہ تو جانتی ہی نہیں تھی کہ ہم نے اس کے آدھ مرے وجود کو لندن بھیج دیا تھا۔ اور جس کی زندگی اللہ نے ہی لمبی لکھی ہو اسے کسی ڈاکٹر کی باتیں چھین نہیں سکتے اور ماشاءاللہ سے سویرا نے نہ صرف ریکور کیا ہے بلکہ اب کافی بہتر ہو چکی ہے

لیکن گاؤں میں کوئی نہیں جانتا کہ سویرا زندہ ہے۔ اور نہ ہی میں یہ بات گاؤں میں کسی کو بتانا چاہتا ہوں۔

کیونکہ کچھ لوگوں کی مقبری کی وجہ سے گاؤں والوں کو یہ پتہ چل گیا تھا کہ سویرا نے حوریہ کو جان سے مارنے کی کوشش کی ہے اور ان لوگوں کو یہ بھی اندازہ تھا کہ سویرا کردم سائیں کی دشمن ہے اور آپ جانتے ہیں کہ کردم دائیں گاؤں والے کتنی محبت کرتے ہیں

وہ لوگ سویرا کو جان سے مار دینا چاہتے تھے ایسے میں ہم نے پورے گاؤں میں یہ خبر پھیلا دی کہ سویرا اب زندہ نہیں ہے اور اسے یہاں بھیج دیا۔ لیکن اب اگر گاؤں والوں کو یہ بات بتا چلیں کہ سویرا زندہ ہے تو شاید اب بھی بات بہت بگڑ سکتی ہے کیونکہ کردم سائیں کے معاملے میں گاؤں والے آج بھی بہت جذباتی ہیں۔

آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں مقدم سائیں سویرا کا یہی رہنا بالکل ٹھیک ہے۔ ماشاءاللہ سے سویرا اب کمپنی کے کاموں میں حصہ لینے لگی ہے اپنے آپ کو مصروف رکھنے لگی ہے۔ وہ کافی بدل گئی ہے۔ پہلی جیسی بات تو کوئی بھی نہیں رہی اس میں۔ اس کا بات کرنے کا انداز بات سمجھنے کا انداز اور بات سمجھانے کا انداز سب بدل چکا ہے سچ کہوں تو میں بہت خوش ہوں اس کے اس بدلاؤ سے۔ اللہ میری بچی کو ایسا ہی رکھے

آپ بس ایک بار اسرار شاہ سوری سے مل لیں اور اس کے سامنے یہ کہہ دیں کہ سویرا کے ساتھ آپ کا کبھی بھی کوئی نکاح نہیں ہوا تھا وہ صرف ایک جھوٹ تھا ویسے تو یہ بات میں اسرار شاہ سوری کو بتا چکا ہوں اور وہ اس بات کی کوئی گواہی نہیں مانگتا لیکن سویرا پھر بھی چاہتی ہے کہ یہ بات آپ خود اپنے منہ سے اسرار کے سامنے کہیں تا کہ اس کی آنے والی زندگی میں کبھی بھی شک کی کہیں کوئی گنجائش نہ رہے۔

کیوں نہیں چچا سائیں میں اسی لئے تو یہاں آیا ہوں آپ بے فکر ہو جائیں آپ جب کہیں گے میں اسرار سے ملوں گا ۔مقدم نے مسکراتے ہوئے انہیں یقین دلایا

اب آپ آرام کریں آپ کا کمرہ میں نے تیار کروا دیا ہے۔پھر ہم اپنے چھوٹے شہزادے کے بارے میں باتیں کریں گے۔احمد شاہ مسکراتے ہوئے کہا تو مقدم بھی مسکرایا۔

وہ ایک ہی دن میں سے کتنا مس کرنے لگا تھا جبکہ اس دنیا میں آئے ہوئے ابھی اسے دن ہی کتنے ہوئے تھے اولاد شاید ہوتی ہی ایسی ہے اللہ کی سب سے بہترین نعمت اللہ کا دیا ہوا تحفہ جو ہر کسی کے لئے بہت اہم ہوتا ہے شاید ہی اس دنیا میں اولاد سے زیادہ انسان کسی سے بھی اور اتنی محبت کرتا ہے۔کہ اس کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہو جائے

اب اگر احمد چاچا سائیں کی بات کی جائے تو سویرا نے ان کے ساتھ کیا کچھ نہیں کیا تھا یہاں تک کہ ان کی موت تک کو استعمال کر رہی تھی لیکن پھر بھی اس کی موت کی خبر سن کر وہ تڑپ اُٹھے تھے۔

اور ایک ہی رات میں اسے لندن میں لا کر مہنگے سے مہنگا ترین علاج کروا کے اسے دوبارہ زندگی کی طرف لائے تھے اس کے علاج کے دوران ساری ساری رات بیٹھ کر اسے دیکھتے رہتے کہ کہیں اسے کوئی تکلیف نہ ہو۔وہ تین ماہ بعد ہوش میں آئی تھی

دھڑکن پہلے تو ان سے پاکستان نہ آنے پر بہت ناراض ہوئی لیکن پھر اسے سب سے زیادہ غصہ اس بات پر آیا تھا کہ اس کی بہن کی لاش تک کو لندن بھیج دیا گیا وہ تو جانتی تک نہیں تھی کہ اس کی بہن زندہ ہے اور نہ ہی سویرا یہ بات اسے بتانا چاہتی تھی وہ اب ان لوگوں کی زندگی میں بالکل دخل اندازی نہیں کرنا چاہتی تھی وہ اپنے آپ کو ایک کالا سایہ مانتی تھی جو ان کی زندگیوں کو کھا گیا اب وہ مزید ان کی زندگیوں میں کسی بھی پرابلم کا سبب نہیں بننا چاہتی تھی۔

. . . . . .

میرا سوہنا ماہی میرے دل کا قرار بہت یاد آرہی ہے تمہاری یار وہ محبت سے بھرپور انداز میں بولا

ابھی آپ کو گئے ایک دن نہیں ہوا اور آپ کو وہاں میری یاد ستانے لگی پہلے آرام تو کر لیں اس کی بے چینی پر حوریہ ہنستے ہوئے بولی

میرا آرام میرا سکون تم ہو تم سے بات کر لوں گا تو بالکل ٹھیک ہو جاؤں گا۔ وہ ہمیشہ کی طرح دلفریب انداز میں بولا۔

یہ باتیں تو میں بھی جانتی ہوں آپ کو نہ نیند کی ضرورت ہے نہ ہی آرام کی ضرورت ہے آپ کو صرف اپنی بیوی کی ضرورت ہے جسے ہر وقت تنگ کر کے آپ خوش ہوتے رہتے ہیں اور یہ مسکراہٹ دبا کر بولی

تنگ کر کے یا پیار کر کے۔۔۔ بہت ہی ناشکری قسم کی بیوی ہو تم۔۔ مجال ہے جو میرے پیار کی قدر ہو پہلے قریب بٹھا کر دل جلاتی تھی اب اتنے دور سے دل جلا رہی ہو۔

بندہ دو چار پیار بری باتیں ہی کر لیتا ہے۔ شوہر دور گیا ہے تھوڑا خوش ہی کر دو لیکن نہیں تم تو بس دل جلاؤ میرا اللہ ایسی پتھر دل بیوی کسی کو نہ دے

وہ دوہیاں دیتے ہوئے بول رہا تھا تو حوریہ آمین آمین کہہ کر اس کا مزید دل جلا رہی تھی

. . . . . .

کردم پنچائت کا فیصلہ کر کے ابھی ابھی ہی ڈیرے پر آیا تھا جب جنید کو کام پر لگے دیکھا۔

جنید میں نے کہا تھا کچھ دن چھٹی لو تائشہ کو تمہاری ضرورت ہے وہ اس کے قریب رکھتے ہوئے بولا تو جنید مسکرایا۔

بیوی کو تو ہر وقت خاوند کی ضرورت ہوتی ہے کردم سائیں۔ لیکن مجھے اپنا فرض بھی نبھانا ہے کیا آپ کو میری ضرورت نہیں وہ اس سے کہتا ہوا ساتھ ہی حساب کتاب کی کتابوں میں سر کھپا رہا تھا۔

مجھے تو ہر وقت تمہاری ضرورت ہے جنید اگر تم نہیں ہوتے تو میں اکیلے یہ سب کچھ کیسے سنبھالتا۔

کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ کاش۔ تم میرے سگے بھائی ہوتے کتنا اچھا ہوتا نہ سب کچھ ہم تینوں بھائی مل کر سب کچھ سنبھال لیتے۔

نہیں کردم سائیں اللہ کا شکر ہے کہ میں آپ کا سگا بھائی نہیں ہوں کیونکہ اب دور ایسا چل نکلا ہے کہ سگا بھائی ہیں دوسرے بھائی کا دشمن ہو چکا ہے میں تو آپ کا وفادار ساتھی بن کر ساری زندگی رہنا چاہتا ہوں۔

میں چاہتا ہوں کہ دنیا میری وفاداری کی مثالیں دیں جنید نے ہنستے ہوئے کہا تو کردم نے انشاء اللہ کہتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگایا

وہ بے شک اس کا بھائی نہیں تھا۔ لیکن پھر بھی اس کے لئے بہت اہم تھا اور شاید ہی اس کی جگہ کوئی اور لے سکتا تھا۔

ابھی وہ دونوں باتوں میں مصروف تھے جب ایک چھوٹا لڑکا بھاگتے ہوئے ڈیرے پر آیا۔

جنید بھائی بھابی کی طبیعت بہت خراب ہو گئی ہے رضوانہ بی بی جی آپ کو گھر بلا رہی ہیں ابھی اسپتال لے کر جانا پڑے گا بچہ تیز بولتے ہوئے واپسی اس کیلئے دور لگا چکا تھا

جتنی جلدی سے اپنے ہاتھ میں موجود گاڑی کی چابی اس کے ہاتھ میں پکڑ آئی۔

فکر مت کرنا اللہ سب بہتر کرے گا وہ اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتا ہوا اسے جانے کا اشارہ کر چکا تھا۔

جبکہ پہلی بار باپ بننے کا سوچتے ہوئے جہاں جنید بہت خوش تھا وہی اس لمحے کے لیے وہ بہت پریشان بھی تھا۔ کیوں کہ ایک بچے کو جنم دیتے ہوئے ایک ماں کتنی اذیت سہتی ہے۔ یہ سمجھنا مشکل تو نہ تھا

. . . . .

مقدم نے صبح اٹھتے ہی سب سے پہلے اسے فون کیا تھا یہاں تو دوپہر کے دو بج رہے تھے۔ وہ کافی دیر حوریہ سے باتیں کرتے ہوئے اسے تنگ کرتا رہا پھر فریش ہو کر نیچے آیا تو سویرا کی آواز کے ساتھ اسے کسی انجان شخص کی آواز سنائی تھی۔ سویرا سے تو اس کی ملاقات کل صبح ہی ہو چکی تھی۔ اس نے مقدم سے اپنے کیے کی معافی مانگی تھی اور اسے بتایا تھا کہ وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھنے جا رہی ہے وہ شادی کر رہی ہے

اور مقدم کو اس کا یہ فیصلہ بہت پسند آیا تھا زندگی ایک ہی شخص کے نام پر رک جانے کا نام ہر گز نہیں ہے یہ اللہ کی طرف سے دیا گیا ایک تحفہ ہے جسے بنانا۔ سوارنا۔ اور جینا انسان کا فرض ہے اس کی ناشکری کرنے کا مطلب ہے اللہ کی ناراضگی۔ اور کوئی بھی سچا مسلمان اللہ کی ناراضگی کبھی مول نہیں لے سکتا

مقدم سائیں آئیں آپ وہاں کیوں کر رہے ہیں آیئے میں آپ کو ملواتی ہوں۔ یہ اسرار ہیں ان سے میری ملاقات رسٹورنٹ میں ہوئی تھی لیکن اب یہ ہمارے بزنس پارٹنر بھی ہیں پاکستان میں ان کا تعلق ملتان سے ہے۔ اور میں نے آپ کو بتایا تھا نا میں ان سے۔، سویرا نے بات ادھوری چھوڑ دی لیکن وہ اس کی بات کا مطلب سمجھ کر مسکرایا تھا

جی میں سویرا سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ میرا تعلق ملتان سے ہے بہت جلد سیاست جوائن کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں ۔ لیکن فی الحال بزنس میں ہی ہاتھ پیر مار رہا ہوں جب تک کرسی نہیں مل جاتی۔

اس نے مسکراتے ہوئے اس سے ہاتھ ملایا مقدم کو وہ دیکھنے میں کافی اچھا لگا تھا۔

دیکھنے میں وہ کافی زیادہ پرکشش نوجوان تھا۔ سویرا سے اس کی ملاقات ایک ریسٹورینٹ میں ہوئی تھی وہ کافی دن تک اسے فالو کرتا رہا سے سویرا اکثر وہاں آکر بیٹھ گئی تھی وہ اس سے وہاں اداس بیٹھے دیکھ کر سوچتا تھا کہ آخر اس لڑکی کو کیا مسئلہ ہے اور وہ یہاں اکیلی کیوں آتی ہے نہ کسی سے بات کرتی ہیں۔ اور نہ ہی کوئی اس کے پاس جاتا تھا

پھر ایک دن اسرار نے ہی ہمت کرتے ہوئے اس سے بات کرنے کی کوشش کی وہ جلد ہی واپس جانے والا تھا لیکن اس لڑکی کی وجہ سے وہ واپس نہ جا سکا

نہ جانے اس میں کیا کشش تھی جو اسرار کو اپنی طرف کھینچتی تھی۔

اسی لئے اسرار نے اس سے بات کرنی چاہیے اور بات کی بھی پہلے تو سویرا اسے نظر انداز کرتی رہی لیکن پھر جلد ہی اسرار نے اپنی فیلنگز کو محبت کا نام دیتے ہوئے اسے شادی کیلئے پرپوز کیا۔

ابھی ابھی سویرا اپنی ماضی سے نکل حال کی دنیا میں آئی تھی وہ اپنے آپ کو کسی کے قابل نہیں سمجھتی تھی اور نہ ہی شادی کرنا چاہتی تھی لیکن اسرار نے اسے احساس دلایا کہ وہ بہت خاص ہے اور اسے اپنی زندگی میں آگے بڑھنا چاہیے

۔

سویرا نے اپنی زندگی کے بارے میں سب کچھ بتادیا اور اس کے بعد اسے یہی لگتا تھا کہ اسرار خود ہی اس کے راستے سے ہٹ جائے گا لیکن ایسا نہ ہوا بلکہ دو دن کے بعد ہی اسرار رشتہ لے کر اس کے گھر آگیا احمد کو تو اسرار بہت اچھا اور نیک انسان لگا تھا پر وہ تو اس رشتے کو لے کر بہت خوش تھے۔

اور پھر انہوں نے وہ بات بھی بتادیں جو سویرا نہیں جانتی تھی انہوں نے بتادیا کہ مقدم اور سویرا کا نکاح سچا نہیں ہے بلکہ وہ صرف ایک ڈرامہ تھا جو سویرا کی حقیقت سب کے سامنے لانے کے لیے کیا گیا تھا۔

یہ سب کو جاننے کے بعد سویرا کو نہ اچھا لگا نہ برا وہ اب مقدم کے بارے میں کچھ نہیں سوچنا چاہتی تھی اسے ایسا لگتا تھا جیسے وہ اس کی زندگی کے بارے میں سوچے گی تو مقدم کی زندگی میں کچھ برا ہو جائے گا وہ اپنے آپ کو ایک کالے سائے کی طرح تصور کرنے لگی تھی اسے خود سے اپنی سوچوں سے ڈر لگنے لگا تھا۔

اس کے بابا نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اسرار سے اس کی شادی ضرور کروائیں گے جو اسے ہر حالت میں اپنانے کے لیے تیار ہے اور اس کے ماضی سے کوئی فرق نہیں پڑتا انہیں اسرار حد سے زیادہ پسند آیا تھا اور سویرا کے لئے تو وہ ہر لحاظ سے پرفیکٹ تھا لیکن سویرا اپنے آپ کو اس کے قابل نہیں سمجھتی تھی۔

اسرار کے بار بار کہنے پر اور بابا کو اس کے فیچر کو لے کر پریشان دیکھ کر وہ اس فیصلے کے لئے مجبور ہو گئی لیکن پھر وہ یہ بھی چاہتی تھی کہ مقدم ایک بار اسرار کے سامنے اس نکاح کے بارے میں بتائے تاکہ آگے کی لائف میں کوئی بھی مسئلہ نہ ہو۔

مقدم اسی لیے یہاں آیا تھا اور اسرار کے سامنے اس نے اس بات کو قبول بھی کیا تھا کہ ان کا نکاح جھوٹا ہے اسرار نے یہ سب کچھ صرف سویرا کے کہنے پر کیا تھا جبکہ اسرار کو احمد شاہ کی بات پر بھی پورا یقین تھا لیکن وہ چاہتا تھا کہ سویرا ابھی اس کے ساتھ اس رشتے میں بندھ کر مکمل رضامندی دے اسی لئے وہ اس کی ہر بات مان رہا تھا

اپنی فیملی کے بارے میں وہ سویرا کو سب کچھ بتا چکا تھا اس کے والدین کا انتقال ہو چکا تھا اس کے صرف دو بھائی تھے اور ایک بہن تھی بہن کی شادی ہو چکی تھی اور بھائی دونوں سوتیلے تھے ویسے تو بہن بھی سوتیلی ہی تھی لیکن اس نے کبھی سوتیلوں جیسا سلوک نہ کیا تھا جبکہ بھائیوں کا رویہ اس کے ساتھ ہمیشہ سے ہی برا رہا اس کے بھائیوں کی بری عادتوں کی وجہ سے اس کے بابا نے صرف اسی پر یقین کیا تھا اور ہو سکتا ہے کہ آگے چل کر سویرا کے لئے اس کی فیملی مسئلہ کریڈٹ کرے لیکن سویرا کو ان سب کے لئے ہمیشہ تیار رہنا ہو گا وہ کوئی شہزادہ نہیں تھا جو اسے شہزادوں کی دنیا میں لے کے جاتا وہ ایک انسان تھا جو اسے انسانوں کی دنیا میں لے کے جا رہا تھا اور انسان اچھے بھی ہوتے ہیں اور برے بھی آپ یہ آپ پر ڈیپنڈ کرتا ہے کہ آپ ان کے ساتھ کس طرح سے رہتے ہو

اور سویرا کے ساتھ شادی کرنے کا فیصلہ کرتے ہوئے وہ ان سب باتوں کو اچھے سے سوچ چکا تھا۔

دو دن کے بعد ان کا نکاح رکھا گیا تھا کیونکہ مقدم نے چار دن میں ہی واپسی کا اعلان کر دیا تھا اور سویرہ چاہتی تھی کہ وہ اس کے نکاح میں شامل ہو۔ سب کچھ کلیئر ہو جانے کی وجہ سے اب سویرا ابھی کافی مطمئن لگ رہی تھی۔۔ مقدم نے

بس دو دن ہی اور یہاں رہنا تھا کیونکہ اسے حوریہ اور اپنے نمونے کی بہت یاد آ رہی تھی جن کے بغیر رہنا اب مقدم سائیں کے لیے بہت مشکل ہوتا جا رہا تھا۔ چاچا سائیں تو چاہتے تھے کہ وہ کچھ دن مزید یہاں ان کے پاس رو کے لیکن وہ یہ بھی سمجھ سکتے تھے کہ فی الحال اس کے بیٹے اور بیوی کو اس کی بہت ضرورت ہے۔

اس کے بچے کے بارے میں سن کر سویرا کو بھی بہت خوشی ہوئی تھی اور اس نے اس کے لئے آج ہی شوپنگ کر کے بہت کچھ خریدا تھا۔ وہ مقدم کی خوشیوں کو نظر نہیں لگانا چاہتی تھی اور اس کی خوشیوں میں شامل ہونا چاہتی تھی جس میں اسرار بھی اس کا بھرپور ساتھ دے رہا تھا اپنی شادی کی شاپنگ کے ساتھ ساتھ انہوں نے بہرام کے لئے بہت ساری شاپنگ کی تھی

---

تائشہ کے گھر بیٹی کی پیدائش ہوئی تھی جس کی وجہ سے تقریباً سب لوگ ہی ہسپتال گئے ہوئے تھے سوائے حوریہ بہرام اور نازیہ کے نازیہ اس حالت میں اپنی بہو کو تنہا نہیں چھوڑ سکتی تھی۔ اسی لیے وہ حوریہ کے ساتھ ہی رک گئی ان کا بعد میں جانے کا ارادہ تھا

تائشہ کی خوشی کی تو کوئی انتہا ہی نہیں تھی اس نے ایک بہت ہی صحت مند بچی کو جنم دیا تھا۔ جس کا نام جنید نے زمل جنید خان رکھا۔ جہاں تائشہ بیٹی کی پیدائش پر پھولے نہیں سما رہی تھی وہی بیٹا کیوں نہیں ہوا سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی کیونکہ جنید تو روز دعائیں مانگتا تھا

یااللہ کرے بیٹی ہو اور میں اور میری بیٹی مل تائشہ بہت تنگ کریں اور جو جو ظلم اس نے ان نو مہینوں میں اس بیچاری کے باپ پر کیے ہیں وہ سب کا انتقام لے گی

جنید کی یہ خواہش پوری ہو گئی تھی تو یقیناساری دعائیں بھی پوری ہونی تھی۔اسے آج سے ہی لگنے لگا تھا کہ زمل جنید خان اسے تگنی کا ناچ نچانے والی ہے۔لیکن کوئی بات نہیں اللہ نے اسے اتنی پیاری بیٹی عطا کی تھی یہ احساس ہر احساس پے حاوی تھا کہ وہ ایک بچی کی ماں بن چکی ہے جنید نے کہا کہ اب تم مجھے کم تنگ کرنا اب تم کوئی چھوٹی بچی نہیں بلکہ ایک بچی کی ماں ہو

جس پر تائشہ نے اسے صاف الفاظ میں کہا تھا آپ کی بچی آپ کو تنگ کرے یا نہ کرے لیکن آپ کو تنگ کرنا میرا حق بنتا ہے۔اور اب میں یہ حق پہلے سے زیادہ نبھاؤں گی تا کہ آپ کو یاد رہے کہ صرف اس کو ہی پیار نہیں کرنا آپ نے کوئی اور بھی ہے جو آپ کے لیے بہت خاص ہونی چاہیے۔

اس کا حق جتاتا لہجہ جنید کو مسکرانے پر مجبور کر گیا۔

اپنی چھوٹی سی معصوم بچی کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے سے بہت ڈر لگ رہا تھا۔

لیکن اب یہ معصوم بچی ہمیشہ اس کے ساتھ رہے گی اسے بابا کہہ کر بلائے گی۔اس کی انگلی پکڑ کر چلنا سیکھے گی وہ ہر شام اس کے آنے کا انتظار کرے گی اور جیسے ہی وہ گھر میں داخل ہو گا بھاگتے ہوئے اس کے پاس آئے گی۔

کتنی خواہشیں جنید کے دل میں جاگ اٹھی تھی جو سب زمل سے جوڑنے لگی تھی۔تو بار بار تائشہ کا شکریہ ادا کرتا اپنی معصوم زمل کو دیکھ رہا تھا۔

اسے تو آج پہلی بار پتہ چلا تھا کہ بچے اتنے پیارے ہوتے ہیں۔اس نے تو آج تک کسی بچے کو اپنی گود میں نہیں لیا تھا۔ یہاں تک کہ مقدم کے بیٹے کو بھی ہسپتال میں ہی دیکھ کر واپس آ گیا۔

لیکن اس وقت اس کی بیٹی اس کی گود میں تھی جس سے واپس پالے میں رکھنے کا اس کا بالکل دل نہیں کر رہا تھا اس کا دل تو چاہ رہا تھا کہ وہ ابھی سے بابا کہ کر بلائے۔

جبکہ رضوانہ کی خوشی کی کوئی انتہا ہی نہ تھی وہ تو کب سے زمل کو چھوٹی تائشہ چھوٹی تائشہ کہہ رہی تھیں۔

جب جنید نے کہا ماں جی اس کا نام زمل جنید خان ہے۔اب سے اسے اس کے نام سے پکاریں کوئی بے بی کوئی چھوٹی تائشہ۔نہیں میں نے اس کا نام رکھ دیا ہے اور میری بیٹی کو اس کے نام سے پکارا جائے۔جنید نے علانیہ سب کے سامنے زمل کا نام بتایا جو سب کو بہت اچھا لگا تھا۔

تحفے کے لحاظ سے کردم نے زمل کے پیدائش پر زمل کے گلے میں ایک بہت خوبصورت سونے کا لاکٹ ڈالا تھا۔جو کہ ان کے خاندان کی رسم تھی۔چونکہ اب گاؤں کا سر پہنچ کر دم تھا تو سب رسمیں بھی کردم ہی ادا کر رہا تھا جب کہ دھڑکن تو کبھی اس کے ہاتھ چیک کرتی تو کبھی پاؤں کیوں کہ یہ صحت کے لحاظ سے بہرام سے بہت زیادہ صحت مند تھی تو دھڑکن سوچ رہی تھی کہ اس کا چھوٹو تو اس سے بڑا ہے تو اس سے بڑی کیوں لگ رہی ہے۔کے تحت ہم اس کی حرکتیں دیکھ کر ہنسے جا رہی تھی

سارے بچے پیدائش کے وقت ایک برابر نہیں ہوتے دھڑکن تائیشہ نے اس کی مشکل حل کی تو وہ مسکرانے لگی

تائشہ دیدہ آج میں آپ کے گھر چلوں۔میں زمل کے ساتھ رہوں گی دھڑکن کے پوچھنے پر کردم نے اسے گھورا جسے وہ صاف نظر انداز کر گئی۔

ہاں کیوں نہیں میری جان ضرور چلو تائشہ نے خوش دلی سے کہا۔

لیکن اس سے پہلے کے دھڑکن کچھ کہتی کردم بول اٹھا۔

نہیں تائشہ یہ نہیں چل سکتی کیونکہ اس نے مقدم سائیں سے وعدہ کیا ہے کہ جب تک وہ واپس آتا ہے یہ حوریہ کا خیال رکھے گی کردم نے اسے گھورتے ہوئے یاد دلایا تو وہ اپنے سر پہ ہاتھ مارتی تائشہ سے کہنے لگی

ارے ہاں وہ تو میں بھول ہی بھی سوری تائشہ دیدہ مقدم لالہ واپس آجائیں گی نا پھر میں آؤں گی آپ کے گھر دھڑکن فور مسئلہ کا حل نکالا

جس پر کردم صرف اسے گھور سکتا تھا جبکہ جنید کھل کر ہنسا

. . . . . .

مقدم سائیں اب وہاں آپ کا کون سا دوست نکل آیا جس کی شادی پر آپ جا رہے ہیں آپ پلیز جلدی واپس آئیں کا تائشہ دیدہ کے گھر بیٹی پیدا ہوئی ہے جنید لالا نے اس کا نام زمل جنید خان رکھا ہے میں اس سے ملنے کے لیے بہت ایکسائٹڈ ہوں

پلیز آپ جلدی آئیں میں نہ سہی لیکن آپ تو اس سے ملنے جا سکتے ہیں جو بھی تو وہاں سے واپس آیا ہے کسی نے بھی مجھے ٹھیک سے نہیں بتایا کہ وہ کیسی دیکھتی ہے اور مامی سائیں نے مجھے کمرے سے نکلنے سے بھی منع کر دیا ہے تو وہاں کیا جانے دیں گیں وہ بسور کر بولی۔

اس کی بات سن کر وہ مسکرایا۔

تم پریشان مت ہو میر اسوناماہی میں بس دو دن میں واپس آجاؤں گا بس میں دوست کی شادی ختم ہوتے ہیں سیدھا تمہارے پاس اور پھر میں تائشہ کی بیٹی کو دیکھنے بھی جاؤں گا اور تمہیں بھی چوری سے وہاں لے جاؤں گا۔ڈونٹ وری میں کسی کو پتہ بھی نہیں چلنے دوں گا مقدم نے آئیڈیا دیا

جی نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے اگر ہمارے برے ہمیں کچھ بتا رہے ہیں تو ہماری بھلائی کے لئے ہی بتا رہے ہوں گے خبر دار جو آپ نے مجھے اکسانے کی کوشش کی وہ وارن کرنے والے انداز میں بولی جب کہ اس کی بات سن مقدم کو ہنسی آگئی۔

ایک تو تم ان سب سے تنگ بھی ہو اور دوسری طرف تم ان کی بات ماننا بھی چاہتی ہو خیر تمہاری مرضی ہے میں تو تمہاری بھلائی کے لئے ہی کر رہا تھا سوچا کمرے میں بیٹھ کر اکتا چکی ہو گی اسی لئے اتنا برا رسک لے رہا تھا مقدم ابھی بھی اسے اکسا رہا تھا

کہا نا مجھے نہیں جانا اس طرح سے کہیں بھی مامی سائیں جو کہیں گیں وہی کروں گی چند دنوں کی تو بات ہے پھر تو زندگی روٹین پر آجائے گی حوریہ نے سمجھداری سے کہا۔

ہاں ہمارا نمونہ آنے دے گا نا زندگی روٹین پر چھ ماہ تو اس نے ہمیں سونے نہیں دینا سکون سے اور اس کے بعد ہمیں عادت ہو جائے گی۔ مقدم نے مسکراتے ہوئے کہا

مقدم سائیں بہت ہو گیا آپ کیوں اس معصوم کو بار بار نمونہ کہتے ہیں اتنا چھوٹا سا تو ہے میرا بچہ کسی کو کوئی تکلیف نہیں دیتا بس اپنے آپ میں مگن رہتا ہے اور آپ ہیں جو اسے نمونہ کہتے ہیں ۔

ارے یار پیار سے کہتا ہوں ذرا سوچو آج تک کسی نے اپنے بچے کا نام اتنے پیار سے رکھا ہو گا۔ اور محترمہ بچے سارے ہی چھوٹے ہوتے ہیں اور سب ہی اپنے آپ میں ہیں مگن رہتے ہیں جب تک انہیں دنیاداری کی سمجھ نہیں آجاتی۔ اور ہمارے نمونے کو بھی آہستہ آہستہ سب کچھ سمجھ آجائے گا جب وہ بڑا ہونا شروع ہو گا۔

خیر اب میں فون رکھتا ہوں۔ مجھے میرے نمونے کے لئے شاپنگ کرنی ہے۔

ٹھیک ہے جائیں۔ اور سنیں پلیز سب کچھ ریڈ میں مت لے کے آیئے گا مجھے تو سرخ رنگ پہنا پہنا کے آپ نے اس رنگ کی عادت ڈال دی ہے لیکن میرے بہرام کو میں سارے کلر پہناوں گی۔ حوریہ نے جلدی سے کہا اس سے پہلے کہ وہ فون رکھ کر بہرام کی ساری شاپنگ ریڈ کلر میں کرتا۔

اچھا بابا نہیں لے رہا ریڈ میں سارے کلرز میں لوں گا میرے ریڈ والی کلیکشن صرف تمہارے لئے ہے اپنے نمونے کو تو سارے کلر پہناؤں گا اس نے مسکراتے ہوئے فون رکھا یہ سچ تھا کہ مقدم جب بھی حوریہ کے لیے شاپنگ کرتا سب کچھ ریڈ کلر میں ہی خریدتا تھا۔

آج اس نے اسے فون سویرا کے بارے میں بتانے کے لیے کیا تھا لیکن وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی خوشی کم ہو جائے کیا پتا سویرا کے بارے میں جان کے وہ کس طرح سے ری ایکٹ کرے اور اتنی بڑی بات کے سویرا زندہ ہے ان سب سے جھوٹ بولا گیا اس کی موت کا یقینا اس بات کے وہ اس سے خفا بھی ہو سکتی تھی اور یہ اتنی ضروری بات بھی نہیں تھی جو حوریہ کو لازمی بتائی جاتی ہاں لیکن وہ حوریہ سے اس بارے میں کچھ چھپانا بھی نہیں چاہتا تھا لیکن شاید یہ بھی سہی وقت نہیں تھا

. . . . . .

مولوی صاحب آ چکے تھے کچھ ہی دیر میں سویرا اور اسرار شاہ سوری کا نکاح تھا۔ اسرار کی طرف سے کچھ اہم دوست نکاح میں شامل تھے جبکہ اس کی فیملی سے کوئی بھی شامل نہ تھا اس نے اپنے گھر میں یہ فون کر کے بتا دیا تھا کہ وہ اپنی بیوی کو ساتھ لے کر آئے گا

سویرا فی الحال پاکستان نہیں جانا چاہتی تھی لیکن اسرار نے کہا کہ وہ اسے پاکستان لے کے جائے گا تا کہ وہ سب کو اس سے ملوا کر اس کی حیثیت بتا سکے۔

یہ سب کچھ بہت ضروری تھا اس نے ولیمے کا اعلان پاکستان میں ہی کرنے کا کیا تھا اور اسے سمجھایا بھی تھا کہ اس سب سے مقدم کی زندگی ہر گز ڈسٹرب نہیں ہو گی۔ مقدم وغیرہ کراچی میں ہوتے ہیں جبکہ وہ اسے ملتان لے کر جا رہا تھا اس نے سویرا کو یقین دلایا تھا کہ گاؤں کے لوگوں سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہو گا۔

وہ کبھی بھی اسے اس کی پرانی زندگی کی یاد نہیں دلائے گا۔ وہ ایک نئی زندگی کی شروعات کریں گے جس میں سب کچھ نیا اور خوبصورت ہو گا۔

نکاح کی رسم ادا ہو چکی تھی۔ ان دونوں کو ایک مہینے کے بعد یہاں سے پاکستان جانا تھا کیونکہ اسرار چاہتا تھا کہ سویرا اپنے ذہن کو پوری طرح سے مطمئن کر لے کہ اس نے اپنی آگے کی زندگی پاکستان میں گزاری ہے جبکہ مقدم کل ہی واپس جا رہا تھا۔

. . . . . .

مقدم سائیں میں آپ کی بہت شکر گزار ہوں کہ آپ میرے لیے یہاں تک آئے یہ میرے لئے کوئی عام بات نہیں ہے آپ نے سچ میں مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔

آپ نہیں جانتے کہ آج میں کتنی خوش ہوں میں تو اپنی زندگی سے مایوس ہو چکی تھی لیکن آپ نے اور کردم سائیں میری جان بچائی۔تب مجھے اس زندگی کی اہمیت کا اندازہ نہیں تھا میں تو خود کو ختم کر دینا چاہتی تھی کیوں میں اتنا گر گئی کہ انسان اور انسانیت کی پہچان ہی کھو بیٹھی میں حوریہ سے معافی مانگنا چاہتی ہوں لیکن اب اس کی زندگی میں دوبارہ واپس نہیں جانا چاہتی۔

اور میں نہیں چاہتی کہ آپ اسے کبھی بھی بتائیں کہ اس کی زندگی میں اندھیرے پھیلانے والا وجود ابھی تک زندہ ہے ۔شاید میں اس سے کبھی بھی معافی نہ مانگی سکوں۔

میری بس یہی خواہش ہے کہ اب زندگی میں کبھی بھی میرا سامنا حوریہ سے نہ ہو ورنہ شاید میں کبھی بھی اس سے نظریں نہیں ملا پاؤ گی

ارے جا رہے ہیں اور میں کیسی باتیں کر رہی ہوں۔ خیر بہرام کو میرا پیار دیجئے گا۔اللہ آپ دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے

اور کردم سائیں کو کہیے گا کہ دھڑکن کا بہت خیال رکھیں۔ آپ سب کی محبتوں میں شاید اسے اپنی بہن کی یاد بھی نہیں آتی ہو گی اور نہ ہی میں اس قابل ہو کہ کوئی مجھے یاد کرے۔

میں نے کسی کے ساتھ بھی اچھا نہیں کیا۔لیکن پھر بھی اللہ بے نیاز ہے اس نے ایک نظر اسرار کی طرف دیکھا جو اگلے ہی لمحے اس کا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھام چکا تھا

یہ سب کچھ بھول جاؤ سویرا اور آگے بڑھو اپنی زندگی کی شروعات کرو تمہاری زندگی تمہارا انتظار کر رہی ہے مجھے یقین ہے کہ اسرار ایک بہترین ہمسفر ہو گا۔ اب نے چلتا ہوں اناؤنسمنٹ ہو چکی ہے۔ اس نے مسکراتے ہوئے ایک نظر سویرا اور اسرار کی طرف دیکھا اور پھر چاچا سائیں سے ملنے لگا

جلدی ہی پاکستان چکر لگائیں آپ کا پوتا آپ سے ملنا چاہتا ہے اور صرف ہوتا نہیں بلکہ نواسی بھی اسے کل ہی حوریہ نے فون کر کے بتایا تھا کہ تائشہ کو بیٹی ہوئی ہے اور وہ اس سے ملنے کے لیے بہت ایکسائیڈ ہے۔ اب مزید باتوں کا بالکل وقت نہیں تھا مقدم نے آخری الوداع کہتے ہوئے اپنا راستہ لیا

. . . . . .

کیا میں تائشہ دیدہ کی بیٹی دیکھنے بھی نہیں جا سکتی۔ حوریہ نے یہ سوال کوئی دس بار پوچھا تھا نازیہ کچھ دیر پہلے ہی وہاں سے ہو کے آئی تھی اور حوریہ کے بار بار یہ سوال پوچھنے کی بھی یہی وجہ تھی کہ وہ خود تو بچے کو دیکھ کر آئی ہیں اور اس بیچاری کو نہیں لے جا رہیں

حوریہ بیٹا میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو نہ تم وہاں جا سکتی ہوں اور نہ ہی تائشہ یہاں آ سکتی ہے۔

یہ بہت بڑی ناانصافی ہے مامی سائیں وہ اداسی سے بولی۔

ہاں ناانصافی تو ہے لیکن سوا مہینے کے بعد جو اتنی بڑی دعوت رکھی گئی ہے پورے گاؤں میں اس میں تم سب سے مل پاؤ گی۔ اور سب سے اہم بات کے دو تین دن میں تمہاری دادی سائیں یہاں آ رہیں ہیں کچھ دنوں کے لیے کیوں کہ میں نے انہیں بتایا تھا کہ تم ان سے ملنے جانا چاہتی ہو اسی لئے وہ خود تم سے ملنے یہاں آ رہیں ہیں اب خوش ہو جاؤ۔ نازیہ نے اسے محبت سے پچکارتے ہوئے کہا جب کہ دادی کے آنے کی بات سن کر وہ واقعی بہت خوش ہو گئی تھی

. . . . . .

یہ تو اچھی بات ہے کہ سویرا نے نکاح کر لیا ہے ورنہ مجھے تو اسے دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے وہ زندگی کی خواہش بھی چھوڑ چکی ہے۔ کردم کو بھی پتہ چلا تھا سویرا کے نکاح کا

ہاں کردم سائیں لگا تو ہمیں بھی یہی تھا لیکن یہ واقعہ خوشی کی بات ہے لیکن ہمیں سمجھ نہیں آ رہی کہ ہم کب تک گاؤں والوں سے یہ بات چھپا پائیں گے آج نہیں تو کل یہ بات پورے گاؤں میں پھیل جائے گی

گاؤں والوں کو صرف ایک غلط فہمی ہے کہ سویرا آپ کی جان لینا چاہتی تھی۔ بس اس وجہ سے وہ لوگوں سویرا کو کبھی بھی گاؤں میں قبول نہیں کریں گے لیکن ہمیں پریشانی تو اس بات کی ہے کہ سویرہ اپنے شوہر کے ساتھ کچھ ہی دنوں میں پاکستان آ جائے گی اور گاؤں والوں میں کسی کی بھی نظر سویرا پر پڑ گئی تو یہ مسلہ بہیت بڑھ جائے گا۔

دادا سائیں اگر آپ کہیں تو میں گاؤں والوں سے بات کروں۔ انہیں سمجھاؤں کہ سویرا کبھی بھی میری جان نہیں لینا چاہتی تھی وہ سب صرف کچھ غلط فہمی ہے جو سارے گاؤں والے اپنی دماغ ہو دلوں میں بٹھا کر بیٹھے ہیں۔

کردم نے ان کی پریشانی دیکھتے ہوئے کہا

نہیں کردم سائیں اس سے گاؤں والے ہو سکتا ہے اور بگڑ جائیں اور یہ نہ ہو کہ وہ سویرا کی جان کے دشمن بن جائے اس وقت بھی وہ لوگ صرف اس لئے خاموش ہوئے تھے کیونکہ انہیں لگا تھا کہ وہ مر ہے۔

آپ پر حملہ کروانے والی سویرا نہیں بلکہ چوہدری تھا لیکن سب کو یہی لگتا ہے کہ وہ سب کچھ سویرہ کروایا ہے۔ اور جس دن سویرا اور حیدر نے حوریہ کو کڈنیپ کیا تھا ان سب کو یہ لگا تھا کہ سویرا آپ کی جان لینا چاہتی ہیں جب کہ اس کا مقصد حوری کو نقصان پہنچانا تھا۔

لیکن گاؤں والوں کو یہ ساری باتیں سمجھانا بہت مشکل ہے گاؤں والے آپ سے بہت محبت کرتے ہیں اور آپ کے لیے کسی بھی حد تک جاسکتے ہیں۔اسی لئے سویرا کو چھپا کر رکھنا ہی بہتر ہے ہمیں یہ بات کبھی کسی کے سامنے نہیں آنے دینے کے سویرا زندہ ہے۔

ابھی وہ لوگ ہیں سب باتیں کر رہے تھے جب باہر کچھ گرنے کی آواز آئی کل تم بھاگ کر باہر آیا لیکن یہاں کوئی نہیں تھا لیکن دروازے کے باہر ٹیبل پر رکھا گلدستہ زمین پر پڑا تھا

سب کھڑکیاں بند تھیں ہوا کا تو اندر آنے کا کوئی راستہ نہیں تھا تو یقین یہاں کوئی تو تھا جس نے ان کی باتیں سن لی لیکن کون جو بھی ہو اس کے لیے سویرا کا وجود کوئی معنی نہ رکھتا ہو تو ہی اچھا ہو گا ورنہ گاؤں والے سویرا کو کہیں سے ڈھونڈ کر مار دے گئ

---

دو ماہ بعد۔۔۔

تائشہ گاؤں کی ایک شادی پر جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی جبکہ زمل کو وہ ابھی ابھی تیار کر کے فارغ ہوئی تھی ماما کی شہزادی کتنی پیاری لگ رہی ہے ابھی بابا سائیں آئینگے اور آپ کو اٹھا کے لے جائیں گے وہ پیار سے اسے بہلاتی اس کے چھوٹے چھوٹے لبوں پر لپ سٹک لگا رہی تھی جس سے وہ لگوا کم کھا زیادہ رہی تھی جب جنید کمرے میں داخل ہوا۔پہلے تو اپنی بیٹی کے گلابی لبوں کو دیکھ کر اسے جھٹکا لگا پھر تائشہ سے کہنے لگا

تائشہ یہ تم کیا کر رہی ہو زمل کو لپ اسٹک لگاتے دیکھ کر وہ فوراً اس کے قریب آیا۔

دیکھیں نہ جنید سائیں میری زمل کتنی پیاری لگ رہی ہے اس کے گلابی لبوں کو دیکھتے وہ جانثار ہوتے بولی

تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا تم دو ماہ کی بچی کو لپ اسٹک لگا رہی ہو جنید ٹشو پیپر سے اس کے لبوں کو صاف کرتے ہوئے بولا

اس میں دماغ خراب ہونے والی کون سی بات ہے اگر بیٹی ہوئی ہے تو وہ آگے جا کر یہی سب کچھ کرے گی اور ویسے بھی آپ ان سب چیزوں کو نہیں سمجھ سکتے یہ صرف لڑکیاں ہی سمجھ سکتی ہیں ہیں نہ زمل ماما تھک کہہ رہی ہیں نا اس نے ساتھ اپنی بیٹی سے اس بات کی تصدیق چاہتی تھی جو اپنے لبوں کی زبان تھی پھیرتی ابھی تک لیپ سٹک کھانے میں مصروف تھی

ہاں تائشہ کرنا چاہیے لیکن تب جب وہ ان سب چیزوں کو سمجھنے لگے جب وہ تھوڑی بڑی ہو جائے ابھی ان سب چیزوں کی ضرورت نہیں ہے ابھی وہ بچی ہے تب تم اپنی یہ سارے شوق پورے کر لے لینا وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا جب کہ اب زمل کا منہ چیک کر رہا تھا کہ کتنے لپ اسٹک اندر جا چکی ہے

یہ کیا بات ہوئی مجھے میری بیٹی کو تیار کرنا ہے آپ پیچھے ہٹے خود تو پتہ نہیں ہے فینشن کس چیز کا نام ہے اور برے آئے مجھے سکھانے والے پیچھے ہٹے میں وہ اپنی بیٹی کو تیار کر لوں گی وہ غصے سے اسے دھکا دیتے پیچھے کرنے لگی

تم رہنے ہی دو میں خود اسے تیار کر لوں گا یہ نہ ہو کہ اس بار تم لسٹ کے ساتھ اسے مسکارا اور آئی شیڈ بھی لگا دو وہ اسے پیچھے کرتے ہوئے اپنی بیٹی اٹھانے لگا

ہاں تو یہ ساری چیزیں لڑکیوں کے لیے بنائی گئی ہے وہ اب بھی ہمت نہ ہاری تھی اسے تو ابھی تک غصہ اس بات کا تھا کہ اس نے پیار سے اور انتہائی مشکل سے اسے لکھ لگائی تھی وہ بھی اس نے اتار دی جبکہ جنید اس کی کوئی بات نہ سنتا ہوا زمل کو اٹھا کر دوسرے کمرے میں لے جا چکا تھا اب وہ اپنی بیٹی کو مزید اس کے پاس نہیں چھوڑ سکتا تھا نہ جانے وہ اس کا

کیا حال کرتی وہ جب سے پیدا ہوئی تھی تائشہ اس کو کسی گڑیا کی طرح رکھتی تھی کبھی اس کے لئے کپڑے بنا رہی ہوتی تو کبھی اس کو میک اپ کر ا رہی ہوتی۔

ابھی تو اسے پیدا ہوئے صرف دو مہینے ہوئے تھے نہ جانے آگے تائیشہ نے اس کا کیا حال کرنا تھا

وہ ابھی زمل کو لے کر جا ہی رہا تھا کہ باہر کسی نے دروازہ بجایا جس پر وہ ایک بار پھر سے اپنی بیٹی کو تائشہ جیسی خطرناک ترین ماں کے پاس چھوڑنے کمرے میں ایا جس پر تائشہ کی آنکھیں چمکتی اٹھی

تائشہ میں بول رہا ہوں اسے کسی قسم کا میک اپ مت کرنا وہ جاتے ہوئے پھر سے بولا جبکہ تائشہ منہ بناتی اس کی گود سے زمل کو لے چکی تھی

جنید دس منٹ میں واپس آیا اس کا موڈ کافی خوشگوار تھا

پہلے ایک نظر اس نے اپنی بیٹی کو دیکھا جو بالکل نارمل تھی اس نے سکون کا سانس لیتے ہوئے اب اپنی قیامت ڈھاتی بیوی کی طرف دیکھا

یہ جو تم دن بادن خوبصورت سے خوبصورت ترین ہوتی جا رہی ہو اور بعد میں مجھے اپنے پاس بھی نہیں آنے دیتی قیامت کے دن اس کا الگ سے حساب ہو گا حسین سجنی وہ اس کے قریب آتے ہوئے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب کر کے دلفریب لہجے میں بولا

تائشہ زمل کو تیار کر کے خود آئینے کے سامنے کھڑی اپنے آپ اس کو ایک بار تنقیدی نظر سے دیکھتی ہوئی شادی پر جانے کے لیے مکمل تیار تھی اس کی اس طرح سے پاس آنے پر نخرے دکھاتے ہوئے بولی

خبر دار جو میرے پاس آکر میرا میک اپ خراب کرنے کی کوشش کی اس کے بازو اپنی کمر سے کھولتے ہوئے وہ اسے وارن کر رہی تھی

جاؤ بیوی خوش رہو ہمارا کیا ہے ہم تڑپ لیں گے ویسے ہی جیسے پچھلے دو ہفتوں سے تڑپ رہے ہیں وہ ڈرامائی انداز میں کہتا اب اپنی بیٹی کے ساتھ لیٹ چکا تھا

جب کہ تائشہ اس کی کسی بات کا اثر لیے بغیر اپنے آپ کو آخری ٹچ دے رہی تھی

اگر اس دنیا میں ظالم ترین بیوی کا اوارڈ ہوتا تو وہ تمہیں ملے گا بیوی اپنی کسی بات کا اثر نہ لیتے دیکھ کر وہ پھر سے بولا تھا

تھینک یو۔ میں سپیچ تیار کر لوں گی جو میں اوارڈ لینے کے بعد دوں گی وہ زمل کو گود میں اٹھائے ہنستی ہوئی باہر نکل گئی

جاؤ بیوی جاؤ چھوڑوں گا تو آج میں بھی نہیں۔ وہ مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے آگیا تاکہ اسے شادی والے گھر چھوڑ کر آسکے جبکہ اسے اپنے پیچھے آتے دیکھ کر تائشہ نے زمل کو اسی کے حوالے کر دیا جو اس سے زیادہ اس کے پاس جانے کو بے چین تھی۔

پہلے تو جنید پھر کبھی اس کی بات نہیں مانتا تھا لیکن جب سے زمل کی پیدائش ہوئی تھی اس کی ہر بات جنید کے لیے حکم کا درجہ رکھنے لگی تھی اس کی ہر خواہش ہر آرزو پوری کرنے کے لیے وہ ہر وقت تیار رہتا۔ جب کی تائشہ ایسے خوب نخرے دکھاتے ہوئے اپنی ہر بات ماننے پر مزید اس کی محبت میں ڈوبتی چلی جا رہی تھی

○ ○ ○ ○

کردم سائیں آپ نے کبھی مجھے آئی لو یو نہیں کہا۔۔۔ دھڑکن کمرے میں آتے ہوئے اس کے بالکل قریب بیٹھ کر پوچھنے لگی۔

دھڑکن اب کیا بات بات پر یہ انگریزی کے تین لفظ کہنا ضروری ہے کیا کردم نے گھور کر کہا

مجھے پہلے دن سے ہی پتہ تھا انتہائی بورنگ انسان ہیں وہ جس طرح سے آئی تھی اسے طرح منہ بنا کر باہر چلی گئی جبکہ کردم اس کے انداز پر مسکراتے ہوئے ایک بار پھر سے دیکھا کتاب کی کاپی کھولنے لگا۔

اگر اس وقت وہ اس کے پاس زیادہ دیر بیٹھی رہتی تو یقینا اس کے کام نہیں ہونے تھے

لیکن وہ بورنگ نہیں ہے اس بات کو وہ ضرور ثابت کرے گا

لیکن اس وقت اسے یقین تھا وہ اس سے ناراض ہو کر جا چکی ہو گی

چھوٹو بولو دادا سائیں چیٹنگ کر رہے ہیں وہ چھوٹو کو اپنی گود میں رکھے ہوئے لڈو کھیلنے میں مصروف تھی

ہمارا پوتا ہمارا ساتھ دے گا تمہارا نہیں چیٹر لڑکی ایک تو خود بے ایمانیاں یہ کرتی ہو اور ہم پر الزام لگاتی ہو بولیں بہرام سائیں آپ کی تائی اماں بے ایمان ہیں۔

دادا سائیں کے اس طرح اس کو دیکھ کر کہنے پر بہرام ہنسنے لگا

بہرام صاحب اس طرح سے مت ہنسو تائی اماں سائیں کی بے عزتی ہو رہی ہے دھڑکن کے بس کہنے کی دیر تھی کہ وہ اور زیادہ ہنسنے لگا دیکھ لو ایک چھوٹا سا بچہ تمہیں بھی بے ایمان کہہ رہا تھا اب تھوڑی سی شرم کرو دادا سائیں نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس کی گود سے بہرام کو اٹھا لیا جو منہ بنائے کبھی دادا سائیں تو کبھی بہرام کو دیکھ رہی تھی دادا سائیں کے قہقہ لگانے کی وجہ سے بہرام پر جوش ہو کر اور زیادہ ہنسنے لگا

چلو اب کھیل پھر سے شروع کرو اور دھیان رکھنا ہمارے پر پوتے کی نظر ہے تم پر خبر دار جو ذرا بھی بے ایمانی کی انہوں نے ہنستے ہوئے بہرام کا چہرا چوما۔

لیکن اس سے پہلے کہ وہ کھیل دوبارہ شروع کرتے دھرکن کے کمرے سے کردم کی آواز آئی

دھڑکن مجھے میرے سلیپرز نہیں مل رہے

ایک آپ اور آپ کا پوتا اور ایک آپ کس پر پوتا سب کے سب میرے دشمن بنے ہوئے ہیں آپ کے پوتے سے تو کوئی کام ہوتا ہی نہیں سلیپرز ڈھونڈنے کے لیے بھی عقل کی ضرورت ہے وہ انہیں دیکھتے ہوئے بولی

خبر دار لڑکی ہمارے بارے میں چاہے جو مرضی بولو لیکن ہمارے پوتے اور ہمارے پر پوتے کے خلاف ایک لفظ مت کہنا۔ کیونکہ ہمارا پوتا ہمارا فخر ہے اور ہمارا پر پوتا ابھی کچھ بھی کہنے کہلانے کے قابل نہیں۔

اس لیے ہمیں جو کہنا ہے تم کہہ سکتی ہو لیکن جب یہ بڑا ہو گا تو یہ تم سے ہمارے بدلے پورے کرے گا لیکن فل حال جاتے ہوئے سے مقدم سائیں کے کمرے میں چھوڑ آنا۔

یہ نہ ہو کے یہاں ہمارے پاس رونے لگے انہوں نے مسکراتے ہوئے بہرام کو اس کے حوالے کیا اور ان کے کہنے پر دھڑکن برے ہیں احتیاط سے اسے اٹھاتی باہر چلی گئی۔

اس کا ارادہ جلدی جلدی مقدم کے کمرے میں جا کر اس سے حوریہ کے حوالے کرنے کا تھا کیونکہ اسے پتہ تھا جب تک وہ واپس کمرے میں پہنچتی ہے کردم کے نعرے جاری رہیں گے۔

اسی لئے مقدم کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہی حوریہ جیسے ہی باہر آئی وہ بہرام کو اس کے حوالے کر کرتی اپنے کمرے کی طرف بھاگی تھی۔ کیونکہ اب ممکن تھا کہ کردم اسے ڈھونڈتے ہوئے خود ہی باہر آجاتا اتنی بے وقوف تو بھی نہیں تھی کہ اسے یہ پتہ نہ ہوتا کہ وہ سلیپرز نہیں ڈھونڈ رہا بلکہ اس کی تلاش دھڑکن ہی ہے کیونکہ کل عالمی دن کی وجہ سے اسے کالج سے چھٹی تھی جس کی وجہ سے وہ رات 12 بجے سے اوپر کے وقت سے دادا سائیں کے کمرے میں تھی۔

اب سلیپرز لے کر اتنی رات کو کردم نے کیا کرنا تھا۔ اتنا تو وہ بھی جانتی تھی اسی لیے اسے خوب تنگ کر کے کمرے میں واپس جا رہی تھی۔ پورے گاؤں کو اپنے حکم پر چلانے والے کو اتنا تنگ کرنے میں اپنا ہی مزا تھا دھڑکن خود سے کہتی اپنے کمرے میں قدم رکھ چکی تھی اس نے دیکھا کمرے میں کوئی نہیں تھا وہ تیزی سے کمرے میں داخل ہوئی جب اچانک پیچھے سے دروازے بند ہونے کی آواز آئی۔

دھڑکن بنا پلٹے وہیں کھڑی رہی جب کردم اس کے بالکل قریب آیا اور اسے اپنی باہوں میں لے چکا تھا آج کل تم کچھ زیادہ ہی شرارتی نہیں ہوتی جا رہی ہے اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے اس کے کانوں کی لو چوم چکا تھا

میں آئی تھی شام کو آپ نے مجھے یہاں سے بھیج دیا تھا وہ منہ بناتے ہوئے اسے شام کا واقعہ یاد کروانے لگی

تب میں کام کر رہا تھا دھڑکن اور اس وقت تم آکر بے فصول میں مجھے تنگ کر رہی تھی اس کا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے بالکل قریب کر چکا تھا

ہاں تب میں تنگ کر رہی تھی اب آپ مجھے تنگ رہے ہیں وہ اسے مزید نخرے دکھاتے ہوئے بولی جب کردم نے اس کی پرواہ کئے بغیر اسے اپنی باہوں میں اٹھا لیا اور بیڈ پر لے آیا

اور اب میں تمہیں مزید تنگ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں وہ مسکراتے ہوئے اس کے چہرے پر جھک گیا جبکہ دھرکن کی مزاحمت ہمیش کی طرح بے کار رہی

. . . . . .

تو آن جناب کی واپسی ہو گی وہ واش روم سے نہا کر اپنے بال خشک کرتے ہوئے بیڈ کی طرف آیا تھا

برا ہی کوئی آوارہ قسم کا بیٹا ہے تمہارا ہر طرف منہ مقر تا رہتا ہے آدھی آدھی رات کو جا کر اس کی واپسی ہوتی ہے کمرے میں ذرا پوچھو کہیں کوئی گرل فرینڈ تو نہیں بنالی اس نے وہ اپنے بیٹے سے پیار کرتا شرارت سے بھرپور انداز میں بولا

جی نہیں میرا بیٹا بہت شریف ہے آپ کی طرح تو ہر گز نہیں ہے نہایت فرمبردار بیٹا ہے میرا شادی بھی میری مرضی کی لڑکی سے کرے گا نے ناز سے کہا

شرم کرو بیوی ابھی ایک سال کا تو ہو جانے دو اسے مقدم نے قہقہ لگاتے ہوئے بولا

ہاں اور آپ خود کیا کر رہے تھے اس پر آوارگی کا الزام لگا رہے تھے تب آپ کو یاد نہیں تھی کہ یہ صرف دو ماہ کا ہے ۔حوریہ منہ بنا کر بولی

ویسے ایک بات کہوں جب سے یہ تمہارا بیٹا اس دنیا میں آیا ہے نہ تم بالکل مجھ پر دھیان نہیں دیتی ہو وہ بہرام کو اس کی گود سے اٹھا کر بیڈ پر رکھتے ہوئے اس کی گود میں خود لیٹ چکا تھا۔

مقدم سائیں آپ کی جلیسی روز بروز بڑھتی نہیں جا رہی حوریہ اسے گھور کر اپنے معصوم بیٹے کو دیکھ رہی تھی

جو اس وقت اس سے تھوڑے فاصلے پر اپنے بڑے غصے سے باپ کو گھورنے میں مصروف تھا

مجھے گھور مت تو ابھی آیا ہے تیری ماں ہمیشہ سے میری ہے بڑا آیا میرے پیار میں حصہ دار بنے والا تم اسے چھوڑو مجھ پر دھیان دو۔

وہ اس کی بات کو سرے سے نظر انداز کرتے ہوئے اس کا دھیان اپنی طرف دلانے لگا۔

جبکہ دوماہ کے بہرام کا موڈ مکمل طور پر رونے کا موڈ بن چکا تھا۔۔ لیکن اب وہ مقدم کو نظر انداز کرتی تو یقینا مقدم نے کسی ظالم اور جابر باپ کی طرح اسے اٹھا کر باہر نازیہ کی گود میں رکھ آنا تھا جیسا وہ ہمیشہ سے کرتا آیا تھا وہ اپنے پیار میں اب بھی کسی کو حقدار نہیں بننے دے رہا تھا حوریہ پہلے اس کی بعد میں بہرام کی تھی۔ وہ شاید بہرام سے دنیا کی کسی بھی چیز کو شیئر کر سکتا تھا لیکن حوریہ کو ہرگز نہیں

وہ تو ان دونوں باپ بیٹوں کے بیچ پھنس کر رہ گئی تھی۔

---

پانچ سال بعد

دیکھو تم دونوں غور سے میری بات سنو سکول میں زمل جو کہے گی تم دونوں نے وہی کرنا ہے خبردار جو تم نے اس کی کوئی بات نہیں مانی وہ تم دونوں کی بڑی بہن ہے وہ جو بھی کہے گی بالکل صحیح ہو گا جنید ان دونوں کو سمجھا رہا تھا۔

جبکہ تین سالہ شازم اور جازم اس کی بات کو سمجھ رہے تھے کہ نہیں وہ نہیں جانتا تھا بس وہ تو اپنی بیٹی کا بنا ہوا منہ دیکھ رہا تھا جو صاف الفاظ میں کہہ رہی تھی کہ وہ ان دونوں کو اپنے اسکول لے کر نہیں جائے گی یہ دونوں اسے مارتے ہیں

اور تب سے ہی جنید بیٹھا ان تینوں سے اپنا سر کھپا رہا تھا جنہوں نے قسم کھا رکھی تھی کہ وہ اس کی کسی بات کو سیدھے طریقے سے نہیں مانیں گے جازم تو اس کا لاڈلا تھا وہ جو بھی کہتا تھا اس نے وہی کرنا تھا لیکن شازم تائشہ کا لاڈلا تھا اور جنید کو اسے ڈانٹنے کی بالکل بھی اجازت نہیں تھی صرف گھورنے کی اجازت تھی۔وہ بھی تائشہ کی غیر موجودگی میں

تو فردامل دیدہ سے بھی تہیں کہ ہمیں ڈانتی دی نی مالے دی نی (تو پھر زمل دیدہ سے کہیں کہ ہمیں ڈانٹے گی نہیں اور مارے گی بھی نہیں)۔شازم نے سکول جانے کی شرط رکھی

ہاں اس کو میں سمجھا دوں گا وہ تم دونوں کو اسکول میں کچھ نہیں کہے گی لیکن خدا کے لیے تم لوگ اپنا منہ سنبھال رکھنا رونا مت وہ انہیں سختی سے سمجھا رہا تھا

میں تو نی روتا میں تو اتھابتہ ہوں (میں تو نہیں روتا میں تو اچھا بچہ ہوں) جازم نے فورا کہا

ہاں میری جان مجھے پتا ہے تم اچھے بچے ہو تم سکول میں بالکل نہیں روگے لیکن میں اس نالائق کیا کروں جس کا منہ کبھی سیدھا ہی نہیں رہتا اس نے جازم کو اپنے گلے لگاتے ہوئے ایک نظر شازم کی طرف دیکھا

میں بھی اتھابتہ ہوں نہیں روؤں گا (میں بھی اچھا بچہ ہوں میں بھی نہیں رووں گا) شازم جنید کو جازم سے پیار کرتے دیکھ کر وہ منہ بنا کر بولا جب جنید نے اگلے ہی لمحے اسے تھام کر اپنے ساتھ لگا لیا۔

تو پھر وعدہ کرو کہ کل سکول میں بالکل نہیں روگے اگر مجھے تمہاری شکایت آئی تو میں تم سے ناراض ہو جاؤں گا اور پھر صرف جازم اور زمل سے پیار کروں گا۔

تو ٹوکلیٹ بھی صرف ان کو دوگے وہ معصومیت سے خطرے والی بات پوچھنے لگا جس پر جنید نے ہاں میں سر ہلایا۔

اس کو مت دینا یہ روئے گا وہ اگلے ہی لمحے جنید پر جمپ لگا تا جازم کو اس سے الگ کرنے لگا

جبکہ جنید ان کی معصومیت پہ ہنستے ہوئے ان دونوں کو اٹھا کر باہر لے گیا۔

جازم ہمیشہ کی طرح اس کے کندھے پہ تھا جبکہ شازم کو اس نے اپنے باہوں میں اٹھایا ہوا تھا۔

جنید بھی کسی سے کم نہیں تھا لیکن ان کے بچوں کو دیکھ کر سب یہی کہتے تھے کہ بالکل بچے تائشہ کی طرح خوبصورت ہیں ماشاءاللہ سے اب وہ تین بچوں کے ماں باپ بن چکے تھے۔ تائشہ آج بھی پہلے دن کی طرح اس سے اپنے نخرے اٹھاوتی ہر بات مناواتی تھی۔ اور وہ کسی غلام کی طرح اس کے ہر حکم پر جی حضور کہتا اس کی بات مان جاتا تھا۔

وقت گزرتا جارہا تھا کل اس کے دونوں بیٹوں کا سکول میں پہلا دن تھا

شازم اور جازم صرف جڑواں ہی نہیں بلکہ شکل سے بھی ایک جیسے تھے لیکن ان کی عادتیں ایک جیسی نہیں تھی شازم جہاں شرارتی اور باتونی تھا وہی جازم ذرا سیریس اور خاموش مزاج کا تھا۔

جبکہ زمل تو ان دونوں کی لیڈر باس تھی جس کا حکم ان دونوں کے لئے پتھر پر لکیر تھا جنید نے دونوں کو یہ آرڈر دیا ہوا تھا کہ اپنی بڑی بہن کی ہر بات ماننا ان دونوں پر فرض ہے۔ جو اس بات کا خوب فائدہ اٹھاتی تھی۔

تائشہ پورے دن کی شکایتیں اکھٹی کر کے ایک ہی بار اسے سناتی تھی جس میں زیادہ تر شکایتیں اس کی بیٹی کی ہی ہوتی تھی وہ اسے دن بھر کی روٹین بتاتے ہوئے بتاتی کہ کس طرح سے وہ ان دونوں پر اپنا حکم چلاتے ہوئے بے چاروں کا برا حال کر دیتی ہے۔

جب کہ وہ اپنی بیٹی کی ان باتوں پر صرف ہنستا ہی رہتا تھا وہ بس ایک بار شام کو انتہائی معصومیت سے کہہ دیتی بابا سائیں میں نے کچھ نہیں کیا تو مطلب صاف تھا کہ اس نے کچھ نہیں کیا۔

اور پھر اگلی دن اس کی شرارتوں کا پٹارا ایک بار پھر سے کھل جاتا جنید کے سامنے تو نہیں لیکن اس کی غیر موجودگی میں تائشہ زمل کو اچھا خاصا ڈانٹ دیتی تھی جس کی شکایت وہ معصومیت سے منہ بنا کر رات کو جنید سے کرتی تھی جس کے بعد تائشہ کو جنید کی گھوریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے ظاہری سی بات تھی کہ اگر وہ اس کی بیٹی کو ڈانٹے گی تو وہ اسے گھورے گا بھی نہیں

شازم کی بھی ایسی ہی بہت ساری شکائتیں تھی لیکن وہ تائشہ کا لاڈلا ہونے کی وجہ سے ہمیشہ بچ جاتا جبکہ جازم جنید کے آتے ہی جازم اسی کے پاس رہتا اسی کے پاس سوتا نہ وہ زیادہ شرارتیں کرتا تھا اور نہ ہی لڑتا جھگڑتا تھا۔ اس کی تو جیسے اپنے ہی الگ دنیا تھی۔

سارا دن تائشہ کا دوپٹہ پکڑ کر اس کے پیچھے پیچھے چلتا رہتا اور شام کو آتے ہی جنید کے سینے پر چڑھ کے سو جاتا شاید یہی وجہ تھی کہ اس سے ان دونوں کو الگ ہی پیار تھا۔ وہ جنید اور تائشہ دونوں کا لاڈلا تھا

اور سب سے مزے کی بات یہ تھی کہ زمل بھی اسے زیادہ تنگ نہیں کرتی تھی ہاں لیکن شازم اس کی خاموشی اور سنجیدہ طبیعت کا بالکل لحاظ نہیں کرتا تھا نہ ہی اسے مارتے ہوئے اور نہ ہی اس سے لڑتے ہوئے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

دھڑکن کا رزلٹ آچکا تھا اور وہ بہت ہی اچھے نمبروں میں پاس ہو چکی تھی اور اس کے پاس ہونے سے زیادہ اسے خوشی اس بات کی ہو رہی تھی کہ پڑھائی سے اس کی جان چھوٹ رہی ہے اور یقیناً کردم کی سختی سے بھی اب کردم اس پر غصہ

کر کے دکھائے کبھی ٹیسٹ اچھا نہیں ہوا تو گاؤں کے سرپنچ کی بے عزتی ہو گی کبھی کلاس میں ٹیچرز سے اس کی انسلٹ ہوئی تو گاؤں کے سرپنچ کی بے عزتی ہو گی اور اگر فیل ہو گئی تو گاؤں کے سرپنچ کی بے عزتی ہو گی اف ہر بات پر گاؤں کے سرپنچ کی بے عزتی ہوتی ہے تو سرپنچ بننے کی ضرورت کیا ہے ایسا دھڑکن کہنا تھا۔

جہاں سب لوگ اس کی پڑھائی کا سن کر خوش ہو رہے تھے وہی دھڑکن کو اپنا بے بی چاہیے تھا جس کا اظہار آج اس نے کردم کے آتے ہی کر دیا تھا

دھڑکن میں نے کہا تھا تمہاری پڑھائی ختم ہونے کے بعد اور تمہارے بڑے ہو جانے کے بعد ٹھیک ہے تمہاری پڑھائی ختم ہو چکی ہے لیکن تم نے ڈبل ایم اے نہیں صرف ایم اے کیا ہے اور دوسری بات ابھی تک تم بڑی نہیں ہوئی ہو تمہاری حرکتیں اب بھی بچوں جیسی ہیں اب تم خود بتاؤ تم بچہ سنبھالو گی یا اپنے آپ کو

اور پلیز میں اپنے بچے کی تربیت پر اتنا بڑا رسک لے سکتا تم میں میچورٹی نام کی بھی نہیں ہے دیکھو دھڑکن مجھے غلط مت سمجھنا لیکن ہمارے بچے کی ساری ذمہ داری صرف اور صرف تم پر ہو گی میں گاوں سنبھالوں گا اس گاؤں کو بھی ہماری ضرورت ہے یہ بھی ہمارے اپنے ہیں میں صرف اپنے بارے میں نہیں سوچ سکتا وہ اس سے پہلے ہمیشہ اسے مذاق میں سمجھاتا آیا تھا لیکن اس بار وہ بالکل سیریس انداز میں بول رہا تھا

آپ کی یہ سب باتیں میں سمجھ سکتی ہوں کردم سائیں یہ گاؤں میرا بھی ہے مجھے بھی ان لوگوں کا خیال ہے لیکن یہ بھی تو سوچیں بہرام سائیں اتنے بڑے ہو رہے ہیں اور اگر ہماری بیٹی اتنی لیٹ آئے گی تو ہم اس کی شادی ان کے ساتھ کیسے کریں گے۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں اپنے شہزادے کی شادی اپنی بیٹی کے ساتھ کروں گی۔ پر ایسا کرنے

کے لئے میں چاہے کچھ بھی کر لوں بہرام سائیں کو بڑا ہونے سے نہیں روک سکتی ماشااللہ وہ پانچ سال کے ہو چکے ہیں اور ابھی تک مجھے میری بیٹی کہیں سے بھی آتی نظر نہیں آ رہی۔

اب آپ ہی بتائیں میں کیا کروں۔وہ معصومیت سے کہتی سے اپنا مسئلہ بتا رہی تھی جبکہ اس بات کا اندازہ تو کردم کو پہلے سے ہی تھا کہ ضرور کوئی نہ کوئی کھچڑی اس کے دماغ میں ضرور پک رہی ہے۔

دھڑکن یہ بات تمارے ذہن میں کیسے آئی؟ کس کی ذہانت ہے یقینا یہ تمہاری سوچ نہیں ہے بتاؤ مجھے یہ ساری باتیں تم سے کس نے کہیں ہیں۔

ویسے تو یہ سب کچھ مجھ سے نازیہ تائی سائیں اور رضوانہ پھوپو سائیں نے کہا ہے لیکن ابھی میری اپنی خواہش بھی بن گئی ہے۔ہماری شادی کو چھ سال ہو چکے ہیں میری پڑھائی بھی مکمل ہو چکی ہے میں اتنے اچھے نمبروں سے پاس بھی ہو گئی اور آپ کی بے عزتی بھی نہیں ہونے دی تو مجھے گفٹ تو ملنا چاہے ہے نا۔وہ انتہائی معصومیت سے اس کے سامنے اپنی بات رکھ رہی تھی۔

میں کل ہی تمہیں لے کر شہر چلوں گا وہاں تم خوب شاپنگ کرنا اپنی پسند کا کوئی بھی گفٹ خرید لینا اور جہاں تک ہمارے بچے کی بات ہے وہ تو جب تک تم بڑی نہیں ہو جاتی تب تک نہیں آ سکتا وہ بالکل سیریز انداز میں بولتا آرام سے بیڈ پر لیٹ گیا

رضوانہ پھوپھو سائیں اور نازیہ تائی امی سائیں مجھ سے پوچھیں تو میں کیا جواب دوں کہ آپ نے کیا جواب دیا اس کی آنکھیں بند کرنے پر دھڑکن اس کے قریب آئی

کہہ دیناجب ہمیں لگے گا کہ ہم ایک بچے کو پال سکتے ہیں سنبھال سکتے ہیں اچھی تربیت دے سکتے ہیں تو اس بارے میں ضرور سوچیں گے وہ اسے دیکھتا ہوا اس کا گال تھپتھپاتا دوبارہ لیٹ گیا

آپ جو مرضی کہہ رہے ہیں کردم سائیں ایک بات میں آپ کو بتا دیتی ہوں اگر میرے شہزادے کی شادی کسی اور کے ساتھ ہو گئی تو میں کبھی آپ سے بات نہیں کروں گی۔وہ معصومیت سے کہتی تھی اس کے دل میں اتر رہی تھی۔اس کی بات سن کر وہ بے ساختہ مسکرایا

نہیں ہو گی تمہارے شہزادے کی شادی کسی اور کے ساتھ اور نہ ہی ہم ہونے دیں اب لائٹ آف کرو مجھے صبح بہت اہم فیصلے کے لیے جانا ہے وہ اس سے کہتے ہوئے دوبارہ آنکھیں بند کر گیا۔جب دھڑکن بھی بنا کچھ بولے آرام سے اٹھ کر لائٹ بند کرتی بیڈ پر آ کر لیٹ گئی۔تھوڑی دیر کے بعد اسے اپنے گرد دھڑکن کی باہوں کا احساس ہوا

کردم سائیں مجھے چھوٹو بہت اچھا لگتا ہے۔وہ اتنا پیارا ہے ایک دم بھالو کے جیسا مجھے بھی ویسا ہی بے بی چاہیے۔اس لیے نہیں کے رضوانہ پھوپو سائیں اور نازیہ ٹائی امی سائیں ایسا چاہتے ہیں بلکہ اس لئے کہ میں خود ایسا چاہتی ہوں۔وہ بالکل آہستہ آواز میں بول رہی تھی۔اور کردم بنا کچھ بولے اسے سنے جا رہا تھا۔

تائشہ جنید کے بچوں کے علاوہ گھر میں بہرام کی موجودگی اسے اس سے بار بار بچوں کی طرف اٹریٹ کرتی تھی لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ ابھی ایک بچے کی ذمہ داری نہیں اٹھا سکتے اور کردم کو ابھی پورے گاؤں کی ذمہ داری اٹھانی تھی وہ فی الحال بچے کے لیے نہیں سوچنا چاہتا تھا

وہ جانتا تھا اس بات کا ذکر اس سے تو کوئی نہیں کرے گا یقیناً دھڑکن کو ضرور تنگ کیا جائے گا اور دھڑکن کو تنگ بھی کیا جا رہا تھا۔؟

آپ سن رہے ہیں نہ میں کیا کہہ رہی ہوں وہ اس کا سینہ جھجوڑتے ہوئے بولی کہیں وہ سو تو نہیں گیا

ہاں ہاں میری جان سن رہا ہوں اب تم بھی سنو اور سو جاؤ صبح مجھے بہت ضروری کام کے لیے جانا ہے وہ اسے سمجھاتے ہوئے اس کے گرد اپنی باہوں کا گھیرا مضبوط کرتے ہوئے بولا مطلب صاف تھا کہ وہ مزید اس کی باتیں نہیں سننا چاہتا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بہرام تمہیں کب سے سمجھا رہی ہوں تمہیں کیوں سمجھ نہیں آرہا تمہارے پاس صرف دو منٹ ہے اگر یہ سوال حل نہیں کئے تو بہت پٹو گے مجھ سے ٹیچر انتہائی غصے سے کہتے ہوئے کاپی کے سامنے رکھ کر بولی بہرام پہلے تو کافی دیر سے گھورتا رہا لیکن باہر سے جیسے ہی اسے دادا سائیں کے آنے کی آواز آئی منہ بنا کر رونے لگا

بہرام میں نے رونے کے لئے نہیں کہا میں نے کہا یہ سوال حل کرو فوراً ٹیچر نے پھر سے غصے سے کہا اور بہرام کے رونے میں تیزی آگئی

یہ کیا ہو رہا ہے یہاں ہمارا پوتا رو کیوں رہا ہے کیا کہا ہے آپ نے اس سے دادا سائیں تیزی سے چلتے ہوئے بہرام کی طرف آرہے تھے جب کہ وہ مزید روتا ہوا ان کی طرف بھاگ کر ان کے سینے سے آلگا

بہرام سائیں ہمارے بچے ہوا کیا ہے آپ اس سے کیوں سو رہے ہیں کیا آپ کو کسی نے کچھ کہا ہے دادا سائیں کے پوچھنے پر اس نے زور زور سے گردن ہلائی

کیا آپ کی ٹیچر نے آپ سے کچھ کہا ہے کیا انہوں نے آپ کو مارا ہے آپ کو ڈانٹا ہے وہ قہر برساتی نظروں سے ٹیچر کو دیکھتے ہوئے دوبارہ بہرام کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور اس بار بھی بہرام نے پورے جوش سے گردن ہلاتے ہوئے ان کے سینے میں سر چھپایا

آپ کی ہمت کیسے ہوئی ہمارے معصوم سے بچے کو ڈانٹنے کی اب سے یہاں پڑھانے آتیں ہیں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ جو چاہے وہ کر سکتی ہیں اتنے معصوم بچے کو ڈانٹتے ہوئے ڈراتے ہوئے آپ کو ذرا ترس نہیں آیا آپ ہمارے بچے کو نہیں پڑھا سکتی جائیں یہاں سے دادا سائیں انتہائی غصے سے ٹیچر سے کہتے ہوئے باہر کی طرف اشارہ کرنے لگے

شاہ سائیں میں نے اتنی بار سمجھا چکی ہوں لیکن پھر بھی یہ ہر بار غلط کر رہے ہیں اسی لیے میں نے ذرا سا ڈانٹ دیا کہ یہ ٹھیک سے کر پائے اور اس سے پہلے۔۔۔

دادا سائیں یہ مجھے روز ڈانٹتی ہیں بہت غصہ کرتی ہیں۔ بہرام انتہائی معصومیت سے اس کے مزید شکایتیں کرنے لگا ٹیچر نے ایک نظر اس کی معصوم شکل دیکھیں کتنا بڑا ڈرامے باز بچا تھا یہ اس سے ڈانٹ تو وہ بے شک روز ہی کھاتا تھا لیکن جس طرح سے آج شکایت لگا رہا تھا یہ انداز ٹیچر کے لیے نیا تھا

بہت غلط بات ہے ہم آپ کو اپنے بچے کے کو پڑھانے کے لئے یہاں بلاتے اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں ہے کہ آپ کے جیسے چاہیں ٹریٹ کر سکتی ہیں۔ اب آپ جا سکتی ہیں ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کی ہم اپنے پوتے کے لیے خود ہی اچھی ٹیچر ڈھونڈ لیں گے وہ بہام کو اٹھاتے اپنے کمرے میں لے گئے۔

جبکہ بہرام اس سخت ٹیچر سے اپنی جان چھڑانے پر بہت خوش تھا

وہ اور بہرام کمرے میں آ کے لڈو کھیل رہے تھے جب مقدم کمرے میں داخل ہوا آپ نے ٹیچر کو نکال دیا اب اس نالائق کو پڑھائے گا کون ہوئے وہ ان کے سر پر سوار ہونے لگا

ہمارا پروتا نالائق نہیں ہے مقدم سائیں۔اور آپ ہر بات میں اس بیچارے کے پیچھے نہ پڑ جایا کریں ہم ڈھونڈ لیں گے اس کے لیے کوئی اچھی سی ٹیچر دادا سائیں بے نیازی سے کہتے لڈو کھیل رہے تھے

دادا سائیں ہم ٹیچر ڈھونڈ رہے ہیں اس کے لئے لڑکی نہیں پسند کر رہے ہیں جو اس کی مرضی سے لائیں گے پیپرز کے سر پہ ہیں اور یہ یہاں بیٹھ کے لڈو کھیل رہا ہے اٹھو یہاں سے وہ ایک ہاتھ سے اسے کھڑا کرتے ہوئے باہر کی طرف اشارہ کرنے لگا

مقدم سائیں خبر دار جو آپ نے ہمارے پوتے کو کچھ بھی کہا ہم نوٹ کر رہے ہیں سب ہی اس کے دشمن بن گئے ہیں ایک وہ نالائق ٹیچر کون لے کے آیا تھا یہاں آپ جانتے ہیں اس نے کتنا ڈانٹا ہے ہمارے پوتے کو۔اور ایک آپ ہیں جو اس ٹیچر کی طرف داری کر رہے ہیں دادا سائیں کو یقیناً مقدم کا انداز پسند نہیں آیا تھا

دادا سائیں یہ جہاں غلطی کرے گا وہاں ٹیچر ڈانٹے گی نا اور وہ اسے پڑھانے آتی ہے اس کی بھلائی چاہتی ہے اگر تھوڑا بہت ڈانٹ دیا تو کیا ہو گیا

کیا ہو گیا مقدم سائیں اس ٹیچر نے ہمارے معصوم پوتے کو اتنا ڈانٹا اور آپ کہہ رہے ہیں کہ کیا ہو گیا اگر ہماری جگہ یہاں آپ کا پروتا ہوتا تو آپ کیا کرتے بہرام کا لٹکا منہ دیکھ کر دادا سائیں مثالیں دینے لگے

پروتا نہ سہی دادا سائیں اولاد تو میری ہی ہے نہ اور ٹیچر بالکل ٹھیک کر رہی تھی اب میں نی ٹیچر کہاں سے ڈھونڈوں گا وہ بھی تب جب امتحانات میں بمشکل ایک مہینہ رہ گیا ہے ایک تو پہلے ہی اتنی مشکل سے ٹیچر ملی تھی

بس مقدم سائیں اتنی ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو امریکہ سے کیوں پڑھایا ہے ہم نے تاکہ آپ اپنے بچوں کو اچھی تعلیم دے سکے آپ پڑھائیں سے دادا سائیں نے آئیڈیا دیا

داداسائیں اگر میں اسے پڑھانے پر آؤں گا نہ تو میرے ہاتھ سے ضائع ہو جائے گا آپ کا پوتا ٹیچر کو تو اس گھر سے نکال دیا مجھے کہاں بھیجیں گے۔ کیونکہ یہ نمونہ مجھ سے روز مار کھائے گا۔ مقدم ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے بولا جبکہ بہرام بنا اس کے غصے کی پرواہ کیے اس کی گود میں چڑھ چکا تھا

اتنے معصوم بچے کو مارنے کا دل کرے گا آپ کا داداسائیں نے بے یقینی سے کہا

داداسائیں مسئلہ مارنا یا ڈانٹنا نہیں بلکہ اس کی ٹیچر کا انتظام کرنا ہے اگلے بیس دن میں اس کے پیپر شروع ہونے والے ہیں۔ کیا پیپر کیا دے گا پیپر مقدم نے پریشانی سے کہا

بابا سائیں آپ پریشان نہ ہوں میرے پیپر اچھے ہونگے بہرام مقدم کا گال چومتا انتہائی محبت سے بولا تھا جبکہ اس کے انداز پر ناچاہتے ہوئے مقدم مسکرا دیا

سنبھالیں اسے میں کسی ٹیچر کا انتظام کرتا ہوں ورنہ یقیناً فیل ہو گا مقدم نے اٹھتے ہوئے اس کا گال چوما اور باہر چلا آیا ۔یقیناً نظریں دیدار یار کو ترس رہی تھی۔

اس سے پہلے کہ وہ کمرے میں جاتا ٹیلی فون بجا اس نے فون کے قریب آتے ہوئے فون اٹھایا تو اسے روتی ہوئی سویرا کی آواز سنائی دی

---

سویرا پلیز رونا بند کرو بتاؤ آخر ہوا کیا ہے۔۔۔۔۔؟

تم اس طرح سے کیوں رو رہی ہو۔۔۔۔۔؟

مقدم نے پریشانی سے پوچھا اسے واقعی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کچھ دن پہلے جب سویرا نے اسے فون کیا تھا تب وہ اسرار کے ساتھ بہت خوش لگ رہی تھی لیکن آج وہ کیوں رو رہی ہے

مقدم سائیں اسرار پر کسی نے جان لیوا حملہ کیا ہے میں بہت مشکل سے انہیں ہسپتال لے کے آئی ہوں کوئی میرے ساتھ نہیں آیا کسی نے میری مدد نہیں کی۔

یہاں تک کہ ان کے بھائیوں اور ماں نے بھی میری مدد نہیں کی۔سب کا کہنا ہے کہ یہ حملہ ان پر ان کی پارٹی کے لوگوں نے کیا ہے لیکن میں جانتی ہوں یہ حملہ ان پر ان کے بھائیوں نے کروایا ہے

کیونکہ وہ انہیں جان سے مار دینا چاہتے ہیں۔

پچھلے ہفتے ہی ان لوگوں کو پتہ چل گیا تھا کہ بابا سائیں کی وفات سے پہلے وہ اپنا سب کچھ اسرار کے نام کر کے جا چکے ہیں ۔تب سے ہی وہ لوگ بہت غصے میں ہے کچھ دن پہلے بھی ان کی گاڑی پر حملہ کرنے کی کوشش کی گئی لیکن خدا کا شکر ہے کہ اس دن وہ بچ گئے۔

لیکن آج رات سے ہی ہماری حویلی کی لائٹس بند کر دی گئی جرنیٹر سے بھی حویلی کی لائٹ آن نہیں ہوئی اور رات کو ان پر حملہ ہوا وہ اسٹڈی روم میں تھے اور میں اکیلے انہیں بہت مشکل سے اسپتال لائی ہوں۔

وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی

سویرا تم رونا بند کرو پہلے میں تھوڑی دیر میں پہنچتا ہوں گھبرانے کی بالکل ضرورت نہیں ہے وہ اسے حوصلہ دیتے ہوئے بولا اور فون رکھتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف آیا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

حور یہ جان جلدی سے میرے کپڑے نکال دو مجھے کسی بہت ضروری کام کے لئے شہر جانا پڑ رہا ہے۔وہ کمرے میں داخل ہوتے بولا

کہیں نہیں جا رہے آپ کل صبح اسکول جا رہے ہیں ہم بہرام کے سکول سے شکایت آئی ہے آپ کا بیٹا بالکل آپ پر گیا ہے ہر کسی سے لڑتا جھگڑتا رہتا ہے اور آپ خبر دار جو کہیں جانے کا نام بھی لیں پر بھی آرام سے وہاں بیٹھ جائیں صبح سکول چلیں گے آپ میرے ساتھ میں ہر گز کل اکیلے نہیں جاؤں گی وہ تو جیسے بھری پڑی تھی اس کے آتے ہی شروع ہو گئی

حور یہ میری جان مجھے بہت اہم کام ہے مجھے جانا پڑے گا پلیز سمجھنے کی کوشش کرو وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا

مقدم سائیں کیا آپ کے بیٹے سے بھی اہم کام ہے آپ سمجھنے کی کوشش کریں کل ٹیچرز نے ہمیں بلایا ہے ضرور پھر کسی کے ساتھ اس نے لڑائی کی ہو گی میں تو پوچھ پوچھ کے تھک چکی ہوں مجھے بتا ہی نہیں رہا آپ ذرا سختی سے پوچھیں اور پلیز ذرا کم سختی کیجیے گا آپ کو تو ویسے بھی بس بہانا چاہیے ہوتا ہے میرے بیٹے کو ڈانٹنے کا

اس کے انداز سے وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ اسے ڈانٹنے کا کہہ رہی ہے یا پیار کرنے کا

ٹھیک ہے میں اس سے پوچھ لوں گا خیر تمہیں ایک نئی خبر سنا رہا ہوں دادا سائیں نے بہرام کی ٹیچر کو نکال دیا ہے اب سے اس کی ٹیچر بھی نئی ڈھونڈنے پڑے گی اب جلدی سے میرے کپڑے نکالو میں رات تک ہی واپس آنے کی کوشش کروں گا۔اور پھر صبح دونوں اسکول چلیں گے۔وہ اسے کہتا ہوا بیڈ پر آ کر بیٹھا تھا

کیا نانا سائیں نے بہرام کی ٹیچر کو نکال دیا مقدم سائیں اب اسے پڑھے گا کون نانا سائیں تو اسے کچھ زیادہ ہی لاڈلا بنا دیا ہے انہیں سمجھنا چاہیے ایک پریشانی ختم نہیں ہوئی تھی کہ نانا سائیں کی وجہ سے دوسری پریشانی شروع ہو گئی۔

ہاں اب جلدی کرو کپڑے نکالو میرے وہ اسے کہتے ہوئے وہ واش روم کی طرف لگانے لگا۔

مقدم سائیں آپ ساری رات سفر کریں گے اور صبح بھی میرے ساتھ سکول چلے گے تو آپ نہ جائیں رہنے دیں ہم سے زیادہ ضروری تھوڑی نہ کچھ ہو گا حوریہ بہرام کے اسکول کے بارے میں سوچتے ہوئے وہ مقدم کے قریب آ کر بیٹھ گئی

۔

اتنے سارے ٹیچرز جب مل کر بہرام کی شکایت لگاتے تھے تو وہ خوفزدہ ہو جاتی تھی جب کہ مقدم کے لیے تو یہ ساری باتیں بالکل عام سی تھی ظاہر ہے اب وہ مقدم شاہ کا بیٹا ہے تو کسی کو مارے گا نہیں تو اور کیا کرے گا۔

لیکن حوریہ کو خوف آتا تھا اپنے بیٹے کی شکایت سنتے ہوئے۔اسی لیے وہ چاہتی تھی کہ کل پیرس میٹنگ میں وہ اس کے ساتھ جائے۔

دیکھو میری جان سمجھنے کی کوشش کرو اگر ضروری نہیں ہوتا تو میں نہیں جاتا نا۔ضروری ہے اسی لیے کہہ رہا ہوں چلو اب اور کوئی بات نہیں فوراً سے اٹھو اور میرے کپڑے نکالو۔جلدی کرو وہ اسے اپنے پاس سے زبردستی اٹھاتا ذرا سختی سے بولا تو حوریہ منہ بناتی اٹھی۔

اللہ پوچھے آپ سے مقدم سائیں کتنے ظالم اور جابر شوہر ہیں آپ ذرا ترس نہیں آتا آپ کو معصوم سی بیوی پر۔وہ اس کے کپڑے نکالتی مسلسل بربڑا رہی تھی۔

تمہیں رات کو ترس آیا تو مجھ پر کہا تھا نہ مت سونا میرے آنے سے پہلے اب وہ حساب کتاب پر اتر آیا تھا

مقدم سائیں سارا دن آپ کا بیٹا مجھے تنگ کرتا رہتا ہے تو نیند تو مجھے آئے گی نہ وہ صفائی دیتے ہوئے بولی

میرا سو ہنا ماہی میرے واپس آنے تک اپنی ساری نیند ٹھیک سے پوری کر لینا کیونکہ میں نے آنے کے بعد تمہیں سونے نہیں دینا وہ اس کے لبوں پر ایک جاندار بوسہ دیتا واش روم میں گھس گیا۔

تھوڑی دیر کے بعد نہا کر واپس آیا تو جلدی جلدی تیار ہونے لگا۔

مقدم سائیں ایسی بھی کونسی جگہ پر جانا ہے جہاں آپ اتنی جلدی مچا رہے ہیں حوریہ کام کرتے ہوئے بولی۔

بس کچھ کام ہے اور تم زیادہ دور مت رہو جب میں کہیں جایا کروں تو میرے بہت قریب رہا کرو اسے اپنے پیچھے سے اگلے ہی لمحے کھینچ کر قریب کر چکا تھا۔

اور اس بار اس کا شکار ہے پھر سے اس کے لب تھے۔

جلدی آیئے گا میں اکیلی نہیں جاؤں گی بہرام کے سکول مقدم کا موڈ اچھا دیکھتے ہوئے وہ بھی معصوم سی شکل بنا کر کہنے لگی

میں آجاؤں گا میری جان تم فکر مت کرو۔ اس کے دونوں گال چومتا اسے اپنے مزید قریب کرنے لگا جب کوئی بنس دروازہ کھٹکھٹائے ان کے کمرے میں داخل ہوا وہ دونوں اگلے ہی لمحے ایک دوسرے سے الگ ہوئے تھے۔

ابے مسئلہ کیا ہے تیرا سکون سے رہنے کیوں نہیں دیتا مجھے چل جا دادو سائیں کے پاس مقدم نے اشارے سے اس چھوٹے قد والے اپنی محبت کے دشمن کو باہر بھیجنا چاہا۔

میں کیوں باہر جاؤں۔ آپ جائیں باہر یہ میری اماں سائیں ہیں آپ اپنی اماں سائیں کے پاس جائیں وہ اس کے غصے کی پرواہ کیے بغیر فوراً حوریہ کے ساتھ چپک چکا تھا۔

نمو نے جب دیکھو میری بیوی کے ساتھ چپکا رہتا ہے تو۔ وہ اسے کھینچ کر اوپر اٹھاتے ہوئے بولا

آپ جب دیکھو میری اماں سائیں کے ساتھ چپکے رہتے ہو۔ آپ کی اپنی اماں سائیں ہیں نا ان کے پاس رہا کرو اور سویا بھی انہی کے پاس کرو میں اپنی اماں سائیں کے پاس سویا کروں گا۔

وہ اس کے گود سے فوراً حوریہ کی گود میں چڑھ چکا تھا

تیری اماں سائیں میری بیوی ہے مقدم نے سمجھانا چاہا۔

لیکن اماں سائیں تو پھر بھی میری ہیں۔ میں نے تو کبھی آپ کی اماں سائیں کو تنگ نہیں کیا آپ میری اماں سائیں کو تنگ کیوں کرتے ہیں۔ وہ اپنی سمجھ کے مطابق پوچھنے لگا جبکہ اس کی باتیں حوریہ کو ہنسنے پر مجبور کر رہی تھی

تو میری اماں سائیں کو آئی لو یو بولتے ان سے چپکتا ہے میں نے تجھے کب منع کیا۔ مقدم اب مقابلے پر اتر آیا تھا۔ یہ چھوٹا سا نمونہ واقع ہی اس کی محبت کا دشمن تھا

ہاں تو وہ میری دادو سائیں ہیں وہ معصومیت سے کہنے لگا کے کہیں اس کی دادو سائیں اس سے چھین ہی نہ جائے۔

ہاں بیٹا ویسے یہ میری بیوی ہے مقدم نے دہائی دی۔

لیکن اس کی دہائیاں سننے کے موڈ میں بہرام ہر گز نہ تھا

لیکن مما سائیں تو پھر بھی میری ہیں وہ معصومیت سے کہتا ہوا حوریہ کا گال چومتے ہوئے اس کے سینے میں سر چھپا گیا۔

ہاں تو بیوی تو پھر بھی میری ہے مقدم نے اسی کے انداز میں کہتے ہوئے حوریہ کا گال چوم کر ایک جارحانہ بوسہ اس کے گالوں پر لیا جس پر ہمشہ کی طرح وہ منہ۔ بناتے ہوئے اسے خود سے دور کرنے لگا

مقدم سائیں آپ کی داڑھی سے چھب رہی ہے حوریہ نے اپنے معصوم بچے کی حالت دیکھتے ہوئے مقدم سے کہا

بچوں کا فرض ہوتا ہے کہ باپ کی داڑھی کو برداشت کریں مقدم کہاں باز آنے والا تھا اگلے ہی لمحے اس نے بہرام کو حوریہ کی گود سے نکال کر بیڈ پر پھینکا تھا اس جارحانہ انداز میں کبھی اپنی داڑھی چھبوتا تو کبھی اس کے پیٹ پر گدگداتے ہوئے اسے قہقہ لگانے پر مجبور کرتا۔

بابا سائیں نو۔۔۔وہ قہقہ لگاتے ہوئے سے روک رہا تھا

نو کے بچے بول کے مجھے اپنی ماں کے پاس آنے سے کبھی منع کرے گا۔مقدم مکمل لڑائی کے موڈ میں تھا

جبکہ بہرام نو نو کرتا نہیں میں سر ہلا رہا تھا کہ وہ ایسا نہیں کرے گا۔

حوریہ ان دونوں باپ بیٹوں کی یہ جنگ دیکھتے ہوئے اٹھ کر باہر آگئی یقیناً اب یہ لڑائی جلدی ختم نہیں ہونے والی تھی کیونکہ اب وہ مقدم کے سینے پر چلا اسے گدگدانے میں مصروف ہو چکا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بی بی جی آپ فکر نا کریں دائم بابا کو میں کچھ نہیں ہونے دوں گی اگر ان کے لیے مجھے میری جان بھی دینی پڑی تو میں اف تک نہیں کروں گی دائم بابا تو میری جان ہیں رات کو آپ کے ہسپتال کے لئے نکلتے ہی میں دائم بابا کو لے کر وہاں سے نکل گئی تھی اور اب دائم بابا کو میں اپنے ساتھ لے جاؤں گی جب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہوتا تب تک مجھے توڈر ہے کہ کہیں وہ لوگ دائم بابا کو بھی جان سے مارنے کی کوشش نہ کریں

دائم کی دائی اماں ہسپتال میں سویرا کے ساتھ تھی وہ تو جیسی ہی حملہ ہوا دائم کو لے کر وہاں سے غائب ہو گئی اسرار کی حالت دیکھتے ہوئے سویرا کو خود بھی دائم کا بلکل ہوش نہ رہا تھا

یقیناً اگر وہ رات حویلی میں رہتا تو اس کے ساتھ بھی کچھ برا ہو جاتا ابھی تو وہ تھا ہی صرف تین برس تھا کہ دشمنوں کی لائن لگ چکی تھی

اسرار نے اس سے پہلے ہی کہا تھا اس کی زندگی آسان نہیں ہو گی لیکن اس کی زندگی کی ہر مشکل میں وہ اس کے ساتھ ہو گا۔ لیکن اب وہ اس کے ساتھ نہیں تھا وہ اس کا ساتھ چھوڑ رہا تھا ئے دن اس پر جان لیوا حملے ہو رہے تھے جن کی پرواہ کیے بغیر وہ پارٹی میں سب سے آگے آگے چل رہا تھا اور اس کے بھائیوں کو بھی تو یہی مسئلہ تھا کہ وہ کیوں ان کے باپ کی دولت کو غریبوں میں بانٹ رہا تھا آخر ان لوگوں کا بھی تو حق تھا اس دولت پر

لیکن اسرار کا کہنا تھا کہ اپنے بھائیوں کی عیاشیوں کو دیکھنے سے بہتر ہے کہ وہ اس پیسے سے غریب عوام کی مدد کر سکے اپنے باپ کا وہ خواب پورا کریں جو وہ ان غریبوں کے لئے دیکھتے تھے اور اس کے لیے اپنی جان تک کی پروانہ تھی وہ خود بھی جانتا تھا کہ اس پر حملہ کروانے والے کوئی غیر نہیں بلکہ اس کے اپنے بھائی ہیں۔

لیکن وہ ڈر کر پیچھے نہیں ہٹ سکتا تھا اگر اس وقت وہ پیچھے ہٹ جاتا تو کل اپنے باپ کو کیا منہ دکھاتا

سویرا کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے ایسے میں مقدم کے علاوہ اس کا اور کوئی سہارا نہ تھی وہ اپنی زندگی سے بہت خوش تھی زیادہ تر حویلی میں ہی رہتی تھی اگر کوئی بہت ضروری کام ہو تبھی باہر نکلتی وہ کبھی بھی مقدم کی زندگی میں واپس نہیں آنا چاہتی تھی لیکن کل اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اتنی زیادہ خوفزدہ تھی کہ اس نے مقدم کو روتے ہوئے فون کیا

اس کا ارادہ دادا سائیں سے بات کرنے کا تھا لیکن فون اٹھایا ہی مقدم نے کردم گاؤں کا سرپنچ تھا اس کی مدد کر سکتا تھا اور اسے یقین تھا کہ اس معاملے میں وہ پیچھے نہیں ہٹیں گے اسے اپنے شوہر کی حفاظت کے لیے ان لوگوں کی ضرورت

تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیسے ثابت کرے گی کہ اس کے شوہر پر جو حملہ ہوا ہے وہ اس کے بھائیوں نے کروایا ہے

ابھی تک تو اسرار کی جان کی کوئی خبر نہ تھی ڈاکٹر اور نرسز بھاگتے ہوئے کبھی اندر کبھی باہر جا رہے تھے۔

اس کے بھائیوں اور ماں نے ابھی تک ہسپتال میں آ کر اسرار کی حالت نہیں پوچھی تھی۔ وہ لوگ تو دنیاداری کے لیے بھی اسے اپنا نہیں کہہ رہے تھے۔

کل رات تو اس کے بڑے بھائی منیر نے کہا تھا بابا سائیں مرنے سے پہلے ساری دولت اس کے نام کر گئے ہیں یقیناً اس کی دولت اسے بچا لے گئی کیسے کم ظرف بھائی تھے۔

اس وقت وہ مسلسل روتے ہوئے مقدم کا انتظار کر رہی تھی وہ اکیلی عورت اور لوگوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔ اور اسرار کی حالت بہت نازک تھی اسے یقین تھا کہ اگر وہ لوگ اسرار کو جان سے مار دینا چاہتے ہیں تو وہ چھوڑیں گے دائم کو بھی نہیں وہ ایسے کسی انسان کو نہیں چھوڑیں گے جو ان کے علاوہ اس دولت پر اپنا حق رکھتا ہو

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

میم ان کاغذات پر سائن کر دیجئے ایک نرس اسکے پاس کچھ کاغذات لائیں اور بولی

کس چیز کے کاغذات ہیں یہ سویرا نے ابھی تک کاغذات پکڑے نہیں تھے

میں م اندر اسرار صاحب کی جان بچانا بہت مشکل ہے اگر اس آپریشن کے دوران انہیں کچھ ہو گیا تو اسپتال کی کوئی ذمہ داری نہیں ہو گی نرس نے اسے دیکھتے ہوئے کہا جبکہ کاغذات پکڑتے ہوئے سویرا کے ہاتھ کانپ کر رہ گئے

اس سے پہلے کے وہ ان کاغذات کو پکڑتی کوئی اور ہی انہیں تھام چکا تھا

کچھ نہیں ہونا چاہیے اسے ہمارے گھر کا داماد ہے وہ دادا سائیں نے کاغذات ایک طرف رکھتے ہوئے کہا نرس اس بارعب شخص کی شخصیت دیکھتے ہوئے کاغذات اٹھا کر وہاں سے چلی گئی جبکہ انہیں آپنے اس مشکل وقت میں سہارا بنتے دیکھ کر سویرا اٹھ کر فوراً ان کے سینے سے لگا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

جب کہ وہ کردم مقدم کو سب کچھ سنبھالنے کا اشارہ کرتے ہیں اسے سنبھالنے لگے

سویرا ان کے خاندان میں پیدا ہوئیں پہلی پوتی تھی جو ان کے لیے بہت عزیز تھی لیکن وہ کبھی بھی اپنی محبت اس پر ظاہر نہیں کر سکے یا یہ کہنا سے ہی رہے گا کہ وہ کبھی بھی ان کو اپنی محبت کو ظاہر کرنے کا موقع ہی نہ دے سکی

کچھ نہیں ہو گا پتر سائیں ہم تمہارے شوہر اور تمہارے شوہر کے سارے دشمنوں کو سنبھال لیں گے بے فکر رہو

انہوں نے سویرا کو سمجھاتے ہوئے ایک نظر سامنے کھڑی ملازمہ اور اس کے گود میں اس خوبصورت سے بچے کو دیکھا معصومیت سے انہیں دیکھ رہا تھا

دادا سائیں نے مسکراتے ہوئے اسے اپنی گود میں لے لیا

بہرام سائیں کہنے کو ہمارے پر پوتے بھی ہیں اور پر نواسے بھی۔ لیکن ہم ان اپنا پر پوتا ہی بنایا ہے مگر پر نواسے کو باہوں میں اٹھا کے عجیب ہی خوشی مل رہی ہے۔

ان کے کہیں پر دائم ذرا سا مسکرایا جس کے دونوں گالوں کے ڈمپل چمکے

وہ فیصلہ نہیں کر پا رہے تھے کہ بہرام زیادہ خوبصورت ہے یا دائم۔

جبکہ دائم اب ان کے سینے پر سر رکھے انہیں اپنے بابا کے بارے میں بتا رہا تھا وہ اندر سو رہے تھے اور دائم کے بار بار بلانے پر بھی نہیں اٹھ رہے اور اب دائم ان سے سختخفا ہے وہ اس کے انداز سے اندازہ لگا چکے تھے کہ وہ اسرار کا کتنا لاڈلا ہو گا۔

سبی رات کو آپ کوئی ڈر نہیں تھا وہاں کی نہیں تھی اس کے اپنے اس کے ساتھ تھے جو اسرار کے دشمنوں اور بھائیوں کے بھیس میں چھپے ناگنوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں

---

اسرار کو ہوش آ چکا تھا اس کی حالت اب کافی بہتر تھی سب کو اس سے ملنے کی اجازت مل چکی تھی۔ "تمہیں حویلی واپس جانا ہو گا سویرا تمہیں وہ پیپرز لانے ہوں گے اس سے پہلے کہ وہ لوگ ان پیپرز کو بدل دیں میں نے عوام سے بہت وعدے کیے ہیں جو میں توڑ نہیں سکتا تم جاؤ گی نا پلیز اس نے امید بھری نظروں سے سویرا ہو دیکھا

۔اس حادثے سے تقریبا دو ہفتے پہلے بابا کے وکیل کا قتل ہوا ہے۔اب یقیناً وہ لوگ پیپرز بدلنے کی کوشش کریں گے وہ دولت کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں۔

اسرار کو آج چار دن کے بعد ہوش آیا تھا۔جب اس نے سویرا کو یہ سب کچھ بتایا۔وہ جانتا تھا اس پر حملہ ہونے والا ہے اور اس پر حملہ کون کرنے والا ہے یہ بھی وہ اچھے سے جانتا تھا

مطلب کے تمہیں جان بوجھ کر مارنے کی کوشش کی گئی ہے سویرا وہاں اکیلی نہیں جائے گی وہاں اس کی جان بھی خطرے میں ہے کردم نے کہا

نہیں کر دم سائیؑ کسی کو تو جانا ہو گا وہ پیپرز سویرا نے اپنے لوکر میں رکھے تھے اور اگر وہ کسی چیز کے بارے میں نہیں جانتے تو وہ صرف سویرا کا لوکر رہی ہے۔

اس سے پہلے کہ وہ لوکر کروا کا پیپرز بدل دیں ہمیں وہ پیپرز لانے ہوں گے وہ کیونکہ بابا نے اپنی جائیداد میری نام کی ہے یہ بات صرف میرے بھائی اور وہ وکیل جانتے تھے اور میرے بھائیوں نے ایڈووکیٹ طاہر صاحب کو جان سے مروا دیا ہے اب صرف وہی لوگ جانتے ہیں کہ وہ جائیداد میری ہے یا پھر بابا کے سائین کی ہوئے اور یجنل پیپر جو زہرا کے لاکر میں ہے میں اپنے بابا کی محنت کی کمائی اپنے بھائیوں کی عیاشیوں میں نہیں اڑا سکتا

پلیز میری بات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ یہ لوگ سویرہ کو کچھ نہیں کہیں گے کیونکہ سویرہ سے ان لوگوں کو کوئی مسئلہ نہیں ہے اس کی موت ان لوگو کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتی اور نہ ہی سویرا کو نقصان پہنچانے سے وہ لوگ کچھ حاصل کر پائیں گے۔

اسرار نے سمجھانے کی کوشش کی

وہ لوگ پچھلے چار دنوں سے یہی پر تھے۔ جبکہ دادا سائیں کو وہ واپس بھجوا چکے تھے

مقدم پچھلے چار دنوں سے ان حملہ آور کو ڈھونڈ رہا تھا جن لوگوں نے اسرار پر جان لیوا حملہ کیا تھا۔ اور کافی حد تک وہ لوگوں کے بارے میں پتہ بھی لگا چکا تھا

سویرا کا حویلی جانا ضروری تھا اسی لئے کر دم نے اس کے ساتھ جانے کا فیصلہ کیا۔ وہ سویرا کی جان پر ہر گز کوئی رسک لینے کو تیار نہ تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اماں سائیں یہ سویرا بھابھی تو قاسم شاہ سائیں کی پوتی نکلی۔

مجھے تو لگ رہا تھا کہ کسی غریب خاندان سے ہو گی لیکن یہاں تو اس کی بڑی پہنچ ہے

گاؤں کا سر پہنچ کر دم سائیں اس کا بھائی ہے۔ ہسپتال میں قاسم شاہ سائیں مقدم سائیں اور کر دم سائیں کو میں خود دیکھ کے آیا ہوں۔ منیر نے آ کر بتایا

ان لوگوں سے دشمنی مت لینا وہ دوستی نبھانے میں انتہا کرتے ہیں اور دشمنی نبھانے میں ہر حد پار کر جاتے ہیں۔

ہماری دشمنی صرف اسرار کے ساتھ ہے ہمیں کسی اور سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔

اگر شاہ سائیں یہاں آئے تو ہم اس مسئلہ کو سکون سے نپٹائیں گے اور ویسے بھی فی الحال ان لوگوں کو اس بات کا نہیں پتا کہ یہ سب کچھ ہم نے کیا ہے اور اگر پتہ لگ بھی گیا تو کوئی ثبوت نہیں ہو گا ان کے پاس وہ جج لڑکوں نے سرار پر حملہ کیا تھا انہیں اس شہر سے بہت دور بھجوا دو غلطی سے بھی وہ شاہ سائیں کے پوتوں کے ہاتھ نہیں چڑھنے چاہیے

اماں سائیں نے کہا۔ ان لوگوں کی پہنچ صرف اپنے گاوں تک ہی نہیں بلکہ بہت سارے علاقوں تک ہے اگر ان لوگوں کو ہم پر شک ہو گیا تو بہت برے طریقے سے پھنس جائیں گے

○ ○ ○ ○ ○ ○

منیر ان سے بات کر کے ابھی باہر آیا ہی تھا جب سامنے سویرا اور کر دم کو آتے دیکھا وہی سے واپس اپنی ماں کو بتانے آیا پہلے تو وہ خود بھی کر دم کی آمد کو لے کر پریشان ہو گئی لیکن پھر نفاست سے اپنی ساڑھی کا پلو سنبھالتی چہرے پر مسکراہٹ لیے باہر آئیں

شاہ سائیں ہمیں تو پتہ ہی نہیں تھا ہمارے گھر کی بہو کا تعلق اتنے بڑے خاندان سے ہے۔ ہم نے تو آج تک اسے بے آسرا بے سہارا ہی سمجھا تھا جس کا باپ اس کا نکاح کر کے اسے بھول ہی گیا۔

لیکن یہاں تو خیر سے بہت بڑے حاندان کی پوتی نکلی ہے وہ سویرہ پر طنز کے تیر چلاتی کر دم کو گھر کے اندر بلانے لگیں

آپنے خوشیوں میں ساتھ ہوں یا نہ ہوں لیکن دکھ میں ساتھ دینا اپنوں کا فرض ہوتا ہے۔ کچھ مجبوریوں کی وجہ سے ہم سویرا کی خوشیوں میں اس کے ساتھ نہیں تھے لیکن فکر نہ کریں اس کے ہر غم ہر تکلیف میں آپ کو اس کے ساتھ کھڑے ملیں گے جاو سویرہ وہ پیپرز لے کے آؤ کر دم نے باہر صوفے پر بیٹھتے ہوئے سویرا سے کہا

جب کہ ریحانہ بیگم کے چہرے کا رنگ دیکھ کر سویرا مسکراتی اپنے کمرے میں آئی اور پیپرز لے کر فوراً ہی واپس باہر آئی تھی

یہ کس چیز کے کاغذات ہیں ریحانہ خاتون بے چینی سے پہلو بدلتی کاغذات دیکھنے لگی کمرے کی حالت دیکھ کر سویرا اندازہ لگا چکی تھی کہ اس کمرے کی مکمل تلاشی لی جا چکی ہے۔

اماں سائیں یہ کاغذات اسرار کے بابا کی آخری وصیت ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ انہوں نے اپنی ساری جائیداد اپنے انتقال سے پہلے اپنے سب سے چھوٹے بیٹے اسرار کے نام کی ہے۔ کیونکہ ان کے بڑے بیٹے اس جائیداد کے قابل نہیں ہیں شاید پارٹی والوں نے اسرار پر حملہ بھی اسی لیے ہی کیا ہے اب دیکھئے نا پہلے بابا کے وکیل کا قتل ہوا جن کے علاوہ اس پراپرٹی کے بارے میں کوئی نہیں جانتا تھا اور پھر اس پراپرٹی کے مالک یعنی کہ اسرار پر جان لیوا حملے ہو رہے ہیں۔ اسی لئے کر دم سائیں میری مدد کر رہے ہیں اسے آفیشل پیپرز بنانے میں۔

سویرا نے مسکراتے ہوئے پوری بات بتائی۔

ہاں لے جاؤ اسرار یا پھر اس کے باپ نے ہمیں تو کبھی اپنا سمجھا ہی نہیں آج اسرار جن حالات سے گزر رہا ہے اس کا ہی نتیجہ ہے

کیا ضرورت ہے اوقات سے بڑے دشمنوں سے پنگا لینے کی انسان کو اس کی اوقات میں رہنا چاہیے۔اب اسرار اپنی اوقات بھول کر آگے بھر رہا تھا تو حملے تو اس پے ہونے ہی تھے اس نے مجھے اپنی ماں سمجھا ہی نہیں لیکن پھر بھی اس کے برے وقت میں اس کا ساتھ دینا چاہتی تھی لیکن جانتی ہوں کہ وہ مجھے ہمیشہ کی طرح برا ہی سمجھے گا اسی لیے ہسپتال بھی ملنے نہیں آئی۔

اور اپنے بچوں کو میں نے خود یہ آنے نہیں دیا اب اسرار جگہ جگہ جو دشمنیاں مول لے رہا ہے ایسے میں میں اپنے سہاروں کو کسی کی نظروں میں آنے نہیں دے سکتی لیکن اگر پھر بھی تمہیں ہماری ضرورت ہو تو ہم تمہارے ساتھ ہیں ۔

ریحانہ بیگم نے مسکراتے ہوئے اسے گلے لگانا چاہا

نہیں اماں سائیں مجھے آپ کی ضرورت نہیں میرے بھائی اور دادا میرے ساتھ ہیں۔ آپ اپنے سہاروں کو چھپا کر رکھیں۔ کہیں کسی دشمن کی نظر نہ پڑ جائے۔ سویرہ غصے سے کہتے باہر نکلی۔

لیکن اس سے پہلے یہ مقدمہ پولیس کو لے کر وہاں آ چکا تھا

مقدم سائیں یہ سب۔۔۔۔ پولیس کے ساتھ دو نوجوان لڑکے دیکھ کر دم نے پوچھا

یہ دو لڑکے وہ ہیں جنہوں نے اسرار پر جان لیوا حملہ کیا یہ کچھ کہنا چاہتے ہیں ریحانہ خاتون اور ان کے بیٹوں سے چلو تم بھی سن لو وہ کر دم کو کہتا ہوا زہ معنی انداز میں مسکرایا۔

ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا کہ وہ مقدم کو کوئی کام دے اور وہ ادھورا چھوڑ کے آئے

ریحانہ خاتون اپنے دوسرے بیٹے کو بلائے منیر کو باہر آتے دیکھ کر مقدم نے کہا جو کافی بوکھلائی ہوئی تھیں

دیکھیں انسپکٹر یہ شریفوں کا گھر ہے اس طرح سے آپ لوگ منہ اٹھا کر یہاں نہیں آسکتے اور کون ہیں یہ لوگ جنہیں آپ یہاں لائے ہیں اور کیوں لائیں ہیں ریحانہ بیگم سہمے ہوئے انداز میں بولیں

ریحانہ جی پہلے آپ اپنے دوسرے بیٹے کو بھی سامنے لائیں ان دونوں لڑکوں نے اس رات اسرار صاحب پر حملہ کیا تھا اور اس سے پہلے دو ہفتے پہلے اسرار صاحب کے والد کے وکیل ایڈوکیٹ طاہر صاحب کو بھی جان سے مارنے والے یہی دونوں ہیں۔

اور ان لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ ان سے یہ کام آپ کے دونوں بیٹوں نے کروایا ہے۔انسپکٹر تفصیل سے بتاتا ہوا منیر کو ہتھکڑی لگانے لگا۔

چھوڑو میرے بیٹے کو میرے بیٹے نے کچھ نہیں کیا ریحانہ۔ جلاتے ہوئے آگے بھری۔ لیکن اس سے پہلے ہی پولیس ان کے بیٹے کو ہتھکڑی لگا کر جیپ کی طرف گھسٹنے لگا

آپ کا دوسرا بیٹا کہاں ہے ہمارے پاس ان کی گرفتاری کے بھی آرڈر ہیں آپ سچ سچ بتادیں کہ آپ کا بیٹا کہاں ہے یہی بہتر ہو گا ورنہ پھر ہمیں انہیں اپنے طریقے سے ڈھونڈنا پڑے گا۔پولیس نے ریحانہ خاتون سے پوچھا

مجھے نہیں پتا وہ کہاں ہے۔۔ریحانہ منیز کو دیکھتے ہوئے بولیں۔

ٹھیک ہے اگر آپ کو نہیں پتا تو ہم اپنے طریقے سے پتا لگا لیں گے"۔ انسپکٹر کہتے ہوئے جیسے ہی پیچھے مڑا اسے حویلی کے پیچھے کچھ گڑبڑ نظر آئیں۔ اس سے پہلے کے پولیس سمجھتی مقدم تیزی سے پیچھے کی طرف بھاگا تھا

یہ وہی بیٹا تھا جس کے بارے میں آپ ہمیں نہیں بتا رہی تھیں وہ چھپ کر یہیں پر ہمیں دیکھ رہا تھا۔ انسپکٹر اپنے پیچھے آفیسرز کو مقدم کے پیچھے جانے کا اشارہ کرتے ہوئے ریحانہ بیگم سے کہنے لگا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

جتنے مرضی دور بھاگ لو مظہر لیکن مقدم شاہ کی پہنچ سے دور نہیں جا سکتے مقدم مے اسے دور تک نہ بھاگنے دیا۔ وہ جتنی تیزی سے بھاگ رہا تھا مقدم نے اس کی رفتار کا پیچھا کرتے ہوئے اسے پکڑ لیا

تم ٹھیک نہیں کر رہے مقدم شاہ ہم سے دشمنی لے کر تم نہیں جانتے یہ تمہارے لیے کتنی بھاری پڑ سکتی ہے۔

دشمنی لینا تو مقدم شاہ کا سب سے پسندیدہ کام ہے اور آج تک کوئی ایسی دشمنی نہیں ہے جو مقدم شاہ کو بھاری پڑے ۔اور جہاں تک تم لوگوں کی بات ہے میں دشمنی اپنے سٹینڈرڈ کے لوگوں سے رہتا ہوں وہ دلکشی سے مسکراتا ہوا اسے پولیس اہلکاروں کی طرف دھکا دیتا واپس حویلی کی طرف چل نکلا تھا

جبکہ پولیس اسے گھسیٹتے ہوئے واپس حویلی کی طرف لے کے جا رہی تھی کافی دہرایا تھا آج اس نے ان سب کو

یہ تم نے ٹھیک نہیں کیا مقدم شاہ اس کا حساب تمیں چکانا ہو گا وہ چلاتے ہوئے بولا جب مقدم نے مسکراتے ہوئے ایک نظر اس کی طرف دیکھا۔ جو غصے سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے ساتھ کھڑے پولیس انسپکٹر کے بیلٹ سے ریولور نکالتے ہوئے مقدم کا نشانہ لے چکا تھا

ٹھاہ۔۔۔۔۔۔۔۔

آواز کے ساتھ ہی جنگل میں بیشمار جنگلی جانوروں کی آواز میں پیدا ہونے لگی۔

اس سے پہلے کہ وہ دوسری گولی چلاتا پولیس اہلکار اسے بری طرح سے جکڑ کر کنٹرول کر چکے تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

مقدم تمہیں گولی لگی ہے ہم اس طرح سے واپس جاسکتے سب لوگ وجہ پوچھیں گے لوگوں کو تو پھر ہم کچھ نہ کچھ کہہ لیں گے لیکن حوریہ وہ تمہیں اس حالت میں دیکھ کر کیا سوچے گی۔

کردم سائیں میں بالکل ٹھیک ہوں مجھے گولی لگی نہیں ہے بس چھو کر گزری ہے اور جہاں تک حوریہ کی بات ہے اسے دیکھ کر میں ٹھیک ہو جاؤں گا لیکن یہاں اس ہسپتال میں پڑے ضرور مر جاؤں گا وہ اکتائے ہوئے لہجے میں بولا

کیسی باتیں کر رہے ہو مقدم سائیں دادا سائیں کو تو ہم نے کیسے بھی واپس گاؤں بھیج دیا لیکن جب انہیں یہ پتہ چلے گا کہ تمہیں گولی لگی ہے تو وہ بھی بہت پریشان ہو جائیں گے

اف یار کتنی بار کہو گولی لگی نہیں ہے بس چھو کر گزری ہے اور میں گھ۔ر جانا چاہتا ہوں یہاں ہسپتال میں مجھے لگ رہا ہے کہ میں بہت بری کنڈیشن میں ہوں تم فکر مت کرو میں کسی کو پتا نہیں چلنے دو گا۔

اور اپنا خیال رکھو گا یار بہت دن ہو گئے بہرام کو نہیں دیکھا۔ یار مجھے میرا نمونہ بہت یاد آرہا ہے۔ مقدم نے ہنستے ہوئے کہا تو قدم بھی مسکرا دیا۔

وہ خود بھی بہرام کو بہت زیادہ مس کر رہا تھا انہیں یہاں آئے ہفتے سے اوپر ہو چکا تھا پتا نہیں گاوں کا کیا حال ہو گا ویسے تو ساری ذمہ داری جیند کے سر لگا کے آیا تھا اور اسے یقین تھا جیند اس کی مرضی کے خلاف ایک پرسنٹ بھی کچھ نہیں کرے گا۔

اور مقدم کی ضد کو دیکھتے ہوئے اس نے بھی واپس جانے کا ارادہ کیا کچھ دن میں اسرار بھی ڈسچارج ہونے والا تھا اس لیے اب وہ بھی بے فکر ہو کر یہاں سے جاسکتے تھے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اپنے وعدے کے مطابق اسنے کسی کو پتہ نہیں چلنے دیا تھا کہ اس کو گولی چھو کر گزری ہے۔اس کے آتے ہی بہرام بھاگ کر اس کے قریب آیا اور پھر نہ جانے کتنی دیر اس کے سینے میں منہ چھپا کے رکھا۔

اور پھر جب سارا لاڈ ختم ہوا تم ناراض ہو کر منہ پھیر گیا۔اب اس کو منانا ایک الگ محاذ تھا۔

جبکہ دوسری طرف یقیناً حوریہ بھی روٹھ کر بیٹھی ہو گی کیوں کہ دادا سائیں سے ایسے خبر مل چکی تھی کہ وہ اکیلی بہرام کے سکول گئی ہے۔

کردم تو آتے ہی فریش ہونے چلا گیا جب کہ وہ تھوڑی دیر بہرام کو منا کر اس کے ساتھ کھیلنے کے بعد اب اپنے کمرے کی طرف آیا تھا

میرا سوہنا ماہی میرے دل کا قرار تمہیں پتہ ہے میں نے تمہیں کتنا مس کیا وہ اس کی ناراضگی کی پرواہ کئے بغیر اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگا چکا تھا

بلکل نہیں کیا آپ مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں اب خبر دار جو مجھے ہاتھ لگایا۔ایسے کون سے ضروری کام آنکلے تھے جو مجھے آپ نے اکیلے بہرام کے سکول بھیجا۔آپ کو پتہ ہے ٹیچر نے کیا کہا ہے۔کہ بہرام صاحب پڑھائی سے زیادہ لڑائی کرتے ہیں اور اگر یہی سب کچھ چلتا رہا تو وہ اسے سکول سے نکال دیں گے ابھی صرف پانچ سال کا ہے وہ اور اپنی پینسل

اس نے اپنی کلاس کے دوسرے بچے کے ہاتھ میں بری طرح چھبو ہے بیچارے بچے کے ہاتھ دیکھ کر مجھے تو رونا آنے لگا تھا لیکن آپ کے سفاک بیٹے کو ذرا رونا نہیں آیا ہو گا آپ کے لاڈ نے کیا حال کر دیا اس معصوم کا۔

بچے کے والدین سے اتنی مشکل سے معذرت کر کے آئی ہوں میں کہ آئندہ وہ یہ سب کچھ نہیں کرے گا اور آپ ہیں کہ آپ کے سیر سپارٹے ختم نہیں ہوتے۔وہ غصے سے بھری پڑی تھی آتے ہی شروع ہو گئی

ایک بات سمجھ لو حور یہ میرا بیٹا کبھی خود سے لڑائی شروع نہیں کرتا اور اگر اتنی بڑی بات ہو گئی تھی تو مجھے واقعی وہاں ہونا چاہیے تھا ضرور اس بچے نے ہی پہلے کوئی شرارت کی ہو گی۔

ورنہ بہرام کو ہم بھی جانتے ہیں وہ کبھی خود سے یہ سب کچھ نہیں کرے گا مقدم معاملے کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے بولا

مقدم سائیں مجھے نہیں پتا غلطی کس کی ہے کس کی نہیں مجھے بس یہ پتا ہے کہ بہرام کی وجہ سے اس بچارے کے ہاتھ میں بہت برا زخم ہو چکا تھا وہ بچہ بالکل معصوم سا چھوٹا سا بچہ تھا ہمارے بہرام جتنا یہ سب کچھ نہ آپ لوگوں کے لاڈ کی وجہ سے ہو رہا ہے۔

اگر مقدم شاہ کا بیٹا ہے تو یہ کرے گا دادا سائیں کا پوتا ہے تو وہ کرے گا سرپنچ کا بھتیجا ہے تو جو چاہے کرے گا یہ سب کچھ نہیں چلے گا مقدم سائیں ہمیں بہرام کو مقدم سائیں کا بیٹا بنا کر نہیں بلکہ مقدم شاہ کا بیٹا بنا کر پالنا ہے ہمیں اسے گاؤں کے سرپنچ کا بتیجہ نہیں بلکہ کردم شاہ کا بھتیجہ بنانا ہے۔ہمیں بہرام کے ذہن سے یہ پوزیشن یہ طاقت کا زور نکالنا ہو گا ابھی صرف پانچ سال کا ہے۔اور اسے پتہ چل چکا ہے کہ اس کی کوئی بات کبھی بھی ٹالی نہیں جائے گی

ہم صرف اسے بھگا رہے ہیں مقدم سائیں آج وہ کسی کے ہاتھ میں زخم کر کے آیا ہے کل جانے کیا کرے گا۔ پلیز سمجھنے کی کوشش کریں اسے یہ لاڈ یہ حکم دینے کی عادت خراب رہی ہے حوریہ۔ اسے سمجھاتے ہوئے بول رہی تھی وہ کچھ غلط نہیں کہہ رہی تھی اس کی بات بلکل درست تھی۔

بہرام ابھی بچہ تھا ابھی اسے سنبھالا جا سکتا تھا اس سے پہلے کہ سب چیزوں کی عادت پڑ جائے اسے اسے سنبھالنا تھا۔ اور سب سے پہلے دادا سائیں کے بے جا لاڈ کو کنٹرول کرنا تھا۔

وہ سب واقعہ ہی اسے اتنی زیادہ چھوٹ دے کر غلطی کر رہے تھے وہ خود ایک بچہ تھا ان سب چیزوں کو نہیں سمجھ سکتا تھا۔ لیکن حویلی کے باقی لوگ بچے نہیں تھے۔ اس کے مقابلے میں جنید کے تینوں بچے بہت بہتر تھے۔

تائشہ بھی انہی میں سے ایک تھی لیکن وہ اپنے بچوں کی پرورش بالکل ٹھیک طریقے سے کر رہی تھی۔ اور حوریہ نے بھی اب فیصلہ کر لیا تھا وہ بہرام کو فضول لاڈ لے پیار نہیں دے گی۔

ایسا نہیں تھا کہ بچوں سے پیار نہیں کرنا چاہیے یا ان کی خواہشات کو پورا نہیں کرنا چاہیے۔ لیکن سب کچھ ایک حد تک کرنا چاہیے۔ آپ کا طریقہ اسے اس بات کا احساس دلائے کہ وہ ان کے لئے خاص ہے لیکن اس کا یہ ہر گز مطلب نہیں کہ باقی لوگ عام ہیں۔

بہرام کی ہر غلطی کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے ہی آج نوبت یہاں تک پہنچی تھی۔ کہ وہ اپنی کلاس کے بچے کو زخمی کر آیا۔ لیکن اب اور نہیں۔

حوریہ مقدم کے لیے کپڑے نکال رہی تھی جب اس کی نظر مقدم کے بازو پر پڑی

مقدم سائیں یہ آپ کے بازو پے کیا ہوا ہے سفید شرٹ پر سرخ خون کا نشان صاف نظر آرہا تھا۔ گڑیا گھبرا کر اس کے پاس آئی

کچھ نہیں بس ذرا سی چوٹ لگی تھی تم نکالو کپڑے ٹھیک ہوں میں وہ سرسری انداز میں کہتا کپڑے اٹھا کر چلا گیا۔ اور اب اس کا سے جلدی نکلنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ حوریہ

کی نظر اس پر پڑی چکی ہے یقین اب وہ نہیں چھوڑنے والی تھی۔

اگر اسے پتہ چل گیا تو کوئی بات نہیں تھوڑی دیر غصہ کرے گی پھر مان جائے گی وہ اپنے دل کے قرار کو اچھے سے جانتا تھا

---

تین سال بعد

کردم کے گھر بیٹی کی پیدائش ہوئی جس پر صرف شاہ حویلی کے لوگ ہی نہیں بلکہ پورا گاؤں بے حد خوش تھا کردم کی طرح کردم کی بیٹی بھی پورے گاؤں کو عزیز تھی۔ پورے گاؤں میں خوشیوں کا سماں تھا۔ کردم کی بیٹی کو جس طرح سے گاؤں میں ویلکم کیا گیا یہ تاریخ میں لکھے جانے کے قابل تھا شاید ہی آج تک کسی بیٹی کی پیدائش پر اتنی خوشیاں منائی گئی ہوں گی۔ کردم جیسے ہی اپنی معصوم سی چند گھنٹوں کی بیٹی کو لے کر گاؤں میں داخل ہوا سب لوگ آگے بڑھتے ہوئے اسے پیار کرنے لگے کردم نے کسی کو بھی نہ روکا تھا اور نہ ہی رضوانہ پھوپو سائیں اور نازیہ چاچا سائیں کی کوئی بات مانی تھی اس نے کہا تھا کہ اس کے بچوں پر گاؤں والوں کا پورا حق ہے۔

رضوانہ پھوپو سائیں نے بہت سمجھانے کی کوشش کی کہ اس طرح سے بچی کو سب کے سامنے لانا سہی بات نہیں ہے لیکن وہ کہاں کسی کی سنتا تھا اس نے کہہ دیا کہ گاؤں والوں کے پیار کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ یہ گاؤں والے کوئی غیر نہیں بلکہ ان کے اپنے ہیں۔ اس کی گاؤں والوں کے لئے محبت دیکھ کر دادا سائیں کو اپنا فیصلہ بھی بالکل ٹھیک لگتا تھا آج تک پچھلے نو سالوں سے انہیں کردم کے رویے میں کوئی تبدیلی نظر نہیں آئی تھی کردم کی گاؤں والوں کے لئے محبت آج بھی پہلے دن کی طرح برقرار تھی۔ جسے لے کر دادا سائیں بہت فخر محسوس کرتے تھے کردم کی غیر حاضری میں مقدم بھی پوری طرح گاؤں کا ہی ہو کر رہ جاتا لیکن وہ ہمیشہ کہتا کہ یہ کام کردم سائیں کو سوٹ کرتا ہے بہتر ہے وہی کرے وہ بس فیکٹری سنبھالے گا اور کبھی کبھار اس کی مدد کر دے گا اس سے زیادہ اس سے بالکل بھی امید نہ رکھی جائے

مقدم کا کہنا تھا کہ گاؤں والے اس کے لیے بھی بہت اہمیت رکھتے ہیں لیکن اپنی ذات کو اگنور کر کے صرف انہی کے بارے میں سوچنا صرف انہی کا ہی ہو کر رہ جانا مقدم کے بس میں نہ تھا جس بات کا اظہار وہ صاف لفظوں میں دادا سائیں کے سامنے کر چکا تھا۔

اور جنید تو ہمیشہ سے کردم کے ہم قدم تھا وہ جو کرتا جیسا کرتا جنید ہر قدم پر اس کے ساتھ تھا۔

دھڑکن کو حویلی پہنچے ایک گھنٹے سے اوپر کا وقت ہو چکا تھا۔ جبکہ گاؤں والے شادی کے نو سال بعد کردم کے گھر اولاد ہونے کی خوشی منا رہے تھے وہ تو بس اپنی بیٹی کا انتظار کر رہی تھی کہ آخر کب اسے اپنی بیٹی کا دیدار نصیب ہو گا۔

جب بہرام بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا

چاچی بے بی کا نام میں رکھوں گا۔وہ شاید پہلے بکنگ کروانا چاہتا تھا جب کہ اس کے پیچھے ہی زمل شازم اور جازم بھاگتے ہوئے آئے۔

ٹھیک ہے میرے شہزادے جیسے تمہاری مرضی وہ اس کے دونوں گال چومتے ہوئے محبت سے بولی۔

جبکہ اس کے حامی بھرنے پر شازم جازم اور زمل کا منہ بن گیا۔

بہرام لالہ آپ کیا نام رکھو گے پہلا سوال جازم کی طرف سے آیا۔شازم اور جازم سب کے سامنے اسے لالہ کہہ کر ادب سے بلاتے تھے جبکہ اکیلے میں اس طرح کا کوئی رول نہیں تھا

میں نے اس کا نام سوچا ہے "دل" بہرام نے فورا بتایا

جس پر زمل نے ہنستے ہوئے کہا یہ بھی بھلا کوئی نام ہوا

اگر "دھڑکن" نام ہو سکتا ہے تو "دل" کیوں نہیں بہرام کے پاس ہر سوال کا جواب تھا جس پر دھڑکن خوش ہوتے ہوئے ہاں ہاں کر رہی تھی۔

اور پھر باہر تھوڑی ہی دیر میں شور اٹھا کے بچے کو گھر لے آیا جا چکا ہے دھڑکن نے فورا شکر پڑھا۔آخر اب وہ بھی اپنی بیٹی کو دیکھے گی۔

سارے بچے بھی دوڑ لگاتے باہر چلے گئے۔وہ تو پورے نو ماہ بیٹا بیٹا ہی کرتی رہی تھی اور اب جب اسے پتہ چلا کہ اس کے ہاں بیٹی ہوئی ہے اسے اتنی خوشی ہو رہی تھی کہ وہ بیان ہی نہیں کر پا رہی تھی اگر بیٹا ہوتا تو شاید اسے اتنی خوشی نہیں ہوتی۔کیونکہ وہ اس کی سوچ ہوتا۔لیکن بیٹی ہونے کی وجہ سے وہ سرپرائز ہو گئی تھی

وہ سوچ رہی تھی کہ آج تک اس نے کردم کی کوئی بات نہیں مانی اور پھر یہاں وہ کردم کی بات کیسے مان گئی۔

کردم کا کہنا تھا بے شک تم بیٹا بیٹا کرتی رہو لیکن مجھے پہلے بیٹی ہی چاہیے میں چاہتا ہوں میرے گھر اللہ کی رحمت پہلے آئے۔اور پھر وہی ہوا۔

کردم کتنا خوش ہو گا وہ اندازہ لگا سکتی تھی لیکن ابھی تک اس کی کردم سے ملاقات نہیں ہوئی تھی۔

اسپتال سے بھی وہ الگ الگ گاڑی میں واپس آئے تھے اور اسے گاؤں پہنچتے ہی حویلی بھیج دیا گیا جبکہ کردم بچی کو لے کر گاؤں چلا گیا۔

وہ تو ابھی سے ہی اسے "دل" کہہ کر پکارنے لگی تھی کیونکہ اس کا شہزادہ اس کا نام رکھ چکا تھا۔اور دھڑکن اپنے وعدے کے مطابق اب اس کا نام "دل" ہی رکھنے والی تھی۔کیونکہ اس کے شہزادے نے پہلی بار اس کے سامنے کوئی فرمائش کی تھی۔

کردم بچی کو کمرے میں لے کے آیا تو وہ بالکل سیدھی ہو کر بیٹھ گئی جبکہ وہ اسے اس کی گود میں رکھنے کے بجائے خود بیڈ پر بیٹھ کر اسے اپنے گود میں رکھ چکا تھا

تمہیں اسے اٹھانا نہیں آتا دھڑکن تم گرا دو گی اسے یہی میرے پاس ہی رہنے دو کردم بار بار اس کا چہرہ چومتا دھڑکن کو سمجھاتے ہوئے بولا جس پر دھڑکن اسے گھور کر رہ گی۔

کردم سائیں میں نے پیدا کیا ہے اس نے یاد دلانا چاہا

ہاں دھڑکن لیکن تمہیں بچے پالنا نہیں آتا تمہیں یہ بات سمجھ لینی چاہیے

کر دم سائیں خدا کے لئے بس کر دیں اب بچی نہیں 27 سال کی ہو چکی ہوں میں لائیں دیں مجھے میں آپ کو سکھاتی ہوں کہ اسے کس طرح سے سنبھالا جاتا ہے۔

وہ اس سے بالکل صحیح طریقے سے اٹھاتی آہستہ سے اپنی گود میں رکھنے لگی جس پر کر دم مسکرایا

بس یہی چیک کر رہا تھا میں تمہیں اسے اٹھانا بھی آتا ہے یا نہیں اب میں بے فکر ہو کر شام کی دعوت کا انتظام کرنے جا رہا ہوں۔ وہ مسکراتے ہوئے اس کا ماتھا چومتا اپنی بیٹی کے ننھے ہاتھوں کو لبوں سے چھوتا اٹھ کر اس کے قریب سے باہر چلا گیا

جبکہ دھڑکن یہ سوچ رہی تھی کہ کیسا آدمی ہے یہ اسے اپنی بیوی پر یقین نہیں ہے۔

دل کے بابا سائیں بہت گندے ہیں۔ وہ دل کا ننھا سا چہرہ دیکھتے ہوئے بولی اور اگلے ہی لمحے دل کا منہ بن چکا تھا جیسے وہ اس کی ہر بات سمجھتی ہو۔

اچھا سوری بیٹا تمہارے بابا سائیں بہت اچھے ہیں بس غلطی سے میرے منہ سے نکل گیا وہ اسے تھکتی بوکھلائے ہوئے لہجے میں بولی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

دیکھو تم سب میں سے کوئی بھی دل کو ٹچ مت کرنا وہ چھوٹی بے بی ہے نا اس طرح سے ٹچ کرنے سے چھوٹے بھی گندے ہو جاتے ہیں بہرام نے سمجھاتے ہوئے کہا

کوئی گندے نہیں ہوتے جھوٹ بول رہے ہو تم جب شازم اور جازم چھوٹے تھے میں انہیں ڈیلی ٹچ کرتی تھی یہ دونوں گندے نہیں ہوتے تھے اور دل بھی گندی نہیں ہو گی زمل نے فوراً اس کی بات کی نفی کی۔

جس پر جازم اور شازم نے بھی زمل کی ہاں میں ہاں ملائی

شٹ اپ میں کیا تمہارے بھائیوں کو ٹچ کرتا ہوں نہیں نہ تو خبردار جو تم میں سے کسی نے بھی میری دل کو ٹچ کیا وہ صرف میری ہے بس صرف میرے ساتھ کھیلے گی سمجھے تم لوگ جاؤ اپنے اپنے گھر زمل کی بات نے اسے اچھا خاصا غصہ چڑھا دیا تھا

یہ تمہارا گھر نہیں ہے میری نانو سائیں کا ہے اور میں یہاں روز آؤں گی اور دل ہماری بھی کزن ہے ہم سب اس کے ساتھ کھیلیں گے اور اگر تم نے ہمیں روکا تو ہم مقدم ماموں سائیں سے تمہاری شکایت کریں گے پھر وہ جب تمہیں پھینٹی لگائیں گے خود سیدھے ہو جاؤ گے زمل بنا خوف کے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولی۔

جب بہرام غصے سے آنکھیں دکھاتا ہوا دھڑکن کے کمرے میں آیا اور کمرے کو اندر سے لاک کر رکھ دیا

تائی امی سائیں جب تک یہ لوگ یہاں سے چلے نہیں جاتے تب تک ہم دروازہ نہیں کھولیں گے دل صرف میری ہے اس کے ساتھ صرف میں کھیلوں گا وہ ضدی انداز میں کہتا دل کے پاس آ بیٹھا۔

وہ ناخود دروازہ کھول رہا تھا اور نہ ہی دھڑکن کو کھولنے دے رہا تھا۔

اگر آپ نے دروازہ کھولا تو میں آپ سے کبھی بات نہیں کروں گا اسے بیڈ سے اٹھتے دیکھ کر وہ فورا بولا ایسا پہلے بھی ہو چکا تھا کچھ ماہ پہلے بھی وہ کسی بات پر اس سے خفا ہو گیا تھا

جس کے بعد اس نے پورے ایک ماہ تک دھڑکن سے بات نہیں کی تھی دھڑکن مجبور ہو کر واپس آ بیٹھی اور پھر یہ دروازہ تب ہی کھلا جب بچے اپنے گھر چلے گئے

اور پھر اس ضد کے ساتھ بہرام کی ضد بڑھتی چلی گئی وہ ناتو دل کو کسی کو دینے کو تیار تھا۔ اور نہ ہی وہ اسے کسی کے ساتھ کھیلنے دیتا

اگر زمل لوگ آتے اور اس کے ساتھ کھیلنے کی فرمائش کرتے تو اس کی شرط ہوتی کہ دل کو صرف بہرام ہی اٹھا سکتا ہے ورنہ وہ اپنی دل کے ساتھ کسی کو کھیلنے نہیں دے گا اور سب سے خاص بات اس کے علاوہ اسے کوئی ٹچ نہیں کرے گا۔

اور پھر ان کا کھیل بہرام کی شرطوں کے مطابق ہی چلتا شروع شروع میں بہرام کا ضدی انداز اور دل کے لیے اس کی اٹیچمنٹ کو کسی نے بھی نوٹ نہ کیا

لیکن پھر آہستہ آہستہ سب ہی اس بات کو محسوس کرنے لگے کہ بہرام دل کے بہت قریب ہوتا جارہا ہے۔

یہ بات کسی کو بھی بری نہ لگی سب کا یہی کہنا تھا کہ بہرام اب تک اکیلا تھا اسی لئے دل کے ساتھ اس کی اٹیچمنٹ بہت زیادہ ہے۔

بلکہ اب تو سب خوش رہنے لگے تھے کیونکہ بہرام کسی کو بھی زیادہ تنگ نہیں کرتا تھا ہر وقت دل کے ساتھ ہی لگا رہتا وہ دودھ پیتی تو اس کا فیڈر پکڑ کر بیٹھا رہتا وہ روتی تو اس کا پلہ ہلاتا رہتا۔ صبح سے لے کر شام تک وہ دل کے ساتھ ہی رہتا تھا اگر بیچ میں سکول نہیں ہوتا تو شاید وہ وقت بھی وہ اسی کے ساتھ گزارتا تھا۔

اسکول سے آتے ہی اسی کے پاس بیٹھ کر اپنے اسکول کی ساری باتیں سے بتاتا رہتا وہ بھی بہت غور سے اس کی ایک ایک بات سنتی تھی جیسے اس کی ساری باتیں سمجھ رہی ہو

اس کے پاس ہوتی بھی نہیں تھی بہرام کو اسے سنبھالنا بہت اچھے سے آ گیا تھا۔ جس کی وجہ سے دھڑکن کو کافی آسانی ہو گئی تھی۔ دھڑکن اسے بہرام کے پاس بٹھا کر سارا دن جو مرضی کرتی رہے بس فیڈر بنا کر بہرام کے حوالے کر دیتی باقی وہ جانے اور دل۔

اب دادو سائیں کے ساتھ لڈو میں چاروں پلیئرز ہو چکے تھے دھڑکن اور دادو سائیں ایک ٹیم میں جب کہ بہرام اور دل ایک ٹیم میں ہوتے تھے۔

اور بہرام ہی اس کا ننھا سا ہاتھ تھام کر اس کی باری پر رن لگاتا۔ جبکہ دل اپنی گوٹ اٹھا کر منہ میں لے لیتی۔ اور پھر بہرام اسے سکھاتا۔ کہ یہ کھیلنے کی چیز ہے کھانے کی نہیں۔

جبکہ اس کے بڑے بزورگوں والے سمجھانے کا انداز دیکھ کر دادا سائیں خوش ہوتے رہتے۔

اب تو وہ بہرام کے ساتھ بیٹھ کر کارٹون بھی دیکھتی تھی۔ جس میں پیکاچو اس کا فیورٹ کارٹون تھا۔ پیکاچو مشکل ہونے کی وجہ سے اسے صرف چو آتا تھا۔ جسے گھر کا اور کوئی فرد سمجھے یا نہ سمجھے لیکن بہرام اچھے سے سمجھتا تھا کہ وہ پیکاچو کارٹون دیکھنا چاہتی ہے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

مقدم سائیں مجھے بہرام کی دل کے لیے اٹیچمنٹ دیکھ کر عجیب سے ڈر لگتا ہے۔ آپ کو پتہ ہے وہ کسی کے ساتھ بات تک نہیں کرنے دیتا اسے۔ اب کچھ دن پہلے گاؤں کی کچھ عورتیں آئی وہیں تھیں اور وہ ان کے بچے دل کے کھلونوں کے ساتھ کھیلنے لگے۔

بہرام نے وہ کھلونے بری طرح سے توڑ دیے اور تو اور اس بچے پر اتنا چلایا کہ آپ اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔۔

میں تو گاؤں کی عورتوں کے سامنے شرمندہ ہو کر رہ گئی

تائشہ دیدہ کے بچے آتے ہیں دل کو ان کے ساتھ کھیلنے تک نہیں دیتا دل کی بات الگ ہے دل کی چیزوں کو بھی کسی کو ہاتھ نہیں لگانے دیتا۔

ناناسائیں کہتے ہیں کہ دل کے اور بہرام کے معاملے میں مت پڑو۔ لیکن یہ سب کچھ مجھے ڈر میں مبتلا کر رہا ہے مقدم سائیں۔ اس طرح سے بہرام کی نہیں بلکہ دل کے لئے مشکل ہو رہی ہے۔ پتا نہیں مجھے کیوں لگ رہا ہے کہ اس سب کی وجہ سے کل دل کو مسئلہ ہو سکتا ہے۔ حوریہ نے اس کے سامنے اپنا ڈر بیان کیا۔

حوریہ تم کیسی بچوں جیسی باتیں کر رہی ہو اس سے دل کو کیا مسئلہ ہو گا بھلا اور جہاں تک اٹیچمنٹ کی بات ہے تو وہ بہرام اکیلا تھا جب سے دل پیدا ہوئی ہے وہ اکیلا نہیں رہا بلکہ اس کا بھی کوئی ہو گیا ہے جس کے ساتھ ہو جب چاہے کھیل سکتا ہے جب چاہے بات کر سکتا ہے تم نے دیکھا وہ اپنی سٹوری بک کس طرح سے دل کے سامنے سناتا ہے یہ تو اچھی بات ہے نا کہ بہرام بھی اب اکیلا نہیں رہا تم بیکار میں ان باتوں کو لے کر ٹینشن لے رہی ہو کچھ نہیں ہو گا سب کچھ بالکل ٹھیک ہے بلکہ تمہیں تو خوش ہونا چاہیے کہ وہ اب تمہیں بالکل تنگ نہیں کرتا اور نہ ہی سکول میں کسی سے لڑتا ہے سکول جاتا ہے تو اسے واپسی کی جلدی پڑی رہتی ہے کہ کب وہ واپس آئے اور دل کو اپنی باتیں بتائیں۔ مقدم نے ہنستے ہوئے کہا

نہیں مقدم سائیں آپ میری بات کو نہیں سمجھ رہے بہرام دل کو لے کر بہت زیادہ پوزسسو ہوتا جا رہا ہے آپ اس کو دیکھیے اس کو سمجھنے کی کوشش کریں میں کچھ اور محسوس کر رہی ہوں مجھے یہ سب کچھ عجیب لگ رہا ہے ایسا نہیں ہونا چاہیے حوریہ نے پریشانی سے کہا تو مقدم بھی سیریس ہو گیا

مقدم سائیں میں یہ نہیں کہہ رہی کہ دل ہماری بیٹی نہیں ہے لیکن وہ بہرام کی سگی بہن نہیں ہے اسی لئے بہرام کا اس کے ساتھ اتنا ٹچی ہونا بہتر نہیں۔ پلیز مجھے غلط مت سمجھیے گا میرا کوئی غلط مطلب نہیں ہے میں دل کو اپنی سگی بیٹی کی طرح چاہتی ہوں۔ لیکن میں نہیں چاہتی کہ اس سب کی وجہ سے کل کو دل کو کوئی مسئلہ ہو آپ سمجھ نہیں پا رہے بہرام اسے اپنا پابند کرنا چاہتا ہے۔

وہ چاہتا ہے جو کچھ وہ کہے دل وہی کرے وہ کسی سے بات نہ کرے کسی سے نہ کھیلیں اس کی چیزوں کو بہرام کے علاوہ کوئی ہاتھ نہ لگائے آپ میری بات سمجھ رہے ہیں نہ۔ حوریہ بہت زیادہ پریشان لگ رہی تھی۔ جبکہ اس کی پریشانی کی وجہ سے مقدم بھی سوچنے پر مجبور ہو گیا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

حوریہ کے کہنے کے بعد مقدم بھی اسے نوٹ کرنے لگا تھا اور اب اسے حوریہ کی باتیں بالکل ٹھیک لگ رہی تھی وہ واقع ہے دل کے لیے بہت زیادہ ٹچی ہوتا جا رہا تھا اور دل بھی ہر وقت اسی کے ساتھ رہنا چاہتی تھی۔

اگر یہ سب کچھ بہرام اکیلے پن کی وجہ سے کر رہا تھا پھر تو ٹھیک تھا۔ لیکن اگر بہرام دل کو اپنا پابند کرنا چاہتا ہے تو یہ صحیح نہیں تھا اس سے آگے ان دونوں کو مسئلہ ہو سکتا تھا

بہرام اور دل اسے ایک جتنے عزیز تھے۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ بہرام اس پر بے جا حکم چلائے یا اس سے اپنی ہر بات ماننے پر مجبور کرے۔

اس اس لیے اس نے بہرام کی توجہ دل سے ہٹانے کے لئے ایک فیصلہ کیا تھا۔ وہ دونوں ہمیشہ سے یہ سوچتے تھے کہ اگر وہ دوسرے بچے کے بارے میں سوچیں گے تو بہرام سے ان کی توجہ ہٹ جائے گی۔

لیکن اب ایسا نہیں تھا بہرام دس سال کا ہونے والا تھا ایسے میں دل کو ہر وقت اپنے ساتھ رکھنا اسے کسی سے بات نہ کرنے دینا انہیں دوسرے بچے کے بارے میں سوچنے پر مجبور کر رہا تھا۔

اس کو اپنے بیٹے کی ضد کی وجہ سے دل کی آزادی ختم نہیں کر سکتے تھے۔ اسی لیے وہ چاہتے تھے کہ اب بہرام دل کے ساتھ کم وقت گزارے۔ اس کے ساتھ زیادہ اٹیچ نہ ہو۔ اور نہ ہی اس پر حکم چلائے بلکہ اسے سپیس دے تاکہ دل بھی اپنی مرضی چلا سکے۔ ورنہ جس طرح سے بہرام اس کی ہر بات میں انٹر فیر کر رہا تھا وہ آگے جا کر ایک بہت بڑا مسئلہ بن سکتا تھا۔

اور مقدم ایسا ہر گز نہیں چاہتا تھا۔

---

حوریہ نے ایک بہت ہی کمزور بچی کو جنم دیا ڈاکٹر کے متعلق اس کا بچنا ناممکنات میں سے تھا۔ جبکہ وہ پیدا ہوتے ہی مقدم کی جان بن چکی تھی۔ اس کی پیدائش سے لے کر تقریبا تین ماہ تک وہ لوگ شہر میں ہی رہے کیوں کہ اسے تقریباً روز ہی ڈاکٹر کے پاس لے کے آنا پڑتا تھا۔ اور پھر جب جانو سائیں صحتیاب ہو کر گھر واپس آئے تو وہ سب کے لیے ہی بہت خاص ہو چکی تھی

جانو سائیں کی پیدائش سے بہرام پر تو کوئی فرق نہیں پڑا تھا ہاں لیکن مقدم کافی سدھر گیا تھا گھر آتے ہی اس کی ساری تھکن اتر جاتی ہے کیوں کہ اس کی بیٹی اس کے انتظار میں ہوتی تھی

جو بولنے کے قابل ہونا ہو لیکن باپ کی آواز پہچان لیتی تھی اور جب تک وہ اسے اٹھا نہ لے تب تک وہ اپنا منہ بند نہیں کرتی تھی۔

گھر کی ہیڈ مطلب کے دل نے اس کا نام جانو سائیں رکھا تھا جس کے بعد ایک آدھ نام مقدم نے بھی اپنا اور حوریہ کا نام ملا کے رکھ دیا تھا لیکن گھر میں اس نام کو کوئی اہمیت حاصل نہ تھی کیونکہ چھوٹے بڑے سب لوگ ہی اسے جانو سائیں کہہ کر پکارتے تھے

خاص کر دادا سائیں کو تو جیسے کوئی گڑیا مل گئی تھی پیار تو انہیں دل سے بھی بہت تھا لیکن جانو سائیں کے لئے ان کا پیار الگ ہی لیول کا تھا۔

اور مقدم کے پیار کی کوئی انتہا ہی نہ تھی ایک بار حوریہ نے غلطی سے کہہ دیا بالکل چڑیا جیسی ہے بالکل چھوٹی سی جس پر مقدم نے اچھا خاصہ برا منا لیا

آخر اس کے بیٹی کو چڑیا کہنے کی ہمت کیسے ہوئی۔ پھر حوریہ نے بھی اگلے پچھلے حساب چکاتے ہوئے کہہ دیا کہ آپ نے میرے ایک دن کے بیٹے کو نمونہ کہہ کر پکارتے تھے۔

وہ تو اب بھی نمونہ ہے مقدم نے لیتے ہوئے بات ہی ختم کرنی چاہیے اس سے پہلے کے حوریہ اس کی بات کا مطلب سمجھتی وہ اپنی لاڈلی کو اٹھا کر باہر کی طرف دوڑ لگا چکا تھا ان دونوں کی تو ٹیم ہی بن گئی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○

مقدم نے فیصلہ کیا تھا کہ میٹرک کلیئر ہوتے ہی بہرام کو لندن بھیج دے گا جس پر حوریہ اس سے بہت زیادہ ناراض ہو رہی تھی وہ کیسے اپنے اتنے سے بچے کو اتنے دور بھیج سکتا ہے

لیکن پھر بہرام نے خود ہی سمجھایا کہ اب وہ اتنا سا نہیں ہے اپنے آپ سنبھال سکتا ہے لیکن اس کی شرط یہ ہے کہ دل کو بھی اس کے ساتھ بھیجا جائے۔

اور یہ شرط ماننے کے لیے گھر میں کوئی بھی تیار نہ تھا

لیکن پھر چلانی تو مقدم اپنی ہی تھی بہرام کی کوئی بات نہ مانتے ہوئے وہ اس کے میٹرک رزلٹ کا انتظار کرنے لگا اور وہ اس پر پہلے ہی یہ بات بالکل کلیئر کر چکا تھا کہ وہ اسے لندن بھیجنے والا ہے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

دل کی پانچویں سالگرہ آنے والی تھی اور گھر میں سب لوگ انجان بنے ہوئے تھے اور یہ بات بہرام سے برداشت نہیں ہو رہی تھی اس نے بابا سائیں تایا سائیں سب کے سامنے جا کر یاد دلایا کہ دل کی سالگرہ آنے والی ہے

جس پر سب کا یہی کہنا تھا آنے والی ہے ابھی آئی تو نہیں ہے۔ اور ویسے بھی دل کو اپنی سالگرہ یاد بھی نہیں تھی اور بہرام نے یہاں پریشان کر رکھا تھا

اور پھر سالگرہ کا دن بھی آ گیا حویلی میں بچوں کی پارٹی کا مکمل ماحول بنایا گیا لیکن برتھڈے گرل ہی غائب تھی۔

کر دم پریشانی سے ہر جگہ اپنی بیٹی کو ڈھونڈنے لگا جیند تو گاؤں کا ایک ایک گھر دیکھ آیا تھا نہ بہرام کی کوئی خبر نہ تھی اور پھر جب وہ پریشانی سے گھر واپس لوٹے تو حوریہ کو رات کو تقریباً 10:00 بجے یاد آیا کہ بہرام نے اس سے کیک بنوایا تھا

اور اس بات پر سب لوگ حویلی کی چھت کی طرف بھاگ گئے تھے۔ جہاں کا ماحول دیکھ کر سارے ہی حیران تھے

غبارا اور لائٹنگ کہ علاوہ کھانے پینے کا انتظام بھی باکمال کیا گیا تھا۔ دل اپنے بڑے سے ٹیڈی کو باہوں میں بڑے مزہ سے سو رہی تھی۔

کردم کی جان میں جان آئی بہرام اب آہستہ آہستہ لائٹنگ اتر ارہا تھا۔پورے گاؤں کو پریشان کر کے یہ کتنے مزے سے یہاں اس کی سالگرہ منا رہا تھا۔

بہرام یہ سب کچھ کیا ہے ہم نے کہا تھا نہ ہم اس کی سالگرہ کریں گے تو اس طرح سے کرنے کا کیا مطلب تھا اس کی اس حرکت میں سب کو ہی غصہ دلا دیا تھا

بابا سائیں میں نے آپ سب کے پاس سب کے جا کر بتایا تھا کہ دل کی سالگرہ آ رہی ہے لیکن کوئی بھی اس پہ نہیں ریسپونس دے رہا تھا اسی لئے میں نے سوچا کہ شاید آپ لوگ اس کی سالگرہ سیلیبریٹ ہی نہیں کرنا چاہتے تو میں نے خود یہ سب کچھ کر لیا۔

اب دل خوش ہے میں نے اس کی سالگرہ بہت اچھے سے منائی ہے وہ خوشی خوشی بتا رہا تھا۔

جنید جا کر اعلان کر دو کہ سرپنچ کی بیٹی گھر سے ہی مل گئی ہے۔فادا سائیں نے جنید سے کہا تو وہ ہاں میں سر ہلاتا وہاں سے چلا گیا جب کہ کردم اپنی بیٹی کو ٹیڈی بیئر سے اٹھاتا خاموشی سے نیچے چلا آیا۔

دھڑکن بھی اس کے پیچھے ہی نیچے جا چکی تھی حوریہ جانو کے رونے کا سوچتے ہوئے چلی گئی اور دادا سائیں خاموشی سے پلٹ گئے جب مقدم نے اسے نیچے چلنے کا اشارہ کیا وہ ان سب کی اداس چہرے دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا

بابا سائیں کیا تایا سائیں مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں۔وہ پریشانی سے مقدم سے پوچھنے لگا

بہرام تمہیں پتا ہے تم کیا کر رہے ہو تم دل کو اس کے والدین سے دور کر رہے ہو چھوٹے بچے نہیں ہو ہر بات کو سمجھتے ہو۔پتہ ہے کردم سائیں صبح سے دل کی سال گرہ کی تیاریوں میں لگا ہوا تھا۔سال میں بس ایک ہی دن ہوتا ہے جب وہ

گاؤں والوں کو چھوڑ کر اپنے گھر والوں کے بارے میں سوچتا ہے۔جب سارا دن وہ اپنی بیٹی کے ساتھ گزارتا ہے اور تم نے اس کے وہی دن چین لیا تمہیں پتا ہے ہم صبح سے ہر جگہ دل کو ڈھونڈ رہے تھے۔

اور دل کو تم چھپا کر یہاں چھت پر لے آئے۔

کیونکہ تمہیں پتہ ہے اس طرف کوئی نہیں آتا۔اور اگر یہ سب کچھ کرنے کی والے تھے تو ہمیں بتا دیتے جانتے بھی ہو گاؤں والوں کے سامنے کتنی شرمندگی ہوئی ہے۔

میں تایا سائیں کو سوری بول دوں گا کافی دیر کے بعد اس کے منہ سے یہ الفاظ نکلے

تمہارے سوری بولنے سے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا سب کچھ ویسا ہی رہے گا تمیں یہی سب کچھ کرتے رہو گے اسی لیے میں تمہیں یہاں سے دور بھیجنے کا فیصلہ کر چکا ہوں۔

تمہارا رزلٹ آتے ہی میں تمہیں یہاں سے ہمیشہ کے لئے لندن بھیج دوں گا۔اور پھر تم واپس آؤ گے جب سدھر جاؤ گے مقدم اس سے کہتا نیچے چلا گیا۔

جب کہ پیچھے سے وہ اونچی آواز میں کہہ رہا تھا کہ وہ دل کے بغیر کہیں نہیں جائے گا۔جس کا اثر لئے بغیر وہ اپنے کمرے کی طرف آ گیا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

آپ جگا کر اسے سالگرہ وش کر دیں کر دم سائیں کب تک اسے دیکھتے رہیں گے۔وہ کب سے اس کے سوئے ہوئے وجود پر نظریں باندھے اسے دیکھ رہا تھا دھڑکن اس کے قریب آ بیٹھی

اس کا چوتھا مہینہ چل رہا تھا ڈاکٹر نے اسے احتیاط سے رہنے کے لئے کہا تھا کردم کا سارا وقت گاؤں میں ہی گزرتا تھا لیکن اس کے باوجود بھی وہ دھڑکن کو خاص وقت دینے کی کوشش کرتا

آج صبح سے ہی وہ گھر پر اپنی بیٹی کی سالگرہ کی تیاریوں میں لگا تھا۔اور پھر تقریبا دن کے گیارہ بجے پتہ چلا کہ دل گھر پر نہیں ہے

وہ اور بہرام اکیلے ہی کھیلنے کے لئے تائشہ کے گھر چلے جاتے تھے اسی لیے اس نے زیادہ فکر نہ کی۔

لیکن پھر بھی دن تقریبا تین بجے تائشہ بھی اپنے بچوں کو لے کر یہاں آ پہنچی اور اس کے ساتھ اپنی بچی نہ دیکھ کر وہ فکر مند ہوا تھا

چھت پر بچوں کے علاوہ کوئی نہیں جاتا تھا اسی لیے کسی کا بھی دھیان اس طرف نہ گیا اور چھت کا دروازہ بند ہونے کی وجہ سے نیچے کسی قسم کی آواز بھی نہیں آتی تھی

اسے بہرام سے زیادہ خود پر غصہ آرہا تھا اگر وہ بہرام کے سامنے بس ایک بار ہی کہہ دیتا کہ وہ اس کی سالگرہ منانے کا تو وہ کبھی اس طرح کی حرکت نہ کرتا۔

ہاں لیکن بہرام نے اس سے کہا تھا تایا سائیں آپ تو گاؤں میں ہی بزی رہتے ہیں دل کا برتھ ڈے میں خود سلیبریٹ کر لوں گا۔اس وقت بھی کردم حساب کتاب میں بزی بس مسکرایا تھا اگر اس وقت ہی اسے کہہ دیتا کہ وہ دل کی سالگرہ اگنور نہیں کرے گا تو بہرام یہ حرکت کبھی نہ کرتا۔

ابھی وہ یہی سب کچھ سوچ رہا تھا جب کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

دروازے کے دوسری طرف بہرام کو کھڑے دیکھ کر وہ مسکرایا۔

یقیناً اسے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا اور وہ معافی مانگنے یہاں آیا تھا

تایا سائیں بابا سائیں کہہ رہے ہیں کہ وہ مجھے رزلٹ کے بعد لنڈن بھیج دیں گے میں کہیں نہیں جاؤں گا آپ ان سے بات کریں۔ ایم سوری مجھے لگا آپ دل کا برتھ ڈے سیلیبریٹ نہیں کروگے اس لئے میں نے وہ سب کچھ کیا لیکن مجھے نہیں پتا تھا آپ ہرٹ ہو گئے۔ لیکن میں دل کے بغیر یہاں سے لندن نہیں جاؤں گا۔ پلیز آپ دل کو بھی میرے ساتھ بھیج دیں۔۔ ایک ہی سانس میں تیز تیز اس سے معافی بھی مانگ چکا تھا اور اپنی یہاں آنے کی وجہ بھی بتا چکا تھا

دیکھو بیٹا دل ابھی چھوٹی ہے وہ اسے کون سنبھالے گا دھڑکن نے سمجھانے کی کوشش کی

میں سنبھالوں گا میں سنبھال سکتا ہوں۔ میں اس کا بہت خیال رکھوں گا۔ اس کو کھانا بھی وقت پر کھلاؤں گا کھیلنے بھی لے کے جاؤں گا اور ہوم ورک بھی کرواؤں گا آپ فکر نہ کریں بہرام جلدی سے بولا

اور ہمارا کیا ہو گا۔ ہم کیسے رہیں گے دل کے بغیر۔ جب کردم کو لگا کے وہ دھڑکن کی بات نہیں سمجھ رہا تو اسے بیچ میں بولنا پڑا

آپ کا دوسرا بے بی اپا تو رہا ہے اور جانو سائیں بھی تو ہے نہ آپ لوگوں کے پاس میرے پاس تو وہاں کوئی نہیں ہو گا ۔ بہرام جلدی سے بولا

بہرام سمجھنے کی کوشش کرو بیٹا۔۔

آپ سمجھنے کی کوشش کریں تایا سائیں۔جب میں واپس آؤں گا دل مجھے بھول جائے گی اس کے بہت سارے اور دوست بن جائیں گے بہرام اسے یاد بھی نہیں رہے گا۔وہ بے بسی سے بولا

ایسا نہیں ہو گا بہرام سائیں ہم ایسا ہونے ہی نہیں دیں گے۔دادا سائیں جو ان کے کمرے کے دروازے پر کھڑے کب سے اس کی باتیں سن رہے تھے جب بولے تو سب ان کی طرف متوجہ ہو گئے

کردم سائیں آپ اور مقدم سائیں مجھے میرے کمرے میں آکر ملے۔دادا سائیں جتنا کہہ کر وہیں سے پلٹ گئے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

دادا سائیں یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں آپ دل اور بہرام کی اٹیچمنٹ کو غلط نام دے رہے ہیں مقدم نے پریشانی سے کہا جبکہ کردم ان کی بات سن کر کچھ بھی نہ بولا تھا

دیکھو مقدم سائیں ہم جو کہہ رہے ہیں بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں ہم نے بہرام کی آنکھوں میں وہ دیکھا ہے جو تم دونوں ابھی دیکھ نہیں پائے۔

بہرام دل کے لیے وہی جذبات رکھتا ہے جو تم حوریہ کے لیے بچپن سے رکھتے آئے تھے ہم تمہاری آنکھوں میں حوریہ کی محبت کبھی دیکھ نہیں پائے یہ کہنا ٹھیک رہے گا کہ ہم دیکھنا نہیں چاہتے تھے لیکن اب ایسا نہیں ہے ہم نے دیکھا ہے بہرام دل سے محبت کرتا ہے۔

اور اس کا ضدی پن صاف بتا رہا ہے کے آگے جا کر وہ دل کے لئے کچھ بھی کر گزرنے گا۔

وہ سب کچھ تو ٹھیک ہے دادا سائیں لیکن جو آپ کہہ رہے ہیں وہ فی الحال ممکن نہیں ہے۔میرا مطلب ہے دل ابھی بچی ہے۔اور کیا پتا دل بڑی ہونے کے بعد یہ سب کچھ قبول کرے یا نہ کرے۔ابھی وہ بچی ہے نہ سمجھ ہے بہرام کے پیچھے

بھاگتی ہے ضروری نہیں بڑی ہو کر بھی وہ ایسی ہی رہے میرا مطلب ہے اس کی بھی کوئی مرضی ہو گی اس کی بھی کچھ جذبات ہوں گے ہم اپنے بچوں پر اتنا بڑا فیصلہ تھوپ نہیں سکتے کردم نے پریشانی سے کہا

تمہیں لگتا ہے کردم سائیں کے بہرام سائیں دل کو ایک لمحے کے لئے بھی لود سے دور ہونے دے گا خود سے غافل ہونے دے گا یہ اپنی اہمیت کو نظر انداز ہونے دے گا

اگر ہم یہ سب کچھ نہیں بھی کرتے تب بی وہ دل کو اپنی ذات تک ہی محدود رکھے گا۔ ہم تو بس اس رشتے کو ایک نام دینا چاہتے ہیں۔ تاکہ کل کوئی مسئلہ نہ ہو اور ویسے بھی رضوانہ اور نازیہ کے علاوہ دھڑکن کی بھی یہی خواہش ہے تم لوگ حوریہ سے پوچھ لو ہو سکتا ہے وہ بھی اپنے دل میں ایسی ہی کوئی خواہش دبا کے بیٹھی ہو۔ اور ہم کوئی تم لوگوں پر زبردستی نہیں کر رہے ہم صرف سوچنے کے لئے کہہ رہے ہیں آگے تمہاری مرضی دادا سائیں نے ان دونوں کے چہروں کو دیکھتے ہوئے کہا جہاں یہ اندازہ لگانا مشکل نہ تھا کہ کردم کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کیونکہ وہ ابھی سے ہی دل کے لیے بہرام کی اٹیچمنٹ دیکھ چکا تھا یقینا یہ آگے بھی اسی طرح سے برقرار رہے گی۔ دل فلحال نہ سمجھ تھی ان سب باتوں کو سمجھ نہیں سکتی تھی لیکن اسے یقین تھا کہ جب اسے پتہ چلے گا کہ یہ اس کے باپ کی خواہش ہے تو وہ اسے دل و جان سے قبول کر لے گی جبکہ مقدم اپنے بیٹے کو سوچ کر پریشان ہو رہا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ماما سائیں نکاح مطلب کہ دل ہمیشہ کے لئے میری ہو جائے گی اس پر کسی اور کا کوئی حق نہیں رہے گا اور جب میں واپس آؤں گا تب بھی وہ صرف میری ہو گی رائٹ۔۔۔؟

اس واقعے کو دو ہفتے گزر چکے تھے۔بڑوں کے بیچ کیا معاملات چل رہے تھے کوئی نہیں جانتا تھا اس کے رزلٹ کی تاریخ بھی اناؤنس ہو چکی تھی جہاں اس کے لندن جانے کے دن قریب آتے جا رہے تھے وہیں اس کی پریشانی بڑھتی چلی جا رہی تھی۔

ایسے میں اس کی ماما سائیں نے اسے امید کی ایک کرن لے دکھائی کہ دھڑکن کا بے بی دنیا میں آتے ہی وہ بہرام اور دل کا نکاح کر دیں گے۔

اور تب سے بہرام ہر تھوڑی دیر کے بعد حوریہ کے پاس آ کر اس سے نکاح کا مطلب پوچھ رہا تھا لیکن اگلے ہفتے اسے لندن جانا تھا یعنی کہ اس کی واپسی پر ان دونوں کا نکاح ہو گا بہرام کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی دل ہمیشہ کے لئے اس کی ہونے والی تھی پھر کوئی اس سے دل سے بات کرنے سے دل کے پاس جانے سے منع نہیں کرے گا وہ دل کو ہمیشہ اپنے پاس رکھے گا کیونکہ وہ اس کی ہو جائے گی اس کے احساسات کو ایک نام ملنے جا رہا تھا اسی لیے اب اسے لندن جانے پر بھی کوئی اعتراض نہیں تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

لگتا ہے دھڑکن کو لے کر مجھے شہر شفٹ ہو جانا چاہیے اس کی طبیعت بہت خراب رہنے لگی ہے لیکن پیچھے گاؤں کون سنبھالے گا کردم نے پریشانی سے کہا

کردم سائیں مجھے بھی یہی لگتا ہے کہ تمہیں دھڑکن کا خیال رکھنا چاہیے تم کچھ دن پہلے ہی شہر شفٹ ہو جاؤ دھڑکن کی طبیعت بہت خراب رہنے لگی ہے اور جہاں تک گاؤں کا مسئلہ ہے وہ مقدم ہے نہ اور اگر کوئی معاملہ وہ حل نہیں کر سکا تو ہم بھی یہی ہیں تمہیں پریشان ہونے کی بالکل ضرورت نہیں

داداسائیں نے کہاجب جنید کمرے میں داخل ہوا

کردم سائیں فیصل کو پولیس پکڑ کر لے گئی ہے گاؤں میں منشیات بیچتے ہوئے پکڑا گیا ہے۔میں نے اس کی ماں کو خبر کر دی ہے وہ شہر میں کسی کے گھر کے کام کرتی ہے بہت شور مچا رہی تھی اسے بچانے کے لیے منتیں کر رہی تھی لیکن کہہ دیا فیصل کی حرکتیں بہت وقت سے مشکوک تھی اور پولیس کی تھی اس پر نظر تھی اب تو وہ رنگے ہاتھوں پکڑا گیا ہے تقریبا دس سال کے لئے اندر ضرور جائے گا

یہ فیصل تو چودھری کا بیٹا تھا نہ وہی جو مقدم پر جان لیوا حملہ کر کے گاؤں سے بھاگ گیا تھا داداسائیں نے یاد کرتے ہوئے کہا تو کردم نے ہاں میں سر ہلایا

چودھری کے بھی یہی سارے کام تھے داداسائیں یہاں سے وہ ایئرپورٹ پر ہی منشیات کے ساتھ پکڑا گیا تھا اور پھر کچھ دن کے بعد جیل سے بھاگنے کی کوشش میں انکاؤنٹر میں مارا گیا۔

چودھری کے بھائیوں نے اس کے بچوں اور بیوی کو گھر سے نکال دیا تھا بچی اس کے چھ سات سال کی تھی جب بہت بیمار رہنے کی وجہ سے مر گئی وہ اور شہر میں کسی کے گھر میں کام کرتی تھی جب کہ بیٹا یہی گاؤں میں رہتا تھا کافی بار آگے جیل سے ہو کر آیا تھا میں نے دو تین بار مدد کرنے کی کوشش کی لیکن ہر بار یہی کہتا ہے کہ اس کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا وہ مقدم کی وجہ سے ہوا ہے کیوں کہ اس کا باپ مقدم سائیں کے ڈر کی وجہ سے گاوں سے بھاگ گیا تھا اور مقدم سائیں کی وجہ سے ان پر اتنی مصیبتیں آئیں ہیں

کردم ابھی بول ہی رہا تھا کہ اس کا موبائل بجا

اس نے مسکراتے ہوئے فون ریسیو کیا

السلام علیکم اسرار سائیں کیسے ہیں سویرا آپ کیسی ہے اور بچے کیسے ہیں۔چار سال پہلے سے پتہ چلا تھا کہ سویرا نے ایک معذور بچی کو جنم دیا ہے۔جو نہ چلنے پھرنے کے قابل ہے اور نہ ہی کچھ بولنے کے لیکن اس سب کے باوجود بھی وہ اسرار کے لئے اس کی جان تھی

یہ تو بہت اچھی بات ہے اگر آپ گاؤں کے لیے یہ کرنا چاہتے ہیں تو یہ بہت خوشی کی بات ہے آپ پلیز آئیں کردم نے خوشدلی سے کہتے ہوئے فون رکھا

اسرار سائیں اسکولوں کا کام دیکھ رہے ہیں اور سب سے پہلے شرعاوت ہمارے گاؤں میں سکولوں کی عمارتوں سے کرنا چاہتے ہیں اجازت مانگ رہے تھے۔

یہ تو واقعی بہت خوشی کی بات ہے اسے تو ووٹنگ بھی بہت اچھی مل جائے گی ہمارے گاؤں سے۔داداسائیں کو بھی خوشی ہوئی تھی

---

دل وعدہ کرو کہ ہمارے جانے کے بعد چاچی اور چاچو سائیں کو تنگ نہیں کرو گی بلکہ اچھی بچی بن کے رہو گی دھڑکن کی طبیعت زیادہ خراب ہو جانے کی وجہ سے کردم اسے لے کر شہر جارہا تھا جب کہ وہ شہر جانے سے پہلے دل کو سمجھانے بیٹھ چکی تھی

میں وعدہ کرتی ہوں ماماسائیں میں چاچی سائیں اور چاچو سائیں کو بالکل تنگ نہیں کروں گی بس جانو سائیں کو تنگ کروں گی اور بہت سارا پیار بھی۔دل نے وعدہ کرتے ہوئے کہا جبکہ اس کی بات پر کردم کھل کر ہنسا

ہاں بیٹا انہیں بہت تنگ کرنا جتنا دل چاہے کرنا کردم نے کھلی چھوٹ دی۔جس پر دل مزید خوش ہو گئی

میں آپ کو بہت مس کروں گی بابا سائیں جلدی واپس آیئے گا۔وہ کردم سے ملتے ہوئے بولی تو دھڑکن اسے دیکھ کر رہ گئی۔

مجھے مس نہیں کرو گی دل۔۔۔؟دھڑکن نے منہ بنا کر کہا

کرونگی لیکن بابا سے کم وہ اب بھی کردم کے سینے سے لگی اس سے بولی۔

اگر وہاں وہ سارا وقت ہسپتال میں نہ گزارتے تو یقیناوہ اسے اپنے ساتھ لے کے جاتا ڈاکٹر کے مطابق دھڑکن کو سیدھا ہسپتال ہی لے کے جانا تھا۔

ورنہ اس کا تو پکا ارادہ تھا کہ وہ دل کو اپنے ساتھ ہی لے جائے گا۔اب وہ دل سے ہٹ کر بہرام کو ہدایات دینے لگا جسے وہ غور سے سن رہا تھا۔

اور پھر مقدم کی باری آگئی وہاں سے نجانے کس کس کے حسابات بتانے لگا۔جس جبکہ اس کے حساب و کتاب پر مقدم بہت بور ہو رہا تھا۔لیکن پھر بھی یہ سب کچھ سننا بہت ضروری تھا تاکہ وہ اسے بے فکر کر سکے ورنہ وہاں جا کر بھی وہ انہی سب باتوں کے بارے میں سوچتا رہتا۔

کردم نے جانے سے پہلے جنید کو بھی بہت ساری ہدایات دی تھی وہ اس کے ساتھ آنا چاہتا تھا لیکن اس وقت گاؤں کو اس کی زیادہ ضرورت تھی۔گاؤں میں سکولوں کے کام شروع ہونے والے تھے اسرار یہاں آنے والا تھا اور وہ گاؤں کے سکولوں کے کام کو لے کر بہت برا فنڈ دے رہا تھا جو نظر انداز کرنے کے قابل ہر گز نہ تھا۔ایسے میں وہ خود یہاں رہنا چاہتا تھا لیکن دھڑکن کی طبیعت کے زیر اثر اسے جانا پڑ رہا تھا لیکن جانے سے پہلے اس نے مقدم اور جنید کو سب کچھ سمجھایا تھا اور جو معاملے سمجھ نہ آئے وہ دادا سائیں سے پوچھنے کے لئے کہا تھا۔

لیکن پھر بھی اسے لگ رہا تھا کہ یہ دونوں ضرور کوئی نہ کوئی گڑبڑ ضرور کریں گے گاؤں کے معاملات سنبھالنا ان دونوں کے بس سے باہر تھا یہ سب کچھ صرف کردم ہی سمجھ سکتا تھا۔

وہ دونوں گاوں سے نکل چکے تھے جب کہ دل بہت خوشی سے انہی۔بائے بائے کر رہی تھی۔کیوں کہ دل کو ابھی یہ بات بتا ہی نہیں تھی کہ وہ دونوں شہر کیوں جا رہے ہیں اسے تو بس یہ پتا تھا کہ وہ جب آئیں گے اس کے لیے کوئی سرپرائز لائیں گے

. . . .

اسرار کے آنے کی خبر ملتے ہی حویلی میں بہت سارے انتظامات کیے گئے تھے حوریہ کو بس یہ ہی پتہ تھا کہ مقدم کا کوئی دوست ہے اسی لیے اس نے بھی اس کے آنے کے لیے کافی اچھی طرح سے انتظامات کیے تھے۔

جب کہ جانو سائیں کو روتے چھوڑ کر جانا مقدم کے بس سے باہر تھا اسی لئے وہ اسے اپنے ساتھ ہی اٹھا کر لے گیا۔

اس وقت وہ بڑے مزے سے مقدم کی گود میں اپنی زمینوں کی سیر کر رہی تھی جب کہ دل اور باقی بچوں کے ساتھ نہ جانے کہاں تھی ممکن تھا بچے اسے باغ میں لے کر گیے ہوں وہ تو جانو سائیں کو بھی ساتھ لے کے جانا چاہتا تھا لیکن حوریہ نے یہ صاف انکار کر چکی تھی وہ اتنی چھوٹی بچی کو کسی بڑے کے بغیر گھر سے باہر نہیں بھیجتی تھی یہ الگ بات تھی کہ مقدم کو کہیں بھی جاتے دیکھ کر جانو سائیں منہ بنا کر رونے لگتی اور پھر مقدم سائیں کو دنیا کا ہر کام ناممکن لگنے لگتا اسی لئے اگر گاؤں میں ہی جا رہا ہوتا تو اکثر جانو سائیں کو اپنے ساتھ لے جاتا تھا

جو اپنے بابا سائیں کی گود میں بیٹھ کر کے پورا گھومتی اور سب سے پیار لیتی

اسرار نے اس کی گود میں چھوٹی سی بچی دیکھی تو وہ سمجھ گیا کہ ضرور یہ اسی کی بیٹی ہو گی

یقینا آپ کو باہر نہیں آنے دے رہی ہو گی اس نے جانو سائیں سے پیار کرتے ہوئے کہا جب کہ اس وقت وہ اپنے باپ کے علاوہ کسی سے بات کرنے کے موڈ میں نہیں تھی اسی لئے اس کے سینے میں چہرہ چھپا گئی جب کہ مقدم ہاں میں سر ہلاتا اسکول کے لیے زمین دکھانے لگا

زبردست مقدم سائیں اس زمین پر سکول تو کافی بڑا بن جائے گا اور بچوں کے لئے آسانی بھی ہو جائے گی بس اللہ ہمیں اس مقصد میں کامیاب کرے اسرار میں زمین دیکھتے ہوئے کہا

آمین اسرار سائیں آپ یہ زمین بھی دیکھ لیں لیکن دادا سائیں نے ایک اور زمین بھی سکول کے نام کرنے کے بارے میں سوچا ہے آیئے میں آپ کو بتاتا ہوں۔ مقدم نے کہا

نہیں مقدم سائیں مجھے تو لگتا ہے یہی زمین ہمارے کام کے لئے پرفیکٹ ہے دیکھتے یہ سڑک کے بہت قریب ہے اور دوسرا گاؤں کے بیچ ہے کوئی مسئلہ بھی نہیں ہو گا۔ جبکہ دوسری زمین کے بارے میں جنید صاحب بتا رہے تھے کہ وہ گاؤں سے ذرا باہر ہے پر بچوں کے اسکول کے حساب سے مجھے لگتا ہے کہ گاؤں کے بیچ و بیچ سکول ہو تو بہتر ہے جبکہ دوسری جگہ ہم لڑکوں کے اسکول کے بارے میں سوچ سکتے ہیں۔

اسرار نے تفصیل سے بتایا تو مقدم کو بھی اس کی بات بلکل ٹھیک لگی بچیوں کو تحفظ کی ضرورت ہوتی ہے اور تحفظ صرف اپنوں کے درمیان ہی مل سکتا ہے اسی لیے اس زمین پر وہ لڑکیوں کا سکول بنانے کا فیصلہ کر چکے تھے جب کہ گاؤں سے ذرا پچھلی طرف زمین پر لڑکوں کا اسکول بننے کا فیصلہ ہو چکا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

دھڑکن تم فضول میں پریشان ہو رہی ہو ایسی حالت میں اس طرح کے خواب آتے رہتے ہیں اس میں رونے والی کون سی بات ہے یار رات اچانک دھڑکن کی آنکھ کھل گئی اور اپنے خواب کے زیر اثر وہ بہت بری طرح سے رو رہی تھی جب کردم نے سمجھاتے ہوئے کہا

نہیں کردم سائیں میں نے بہت برا خواب دیکھا ہے میں نے دیکھا ہے کہ کوئی تھا جو ہم سے ہمارے بچوں کو چھین کر لے جا رہا تھا میری دل بہت رو رہی تھی مجھے پکار رہی تھی آپ کو بلا رہی تھی لیکن پھر کوئی اسے ہم سے دور لے کے جا رہا تھا کردم سائیں مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے وہ پریشانی سے بولی آنکھیں نم تھیں

کردم بار بار اس کی آنکھوں میں آنے والے آنسوؤں کو صاف کر تا ڈاکٹر نے اسے ٹینشن لینے سے منع کر رکھا تھا اور ایسے میں تو اس خواب کے زیر اثر مسلسل رو رہی تھی

دھڑکن میری جان کچھ نہیں ہوتا وہ اسے اپنے سینے سے لگائے سمجھانے لگا اس کا پورا وجود کانپ رہا تھا۔

کردم سائیں آپ بھی ہم سے دور جا رہے تھے میں آپ کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی آپ کے پیچھے بھاگ رہی تھی لیکن آپ بھی چلے گئے مجھے چھوڑ کر اس کے سینے سے لگی آہستہ آواز میں بول رہی تھی

دھڑکن میں تمہیں چھوڑ کر کیسے جاؤں گا تم تو میری دھڑکن ہو تمہارے بغیر تو سانس بھی نہیں آئے گی چھوڑ کر جانا تو دور کی بات تم میری جان ہو آگے بڑھنے کی ہمت ہو تمہارے بنا کہاں جاؤں گا۔ وہ مسکراتے ہوئے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتا دوبارہ اس کا سر اپنے سینے میں رہ گیا

کردم سائیں پلیز مجھے چھوڑ کے مت جایئے گا اگر آپ مجھے چھوڑ کر گئے نہ میں وعدہ کرتی ہوں میں اسی وقت مر جاؤں گی۔ میں نہیں رہ پاؤں گی آپ کے بغیر

دھڑکن کیسی باتیں کر رہی ہو تم کیا ہو گیا ہے تمہیں آج اپنی شرارتوں سے نکل کر مرنے پر کیسے آ گئی۔ یا یہ جناب اندر ضرورت سے زیادہ تنگ کر رہے ہیں۔ کردم نے ہنستے ہوئے کہا تو دھڑکن بھی مسکرائی

یہ تنگ نہیں کرتا آپ کی بیٹی کی طرح بالکل نہیں ہے میرا بیٹا بہت پیارا ہے۔ اب دیکھئے گا میں اور میرا بیٹا آپ کی بیٹی اور آپ کو کیسے سبق سکھاتے ہیں بہت تنگ کر لیا آپ نے میرے بیٹے کی ماں کو اب ہماری باری ہے۔ دھڑکن نے بڑے ناز سے کہا

جبکہ اگلے ہی پل وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو گئی تھی کہ نہ جانے اس وقت دل کیا کر رہی ہو گی بہرام تو تین ماہ پہلے لندن جا چکا تھا یقین جانو سائیں کے ساتھ مستیاں کر رہی ہو گی۔ کردم کا اپنی بیٹی کے بغیر رہنا بہت مشکل تھا لیکن اس نے کہا کہ اگر وہ دل کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتے ہیں تو جانو سائیں کو بھی ساتھ لائے۔ جبکہ حوریہ کا کہنا تھا کہ ہسپتال میں بچی کو رکھنا بہتر نہیں ہوں سنبھال لے گی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کھانے اور رہنے کا انتظام حویلی میں ہی کیا گیا تھا لیکن اسرار کو یہ بات بالکل بھی پسند نہ آئی کھانا کھانے تک تو ٹھیک ہے لیکن وہ حویلی میں رہنا نہیں چاہتا تھا اس نے اپنا الگ انتظام کر کے رکھا تھا اور یہ بات اس نے کردم کو بھی بتائی تھی کردم نے اس کے علاوہ باقی سارے مہمانوں کا انتظام ڈیرے پر کیا تھا وہ کسی کے لئے بھی مصیبت کی وجہ نہیں بننا چاہتا تھا اور نہ ہی اپنی وجہ سے کسی کو زحمت دینا چاہتا تھا دادا سائیں نے پہلے تو بہت اصرار کیا لیکن پھر اس نے کہا کہ وہ اکیلا نہیں آیا بلکہ اس کے ساتھ دو اور لوگ بھی ہیں۔ اور وہ ان لوگوں کے ساتھ ہی رہنا چاہتا ہے تاکہ انہیں کوئی بھی مسئلہ نہ ہو۔

کھانا بہت پر سکون ماحول میں کھایا گیا حوریہ کو بھی اسرار کافی اچھا انسان لگا تھا اس سے پہلے مقدم کا کوئی بھی دوست گھر تک نہیں آیا تھا۔ مقدم نے اس سے بس یہی بتایا تھا کہ وہ اسی دوست کی شادی پر گیا تھا کہ بہرام کی پیدائش کے وقت۔ کھانا کھانے کے بعد وہ لوگ اپنے رہائش گاہ کی طرف جا چکے تھے۔

جبکہ مقدم بھی انہیں چھوڑ کر اپنے گھر واپس آ چکا تھا گھر آنے کے بعد اس نے سب سے پہلے کردم کو فون کر کے آج کے دن کی ساری روٹین بتائی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ الگ سے پریشان ہو گا یقینا مقدم پر بھروسہ کرنا اس کے لیے بہت مشکل تھا۔ لیکن جنید پر اسے یقین تھا کہ وہ سب کچھ سنبھال لے گا اب وہ فون پر اسے ایک ایک بات بتا رہا تھا کہ مقدم نے سکول کے حوالے سے کیا کہا اور کام کب تک شروع ہو گا۔

گاؤں میں دو بہت برس سکول بنانے کا انتظام کر دیا گیا تھا یہ ان کے گاؤں کے ایک بہت بڑی کامیابی تھی اس کے علاوہ بھی جب وہ کرسی پر بیٹھا گاؤں والے آپنے بہت سارے چھوٹے چھوٹے مسائل لے کر آئے تھے جینے وہ اپنے طریقے سے سلجھا تو چکا تھا لیکن اسے پتا تھا کردم کو اس کا طریقہ ہر گز پسند نہیں آئے گا۔ اسی لئے بہت ساری باتوں کو وہ بیچ میں گول کر کے اسے بتانے لگا۔

لیکن وہ بھی کردم شاہ تھا اس کی رگ رگ سے واقف وہ جنید کو دن میں بار بار فون کر کے اس سے سب کچھ پوچھ چکا تھا ۔اور جنید نے ہمیشہ کی طرح وفاداری کا ثبوت دیتے ہوئے کر مقدم کے منع کرنے کے باوجود کردم کو ایک ایک بات بتادی اور اب وہ اس کی ٹھیک سے خبر لے رہا تھا اور مقدم صرف یہ فون کال بند ہونے کا انتظار کر رہا تھا تا کہ وہ جنید کی ٹھیک سے خبر لے۔ بڑا ہی کوئی میسنا انسان ہے میرے ساتھ میرا بنا ہوا تھا اور میرے پیچھے میری مقبری کرتا ہے اسے تو میں چھوڑ دوں گا نہیں۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ جانو سائیں کو سلانے کی کوشش کر رہی تھی

ابھی مت سلانا میری جانو کو ابھی بابا سائیں اس کے ساتھ کھیلیں گے مقدم بیڈ کی طرف آتے ہوئے اسے اپنی باہوں میں اٹھا چکا تھا

مقدم سائیں سونے دیں آج دن میں بھی نہیں ہوئی ہے ابھی تھوڑی دیر میں رونے لگے گی حوریہ نے کہا

نہیں روتی میری جان بس تھوڑی دیر کھیلوں گا وہ اس کے گال چومتے ہوئے بولا جب کہ نیند میں جاتی جانو سائیں اپنے باپ کو دیکھ کر کھل اٹھی تھی

وہ ان دونوں کو کھیل میں مصروف دیکھ کر اٹھ کر مقدم کے لیے کپڑے نکالنے لگی

مقدم سائیں آپ نے پہلے تو کبھی دوست کا ذکر نہیں کیا حوریہ نے پوچھا

جب کہ مقدم یہی سوچ کر کمرے میں آیا تھا کہ وہ حوریہ کو سویرہ کے بارے میں سب کچھ بتا دے گا اگر کل یہ بات تو حوریہ کو کہیں اور سے پتا چلی تو اسے دکھ ہو گا اس لیے بہتر تھا کہ وہ خود اسے یہ ساری بات بتا دیتا اور ویسے بھی یہ کوئی اتنی بڑی بات تو ہر گز نہ تھی جو وہ اس سے چھپا کے رکھتا

یہاں آ کر بیٹھو حوریہ مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے میں نہیں چاہتا کہ یہ بات تمہیں کہیں اور سے پتہ چلے وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے بیڈ پر بٹھاتا کچھ بتانے لگا

کیا بات بتانی ہے مقدم سائیں سب کچھ ٹھیک تو ہے وہ پریشانی سے بولی

سب کچھ ٹھیک ہے لیکن یہ بات اتنی کوئی بری نہیں ہے جو میں تم سے چھپا کر رکھوں

حور یہ سویرا زندہ ہے اور بہرام کی پیدائش پر میں اسی کی نکاح میں گیا تھا اور یہ اسرار جو ہمارے گھر آج آیا تھا وہ سویرا کا شوہر ہے سویرا بہت بدل چکی ہے اب پہلے جیسی بالکل نہیں رہی اللہ نے اس کی زندگی بچالی اب وہ اپنے شوہر اور دو بچوں کے ساتھ بہت خوش ہے میں یہ بات تم سے چھپانا نہیں چاہتا تھا سویرا کی حالت بہت خراب ہو گئی تھی اس کا بچنا ناممکن تھا لیکن ہم نے اسے لندن بھیج دیا اور یہاں پر اس کی موت کی جھوٹی خبر پھیلا دی

لیکن ہمیں بالکل اندازہ نہیں تھا کہ لندن کے علاج کے بعد وہ بچ جائے گی اللہ نے اسے ایک نئی زندگی دی ہے جس کا شکر ادا کرتے ہوئے وہ بہت اچھے سے اپنی زندگی گزار رہی ہے اسرار بہت اچھا انسان ہے۔

اور سویرا اس کے ساتھ ایک بہت کامیاب زندگی گزار رہی ہے

مقدم سائیں یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں سویرا دیدہ۔۔۔ آپ نے اتنی بڑی بات مجھ سے کیوں چھپائی۔۔۔۔؟ وہ پریشانی سے پوچھنے لگی آخر کیا وجہ تھی جو اس کا شوہر اس سے یہ بات چھپا گیا

یہ بات میں نے تم سے نہیں پورے گاؤں سے چھپائی ہے اور گاؤں سے چھپانے کا مقصد تم بھی جانتی ہو گاؤں والے اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ سویرہ کردم سائیں کو مار دینا چاہتی تھی ان کی جان لینا چاہتی تھی۔

یہ بات کوئی نہیں جانتا کہ سویرا کردم کو نہیں بلکہ تمہیں جان سے مار دینا چاہتی تھی گاؤں والے کردم سائیں کو لے کر کتنا جذباتی ہیں یہ کسی سے چھپا ہوا نہیں ہے اگر ہم یہ کہتے کہ سویرا زندہ ہے تو یقیناً وہ گاؤں والوں کی نظروں میں جینے کے قابل نہیں تھی اسی لئے کردم سائیں نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم اسے لنڈن بھیجوا دیں گے اگر اللہ نے اس کی زندگی بچا لی تو باقی کی زندگی وہیں پر گزارے گی

مقدم نے اسے پوری بات بتائی تھی لیکن اس سب کے باوجود بھی اسے سویرا پر یقین نہیں تھا اس کے لحاظ سے سویرا جیسی لڑکی کبھی بدل نہیں سکتی تھی اس نے مقدم کو بھی یہی کہا تھا کہ یہ صرف اس کی غلط فہمی ہے کہ سویرا پھر سے کوئی چال چل رہی ہے اور جلد ہی ان کی زندگیوں کو برباد کرنے کے لیے دوبارہ ان کی زندگیوں میں شامل ہو جائے گی

مقدم اسے کافی دیر سمجھاتا رہا کہ ایسا کچھ نہیں ہو گا اب سویرا پہلے جیسی ہر گز نہیں رہی وہ بہت بدل گئی ہے اور اپنے فیملی کے ساتھ بہت خوش ہے

لیکن حوریہ کو پھر بھی ان سب باتوں پر یقین نہیں تھا وہ کبھی اس بات پر یقین نہیں کر سکتی تھی کہ سویرا بدل چکی ہے سویرا کبھی نہیں بدل سکتی تھی یقیناً سب کا یقین جیت کر وہ پھر سے اپنے رنگ دکھائے گی

---

مقدم جب ڈیرے پر پہنچا تو اسرار کے بھائیوں کو دیکھ کر پریشان ہو گیا یہ دونوں یہاں کیا کر رہے تھے اور جیل سے کب چھوٹے تھے وہ نہیں جانتا تھا لیکن یہاں ضرور کسی بری نیت سے آئے تھے کیونکہ ان سے کسی بھی قسم کی اچھے کی امید نہیں کی جا سکتی تھی مقدم کو یقین تھا یہاں بھی وہ معافی مانگنے نہیں آئے۔ اس کا ارادہ یہاں سے انہیں دھکے مار کر نکالنے کا تھا لیکن انہیں اسرار سے معافی مانگتے دیکھ کر وہ پیچھے ہی رک گیا اسے لگا شاید انہیں اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے۔

لیکن خود مقدم کے لیے اس بات پر یقین کرنا بہت مشکل تھا وہ کہ لوگ کس طرح کے تھے یہ تو وہ بہت اچھے طریقے سے جان چکا تھا یقین اب بھی ان کا لالچ وہیں پر کھڑا ہو گا اس سے معافی مانگنے کی وجہ بھی صرف دولت ہی ہو گی کیونکہ

اس واقعے کے اس کے دو سال کے بعد اس کی ماں بھی اسرار سے معافی مانگنے کے لئے ان کے گھر آچکی تھیں اور تب سے لے کر اب تک ان کے گھر پر ہی تھیں۔

وہ کیوں آئیں تھیں کیسی تھیں کس نیت سے ان لوگوں کے ساتھ رہ رہیں تھیں اسرار ہر چیز کو نظر انداز کر کے اسے اپنی ماں کا درجہ دے چکا تھا وہ تو ہمیشہ سے ہی اس کی ایک ماں کی طرح ہی عزت کرتا تھا وہ چاہے ان کے ساتھ کوئی بھی سلوک کیوں نہ کرے لیکن اسرار کے لئے وہ اس کی ماں ہی تھی اس نے کبھی اسے سوتیلا نہیں سمجھا تھا۔ وہ لوگ ہمیشہ سے ہی اسرار کی نرم طبیعت کا فائدہ اٹھاتے آئے تھے اور اب بھی ایسا ہی ہو رہا تھا اپنے بھائی کو اپنے پاؤں پکڑتے دیکھ کر وہ ایک دم سے پگل چکا تھا مقدم چاہنے کے باوجود بھی ان لوگوں کے بیچ نہ پڑا

یہ اس کا معاملہ نہیں تھا یہ اس کے گھر کے مسائل تھے وہ بیچ میں نہیں پڑھ رہا تھا مشکل میں اسے لوگوں کی ضرورت تھی اور ان لوگوں نے اس کی مدد بھی کی تھی اب وہ آگے اپنی فیملی کے ساتھ کس طرح سے رہتا ہے یہ اس کی اپنی ذمہ داری تھی اسی لئے مقدم ان لوگوں اکیلے چھوڑتے ہوئے آگے جا چکا تھا اس کا ارادہ تھوڑی دیر کے بعد واپس آنے کا تھا یقیناً تب تک یہ لوگ جا چکے ہوں گے۔

مقدم تھوڑی دیر ندی کے قریب آکر رکا جب جنید نے آکر بتایا کہ اس سے ملنے کے لئے اس کے دو لوگ آئے ہیں جنید نے دیکھا تو نہیں تھا لیکن ڈیرے پر رہنے والے ملازموں نے اسے بس اتنا ہی بتایا تھا جو اس نے آکر مقدم کو بتا دیا اور مقدم نے اسے کہا کہ وہ اس کے بھائی ہیں اور اس سے معافی مانگنے آئے ہیں اور تب تک ادھر جانے کے لیے بھی منع کر دیا۔

تم میرے پیچھے کیوں آرہے ہو مقدم جانے لگا تو جنید کو اپنے پیچھے آتے دیکھا

مقدم سائیں آپ کو میری ضرورت ہو گی وہ اس کے پیچھے آتے ہوئے بولا جب کہ مقدم نے اسے ایک خطرناک گھوری سے نوازا

سیدھے کہو خبری کہ کردم سائیں کو میرے ایک ایک پل کی خبر دینی ہے مقبر کہیں کے تمہیں اپنا دوست اپنا بھائی سمجھ کر دنیا کی سب سے بڑی غلطی کی ہے میں نے اس نے غصے سے کہا جب کہ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ کردم نے اس کی اچھی خاصی ہے

کردم سائیں نے مجھ سے پوچھا تو میں نے انہیں بتا دیا لیکن غلطی آپ کی ہے آپ نے بھی تو منع نہیں کیا تھا ناجنید نے بڑی سمجھداری سے الزام اسی کے سر لگا دیا جس پر مقدم نے اسے گھورا

جنید خان اب کان منہ ہاتھ پیر سب کچھ کھول کر سن لو یہاں کیا ہو رہا ہے تم کردم سائیں کو ہر گز نہیں بتاؤ گے یہ میرا اور تمہارا مسئلہ ہے انہیں لگتا ہے کہ یہ گاؤں ان کے بغیر کوئی سنبھال نہیں سکتا اور ہم ان کی یہ غلط فہمی دور کریں گے وعدہ کرو کہ اب کوئی بھی بات ہو انہیں نہیں بتاؤ گے وہ اب بھی اسے شکی نظروں سے دیکھتا ہوا بولا تھا

مقدم سائیں مجھے لگتا ہے ندی کی اس طرف کوئی بلا رہا ہے شاید اس طرف کوئی ہے جنید ٹال مٹول کرتا تیزی سے ندی کی دوسری طرف بھاگا تھا

بیٹا یہ تو میری قسم ہے کہ زندگی میں کوئی بات تجھے نہیں بتاؤں گا تو ہے ہی کردم سائیں کا خبری وہ پیچھے سے چلایا تھا جبکہ جنید تو اس کی بات کو ایسے نظر انداز کر رہا تھا جیسے اسے سن ہی نہ رہا ہو

جایٹا جاتو واپس یہیں آئے گا وہ پیچھے سے جنید کو کہتا ہوا وہیں رکا تھا جب پیچھے ملازم نے آکر کہا کہ وہ لوگ جا چکے ہیں وہ جنید کو نظر انداز کرتا ہوا واپس ڈیرے کی طرف چلا گیا جبکہ اس بات کی اسے اچھے سے خبر تھی کہ پیچھے سے جنید واپس آرہا ہو گا۔

کیوں کہ یہ بات تو مقدم بعد میں سمجھا تھا کہ جنید کو اس کی مدد کے لیے نہیں بلکہ اسے کسی بھی قسم کی غلطی سے روکنے کے لیے رکھا گیا تھا ورنہ جنید کردم سائیں کے بغیر سانس بھی لے یہ تو ناممکن تھا۔اس نے مڑ کر ایک بار دور سے جنید کو آتے دیکھا

یااللہ یہ روبوٹ نما انسان کیوں پیدا کیا کردم سائیں کا چمچہ مقدم بڑبڑاتے ہوئے آگے بڑھا۔

اس کا ارادہ سیدھا ڈیرے پر ہی آنے کا تھا یہاں آیا تو اسرار کو تنہا بیٹھے دیکھا وہ کافی پریشان تھا مقدم بنا کچھ بولے اسے زمینوں کے بارے میں بتانے لگا شاید اسرار بھی اسے کچھ بتانا چاہتا تھا اسی لئے وہ بھی کام میں مصروف ہو گیا اس نے انہیں معاف کیا تھا یا نہیں یہ تو بس وہی جانتا تھا۔اس کے بعد وہ کافی دیر تک پریشان رہا لیکن زمین پر لے جانے کے بعد وہ کافی ریلیکس ہو گیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اگر آپ لوگوں سے غلطی ہو ہی گئی ہے تو اپنے بھائی سے معافی مانگے ان شاء اللہ آپ کو معاف کر دیں گے آپ اس طرح سے پریشان نہ ہوں نازیہ ان کے پاس بیٹھی انہیں سمجھا رہیں تھیں جبکہ وہ لوگ کافی پریشان لگ رہے تھے ۔لیکن ایک بات نازیہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اگر ان کا بھائی ان لوگوں کو معاف کرنے کے لئے تیار نہیں ہے تو وہ

لوگ یہاں کیوں آئے ہیں اگر یہاں وقت برباد کرنے کے بجائے وہ اپنے بھائی سے معافی مانگ رہے ہوتے تو یقیناوہ انہیں معاف کر دیتا

ہم اس سے معافی مانگ چکے ہیں وہ ہماری شکل تک نہیں دیکھنا چاہتا ہم نے بہت غلطیاں کی ہیں دولت کے لیے اتنے گر گئے کہ ہر لحاظ بول بیٹھے ہم لوگ معافی کے لائق ہی نہیں اگر وہ ہمیں معاف نہیں کر رہا تو بالکل ٹھیک کر رہا ہے ہم نے کبھی اسے بھائی سمجھا ہی نہیں لیکن اب ہمیں ہماری غلطی کا احساس ہو گیا ہے تو وہ ہم سے بات نہیں کرنا چاہتا۔

ہم تو سویرا بھابھی سے بھی معافی مانگنے گئے تھے لیکن انہوں نے کہا کہ آپنے بھائی سے جا کر معافی مانگے اگر انہوں نے معاف کر دیا تو میری معافی کی گنجائش ہی نہیں بچے گی۔

لیکن اگر سویرا بھابھی ان کے سامنے ہماری سفارش کریں گی تو یقیناوہ ہمیں معاف کر دے گا۔وہ سویرا بھابھی کی ہر بات مانتا ہے انہیں بے حد چاہتا ہے اور سویرہ بھابھی صرف آپ لوگوں کی ہی بات سنے گی۔ آخر آپ کے خاندان کی بچی ہے آپ کا کہاں کیسے ٹالے گی

منیر نے پریشانی سے کہا

ایک منٹ ایک منٹ ہے یہ آپ لوگ کس سویرا کی بات کر رہے ہیں ان کی بات سن کر نازیہ بھی بہت پریشان ہو چکی تھیں

ہم سویرا بھابھی کی بات کر رہے ہیں احمد شاہ کی بیٹی شاہ سائیں کی پوتی۔ منیر نے ایک نظر اپنے بھائی کو دیکھا اور پھر تفصیل سے بتانے لگا یہ کیسے لوگ تھے جو اپنے ہی گھر کی بچی کو نہیں جانتے تھے

سویرا زندہ ہے نازیہ بیگم نے پریشانی سے پوچھا جبکہ ان کے اس سوال پر وہ دونوں بھی حیرانگی سے اٹھ کر کھڑے ہو چکے تھے۔

ایک جیتی جاگتی لڑکی کو یہ لوگ مردہ کیسے کہہ رہے تھے۔کچھ تو گڑبڑ ضرور تھی کچھ تو تھا جو وہ لوگ نہیں جانتے تھے کیا اسرار نے گھر والوں سے کچھ چھپایا ہوا تھا اس کی شادی سے بھی نجانے کتنے راز جوڑے تھے۔

وہ لوگ تو یہ سوچ کر اتنے سالوں سے پریشان تھے کہ سویرا کا تعلق اتنے بڑے خاندان سے ہے تو آج تک اس کے گھر والے اسے ملنے کیوں نہیں آئے شاہ سائیں کو تو ایک دنیا جانتی ہے تو ان کی پوتی ان کے گھر میں انہیں کے بھائی کے ساتھ بسی ہوئی ہے تو وہ لوگ کبھی سویرا سے ملنے کیوں نہیں آئے لیکن آج یہاں آنے کے بعد بہت سارے راز کھل چکے تھے جو سویرا اور اسرار ان لوگوں سے چھپا کر رکھنا چاہتے تھے لیکن سچ چھپتا نہیں۔

اور ان میں سب رازوں کے ساتھ ان پر یہ راز بھی کھلا تھا کہ سویرا پہلے مقدم شاہ کی بیوی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بس میں نے کہا تھا نہ کہ سویرا کوئی نہ کوئی راز چھپائے ہوئے ہے ورنہ اتنے بڑے خاندان کی لڑکی سے آخر یہ لوگ ملنے کیوں نہیں آرہے تھے اب پتہ چلا یہ تو مقدم شاہ کی بیوی تھی۔

میں بھی سوچوں کہ آخر اس لڑکی کا موڈ کیوں آف ہو گیا تھا ہمیں دیکھتے ہی۔منیر نے کہا

کون سی لڑکی کا موڈ خراب ہو گیا تھا۔۔۔

ارے بھائی اتنے بنو مت اسی لڑکی کی بات کر رہا ہوں وہ جو کونے میں کھڑی تھی۔جسے تم گھور گھور کر دیکھ رہے تھے اب مجھ سے پوچھ رہے ہو منیر اس کی چوری پکڑتے ہوئے بولا

ہاں وہ۔۔میں تو بس ایسے ہی دیکھ رہا تھا ایسا کچھ نہیں ہے یقیناوہ شادی شدہ ہو گئی ہو سکتا ہے کر دم شاہ کی بیوی ہو۔اسے چھوڑو آگے کی پلاننگ کے بارے میں سوچو۔اس خاندان کو تو میں نے چھوڑنا نہیں ہے خاص کر مقدم شاہ کو جب تک اس کی جان نہ لے لوں تب تک سکون نہیں ملے گا مجھے۔وہ انتہائی غصے میں بولا

مقدم شاہ تو مجھے خود زہر لگتا ہے آج صبح اسے ڈیرے پر دیکھ کر میرا دل چاہا میں اسے جان سے مار دوں اس کی وجہ سے اتنے سال جیل میں کاٹ کے آرہے ہیں ہم۔

اور جہاں تک اس لڑکی کی بات ہے تو وہ کر دم سائیں کی بیوی نہیں تھی کیوں کہ کر دم سائیں تو اپنی بیوی کو لے کر شہر گیا ہوا ہے تو یہ کوئی اور تھی ممکن ہے مقدم شاہ کی بیوی ہو۔منیر نے کہا

یہ تو اور بھی اچھی بات ہے اگر وہ مقدم شاہ کی بیوی ہوئی تو مقدم شاہ کو ختم کر کے اسے میں مقدم شاہ کی آخری نشانی کے طور پر اپنے پاس رکھوں گا صغیر نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا۔

آج تک اس کی زندگی میں بہت سارے لڑکی آئی تھی لیکن اس نے کسی سے شادی نہیں کی لیکن اس لڑکی کو پہلی نظر میں دیکھتے ہی اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اس سے شادی کرے گا

فی الحال تو وہ یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ مقدم شاہ کی بیوی ہے یا نہیں۔اور نہ ہی وہ شکل سے زیادہ عمر کی لگ رہی تھی شاید یہی وجہ تھی کہ صغیر کی اس پر نیت خراب ہو گئی۔ایک بات تو اس نے سوچ لی تھی کہ آنے والے دنوں میں وہ اسرار کو جان سے ختم کر دیں گے اور اس کے ساتھ ہی مقدم شاہ کو اور مقدم شاہ کے ساتھ کتنی جانے جاتی ہیں اس بات کی پرواہ ان دونوں کو نہیں تھی۔

ہاں لیکن صغیر کا کہنا تھا کہ اس لڑکی کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔ کیونکہ اس سے شادی کا فیصلہ کر چکا تھا۔ لیکن مقدم شاہ کی موت کے بعد اس کے لیے اپنے بھائی کی جان اتنی ضروری نہیں تھی جتنی کہ مقدم شاہ کی

o o o o o o o o

آپ نے ہم سے اتنی بڑی بات کیوں چھپائی بابا سائیں اگر سویرا زندہ ہے تو ہم سے جھوٹ کیوں بولا گیا کہ اس کی لاش کو لندن بھجوا دیا گیا ہے جواب دیجیے بابا سائیں جب سے تائشہ کے گھر سے واپس آئے تھے رضوانہ ان سے یہ سوال بار بار دہرائے جا رہے تھے۔ جب کہ وہ بنا کوئی جواب دیے جانو سائیں کو اپنی گود میں لیے اس کے ساتھ مصروف تھے۔

حوریہ خاموشی سے ان کا بے نیاز چہرا دیکھ رہی تھی۔ وہ کسی سے کیا کہتی اسے تو یہ بات خود کل رات کا چلی تھی۔

گھر والوں کو جہاں یہ بات جان کر دھکا لگا تھا کہ سویرا زندہ ہے وہی اسرار کو سویرا کے شوہر کے روپ میں دیکھ کر وہ مزید حیران تھے۔

دادا سائیں نے تو ہمیشہ سے ان سب سوالوں کے لیے تیار بیٹھے تھے۔ لیکن اب بار بار رضوانہ کے پوچھنے پر انہیں بولنا ہی پڑا۔

ہم تمہارے جوابدہ نہیں ہیں رضوانہ لیکن اس سوال کا جواب شاید ہمارے گھر کے سب لوگ ہی جاننا چاہتے ہیں

لیکن اس سے پہلے ہم تم سب سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا سویرا کی زندہ ہونے کی خبر اگر ہم تم لوگوں کو سناتے تو کیا تمھیں خوشی ہوتی کیا۔۔۔؟ سویرا کو اس گھر میں واپس لانے پر تم لوگ خوش ہوتے۔۔۔؟

۔ کیا یہ سچ نہیں ہے اس سویرہ کی موت تو سب لوگوں کے لیے ایک اچھی خبر تھی۔۔۔؟

تم سب لوگوں میں سے کوئی چاہتا ہی نہیں تھا کہ وہ زندہ رہے۔۔۔؟

کوئی بھی نہیں

اس کی موت کا چوتھا بھی تم لوگوں نے اس گھر میں صرف رسمی طور پر کیا تھا تو اس بات کو یہاں بتانے کا کیا فائدہ تھا کہ سویرا زندہ ہے ڈاکٹر نے کہا تھا کہ سویرا زندہ نہیں بچ سکتی۔

اور یہی وجہ تھی کہ کردم سائیں نے اسے لندن بھجوا دیا اگر وہ مرتی ہے تب بھی اپنے باپ کے پاس ہی مرے اور اگر زندہ بچ جاتی ہے تب بھی اپنے باپ کے پاس رہے۔ارے تم لوگوں کو تو اس کی زندگی اور موت سے کوئی فرق ہی نہیں پڑھنا چاہیے۔

آج اتنے سالوں کے بعد جب تم لوگوں کو یہ پتہ چل رہا ہے کہ وہ زندہ ہے اس کا شوہر ہے گھر بار ہے بچے ہیں تو تم لوگوں کو یہ جان کر افسوس ہو رہا ہے خوشی نہیں۔تو تم لوگ ہی بتاؤ کہ تم لوگوں کو یہ بات بتا کر ہمیں کیا ملتا ارے ہم تو تم لوگوں کے چہرے پر ایک مسکراہٹ بھی نہ دیکھ پاتے اس بات سے۔

اسی لئے ہم نے یہ بات تم لوگوں سے چھپائی کیوں کہ تم لوگوں کے لئے یہ خوشی کی بات ہو یا نہ ہو لیکن احمد کے لیے وہ اس کی بیٹی ہے کی زندگی ہے اہم ہے اس کے لئے اور ہمارے خاندان کی پہلی بیٹی ہے۔

وہ تو کبھی یہاں واپس تک نہیں آنا چاہتی تھی مقدم اور حوریہ کی زندگی میں دوبارہ اس کی وجہ سے کوئی مسئلہ نہ ہو اس لیے زندگی میں آگے تک نہیں بھرنا چاہتی تھی۔

ہم اس سے واپس اپنے گاؤں لانا چاہتے تھے سب کو بتانا چاہتے تھے کہ ہماری پوتی زندہ ہے لیکن ہم جانتے ہیں کہ گاؤں والوں کے دلوں میں سویرا ایک بری یاد کی طرح بس چکی ہے حیدر سائیں نے کردم کو جان سے مارنے کی کوشش کی

تھی۔تب سب کو یہ لگا تھا کہ وہ کوشش حیدر نے نہیں بلکہ سویرا نے کی ہے اور گاؤں والے سویرا سے نفرت کرنے لگے کیا اگر ان لوگوں کو پتہ چل جاتا کہ سویرا زندہ بچ گئی ہے تو وہ اسے وہاں ہسپتال میں ہی جان سے مار دیتے

اسی لیے ہم نے یہ راز راز ہی رہنے دیا اور ہم تو آج بھی یہ بات کسی کو نہیں بتانے والے تھے اگر اسرار کے بھائی خود یہاں نہ آتے۔اور اب ہم اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتے نہ تم لوگوں سے اور نہ ہی کسی اور سے ہمیں اکیلا چھوڑ دو۔داداسائیں نے انتہائی غصے سے کہا تو رضوانہ اور نازیہ خاموشی سے پلٹ گیئیں ان کی باتیں بالکل درست تھی سویرا ان کے لئے کوئی خوشی نہ تھی۔سویرا ان کے لیے ایک کالا سایہ تھی۔اور یہ بھی سچ تھا کہ اس کے زندہ ہونے کی خبر کسی کو بھی اچھی نہیں لگی تھی۔

حوریہ خاموشی سے داداسائیں کے بیڈ سے جانوسائیں کو اٹھانے لگی جب داداسائیں نے اشارے سے منع کر دیا

اسے یہیں رہنے دو ہم جانوسائیں کے ساتھ وقت گزارنا چاہتے ہیں۔جانوسائیں اس سے دور ہوتے ہوئے داداسائیں کے قریب ہو رہی تھی حوریہ کے پیچھے ہونے پر اپنی توتلی زبان میں ساں ساں کرتی داداسائیں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی اس کے ہاتھ پیچھے کرنے پر خوش ہو گئی۔جبکہ حوریہ ایک نظر اسے دیکھتی باہر نکل گئی ۔سچ تھا داداسائیں سومرا کو لے کر کچھ بھی کیوں نہ کہیں لیکن حوریہ کو اس کے بدل جانے کا بلکل بھی کوئی یقین نہ تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

گھر میں اس بارے میں کوئی بات نہ ہوئی تھی مقدم کے آنے کے بعد بھی خاموشی ہی چھائی ہوئی تھی وہ خاموشی سے اپنے کمرے میں آیا تھوڑی دیر جانوسائیں کے ساتھ کھیلنے کے بعد سونے کے لئے لیٹ گیا۔

حوریہ تو سارا دن بچوں کے پیچھے بھاگتی ہوئی اس سے پہلے ہی سو چکی تھی۔ جانو سائیں کے سونے کی پرواہ وہ کم ہی کرتی تھی کیوں کہ مقدم ایک بجے آئے یا تین بجے اس میں سونا اپنے باپ کے ساتھ ہی ہوتا تھا۔

حوریہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ آج جو اسرار کا بھائی ان کے گھر آیا ہے اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا لیکن مقدم گاوں سنبھال رہا تھا اسی لئے کہ یہ بات بتانا مناسب نہ سمجھا جبکہ اسے پتہ تھا کہ وہ لوگ دوبارہ اس کے گھر پر کبھی نہیں آئیں گے

صبح ہوتے ہی حوریہ نے سب سے پہلے اس سے کہا تھا کہ آج وہ اپنے بیٹے سے بات کرے گی بہت دن ہو چکے تھے اس نے بہرام سے بات نہیں کی تھی اور مقدم اس سے وعدہ کرتے ہوئے ڈیرے کی طرف جا رہا تھا جب سامنے سے ایک لوٹی پوٹی حالت میں عورت کو آتے دیکھا۔

اسے دیکھتے ہی مقدم نے اپنی نظریں پھیر لیں۔ جبکہ حوریہ اس عورت کو دیکھتے ہوئے فوراہی دروازے کا پردہ اتار کر اس کے اوپر ڈالنے لگی۔

سائیں میں لٹ گئی۔۔۔ سائیں۔۔ کردم سائیں کو بلائیں۔۔ مجھے انصاف چاہیے وہ داھاڑیں مار مار کر روتی اونچی اونچی آواز میں کہہ رہی تھی جب کہ اس کی آواز سن کر حویلی کے ملازموں کے ساتھ ساتھ حویلی کے سارے لوگ بھی یہاں جمع ہو چکے تھے

---

حوریہ کے علاوہ حویلی کے سب لوگ یہاں موجود تھے۔ نازیہ رضوانہ دادا سائیں سب اس عورت کو انصاف دلانے کے لیے پنچایت میں آئے تھے جو انصاف کے دہائیاں دیتے ہوئے ان کی حویلی میں کھڑی اپنا حق مانگ رہی تھی اس کا

کہنا تھا کہ وہ اس راستے سے گزر رہی تھی جب ایک آدمی نے اس پر حملہ کیا اور اسے بے آبرو کرنے کے بعد دھمکیاں دی کہ اگر اس نے یہ بات کسی کو بتائی۔ اس کے حق میں بہتر نہیں ہو گا۔ اور نہ ہی وہ کوئی عام انسان ہے۔ اپنے مجرم کا نام اس نے پنچایت میں سب کے سامنے بیان کرنے کا فیصلہ کیا تھا سارا گاؤں اس کے ساتھ اس کی حالت دیکھ کر کوئی بھی اندازہ لگا سکتا تھا کہ اس پر کیا قہر ٹوٹا ہے۔

گاؤں والوں کا کہنا تھا کہ اس کے مجرم کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے گا جو ایک عزت کے لٹیرے کے ساتھ کیا جاتا ہے اور یہ اصول تو صدیوں سے بنا تھا کہ اس گاؤں میں کسی بھی عورت کو بے پردہ کرنے کی سزا اس پر پتھروں کی برسات ہے جب تک اس کی روح پرواز نہ کر جائے تب تک گاوالے اس پر پتھروں کی برسات جاری رکھتے تھے۔

نور کے ساتھ ہونے والے ظلم کی سزا بھی شاہ سائیں نے یہی سنائی تھی۔ اور پھر ان کے نواسے حیدر شاہ نے اسے عزت کی چادر دے کر ایک نئی زندگی دی تھی۔ لیکن یہاں جو معصوم زندگی ان کے سامنے لوٹی کھڑی تھی اس کے لیے کوئی حیدر شاہ آئے گا بھی یا نہیں وہ نہیں جانتے تھے لیکن فیصلہ ہو چکا تھا مجرم کی سزا کا بس اس لڑکی کا قف ٹوٹنا باقی تھا۔ کہ کب وہ اپنے مجرم کا نام لیکر اسے سزا کا حقدار بناتی ہے۔

مقدم شاہ کے ڈیرے پر نہ آنے کی وجہ بتا چلتے ہی اسرار اور اس کے دو ساتھی بھی پنچایت میں ہی آ گے۔

مقدم نے جب پوچھا کہ بتاؤ کون ہے وہ شخص جس نے تمہارے ساتھ جانوروں سے بدتر سلوک کیا تو وہ عورت نہ جانے کتنی دیر خالی نظروں سے پنچایت میں موجود ہر شخص کو دیکھتی رہی پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس نے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا

اس سے پہلے کہ مقدم کچھ سمجھ پاتا گاؤں والوں نے ہاتھ میں موجود پتھر اسرار پر برسانے شروع کر دیے۔

جب کہ اب وہ عورت چلا چلا کر کہہ رہی تھی کہ اسرار ہے اس کا مجرم جس نے اسے بے آبرو کیا اور یہ کہا کہ وہ کوئی عام شخص نہیں بلکہ شاہ حویلی کا داماد ہے کوئی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا مقدم نے آگے بڑھ کر انہیں روکنا چاہا لیکن دادا سائیں نے اسے روک دیا

رک جائے مقدم سائیں مجرم کی سزا وہی ہے جو ہم نے تجویز کی ہے اس میں کوئی ردوبدل نہیں ہو گا کسی کے لیے نہیں انصاف آج بھی انصاف ہے کوئی بھی عورت اپنی ذات پر اتنا بڑا الزام نہیں لگائے گی سچائی ہم سب کے سامنے ہے ہم کبھی اس بات کو نہیں مانتے کہ ایک عورت اپنی عزت کے لیے اتنا بڑا جھوٹ بول سکتی ہے وہ عورت سچ بول رہی ہے اس کی حالت چلا چلا کر بیان کر رہی ہے۔

دادا سائیں نہ جانے ابھی کیا کہہ رہے تھے جب قریب سے ہی ایک عورت کی آواز آئی

کچھ دن پہلے ڈیرے کے قریب سے گزرتے ہوئے اس شخص نے مجھے بھی پریشان کرنے کی کوشش کی۔نہ عمر کا لحاظ ہے اسے نہ ہی احترام نام کی کوئی چیز ہے مجھ بڑھیا کو دیکھ کر ایسے گندے اشارے دے رہا تھا کہ میں شرمندہ ہو کر رہ گئی شاہ سائیں ایک عمر رسیدہ عورت کی آواز سن کر مقدم مزید پریشان ہو گیا۔

جی سائیں ڈیرے کے قریب سے تو عورتوں کا گزرنا بھی ناممکن سا ہو گیا ہے جب سے یہ آدمی ڈیرے پر رہ رہا ہے تب سے ہی اس کی نیت گاؤں کی عورتوں پر ٹھیک نہیں ہم تو خود آج آپ کے پاس اس آدمی کی شکایت لے کر آ رہے تھے کے اس نے اتنی گھٹیا حرکت کر دی ایک اور آدمی نے گواہی دیتے ہوئے کہا اب شک کی کوئی گنجائش ہی نہیں تھی

گاؤں کے وہ لوگ جن پر اعتبار کرنا سب سے آسان تھا وہیں اس کے خلاف تھے

جبکہ اسرار چلا چلا کے اپنی بے گناہی ثابت کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن گاؤں میں کوئی بھی اس کے ساتھ نہیں تھا سب اس پر۔ پتھروں کی برسات کر رہے تھے اس کا جسم لہولہان ہونے لگا۔ لیکن انسانیت کی کوئی امید ہے یہاں سے نظر نہ آئی۔

تھک ہار کر اس نے چلانا چھوڑ دیا مقدم بنار کے حویلی کی طرف چلا آیا ہے اسے اس وقت وہاں رکنا دنیا کا سب سے مشکل کام لگ رہا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

حوریہ کافی دیر بہرام سے باتیں کرتی رہی۔ جو اسے اپنی واپسی کی خبر سناتے ہوئے اتنا ہوش تھا کہ میلوں دور بیٹھی اس کی ماں بھی اس کی خوشی کو محسوس کر سکتی تھی۔

اس کی خوشی کی اصل وجہ تو وہ بھی جانتی تھی آج صبح ہی کردم سائیں کے ہاں بیٹا پیدا ہوا تھا اور یہ بات وہاں بہرام تک بھی پہنچ چکی تھی صبح کا اجالا پھیلتے ہی جنید شہر کے لئے نکل چکا تھا۔

جبکہ حوریہ کو یہ بات مقدم لوگوں کے جانے کے بعد پتہ چلی تھی۔

اس وقت وہ بے چینی سے سب کی واپسی کا انتظار کر رہی تھی حویلی والوں کے لیے ایک بہت بڑی خوشخبری تھی

لیکن حوریہ اندر ہی اندر یہ سوچ کر بھی بہت پریشان ہو رہی تھی کہ نہ جانے اس عورت پر کیا بیتی ہو گی یہاں سے نکلنے سے پہلے حوریہ نے مقدم سے کہا تھا کہ اس عورت کو انصاف ضرور دلایئے گا۔ اس عورت کی حالت اس پہ ہوئی ظلم کو بیان کر رہی تھی اسے دیکھتے ہوئے حوریہ کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے وہ چلا چلا کر دہائیاں دے رہی تھی کہ اگر کردم شاہ ہوتا اسے انصاف دلانے کے لیے کوئی بھی حد پار کر جاتا آج وہ مقدم سمجھا کا انصاف دیکھے گی۔

اور مقدم شاہ اسے حویلی سے کوئی بے سہارا عورت بنا کر نہیں بلکہ اپنی بہن کا درجہ دے کر لے کر گیا تھا اور اپنی بہن کو انصاف دلانے کے لیے مقدم شاہ بھی کوئی بھی حد پار کر جائے گا۔

نہ جانے کون تھا وہ درندہ صفت انسان جس نے اس عورت کا وہ حال کر دیا۔ یہ عورت ان کے لئے کوئی انجان نہیں بلکہ سامنے والے گاوں کی ایک سرکاری ٹیچر تھی۔ جو ہر روز انہیں راستوں کو پار کر کے آگے جاتی تھی۔

حویلی میں سے کوئی ملازم بھی موجود نہ تھا ہر کوئی شاہ سائیں کا فیصلہ سننے گیا تھا اس وقت اس عورت کی حالت اتنی خراب تھی کہ سب کو ہی اس پر ترس آ گیا۔

حوریہ جانو سائیں کے کپڑے بدل کر ابھی باہر آ کر بیٹھی تھی کہ جب کوئی حویلی میں داخل ہوا اس نے سامنے دیکھا تضمیر آنکھوں میں ہوں اس لئے اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں وہ اسے گھورتے ہوئے بولیں کل بھی وہ اسے ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا حوریہ کا دل چاہا کہ کہیں چھپ جائے اور اب بھی یہ شخص سب کی غیر موجودگی میں یہاں آ گیا تھا۔

آپ سے ملنے آیا ہوں آپ کو بتانے آیا ہوں کہ جب سے آپ کو دیکھا ہے میری نیت خراب ہو گئی ہے آپ پر اور اب یہ نیت اتنی خراب ہو چکی ہے کہ جب تک آپ کو حاصل نہ کر پاؤں یہ ٹھیک نہیں ہو گی وہ بنا کسی بہانے کے اس پر اپنا اصل دکھانے لگا۔

یہ تو حوریہ کل ہی سمجھتی تھی کہ یہ انسان کس قدر گھٹیا ہے لیکن یہ الگ بات تھی کہ ایسے شخص سے بالکل خوف نہیں آ رہا تھا ڈر خوف وہاں ہوتا ہے جہاں کچھ غلط ہو اور حوریہ غلط نہیں تھی ہاں لیکن یہ شخص اپنے انجام تک آج ضرور پہنچنے والا تھا

تم جانتے بھی ہو میں کون ہوں مقدم شاہ کی بیوی ہوں میں زندہ زمین میں گاڑ دے گا تمہیں اگر اسے یہ پتہ چلا تو اب بھی وقت ہے چلے جاؤ یہاں سے کیونکہ تم مقدم شاہ کو نہیں جانتے وہ مجھ پر کسی کی نظر برداشت نہیں کرتے اور کہاں تم اپنا گھٹیا پن دیکھانے یہاں آ گئے ہو اگر زندہ رہنا چاہتے ہو تو چلے جاؤ ورنہ زندہ تو رہو گے لیکن جینے کے قابل نہیں رہو گے۔

ہاہاہاہا حوریہ جی بڑا یقین ہے بڑا مان ہے آپ کو اپنے شوہر پر لیکن آپ کا شوہر تو وہاں پنچایت میں بیٹھا فیصلہ سنا رہا ہے ۔جب تک وہ یہاں آئے گا تب تک تو میں اس گاؤں کی حدوں کو پار کر جاؤں گا لیکن اس سے پہلے مجھے مقدم شاہ کی بیوی چاہیے

اگر چاہو تو میرا ساتھ دے سکتی ہو کسی کو کچھ پتہ نہیں چلے گا ورنہ آج صبح صبح اس عورت کا حال تو تم نے دیکھا ہی تھا اس سے بدتر حال ہو گا تمہارا لیکن مجھے پتا ہے کہ تم بہت سمجھدار ہو وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کے قریب آیا اور اس کا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا حوریہ نے ایک زناٹے دار تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا وہ غصے سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔

تیری یہ اوقات کے تو مجھ پر ہاتھ اٹھائے اگلے ہی لمحے وہ حوریہ کو بالوں سے پکڑ تا اس کا دوپٹہ اس سے الگ کرنے لگا لیکن اس سے پہلے ہی اسے باہر کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دیں

حوریہ کے چہرے پر ایک مغرور مسکراہٹ آئی

لو آ گیا تمہارا باپ وہ اسے دیکھتے ہوئے باہر کی طرف بھاگی جبکہ اس کا دوپٹہ صغیر کے ہاتھ میں ہی رہ گیا۔

ایک پل کے لیے صغیر کانپ کر رہ گیا جب اس نے اس کا کچھ نہیں بگاڑا تھا تب وہ اس کے پیچھے ایا تھا اور اس سے پولیس کے حوالے کر کے ہی دم لیا تھا یہاں تو وہ آیا ہی اس کی بیوی کو برباد کرنے کی نیت سے تھا یقیناً وہ اسے جان سے مار دے گا۔

حوریہ روتے ہوئے اپنا وجود مقدم کے سینے میں چھپا گئی تھی تھوڑی دیر پہلے والی بہادری مقدم کو دیکھتے ہی کہیں دور جا سوئی تھی۔

ایک منٹ سے بھی کم وقت لگا تھا مقدم کو یہ ساری صورت حال سمجھنے میں وہ حوریہ کو ایک طرف کرتے ہوئے صغیر کی طرف بڑھا جو وہاں سے بھاگنے کی مکمل تیاری میں تھا تیری اتنی ہمت کے تو میرے گھر میں میری غیر موجودگی میں میری بیوی پر غلط نظر ڈالے۔

وہ ایک ہی جست میں اسے پکڑ تا زمین بوس کر چکا تھا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے اسے بری طرح سے پیٹنے لگا حوریہ دور کھڑی خاموشی سے یہ نظارہ دیکھ رہی تھی۔ اگر آج مقدم کو آنے میں ذرا سی دیر ہو جاتی تو شاید وہ مقدم کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتی۔

تو نے میری بیوی پر غلط نظر ڈالی بے غیرت انسان تو جینے کے قابل نہیں ہے میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا تو نے میری حوریہ کو چھونا چاہا ان ہاتھوں سے وہ اس کے ہاتھوں کی انگلیوں کو پیچھے کی طرف کرتا اسے چلانے پر مجبور کر گیا اس وقت وہ کوئی پاگل ہی لگ رہا تھا پنچایت میں کیا ہوا تھا کیا نہیں اس کے ذہن سے بالکل نکل چکا تھا اسے بس یہ پتا تھا کہ یہ شخص اسے اس کی حوریہ کو بے آبرو کرنے جا رہا تھا۔

جب کے صغیر کسی بھی طرح اس کے کی پکڑ سے نکل کر یہاں سے بھاگ جانا چاہتا تھا۔ لیکن بھاگنا اتنا بھی آسان نہ تھا وہ جتنا اس کی پکڑ سے نکلنے کی کوشش کرتا مقدم اسے اتنی بری طرح سے جکڑ لیتا اور لاتوں اور گھسوں سے اس کی حالت بگاڑ دیتا اس کی انگلیوں کی دو ہڈیاں ٹوٹ چکی تھی۔ جس کی تکلیف اسے چلانے پر مجبور کر رہی تھی۔

لیکن اسے اپنی موت تک باتیں محسوس ہوئی جب مقدم نے دیوار پر لگی شکاری بندوق کو اس کے سینے کی طرف پھیر لیا

۔

مقدم سائیں مجھے معاف کر دو مجھ سے غلطی ہو گئی میں مر کر بھی دوبارہ اس طرف نہیں دیکھوں گا۔ ہو روتے ہوئے بولا

تم دیکھنے کے قابل ہی نہیں رہو گے کیونکہ تم زندہ ہی نہیں بچو گے مقدم ٹریگر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے کہ وہ گولی چلا تھا جانو سائیں جو اپنی ماں کو بری طرح سے روتے ہوئے اور باپ کو لڑتے ہوئے دیکھ رہی تھی بری طرح سے رونے لگی ہے اس کا دھیان ذرا سا اس پر ہٹ اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ اسے دھکا مارتے ہوئے باہر دروازے کی طرف بھاگا مقدم اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے سے دبوچ کر ایک بار پھر سے پیٹنے لگا

صغیر کو اپنی موت اپنے قریب نظر آنے لگی حوریہ کو بھی یقین تھا کہ وہ آج اسے نہیں چھوڑے گا لیکن جب اس کا جسم پوری طرح سے زخموں سے چور ہو گیا اور وہ بالکل بے جان ہو کر زمین پر گر گیا تو حوریہ کو آگے بڑھنا پڑا۔ جبکہ مقدم اب بھی اسے پاگلوں کی طرح پیٹ رہا تھا

بس کر دیں مقدم سائیں وہ مر جائے گا حوریہ نے بے بسی سے کہا جب مقدم نے قہر آلود نظر سے اس کی طرف دیکھا وہ سہم کر پیچھے ہٹی اس شخص کی جان بچانا حوریہ کے بس سے بھی باہر تھا۔

جب حویلی کے ملازم بھاگتے ہوئے حویلی میں داخل ہوئے

اور اس شخص کو مقدم سے چھڑوانے لگے۔

جو ایک بہت مشکل کام تھا شاید اس شخص نے زندہ بچنا تھا۔ ملازم سے بڑی مشکل سے مقدم سے جھگڑا کر گھسیٹتے ہوئے باہر لے گئے

جبکہ مقدم نے اگلے ہی لمحے حوریہ کو تھام کر اپنے سینے سے لگایا جو اس کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

وہ جانتی تھی اگر آج مقدم وقت پر نہ آتا تھا پھر بھی وہ اس شخص کو اپنا کچھ نہیں بگاڑ نہیں دیتی وہ اب کوئی بے بس بے سہارا لڑکی نہیں تھی۔ اگر مقدم وقت پر نہیں پہنچتا اور وہ اس کا مقابلہ نہیں کر پاتی تو یقیناوہ اپنے آپ کو ختم کر لیتی لیکن مقدم کے علاوہ اپنے آپ کو کسی کو چھونے نہ دیتی۔ کتنی دیر اس کے سینے سے لگی روتی رہی جب کہ مقدم کی نظر اب بھی اس دروازے کی طرف تھی جہاں سے اس کے ملازم گھستے ہوئے باہر لے کر گئے تھے۔

حوریہ میری جان رونا بند کرو سب کچھ ٹھیک ہے کچھ بھی نہیں ہوا ہے ادھر دیکھو میری طرف اس کے رونے میں کمی نہ آتے تھے پر مقدم نے اسے مخاطب کیا۔

اف یہ کیا حالت کر لی ہے اپنی چلو جاؤ جلدی سے تیار ہو جاؤ ہم شہر جا رہے ہیں کر دم سائیں کے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے۔ یہ وعدہ کرتا ہوں تم سے کہ آج کے بعد کبھی تمہیں یہاں اکیلا نہیں چھوڑوں گا یہاں کیا میں تمہیں کبھی کہیں اکیلا نہیں چھوڑوں گا۔ بس ایک بار میری یہ غلطی معاف کر دو میں ایک اچھا شوہر نہیں ہوں حوریہ اگر مجھے آنے میں دیر ہو جاتی ۔۔۔ مقدم نے کچھ بولنا چاہا سے پہلے حوریہ اس کے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھ چکی تھی۔

ایسا ممکن ہی نہیں ہے مقدم سائیں کہ حوریہ کو ایک سانس بھی مشکل سے آیا مقدم شاہ کو خبر نہ ہو۔وہ ایک پتھر سے اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے بولی۔ آج جو اس کے ساتھ ہونے والا تھا وہ شاید ہی کبھی بلا پاتی لیکن صغیر اپنے انجام تک ضرور پہنچے گا۔یہ وہ جانتی تھی کہ مقدم اس بات کو اتنی آسانی سے جانے نہیں دے گا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

دل کب سے روٹھی بیٹھی تھی اسے اپنا بھائی پسند نہیں آیا تھا جو کردم کی گود میں تھا اس وقت وہ کب سے اسے دیکھے جا رہی تھی کردم اس پر کم اور بچے پر زیادہ دھیان دے رہا تھا اور یہی بات وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی

اس نے تو یہ بھی کہہ دیا تھا کہ باہر جو واچ مین کا لا موٹا ہے یہ بے بی اس کو دے دی ہمیں نہیں چاہیے۔

وہ اپنے باپ کو بانٹنے کے لئے ہر گز تیار نہ تھی۔جبکہ کردم اور دھڑکن دونوں ہی اس کی جیلسی کو نوٹ کر چکے تھے۔

کردم کو پنچایت کی ساری بات پتہ چل چکی تھی اس نے بس اتنا ہی کہا تھا کہ انصاف سب کے لئے برابر ہے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا یہ گناہ گار کون ہے۔اور اسے مقدم کے فیصلے پر فخر ہے۔ایسے شخص کا یہی انجام ہے جو اس نے فیصلہ کیا ہے اسی لئے مقدم کو اس گلٹ میں رہنے کی ضرورت ہر گز نہیں ہے۔

کردم کافی دیر تک دل کا روٹھا ہوا لہجہ محسوس کرتا رہا پھر بچے کو دھڑکن کے حوالے کرتا وہ دل کی طرف متوجہ ہو گیا اب وہ نئے بے بی کے لئے اپنی جان سے پیاری بیٹی کو اگنور نہیں کر سکتا تھا۔

---

دادا سائیں آپ کو اس طرح سے اچانک فیصلہ نہیں سنانا چاہیے تھا گاؤں والوں کو اتنا جذباتی نہیں ہونا چاہیے تھا اسرار کو بولنے کا موقع تو دینا چاہے تھا مجھے شک نہیں یقین ہے کہ وہ بے گناہ تھا۔

مقدم ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی شہر سے واپس آیا تھا بے شک وہ سب کے سامنے یہ سب کچھ بلکل نارمل برداشت کر رہا تھا لیکن یہ بھی سچ تھا کہ یہ فیصلہ اسے پسند نہیں آیا تھا

مقدم شاہ کچھ سننے اور کچھ کہنے کا موقع نہیں تھا اور نہ ہی کچھ بچا تھا اس گاؤں میں یہ اصول صدیوں سے چلا آتا ہے کہ آبرو لوٹنے والے کا یہی انجام ہوتا ہے۔

وہ اسرار شاہ ہمارا نام لے کر ہمارے گاؤں میں تباہی مچا رہا تھا کیا تم نے ان گواہوں کی گواہی نہیں سنی تھی کیا تم نے اپنے کانوں سے نہیں سنا تھا کہ وہ آج ہی کردم سائیں کے پاس جانے والے تھے اسرار کی حقیقت بتانے کے لئے۔

کاش وہ لوگ پہلے چلے جاتے تو اس عورت کے ساتھ اتنا ظلم نہ ہوتا اس کے شوہر نے اسے طلاق دے دی ہے کیونکہ اس کا کہنا ہے کہ وہ عورت اب اس کے قابل نہیں رہی زندگی برباد ہو چکی ہے اس عورت کی دو معصوم بچے تھے اس کے

کیا اسرار کی موت کے بعد تم اس عورت کو اس کا حق واپس دلا سکتے ہو ہم اپنی پوتی کے نام پر اگر اسرار کے حق میں بولنے کی کوشش کرتے تو ہم انسان ہونے کا حق کھو دیتے اسرار نے گناہ کیا تھا۔

کیا عورت کی آنکھوں کا درد نہیں دیکھا تھا تم نے۔۔۔۔۔۔!کیا اس کا پھٹا لباس نہیں دیکھا تھا تم نے۔۔۔۔۔!کیا اسے درندگی کا نشانہ بنانے کے بعد اسرار کے چہرے پر شرمندگی نظر آئی تھی تمہیں۔۔۔۔!

یہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی کس طرح سے پنچایت میں چلا آیا کیونکہ اسے یہ گمان تھا کہ وہ عورت چاہے کچھ بھی کر لے لیکن وہ ہمارے گھر کا داماد ہے تو ہم اسے کچھ نہیں کہیں گے مقدم شاہ اگر اسرار شاہ کی جگہ تم ہوتے تو تمہاری بھی یہی سزا ہوتی۔

کیونکہ اس عورت کی حالت دیکھنے کے بعد ہمیں نہ تو کسی کی گواہی کی ضرورت تھی اور نہ ہی کسی ثبوت کی اور گاؤں والے جانتے ہیں کہ ایسے مجرم کے ساتھ کیسا سلوک کیا جاتا ہے۔

ہم اس بارے میں مزید کوئی بات نہیں کرنا چاہتے۔ گاؤں والے لوگ بہت پریشان ہیں جا کر انہیں خوشخبری سناؤ کے کردم سائیں کے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے اس نے افسوس سے دادا سائیں کی طرف دیکھا

دادا سائیں ایک انسان کی جان چلی گئی ہے مر چکا ہے اسرار آپ اپنی پوتی کو کیا جواب دیں گے ایک بار سوچیں تو سہی اگر وہ بے گناہ ہوا تو تو کیا جواب دیں گے یہ گاؤں والے کیا جواب دینگے جن کے ہاتھوں میں پتھر تھے

ہم کسی کے جواب دہ نہیں ہیں مقدم شاہ وہ اپنی غلطی کی سزا بھگت رہا تھا۔ اس بار اس کے انداز پر دادا سائیں غصے سے بولے

پھر غلطی گناہ اور گناہگار مجھے بس یہ بتایئے کیا آپ نے ثابت کیا تھا کہ وہ گناہگار ہے۔ ایک بار موقع تو دیا ہوتا اسے کچھ کہنے کا مقدم التجا کر رہا تھا اسرار کو اس طرح اسے اپنی آنکھوں کے سامنے مرتے دیکھنا اس کے بس میں نہ تھا اسی لئے وہ اسے وہاں سے چلا آیا

کیا یہ تھا اس کے گاؤں کا انصاف کے دوسرے فرد کو صفائی کا موقع نہ دیا جائے دوسرا فراق اپنی صفائی میں ایک لفظ تک نہ بیان کر سکے کیا یہ تھا ان کا انصاف گاؤں والے سارے تو پہلے ہی خلاف ہوئے بیٹھے تھے کیوں کہ یہ بات تو مقدم پہلے ہی سمجھ چکا تھا کہ ان کے یہاں پہنچنے سے پہلے ہی گاؤں کے لوگوں میں یہ بات پھیل چکی ہے کہ اسرار ڈیرے پر لڑکیوں اور عورتوں سے بد تمیزی کرتا ہے گاؤں والے تو پہلے ہی بھرے پڑے تھے نہ کسی کو بولنے کا موقع دیا اور نہ ہی

اسرار کو کوئی صفائی بیان کرنے دی اس عورت کے لبوں پر اسرار کا نام آتے ہی وہ اس پر پتھروں کی برسات کرنے لگے مقدم چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکا

اور کچھ بھی نہ سہی کاش وہ اسے ایک بار صفائی کا موقع ہی دے دیتا ممکن ہے یہ سب کچھ اس نے ہی کیا ہوا اگر اس کا بھائی اتنا گھٹیا اور گرا ہوا ہو سکتا ہے کہ اس کی حوریہ پر گندی نظر ڈال سکتا ہے تو وہ اس سے بھی اچھی امید نہیں رکھتا تھا

لیکن بنا اسے صفائی کا موقع دیئے موت کے گھاٹ اتار دینا کوئی انصاف نہیں تھا اور مقدم نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ کبھی بھی ان کے اس رواج کا حصہ نہیں بنے گا دادا سائیں ٹھیک کہتے تھے یہ سب کردم کے کام ہیں لیکن کردم کے سرپنچ ہونے کے باوجود گاؤں میں اس طرح کی ناانصافی تو وہ بھی کبھی برداشت نہ کرتا

کہہ دیجئے گا اپنے گاؤں والوں سے دادا سائیں کہ اگر اسرار بے گناہ ثابت ہوا تو اس گاؤں کا ایک ایک شخص سویرا اور اس کے بچوں کے پیر پکڑ کر معافی مانگے گا جس کے ہاتھ میں پتھر تھا ہر کوئی اس پتھر کا حساب دے گا۔

اور اس وقت سویرہ کے ساتھ یہ مقدم شاہ کھڑا ہو گا بے شک اس وقت مجھے آپ کے اس قانون کے خلاف ہی کیوں نہ جانا پڑے۔ لیکن سویرا کو انصاف میں ضرور دلاؤں گا۔

اور جہاں تک بات ہے اسرار کے بھائی کی تو جو ہاتھ اس نے میری حوریہ کے دوپٹے پر ڈالا تھا اس ہاتھ کو جڑ سے کاٹ آیا ہوں میں وہ غصے سے کہتا باہر کی طرف جانے لگا

کیا تمہیں یقین ہے کہ حوریہ کے ساتھ وہ حرکت کرنے والا وہی تھا دادا سائیں کے الفاظ نے اس کے پاوں کو جکڑا

میری حوریہ خود پر ایسا ہی الزام کیوں لگائی گی وہ بنا لحاظ چلایا تھا

وہی ہم کہنا چاہتے ہیں مقدم سائیں ایک عورت کبھی اپنے آپ پر اپنی ذات پر اتنا بڑا الزام نہیں لگائے گی

اگر تمہاری حوریہ خود پر یہ الزام نہیں لگا سکتی تو ٹیچر بھی ایک شریف خاندان کی شریف لڑکی تھی ایک معصوم سا دو سال کا بیٹا تھا اس کا ساڑھے تین سال کی بیٹی تھی شوہر تھا گھر بار تھا کیوں اپنا بسا بسایا گھر اجاڑے گی وہ۔ کیوں اپنے گھر برباد کرے گی۔

جس طرح سے تمہاری حوریہ سچی ہو سکتی ہے اسی طرح سے وہ عورت بھی سچی تھی اگر ہم تم سے پوچھیں کیا حوریہ کی گواہی کے بعد تم نے صغیر سے پوچھا تھا کہ اس نے ایسا کیا ہے یا نہیں۔۔۔ تو تمہارا کیا جواب ہو گا۔

گناہ گار کو سزا دی جاتی ہے مقدم اس کے ساتھ وقت گزاری نہیں کی جاتی دادا سائیں اسے سمجھاتے ہوئے بولیں اور غصے سے اندر چلے گئے جبکہ مقدم کو اب بھی یہی لگ رہا تھا کہ اس کا یہ فیصلہ غلط ہے

وہ اسرار کے بہت قریب رہا تھا اسرار کبھی اتنی گھٹیا اور گری ہوئی حرکت نہیں کر سکتا تھا اسرار اسے پہلے کبھی ایسا لگا تھا اور نہ ہی وہ اس بات پر یقین کر سکتا تھا کہ اسرار اس طرح کا ہو سکتا ہے لیکن پھر اس کے بھائیوں کی گھٹیا حرکت جو بھی تھا جیسا بھی تھا حوریہ کبھی جھوٹ نہیں بول سکتی تھی بس یہی ایک وجہ تھی جو مقدم کو ذہنی طور پر اس بات کو قبول کرنے کے لئے اکسا رہی تھی کہ شاید اسرار حرکت کر سکتا ہے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

حویلی میں قہر ٹوٹا تھا جوان بیٹے کی موت پر آنسو بہانے کے ڈرامے کرتی عورت سویرا کو اس وقت ناگن کے سوا کچھ نہ لگ رہی تھی اسے دیکھ کے وہ سوچتی تھی کہ اسی طرح سے اس نے مقدم اور حوریہ کی زندگی میں آگ لگانے کی کوشش کی تھی وہ بھی کبھی اسی عورت کے جیسی تھی۔ اندر سے کچھ اور باہر سے کچھ اور

یہ سارا ڈرامہ تو دولت کے لیے ہو رہا تھا جو اسرار نے ڈیڑھ سال پہلے دائم کے نام کی تھی۔ اور اب دائم اور سویرا کے سامنے اچھے بننے کا ڈرامہ بھی صرف اسی لیے ہی ہو رہا تھا کہ دائم کو باتوں میں بہلا کر اس کی نظروں میں اچھے بن جائیں اور وہ ان لوگوں پر یقین کرے کم از کم چھ سال تک ہاں وہ چھ سال تک اس ڈرامے کو مسلسل کرتے رہنے کے لئے تیار تھے کیوں کہ یہاں سوال دولت کا تھا

صغیر تو آدھ مری حالت میں کمرے میں پڑا تھا اسے تو پتہ تک نہ تھا کے باہر کیا کھیل رچا جا رہا ہے وہ تو اندر ہی اندر اپنی پلاننگ کر رہا تھا کہ کس طرح سے مقدم کو راستے سے ہٹا کر وہ حوریہ کو حاصل کرے حوریہ کا غرور توڑنے کے لئے کوئی بھی حد پار کرنے کو تیار تھا حوریہ کے الفاظ اس وقت بھی اس کے کانوں میں گونج رہے تھے

اپنا بازو وہ اٹھانے کے قابل نہیں تھا لیکن اپنا بازو ہاتھ کے بغیر دیکھتے ہوئے وہ چیخیں مار مار کے رونے لگا۔ اس ہاتھ کو کاٹتے ہوئے اسے مقدم شاہ کے الفاظ یاد آئے

مقدم شاہ حوریہ کو چھونے والا ہر ہاتھ دھڑ سے الگ کر دے گا۔ اور اس نے ایسا ہی کیا تھا اس کا بھائی اسے حوصلہ دے رہا تھا وہ کبھی معذور نہیں ہو گا اس کی ماں اور اس کا بھائی ہر قدم پر اس کے ساتھ ہیں اس کا اچھا علاج کروائیں گے۔

ڈاکٹر نے کہا تھا اس ہاتھ کی جگہ نیا ہاتھ تو نہیں لگ سکتا تھا لیکن پلاسٹک کے ہاتھ سے کام چلانا ہو گا۔ پلاسٹک کا ہاتھ سوچتے ہوئے صغیر کو مقدم شاہ سے نفرت محسوس ہو رہی تھی اس کی وجہ سے آج وہ معذور ہو گیا۔ وہ ساری زندگی کے لیے صرف ایک ہی ہاتھ استعمال کر سکتا تھا ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ پلاسٹک کا ہاتھ لگا دیا جائے گا لیکن وہ ناکارہ ہو گا کسی کام کا نہیں۔

اور اس کی زندگی میں اس سے بڑا دکھ اور کیا تھا کہ اب معذوری اس کا مقدر بن چکی تھی باہر سے شور کی آواز اندر تک آ رہی تھی جس سے وہ اریٹیٹ ہو رہا تھا ان کی پلاننگ کامیاب ہوئی تھی گاؤں میں پہلے ہی وہ یہ باتیں پھیلا چکے تھے کہ اسرار ایک عیاش انسان ہے اور اس کی گندی نظر گاؤں کی عورتوں پر ہے

وہ تقریبا گاؤں کے ایک ایک عورت اور مرد کے دماغ میں یہ بات ڈال چکے تھے کہ اسرار اچھا انسان نہیں ہے اور یہ کرنے میں ان کی مدد کسی اور نے نہیں بلکہ گاؤں کے ہی کچھ لوگوں نے کی تھی جنہیں پیسے کی ضرورت تھی وہ لوگ بہت جلد ہی گاؤں کے حالات سے واقف ہو چکے تھے

انہوں نے صرف انہی لوگوں کو چنا تھا جو پیسوں کی ضرورت پوری کرنے کے لیے فی الحال کچھ بھی کرنے کو تیار تھے گاؤں میں اسرار کے خلاف بات پھیلانے کے بعد انہوں نے ان لوگوں کو بھی خرید لیا۔ تاکہ وقت پر گواہی دے سکے

اب وہ لوگ تو کچھ نہیں بولیں گے لیکن اصل مسئلہ تو اس عورت کا تھا جس کا شوہر جذبات میں آ کر اسے طلاق اور بچوں کو اس سے الگ کر چکا تھا اب تو اس عورت کے پاس کچھ نہیں بچا تھا جس سے وہ اسے بلیک میل کرتے۔ اب وہ عورت مقدم کے سامنے سچائی بول سکتی تھی

مقدم شاہ کو اگر یہ پتہ چلا کہ اس عورت کے ساتھ زیادتی کرنے والا اسرار نہیں بلکہ منیر تھا تو یقیناً مقدم شاہ نے اسے زندہ زمین میں گھاڑ دینا تھا۔

وہ عورت صبح سویرے سکول کے لیے جا رہی تھی اس کے ساتھ اس کی ننھی سی بچی بھی تھی

اس عورت کو اپنی ہوس کا شکار بنانے کے بعد ان لوگوں نے اس بچی کو اغوا کر لیا اور عورت سے کہا کہ اس کے ساتھ ہونے والے اس زیادتی کا الزام اسرار کے سر ڈالے گی۔ وہ خود لٹ چکی تھی بچی کی جان نہیں داو پر لگا سکتی تھی اپنی اولاد کی خاطر مجبور ہو گئی

اور مقدم شاہ کے گھر جا کر اپنے اوپر ہونے والے ستم کی داستان حرف حرف سنا دی

لیکن اندر سے چیخ چیخ کر ضمیر کہہ رہا تھا کہ کاش اسرار کی جگہ منیر کا نام لے سکتی اس کی وجہ سے ایک بے گناہ اس کے سامنے موت کے گھاٹ اتر گیا لیکن وہ کچھ نہ کر سکی

لیکن اسے تو اس کے کیے کی سزا وقت پر ہی مل گئی اس کا شوہر اپنے دونوں بچوں کو لے کر اسے طلاق دے چکا تھا اب اس عورت کے پاس کچھ بھی نہیں بچا تھا ممکن تھا کہ وہ عورت مقدم شاہ کے پاس جا کے اپنے جرم کا اقرار کر لے۔ اور اگر ایسا ہوا تو مقدم شاہ ان دونوں کو زندہ نہیں چھوڑے گا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

دن تیزی سے گزر رہے تھے اس واقعہ کو دس دن گزر چکے تھے وہ اس دن سے ہی مقدم نے دادا سائیں سے بات کرنا چھوڑ دیا تھا۔

دادا سائیں نے اس سے کہا تھا کہ اگر تمہیں اسرار سچا لگتا ہے تو اس کی سچائی کو ثابت کرو مقدم میں تو اتنی ہمت بھی نہ تھی کہ وہ سویرا کے گھر تعزیت کے لئے ہی چلا جاتا۔

لیکن بس یہی سوچ کر خاموش ہو جاتا کہ وہ کیسے سچ ثابت کرے گا اور وہ عورت جھوٹ کیوں بولے گی جو سب کچھ کھو چکی ہے اور سویرہ وہ اس سے سوال کرے گی کیا تمہیں اسرار شاہ سوری ایسا لگتا تھا اور اس کے پاس صرف ایک ہی جواب تھا

نہیں۔

ہاں اس کا جواب نہیں تھا اسے یقین تھا اس طرح کی گھٹیا حرکت اسرار زندگی میں کبھی نہیں کر سکتا لیکن۔ وہ اس عورت کا کیا کرتا ہے جس کی حالت چیخ چیخ کر اسرار کو گناہ گار ثابت کر رہی تھی پچھلے کچھ دنوں سے وہ مسلسل ہمت جمع کر رہا تھا کہ وہ سویرہ کے پاس جائے لیکن وہ چاہ کر بھی ہمت نہیں کر پا رہا تھا۔

گاؤں میں خوشیوں کا سماں تھا کردم کے بیٹے کو گھر لے آیا گیا تھا اور اپنے گھر کی خوشیوں میں مقدم بھی بہت خوش تھا پر حوریہ اکثر پریشان رہنے لگی تھی شاید وہ مقدم کی پریشانی سے واقف تھی وہ کسی سے کچھ شئر تو نہیں کرتا تھا لیکن اندر ہی اندر بہت زیادہ پریشان تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

آج بہرام واپس آنے والا تھا پیپرز بہت اچھے ہوئے تھے آج وہ لوگوں اسے پورے چھ ماہ کے بعد دیکھنے والے تھے ۔اپنے بیٹے کو دیکھنے کے لئے حوریہ بھی ائیر پورٹ گئی تھی وہ جب یہاں سے گیا چھوٹا بچہ لگتا تھا لیکن جب اب سات ماہ کے بعد واپس آ رہا تھا وہ کوئی نوجوان لڑکا لگنے لگا اس کا لائف سٹائل چینج ہو چکا تھا

ہوسٹل میں لڑکوں کے ساتھ رہتے ہوئے اس کے لائف سٹائل میں بہت سارے چینجز آئی تھی۔اس کی فلائٹ اب بھی پانچ دن بعد ہی آنے والی تھی لیکن دل نے فون پر اس سے کہا کہ کوئی اس سے پیار نہیں کرتا اب سب کے سب نئے بے بی سے پیار کرتے ہیں۔

جس پر بہرام نے اس سے کہا کہ وہ اس سے بہت پیار کرتا ہے اور اس پیار کو ثابت کرنے کے لئے ہی دل نے شرط رکھی تھی کہ اسے جلدی آنا ہو گا جس کے بعد وہ مقدم سے ضد کرنے لگا کہ اسے جلدی آنا ہے اور اس کی ضد کے سامنے ہارتے ہوئے ہی مقدم نے اسی جلدی واپس بلا لیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

آج بہت دنوں کے بعد مقدم نے حوریہ کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھی تھی شاید بیٹے کے آنے کی خوشی کچھ زیادہ ہی تھی اسے اسی طرح سے خوش چھوڑتے ہوئے وہ گاؤں کی طرف آیا تھا۔۔۔

ندی کے قریب پہنچا ہی تھا جب اسے اپنے پیچھے سے کسی عورت کی آواز سنائی دی۔

کبھی اس عورت کو دیکھتے ہوئے مقدم اور کردم کو خوشی ہوتی تھی کہ یہ ان کے گاؤں کے بچوں کو ایک نئی دنیا کی طرف لے کے جا رہی ہے لیکن آج جب اتنے دنوں کے بعد بھی اسے انہیں پھٹے ہوئے کپڑوں اور اسی پردے کی چادر میں دیکھ کر مقدم کو افسوس ہوا تھا کیا وہ لوگ اسے انصاف دلا گئے تھے کیا یہ تھا اس کا انصاف کہ اس کے ساتھ درندگی سے بدتر سلوک کرنے والا موت کے گھاٹ اتر چکا تھا جب کہ وہ زندہ لاش بنی پاگلوں کی طرح اسی گاؤں میں گھومتی تھی

اس کے تو بھائی بھی اسے ٹھکرا چکے تھے کہ جیسے اس کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا اس میں اسی کا قصور ہو

میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں وہ اس کے قریب آ کر پوچھنے لگا

کیوں کہ یہ تو وہ بھی جانتا تھا کہ جو انصاف گاوں والوں نے کیا ہے اس کے بعد بھی اس عورت کو کوئی انصاف نہیں ملا

مقدم سائیں آپ میرے لئے کچھ نہ کریں میرے ساتھ جو کچھ بھی ہو رہا ہے میرے گناہ کا صلہ ہے میں اپنوں کی ٹھکرائی ہوئی ہوں کیوں کہ ایک برباد عورت کے سر پر کوئی ہاتھ نہیں رکھ سکتا۔ پر مجھے تو میرے شوہر سے بھی کوئی گلا نہیں کسی مرد میں اتنا ضرف نہیں ہوتا کہ وہ ایک لوٹی ہوئی عورت کو قبول کرے۔ لیکن یہاں میں نے آپ کو کسی اور بات کیلئے روکا ہے

مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے مقدم سائیں مجھ سے بہت بڑا گناہ ہو گیا اور میرا گناہ اتنا بڑا ہے کہ شاید آپ بھی مجھے معاف نہ کریں اسی لیے تو اللہ نے بھی مجھے معاف نہیں کیا اور میں دربدر بھٹک رہی ہوں

تم کیا کہنا چاہتی ہو پلیز بتاؤ مجھے مقدم کو ایسا لگا کہ یہ راز اس کے لیے سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے اور اسے یہ بات پتہ نہ چلی تو وہ کبھی اپنے آپ کو معاف نہیں کر پائے گا اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ فیصلہ مقدم نے نہیں سنایا تھا یہ سب گاؤں والوں کا جذباتی پن تھا اور دادا سائیں کا ایک پرانا اصول جس کے حساب سے عزت کے لٹیروں کو یہی سزا دی جاتی تھی

اسرار شاہ سوری بے قصور ہے میرا گناہ گار منیر شاہ سوری ہے مقدم کی سماعتوں سے اس کی آواز ٹکرائی جیسے کسی نے اس پر سور پھونک دیا ہو مطلب کے ایک بے قصور اس کی وجہ سے مارا گیا۔

وہ سرپنچ بننے کے قابل نہیں تھا دادا سائیں کا فیصلہ بالکل ٹھیک تھا دادا سائیں کے سامنے پنچایت میں اس نے سرپنچ بننے سے انکار کر دیتا وہ اپنے آپ سے نظریں نہی ملا پا رہا تھا اس کی وجہ سے ایک بے قصور شخص مارا گیا۔ اس کے دماغ میں

بس ایک ہی بات بار بار گھوم رہی تھی کہ وہ اپنے خدا سے کبھی نظریں ملا پائے گا۔ جس نے اس کے ایک نیک بندے کو بے موت مار دیا۔

---

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے گھر میں قدم رکھنے کی سکون نہیں ملا میرے بیٹے کو ختم کر کے اسے موت کے گھاٹ اتار کر اس کی زندگی چھین کر کہ اب یہاں تک آ گئے ہو منیر اور صغیر کی ماں تقریبا بھاگتے ہوئے دروازے تک آئی تھی اور مقدم وہیں روکنا چاہا شاید ارادہ اسے گھر نہ داخل ہونے کا تھا۔ اسی لئے دروازے پر ہی اسے روکتے ہوئے خاصہ بلند آواز میں بولی۔ اور اب خاموشی سے اسے گھور کر دیکھ رہی تھی کہ آخر یہ کچھ بول کیوں نہیں رہا۔

دیکھیں میں آپ سے کوئی بات نہیں کرنے آیا یہاں میں صرف اور صرف سویرا سے ملنے آیا ہوں تو بہتر ہو گا کہ آپ میرے راستے میں نہ آیئے میرے ساتھ پولیس آئی ہے باہر کھڑی ہے آپ کے بیٹے کو گرفتار کرنے کے لیے۔

اور اس کا جرم آپ کو بتانا مجھے بالکل اچھا نہیں لگے گا کیونکہ آپ شرمندہ ہو جائیں گی۔ لیکن آپ کو یہ ضرور بتاؤں گا کہ آپ کے بیٹے منیر کی وجہ سے آپ کا بیٹا اسرار مارا گیا۔ آپ کے بیٹے کو میں نے یا گاؤں والوں نے نہیں آپ کے بیٹے کی سازش نے مارا ہے۔

مقدم پر سکون لہجے میں اس عورت کو دیکھتے ہوئے بولا جب کہ پولیس کا نام سن کر اس کی آواز بھی کم ہو چکی تھی اب اس کے بیٹے نے کیا کر دیا تھا کہ پولیس ان کے دروازے تک آ چکی تھی ابھی اسے جیل سے نکلے ہوئے بمشکل تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا اور آخر اس بار اس نے کوئی ایسی غلطی کر دی کہ اسے دوبارہ پولیس سٹیشن جانا پڑ رہا ہے۔ باہر آواز سنتے

ہوئے سویرا بھی اٹھ کر باہر آ گئی مقدم کو دیکھ کر وہ کچھ بھی نہیں بولی نہ کوئی گلہ نہ کوئی شکوہ بس خاموش نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

جب اسے اس کے پیچھے کردم آتا نظر آیا۔

سویرا خاموشی سے آگے بڑھتے ہوئے کردم کے سینے پر اپنا سر رکھ چکی تھی وہ آنسو جو پچھلے بائس دن سے اس کی آنکھوں کو نم تک نہ کر سکے کردم کے سینے سے لگی وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی شاید اسے بتانا چاہتی تھی کہ اس کا سب کچھ برباد ہو چکا ہے اس کے اس طرح سے شدت سے روتے ہوئے مقدم کو ایک بار پھر سے شرمندگی نے آگھیرا

سویرا ہمیں معاف کر دو ہم سے غلطی ہو گئی معاملہ اتنا نازک تھا کہ ہم چیزوں کو سنبھال ہی نہ سکے اس عورت کی حالت اتنی خراب تھی کہ جسے دیکھتے ہوئے انسانیت بھی رو پڑتی گاؤں والوں نے کچھ بھی کہنے سننے کا موقع نہیں دیا لیکن گاؤں میں اعلان ہو چکا ہے کہ اسرار بے گناہ تھا گاؤں والے شرمندہ ہیں۔ یہ سوچ کے کہ ایک سازش کے تحت وہ لوگ استعمال ہو گئے۔

میں نے پورے گاؤں میں اعلان کر دیا ہے کہ میں تمہیں لے کر آ رہا ہوں تمہیں یہاں ان لوگوں کے بیچ میں رہنے کی ضرورت نہیں ہے تم چاہیے مجھے ساری زندگی معاف نہ کرو لیکن یہاں ان کم ظرف لوگوں کے بیچ میں نہیں رہنے دوں گا کردم کی بات ادھوری تھی جب اسے مقدم کی آواز سنائی دی

اس کی بات سن کر سویرہ نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے اپنے آنسو صاف کرنے لگی اپنی غلطی کا کفارہ ادا کرنا چاہتے ہیں آپ مقدم سائیں اس کی ضرورت نہیں ہے موت اور زندگی تو اللہ کے ہاتھ میں ہے اگر اسرار کا ہم سے بچھڑنا اسی طرح سے لکھا تھا تو تقدیر کا لکھا میں یا آپ بدل نہیں سکتے

ہمیں موت اور زندگی کے معاملے میں کسی پر کوئی اعتراض یا ناراضگی کا اظہار نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ ہمارے بس میں نہیں تھا اسرار ہمارے بیچ نہیں رہے وہ ہمیشہ میری اچھی یادوں میں رہیں گے لیکن آپ کی زندگی میں دوبارہ آکر میں آپ کی زندگی میں کوئی مشکل پیدا نہیں کرنا چاہتی۔

وہ انتہائی صبر سے بولی شاید اندر ہی اندر گھوٹ کر وہ ان بائیس دنوں میں اپنے شوہر کی جدائی پر صبر کر چکی تھی۔

سویرہ تمہارے وہاں رہنے سے میری زندگی میں کوئی مشکل نہیں آئے گی پلیز سمجھنے کی کوشش کرو میں تمہیں یہاں نہیں رہنے دے سکتا یہاں تمہاری اور تمہارے بچوں کی زندگی خطرے میں ہے یہ دولت کے لئے کتنا گر سکتے ہیں تم اچھے سے سمجھتی ہو وہ ساتھ کھڑی عورت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا جو اس طرح سے اپنی حقیقت پر گھبرا کر پیچھے ہٹی۔

وہ تو اونچی آواز میں بول رہی تھی کہ سویرا باہر آئے اور انہیں باتیں سنا کر گھر سے دھکے مار کر نکالے لیکن یہاں تو سب کچھ الٹا ہی ہو رہا تھا اتنے دنوں سے وہ مسلسل سویرا کی دلجوئی کرنے میں مصروف تھی اور یہاں سویرا کتنے آرام سے ان لوگوں سے باتیں کر رہی تھی۔ اور اسرار کی موت کو تو اس نے قسمت کا لکھا قرار دے دیا۔

اب اسے گھبراہٹ ہو رہی تھی باہر کھڑی پولیس کی گاڑیاں دیکھ کر وہ تو شکر ہے کہ منیر گھر پر نہیں تھا منیر کو تو وہ لوگ آج صبح ہی یہاں سے امریکہ بھیج چکے تھے صغیر نے اتنی جلد بازی سے منیر کو یہاں سے کیوں بھیجا یہ تو ان کی ماں بھی نہیں جانتی تھی لیکن صغیر نے کہا تھا کہ اس کا جانا بہت ضروری ہے

اب آپ ہمارا منہ کیا دیکھ رہی ہیں منیر کو بلائیں کردم انتہائی غصے سے بولا کہنے کو گاؤں میں یہ معاملہ رفع دفع ہو چکا تھا گاؤں میں اس عورت کی اتنی بے عزتی ہو چکی تھی کہ اب وہ اس معاملے میں اسے ڈالنا ہی نہیں چاہتے تھے وہ ایک پڑھی لکھی خوبصورت عورت تھی اور مقدم نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ اس کی زندگی کو سنوارے گا

مشکل تھا لیکن ناممکن نہیں وہ عورت کو اس کیس سے دور بھی چکا تھا اور جلد ہی اس کے شوہر پر مقدمہ کر کے اس کے دونوں بچوں کو اس عورت کے حوالے کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

جب کہ منیر کا کیس وہ پولیس میں دینے والے تھے اتنی بڑی ناانصافی کے بعد کردم نے یہی فیصلہ کیا تھا کے گاؤں کے چھوٹے موٹے معاملات کو حل کرے گا لیکن اس طرح کے سنگین معاملات سیدھے عدالت میں جائیں گے ایسے معاملات کے لئے کوئی پنچایت نہیں بیٹھائی جائے گی اور نہ ہی اس طرح سے ناانصافی سے کام لیتے ہوئے گاوں میں فیصلے کیے جائیں گے۔

گاؤں والوں کو کردم کا یہ فیصلہ بہت برا لگا تھا لیکن وہ اپنی غلطی پر شرمندہ تھے جبکہ وہ گواہان جو کہ وہاں گواہی دے رہے تھے وہ گاؤں سے کہیں غائب ہو چکے تھے کردم نے انہیں ڈھونڈنے کے لئے بھی کہا تھا تاکہ جھوٹی گواہی دینے پر انہیں سخت سے سخت سزا ملے

اور اس وقت وہ دونوں سویرا کو یہاں سے چلنے پر مجبور کر رہے تھے بہت مشکل سے وہ سویرہ کو گاوں چلنے پر منا پائے تھے کیونکہ منیر نے آج نہیں تو کل تو پکڑے ہی جانا تھا اس پر یہ مقدمہ اب ساری عمر چلتے رہنا تھا کیونکہ اس مقدمے سے مقدم کا ہاتھ نکالنے کا کوئی ارادہ نہ تھا وہ اسے جہنم سے بھی ڈھونڈ کر نکالنے کا ارادہ رکھتا تھا

جب کہ صغیر اب تک بستر سے اٹھنے کے قابل نہ تھا۔

وہ سویرا کو منا کر اپنے ساتھ لے آچکے تھے جبکہ اس گھر کو بند کرنے کا حکم بھی جاری کر چکے تھے جتنا جلدی ہو سکے اپنا انتظام کر لیں جب تک دائم بڑا نہیں ہو جاتا تب تک اس کی جائیداد کا ایک پرسنٹ بھی استعمال کرنے کا حق کسی کو نہیں اپنی بازی اپنے آپ پر ہی الٹتے دیکھ کر وہ عورت بین کرتی رونے لگی جس کی پرواہ کیے بغیر سویرا اپنے بچوں کو لے کر گاؤں آ گئی۔

آج سے چوداسو سال پہلے یہی گاؤں والے سویرا کو جان سے مار دینا چاہتے تھے جب ان لوگوں کو یہ پتہ چلا تھا کہ وہ کردم کو مارنا چاہتی تھی جو محض ایک غلط فہمی تھی حیدر کا مقصد حوریہ کو جان سے مار دینا تھا کہ وہ اپنا بدلہ پورا کر سکے حوریہ کے باپ کا دشمن تو ان کا پورا گاؤں تھا لیکن وہی سے کچھ لوگوں نے یہ خبر گاؤں میں پھیلا دی کہ سویرہ نے حوریہ کے ساتھ ساتھ کردم کو مارنے کی کوشش کی ہے وہ حویلی میں سب کی دشمن ہے۔

یہ سچ تھا کہ اس وقت حویلی میں کوئی بھی اس کا سگا نہ تھا وہ ہر کسی سے نفرت کرنے لگی تھی اسی لئے کچھ بھی کر گزرنے کو تیار تھی لیکن آج اس کی حویلی میں واپس قدم رکھتے ہوئے اس نے سب لوگوں کو دیکھا نازیہ اور رضوانہ تو منہ پھیر کر چلی گئی حوریہ باہر ہی نہیں آئی تھی جبکہ دھڑکن اس کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

مقدم کو حوریہ سے ایسی امید ہر گز نہ تھی اسے لگا تھا کہ اس کے اس فیصلے میں کھڑی اس کا ساتھ ضرور دے گی۔

یہاں آنے سے پہلے ہی کردم نے اعلان کر دیا تھا کہ وہ سویرا کو گاوں واپس لائے گا اور اس سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کی جائے گی اور نہ ہی پرانی کسی بات کا ذکر ہو گا لیکن پھر بھی اگر کسی نے بھی سویرہ کو بری نظر ڈالی تو کردم پنچایت چھوڑ دے گا۔ کیوں کے اب وہ سویرا کو احمد شاہ کی بیٹی بنا کر نہیں بلکہ گاؤں کے سرپنچ کی بہن بنا کر رہا تھا۔ اور

یہی وجہ تھی کہ سویرا کی آمد پر سارا گاؤں خاموش تھا اگر کردم کو ہی اس سے کوئی مسئلہ نہ تھا تو گاؤں والوں کا اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں بنتا تھا۔

دادا سائیں اپنی جگہ اس سے شرمندہ تھے اس کی آمد پر وہ خاموش تھے کہنے کو کچھ تھا ہی نہیں کتنی آسانی سے وہ اس کا سہاگ چھین چکے تھے اس کے معصوم بچوں کو یتیم کر چکے تھے۔

جب کہ گھر کے بچے دائم اور معصوم معذور زینب کو دیکھ کر پہلے تو ان کی طرف آئے دائم کو بھی جانو سائیں دل اور چھوٹا بے بی بہت اچھے لگے لیکن دائم نے اپنے ہم عمر کسی کو نہ دیکھتے ہوئے بہرام کی طرف ہاتھ بڑھایا جسے وہ تھامنے کی بجائے اگنور کر چکا تھا۔

وجہ بس اتنی سی ٹھی کہ مقدم نے مسکرا کر اس کا یہی ہاتھ تھام کر اسے اس کا کمرہ دکھایا تھا جب سے بہرام یہاں آیا تھا اس نے اپنے باپ کے چہرے پر اپنے لیے اتنی شفقت نہیں دیکھی تھی جتنی کے دائم کے لیے ابھی تک تو وہ ٹھیک سے مقدم سے مل تک نہیں پایا تھا کہ وہ کسی اور کو لے آیا مقدم بہرام کی اس بات کو نوٹ کرتے ہوئے اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں دائم سے بات کرنے کا اشارہ کئے جسے وہ نظر انداز کر کے حوریہ کے پاس چلا گیا۔

مقدم کو اس کی یہ حرکت بہت بری لگی لیکن اگلے ہی پانچ منٹ میں وہ اس کمرے سے نکل کر دوبارہ ان کے پاس آیا اور دائم کی گود میں موجود جانو سائیں کو کھینچنے والے انداز سے اس سے لیا اور دل کو اندر آنے کا اشارہ کرتے ہوئے چلا گیا مطلب صاف تھا کہ وہ اس انجان سے اپنے گھر کے کسی بچے کو بات نہیں کرنے دے گا۔ دائم کو بھی اس کا رویہ بہت عجیب اور برا لگا اسی لئے خاموشی سے بنا کچھ کہے اٹھ کر سویرا کے پاس آ بیٹھا۔ اور زینب سے کھیلنے لگا۔

جو نہ تو اس کی کوئی بات سمجھتی تھی اور نہ ہی اسے پہچانتی تھی بس کھلی آنکھوں سے اسے دیکھتے رہی۔کاش وہ سمجھ پاتی کہ اس کے بھائی کو اس کی کتنی ضرورت ہے۔جب وہ پیدا ہوئی تھی تب دائم کو یہی لگتا تھا کہ اب اس سے کبھی بھی اکیلے نہیں رہنا پڑے گا اگر آج اس کا باپ زندہ ہوتا تو شاید اگلے سال تک وہ بھی ٹھیک ہو جاتی وہ اسے امریکا لے کر جا کر اس کا علاج کروانے والا تھا لیکن اب ایسا ممکن نہیں تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

حوریہ تم کم از کم اس کے پاس جا کر تعزیت تو کر سکتی ہو اب وہ پہلے جیسی نہیں رہی وہ بدل گئی ہے تم کمرے سے باہر تک نہیں نکلی تمہیں پتا ہے اماں سائیں اور پھوپو سائیں نے اس کے ساتھ کتنا برا رویہ رکھا ہے۔

سویرا کے لیے نہ سہی لیکن میرے لیے تو تم یہ کر سکتی ہو نا پلیز وہ رات کمرے میں آیا تو حوریہ کو کمرے میں اکیلے اداس بیٹھے دیکھا اسی لیے اسے سمجھانے کے لیے اس کے قریب آ بیٹھا

مقدم سائیں آپ کو پتہ ہے پچھلے بائیس دن سے آپ مسلسل صرف اسرار اور سویرا کی باتیں کر رہے ہیں ہمارا بچہ واپس آیا ہے کچھ دنوں میں اس کا نکاح ہے کیا آپ اس عورت کو تھوڑی دیر کے لئے اگنور نہیں کر سکتے آپ سے غلطی ہوئی اس کا کفارہ ادا کرنے کے لئے آپ اس کو یہاں لے لیں تو آئے ہیں اور میں کچھ بھی نہیں بول رہی نہ آپ سے نہ سویرا سے میں آپ کے اس فیصلے کا احترام کر رہی ہوں نا پلیز اس سے زیادہ مجھ سے کسی چیز کی امید نہ رکھے

باہر نکلے اپنے اس گلٹ سے اپنے بچوں کو دیکھیں جانو سائیں صبح سے آپ کو دیکھنے کے لئے بے چین ہے بہرام چھ سات ماہ کے بعد واپس آیا ہے نجانے اسے آپ سے کتنی باتیں شیئر کرنی ہو گی اور آپ کو سویرا کی پڑی ہے وہ اس سے کہتی اٹھ کر باہر چلی گئی

جبکہ مقدم اپنا رویہ نوٹ کر رہا تھا وہ تو اپنے بچوں کو نظر انداز نہیں کر رہا بس وہ اس فیصلے کو لے کر پریشان تھا اس سب کو سوچ کر اسے ایسا لگ رہا ہے کہ یہ سب کچھ اس کی غلطی کی وجہ سے ہوا ہے جس کے لئے وہ سب کچھ ٹھیک کرنا چاہتا ہے

وہ کچھ سوچتے ہوئے بیڈ پر بیٹھی ہوئی جانو سائیں کی طرف متوجہ ہوا جو کب سے اسے اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی اس کے دیکھنے پر ہی وہ مسکرا کر اسے اپنی باہوں میں اٹھاتا اٹھ کر ان کے کمرے کی طرف چلا آیا جس وقت وہ حوریہ کی گود میں اپنا سر رکھے اس سے مقدم کی شکایتیں کر رہا تھا

اسے دیکھتے ہی اپنا منہ پھیر حوریہ میں چھپنے لگا۔

میرا ہیر وناراض ہے مجھ سے ایک ہی لمحے میں وہ اس کا بازو کھینچ کر اسے اپنے ساتھ لگا چکا تھا کہ بہرام ابھی تک نخرے دکھانے کے موڈ میں تھا

یار یہ اچھی بات ہے ایک تو جناب کی فرمائش پوری کروں اوپر سے نخرے بھی اٹھاؤں لیکن کیا ہے نخرے تو میں نے کبھی تیری ماں کے نہیں اٹھائے تیرے کیا اٹھاوں گا۔ وہ اسے خود میں بھینچتے ہوئے لاڈ سے بولا۔ تو حوریہ کو اس پر ترس آنے لگا

مقدم سائیں خدا کا خوف کریں ایک ہی بیٹا ہے میرا اس کے شدت سے بھوپور لاڈ پر وہ تڑپ کر بولی۔

میرا ابھی ایک ہی نمونہ ہے مقدم اب بھی باز نہ آیا

بابا سائیں نمونی نظر نہیں آتی آپ کو وہ جانو سائیں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے شرارت سے بولا

خبر دار جو میری جانو سائیں کو نمونی کہا۔ وہ نمونی نہیں میری شہزادی ہے نمونہ صرف تو ہے جانو سائیں کے دونوں گال چوم کر وہ باپ کے پیار پر وہ کھلکھائی جبکہ مقدم ایک بار پھر سے جھگڑنے لگا۔ جس پر بہرام بھی اب جوش میں آکر اس کا مقابلہ کر رہا تھا۔

جبکہ حوریہ اپنے بیٹے کا ساتھ دے رہی تھی اور جانو سائیں ہاتھ میں پکڑے ہوئے سوفٹ ٹوئے کو بہرام کو مار رہی تھی تاکہ اپنے باپ کو بچا سکے

دائم کی آج دوپہر میں وہ مقدم سے اچھی خاصی دوستی ہو چکی تھی اسی لیے نیند نہ آنے پر وہ اس کے کمرے کے باہر آیا جب سے کمرے میں نہ پا کر وہ بیرام کے کمرے کی طرف آیا تھا لیکن ان چاروں کو آپس میں ہنستا کھیلتا دیکھ کر وہ الٹے قدم وہیں سے واپس آگیا وہ ان کے ہر سنل مومنٹس میں انفٹر نہیں کرنا چاہتا تھا۔

لیکن ان کو اس طرح سے خوش دیکھ کر اسے اپنے باپ کی بہت یاد آرہی تھے وہ بھی تو ان سے اسی طرح سے محبت کرتا تھا کتنا بھی مصروف کیوں نہ ہوتا لیکن رات کو ان کے ساتھ وقت ضرور گزارتا تھا۔

لیکن اب اس کا باپ نہیں رہا تھا ہاں ماں تھی وہ خاموشی سے اپنی ماں کے کمرے میں چلا گیا جہاں وہ زینب سے نجانے کون سی باتیں کر رہی تھی۔ اسے دیکھتے ہی سویرہ نے فوراً مسکرا کر اسے اپنے پاس بلایا جس پر وہ اس کی گود میں سر رکھ کر زینب کے ساتھ کھیلنے لگا۔

اماں سائیں بڑی اماں سائیں ہمارے ساتھ کیوں نہیں آئیں اسے اس وقت اس عورت کی یاد آرہی تھی جو ہمیشہ اس کا خیال رکھتی تھی

بیٹا وہ ملتان کے رہنے والے ہیں اس طرح سے ہمارے ساتھ یہاں نہیں آسکتی ان کا اپنا گھر ہے جیسے انہوں نے سنبھالنا ہے اب ہمیشہ تو تمہارا خیال نہیں رکھ سکتی نا۔ سویرا اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے بولی جس پر دائم کچھ بھی نہ بولا

اماں سائیں مجھے بہرام اچھا نہیں لگا۔ وہ دن میں بھی اسے یہ بتانا چاہتا تھا اب کہنے لگا۔

دائم ایسا نہیں کہتے وہ تمہارا بھائی ہے۔ شاید تم نئے ہو نا تمہیں جانتا نہیں ہے اس لئے اس طرح سے روڈ بیہیو کر گیا۔ آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو جائے گا تم سب دوست بن جاؤ گے پھر میرا بچہ اکیلا نہیں رہے گا۔ تم ان بچوں کو تھوڑا وقت دے دو سب سے اچھی سے بات کرو دیکھنا سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا سویرا اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتی محبت سے سمجھا رہی تھی۔ جبکہ بہرام کے رویئے کو وہ بھی نوٹ کر چکی تھی شاید وہ بھی مقدم کی طرح ہی تھوڑا موڈی طبیعت کا تھا جو اچھا لگتا اس سے بات کرتا جو اچھا نہیں لگتا اسے اگنور کر دیتا جس طرح سے آج دائم کو کر گیا تھا۔

---

رضوانہ اور نازیہ سویرا کو بالکل بھی کوئی اہمیت نہیں دے رہیں تھیں وہ باہر آکر بیٹھتی بھی تو وہ اسے اس طرح سے نظر انداز کر دیتیں جیسے وہ وہاں موجود ہی نہ ہوں سویرا کو ان کی یہ باتیں بری نہیں لگ رہی تھی بلکہ وہ تو اپنے آپ کو اسی سب کے قابل سمجھتی تھی حوریہ تو اس سے ایک بار نہیں ملی تھی گھر میں بہرام اور دل کے نکاح کی تیاریاں چل رہی تھی جس سے لے کر حوریہ بہت زیادہ مصروف تھی

جبکہ دھڑکن تو آپنے نیو بون بے بی کو سنبھال سنبھال کے ہلکان ہو چکی تھی جو اس کے ہوتے ہوئے مسلسل روتا اور کردم کے ہوتے ہوئے مسلسل ہنستا تھا اس کے دونوں بچے ہی اس کے نہیں تھے بلکہ صرف کردم کے تھے ان دونوں کو

صرف باپ ہی چاہیے تھا ماں سے تو کوئی مطلب ہی نہ تھا جب وہ بہت زیادہ رونے لگ تو وہ بھی اسے اٹھا کے حوریہ کی گود میں رکھ آتی اس کا نام کیا رکھنا ہے ابھی تک دل ڈیسائیڈ نہیں کر پا رہی تھی جبکہ وہ ایک ماہ کا ہونے والا تھا

دھڑکن نے کہا کہ دل اگر ڈیسائیڈ نہیں کر پا رہی تو وہ ہی کوئی اچھا سا نام دیکھ کر رکھ دیتے ہیں جس پر کردم نے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ اس کا نام صرف اور صرف دل ہی رکھے گی

دو دن پہلے وہ پوچھ رہی تھی دھڑکن اور دل کے بعد کیا آتا ہے دھڑکن کو تو پھپھڑے اور گردے ہی سمجھ آ رہے تھے لیکن اسے یقین تھا اگر اس نے نام لے لیا تو شاید نہیں یقیناً دل ان دونوں میں سے وہ ایک نام اپنے چھوٹے معصوم سے بھائی کر رکھ دے گی۔

جبکہ گھر میں سب کی ہی کوشش تھی کہ کوئی نہ کوئی نام اسے بتاتے رہے تاکہ دل ان میں سے کوئی اچھا سا نام رکھ لے لیکن نہ جانے اس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا اسے کوئی ایک نام بھی پسند نہیں آیا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

خود سے ہوئی ناانصافی پر دادا سائیں نے پورے گاؤں کے سامنے سویرا اور اس عورت سے معافی مانگ کر اس عورت کو یہاں سے دور بھیج دیا تھا بچوں کا کیس چل رہا تھا جلد ہی وہ بچے حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے کیونکہ بچے انکا باپ بچے دینے کے لئے راضی نہیں تھا اس لئے انہیں یہ قدم اٹھانا پڑا

سویرا دھڑکن کے علاوہ کسی سے بھی زیادہ بات نہیں کرتی تھی ہاں لیکن حوریہ سے اپنے کیے کی معافی ضرور مانگنا چاہتی تھی اسرار کی موت اسی طرح سے لکھی تھی اور قسمت کے فیصلے بدلے نہیں جا سکتے ایسا سویرا کا ماننا تھا لیکن سویرا نے جو کچھ بھی پہلے کیا وہ اس کی غلطی تھی جسکی وہ سے معافی مانگنا چاہتی تھی بس یہی وجہ تھی جو وہ حوریہ کمرے میں آئی

اور کافی دیر اس سے معافی مانگتی رہی حور یہ خاموش نظروں سے اسے دیکھتی رہی لیکن بولی کچھ نہیں اپنی کسی بھی بات کا کوئی جواب نہ پا کر سویرا خاموشی سے اٹھ کر وہاں سے چلی گئی جب کہ اس کی یہ حرکت مقدم کو بہت بری لگی تھی

۔اگر ایک انسان کو اپنی غلطی کا احساس ہے وہ شرمندہ ہے معافی مانگ رہا ہے تو اسے نظر انداز کر کے مزید شرمندگی کی کھائیوں میں نہیں گرایا جاتا۔وہ انتہائی ضبط سے بولا تھا یقیناً سویرا کی یہاں آنے سے لے کر جانے تک وہ دروازے پر ہی کھڑا اس کی ہر بات سن چکا تھا

مجھے کسی کی شرمندگی یا معافی سے کوئی مطلب نہیں ہے وہ عورت میرے باپ کی بھی قاتل ہے اگر آپ کو یاد ہو تو ۔یہاں سب لوگوں سے معافی مانگ کر شرمندگی کے ڈرامے تو کر سکتی ہے لیکن اپنی حقیقت چھپا نہیں سکتی مقدم سائیں وہ آج بھی ویسی ہی یہ سب صرف ڈرامے ہیں بہت جلد اس کی حقیقت گھر میں سب پر کھل جائے گی یہ سب کچھ تو پہلے بھی کر چکی ہے

"حور یہ تیز آواز میں کہتی کمرے سے باہر جانے لگی جب مقدم نے اس کا ہاتھ تھام لیا

حور وہ اپنی غلطی پر شرمندہ ہے تم جانتی ہو وہ کیا کچھ فیس کر چکی ہے کوئی بھی ہمدرد نہیں ہے اس کا یہاں پر کم از کم تم تو تھوڑی سی نرمی دکھاؤ مقدم نہ چاہتے ہوئے بھی سخت ہو گیا

کیوں نرمی میں دکھاؤں کیوں یقین کروں اس پر تاکہ وہ پھر سے وہی سب کچھ کرے اگر آپ کو یاد ہو تو ایک بار وہ مجھے اور آپ کو الگ کرنے کی کوشش کر چکی ہے مقدم سائیں پورا ایک مہینہ اس عورت کی وجہ سے میں آپ سے دور رہی تھی اور میں نہیں چاہتی کہ دوبارہ ہم دونوں میں ایسے کوئی بھی حالات پیدا ہوں

تم بات کو کہاں سے کہاں لے کے جا رہی ہو حور یہ مقدم بھی بلند آواز میں بولا

میں بات کو کہیں نہیں لے کے جا رہی مقدم سائیں لیکن یہ عورت اس گھر میں اسی مقصد سے آئی ہے آپ میری بات لکھ کر رکھ لیں

حوریہ میں اسے زبردستی یہاں لایا ہوں وہ یہاں نہیں آنا چاہتی تھی۔

ہاں تو آپ اس سے لائے ہیں یہاں مجھ سے کسی قسم کی کوئی امید مت رکھیں حوریہ انتہائی بدتمیزی سے بولی جب کے مقدم اسے دیکھ کر رہ گیا اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتا اسے کوئی اور آواز سنائی دی

بابا سائیں ماما سائیں آپ دونوں لڑ کیوں رہے ہیں بہرام دروازے پر کھڑا حیرت سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا آج سے پہلے تو اس نے اپنے بابا کو کبھی بھی اپنی ماں پر چلاتے نہیں دیکھا تھا اور نہ ہی اس کی ماں کی آواز کبھی اتنی بلند ہوئی تھی

بہرام کے سوال کا جواب دیے بغیر مقدم اس کے قریب سے گزر کر باہر چلا گیا جبکہ حوریہ بہرام کو بہلانے کرنے کی کوشش کر رہی تھی کہ وہ صرف بات کر رہے تھے لڑ نہیں رہے تھے لیکن بہرام کو یہ انداز بات کرنے والا تو ہر گز نہیں لگا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

سویرا کو اس گھر میں رہتے پندرہ دن گزر چکے تھے آج بہرام اور دل کا نکاح تھا۔ ساری تیاریاں مکمل ہو چکی تھی۔ بہرام نے نوٹ کیا تھا کہ جب سے یہ عورت اور اس کے بچے ان کے گھر میں آئے تھے تب سے اس کے ماں باپ میں لڑائیاں شروع ہو چکی تھی

اس کی ماں اس عورت سے بات کیوں نہیں کرتی تھی اور اس کا باپ کا اس کے لئے اس کی ماں سے کیوں لڑنے لگا تھا وہ سمجھ نہیں پایا

چھوٹی سی دل کو دلہن کی طرح سجایا گیا وہ دلہن بنے اتنی پیاری اور معصوم لگ رہی تھی کہ کردم بار بار اس کا چہرہ چومتا

جب کہ وہ اپنے چھوٹے سے لہنگے میں بار بار گھوم کر سب کو دکھاتی وہ گڑیا آج ہر کسی کی آنکھوں کا تارا بنی ہوئی تھی

حوریہ اور دائم کی کافی دوستی ہو چکی تھی دائم اکثر حوریہ کے کمرے میں جاتا اور سارا دن وہیں پر گزارتا۔

اسے حوریہ بہت اچھی لگی تھی یہاں تک کہ وہ تو کہہ رہا تھا کہ وہ بڑا ہو کر حوریہ سے شادی کرے گا جس پر حوریہ ہنس ہنس کر پاگل ہو رہی تھی جب کہ مقدم اس کی باتوں پر اسے گھور کر رہ جاتا اب تو وہ کہتا تھا کہ میری بیوی سے دور رہو تم کافی خطرناک انسان ہو

اور یہی وجہ تھی کہ مقدم کے ہوتے ہوئے وہ کبھی حوریہ کے کمرے میں نہیں جاتا تھا دائم کے ماں نے اسے بتایا تھا اس سے غلطیاں ہوئی ہیں جس کے لئے حوریہ اس سے بات نہیں کرتی اس سے ناراض ہے اور اسی بات کو لے کر دائم نے حوریہ سے بات کی تھی کہ اس کی ماں کو معاف کر دے لیکن حوریہ اس کی بات کا کوئی جواب نہ دے سکی

اگر وہ سویرا کی ہر بات کو نظر انداز کر کے اسے معاف کر بھی دیتی تو بھی وہ اس بات نہیں بلا سکتی تھی کہ جس باپ کا لمس وہ محسوس بھی نہ کر پائی وہ اس عورت کے ہاتھوں مارا گیا۔

نکاح کی رسم ادا ہوتے ہی مبارکباد کا شور اٹھا۔ اور اس کے ساتھ ہی دل نے اعلان کیا کہ دو دن کے بعد وہ اپنے بھائی کا نام رکھے گی۔ بالکل اسی انداز میں جس طرح اس کا باپ کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے اعلان کرتا تھا۔

اور اس نے سارے گاؤں والوں کو بھی انوائٹ کر لیا اور کہہ دیا کہ وہ اپنے بھائی کے نام رکھنے پر پارٹی دے گی۔ جس کے لیے سارے گاؤں والوں نے حامی بھر کر کہا کہ سب آئیں گے۔

دل تو ویسے بھی پورے گاؤں والوں کی جان بنی ہوئی تھی۔ پر گھر پر تو پچھلے پانچ سال سے ہی اس کا حکم چلتا تھا۔ ڈنر پر کھانا اس کی پسند کا ہوتا تھا گھر کے پردے اس کی پسند کے ہوتے تھے یہاں تک کہ جو پوچا فرش پر لگایا جاتا تھا اس کا کلر بھی اس کی پسند کا تھا۔

کل تو خود دھڑکن سے کہہ رہی تھی کہ اب سے وہ وائٹ دودھ نہیں پی رہے گی اسے پنک دودھ چاہیے۔

جس پر دھڑکن اور کردم کے مذاکرات جاری تھے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تائی امی سائیں دل اور جانو سائیں کہاں ہیں وہ باہر نکلا تو گھر میں بچوں کا نہ دیکھ کر پوچھنے لگا جبکہ باہر دائم کو اکیلے فٹبال کھیلتے ایک نظر اس کی اطراف دیکھا کہ کہیں جانو سائیں اور دل اس کے آس پاس نہ ہو

صبح جازم سائیں ائے تھے دونوں کو ساتھ لے گئے دو دن بعد ان دونوں کی سالگرہ ہے نہ وہ لوگ شہر جا رہے ہیں شوپنگ کے لئے کہہ رہے تھے کہ جب بہرام جگائے اسے بھی بھیج دینا وہ لوگ دو بجے جائیں گے ابھی بہت وقت ہے آپ بھی چلے جائیں

دھڑکن اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولی

چھوٹے سائیں کو ساتھ لے جاؤں بہرام نے مسکراتے ہوئے اس کی گود میں بچے کو دیکھ کر کہا

نہیں شہزادے یہ تم سے سنبھالا نہیں جائے گا بہت روتا ہے آج تو ویسے بھی چڑا ہوا ہے۔ مقدم لالہ جانے سے پہلے اسے اپنا شدید لاڈ بخش کر گئے ہیں تب سے ہی یہ ہاتھ نہیں آرہا وہنا سے رونے کی وجہ بتاتے ہوئے اسے چپ کرانے لگی۔

جبکہ بہرام ان دونوں کو الجھے دیکھ کر باہر چلا گیا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ہیلو بہرام آو فٹبال کھیلتے ہیں روز کی طرح دائم نے آج بھی ایک ناکام کوشش کی اس سے دوستی کرنے کی۔

لیکن نہ جانے بہرام کے دماغ میں کیا چل رہا تھا وہ اس کے پاس آیا اور پھر بنا کسی لحاظ کے بولا

تمہاری اتنی اوقات ہے کہ تم میرے ساتھ کھیلو۔ میرے باپ کے ٹکڑوں پر پل رہے ہو اور مجھ سے دوستی کرنا چاہتے ہو مجھ سے دل سے اور جانو سائیں سے بارہ فٹ کے فاصلے پر رہا کرو۔ اور اپنی اس ٹوئے کے ساتھ ہی کھیلو تو بہتر ہو گا جس طرح سے ٹوئز ہوتے ہیں نا بے جان بالکل ایسی ہی ہے تمہاری بہن۔ میرے بابا سائیں کی نرمی کا ضرورت سے زیادہ فائدہ اٹھا رہے ہو تھوڑی سی شرم کرو اور میرے گھر سے نکلو ورنہ دھکے مار کے نکالاوں گا رات رضوانہ کی باتیں اس کے ذہن میں بری طرح سے گردش کر رہی تھی جب اس نے اسے یہ بتایا کہ سویرا کا مقصد اس کے ماں باپ کو الگ کرنا تھا یہاں تک کہ اس عورت نے اس کی ماں کو قتل کرنے کی سازش کے تھی

پہلے وہ اسے نفرت نہیں کرتا تھا لیکن کل رات کے بعد وہ اس سے انتہائی نفرت کرنے لگا تھا اور اس کے بچوں سے بھی مقدم قسے تقریباً روز ہی سمجھا تھا کہ دائم سے اچھے سے بات کرو ایک تو اس سے اپنے باپ کا دائم کے ساتھ

لاڈلا برداشت نہیں جارہا تھا اور اوپر سے وہ اس عورت کے بچے تھے جو اس کے ماں باپ کو الگ کرنا چاہتی تھی اس کی ماں کو مارنا چاہتی تھی یہ سوچتے ہوئے ہی بہرام کو اس سے نفرت ہونے لگی

یہی وجہ تھی کہ اپنے ذہن میں آئیں ہر بات کے ساتھ ساتھ رضوانہ کے الفاظ کا استعمال کر کے وہ دائم کو اس کی اوقات یاد کرا رہا تھا اس نے دائم سے یہ بھی کہا تھا کہ اس کی اوقات اس گھر میں رہنے والے نوکروں سے بھی بدتر ہے

۔

جبکہ دائم اس کے سارے الفاظ پر ایک لفظ بھی نہیں بولا وہ اب بھی اپنی ماں کی بات مان رکھ رہا تھا ورنہ یقیناً اتنی باتیں سننے کے بعد اس کا منہ توڑ دیتا۔ وہ کوئی نہ سمجھ بچہ ہر گز نہ تھا اس وقت وہ جن حالات سے گزر رہا تھا اس کا دماغ بہرام سے بہتر تھا ان حالات کی وجہ سے وہ وقت سے پہلے بڑا ہو رہا تھا اور یہی بات کردم اور مقدم بھی نوٹ کر چکے تھے ایک وجہ یہ بھی تھی اسے زیادہ اہمیت دینے کی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تائشہ کے گھر وہ ہمیشہ اکیلے اور پیدل ہی جاتا تھا ابھی وہ راستے میں ہی تھا جب اسے ایسا محسوس ہوا کہ اس کے پیچھے کوئی آرہا ہے اس نے مڑ کر دیکھا تو کوئی بھی نہیں تھا وہ نظر انداز کرتا آگے بڑھنے لگا۔

دائم کو باتیں سنا کر اسے عجیب سا سکون مل رہا تھا لیکن اندر سے برا بھی لگ رہا تھا اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا جو بھی ہوا اس میں دائم کی کوئی غلطی نہیں تھی۔ یہ تو رضوانہ کی باتیں تھی جو وہ اس سے کہہ کر اسے کچھ عجیب لگا تھا لیکن وہ بھی تو اسی کا ہی بیٹا تھا نہ وہ اپنے آپ کو مطمئن کرتا آگے بڑھنے لگا جب اسے پھر سے اپنے پیچھے کو محسوس ہوا

جو کوئی بھی میرے پیچھے ہے شرافت سے آگے آجائے ورنہ میں شرافت پے آیا تو ایک ہڈی بھی نہیں بچے گی اسے یہی لگا تھا کہ پیچھے جازم اور شازم ہوں گے جو اسے تنگ کرنا چاہتے ہیں لیکن جو سامنے آیا اسے دیکھ کر وہ بھی پریشان ہو چکا تھا

کون ہیں آپ اور میرے پیچھے کیوں آرہے تھے بہرام نے پریشانی سے پوچھا اس شخص کو اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

وہ عورت جو تمہارے گھر میں رہ رہی ہے اس کا مقصد تمہارے ماں باپ کو الگ کرنا ہے اسرار سے نکاح سے پہلے وہ مقدم شاہ یعنی تمہارے باپ کے نکاح میں تھی۔ اگر چاہو تو پورے گاؤں والوں سے پوچھ لینا ورنہ اپنے والدین سے پوچھ لو۔

اسرار سے نکاح کے بعد بھی اس عورت کے تمہارے باپ کے ساتھ تعلقات تھے ممکن ہے کہ دائم اور زینب تمہارے بھائی بہن۔۔۔۔۔۔

بکواس بند کرو وہ انتہائی غصے سے دھاڑا

میرا فرض تھا تمہیں حقیقت بتانا اب آگے تم خود بہتر جانتے ہو بعد میں چلتا ہوا واپس پیچھے کی طرف چلا گیا جبکہ غصے کی شدت سے بہرام کا چہرہ سرخ ہونے لگا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ غصے سے کھولتا ہوا اس کے کمرے میں داخل ہوا اور اس نے میرا ہاتھ تھام کر اسے تقریبا گھسیٹتے ہوئے باہر لایا سویرا بہت کوشش کے باوجود بھی اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑوا نہیں پا رہی تھی جب کہ اس کی انتہائی بد تمیزی پر باہر ست آتا مقدم غصے سے اس کے راستے میں کھڑا ہو گیا۔

جب کہ حوریہ اٹھ کر اس کا ہاتھ سویرہ کے ہاتھ سے چھڑانے لگی تھی اس کے غصے کی وجہ سے وہ سمجھ نہیں پا رہے تھے

نکلو میرے گھر سے فورا میں تمہیں اور تمہارے بچوں کو اپنے گھر میں ایک سیکنڈ نہیں رہنے دوں گا دفع ہو جاؤ یہاں سے وہ انتہائی بد تمیزی سے کہتے ہوئے اسے پھر سے نکالنے لگا مقدم کے غصے کی انتہا ہو چکی تھی

بہرام سائیں یہ کیا بد تمیزی ہے وہ غصے سے بولا

میں کہتا ہوں اس عورت کو میرے گھر سے نکالے آپ بابا سائیں ورنہ میں اسے جان سے مار دوں گا۔ وہ چودا سالہ لڑکا اپنے باپ کے سامنے سینہ تانے کھڑا تھا۔

مقدم نے ایک نظر حوریہ کو دیکھا تھا جو اسے روکنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی لیکن شاید وہ سویرہ کا ہاتھ چھوڑنے کو تیار ہی نہ تھا۔

وہ کہنے کو چودا سال کا تھا لیکن کسی چھوٹے معصوم بچے کی طرح بالکل بھی نہ تھا۔ مقدم شاہ سے تو بمشکل دو انچ ہی کم تھا اس نے غصے سے کہتے ہوئے ایک بار پھر سے اپنے باپ کے غصے کی پرواہ کئے بغیر اس کا ہاتھ تھام کر اسے گھر سے باہر نکالنے کی کوشش کی تھی

اور وہ کسی بے جان گڑیا کی طرح اس کے ساتھ کھنچی چلی جا رہی تھی

بہرام سائیں میں آخری بار کہہ رہا ہوں اس کا ہاتھ چھوڑ دو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔اس بار مقدم شاہ کے غصے کی انتہا ہو چکی تھی

کیوں چھوڑ دوں بولیں کیوں چھوڑ دوں کیوں رہنے دوں اس عورت کو اس گھر میں تا کہ آپ میری ماں پر بے جا ظلم ڈھاتے ہوئے اس عورت کے ساتھ عیاشیاں۔۔۔۔۔

بہرام۔۔۔اس بار مقدم کا ہاتھ روکا نہیں تھا اس کے تھپڑ نے اسے نہ صرف ہاتھ چھوڑنے پر مجبور کر دیا بلکہ وہ دو قدم پیچھے جا کے رکا تھا

تم بڑے ضرور ہو چکے ہو بہرام مقدم شاہ لیکن اپنے باپ سے بڑے پھر بھی نہیں ہو۔

مقدم کے غصے اور بہرام کے الفاظ نے دادا سائیں کو بھی کمرے سے نکلنے سے مجبور کر دیا تھا۔

مار دیں بابا سائیں ایک ہی بار جان سے مار دیں لیکن یاد رکھیے گا اگر یہ عورت اور اس کے یہ بچے یا شاید آپ کے ناجائز بچے کہنا زیادہ بہتر رہے گا۔

بہرام۔۔۔اس کی بے لگامی پر حور یہ بھی تڑپ اٹھی تھی

اماں سائیں مجھے بولنے دیجئے اگر یہ لوگ آج شام سے پہلے اس گھر سے دفعہ نہیں ہوئے تو میں پوری حویلی کو آگ لگا دوں گا۔

اور یاد رکھیے گا میں مقدم شاہ کا بیٹا ہوں اور اپنے قول کا پکا میں ایسا کر کے دکھاؤں گا۔میں ان تینوں کی جان لے لوں گا

۔

وہ انتہائی غصے سے سویرہ اور اس کے دونوں بچوں کو گھور رہا تھا جبکہ وہ بے بسی سے اپنے دونوں بچوں کو اپنے ساتھ لگائے کسی مجرم کی طرح کھڑی تھی۔

لیکن اپنی ماں کو بے بس اور خاموش دیکھ کر بارہ سالہ دائم شاہ سوری کا غصہ بھی سر اٹھا رہا تھا اگر اسے اس کی ماں نے خاموش رہنے کہ قسم نہ دی ہوتی تو آج وہ بھی بہرام شاہ کو اس کی اوقات ضرور یاد دلاتا آنے والی رات کس پر کس حد تک بھاری ہو سکتی تھی یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔

رضوانہ پھوپو بہرام کو بڑی مشکل سے مقدم سے بچا کر کمرے میں لے کے آئیں تھیں۔انہیں لگا شاید وہ بہرام کے دل میں اس عورت کی حقیقت بتانے کے لئے غلط الفاظ استعمال کر چکی تھیں

لیکن وہ کہاں جانتیں تھیں وہ ان کی وجہ سے نہیں بلکہ اس آدمی کی وجہ سے یہ سب کچھ کر رہا تھا جب کہ اپنے بیٹے کی اس حرکت پر مقدم اور حوریہ دونوں شرمندہ ہو چکے تھے

---

!مقدم سائیں یہ سب کچھ کیا ہے۔۔۔

ابھی اسے آئے ہوئے دن ہی کتنے ہوئے ہیں کہ آپ اسے واپس بھیجنا چاہتے ہیں۔۔

حوریہ بہرام کی ٹکٹ دیکھ کر بہت پریشان تھی کل ہی وہ اسے واپس لندن بھیج رہا تھا "

تم کیا چاہتی ہو کہ میں انتظار کروں اس کا کہ کب وہ مزید بے لگام ہوتا ہے یہ اس کے الفاظ۔۔۔"حوریہ میرے بیٹے کے الفاظ یہ نہیں ہو سکتے یہ لفظ عیاش یہ ناجائز میرے بیٹے کے دماغ میں کس نے بھرا ہے وہ بڑا ضرور ہو رہا ہے حوریہ

لیکن وہ ابھی اتنا بڑا نہیں ہوا کہ وہ ان الفاظ کا مطلب سمجھ سکے۔ کس نے کہا ہے اس سے یہ سب کچھ۔۔۔؟ کیا رضوانہ پھوپو سائیں نے۔۔۔۔! وہ اسے دیکھتے ہوئے غصے سے پوچھ رہا تھا جبکہ جانتا بھی تھا کہ حوریہ خود ہی اس سے انجان ہے

حوریہ آج وہ اپنے باپ کے سامنے اس طرح سے بات کر رہا تھا آج وہ اپنے باپ کے سامنے ہر حد کراس کر رہا تھا اسے اس طرح سے بات کرنے کا حق کس نے دیا۔۔۔! کیسے وہ اتنا بے لگام ہو گیا بہتر ہے کہ وہ یہاں سے چلا جائے ورنہ پھر اسے یہاں رہنا ہے تو سویرا اور اس کے بچوں کو قبول کرے جو ساری زندگی اب حویلی میں رہیں گے سویرا کوئی غیر نہیں اس گھر کی پوتی ہے بیٹی ہے وہ یہاں کی اسے یہاں سے نکالنے کا حق کسی کو نہیں ہے۔

رضوانہ پھوپو سائیں کل رات اس کے ساتھ اکیلے بیٹھی بات کر رہیں تھیں اس سے پہلے وہ مجھ سے کہہ رہیں تھیں کہ سویرا کو گھر سے نکالو یقیناً یہ ساری باتیں انہیں نے اس کے کانوں میں ڈالیں ہیں۔ انہیں سمجھانا ہو گا کہ سویرا کو لے کر جو نفرت وہ اپنے دل میں پیدا کیے ہوئے ہیں وہ میرے بیٹے کے ذہن میں نہ بٹھائیں وہ کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکلنے لگا جب حوریہ نے اس کی جلد بازی پر اس کا بازو تھام لیا

مقدم سائیں کیا ہو گیا ہے آپ کو اپنے غصے کو کنٹرول کریں وہ بڑی ہیں اس گھر کی آپ اس طرح سے انہیں کچھ نہیں کہہ سکتے سر کے بڑوں کی غلطیوں پر پردہ ڈالنا چاہیے نہ کہ اس طرح سے احساس دلا کر انہیں شرمندہ کرنا چاہیے

اور جہاں تک بہرام کی بے لگامی کی بات ہے تو یہ غلطی میری ہے ایک ماں ہو کر میں اسے یہ سب کچھ نہیں سمجھا سکی رضوانہ خالہ سائیں تو بس اپنے دل کی بات اس کے ساتھ شئیر کر رہی تھیں وہ کہاں جانتی تھیں کہ وہ اتنی بد تمیزی کرے گا۔ آپ پریشان نہ ہوں میں خود سے سمجھاؤں گی وہ سمجھ جائے گا

پلیز دیکھے نہ جانو سائیں کس طرح سے دیکھ رہی ہے آپ کو آپ کے غصے کی وجہ سے آپ کی شہزادی ڈر گئی ہے وہ انتہائی محبت سے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے حورم کے قریب بیٹھا چکی تھی جو اس کا غصہ دیکھتے ہوئے خاموشی سے ہنسنا اور رونا بلائے انتہائی معصومیت سے اسے دیکھ رہی تھی

اس کے قریب بیٹھنے پر بھی اس نے کوئی بھی ری ایکشن نہیں دیا لیکن اس کے مسکرا کر قریب بھلانے پر وہ بھاگ کر اس کی طرف آئی۔پہلے حوریہ ہمیشہ سوچتی تھی کہ وہ مقدم کے غصے کو کس طرح سے کنٹرول کرے لیکن تقریبا پچھلے ایک سال سے اس کا غصہ اپنے آپ قابو میں رہنے لگا تھا۔بس اس کے غصے کے وقت وہ حورم کو اٹھا کر اس کی گود میں رکھ دیتی اس کا غصہ اپنے آپ کہیں دور جا سوتا تھا

تم کہاں جا رہی ہو۔۔۔!وہ جانو سائیں سے کھیلتے ہوئے اس کی طرف دیکھ کر بولا جو باہر کی طرف جا رہی تھی

شام میں دائم نے کہا تھا کہ اس کا کھیر کھانے کا دل کر رہا ہے میں نے بنائی تھی لیکن پھر اتنا ہنگامہ ہو گیا اسے دے نہیں پائی۔ابھی وہ باہر لان میں اکیلا بیٹھا ہے تو سوچ رہی ہوں تھوڑی دیر تک جا کر اپنے دوست کے پاس بیٹھ جاؤں بیچارا بہت پریشان ہے۔حوریہ نے وجہ بتائی تو مقدم نے مسکرا کر اسے جانے کی اجازت دے دی

سویرا کے ساتھ نہ سہی لیکن دائم کے ساتھ اس کا رشتہ بہت خوبصورت ہو چکا تھا جسے لے کر وہ بہت خوش تھا اسے یقین تھا کہ وہ جلد ہی سویرا کو بھی معاف کر دے گی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ غصے سے چھپ پے چلا گیا تھا اور شام سے لے کر اب تک چھت پر ہی تھا۔ ان لوگوں کی وجہ سے آج پہلی بار اس کے باپ نے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا شاید اس کا لہجہ بہت گستاخانہ تھا لیکن اس آدمی نے کہا تھا شادی کے بعد بھی اس عورت کے اس کے باپ کے ساتھ ناجائز تعلقات تھے اور اس کے باپ نے اس سے یہ سب کچھ سچ ثابت کر دیا تھا

غصہ اسے اپنی ماں پے آ رہا تھا جواب بھی بولو کچھ کیوں نہیں رہی تھی وہ کیوں یہ سب کچھ برداشت کرتا کیوں وہ اپنی ماں پر ظلم ہونے دیتا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ عورت کو کیسے بھی اس گھر سے نکال دے گا اپنی ماں کی جگہ کسی کو نہیں دے گا۔

ابھی وہ انہی سوچوں میں مصروف تھا جب ایک ملازم نے آ کر بتایا کہ دادا سائیں اسے اپنے کمرے میں بلا رہے ہیں۔ وہ جانتا تھا وہ اسے کیوں بلا رہے ہیں جب بھی وہ کوئی غلطی کرتا تھا دادا سائیں اسے بہت پیار سے اپنے پاس بٹھا کر سمجھاتے تھے یقیناً اسی وجہ سے اسے بلا رہے ہوں گے

وہ بنا کچھ سوچے سمجھے نیچے واپس آ گیا اور سیدھا دادا سائیں کے کمرے میں چلا گیا۔ جو شاید اسی کا انتظار کر رہے تھے اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے اندر بلایا۔ مطلب وہ اس کی غلطی پر اسے خفا نہیں تھے وہ بھی دروازہ بند کر کے ان کے قریب آ بیٹھا

او شطرنج کھیلتے ہیں انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا آج لڈو کی جگہ ان کے کمرے میں شطرنج تھا

کیوں آج لڈو نہیں لائی. آپ وہ مسکراتے ہوئے ان کے قریب بیٹھا

ارے لڈو تو بچوں کا گیم ہے مرد شطرنج کھیلتے ہیں انہوں نے مسکراتے ہوئے سے کھیل کی طرف متوجہ کیا جب کہ وہ جانتا تھا اسے یہاں بلانے کی وجہ اسے آج کی بدتمیزی کا احساس دلانا ہے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

مقدم باہر آیا تو حوریہ بہت پیار سے لان میں بیٹھے دائم کو سمجھا رہی تھی جبکہ اس کے موڈ آف کا اندازہ لگا سکتی تھی آج جو کچھ بھی ہوا اس کے بعد وہ بہت پریشان تھا وہ ہرگز نہیں چاہتی تھی کہ دائم کے کچے ذہن میں اس طرح کی کوئی بھی بات آئے

مقدم کا ارادہ بھی اسی کے پاس آنے کا تھا لیکن حوریہ کو اس کے پاس بیٹھے دیکھ کر واپس باہر لان میں ٹہلنے لگا جب اچانک گاڑی آکر رکی وہ پریشانی سے گاڑی والے کے پاس آیا تھا

یہ کس چیز کا تیل ہے اور اتنے ٹن۔۔۔۔۔!وہ پریشانی سے ڈرائیور سے پوچھنے لگا

جناب کردم سائیں نے بنوایا ہے 2 دن پہلے وہ گاؤں والے فراز کی دکان میں آگ لگ گئی بہت نقصان ہو گیا بچارے کا کردم سائیں نے اسی کے لئے یہ تیل منگوایا ہے تاکہ اس کی کچھ مدد کر سکے بیچارے کا بازو بھی بہت بری طرح سے جل گیا ڈرائیور تفصیل سے بتاتے ہوئے ذ تیل کے ٹن نیچے اتروآنے لگا جب کہ مقدم بنا کچھ بولے حویلی کے اندر چلا گیا اور اس کے جاتے ہی ڈرائیور نے گہرا سانس لیتے ہوئے موبائل نکالا

مقدم سائیں نے تفصیل پوچھی آپ نے جو کہا تھا میں نے بتا دیا لیکن اگر جنید یہاں آگیا تو سب کیے کرائے پر پانی پھر جائے گا سب کو پتہ لگ جائے گا کہ کردم سائیں نے فراز کی دکان پر دوپہر میں تیل بھجوا دیا تھا اور یہ تیل کسی اور مقصد کے لئے لائے ہیں۔

نہیں جنید نہیں آئے گا اس کا بیٹا بہت بیمار ہے تم فکر مت کرو تم تیل حویلی میں چھوڑ کر وہاں سے نکلو ڈرائیور حکم کی تکمیل کرتے ہوئے تیل چھوڑ کر فوراً ہی حویلی سے نکل گیا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ خاموش پریشان سی اندھیرے کو گھور رہی تھی جب اسے اپنا آپ کسی کے حصار میں محسوس ہوا اس نے خاموشی سے اپنا سر کردم کے سینے سے ٹکایا

میری پٹاکا سائیں اور اتنی خاموش آج کا دن تاریخ کی کتاب میں سنہری الفاظ میں لکھا جانا چاہیے وہ مسکراتے ہوئے اس کے کان کی لو کو چوم کر بولا

مجھے تنگ نہ کریں کردم سائیں میں نے بہت برے خواب دیکھے ہیں اب تو سونے سے بھی ڈر لگتا ہے کل رات بھی وہ اپنے خواب کے زہر اثر اٹھ گئی تھی جبکہ کردم نے اس کے اس خواب کا مذاق اڑاتے ہوئے اسے دوبارہ سونے پر اکسایا لیکن صبح جب اس کی آنکھ کھلی تو تب بھی وہ پسینے سے شرابور نیند میں بڑبڑا رہی تھی جس پر کردم نے پریشان ہو کر اسے اٹھا دیا تھا صبح سے ہی وہ کافی خاموش تھی

میری پٹاکا سائیں اسے اندھیرے سے کیا ڈرنا جو روشنی کی ایک ذرا سی کرن غائب ہو جائے ایسے خواب سے کیا ڈرنا جو آنکھ کھلتے ہی ٹوٹ جائے محبت سے اس کا رخ اپنی جانب کرتا سمجھاتے ہوئے بولا جبکہ نہ جانے کیوں دھڑکن کو رونا آنے لگا پھر سسکتی ہوئی اس کی باہوں میں آ گئی

کردم سائیں مجھے ڈر لگ رہا ہے ایسا لگ رہا ہے جیسے سب کچھ ختم ہونے جا رہا ہے میں آپ گھر کے سب لوگ ہمارے بچے سب الگ ہونے جا رہے ہیں کردم سائیں میں مر جاؤں گی آپ سے الگ ہو کر مجھے ایک سانس بھی نہیں آئے گی آپ کے بغیر آپ کی جدائی میرے لئے قیامت ہے وہ سسکتی ہوئی اس کے سینے سے لگے بول رہی تھی جب کہ وہ خواب کی سنگینی سمجھتے ہوئے اسے مزید خود میں بینچ گیا

میر اپٹاکا سائیں کچھ نہیں ہوتا وہ اس کا ماتھا چومتے ہوئے سمجھانے لگا جبکہ اس کی رونے میں کمی نہ آتے دیکھ کر اسے بہلانے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔

ابھی وہ اسے چپ کروا رہا تھا جب اچانک دروازے پر دستک ہوئی نوکر نے آکر کہا تھا کہ دادا سائیں کی طبیعت اچانک خراب ہو چکی ہے ان کو ہسپتال لے کر جانا پڑے گا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ارے میں بالکل ٹھیک ہوں تم لوگ بیکار میں پریشان ہو رہے ہو دادا سائیں کا بی پی خطرناک حد تک شوٹ کر چکا تھا لیکن جب انہیں اپنے بلڈ پریشر کی سنگینی کا اندازہ ہوا وہ فوراً ہی اپنی دوائیاں لے چکے تھے اس کے باوجود بھی بی پی بہت زیادہ ہائی تھا سب لوگ ان کے کمرے میں تھے

جبکہ دھڑکن تو باقاعدہ ان کی حالت دیکھ کر رو رہی تھی وہ اسے سینے سے لگائے اس کا سر تھپکتے ہوئے پیار سے سمجھا رہے تھے اپنا خواب وہ ان کے ساتھ بھی شئیر کر چکی تھی اس کی پریشانی کی وجہ تو وہ اچھی طرح سے سمجھ رہے تھے لیکن وہ کیسے سمجھاتے کہ خوابوں کا اتنا اثر نہیں لینا چاہیے۔

جبکہ دادا سائیں اپنی دوسری طرف جانو سائیں کو بٹھائے ہوئے تھے جو دھڑکن روتے دیکھ کر اسے دادا سائنس دور کر رہی تھی۔

ان دونوں کا تو ویسے بھی مقابلہ چل رہا تھا دادا سائیں کو خود سمجھ نہیں آتا تھا وہ دھڑکن سے زیادہ پیار کرتے ہیں یا پھر جانو سائیں سے۔ ایک ان کی لاڈلی پوتی تھیں تو دوسری ان کی لاڈلی پرپوتی تھیں لیکن دونوں ہی ان کے لئے حد سے زیادہ عزیز تھی۔ بہرام کو انہوں نے کافی دیر سمجھایا کہ اس نے اپنے والدین کے ساتھ بد سلوکی کی ہے اس کے بعد وہ

مقدم کے کمرے میں آیا تھا اور بنا اس سے کچھ بھی بولے اس کے گلے لگ گیا اس کا معافی مانگنے کا یہ انداز سب سے الگ تھا یا شاید وہ جانتا تھا کہ اس کا باپ صرف اسی طریقے سے اسے معاف کر سکتا ہے۔

مقدمنے بھی اسے سمجھایا تھا کہ جو کچھ وہ سوچ رہا ہے ایسا کچھ نہیں ہے بہرام نے آج دوپہر میں ملنے والے شخص کے بارے میں اسے بتایا تھا جس کا ایک ہاتھ نہیں تھا مقدم سمجھتا تھا کہ وہ کون ہے اور اس نے ایسا کیوں کیا اس لئے اس کا دوسرا ہاتھ توڑنے وہ کل صبح ملتان جانے کے بارے میں سوچ رہا تھا

اس سے معافی مانگنے کے بعد وہ دل کو لے کر چھت پر چلا گیا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد دل تو نیچے آ گئی پر بہرام نہیں آیا شاید وہ کچھ دیر اوپر ہی رہنا چاہتا تھا جب کہ دائم باہر لان میں تھق۔ اچھا ہی ہے کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے الگ رہے دائم کی آنکھوں میں غصہ مقدم نے بھی دیکھا تھا ابھی وہ سب باتوں میں مصروف تھے جب باہر سے انہیں شور کی آواز سنائی دی سردی زیادہ ہونے کی وجہ سے اندر سے دروازہ بند تھا جس کی وجہ سے باہر کیا ہو رہا تھا وہ لوگ نہیں جانتے تھے اور اب باہر ملازم زور زور سے دروازہ کھٹکھٹا رہے تھے کردم نے ملازمہ کی طرف اشارہ کر کے اسے باہر بھیجا جو سر ہلاتی باہر کی طرف گئی

لیکن دروازہ کھولتے ہی اسے جھٹکا لگا اگلے ہی لمحے بھاگتے ہوئے اندر واپس آئی تھی

سائیں باہر آگ لگی ہے اس نے پورا دروازہ کھولتے ہوئے بتایا جس پر مقدم کردم دونوں باہر کی طرف بھاگ گئے تھے آگ چاروں طرف پھیل چکی تھی کسی کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ اچانک آگ لگی تو لگی کیسے وہ بھی حویلی کے چاروں جانب کہیں سے کوئی راستہ باہر جانے کا نظر نہیں آ رہا تھا

دھڑکن پہلے ہی پریشان تھی مزید خوفزدہ ہو کر دادا سائیں کے قریب ہو گئی جس کے حور یہ پریشان سی حویلی کو جلتے ہوئے دیکھ رہی تھی باہر جانے کا کہیں کوئی راستہ سمجھ نہیں آ رہا تھا آگ حویلی کے اندر تک پہنچ چکی تھی یہاں تک کہ اوپر جانے کے لیے لکڑی کس سیڑھی بھی بری طرح سے جل رہی تھی

کر دم فوراً اوپر کی طرف بھاگا جہاں دل سو رہی تھی اگر یہ سیڑھی جل جاتی تو یقیناً دل کو وہاں سے نیچے لانا بہت مشکل تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

جازم جنید کے سینے پہ سر رکھے سو رہا تھا وہ بخار سے بری طرح سے تپ رہا تھا جس کی وجہ سے آج وہ کہیں نہیں گیا تھا جب بھی جازم بیمار ہوتا اسے صرف اور صرف جنید کی ہی ضرورت ہوتی اسی لیے جنید اس کی بیماری میں کہیں بھی باہر جانے سے بہت احتیاط کرتا تھا

اس وقت بھی وہ اسے اپنے سینے سے لگائے سلانے کی کوشش کر رہا تھا جب کہ وہ بار بار ایک ہی بات دہرا رہا تھا

بابا سائیں مجھے چھوڑ کے مت جایئے گا

ابھی وہ سلانے کی کوشش کر رہا تھا کہ باہر سے کچھ لوگ بھاگتے ہوئے اس کے گھر کے اندر داخل ہوئے

جنید شاہ سائیں کی حویلی کو آگ لگی ہے پوری طرح سے حویلی جل چکی ہے پتہ نہیں اندر کے لوگ زندہ بھی ہیں یا نہیں

بکواس بند کرو کچھ بولنے سے پہلے سوچ لیا کرو وہ تائشہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا جو فوراً ہی جازم کو اس سے الگ کرنے لگی یہ خبر اس کے لئے بھی ایک جھٹکے سے کم نہ تھی

جبکہ جازم اس کا ہاتھ تھام چکا تھا

بابا سائیں پلیز مجھے چھوڑ کے مت جائیں جازم نے کہا

اس کا ماتھا چومتا اس کی کسی بھی بات کا جواب دیے بغیر فورا باہر کی طرف بھاگا اسے جلدی سے جلدی حویلی پہنچنا تھا اس وقت وہ اپنے بیٹے کے ناز نہیں اٹھا سکتا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

جینید جلتی آگ میں اندر جانے لگا لوگوں نے اسے روکنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ رکا نہیں حویلی چاروں طرف سے آگ سے لپٹی ہوئی تھی اس کو اندر آتے دیکھ کر کردم کو حیرانگی نہیں ہوئی تھی وہ جانتا تھا جنید جہاں بھی ہو گا وہ پہنچ جائے گا اس نے فوراً جنید کو بچوں کو باہر کی طرف لے جانے کا حکم دیا جس پر وہ فورا عمل کرتے ہوئے جانو سائیں اور دل جو کہ کردم کی گود میں تھی اسے لے کر آگ سے بچاتا باہر آیا

ملازمو کو باہر نکالو مقدم سائیں وہ دادا سائیں کو باہر کی طرف لے جانے کا سوچ رہا تھا کہ کردم کے حکم پر دادا سائیں. نے ایک طرف سہمے ہوئے ملازموں کو دیکھا جن کی جان دادا سائیں کو اپنی جان سے زیادہ عزیز تھی وہ مقدم کو ملازموں کی طرف بھیجنے لگے

جبکہ کردم نازیہ اور رضوانہ کو باہر کی طرف اشارہ کر رہا تھا لیکن وہ جانے کے لیے تیار نہ تھیں ان کا کہنا تھا کہ وہ سب کے ساتھ باہر جائیں گی لیکن کردم نے کہا کہ اس وقت وہ کچھ نہیں سننا چاہتا جو وہ کہتا ہے وہی کرے

نہ تو ان کے پاس یہ سوچنے کا وقت تھا کی آگ کیسے لگی اور نہ ہی یہ سوچنے کا وقت تھا کہ آپ کس نے لگائی۔

نازیہ کو باہر نکالتے ہوئے رضوانہ کے اوپر آگ سے لپٹا ہوا پلر گرا۔اس نقصان کے لئے کوئی بھی تیار نہ تھا اس نے ان کو بچانے کی بہت کوشش کی لیکن وہ بہت بری طرح سے جل گئی تھیں کردم نے بہت مشکل سے ان کے اوپر سے پلر ہٹایا لیکن ان کا جلا ہوا بدن دیکھ کر نظر پھیر لیں اپنوں کو اس حالت میں دیکھنا اس کے لیے کسی قیامت سے کم نہ تھا

کردم کی جگہ جنید فوراہی رضوانہ کو اٹھا کر باہر کی طرف لے کر گیا جس نے آکر بتایا تھا کہ ایمولیس باہر پہنچ چکی ہے ۔جب کہ بچوں کو گاڑی میں ہسپتال لے کے جایا جا چکا ہے۔کردم کو اچانک ہی یاد آیا کہ بہرام شاید چھت کی طرف گیا تھا۔۔وہ فورا چھت کی طرف بھاگا جب کے مقدم سمجھ نہیں پایا تھا کہ وہ چھت پر کیوں گیا ہے کیونکہ اس کے حساب سے بہرام باہر گیا تھا

اس نے حوریہ کی تقریبا مینیں کی تھی کہ وہ باہر جائے لیکن وہ باہر جانے کو تب تک تیار نہ تھی جب تک مقدم اس کے ساتھ نہیں جاتا۔۔

بہرام کو نہ پا کر دم فوراہی واپس آیا جب اس کا دھیان دھڑکن کے دوپٹے کی طرف گیا اور تقریبا بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا اور اس کا دوپٹہ اس سے الگ کیا جو بری طرح آگ کی لپیٹ میں آچکا تھا اور ساتھ ہی دھڑکن کا بازو بھی جلا چکا تھا۔

دھڑکن جاؤ یہاں سے باہر جنید کو اشارہ کرتے ہوئے بولا لیکن دھڑکن جانے سے انکار کر رہی تھی جب کردم کو اس پر سختی کرنی پڑی

کردم سائیں مجھے خود سے الگ مت کریں مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے وہ اس کے قریب آتے ہوئے بولی جب اچانک ہی دوسرا پلر سویرا کی بچی پر گرا کردم دھڑکن کو چھوڑ کر بچی کی طرف متوجہ ہوا وہ بے زبان کچھ بول نہیں سکتی تھی اس جلتی آگ میں نہ جانے کب سے وہ تڑپ رہی تھی پلر کے گرتے ہی اس کی روح پرواز کر گئی۔

دائیں طرف سے حویلی مکمل جل چکی ہے ممکن ہے یہ دیوار گر جائے مقدم نے بڑی دیوار کی طرف بھی اشارہ کیا جب دھڑکن کو کردم نے دھکا دے کر باہر بھیجا اب اس کے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا لیکن اب وہ آپنے اپنے بیٹے کو ڈھونڈ رہا تھا جبکہ سویرا دائم کی تلاش میں نظریں گھما رہی تھی وہ بیچاری تو جان بھی تک نہیں تھی کہ اوپر اس کی بچی کا کیا حال ہے۔

سب جان بچانا آسان نہیں تھا جتنا ہو سکے اتنے لوگوں کو بچانے کی کوشش میں کردم کی پیٹ بری طرح سے جل چکی تھی۔

جب اوپر سے نیچے آتے ہوئے جنید کی سڑھیاں اچانک گر گئی وہ یہ نقصان برداشت کرنے کے لئے ہر گز تیار نہ تھا وہ بھاگتے ہوئے وہاں آیا لیکن جنید پوری طرح سے نیچے دب چکا تھا وہ بنا آگ کی پرواہ کیے اپنے ہاتھوں سے اس کے اوپر سے سیڑھیاں اٹھانے کی کوشش کرنے لگا۔

جنید آنکھیں کھولو تمہیں کچھ نہیں ہو سکتا میں کیسے رہوں گا تمہارے بغیر تم جانتے ہو میں تمہارے بغیر یہ سب کچھ کتنا مشکل ہے وہ بالکل اپنے حواس میں نہیں تھا اتنا بڑا نقصان برداشت کرنے کی ہمت نہیں تھی اس میں۔ لیکن وہ کہاں جانتا تھا ابھی تو بہت کچھ نقصان ہونا باقی تھا وہ جنید کے بے جان وجود کو جھنجھوڑ رہا تھا جب دیکھتے ہی دیکھتے ساتھ والے کمرے کی دیوار ان دونوں پر آ گری۔ ان سب کو بچانے کے لئے اندر آئے گاؤں کے نوجوان دوسری دیوار گرنے کے ڈر سے فوراً باہر کی طرف بھاگے۔

سب لوگ اس طرح سے باہر کیوں آ گئے باہر پائپ کی مدد سے آگ بجھانے کی کوشش میں باہر کھڑے لوگ پوچھنے لگے

جبکہ دھڑکن کو ایمولیس میں بٹھایا جارہا تھا۔۔جو بالکل اپنے حواس میں نہیں لگ رہی تھی وہ بار بار اندر جانے کی کوشش کر رہی تھی

جنید اور کردم سائیں پر دیوار گر گئی وہ دونوں نہیں رہے اس کے الفاظ دھڑکن کے کانوں میں پڑے تھے اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ زمین بوس ہو گئی۔

گاؤں کی عورتیں بین کرتیں بھاگ کر دھڑکن کو اٹھانے لگی۔

دھڑکن بی بی کی سانسے نہیں چل رہیں

ارے ان کا تو دل بند ہو گیا ہے۔

ایک کے بعد دوسری عورت بولی آگ بجھانے کی ہر کوشش ناکام ہو رہی تھی حویلی بری طرح سے جل چکی تھی اور ساتھ ہی اس کے اندر رہنے والے نا جانے کتنے لوگ۔

بہرام جلتی آگ کو دیکھ کر نیچے کی طرف آیا تھا جب اس نے دائم کو تیل کے ٹن سیدھے کرتے ہوئے دیکھا وہ آگ بجھانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن بہرام کو یوں لگا جیسے وہ مزید تیل ڈال کر آگ کو بھڑکا رہا ہے۔جبکہ آگ لگانے کے لیے پھینکی گئی لکڑی کو بہرام نے جلدی سے نکالنے کی کوشش کی جب دائم نے اسے دیکھا اور اس کو یہ لگا کے وہ اپنا کہا پورا کر رہا ہے شام کو اس نے کہا تھا کہ وہ پوری حویلی کو آگ لگا دے گا

گاؤں کے لوگ بھاگتے ہوئے وہاں آئے

بہرام سائیں یہ آپ کیا کر رہے ہیں یہ آپ کی اپنی حویلی ہے کہ آپنے لوگوں کو جلا کر مار رہے ہیں آپ ان کی بات سن کر بہرام اگلے ہی لمحے دائم کو مارنے لگا اور سب کو بتانے لگا کہ اگ اس نے لگائی ہے۔ دائم کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اپنے کیے کا الزام اس پر کیوں لگا رہا ہے

لیکن اب یہ سب کچھ سوچنے اور سمجھنے کا ٹائم ہر گز نہیں تھا کیوں کہ سب کچھ ختم ہو چکا تھا کوئی کیا سمجھتا ہے کیا کہتا ہے اس بات سے فرق نہیں پڑتا فرق پڑتا ہے تو اس بات کا کہ حویلی کے اندر نہ جانے کتنے ہی لوگ اپنی آخری سانسیں گن رہے تھے یا گن چکے تھے

---

حال

اس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے اپنا گھر بار تباہ ہونے کی کہانی سنتے ہوئے وہ اندر سے ٹوٹ چکا تھا۔۔۔ لیکن پھر بھی خود کو سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا جب کہ دل نے تو خود کو سنبھالنے کی کوشش بھی نہ کی وہ ٹوٹتے بکھرتے دادو سائیں کے سینے سے آلگی کہنے کو کہانی ختم ہو چکی تھی لیکن پھر بھی بہت کچھ باقی تھا وہ خاموش نظروں سے دادو سائیں کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے یقین تھا ابھی بہت کچھ بتانا باقی ہے۔ دادو سائیں ایک نظر اس کے چہرے پر دیکھا پھر بولی۔

تائشہ کو یقین ہے یہ سب کچھ منیر اور اس کے بھائی صغیر نے کیا ہے۔ اس واقعہ کے بعد وہ لوگ غائب ہو چکے تھے کہاں گئے کوئی نہیں جانتا تھا لیکن ہم لوگ پولیس میں کیس کرنا چاہتے تھے جب ایک گاؤں والوں کا کہنا تھا کہ انہوں نے

بہرام کو آگ لگاتے دیکھا ہے جبکہ کچھ لوگ دائم کو شک کی نظر سے دیکھتے ہوئے اسے بھی قانون کے حوالے کر کے اس کا بچپن تباہ کر چکے تھے۔

اس وقت مجھے ان سب باتوں کا ہوش نہیں تھا پتا تھا تو بس اتنا کہ میرا سب کچھ تباہ ہو چکا ہے دائم کے بارے میں تو میں نے سوچا ہی نہیں میں اپنے رشتوں کو کھو کر ٹوٹ چکی تھی۔ میں تمہیں بھی نہیں بچا پائی بہرام میں تمہارے لیے لڑ بھی نہیں پائی احمد شاہ بہت لڑا لیکن گاؤں والے تمہارے خلاف ہو چکے تھے اور دائم کے بھی لیکن بعد میں ایک بات میں نے سوچی کہ مانا کہ آگ لگانے والے منیر اور صغیر تھے لیکن مقدم کو گولیوں سے چھلنی کرنے والا کون تھا دادو سائیں نے کہتے ہوئے ایک نظر بہرام کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر حیرانگی تھی۔

یہ تو اب صرف منیر اور صغیر ہی بتا سکتے ہیں دادو سائیں اور ان سے میں اپنے طریقے سے پوچھوں گا۔ اور مجھے یقین ہے میرے دادو سائیں کو آگ میں جلانے کے بعد اسی نے میرے باپ پر گولیاں چلائی ہو گی اور آپ فکر نہ کریں وہ ہر بات کا حساب دے گا میں اس کے خلاف ثبوت ڈھونڈوں گا میں گاؤں واپس جاؤں گا۔ کیونکہ میرے اپنوں کو برباد کر کے میرا خاندان تباہ کر کے جس طرح سے وہ لوگ آزادی سے گھوم رہے ہیں انہیں اس طرح سے چین کی زندگی جینے دوں گا انہیں میرے خاندان کی موت کا حساب چکانا ہو گا۔ وہ انتہائی غصے سے کہتے ہوئے وہاں سے اٹھا تھا

جب کہ دل اب بھی دادو سائیں کے سینے سے لگی رو رہی تھی۔ وہ بھی چاہتی تھی کہ اس کے ماں باپ کے گناہ گاروں کو سخت سے سخت سزا ملے۔ جس کے لئے وہ بھی بہرام کے ہر قدم پر اس کے ساتھ تھی۔ کل صبح وہ لوگ یہ گھر بدل رہے تھے بہرام نے اپنا گھر لیا تھا جس کا نام اس نے دلِ بہرام رکھا تھا جہاں وہ اپنی دل اور دادو سائیں کو لے کر جانا چاہتا تھا۔ وہ گھر اس نے دل کے نام کیا تھا اور شادی کے بعد یہ گھر ہی وہ سے تحفے میں دینے والا تھا یہ ساری باتیں سے دادو

سائیں نے یہاں سے گاوں جانے سے پہلے بتائی تھی جن کا اس نے کوئی اثر نہ لیا۔ لیکن اسے پتہ تھا کہ کل وہ لوگ یہاں سے جا رہے ہیں

o o o o o o

زرش کی آنکھ کھلی تو وہ پوری طرح سے شازم کی باہوں میں قید تھی اپنی گردن پر اس کی گرم سانسوں کا دہکتا لمس محسوس کرتے ہوئے کل کی رات کسی فلم کی طرح اس کی آنکھوں کے سامنے چلنے لگی جسے سوچ کر وہ شرماتی ہوئی اسی کے سینے میں چھپا گئی۔

آپ تو میری سوچ سے زیادہ بے شرم ہیں شازم سائیں وہ اس کی بند گھنی پلکوں کو دیکھتے ہوئے سوچ رہی تھی۔ جبکہ چہرے سکون۔ کے ساتھ ایک خوبصورت مسکراہٹ موجود تھی۔ وہ ہمیشہ سے اپنی لک جازم کی طرح ہی رکھتا تھا وہ کبھی بھی اپنے بھائی سے الگ نہیں دیکھنا چاہتا تھا وہ چاہتا تھا کہ اگر وہ دونوں جڑواں ہیں تو دنیا کو پتہ چلے کہ وہ دونوں جڑواں ہیں یہی وجہ تھی کہ جب جازم نے جم جوائن کی تو وہ بھی اس کے ساتھ گیا ان دونوں کی ہلکی ہلکی داڑھی کے ساتھ ہلکی ہلکی مونچھیں بھی بالکل ایک جیسی تھی۔ جس کی وجہ سے ان دونوں میں فرق کرنا انتہائی مشکل تھا اگر ان دونوں میں کچھ الگ تھا تو وہ تھا ان کا ڈریسنگ سٹائل۔ شازم کو جازم کی بورنگ ڈریسنگ پسند نہیں تھی اسی لئے اس معاملے میں وہ اس سے الگ تھا جبکہ اس کی جاب بھی اسے پسند نہیں تھی۔ وہ بہت غور سے اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی جب اچانک اپنی کمر پر اس کا ہاتھ محسوس ہوا اس نے پہلے اپنی کمر کی طرف اور پھر شازم کے مسکراتے چہرے کی طرف دیکھا۔

شازم سائیں چھوڑیں مجھے اور اٹھ کے باہر چلیں سب انتظار کر رہے ہوں گے وہ ایک بار پھر سے اسے رات کے موڈ میں آتے دیکھ کر بولی۔

انتظار کرتے ہیں تو کرتے رہے دولہا اور دلہن وی آئی پی ہوتے ہیں اپنی مرضی سے کمرے سے باہر نکلتے ہیں اسی لیے تم بے فکر ہو جاؤ ان کے بارے میں سوچنا چھوڑ دو اور میرے بارے میں سوچو۔ وہ اسے مزید اپنے قریب کرتے مدہوش لہجے میں بولا۔ اور اسے پوری طرح سے اپنی باہوں میں قید کر لیا۔ وہ پوری کی پوری اس کی باہوں میں قید اپنے ہوش کھونے لگی جب کہ وہ اس کی گردن کے بعد اس کی آنکھوں پر اپنا لمس چھوڑتا اس کے لبوں پر جھکا تھا

تب اچانک کسی نے باہر سے دروازہ کھٹکھٹایا۔ وہ بدمزہ ہو کر دروازے کو گھورنے لگا

چلیں وی آئی پی دلہا صاحب باہر سے بلاوا آ گیا زرش کھکھلاتے ہوئے اس کے قریب سے اٹھنے لگی۔

تو میں تمہیں بعد میں ٹھیک کرتا ہوں۔ وہ اپنا مذاق بننے پر اسے گھورتے ہوئے دروازے کی طرف گیا۔ جبکہ زرش ہنستے ہوئے فریش ہونے جا چکی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ تائشہ اور مہمانوں کے ساتھ باتوں میں مصروف خوبصورت سی نکھری نکھری لگ رہی تھی اس کا خوبصورت چہرہ اسے کل سے زیادہ حسین بنا رہا تھا زیلہ کب سے اس کے چہرے پر نظر نہ لگائے اسے دیکھنے میں مصروف تھی۔ وہ بہت آسانی سے اس کے اور اپنے درمیان فرق محسوس کر سکتی تھی۔ اسے اس طرح اسے خوش دیکھ کر زیلہ کو اپنے آپ میں کمی محسوس ہونے لگی تو وہ اٹھ کر اندر چلی گئی۔ جب کے تائشہ اس کی اداسی کو جازم کی غیر موجودگی کا نام دیکھ کر جازم کے کان ٹھیک سے کھینچنے کا فیصلہ کر چکی تھی۔

اماں سائیں کتنی جلدی واپس بھی جا رہی ہیں زمل نے باہر آ کر کہا شادی کو ابھی مشکل دو روز ہی تو گزرے تھے۔

اور اب تو تائشہ نے بتایا تھا کہ وہ آج شام کو ہی گاؤں سے نکل رہے ہیں کیونکہ کل تمہیں دیکھنے کے لیے کچھ مہمان آنے والے ہیں عائشہ نے سکون سے اس کے سر پر دھماکہ کیا

اب کیسے بلا لیا ہے آپ نے زمل کو خبر پسند نہیں آئی تھی جبکہ تائشہ نے بہت محبت سے زرش کو کمرے میں جانے کے لئے کہا تھا۔

دیکھو زمل اپنی عمر دیکھو بہت ہو گئی مستی اور بہت دکھا دیا میں نے تمہیں اپنا لاڈ۔ میری بات غور سے سنو تین ماہ بعد 29 سال کی ہو جاؤ گی تم اور اس عمر میں لڑکیاں گھر نہیں بیٹھتی بہت سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ہے میں نے اور اب اس معاملے میں تمہاری ایک بات بھی نہیں سنوں گی تائشہ کا لہجہ حتمی تھا۔

دیکھیں اماں سائیں میرے کچھ خواب ہیں جی نہیں میں پورا کرنا چاہتی ہوں جو شادی کر کے تو کبھی پورے نہیں ہوں گے۔ اس کی بات سن کر زمل کو بھی اچھا خاصہ غصہ چڑھ چکا تھا۔ اسی لئے وہ بنا لحاظ کے بولی تھی۔

جس طرح سے تمہارے کچھ خواب ہیں نہ زمل اسی طرح سے تمہیں لے کر میرے بھی ہیں کچھ خواب ہیں میرے بھی کچھ ارمان ہیں میں بھی تمہیں دلہن بنے دیکھنا چاہتی ہوں جب تم چھوٹی تھی ہو تو میں اپنے ہاتھوں سجاتی تھی دلہن کی طرح اور کہتی تھی کہ ایک دن تمہیں میں سچ میں دلہن بناؤں گی لیکن تم اپنی ضد پر قائم ہو تمہارے دونوں چھوٹے بھائیوں کی شادی ہو چکی ہے۔ اور اب تم بھی کوئی چھوٹی معصوم بچی نہیں ہو میں نے فیصلہ کر لیا ہے اور اب تمہیں میری بات ماننی ہو گی مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ تمہارے خوابوں کا کیا ہوتا ہے خواب دیکھنے کی ایک عمر ہوتی ہے اور جہاں پر میں تمہاری شادی کر رہی ہو وہاں تمہاری زندگی سنوارنے کے ساتھ ساتھ سارے خواب بھی پورے ہوں گے اس بات کے گرنٹی میں لیتی ہوں۔

لیکن اس شادی سے تم انکار نہیں کر سکتی۔ تائشہ اب بھی نرمی سے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی

آپ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتی۔ میں اپنی مرضی کی مالک ہوں اماں سائیں یہ دور جہالت نہیں ہے۔ جہاں لوگ شادی کے نام پر بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے وہ گستاخ ہوئی

ہاں صحیح کہہ رہی ہو یہ دور جہالت نہیں ہے یہ آج کا دور ہے یہاں بیٹیاں زندہ دفن نہیں ہوتی بلکہ بیٹیوں کی آزادی کے نام پر ماں باپ زندہ در گور ہو جاتے ہیں اور یاد رکھو زمل اگر اب تم نے شادی سے انکار کیا تو مرا منہ دیکھو گی۔ اس کے گستاخ لہجے تائشہ بھی غصے سے کہتی اٹھ کر کمرے میں چلی گئی جبکہ وہ اپنی ماں کی بات سن کر سکتے میں آچکی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وانی جب سے واپس آئی تھی کبھی زیلہ پھوپو سائیں کے بارے میں بات کرتی تو کبھی زمل پھوپو سائیں کے بارے میں وہ اس سے اتنی باتیں شیئر کر چکی تھی کہ نشال کنفیوز ہو چکی تھی کہ وانی چار دن کے لئے گئی تھی یا چار سال کے لیے کہ اس کی باتیں ختم ہونے میں ہی نہیں آرہی تھی یہ سوچ کر وہ بہت خوش تھی کہ وانی وہاں سکون سے رہی ہے۔ لیکن اس کی بات پر ہنس ہنس کر پاگل ہو رہی تھی۔

ایسے سب لوگوں کے نام یاد ہو چکے تھے سب سے فیورٹ اس کا شازم تھا۔ جو دولہا بنے ہوئے اسے زیادہ پیارا لگ رہا تھا کیونکہ وہ مسکرا رہا تھا جب کہ جازم دلہا بن کر بھی سب پر غصہ کر رہا تھا یہ بات اسے وانی نے بتائی تھی۔

لیکن وانی کو دکھ اس بات کا تھا کہ اس کی زیلہ پھوپو سائیں کا دولہا جازم تھا۔ اور یہ بات اس نے زیلہ کو بھی بتائی تھی کہ اس کا دلہا بالکل بھی اچھا نہیں ہے۔ لیکن زیلہ نے اسے بتایا کہ اسے اپنا دل ہاں بہت پسند ہے۔ اور اب وہ بہت جلدی

جازم کو بھی دولہا بنائے گی وہ تب سے ہی بہت ایکسائٹڈ ہو چکی تھی یہ سوچ کر کے اس کے بیسٹ فرینڈ کی دلہن اہل !ہو گی کون۔۔

لیکن واپسی پر جب یہی ساری باتیں اس نے یاسم کے ساتھ شیئر کی تو اس نے کہا کہ تم اپنی ماں کو مناؤ تمہاری ماما سے زیادہ پیاری کوئی دلہن نہیں ملے گی تمہارے بیسٹ فرینڈ کو اور اگر ایسا ہو گیا تو تمہارا بیسٹ فرینڈ اور تمہاری ماما ورلڈ کے بیسٹ کپل ہوں گے وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا تھا۔ اور اب یہی ساری باتیں وہ اپنی ماں کو بتا رہی تھی تا کہ اس کی ماں اس کے بیسٹ فرینڈ کی دلہن بن جائے۔ اور وہ دونوں ورلڈ کے بیسٹ کپل بن جائیں

یہ سارے بکواس کس نے کی ہے تمہارے سامنے۔۔! وہ جو اس کے اتنے دنوں کے بعد واپس آنے پر اس کے نخرے اٹھاتے ہوئے اس کے لئے نوڈلز بنا رہی تھی اس کی بات سن کر جھٹکا کھا کر مری لیکن تبھی اسے سیڑھیوں سے اترتے دیکھا یعنی کہ یہ ساری باتیں پوری پلاننگ کے ساتھ کی جا رہی تھی تا کہ وانی کو کسی بھی قسم کا نقصان نہ ہو وہ ایک تھپڑ اس کے ہاتھ کا کھانا چکی تھی اور یسام کو یقین تھا کہ دوسرا تھپڑ لگانے میں بھی وہ زیادہ دیر نہیں لگائی گئی یہی وجہ تھی کہ آج وہ کہیں نہیں گیا تھا۔

اور اس کے اس طرح سے غصے پر پوچھنے پر وانی نے فوراً سیڑھیوں کی طرف اشارہ کیا۔

اسے لگا تھا کہ وہ پاپی پر غصہ کرے گے لیکن وہ وانی پر غصہ کرنے کی وجہ بہت محبت سے سمجھانے لگے

دیکھو بیٹا ایسا ممکن نہیں ہے آپ کے بابا فوت ہو چکے ہیں اور آپ کی ماما کے دلہا وہی تھے۔ اور آپ کی ماما صرف انہیں کی ہی دلہن ہے کسی اور کی نہیں۔ اور نہ ہی اب وہ دوبارہ کبھی دلہن بن سکتی ہے کیونکہ آپ کی ماما ایک بیوہ عورت ہے وہ

کافی بلند آواز میں بول رہی تھی یقیناً اس کا مقصد وانی کو سمجھانا نہیں بلکہ یاسم کو بتانا تھا کہ جو وہ سوچ رہا ہے ایسا ممکن نہیں اس کی نظروں کا مفہوم وہ بہت پہلے ہی سمجھ چکی تھی وہ نادان بچپن تو ہر گز نہیں تھی۔

کس نے کہا کہ ایک بیوہ عورت کسی کی دلہن نہیں بن سکتی یا صرف وہی شخص کا دل ہوتا ہے جو دنیا سے رخصت ہو گیا ہر انسان کو اپنی زندگی کو مکمل جینے کا حق ہوتا ہے کسی کے مرنے پر صبر کیا جاتا ہے اس کے ساتھ نہیں مارا جاتا۔ جس طرح سے وہ وانی کو سمجھا رہی تھی بالکل اسی انداز میں اس کے قریب آکر کہنے لگا اس کا مقصد بھی وانی کو بتانا ہر گز نہیں وہ اسے اس کی زندگی کی خوبصورتی سمجھا رہا تھا۔

آپ پہلے ہی میری بیٹی کے سامنے بہت بکواس کر چکی ہیں مزید نہ کریں تو بہتر ہو گا وہ انتہائی غصے سے بولی تھی جبکہ اس کا غصے سے سرخ چہرہ دیکھ کر یاسم ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا۔

میں نے بکواس نہیں کی بلکہ اپنی بیٹی کے ذریعے ایک چھوٹا سا پیغام آپ تک پہنچایا ہے آپ وقت لے سکتی ہیں لیکن انکار نہیں کر سکتی۔ وہ حق جتا رہا تھا

مسٹر یاسم حیدر شاہ وہ آپ کی نہیں میری بیٹی ہے اور بہتر ہو گا کہ آپ میری بیٹی سے دور رہیں

روک سکتی ہو مجھے۔۔۔!اس کے تیور دیکھ کر وہ مسکرا کر بولا۔ جب کہ نشال کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یہ شخص اس پر اس طرح سے حکم کیسے جتا رہا ہے کیوں وہ اس کے خلاف کچھ کر نہیں پا رہی اس سے پہلے تو ایسا کبھی نہیں ہوا تھا اگر یہ شخص اس کے ساتھ زبردستی بھی کرے تو بھی وہ اپنا بچاؤ نہیں کر سکتی تھی

میں پولیس کیس کروں گی وہ غصے سے بولی

یہاں قریبی تھانے میں جازم جنید خان میری سگی پھوپھو کے بیٹے اور میری بہن کے شوہر سب انسپکٹر ہیں اگر آپ چاہیں تو یہاں تھانے جاسکتی ہیں وہ آپ کی مدد کرے نہ کرے لیکن ہمارے نکاح میں گواہ کے طور پر ضرور شامل ہو جانے گئے

چٹاخ۔۔۔وہ اپنی تمام تر ہمت جمع کرتے ہوئے اس کے چہرے پر اپنے ہاتھ کا نشان چھوڑ چکی تھی۔

اب تو حد ہو چکی تھی وہ سیدھا نکاح پہ آچکا تھا جبکہ اس کے ہاتھ کا تھپڑ کھا کے وہ اپنا گال مسل کر رہ گیا

کیا بات ہے دل خوش کر دیا آپ نے اپنی حفاظت کر سکتی ہیں آپ ہاتھ کمال کا بھاری ہے لیکن ہونے والے شوہر پر ہاتھ نہیں اٹھاتے بد اخلاقی میں شامل ہوتا ہے وہ اب بھی مسکرا رہا تھا۔جبکہ نشال کو جب کچھ بھی سمجھ نہ آیا تو وانی کو زبردستی اٹھا کر اندر چلی گئی۔اسے اس شخص پر بہت غصہ آرہا تھا زبردستی اس کے پیچھے پڑ گیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اماں سائیں مصروف ہوتا ہوں میں یہاں پر اسے اپنے ساتھ لے کے جاؤں اکیلی کہاں ہے وہ آپ ہیں شازم ہے زرش ہے زمل ہے۔کتنے لوگ ہیں وہاں بس ایسے ہی اسے ڈرامے کرنے کی عادت ہے جازم نے غصے اور ناگواری سے کہا

اس کی شادی کے دن ہی کتنے ہوئے ہیں کہ تم اس طرح سے مشن کے لیے نکل گئے ہو اسے اس وقت تمہاری ضرورت ہے پورا دن وہ ادھر ادھر گھومتی رہتی ہے بیچاری اس لئے تو تمہیں اس کام کی اجازت نہیں دی تھی کہ اپنی شادی شدہ زندگی کو بگاڑ لو میں اپنی بہو کو پھر اس حالت میں دیکھ سکتی ہوں لیکن اپنی لاڈلی بھتیجی کو ہرگز نہیں یا تو تم واپس آؤ یا پھر اسے وہاں بلا لو

اماں سائیں ایسا ممکن نہیں ہے وہ تائشہ کی ضد پر اسے سمجھاتے ہوئے بولا

میں کچھ نہیں جانتی وہ آرہی ہے بات کرو اس سے اس نے کچن سے باہر نکلتی زیلہ کی طرف اشارہ کیا جو اس کے اشارہ پر اس کا فون تھام چکی تھی

ہیلو اس نے موبائل پر نام دیکھے بغیر ہی اس سے کون سے لگا لیا۔

کیوں کر رہی ہو تم یہ سب کچھ تمہیں تو خوش ہونا چاہیے وہاں اکیلے چھوڑ دیا ہے تمہیں اب سب کے سامنے بھولی بھالی بن کر ہمدردیاں سمیٹنا بند کرو سمجھی تم سکون سے رہو ورنہ اپنے گھر چلی جاؤ جہاں پہلے رہتی تھی لیکن یہ اداسی کے ڈرامے بند کرو تمہاری وجہ سے ڈسٹرب ہو رہا ہوں میں۔اب اماں سائیں کو مطمئن کرو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا وہ انتہائی غصے سے بولا تھا شاید تائشہ اس کی اچھی خاصی کلاس لے چکی تھی اس نے تائشہ کو دیکھتے ہوئے مسکرانے کی کوشش کی

ہاں تو میں کیا کروں کوئی اس طرح تھوڑی کرتا ہے اپنی بیوی کے ساتھ اب جلدی سے واپس آئیں۔۔۔اچھا نہ بابا نہیں ہوتی میں اداس۔۔۔جازم کچھ تو شرم کریں۔میں کمرے میں جا کے آپ سے بات کرتی ہوں وہ تائشہ کے سامنے شرمانے کی بھرپور کوشش کرتے ہوئے جازم کو جھٹکا پر جھٹکا دے رہی تھی۔

پھوپو سائیں آپ یہ فون اپنے پاس رکھیں میں کمرے میں جا کر ان سے بات کرتی ہوں کہہ رہے تھے کہ کب سے مجھے کمرے میں فون کر رہے ہیں اور میں یہاں باہر بھی فون نہیں اٹھا پائی وہ فون پر کال کاٹتے ہوئے اس کا فون اسے لٹا کر کمرے کی طرف چلی گئی جبکہ تائشہ نے اسے خوش رہنے کی دعا دی اور جازم ابھی تک دوسری طرف فون کو گھور رہا تھا وہ کیا بول کر گئی تھی جازم کو سمجھ نہیں آیا یا شاید اس کی باتوں کو ضرورت سے زیادہ سمجھ چکی تھی۔

جب سے بہرام یہاں سے گیا تھا تب سے ہی ان دونوں میں بات چیت تقریبا بالکل ہی بند تھی وہ اسے کھانے کے لئے بلاتا تو اٹھ کر کھانا کھا لیتی باقی ان دونوں میں تقریبا کوئی بات نہیں ہوتی تھی صبح اٹھتی تو وہ اسے اپنا خیال رکھنے کا کہہ کر اپنے کام نمٹانے چلا جاتا اگر دل چاہتا تو سارا دن سوتے ہوئے گزار دیتی ورنہ ٹی وی دیکھتی رہتی اور پھر جب اس سے بھی دل بھر جاتا تو باہر جانے کا سوچتی۔۔"صرف سوچتی"۔۔دائم نے اسے کہا تھا کہ صرف ہوٹل کی حدود تک وہ باہر جا سکتی ہے اگر چاہتی تو باہر جا سکتی تھی لیکن، چڑیا جتنا دل لے کر جا نہیں سکتی تھی لیکن یہ بات اس نے دائم کو نہیں بتائی تھی کہ اسے اکیلے باہر جانے میں ڈر لگتا ہے

اس دن دائم نے اس سے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا اسے بتایا تھا کہ وہ اس کے لیے کتنی اہم ہے بس اس دن کے بعد ان دونوں میں جیسے کوئی بات ہی نہیں ہوئی تھی۔اسے تو ایسا لگتا تھا جیسے اس سے اظہار محبت کر کے وہ اسے بالکل ہی بھول گیا ہے وہ تو یہ سوچ کر خوش تھی کہ وہ یہاں میر پور میں اسے گھمانے پھرانے لے کر آیا ہے لیکن اب اسے پتہ چلا کہ وہ تو یہاں کام کے سلسلے میں آیا ہے وہ بھی اسے تب پتہ چلا جب واجد یہاں آیا اور اس سے کہا کہ آج جلسے پر جانا ہے مطلب صاف تھا کہ وہ یہاں اپنے کام کے لئے آیا تھا اپنے جلسے پورے کرنے کے لیے

جانو آج کل بہت بور ہو چکی تھی اس سے بات نہیں کر رہی تھی وہ آتا تو سونے لگ جاتی پھر وہ زبردستی اٹھا کر اسے کھانا کھلاتا۔جسے کھا کر وہ پھر اٹھ کر سونے چلی جاتی لیکن اس سے کوئی بات نہیں کرتی وہ چاہتی تھی کہ دائم اس سے خود بات کرے جبکہ دائم چاہتا تھا کہ وہ خود اسے اپنے دل کی باتیں شیئر کرے۔دائم سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ اس کی محبت کو قبول کر رہی ہے یا واپس جانا چاہتی ہے

جبکہ جانو سائیں یہ سوچ رہی تھی کہ وہ اس سے اپنی محبت کا اظہار کر کے سب کچھ بھول چکا ہے وہ اس کا خیال تو بہت رکھتا تھا لیکن اس کے باوجود بھی اس سے بات نہیں کر رہا تھا

آج وہ واپس آیا تو کھانا آرڈر کر کے نہانے چلا گیا جب دروازے پر دستک ہوئی۔ تبھی وہ نہا کر باہر نکلا لیکن اس سے پہلے جانو دروازے تک پہنچ چکی تھی دروازہ کھولا تو باہر واجد کا مسکراتا چہرہ دیکھ کر وہ مسکرائی

اچھا ہوا واجد لالا آپ آ گئے آپ کو پتہ ہے میں کتنا بور ہو رہی تھی یہاں تو کوئی ہے ہی نہیں باتیں کرنے کے لئے اور جو ہے وہ منہ بنا کر بیٹھا ہوا ہے بس کھانا آرڈر ہو چکا ہے آ رہا ہو گا ہم تینوں مل کر میرا مطلب ہے دونوں مل کر کھانا کھاتے ہیں تیسرا تو گونگا بہرا ہے کچھ سنتا بولتا ہی نہیں ہے اپنے بارے میں یہ بات سن کر اسے جھٹکا لگا تھا

وہ تو خود اس سے بات نہیں کر رہی تھی اور اب واجد سے اس کی جھوٹی شکایت لگا رہی تھی

آپ کو پتہ ہے آج صبح بیڈ سے اٹھتے ہوئے میرا پیر چادر میں پھنس گیا میں اتنی بری طرح سے گری وہ بتا تو واجد کو رہی تھی لیکن سنا اسے رہی تھی جسے وہ بھی سن کر پریشان ہوتا فوراً اس کے ساتھ زمین پر بیٹھ گیا تھا

جانو سائیں تمہیں چوٹ لگی ہے تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا کہاں گری تم کہاں چوٹ لگی ہے بتاؤ مجھے میں ڈاکٹر کو فون کرتا ہوں وہ اسے ہاتھ پیر چیک کرتا فون اٹھانے لگا جبکہ وہ اسے نظر انداز کرتی واجد سے بولی تھی

واجد لالہ مجھے چوٹ نہیں لگی بس تھوڑا سا درد ہوا تھا اس وقت یہاں بازو میں وہ اپنا بازو واجد کو دکھا رہی تھی جب اگلے ہی لمحے دائم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

کہاں چوٹ لگی ہے دکھاؤ مجھے یہاں درد ہو رہا ہے وہ اس کا ہاتھ پکڑے ہوئے بولا اس کا نظر انداز کرنا بھی وہ نظر انداز کر دیا

مجھے کسی کی ڈاکٹر کی ضرورت نہیں ہے واجد لالا کہہ دیں اور نہ ہی میں کسی سے بات کرنے کے موڈ میں ہوں انتہائی بورنگ انسان ہیں مجھے رہنا ہی نہیں ہے ان کے ساتھ کتنی خوش تھی میں گھومنے آئی ہوں اور یہاں ان کے جلسے ہی ختم نہیں ہو رہے

واجد لالا ان سے کہہ دیں کہ میرا ہاتھ چھوڑیں میں بالکل ٹھیک ہوں اور زمین سے اٹھ کر اوپر بیٹھے وہ ابھی بھی بالکل نخرے دکھانے کے موڈ میں تھی جب کے واجد پریشان نظروں سے کبھی دائم کو تو کبھی حورم کو دیکھتا

کافی دیر کوئی آواز نہیں آئی پھر دائم کی آواز کمرے میں گونجی۔۔"واجد آؤٹ"۔۔اور اس کی آواز کے ساتھ ہی واجد بوتل کے جن کی طرح غائب ہو گیا

مطلب حد ہو گئی نہ خود مجھ سے بات کرنی ہے نہ کسی دوسرے کو کرنے دینی ہے ہٹے راستہ چھوڑیں سونا ہے مجھے وہ اٹھتے ہوئے اس کے قریب سے اٹھی جب دائم نے اسے پکڑ کر فوراً واپس اپنے قریب کھینچ لیا

تم ناراض کیوں ہو یہ بتانا پسند کرو گی وہ اسے بالکل اپنے قریب رکھے نرم لہجے میں پوچھ رہا تھا یہ بات الگ تھی کہ اس کی جگہ یہاں کوئی اور ہوتا تو اس وقت تک وہ اس کے نخرے اٹھانے کے بجائے اسے دنیا سے اٹھا دیتا

میں ناراض کیوں ہوں میں واجد لالہ کو بتا چکی ہوں

جانو سائیں تم خود اتنے دنوں سے مجھ سے بات نہیں کر رہی تھی مجھے لگا اس سب کو قبول کرنے کے لیے تمہیں وقت چاہیے میں تو وقت دے رہا تھا وہ اپنی صفائی پیش کرنے لگا

اور یلی یہ کون سا طریقہ ہے وقت دینے کا کے منہ بنا کر اٹھ کر چلے گئے منہ بنا کر رات کو آئے کھانا کھائے سو گئے اس طرح سے وقت دیا جاتا ہے اور آپ نے جھوٹ بولا مجھ سے وہ جلالی موڈ میں بولی تھی

میں نے کون سا جھوٹ بولا تم سے وہ پریشان ہوا

کیا یہ جھوٹ نہیں تھا کہ آپ مجھے یہاں گھمانے پھرانے لائے ہیں یہاں پر تو آپ کے کام ہی ختم نہیں ہو رہے کبھی ایک جگہ جلسہ کبھی دوسری جگہ جلسہ اگر آپ کو جلسوں میں ہی جانا تھا تو مجھے کیوں ساتھ لائے وہ انتہائی غصے سے سرخ ناک پھیلا کر بولی

غصے سے اس کے گال بھی پھول چکے تھے اس وقت وہ اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ اگر وہ اچھے موڈ میں ہوتی تو یقیناً اسکے گالوں کی سرخی کو اپنے لبوں سے محسوس کرتا۔

تمہیں گھومنے جانا ہے نہ چلو آؤ میرے ساتھ میں ابھی تمہیں گوما کے لاتا ہوں کل کوئی کام نہیں سب جلسے جلوس ایک طرف میری بیوی کو میری ضرورت ہے میری بیوی کا موڈ آف ہے میری جانو سائیں کا ہر حکم سر آنکھوں پر ہم ابھی گھومنے جائیں گے ڈنر بھی باہر ہی کریں گے لیکن اس سب سے پہلے ہم ہو سپیٹل چلیں گے تم صبح گری ہو نہ تمہیں چوٹ لگی ہے نہ وہ انتہائی محبت سے پھر سے اس کا ہاتھ ٹٹولنے لگا

ڈھونڈی ڈھونڈیں۔۔۔ارے ڈھونڈیں شاباش کہیں نہ کہیں تو کوئی چوٹ نظر آ ہی جائے گی کوئی پرانی کہیں نشان ہو گا وہ خود ہی اپنے ہاتھ کو ٹٹولنے لگی کے شایف اسے کوئی چھوٹی موٹی چوٹ نکل آئے اور ڈاکٹر کے پاس چلی جائے لیکن پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر تقریباً کھینچے ہوئے انداز میں بیڈ کے پاس لائے میں یہاں سے یہاں گری ہوں اس نے بیڈ سے زمین کی طرف اشارہ کیا

کوئی آسمان سے زمین پر نہیں گری کے مجھے کوئی بہت بڑی چوٹ لگے گی حد ہوتی ہے کسی بات کی میں چینج کر کے آتی ہوں آپ تب تک اس جگہ ٹھیک سے دیکھ لے ہو سکتا ہے آپ زبردستی مجھے کوئی چوٹ لگانے میں کامیاب ہو جائیں وہ

اسے ڈانٹتے ہوئے وہ واش روم میں بند ہو گئی جبکہ دائم سچ میں بیڈ سے لے کر زمین تک جگہ کا ٹھیک سے معائنہ کیا تھا کہ وہاں سے گرنے سے چوٹ لگ سکتی ہے تھوڑی دیر میں وہ خوبصورت سے پرپل کلر کے کپڑوں میں باہر آئی

میں نے دیکھا ہے جانو سائیں یہاں سے چھوٹ لگ سکتی ہے تمہیں ڈاکٹر کی ضرورت ہے جھٹکا کا لگا ہو گا اور جھٹکا بھی طبیعت کے لیے اچھا نہیں ہوتا ہم پہلے ڈاکٹر کے پاس ہی چلیں گے تم نیچے آو میں گاری اسٹارٹ کرتا ہوں وہ کہتا ہوا نیچے چلا گیا جبکہ جانو سائیں اس کی چوری پشت کو گھورتے ہوئے اس کے پیچھے بھاگتی ہوئی آئی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ تیار ہو کر باہر آئی اس کا بلکل بھی ارادہ نہیں تھا لیکن کل تائشہ کی بات نے اس کے اندر تک کو ہلا کر رکھ دیا تھا اس کی ماں کیسے اس کے سامنے اپنے مرنے کی بات کر سکتی تھی

کیا وہ جانتی نہیں تھے کہ باپ کی جدائی کے بعد اس کے بچے کس حال میں ہے

اگر اس کی شادی اس کے لیے اتنی ہی اہم تھی تو اسے شادی پر کوئی اعتراض نہیں تھا اور ویسے بھی وہ لوگ صرف اسے دیکھنے آئے تھے کون سا آج ہی رشتہ پکا کرنے والے تھے اسی لیے وہ تائشہ کی بات مانتے ہوئے چائے کی ٹرے لے کر باہر آئی جب سامنے ہی شادی والے اس خوبصورت نوجوان کو بیٹھے دیکھا

یہ ہے میری بیٹی زمل تائشہ نے محبّت سے کہا جب اس عورت نے اسے اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا۔ وہ خاموشی سے اس عورت کے پاس آکر بیٹھ گئی وہ لڑکا بڑی دلچسپی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا جیسے وہ اگنور کر گئی

بہن ہم تو شادی کی انگوٹھی پہنانے آئے ہیں ہمیں آپ کی بیٹی ہر لحاظ سے پسند ہے وہ عورت مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام کر انگوٹھی پہنانے لگی۔ جب کہ ان کی اس حرکت پر زمل نے تائشہ کی طرف دیکھا اور پھر فریدہ بیگم کی طرف جو ایسے ہاتھ میں انگوٹھی پہنانے کے لیے پہلی انگوٹھی اتار رہی تھی

بیٹا یہ انگوٹھی تو اتر ہی نہیں رہی فریدہ بیگم نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

یہ انگوٹھی اتنی آسانی سے تھوڑی نہ اترے گی یہ تو گبر نے اسے پہنائی تھی محبت کی نشانی کے طور پر

کوئی بات نہیں ہے امی دوسرے ہاتھ میں پہنا دیں شارق نے ان کی مشکل آسان کی

نہیں بیٹا شادی کی انگوٹھی اسی ہاتھ میں اسی انگلی پر پہنائی جاتی ہے اس انگی کی نس دل تک جاتی ہے فریدہ بیگم نے سمجھاتے ہوئے کہا اور پھر ایک فیصلہ کرتے ہوئے اسی انگوٹھی کے ساتھ اس انگوٹھی کو بھی پہنا دیا

اب اس انگوٹھی کے ساتھ ساتھ اس انگوٹھی کا بہت خیال رکھنا فریدہ بیگم نے اس کا ماتھا چومتے ہوئے محبت سے کہا جبکہ وہ غصے سے اس کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا اس کی ماں نے اس سے کہا تھا کہ وہ لوگ صرف اسے دیکھنے کے لئے آرہے ہیں لیکن یہاں تو رستہ بھی پکا ہو چکا تھا

اسے اس وقت سب سے زیادہ غصہ تو گبر پر آرہا تھا جو اسے پیار محبت کے وعدے کرتا رہا اور اب جب اصل وقت آیا تھا اب اسے اہم ترین کام نکل آئے تھے ایک بار وہ اس کے ہاتھ لگ جائے اتنی آسانی تو وہ اسے بخشنے والی نہیں تھی۔

تھوڑی دیر مزید باتیں کر کے وہ سب لوگ آہستہ آہستہ چلے گئے لیکن اس کے بعد زمل نے انگوٹھی نکال کے تائشہ کے حوالے کی تھی کہ واپس ان لوگوں کے حوالے کر دے وہ ہر گز یہ شادی نہیں کرے گی وہ صرف اور صرف اپنی ماں کی بات کا مان رکھتے ہوئے ان کے سامنے آئی تھی نہ کہ رشتہ پکا کروانے

لیکن تائشہ نے بھی کہہ دیا کہ دوماہ کے بعد اس کی شادی ہے جس کے لیے مکمل تیار رہنا چاہیے اب وہ اس کی کوئی بات نہیں مانے گی تقریبا دوماہ میں جازم کا مشن مکمل ہو جانا تھا اور اس کے بعد ہی وہ جازم اور شازم کے ولیمے کے ساتھ ہی اس کی شادی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

جبکہ زلم نہیں کوئی بھی جواب نہ دیا بس صبح ہی اپنے کام پر واپس جانے کا فیصلہ کر چکی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

دل آج بہت دنوں کے بعد یونیورسٹی آئی تھی نوکری چھوڑنے کے بعد وہ پڑھائی پر زیادہ دھیان دینے لگی لیکن اسے ڈر تو ان لڑکوں سے لگتا تھا جو آجکل ہر لڑکی کو ٹارگٹ کیے ہوئے تھے۔۔

وہ ہر آنے جانے والی لڑکی کو تنگ کرتے اس کی سہیلی کو کتنی بار تنگ کر چکے تھے ایک دوبار تو وہ خود ان کا شکار بن چکی تھی لیکن گھر میں یہ ساری باتیں اس نے کبھی کسی کو نہیں بتائی تھی

لیکن اب اس نے سنا تھا کہ انہیں لڑکوں میں کچھ اور لڑکے شامل ہو چکے ہیں جو پہلے سے زیادہ نہ صرف بد تمیز ہیں بلکہ بے ہودا انداز میں لڑکیوں کو ٹچ کرتے ہیں اسی لیے بہتر ہے کہ چھٹی کا وقت ہوتے ہی وہ جلدی سے جلدی یونیورسٹی سے نکل جائیں

ویسے تو اس نے صبح ڈرائیور سے کہا تھا کہ وہ اسے لینے کے لئے وقت پر آجائے لیکن اس کے باوجود بھی وہ نہیں آیا اسے ڈر تھا کہ کہیں وہ لڑکے اس کے پاس نا پہنچ جائیں اس کی سہیلی کافی دیر اس کے ساتھ بیٹھی رہی لیکن پھر اس کی گاڑی آئی تو وہ بھی چلی گئی ان دونوں کے گھر کے راستے بہت مختلف تھے کچھ اس کے گھر والوں کی سخت تھی جس کی وجہ سے وہ اسے کوئی آفت تک نہ کر پائی

دل کے علاوہ اب یونیورسٹی میں بہت سارے لوگ تھے لیکن پھر بھی وہ کافی زیادہ ڈری ہوئی تھی وہ اٹھ کر باہر گاڑی دیکھنے لگی جب ان لڑکوں کے آوارادودت یونیورسٹی میں داخل ہوئے اور اسے دیکھنے لگے وہ فوراً ہی اپنی کلاس کی طرف چلی گئی لیکن یہاں آکر اسے یہ لگا کہ وہ اس طرف آکر غلطی کر چکی ہے کیونکہ اس طرف کوئی بھی نہیں تھا وہ جیسے ہی واپس جانے کے لئے مڑی تو سامنے ہی وہ لڑکے سے دیکھ کر شیطانی انداز میں مسکرائے

وہ خوفزدہ ہو کر مزید آگے بڑھنے لگی لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ اس طرف جا کر وہ مزید غلطی کر رہی ہے وہ لڑکے بھی اس کے پیچھے بھاگے شاید ان کو نہیں پتہ تھا کہ اس طرف کوئی نہیں ہے۔

اس نے جیسے ہی اپنی کلاس میں قدم رکھا پیچھے وہ لوگ بھی اس کے طرف آئے کلاس میں کوئی بھی نہیں تھا دل کو ان سے ڈر لگنے لگا یہ تو وہ جانتی تھی کہ وہ اس کے ساتھ کوئی بھی حد سے گری ہوئی حرکت نہیں کریں گے کیونکہ یہ یونی تھی اس کا انجام وہ لوگ بھی جانتے تھے لیکن یہاں آکر وہ بری پھنس چکی تھی وہ جلد سے جلد یہاں سے نکلنا چاہتی تھی لیکن یقیناوہ لوگ اسے چھوڑنے والے نہیں تھے کہنے کو ان کا مقصد صرف اور صرف لڑکیوں کو تنگ کر کے تھوڑی دیر کا مزہ لینا تھا لیکن اس کی وجہ سے وہ نجانے کتنی لڑکیوں کی زندگی برباد کر چکے تھے

ہائے ڈارلنگ کیسی ہو ہمیں ویلکم کر رہی ہو یہاں آکر تمہارا انداز اچھا ہے بلانے کا۔انہی میں سے ایک لڑکا اس کی طرف بڑھتے ہوئے انتہائی گھٹیا انداز میں مسکراتا اس کے بالکل قریب آچکا تھا

پلیز مجھے جانے دیں دل نے منت کی لیکن وہ اس کے اس انداز پر قہقہ لگا اٹھے۔

پر جانے من ہم تمہیں زیادہ تنگ نہیں کریں گے بس تھوڑی دیر تک وہ اس کے گال کو انگلیوں سے چھوتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے دوپٹے کی طرف بڑھنے لگا تب ہی پیون نے اچانک آکر اسے باہر ڈرائیور آنے کی خبر دی جبکہ پیون کے آتے ہیں وہ فوراً باہر کی طرف بھاگ گئی تھی

شٹ یار چڑیا نکل گئی پکڑ اس سالے کو بہت جلدی تھی تجھے خبر دینے کی وہ پیون کو پکڑ کر بری طرح سے مارنے لگے

جبکہ دل بری طرح سے روتی ہوئی گاڑی میں آکر بیٹھی ڈرائیور نے اسے روتے ہوئے دیکھا تو تھا لیکن بہرام نے اس ڈرائیور کو بالکل ہی دل سے یا جانو سائیں سے بات کرنے سے منع کر رکھا تھا اس لئے خاموشی سے آگے بڑھ گیا

جب کہ دل سارے راستے بری طرح سے روتی رہی

گھر آئی تو بہرام نے اسے روتے ہوئے دیکھ دیکھا

کیا ہوا ہے دل تم پریشان ہو یہ آنکھیں وہ اس کی سرخ آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا جب وہ اسے نظر انداز کر کے جانے لگی لیکن بہرام نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچا

ہوا کیا ہے وہ غصے سے بولا تھا

کچھ نہیں ہوا ہے برائے مہربانی کر کے جان چھوڑیں میری ہر وقت میرے سر پر نہ مسلط رہا کریں وہ غصے سے کہتی اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ بہرام نے بس اتنا ہی کہا تھا کہ کچھ تو ہوا ہے جو وہ اسے چھپا رہی ہے جس کا پتہ وہ لگا کر رہے گا

○ ○ ○ ○ ○ ○

اگلے دن بھی وہ صبح صبح ہی اٹھ گئی لیکن یونیورسٹی نہیں جانا چاہتی تھی دادو سائیں آجکل بہت بیمار رہنے لگی تھی اس کے پیپر قریب تھے اسی لیے وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ یونیورسٹی سے چھٹی کرے لیکن کل کے واقعہ کے بعد اس کا بالکل بھی یونیورسٹی جانے کا دل نہیں کر رہا تھا۔

دل بہت خوفزدہ تھی لیکن اپنی پریشان دادو سائیں یا بہرام کے سامنے بیان نہیں کرنا چاہتی تھی مگر سب جانے کے بعد بھی بہرام اگنور کر رہی تھی جیسے پہلے کرتی تھی جس سے لے کر بہرام پریشان تھا دادو اگلے مہینے اس کی رخصتی کرنا چاہتی تھی وہ چاہتی تھی کہ جیسے ہی دل کے پیپر ختم ہو اسے ہمیشہ کے لیے بہران کے حوالے کر دیں جب کہ دل کا روکھا انداز بہرام کو پریشان کر رہا تھا۔

وہ یونیورسٹی آئی تو کافی گھبرائی ہوئی ان لڑکوں کو دیکھ رہی تھی جو اسے کہیں بھی نظر نہ آئے اس کی سہیلی ہادیہ بہت خوشی سے اس کے قریب آئی تھی

یا تمہارا شوہر تو کمال کا ہے تمہیں پتہ ہے کل اس نے کیا کیا وہ غنڈے ہیں نا وہی جو کالج میں آتے ہیں لاسٹ ائیر کے ان کی ایسی دلائیں کی کہ وہ ساری زندگی یاد رکھیں گے ابھی بھی ہسپتال میں پڑے ہیں۔

ارے وہ لمبے قد والا لڑکا یاد ہے نا تجھے تمہارے شوہر نے اس کی انگلیاں جلا دیں۔اس کی بات پر اچانک دل کو یاد آیا کل اسی لڑکے نے تو اس کو چھوا تھا

اچھا سبق سکھایا ہے اس نے سب کو اس کی سہیلی ہادیہ خوشی سے بول رہی تھی

تم سے کس نے کہہ دیا کہ یہ سب کچھ میرے شوہر ہی ہیں نہیں یہ بھی تو ہو سکتا ہے کسی اور نے کیا ہو۔۔اس کے یقین پر دل پریشانی سے بولی

جی نہیں سب کچھ تمہارے شوہر نے ہی کیا ہے اور اس نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر کوئی پولیس کیس کرنا ہو تو بہرام شاہ کے نام پر کرنا اور آئندہ میری دل کو چھونا تو دور دیکھنے کے لئے بھی آنکھوں میں روشنی کے لئے ترسو گے ہادیہ خوشی سے بتا رہی تھی۔

ویسے کمال کا ہے تمہارا شوہر کتنے دھرلے سے کہہ دیا کہ بہرام مقدم شاہ کے نام پر کیس کر دینا لیکن دل سے دور رہنا وہ ابھی بہرام کی تعریفوں کے گن گا رہی تھی جبکہ دل بنا کچھ بولے کلاس روم میں چلی گئی۔

ارے تم کچھ نہیں کہو گی تمہارا شوہر تم سے اتنا پیار کرتا ہے اس نے تمہارے لئے اتنے بڑے غنڈوں سے پنگا لے لیا اس کی سہیلی تقریبا اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے آئی

کوئی احسان نہیں کیا انہوں نے نکاح میں ہیں ان کے اتنا تو کریں گے ہیں نہ وہ ایٹیٹیوڈ سے کہتی آگے بڑھ چکی تھی جب کہ اس کی بات کا مطلب اس کی سہیلی کو سمجھ نہیں آیا تھ

---

کیوں کیا ہے آپ نے وہ سب کچھ وہ گھر آتے ہی غصے سے بولی جب کہ بہرام اس کے غصے پر مسکرا دیا تھا

تمہیں کیا لگتا ہے میں نے کیوں کیا ہو گا یہ سب کچھ اس کے سوال پر وہ آگے سے سوال کرنے لگا جس سے دل کا غصہ مزید بڑھ گیا

کیوں کہ مواقعہ مل گیا تھا آپ کو دوسروں کو مار پیٹ کر اپنی طاقت دکھانے کا یہی وجہ ہو گی اس کے انتہائی غصے سے کہنے پر وہ کھل کر مسکرایا

میری دل کبھی غلط نہیں ہو سکتی وہ آنکھ دبا کر بولا

آج کے بعد آپ کو بھی میری یونی آنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور بہتر ہو گا کہ مجھ سے بھی دور رہیں وہ اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے وارن کر کے اندر کی طرف جانے لگی جب اگلے ہی لمحے بہرام نے اس کا بازو تھاما اور اسے دیوار کے ساتھ لگاتے ہوئے اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیے

چھوڑیں مجھے وہ اپنا مکمل زور لگاتے ہوئے اس سے دور ہونے کی کوشش کرنے لگی جو کہ ناممکن سی بات تھی۔

کوئی وجہ تو ہو گی دل کیوں مجھ سے اتنی خفا ہو اب تو ساری حقیقت میں تمہارے سامنے آ گئی ہے پھر مجھ سے اس طرح سے دور رہنا۔ مجھے نظر انداز کرنا اس بات کی کیا وجہ ہے۔ وہ شکوہ لبوں پہ لے آیا

وجہ یہ ہے کہ آپ مجھے پسند نہیں ہیں اب راستہ چھوڑ دیں میرا وہ انتہائی غصے سے کہتی اپنا آپ پھر سے چھڑانے کی کوشش کرنے لگی۔

مطلب تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ پچھلے پندرہ سال سے تم میرے نکاح میں ہو اور میں تمہیں پسند نہیں اس کے اس طرح سے کہنے پر وہ مسکرایا تھا جیسے دل نے کوئی مذاق کیا ہو یا کوئی لطیفہ سنایا ہو

جی یہی وجہ ہے کہ 15 سال آپ کے نکاح میں رہنے کے باوجود بھی مجھے آپ سے محبت نہیں ہوئی میرے دل میں آپ کے لیے کوئی جذبات نہیں ہیں اب راستہ چھوڑنا پسند کریں گے آپ۔۔۔!

اب آگے کیا سوچا ہے تم نے۔۔۔؟ وہ اس کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے سوال کرنے لگا

کس بارے میں بات کر رہے ہیں آپ وہ اس کے سوال پوچھنے لگی

ہمارے نکاح کے بارے میں اس رشتے کے بارے میں۔۔۔وہ بالکل سیریس انداز میں بولا

اس رشتے کے بارے میں کیا سوچنا ہے میں آپ کے نکاح میں ہوں ایک ماہ بعد ہماری رخصتی ہے بس بات ختم اس کا خاتمی انداز بہرام کو مسکرانے پر مجبور کر دیا اس کے دماغ میں آخر چل رہا تھا

بس بات ختم وہ مسکراتے ہوئے اس کے الفاظ دہر آنے لگا

جی ہاں۔۔۔۔وہ کہہ کر جانے لگی

جب بہرام نے ایک بار پھر سے ایسے بازو سے تھام کر اپنے قریب کھینچ لیا مسز بہرام شاہ اگر بات اتنی آسانی سے ختم ہوتی تو نکاح اور شادی جیسے بندھن میں بندھنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی

اصل زندگی تو شادی کے بعد شروع ہوتی ہے جس میں بہت کچھ سمجھنا اور برداشت کرنا پڑتا ہے اپنے دماغ سے یہ بات نکال دو کہ ایک مہینے کے بعد رخصتی کے بعد بات ختم ہو جائے گی۔اصل بات تو رخصتی کے بعد شروع ہو گی جب تم میری دلہن بن کر میری سج سجاؤ گی۔۔وہ بے باک ہوا

آپ کی فضول باتیں ختم ہو چکی ہیں تو میں جا سکتی ہوں وہ اپنے سرخ ہوتے کانوں اور گالوں کو ہاتھ لگاتے پوچھنے لگی جبکہ چہرہ اس کی باتوں سے تپنے لگا تھا

میں تو کب کا تمہیں چھوڑ چکا ہوں شاید تم میری باتیں سننے کے لیے ہی رکی ہو وہ دلکشی سے مسکراتا ہوا اسے دیکھنے لگا جسے وہ آزاد کیے ہوئے کب سے اسے باتوں میں لگائے ہوئے تھا جب کہ اپنا آپ اس کے حصار میں نہ محسوس کرتے ہوئے وہ اگلے ہی لمحے وہاں سے جانے لگی وہ تو کب سے اس کے قریب اس لیے کھڑی تھی کیونکہ سے لگ رہا تھا کہ

بہرام نے اسے پکڑا ہوا ہے جیسے اسے قید کیا ہوا ہے ہاں قید ہی تو کیا ہوا تھا لیکن اپنی باہوں میں نہیں بلکہ اپنی محبت میں جسے وہ قبول نہیں کرنا چاہتی تھی۔

اپنے کمرے کے دروازے پر اس نے پلٹ کر دیکھا وہ وہیں کھڑا اسے مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا جبکہ اس کا مسکراتا چہرہ دیکھتے ہوئے وہ پیر پٹختی ہو نہہ کرتی اندر چلی گئی جبکہ اس کے بچکانہ انداز پر بہرام قہقہ لگاتے ہوئے دادو سائیں کے کمرے کی طرف بڑھ گیا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ واپس آچکی تھی اور صبح سے ہی گبر کو ہر اس جگہ ڈھونڈ رہی تھی جہاں وہ اس سے پہلے مل چکا تھا وہ سب سے پہلے اس بلڈنگ میں گئی جہاں وہ رہتا تھا اور اس کے بعد جہاں جہاں اسے لگا کہ اسے مل سکتا ہے وہاں وہاں گئی لیکن گبر کی کسی کو کوئی خبر نہیں تھی

اسے یہاں دو دن گزر چکے تھے وہ اپنا کام کرنے کے بجائے مسلسل گبر کو ڈھونڈ رہی تھی آج کل اس کی تلاش شارق نہیں بلکہ گبر ہو چکا تھا

آخر لو فر آدمی غائب کہاں ہو گیا ہے جیل میں بھی ہو سکتا ہے جازم کو فون کرتی ہوں ہو سکتا ہے وہ اس کے بارے میں کچھ جانتا ہو اور اب تو ویسے بھی وہ اسی شہر میں ہے

لیکن میں جازم کو وجہ کیا بتاؤں گی وہ گبر کو ڈھونڈتے ہوئے سڑک کے کنارے سے جا رہی تھی جب کہ مسلسل خود سے بڑبڑاتے ہوئے اس کی نظر سامنے کی طرف گئی

پہچاننے میں ایک سیکنڈ نہیں لگا تھا وہ تقریبا بھاگتے ہوئے اس کے پاس آئی اور بنا لوگو کا لحاظ کیے ایک کے بعد دوسرا دوسرے کے بعد تیسرا تیسرے کے بعد چوتھا پانچواں چھٹا تھپڑ لگاتی چلی گئی۔ جب کہ وہ مسلسل اسے دیکھتے بنا کچھ بولے اس کی مار کھا رہا تھا

آوارہ لوفر لفنگے آدمی شادی ہو رہی ہے میری منگنی کی انگوٹھی یہ دیکھ رہے ہو میرے گھر والے میری شادی کروا رہے ہیں وہ اپنی انگلی میں موجود اس کی انگوٹھی کے علاوہ خان کے نام کی انگوٹھی اسے دکھاتے ہوئے بولی تھی جب کہ وہ اسے اگنور کرتے ہوئے آگے جانے لگا جب زمل نے اس کا ہاتھ تھام لیا اور اسے ہوا کیا تھا وہ اتنا اداس کیوں تھا سب کچھ ٹھیک تو تھا زمل کو پریشانی ہوئی

کہاں جا رہے ہو تم بات کر رہی ہوں نہ میں تم اسے اداس کیوں ہو سب کچھ ٹھیک تو ہے۔ کیا ہوا ہے تمہیں وہ پریشانی سے پوچھنے لگی جبکہ وہ اسے اگنور کرتا آگے کی طرف جانے لگا

اوہیلو تم مجھے اگنور کیوں کر رہے ہو آخر چاہتے کیا ہو وہ انتہائی غصے سے بولی جب گبر اس کی طرف دیکھ کر اس کی نظروں میں نظر ڈال کا بولا تُو جاننا چاہتی ہے نہ میں چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ تو اس آدمی سے شادی کر لی ہے جس کا رشتہ تیرے لیے آیا ہے

کیونکہ میرے جیسے سڑک چھپ غنڈے کے ساتھ تیرا کوئی جوڑ نہیں ہے ارے ہفتے کے سات دن تو جیل میں گزارتا ہوں میں تجھے کہاں لے کر پھرتا رہوں گا۔

کیا بکواس کر رہے ہو تم میں تمہارے لئے اپنے گھر والوں سے لڑ رہی ہوں اور تم۔

ہاں میں بھی نہیں چاہتا کہ تو میرے لئے کسی سے بھی لڑ بستی شارق خان اس کے بارے میں جاننا خواب ہے نا تیرا ۔ پچھلے کتنے ہی سالوں سے تو اس کے پیچھے بھاگ رہی ہے

تو اب وہ تجھے مل سکتا ہے وہ شخص جس کے ساتھ تیری منگنی ہوئی ہے وہ شارق کو جنتا ہو گا بسنتی تیرا بھائی جانتا ہو گا ۔ میرا تیرا کوئی مستقبل نہیں ہے۔

اور جس کا کوئی مستقبل ہی نہیں اس کو حال میں ہی چھوڑ دینا چاہیے۔

چٹاخ۔۔۔ گھٹیا انسان مجھے پہلے ہی سمجھ جانا چاہیے تھا کہ تم سے میرے ساتھ ٹائم پاس کر رہے ہو۔

تمہارے جیسا گھٹیا انسان کسی سے محبت کر ہی نہیں سکتا لیکن تم نے اپنی جھوٹی محبت کا ڈرامہ میرے ساتھ کیا لگا تھا تمہیں تم میری زندگی میں آئے کر مجھے چھوڑ دو گے مجھے زمل جنید خان کو ارے تم کیا مجھے چھوڑ دو گے سڑک چھاپ گبر میں تمہیں خود چھوڑ رہی ہوں تمہارے جیسے گھٹیا شخص سے شادی کرنے سے بہتر ہے کہ میں اس خان سے شادی کر لوں۔

اور اب میں ایسا ہی کروں گی لیکن یہ مت سوچنا کہ میں تمہیں چھوڑ دوں گی۔ تمہارے ساتھ تو میں وہ کروں گی جو تم جیسے آوارہ بے غیرت غنڈوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

وہ غصے سے آنکھیں دکھاتے وہی سے پلٹ گئی تھی

اس کے سامنے رونے کا کوئی فائدہ نہیں تھا اور نہ ہی وہ اس شخص کے سامنے رونا چاہتی تھی۔

اس کی نظروں میں خان کا چہرہ لہرایا تھا۔

ڈیسنٹ ہینڈسم بڑی بڑی سیاہ چالاک آنکھیں۔نرم سا لہجہ خوبر پرسنیلٹی۔وہ ہر لحاظ سے گبر سے بہتر تھا۔لیکن وہ اپنے دل کا کیا کرتی۔جسے یہ انتہائی گندا۔اوور ایکٹر۔سڑک کا غنڈا پسند تھا۔

اگر وہ کسی اور کے سامنے دونوں کا مقابلہ کرتے تو شاید وہ کوئی اور ہنس ہنس کے پاگل ہو جاتا۔

اس نے ایک نظر مڑ کے دیکھا گبر اب بھی وہی گھر ایسے دور جاتا ہوا دیکھ رہا تھا۔

میں تجھے کبھی معاف نہیں کروں گی گبر اور تمہارے سامنے خان سے شادی کر کے دکھاؤں گی بہت شوق ہے نا تمہیں میرا مستقبل بنانے کی اب میرا مستقبل بنتے ہوئے تم خود اپنی آنکھوں سے دیکھو گے۔

وہ غصے سے گھورتے ہوئے بولی۔

اور اس سے نگاہیں پھیر کر آگے کی طرف جانے لگی تھوڑے سے فاصلے پر رک کر اسے دیکھا الٹے قدموں واپس آئی اور ایک اور زوردار تھپڑ اس کے منہ پر مارا تم اس کے لائق ہو وہ اس سے کہتی پھر پلٹ کر وہاں سے چلی گئی جب کہ گبر کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے ہوسٹل پہنچتے ہی سب سے پہلے اپنے فون سے تائشہ کو فون کیا تھا اور کہا تھا کہ آپ کو جہاں میری شادی کرنی ہے میں کرنے کے لیے تیار ہوں اب میں وہی کروں گی جو آپ مجھ سے کہیں گی وہ کہہ کر فون بند کر چکی تھی جبکہ دوسری طرف تائشہ کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا لیکن وہ اس کی اس بات سے بہت خوش تھی اخر اس کی بیٹی اس کی بات مان چکی تھی ایک ماں کے لئے اس سے زیادہ خوشی کی اور کون سے بات ہو سکتی ہے۔

کہ اس کی بیٹی شادی کے لئے مان گئی اس نے فوراجازم کو فون کر کے یہ خوشخبری سنائی تھی اور اپنی بہن کی طرف سے گرین سگنل ملتے ہی اس نے شارق کو فون کیا تھا۔یقینا یہ بات اس کے لیے بھی بہت بڑی خوشخبری ہو گی جس کی صرف تصویر دیکھ کر وہ اگلے ہی دن اس کی شادی پر جا پہنچا تھا جبکہ اس کے پاس بالکل بھی ٹائم نہیں تھا اب تو یہ خبر سن کر بے ہوش ہو جائے گا

دنیا کی نظروں میں وہ سیریز قسم کا انسان تھا لیکن جازم کچھ ہی دن میں سمجھ چکا تھا کہ وہ شکل سے جتنا خوبصورت ہے اس کا دل اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہے وہ کام کے وقت کام جبکہ واقعہ وقت سب کے ساتھ بہت اچھا ریلیشن شپ رکھتا تھا بڑے سے بڑے سے لے کر چھوٹے سے چھوٹے آفیسر تک وہ سب کی نا صرف عزت کرتا تھا بلکہ بہت محبت سے بات کرتا تھا جازم کو تو یہ پہلی ملاقات میں ہی بالکل پرفیکٹ کا انسان لگا تھا۔اور جب وہ اس کی بہن کے لیے رشتہ لے کر گیا اس نے دل سے دعا مانگی تھی کہ اس کی بہن اس رشتے کے لیے ہاں کر دے اور اب جب وہ ہاں کر چکی تھی تو جازم کی خوشی کی کوئی انتہا ہی نہ تھی لیکن نہ جانے کیوں شارق اس کا فون نہیں اٹھو رہا تھا پھر اپنے سر پہ ہاتھ مارتا فون ٹیبل پر پھینک گیا

میرا بھی دماغ خراب ہے اس وقت وہ بہت بزی ہو گا میں اسے بعد میں فون کروں گا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس کا فون کب سے بج رہا تھا جب کہ وہ گہری نیند میں سو رہا تھا جب وانی نے آکر اس کے منہ پر اپنے ٹھنڈے ٹھنڈے ہاتھ رکھے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا یقینا وہ ہاتھ برف سے نکال کر لائی تھی

دوست آپ کا فون بج رہا ہے اسے اٹھتے دیکھ کر وہ فوراً بولی جبکہ اس کے ٹھنڈے ہاتھ محسوس کر وہ پریشان ہو گیا تھا

وانی آپ کے ہاتھ اتنے ٹھنڈے کیوں ہیں اِسے لگا تھا کہ وہ شاید بیمار ہے اس لیے اس کے ننھے ہاتھ تھام کر فکر مندی سے پوچھنے لگا

میں نیچے سے برف کھا کے آئی ہوں اس نے فوراً اپنا کارنامہ سنایا

وانی بیٹا ایسے برف نہیں کھاتے گلا خراب ہو جاتا ہے آپ کی ماما نے آپ کو منع نہیں کیا اسے نشال کی لاپروائی پر غصہ آیا تھا

نہیں ہوتا ماما خود کھاتی ہیں ٹھنڈی ٹھنڈی برف اتنے مزے کی ہوتی ہے آپ نے کبھی کھائی ہے اتنا مزہ آتا ہے ہاتھ ٹھنڈے ہو جاتے ایک دم برف کے جیسے وہ اپنے ہاتھ دوبارہ اس کے گالوں پر رکھتے ہوئے بولی اس کے معصوم انداز نے جہاں اسے مسکرانے پر مجبور کر دیا تھا وہیں نشال کا راز کھلنے پر وہ کھل کر ہنسا

بری عادت ہے آپ کی ماما کو آپ کی ماما نے آپ کو بھی ڈالی ہے بہت کلاس لینی ہو گی آپ کی مما کو بہت مشکل ہے سدھرانہ وہ مسکراتے ہوئے اسے بتا کر فون اٹھانے لگا

لیکن دوست۔۔۔وانی نے معصومیت سے کچھ کہنے کی کوشش کی جب یاسم نے اسے ٹوک دیا

میں نے آپ سے کیا کہا تھا اب سے آپ مجھے دوست نہیں بلکہ بابا سائیں کے کر بلائیں گی۔

اپس سوری میں بھول گئی وہ اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی جب کہ وہ اس کی ادا پر مسکرایا۔

لیکن دوست میں نہ صرف آپ کے سامنے ہی آپ کو بابا سائیں کہہ کر بلاؤں گی ماما کے سامنے نہیں ماما ڈانٹیں گی مجھے وہ منہ بنا کر بولی

ڈانٹ کر دکھائے آپ کی ماما آپ کو آپ کے بابا کس لیے ہیں بالکل پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے

وہ اس کے ننھے ہاتھ چوم کر بولا

لیکن دوست میری ماما تو کہتی ہیں کہ میرے باپ وفات پا چکے ہیں اور جو لوگ فوت ہو جاتے ہیں ہمیشہ کے لئے اللہ جی کے پاس چلے جاتے ہیں۔ وہ اپنی کنفیوژن دور کرنے کے لیے اس سے پوچھنے لگی

ہاں بالکل ایسا ہی ہے لیکن اللہ جی نے آپ کے بابا کو آپ سے لے لیا اسی لیے انہوں نے مجھے یہاں بھیجا ہے اب سے میں آپ کا بابا بن جاؤں وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا جب اگلے ہی لمحے نشال اندر داخل ہوئی

اب مجھے سمجھایا یہ ساری آپ کی پڑھائی ہوئی پٹیاں ہیں آپ میری بیٹی مجھے سے دور کر رہے ہیں اب جانتے بھی ہیں آپ کیا کر رہے ہیں آپ ایک یتیم بچی کو زبردستی۔۔۔۔۔

ایک لفظ اور نہیں نشال خبردار جو تم نے میری بچی کو یتیم کہا میں ہوں اس کا باپ میری بیٹی ہے یہ اور بہت جلد تم بھی اس بات کو قبول کر لو گی بہتر ہو گا کہ خود کو تیار کر لو ورنہ آگے یہ سب باتیں تمہارے لئے مشکل پیدا کریں گی یاسم حیدر شاہ عشق کی راہ میں نکل چکا ہے اور عشق کی راہ میں یا جیت کر واپس آیا جاتا ہے یا مر کر فنا ہوا جاتا ہے لیکن ناکام نہیں پلٹتا جاتا۔ وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے انتہائی غصے سے بولا جبکہ اس کے انداز پر ایک پل کے لئے نشال بھی سہم سی گئی لیکن اسی وقت اس کا فون پھر بجا

اسے مصروف دیکھ کر وہ وانی کا ہاتھ تھام کر اسے زبردستی نیچے لے جانے لگی جب فون اٹینڈ کرتے ہوئے وہ بھی وانی کا دوسرا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کر چکا تھا

جی بابا سائیں کیسے ہیں آپ حیدر کا نمبر دیکھ کر اس نے حریت پوچھی جب کہ سارا دھیان نشال پر تھا

یاسم میں بات کر رہی ہوں فون سے آنے والی آواز پر یاسم اگلے ہی لمحے وانی کا ہاتھ چھوڑ چکا تھا

جبکہ وانی نشال کے ساتھ جانے کو تیار نہ تھی اسی لیے نشال کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالتی اپنے دوست کی اس جانب آ گئی وہ اسے سخت نظروں سے گھور رہی تھی جس کا وانی کوئی اثر نہیں لے رہی تھی جبکہ نور کی آواز سنتے ہی یاسم کا پورا جسم کان بن چکا تھا آج اگر کوئی اس سے پوچھتا کہ خوشی کیا ہے زندگی کیا ہے تو وہ کہہ سکتا تھا اس کی ماں کی آواز۔

جسے سنتے ہی اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے 28 سالہ زندگی میں اس نے پہلی بار اس کے لبوں سے اپنا نام سنا تھا۔

اماں سائیں حکم کریں وہ اپنی آنکھوں سے آنسو کا قطرہ صاف کرتے ہوئے نرم لہجے میں بولا ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کوئی بہت حسین خواب دیکھ رہا ہے جس میں اس کی ماں نشال وانی اسکے سب اپنے اس کے ساتھ ہیں

مجھے ایک فیصلے کے لیے تمہاری اجازت درکار ہے۔نور کی آواز اس کے کانوں میں پڑی

اماں سائیں اجازت آپ حکم کریں آپ کی ہر بات میرے سر آنکھوں پر آپ ایک بار کہیں تو سہی کہ میں آپ کے لیے کیا کر سکتا ہوں وہ جذبات سے بوجھل انداز میں بولا جبکہ اس کی اس طرح سے کہنے پر نور کو اپنے دل پر ایک بوجھ سا محسوس ہوا

تم واپس آؤ یاسم یہاں میں تم سے یہاں بات کروں گی بس تم آجاؤ اب جو بھی بات ہو گی سامنے بیٹھ کر ہو گی نور نے کہا جب کہ وہ ہاں میں سر ہلاتا واپس آنے کا یقین دلا کر فون بند کر چکا تھا

وانی کب سے اپنی ماں کی گھوریوں کو اگنور کرے اسے روتے ہوئے دیکھ رہی تھی اچانک اپنے ننھے ہاتھوں سے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے اس کی پریشانی کی وجہ جاننے کی کوشش کرنے لگی جب کہیں اس نے بنا کچھ بھی سوچے سمجھے اسے اپنے سینے میں بھیج دیا

میرا بچہ میری جان آئی لو یو وہ انتہائی شدت سے بولا۔

جبکہ وانی نے اسے آئی لو یو ٹو کہتی اس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر بھی پریشان تھی

نور فون بند کیے نہ جانے کتنی دیر اسی فون کو دیکھتی رہی جبکہ حیدر اس کے ساتھ کھڑا اس کے آنسوؤں سے بھیگا ہوا چہرہ صاف کر رہا تھا

حیدر سائیں بتائیں نا اسے کیا پسند ہے میں اس کی پسند کا کھانا بناؤں گی میں اس کے کمرے کو صاف کرواتی ہوں وہ اپنے آنسوؤں سے چھپاتے ہوئے وہ مسکرا کر کمرے سے باہر نکل گئی آج 28 سال کے بعد اپنی خواہش پوری ہوتے دیکھ کر حیدر کی خوشی کا بھی کوئی ٹھکانہ نہ تھا لیکن یہ کوئی نہیں جانتا تھا کہ یہ خوشی کتنے لمحات کے لئے ہے

---

زیلہ اور تائشہ دونوں شاپنگ کے لیے آئے تھے کافی ساری شاپنگ کرنے کے بعد ان لوگوں کا واپس آنے کا ارادہ ہوا

ابھی وہ مارکیٹ سے باہر نکلے ہی تھے کہ تائشہ کو پھر کچھ یاد آ گیا اور وہ اسے وہیں رکنے کا کہتے ہوئے اندر چلی گئی اسے باہر اکیلا کھڑا دیکھ کر ایک لڑکا سامنے چائے کے ڈابے نما ہوٹل سے نکل کر اس کے ساتھ کرسی رکھ کر بیٹھ گیا۔

دھوپ کی وجہ سے لوگ نہ ہونے کے برابر تھے

وہ اس لڑکے کو گھورتے ہوئے فوراً پیچھے ہٹ کر کچھ فاصلے پر کھڑی ہوئی لیکن عجیب لڑکا تھا پیچھے ہی پڑ چکا تھا

اس سے بچنے کے لیے وہ مارکیٹ کے اندر جانے لگی جب وہ اچانک اس کے راستے میں کھڑا ہو گیا غصے سے زیلہ کا چہرہ سرخ ہونے لگا

وہ بار بار اندر کی طرف دیکھنے لگی یہاں آس پاس کوئی بھی نہیں تھا وہ تو تنہائی میں آ کر کھڑی ہوئی تھی اسے کیا پتہ تھا کہ یہ آوارہ لڑکا اس کے پیچھے پڑ جائے گا اور اب عجیب تھا اس کا راستہ روکے ہوئے تھا وہ بار بار مارکیٹ کی طرف دیکھنے لگی کہ تائشہ وہاں سے باہر نکلے۔

اب تو اسے اس لڑکے سے خوف بھی آنے لگا تھا۔ اسے اس وقت خود پر غصہ آ رہا تھا جو اس کا مقابلہ نہیں کر پا رہی تھی کیا وہ اتنی کمزور ہو گئی تھی کہ اس لڑکے کو اپنا راستہ روکنے کا موقع دے دیا

اس سے پہلے کہ وہ لڑکا مزید کوئی بد تمیزی کرتا پاس سے گزری کچھ عورتوں کے ساتھ وہ بھی ان کے پیچھے آئی اور لڑکا عورتوں کو دیکھتے ہوئے پیچھے ہٹ گیا اور اپنی کرسی اٹھا کر تھوڑے فاصلے پر موجود ائے کے ہوٹل میں آوارہ لڑکوں کے ساتھ بیٹھ گیا یقیناوہ اسی کے ساتھ ہی تھے

جو کب سے اس کا تماشہ دیکھ رہے تھے

اس وقت وہ تائشہ کے ساتھ خاموشی سے گھر واپس آ گئی لیکن اندر سے دل کر رہا تھا کہ وہ اتنا روئے کہ حد کر دے

آخر لڑکیاں اتنی کمزور کیوں ہوتی ہیں کہ ایسے آوارہ لڑکوں کا مقابلہ تک نہیں کر پاتی کاش وہ آج اس لڑکے سے کچھ کہہ پاتی تو یقینا دوبارہ ایسی حرکت کرنے کی ہمت نہیں کرتا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کیسی ہو جٹھانی میڈم تم تو یار منہ ہی نہیں لگاتی۔ یہ ساسوماں نے منع تع نہیں کر رکھا وہ زرش شرارتی انداز میں بولیں تو ریلہ مسکرائی

نہیں مجھے کسی نے نہیں منع کیا ہوا اور کس نے کہا کہ میں تم سے بات نہیں کرتی تمہیں منہ نہیں لگاتی تم خود ہی کمرے سے باہر نکل نہیں نکلتی وہ تو آج شازم غلطی سے آفس چلا گیا تو تمہیں بھی باہر نکلنے کی توفیق ہوئی

ذیلہ نے لطیف سا طنز کیا تو وہ شرمائی۔

ہاں یار اب تجھے کیا بتاؤں کہاں پھنس گئی ہوں میں تمہارا دیور نہ بڑی توپ چیز ہے اللہ اللہ کر کے آج سے آفس روانہ کیا ہے۔ابھی ایک گھنٹے میں واپس ٹپکتا ہو گا دیکھنا تم

خیر اسے چھوڑو تم بتاؤ اتنی پریشان کیوں لگ رہی ہو کوئی مسئلہ ہے کیا لگتا ہے پالر والے نہیں گئی نئی نویلی دلہن کو اس سے بڑا اور کوئی غم نہیں ہوتا میں جانتی ہوں ساسوماں نے ظلم کی انتہا کرتے ہوئے تمہیں پالر میں قدم نہیں رکھ دے دیا ہو گا کہا ہو گا میرے بیٹے کی تنخواہ کو فضول خرچی میں مت لگاؤ یہی کہا نا ہے نا وہ اسے زبردستی ہاں کہنے پر مجبور کر رہی تھی

ایسا کچھ نہیں ہوا یار ساسوماں اتنی بھی بری نہیں ہیں اور اپنے بیٹے کو وہ میرے حوالے کر چکے ہیں تو اس کا بٹوا بھی میرا ہی ہے

مسلہ بس یہ ہے کہ آج شاپنگ مال کے باہر ایک آوارہ لڑکا مجھے بہت بری طرح سے تنگ کر رہا تھا اور یقین کرو میں اسے کچھ بھی نہیں کہہ پائی کچھ بھی نہیں یار مجھے سمجھ نہیں آتا کہ ہم لڑکیاں ایسے لوگوں کے خلاف کچھ بول کیوں نہیں پاتی

تمہیں پتا ہے مجھے اس سے اتنا خوف آرہا تھا کہ میں بیان نہیں کر سکتی

نہ چاہتے ہوئے بھی زیلہ کی آنکھیں نم ہونے لگی۔جب تائشہ کو کچن سے نکلتے دیکھ کر فوراً آنکھیں صاف کیں

ساسوماں آپ نے مجھے تو آفر ہی نہیں کی شاپنگ پر چلنے کی۔ میں نے بھی تو چیزیں لینی تھی یہ کیا بات ہوئی ایک تو بہو کو اٹھا کر لے گئی وہ بھی وہ بہت جو بتجھی بھی ہے ہاں جی فرق تو ہو گا ہی نا آخر وہ اہنی جو ہے اور ایک میں ہوں صرف بہو ظلم کی انتہا ہو گئی وہ اوور اکٹنگ کرتے ہوئے بولی

نہ بیٹا نہ صبح اس کے انکار پر تمہیں کہنے کمرے میں آئی تھی۔ جب تم نے کہا کہ تمہیں کسی اور چیز کی ضرورت نہیں ہے اور ایسی دھوپ میں باہر نکل کر اپنا نیا نویلا دلہا پن خراب نہیں کرنا چاہتی۔ تائشہ نے صبح کی ایک ایک بات یاد دلائی تو وہ زبان دانتوں کے نیچے لے آئی۔

ہاں تو وہ تو صبح کی دھوپ کے لیے کہا تھا نہ اب تو چل سکتی ہیں میرے ساتھ چلے مجھے شاپنگ پر جانا ہے بلکہ آپ رہنے دیجئے آپ اتنے مزے کی بریانی بنا رہی ہیں اسے بنائی میں اور زیلہ تب تک آتے ہیں وہ جلدی سے کمرے سے اپنی چادر لیتے ہوئے زبردستی زیلہ کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے ساتھ لے آئی

تم کیا کرنے والی ہوں زیلہ نے گھبرا کر پوچھا وہ شاپنگ کے لئے تو ہرگز نہیں آئی تھی یہ بات تو وہ اچھے سے جانتی تھی

دیکھو زندگی میں افسوس نام کی چیز نہیں ہونی چاہیے تمہیں افسوس ہے نا کہ تم صبح اس لڑکے کو کچھ نہیں کہہ پائی پر اب وہ لڑکا شاید صبح سے نہ جانے کتنی عورتوں اور لڑکیوں کو تنگ کر چکا ہو گا ان کی عمر کا لحاظ کیے بغیر میری پیاری جیٹھانی صاحبہ چلو میرے ساتھ ہم اس لڑکے کو مزہ چکھانے جا رہے ہیں یقین کرو آج کے بعد نہ وہ لڑکا کبھی کسی لڑکی کو تنگ نہیں کرے گا اور تمہارا افسوس بھی ختم ہو جائے گا

میں نہیں چل رہی واپس چلو یار کیوں بیکار میں پنگا لے رہی ہو وہ اس کا ہاتھ تھام کر کے واپس لے کر جانے لگی

بہادر بنو زیلہ کوئی عام لڑکی نہیں ہو انسپیکٹر جازم جنید خان کی بیوی ہو اور مجھے دیکھو شازم جنید خان ایک آفس والے کی بیوی ہو کر تم سے زیادہ ہمت ہے مجھ میں وہ اسے گھورتے ہوئے بولی

لیکن مجھے پتہ ہے تم یہ ہمت شازم جنید خان کی بیوی بننے کے بعد نہیں پہلے سے رکھتی ہو مجھ میں جازم جنید خان کی بیوی بننے سے پہلے بھی اتنی ہمت نہیں تھی اور نہ ہی اب ہے

مسز شازم جنید خان ایک بار جو فیصلہ کر لے وہ پتھر پر لکیر ہوتا ہے اب شرافت سے میرے ساتھ چلو ورنہ میں اکیلی چلے جاؤں گی وہ وارن کرتے ہوئے بولی اور یہاں سے زیلہ اکیلے گھر نہیں جا سکتی تھی

یہ نہیں تھا کہ اسے گھر جانے میں ڈر لگتا تھا مسئلہ یہ تھا کہ تائشہ اس سے وجہ پوچھے گی اور اس کے پاس کوئی وجہ نہیں تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

تھوڑی دیر میں وہ دونوں مارکیٹ پر پہنچ چکی تھی جہاں تھوڑے ہی فاصلے پر وہ لڑکے اب بھی کرسیاں لگائے ہر آنے جانے والی لڑکی کو ٹارگٹ کیے ہوئے تھے۔

زرش نے اس کا ہاتھ چھوڑا اور مسکراتے ہوئے آگے بڑھیں اور ان کے پاس آ رکی۔

اس خوبصورت لڑکی کو اپنی طرف آتے دیکھ کر لڑکا مسکرایا اور اسے تنگ کرنے کے بارے میں سوچنے لگا جبکہ باقی لڑکے وہی ٹیبل کے آگے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے دوپہر اس جگہ دھوپ ہونے کی وجہ سے یہاں کوئی نہیں تھا لیکن اس وقت اس کے علاوہ باقی تمام ٹیبلز پر بھی بہت سارے لوگ بیٹھے ہوئے تھے

زرش نے ایک نظر سارے مردوں کو دیکھا شاید یہ تھا ہی آوارہ لڑکوں کا ہوٹل اور پھر اگلے ہی لمحے اس لڑکے کو گردن سے پکڑا اور ٹیبل پر لگا دیا۔

اور اس کی حرکت پر پاس کھڑے تمام لڑکے اور کھڑے ہو گئے

زرش ہاتھ اٹھا کر ذرا سا مسکرائی لڑکے نے اٹھنے کی کوشش کی اور اگلے ہی لمحے اس نے ایک زوردار تھپڑ پر اس کے منہ پر مارا

آگے بھرنے کی غلطی کی تو سب کو اندر کروادوں گی۔ انسپیکٹر جازم جنید خان جیٹھ ہے میرا۔ اس نے اکڑ کہا جب کے اس سے کچھ فاصلے پر کھڑی زیلہ پریشان ہو چکی تھی وہ اس کے شوہر کے نام اکڑ رہی ہے اور زیلہ اس سے ڈر رہی تھی لعنت ہے مجھ پر وہ بڑبڑ آتے ہوئے آگے بڑھی

آجا میری ہیروئن اپنا بدلہ لے لے۔ اس نے زیلہ سے کہا جب وہ غصے سے اپنے بازو کی آستین پیچھے کرتے ہوئے سے تھپڑ لگا لے لگی تو زرش نے اسے روک لیا

بہت ہمت ہے تیرے ہاتھ میں ڈھائی کلو کا ہاتھ ہے تیرا نہیں نہ تو جوتا اتار۔

اور شروع ہو جا زرش نے اسے بتایا اور اس پر عمل کرتے ہوئے اس نے فوراً جوتی نکالی اور اس آدمی کو شروع ہو گئی وہ جب بھی اٹھنے کی کوشش کرتا زرش زوردار تھپڑ اس کے منہ پر دے مارتی پاس کھڑے لوگ مسلسل یہ نظارہ دیکھ کر پریشان ہو رہے تھے جبکہ کچھ فاصلے پر کھڑی عورت ہنس رہی تھی

جب ایک کی آواز آئی۔

بیٹا اور مارو اسے یہ کل میری بیٹی کو تنگ کر رہا تھا انٹی نے قریب آتے ہوئے کہا

ارے آنٹی جی اس نیک کام میں آپ بھی ہمارا ساتھ دیں اور اپنی بیٹی کو بھی بلائیں ایسے لوگوں کی بیچ حرکتوں سے ڈر کر خاموش رہنے سے بہتر ہے کہ ایسی گھٹیا انسانوں کا مقابلہ کریں

بتا تیرا گھر کدھر ہے ہم بھی تو دیکھیں کون ہے وہ ماں جس نے تو جیسے گھٹیا شخص کو جنم دیا ہے زرش نے کہتے ہوئے اسے آگے کی طرف دھکا دیا

چھوڑ دو بہن غلطی ہو گئی اور کتنا ماروں گی وہ تقریبا منتیں کرتے ہوئے بولا شکل سے کسی شریف گھر کا لگ رہا تھا یقینا برے دوستوں کی صحبت کا اثر تھا لیکن زرش اس کی ماں بننے کا فرض نبھاتے ہوئے اسے عقل سیکھا رہی تھی

وہ نہ صرف اسے اس کے گھر لے کر گئی بلکہ اس کی ماں سے اچھے خاصے تھپڑ پڑوا نے کے بعد وہ باپ سے بھی اچھی خاصی مار دلوائی ایسے لوگوں کا ایسا ہی انجام تھا دیکھنے میں 21_22 سال کا لڑکا تھا اور لڑکیوں کا جینا حرام کر کے رکھا ہوا تھا

آج کل کے یہ لڑکے صرف بری صحبت کی وجہ سے ایسے کام کر رہے تھے جن کے ماں باپ کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ آخر دن میں ان کے بیٹے ہوتے کہاں ہیں۔اور ایسے لڑکوں کو تربیت کی ضرورت ہے۔

اب دوبارہ ایسی حرکت کی نہ تو جیل جاؤ گے یاد رکھنا۔اگلی بار اس سے برا انجام ہو گا زرش اسے وارن کرتے ہوئے زیلہ کا ہاتھ تھام کر واپس لے آئی

. . . . . .

زیلہ کو لگا تھا یہ بات وہ گھر میں کسی کو نہیں بتائے گی لیکن ایسا نہیں ہوا اس نے گھر جا کر کہا کہ اس کو کوئی تنگ کر رہا تھا اور زیلہ نے نہ صرف اسے تھپڑ مارا بلکہ بہت سارے عورتوں نے مل کر اسے مارا اور اسے اس کے گھر چھوڑ کے آئے اور اس کے ماں باپ کو بھی اس کی روٹین کے بارے میں بتایا

تائشہ تو زیلہ کے واری واری جا رہی تھی کے اس کی بھتیجی کتنی بہادر ہے وہ یہی سارے باتیں اس نے فون پر نازم کو بھی بتائی تھی

جب کہ شازم نے زرش سے کہا تھوڑی سی ہمت تم بھی دکھا لیتی دیکھو میری بھابی کتنی بہادر ہے تمھاری ساری باتیں اور غصہ صرف میرے لیے ہی ہے کیا جو پر زرش کو غصہ آیا اور کہا تھا آپ ذرا کمرے میں چلے پھر بتاتی ہوں جس پر شازم کا منہ بند ہو گیا۔۔

ہاں ہاں پتہ ہے تمہارا تشدد صرف میرے لیے ہے۔۔۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

آج صبح سے وہ اسے سارا شہر گھوما رہا تھا پچھلے ایک ہفتے سے وہ لوگ اسلام آباد گئے ہوئے تھے وہ صبح کے وقت جلسے پر جاتا اور پھر سارا دن واپس آ کر اس کے ساتھ گزارتے ہوئے اس کے نخرے اٹھاتا۔۔۔

اسے تو جیسے اس کی زندگی کی ہر خوشی مل گئی تھی اس کی جانو سائیں اس کے ساتھ بہت خوش تھی یہ نہیں تھا کہ اسے اس کے اپنوں کی یاد نہیں آتی تھی۔۔۔ آتی تھی لیکن وہ اس کے ساتھ شیئر نہیں کرتی تھی تھوڑی دیر اداس ہو کر بیٹھ گئی

لیکن جب دائم اس سے بات کرتا تو وہ مسکرا کر پھر سے اپنی شرارتی انداز میں واپس آ جاتی۔

وہ آہستہ آہستہ اس کی محبت کا قبول کر رہی تھی اور شاہ بھی ان لمحات کا انتظار کر رہا تھا کہ کب وہ خود اس سے اپنی محبت کا اظہار کرے گی کہیں نہ کہیں محبت کا کوئی پھول تو اس کے دل میں بھی کھل چکا تھا۔

اور اسے یقین تھا کہ بہت جلد وہ پھول اپنی خوشبو بھی بکھیرے گا۔

آج دوپہر میں اس نے پُل کی دوسری طرف سے جانو سائیں کو آواز دی جب پاس کھڑی کچھ لڑکیاں ہنسنے لگی اور اس کے بعد اس نے کہا تھا کہ خبر دار مجھے جانو سائیں کہہ کر پکارا بس حورم ہی کہو اسے اچانک ہی اپنا اصل نام یاد آ گیا تھا جس پر دائم نے مسکراتے ہوئے سر کو خم دیا۔

لیکن یہاں بھی جانو سائیں کا منہ سیدھا کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا کیوں کہ دو تین بار اس کے نام سے پکارنے اور وہ آگے سے بولی ہی نہیں تھی

اور اب اس نے کہا تھا کہ وہ خود اس کا کوئی اچھا سا نام رکھ لے اور دائم شاہ نے اس کا نام جانِ شاہ رکھا تھا۔

جس پر وہ شرماتے ہوئے ہاں میں سر ہلا گئی مطلب کے اس کا یہ نام اسے قبول تھا۔

دو دن کے بعد وہ اسے ملتان لے جانے والا تھا اور اس نے بتایا تھا کہ ان کے ملتان جاتے ہیں بڑی اماں سائیں ان کے گھر آ جائیں گی جیسے لے کر جانو سائیں بہت خوش تھی۔

اور اس کی خوشی میں دائم بہت خوش تھا

شام میں ہوٹل آ کر وہ بیڈ پر لیٹتے ہوئے اسے باتیں بتانے لگی

شاہ مجھے ساڑھی پہننی ہے۔۔۔

میں تمہیں کل ہی ساڑھی لے دوں گا تم کل ہی پہن لینا لیکن صرف اس کمرے میں میں تمہیں وہ پہن کر کہیں باہر نہیں جانے دوں گا دائم نے کہتے ہوئے آنکھیں موند لیں۔

جب کہ وہ فوراً سر ہلانے لگی جیسے اس کے علاوہ اس نے کسی کے سامنے پہنی ہی نہیں تھی۔

شاہ مجھے ہیل والی سینڈل بھی لے کے دیجئے گا۔ جہنس میں پہن کر پانچ فٹ سے چھ یا سات فٹ کی ہو جاؤں اس نے فوراً ایک اور فرمائش کی

ٹھیک ہے ڈھونڈنے پڑھیں گے لیکن کچھ نہ کچھ کر لیں گے۔اس نے کہتے ہوئے پھر آنکھیں موند لیں۔

وہ ابھی تک جاگتے ہوئے کوئی نئی بات سوچ رہی تھی دائم کو پتہ تھا کہ وہ اتنی جلدی تو ہر گز نہیں سوئے گی جب تک تقریبا ایک گھنٹہ اس سے اپنی بہت ساری بات نہیں کر لیتی تب تک اس کے سونے کے کوئی چانس نہیں تھے اس نے ملتان واپس جاتے ہی فوراً اس کی سٹڈیز کو شروع کروانے کا فیصلہ کیا تھا۔

اور اس بات کو لے کر جانو سائیں بھی بہت خوش ہو گئی تھی۔ دائم ابھی سونے کی کوشش کر ہی رہا تھا کہ اسے پھر سے آواز سنائی دی

شاہ آپ سو گئے کیا۔۔۔؟ حورم نے ذرا سے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔

جب اچانک ہی اس کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی وہ صرف اسی کے معاملے میں نرم دل تھا۔

یقیناً اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو نیند خراب کرنے کے سزا ضرور بُھگتتا۔

نہیں جانِ شاہ کہو وہ اس کی طرف کروٹ لے کر پوچھنے لگا

مجھے طوطا چاہیے ایک نئی فرمائش بیان ہوئی

طوطا۔۔۔۔وہ بس ایک لفظ پہ ٹھہر گیا

ہاں طوطا پیرٹ گرین کلر کا ہوتا ہے آپ نے کبھی نہیں دیکھا

اب وہ باقاعدہ اس کے پاس بیٹھ کر پوچھنے لگی

شاہ اس کے انداز پر مسکرایا وہ تو شکر تھا کہ اس کی شیو اس کے ڈمپل چھپا لیتی تھی ورنہ شاید وہ اس کے معصوم چہرے کی ایکسائٹمنٹ کبھی نہ دیکھ پاتا

مٹھو ہوتا ہے بہت پیارا ہوتا ہے گرین کلر کا اس کی چونچ ریڈ کلر کی ہوتی ہے آپ نے جیل میں کبھی نہیں دیکھا ہو گا۔

بہرام کے جانے کے بعد اس دن وہ اسے ایک ایک بات بتا چکا تھا یہ بھی کہ وہ دس سال جیل میں گزار کے آیا ہے

میری دادی سائیں کے پاس تھا میں اس کو مرچیں اور انگور کھلایا کرتی تھی لیکن ایک بار وہ اوور ایٹنگ کی وجہ سے مر گیا

۔

دل دیدہ نے کہا کہ میں نے اس کو زیادہ کھلا دیا

جیسے دیدہ مجھے کہتی ہیں نہ کہ تم فٹی انگور کھاؤ وہ میری ساری باتیں مانیں گی

اسی طرح سے میں نے اس کو کہا کہ تم ففٹی انگور کھاؤ تو تم جو کہو گے میں کرونگی اور مٹھو کو تو زبردستی نہیں کرنی پڑی اسنے تو خود اپنی مرضی سے فٹی انگور کھائے تھے گڈ بوائے تھا ساری بات مانتا تھا

پھر میں نے دیدہ کو دوبارہ مٹھولانے کو بولا لیکن انہوں نے نہیں لایا

آپ مجھے لا دیں گے نہ اب وہ اس سے پوچھتے ہوئے اس کے شرٹ کے بٹنوں کے ساتھ کھیل رہی تھی شاہ کا دل چاہا کہ پوری دنیا لا کر اس کے قدموں میں رکھ دے

شاہ نے آہستہ سے اس کا سر تھام کے اپنے سینے پر رکھا

جانِ شاہ تم ریکویسٹ نہیں آرڈر کیا کرو۔ میں کل ہی لا دوں گا لیکن ایک شرط ہے تم اسے کبھی ففٹی انگور کھانے کو نہیں بولو گی وہ آہستہ آہستہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے بولا

آئی پرامس وہ اس کے سینے سے سر اٹھاتے ہوئے اپنی گردن کی نس دو انگلیوں میں پکڑتے ہوئے وعدہ کرنے والے انداز میں بولی شاہ بے اختیار مسکرایا

تم مجھے پاگل کر دو گی جانِ شاہ وہ اسے اپنے سینے میں بھینچتے ہوئے شدت سے بولا

---

دادو سائیں آپ یہاں کیا کر رہیں ہیں میں نے آپ کو بیڈ سے اٹھنے سے منع کیا تھا نا آپ میری کوئی بھی بات سنتی کیوں نہیں ہیں دل نے انہیں کچن میں قدم رکھتے دیکھ کر کہا

دل سائیں میرا دل چاہ رہا تھا کہ آج میں بہرام کے لیے کچھ اسپیشل بناؤں بہت دن سے ٹھیک سے کھانا نہیں کھا رہا ہے وہ اسی لئے سوچا کہ آج خود اپنے ہاتھوں سے اس کے لیے کچھ بناؤں ن چکن کڑاہی بہت پسند ہے اسے دادو سائیں سامان نکالتے ہوئے کہا

تو کیا مجھے چکن کراہی بنانے نہیں آتی دادو سائیں آپ ایک بار کہیں تو سہی میں بنادوں گی آپ بیٹھے یہاں بلکہ نہیں آپ اپنے کمرے میں جا کر آرام کریں تب تک میں چکن کڑاہی تیار کرتی ہوں لیکن آپ اسے نہیں کھائیں گیں ڈاکٹر نے آپ کو مسالے والا کھانا کھانے سے منع کیا ہے آپ کے لیے میں کچھ ہلکا پھلکا سا بنادوں گی اور بہرام سائیں کے لئے بس ابھی چکن کڑاہی تیار کر رہی ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ آپ ابھی اور اسی وقت اپنے روم میں جا کر ریسٹ کریں گیں وہ انہیں کندھوں سے تھامتے ہوئے سیدھی ان کے روم میں چھوڑ آئی۔ اور وہ بھی اس کی ضد کے سامنے ہارتی ہوئی اپنے کمرے میں آکر بیٹھ گئیں

دل نے کچن میں قدم رکھتے ہی چکن کڑاہی کا سامان نکالا جب اچانک ہی اس کے دماغ میں شرارت آئی۔

بہت شوق ہے جناب کو دادو سائیں کے ہاتھ کی چکن کڑاہی کھانے کا انہیں تو چکن کڑاہی میں کھلاؤں گی ساری ہیر وپنتی جاتی ہوئی نظر آئے گی۔

دل نے سوچتے ہوئے سارے مسالے نکال کر کاؤنٹر پر رکھے۔ اب مزا آئے گا جناب کو ساری زندگی کچن کراہی کا نام نہیں لیں گے۔ دل نے ہاتھ سے تالی بجاتے ہوئے شرارتی انداز میں کہا جبکہ کچن سے باہر سے گزرتے بہرام نے اچانک اس کا یہ معصوم سا انداز دیکھا تھا۔

آج کل وہ اپنے آپ میں ہی رہنے لگی تھی دل چاہتا تو خوشی سے بھنگڑے ڈالتی ورنہ خاموش ہو کر منہ بنا کر بیٹھی رہتی اسے تو ایک آنکھ دیکھنا پسند نہیں کرتی تھی نہ جانے کیا وجہ تھی وہ پہلے کی طرح نہیں رہی تھی سب سچ جانے کے بعد بھی دل نے اس کے ساتھ اپنا رویہ نہیں بدلا تھا۔

خیر جو کچھ بھی تھا کم از کم وہ اگلے مہینے ہونے والی رخصتی کے لیے اپنا مائنڈ تیار کر چکی تھی بہرام اسے لے کر بہت خوش تھا اسے اسی طرح سے خوش چھوڑ کر وہ اپنے کمرے میں آ گیا۔

دل چاہا کہ جانو سائیں سے بات کرے کتنی ہی دیر وہ اپنے فون پر اس کی تصویر دیکھتا رہا لیکن جانتا تھا کہ وہ اس سے بات کرنا پسند نہیں کرے گی اس حادثے میں دائم بھی بے قصور تھا اور بہرام بھی بہرام اپنے بچپن کے اس رویہ کی وجہ سے دائم سے شرمندہ تھا۔

لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ دائم نہ تو اسے پسند کرتا ہے اور نہ ہی اسے بے قصور سمجھتا ہے اور اب تو جانو سائیں اس کی بیوی ہے اور کچھ بھی نہ سہی لیکن دائم کی نظروں میں اس نے جانو سائیں کے لیے بے انتہا محبت دیکھی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یاسم صبح صبح ہی گھر واپس آ چکا تھا جب سے نور سے اس نے بات کی تھی تب سے ہی دل چاہ رہا تھا بس کیسے بھی نور کے پاس پہنچ جائے اس کے بس میں ہوتا تو شاید اڑ کر اپنی ماں کے پاس پہنچ جاتا

جبکہ دوسری طرف نور بھی ساری رات نہیں سوئی تھی اتنی سال اس نے یاسم سے بات نہیں کی اسے ایک ایسی غلطی کی سزا دیتی رہی جس میں وہ خود بھی بے گناہ تھی اور اس کی اولاد بھی بے گناہ تھی قصور کس کا تھا۔اس شخص کا جو اسے برباد کرتے ہی مارا گیا۔

خود تو مر گیا لیکن اس کے لیے ایک جیتی جاگتی نشانی چھوڑ گیا جسے دیکھ دیکھ کر اسے وہ بیانک رات یاد آتی جب اس کے ساتھ وہ ظلم ہوا۔

کیا قصور تھا اس معصوم کا جو اس کی زندگی اس طرح سے برباد ہوئی اگر حیدر اس کے ساتھ نہیں ہوتا تو شائد وہ کبھی جی بھی نہ پاتی شاید کبھی ٹھیک بھی نہیں ہو پاتی وہ تو اپنا دماغی توازن مکمل ہو چکی تھی

وہ حیدر کا ساتھ تھا جو اسے زندگی دے گیا اسے خوش رہنے کی وجہ دے گیا ورنہ وہ تو زندگی کے ہر خوشی کو چکی تھی۔ اور ان خوشیوں میں اسے پتہ چلا کہ وہ ماں بننے والی ہے حیدر کے ساتھ اس کا ایسا کوئی رشتہ نہیں تھا تو یقیناً یہ بچہ اسی ظلم کی نشانی تھی جس سے وہ بھلا دینا چاہتی تھی۔ لیکن سب کچھ بھلانا آسان نہیں ہوتا اور نور کے لیے بھی آسان نہیں تھا۔

اس نے ہر ممکن کوشش سے یاسم کو ختم کرنے کی کوشش کی ہے حیدر نے کہا کہ وہ اسے اپنا نام دے گا اسے اپنی پہچان دے گا لیکن نور کو اس کا وجود پسند نہیں تھا وہ اپنے ہوئے ظلم کی نشانی کو دنیا میں نہیں لانا چاہتی تھی۔ اللہ نے اس کے سامنے بھی بہت ساری آزمائشیں رکھی تھی یاسم بھی اس کے لئے ایک آزمائش ہی تھا۔ جیسے وہ نہ صرف دنیا میں لائی بلکہ کے حیدر نے اسے اپنی پہچان بھی دی تھی۔

حیدر کے لیے وہ اس کی پہلی اولاد تھا لیکن نور کے لیے کچھ بھی نہیں وہ اس کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی تھی اس سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی اگر نور کے بس میں ہوتا تو اسے دنیا سے غائب کر دیتی۔

اور حیدر سے ہمیشہ یہ سمجھانے کی کوشش کرتا ہے جو اس کی اولاد ہے جسے وہ خود بھی نہیں کر سکتی دیر سے ہی سہی لیکن اس بات کو سمجھ چکی تھی اس نے خود ہی اس کے لئے ایک لڑکی پسند کی تھی جسس ے وہ اس کی شادی کرنا چاہتی تھی وہ بہت وقت سے یاسم سے بات کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اس کے پاس جیسے کوئی بہانہ ہی نہیں تھا اپنی ہی اولاد

کو مخاطب کرنے کے لئے اسی لئے نور نے اس کی شادی کے بارے میں سوچتے ہوئے اسے گھر بلایا اور وہ آ بھی گیا تھا اس کے پاس ایک بار پکارنے پر

o o o o o o o o

کھانا تیار ہو چکا تھا اس نے ٹیبل پر کھانا لگایا اور دادو سائیں کو کمرے میں ہی کھانا دے کر آئی مجھے وہ جلدی کھانا کھاتیں تھیں جبکہ بہرام نے کمرے سے نکلتے نکلتے ہی دس کر دیے نہ جانے ایسا کون سا اہم ترین کام سر انجام دے رہے تھے جناب جو کھانے تک کا ہوش نہ تھا اسے کمرے سے باہر نکلتے دیکھ کر وہ خاصی اونچی آواز میں بولی جبکہ بہرام بنا کچھ کہے سیدھا آ کر کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا

ارے واہ چکن کراہی آج تو عید ہو گئی اس نے مسکراتے ہوئے فورا چکن کراہی اپنی پلیٹ میں نکالی جب کہ وہ بھی اپنا کھانا رکھتے ہوئے اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی جب بہرام نے اس کی پلیٹ دیکھی

یہ کیا دل تم چکن کڑاہی نہیں کھا رہی اس نے دل کی پلیٹ میں چاول دیکھ کر پوچھا

بڑی جلدی نہیں بھول گئے آپ میں چکن نہیں کھاتی۔ دل نے شکایتی نظروں سے اسے دیکھ کر کہا تو بہرام خاموش ہو گیا وہ واقع ہی یہ بات کیسے بھول گیا تھا اس کی تو ہر بات اس کے لیے عزیز تھی

مجھے لگا بہت وقت گزر گیا ہے اب تو بہت کچھ بدل چکا ہے شاید تمہیں پسند ہو گا بہرام نے اپنی شرمندگی مٹاتے ہوئے کہا۔

جی بہت کچھ بدل چکا ہے میں بھی اور آپ بھی وہ اسے سخت نظروں سے گھورتے ہوئے دوبارہ کھانے کی طرف متوجہ ہو گئی۔

لیکن بہرام نے جیسے ہی کھانے کا پہلا نوالہ لیا اسے گھور کر رہ گیا وہ شرارتی نظروں سے بھرپور اس کا نظارہ کرتے ہوئے مسکرا رہی تھی

کیا ہوا بہرام شاہ آپ کی آنکھیں سرخ کیوں ہو رہی ہے شاید وہ اس کی ضبط کا امتحان لے رہی تھی

لگتا ہے کھانا تم نے بنایا ہے ورنہ دادو سائیں اتنی مرچیں کبھی تیز نہیں کرتیں بہرام نے کہا لیکن کھانے سے ہاتھ روکا نہیں تھا نہ جانے اب اس کے دل کو کون سی بات بری لگ جائے۔

کیوں تیز مرچ کھانے کا حوصلہ نہیں رکھتے آپ۔۔۔!انداز میں چیلنج تھا

بہرام شاہ اپنا دل نکال کر اپنی دل کی ہتھیلی پر رکھنے کا حوصلہ رکھتا ہے مسز بہرام شاہ یہ تو صرف کھانا ہے اس کے بچگانہ سوال پہ وہ ہنستے ہوئے پانی کا گلاس اٹھانے لگا لیکن اس کے اٹھانے سے پہلے ہی دل نہ صرف وہ گلاس اٹھا چکی تھی بلکہ ختم کر کے واپس ٹیبل پر رکھ دی چکی تھی

اس کی اس حرکت پر بہرام کھل کر ہنسا ٹیبل پر اور پانی موجود نہ تھا مطلب صاف تھا وہ اسے چیلنج کر رہی تھی۔وہ بنا کچھ بولے دوبارہ سے کھانا کھانا شروع کر چکا تھا

دادو سائیں آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے باہر آئیں جب ان دونوں کو ٹیبل پر بیٹھ سکتا دیکھ کر مسکرائیں

کیسی کڑاہی بنائی ہے میری پوتی نے بہرام سائیں نماز کے سٹائل میں دوپٹہ لپیٹے مسکراتے ہوئے اس سے پوچھ رہی تھیں

آپ کی موتی کوئی کام غلط کرتی ہے بھلاوہ وہ کھاتے ہوئے مسکرا کر بولا جب کہ دل اب پریشان ہو چکی تھی وہ کیسے اتنی تیز لڑکی کا کھانا کھا رہا تھا کیا اس کا منہ نہیں چل رہا تھا دل کو پریشانی ہونے لگی جب کہ وہ مسکراتے ہوئے اسی کو دیکھ کر کھا رہا تھا جب کہ اس بار وہ شرمندگی سے نظریں جھکا گئی۔ جبکہ دادو سائیں نماز ادا کرنے کے لئے کمرے میں جا چکیں تھیں

بہرام کافی دیر غور سے اس کا چہرہ دیکھتا رہا لیکن کھانے سے ہاتھ نہیں روکے آخر اس کی دل میں پہلی بار اتنی محنت سے اس کے لئے کچھ بنایا تھا وہ نہ کھا کر اس کی ناقدری تھوڑی نہ کر سکتا تھا

دل اسے ایسے ہی کھانا کھاتے دیکھ کر اٹھ کر اس کے لئے پانی لے کر آئی اور ٹیبل پر رکھنے کی بجائے اس کا ہاتھ تھام کر ہاتھ میں پکڑا بھی دیا جیسے کہہ رہی ہو کہ خدا کے لئے پانی پیو اور مجھے شرمندہ کرنا بند کرو

بات حوصلہ کی ہو رہی تھی مسز کیا تم اتنا حوصلہ بھی نہیں رکھتی کہ مجھے اپنا ہی بنایا ہوا کھانا کھاتے دیکھ سکو وہ پانی کا گلاس واپس ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولا جبکہ آنکھیں سرخ ہو چکی تھی

بہرام سائیں میں صرف مذاق کر رہی تھی دل نے بتانے کی کوشش کی لیکن اب شاید بہرام سننے کے موڈ میں نہیں تھا لیکن میں مذاق نہیں کر رہا۔ وہ کہتے ہوئے مزید نوالے لینے لگا۔

جب کہ اس سے زیادہ برداشت کرنا دل کے بس میں نہ تھا وہ پیر پٹکتی اسے اس کے حال پر چھوڑ کر کمرے میں چلی گئی۔

یا اللہ یہ آدمی پاگل ہے میں اسے کیسے روکوں مجھے بھی کیا ضرورت پڑی تھی ایسی شرارت کرنے کی پانی تک نہیں پی رہے کیا ان کا منہ نہیں جل رہا ہو گا۔ وہ بے چینی سے کمرے میں ٹہلتے مسلسل بڑبڑا رہی تھی۔ لیکن اسے روکنے میں کامیاب نہیں ہوئی

کیا آپ مجھے دادو سائیں کو اس کے بارے میں بتا دینا چاہیے نہیں نہیں وہ بہت ڈانٹیں گی۔تو میں پھر کیا کروں ۔۔۔!اتنی مرچی کھا چکے ہیں پانی سے تو نہیں جائے گی کچھ میٹھا بنا کے لے جاتی ہوں۔ان کے لئے ورنہ منہ کے ساتھ میدہ بھی جلا کر بیٹھے ہوں گے۔

اور ایک چھوٹی سی سوری بھی بول دوں گی آخر غلطی کی ہے تو سوری بولنے میں کیسی شرم کیا مجھے ان کے لیے ایسا کرنا چاہیے۔۔۔۔!

اس نے کمرے کے دروازے پر قدم رکھتے ہوئے سوچا

ہاں تو میں تو صرف اپنی غلطی کا ازالہ کر رہی ہوں اور غلطی ہو جائے تو معافی مانگنے میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔وہ خود سے کہتی ہوئی کمرے سے باہر نکلی اب بہرام باہر کرسی پر موجود نہ تھا لیکن پانی کا گلاس اب بھی وہی تھا مطلب اس نے ابھی تک پانی نہیں پیا تھا اور اپنی پلیٹ میں ڈالی چکن کر اہی وہ ختم کر گیا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ابے کون کمبخت ہے جسے رات کو بھی سکون سے نیند نہیں آتی اس نے فون کان سے لگاتے ہوئے غصے سے بھرپور آواز میں کہا گیا جبکہ شارق اس کی آواز پر ہنس دیا

آئی ایم سوری مجھے پتا نہیں تھا کہ تم سو رہی ہو گی اس کی آواز پر وہ فورا آنکھیں کھول کر اسے پہچاننے کی کوشش کرنے لگی

دماغ پر زیادہ زور مت ڈالو میں خان بات کر رہا ہوں۔شارق نے مسکراتے ہوئے کہا

۔کون خان۔۔۔۔۔اسے تو ہوش میں انسان یاد نہیں رہتا تھا کہاں وہ سوتے ہوئے کسی کو یاد کرتی۔

تمہارا کا ایک عدد اکلوتا منگیتر۔۔۔۔۔بلکہ نہیں تمہارا نہیں آپ کا کہنا چاہیے اتفاق سے پورا ایک دن بری ہو تم مجھ سے مسکراتے ہوئے بولا تھا آج جازم اس کے ہوسٹل آیا تھا اور کسی کام کے لیے اسے اپنے آئی ڈی کارڈ کی فوٹو کاپی چاہیے تھی اور یہ بات تو وہ بھی جانتی تھی کہ وہ اس کے بھائی کے ساتھ ہی کام کرتا ہے یقین وہی اس نے دیکھ لیا ہو گا اس کا آئی ڈی کارڈ

اس لڑکے کا خوبصورت چہرہ یاد کرتے ہوئے اسے گبر یاد آتا تھا کیونکہ وہ اس کی دنیا میں گبر کی جگہ لینے جا رہا تھا

چلو اچھی بات ہے آج سے تم مجھے آپ اور میں تمہیں تم کہہ کر پکاروں گی اور آئندہ جب تک میں نہ کہوں مجھے فون مت کرنا مجھے اس طرح سے اچانک فون پر بات کرنا ہر گز پسند نہیں ہے فحال میں سو رہی تھی تو آئندہ کوشش کرنا کہ رات 9 بجے کے بعد تم مجھے فون بھی نہ کرو ویسے میرا نمبر کس نے دیا جازم نہیں دیا ہو گا۔وہ اس سے سوال کر کے خود ہی جواب دے چکی تھی

بلکہ ایسا کرنا کہ آئندہ تو مجھے فون ہی نہیں کرنا بہتر ہو گا کہ ہم جو بھی بات کریں شادی کے بعد کریں اگر شادی ہوئی تو گڈ نائٹ آئندہ احتیاط کرنا خدا حافظ وہ بنا اسے بولنے کا موقع دیے فون بند کر چکی تھی اپنے کان کے قریب فون کی ٹون ٹون پر شارق خاصا بدمزہ ہوا تھا

ایک دن بڑی ہے مجھ سے اور حکم تو ایسے چلا رہی ہے جیسے دس سال بڑی ہو بڑی آئی بسنت۔۔۔۔وہ کہتے ہوئے اپنی زبان کو لگام دے گیا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس دروازہ کھٹکھٹایا تو اگلے ہی منٹ دروازہ کھول چکا تھا وہ ہاتھوں سے اپنے آپ کو پنکھا کرتے ہوئے مرچی کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا

جی یہ میں نے بنائی ہے آپ کے لیے میں نے اس سرخ مرچ کا زیادہ استعمال کیا تھا اسی لئے پانی سے جلدی نہیں جائے گی اور آپ نے اتفاق سے پانی پیا بھی نہیں ہے اس نے ٹیبل پر پانی کا بھرا ہوا جگ دیکھ کر کہا

جب کہ اس کے لہجے میں شرمندگی محسوس کر کے وہ مسکرا دیا

اگر پانی پی لیتا تو شاید یہ کھیر نہیں ملتی وہ مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھوں سے کھیر لے چکا تھا جب کہ وہ اس کے بعد بھی کمرے سے گی نہیں تھی

آپ کو کیسا محسوس ہو رہا ہے۔۔۔۔!شاید وہ اس سے معافی مانگنے کے لیے اپنی شرارت کی گہرائی تک جانا چاہتی تھی

بہرام نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا اور کھیر کے پیالے کو سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیں

وہ حیرانگی سے دیکھ رہی تھی آخر اس نے کیوں نہیں کھائی وہ اتنی محنت سے اس کے لیے بنا کر لائی ہے۔ابھی وہ اسے دیکھ رہی تھی جبکہ اس کی حیرانگی کو اگنور کرتے ہوئے بہرام نے اگلے ہی لمحے اس کا بازو کھینچ کر اسے اپنے بالکل نزدیک کر لیا۔

اور اس سے بنا کچھ سوچنے سمجھنے کا موقع دیے اپنے ہونٹوں کے اس کے لبوں پر رکھ دیا۔اس کے انداز میں نرمی تھی لیکن اس کے باوجود بھی دل کو اپنی جان جاتی محسوس ہوئی اس سے وہ اتنی بے باکی امید کبھی نہیں رکھتی تھی

دل نے اس کے سینے پہ ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کی لیکن بہرام وہی ہاتھ تھام کر اسے کہ پیٹھ کے پیچھے لے گیا۔

دل کی ساری مزاحمتیں بے کار جا رہی تھی وہ اس سے خود سے جتنا دور کرتی وہ اس کے اتنے ہی قریب ہوتا چلا جا رہا تھا دل تو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہونے لگا جس پر اس کی مزاحمت مزید تیز ہو گئی۔

لیکن بہرام کو تو جیسے دنیا جہان کا ہوش ہی نہیں تھا وہ مکمل مدہوش ہوئے اس کے لبوں سے اپنے لبوں کی پیاس بجھا رہا تھا۔

جب دل نے سے دھکا دے کر خود سے دور کیا۔۔ بہرام کی نظر میں خمار کے ساتھ شرارت بھی تھی

اب کیسا محسوس ہو رہا ہے۔۔۔ شاید وہ اپنی جلن اس کے اندر منتقل کر چکا تھا دل نظریں جھکائے باہر کی طرف جانا چاہتی تھی۔ لیکن افسوس کے ہاتھ اب بھی بہرام کے ہاتھ میں تھا اس کی نظریں ملانا اب اس کے بس سے باہر تھا۔ جب بہرام نے کھیر کا ایک چمچ بھرتے ہوئے اس کے منہ میں ڈال دیا۔

مجھے تو میری مرچی ختم کرنے کا بہت اچھا طریقہ مل گیا ہے اسی لیے یہ کھیر اب تمہارے ہی کام آئے گی وہ کھیر کا پیالہ اس کے ہاتھ میں رکھتے ہوئے بولا جب کہ اس کا ہاتھ چھوڑتے ہی وہ کھیر کا پیالہ لے کر کمرے سے باہر بھاگ گئی۔

---

جانو سائیں اور دائم گھر واپس آ چکے تھے جانو سائیں یہاں ملتان واپس آ کر بہت خوش تھی کیونکہ یہاں آتے ہی اسے ایک ماں مل گئی تھی بڑی اماں سائیں کے روپ میں

لیکن یہاں آتے ہی ایک بار پھر سے دائم جیسے اسے بالکل ہی بھول گیا اسے یہاں لیتے ہی وہ اپنے کام میں مصروف ہو چکا تھا اسے بڑی اماں سائیں کے ساتھ چھوڑ کر وہ بالکل بے فکر ہو چکا تھا اور بڑی اماں سائیں کو تو جیسے کوئی گڑیا مل گئی تھی ان کے دائم کی شہزادی جیسے وہ بالکل شہزادیوں کے جیسے ہی ٹریٹ کر رہی تھی کبھی کبھی ان کے بار بار صدقے وارے

جانے پر وہ شرماتے ہوئے سر جھکا دیتی جبکہ اس کے اس طرح سے شرمانے پر وہ مزید اسے دعائیں دیتی اور نظر اتارتیں۔

لیکن دائم سے وہ پھر سے خفا ہو چکی تھی آخر دائم اس کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہے وہ اسے یہاں لا کر جیسے بھول گیا اب تو وہ اس سے کبھی بات نہیں کرے گی اس نے فیصلہ کر لیا تھا لیکن وہ تو تب ہوتا ہے جب وہ گھر واپس آتا ہو آج تین دن گزر چکے تھے وہ نہ جانے کہاں جلسوں میں مصروف تھا کہ گھر واپس آنے کی بھی توفیق نہ ہوئی

جس پر جانو سائیں کے غصے میں مزید اضافہ ہو گیا اب اس نے فیصلہ کیا تھا کہ دائم چاہے اس کے پیر ہی کیوں نہ پکڑ لے وہ اس سے بات نہیں کرے گی

آخر کوئی اپنی معصوم سے بیوی کے ساتھ ایسا کرتا ہے ٹھیک ہے اس نے بڑی اماں سائیں سے کہا تھا کہ اب آپ ہی یہاں پر تو مجھے جانو سائیں کی فکر کرنے کی ہر گز کوئی ضرورت نہیں کیونکہ مجھے پتا ہے کہ آپ اس کا بہت خیال رکھیں گی لیکن وہ اس کی بیوی تھی وہ اسے اس طرح سے تھوڑی نہ کر سکتا تھا

اس نے تو بڑی اماں سائیں کے سامنے بھی کہہ دیا کہ میں آپ کے بیٹے سے بات کرنے کا بالکل کوئی ارادہ نہیں رکھتی پکی ناراض ہو چکی ہوں اور اس کی ناراضگی کو دیکھتے ہوئے ہی بڑی اماں سائیں نے دائم کو فون کر کے اس خفا موڈ کے بارے میں بتایا تھا

جس پر اس نے کل ہی واپس آنے کا وعدہ کیا تھا ویسے تو اسے بہت کام تھا لیکن جانو سائیں کی ناراضگی وہ کسی حال میں مول نہیں لے سکتا تھا۔

اسی لیے اس نے بڑی اماں سائیں سے کہا تھا کہ وہ کل گھر واپس آئے گا بڑی اماں سائیں نے یہ بات فوراً ہی جا کر جانو سائیں کو بتائی پہلے تو وہ خوش ہو کر چہکی لیکن پھر یاد آ گیا کہ میں ناراض ہوں

اور اس کے ایک ایک سیکنڈ کی خبر بنا کسی رکاوٹ کے دائم شاہ تک پہنچ جاتی تھی۔ اور اسے پتہ تھا کہ اس کی ناراضگی اور اس کے واپس آنے کی خبر پر کوئی رسپونس نہ دینا بھی اس تک پہنچ چکا تھا نہ جانے کیوں اس شخص کو نخرے دکھاتے ہوئے اس سے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے جانو سائیں کو بہت مزہ آتا تھا وہ چاہتی تھی کہ وہ اس سے روٹھی رہے اور وہ اسے مناتا رہے اور اس کی خواہش کو وہ دل و جان سے پورا کرتا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

شازم کب سے کمرے میں اس کا انتظار کر رہا تھا لیکن وہ کس موڈ میں تھی کہ ابھی تک کمرے میں قدم نہ رکھا تائشہ جو رات کے برتن دھو رہی تھی اس سے زبردستی برتن لے کر کمرے میں بھیج دیا شازم کو تنگ کرنے کے لئے تو اسے ویسے بھی بس بہانے کی ہی ضرورت تھی اور وہ جانتی تھی اور پانچ منٹ کے بعد وہ اس کے ساتھ ہی کچن میں ہی کھڑا ملے گا۔ اور اس کے اندازے کے عین مطابق اگلے پانچ منٹ میں وہ بیزار سی شکل بنا کر کے کچن کے دروازے پر کھڑا اسے گھور رہا تھا

انہیں سب کاموں کے لیے تم سے شادی کی ہے میں نے وہ کیا ہے نہ مجھے ایک نوکرانی کی ضرورت تھی جو رات کے بارہ بجے تک کے برتن صاف کرتی رہے اور باقی سارا دن آرام کرے جب اس کا شوہر گھر پہ نہ ہو اب اس بات سے تو وہ بھی انجان نہیں تھا کہ اس کی ماں کا حکم تھا کہ جب تک اس کی بہو کے ہاتھ کی مہندی نہ اتر جائے تب تک اس کو کوئی

کام نہیں کرنے دے گی وہ تو زیلہ تھی جو زبردستی ان کے ساتھ کام کرتی جبکہ زرش تو آپنے یہ دن خوب انجوائے کر رہی تھی اور آج بھی اس نے صرف شازم کو ہی تنگ کرنے کے لئے یہ برتن دھونے کا فیصلہ کیا تھا

اللہ شازم سائیں آپ مجھ پر اتنا برا الزام لگا رہے ہیں آپ کو کیا لگتا ہے میں آپ کو تنگ کرنے کے لیے یہ برتن صاف کر رہی ہوں ایسی لگتی ہوں میں آپ کو وہ انتہائی معصوم شکل بنا کر اسے دیکھتے ہوئے بولی

اس کی اوور ایکٹینگ پر شازم نے باقاعدہ تالی بجا کر اسے داد دی اور اثبات میں سر ہلایا

مطلب آپ کہنا چاہتے ہیں کہ میں ایک بُری بیوی ہوں اور آپ کا خیال رکھنے کے بجائے میں ان سب کاموں میں اپنا ٹائم ویسٹ کرتی ہوں زرش نے صدمے سے کہا جس پر اس کی اوور ایکٹینگ کو نظر انداز کرتے شازم نے پھر سے اثبات میں سر ہلایا

ٹھیک ہے اگر آپ کو یہی لگتا ہے نہ تو پھر یہی سہی بیوی کی تو قدر ہی نہیں ہے اس گھر میں یا اللہ کہاں ظالموں کے بیچ میں بھیج دیا مجھے کہاں معصوم سی لڑکی کو ایسا ہٹلر ظالم کھڑوس شوہر جو بیوی پر بے بنیاد الزام لگاتا ہے پکڑا دیا اللہ پوچھے گا آپ کو شازم سائیں روز قیامت اس بات کا الگ سے حساب ہو گا

وہ مزید اوور ایکٹنگ کرتی برتن کو سائیڈ پر رکھتے ہوئے بیڈ روم میں جا چکی تھی

جبکہ شاز ہب بھی اس کی ایکٹنگ پر سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے آیا

اس سے پہلے کہ وہ اسے مزید نخرے دکھاتی وہ اسے کھینچ کر اپنے قریب کر چکا تھا۔ اور بنا اس کی مزاحمت کی پرواہ کیے اس کے گال کو انتہائی شدت سے چھوا جس پر وہ گلنار ہوئی

اگر تمہاری اوور ایکٹنگ ختم ہو گئی ہو تو کوئی کام کی بات کریں وہ اسے اپنے قریب تر کرتے ہوئے اس کے بالوں کا خوبصورت آشیانہ کھولنے لگا

یہ ضروری بات ہے آپ کی کیوں۔۔۔۔!وہ اپنے بالوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی جس پر لازم کھل کر مسکرایا

اب اس سے زیادہ ضروری بات کہاں سے لاؤں میں وہ مسکراتے ہوئے اس کے بالوں میں منہ چھپاتا مدہوش ہونے لگا

اللہ جی میں نے کون سے لمحے میں دعا مانگی تھی کہ مجھے رومینٹک شوہر چاہیے خدا کے لئے اسے لے لیں اور تھوڑا سیریز والا شوہر مجھے دیں اس کی دعا پر شازم اس کے بالوں سے منہ نکال تھا اسے گھورنے لگا

لڑکی تمہیں میری محبت کی قدر نہیں ہے کیا۔۔۔۔؟وہ صدمے سے بولا تھا

اب کیا آپ کی محبت کی قدر کرنے کے چکر میں چھت پے جا کے نعرے لگاؤں کہ میرا شوہر رومانٹک ہے وہ بھی ضرورت سے زیادہ سوائے رومانس کے اسے کچھ سوجھتا ہی نہیں ہے قدر نہیں ہے بس بتائیں مجھے قدر کیسے کی جاتی ہے وہ اسے خود سے پیچھے کرتے ہوئے بیڈ پر اپنا سرہانہ ٹھیک کرنے لگی

محبت کی قدر محبت کی ادا کی جاتی ہے اظہار کر کے کی جاتی ہے اپنے انداز سے بتا کر کی جاتی ہے لیکن میری بیوی کو یہ ساری باتیں کہاں پتا ہونگی اس کے دماغ میں تو دن رات بس شرارتیں چلتی رہتی ہیں۔

میری معصوم ماں اسے ظالم ترین ساس لگتی ہے میری بہن اسے چالاک لڑکی لگتی ہے اور میری معصوم بھابھی جو اسے۔۔۔وہ تو کچھ کہتی بھی نہیں وہ وہ کیا لگتی ہے تمہیں۔۔۔۔!وہ جو پورے گھر کو آسمان پر اٹھاتے ہوئے اپنی ساس کو ظالم اور نند کو چالاک کہتے ہوئے سب کو ہنسنے پر مجبور کرتی تھی زیلہ کے نام پر وہ بھی سوچنے لگی

وہ بھی بڑی تیز ہے بس اس کا نام ابھی میں نے سوچا نہیں لیکن فکر نہ کریں کچھ دن میں رنگ دکھائے گی تو اس کا نام بھی رکھ لوں گی زرش نے ہنستے ہوئے کہا

ایک عدد نام میرا ابھی رکھ لو کیونکہ مجھے نہیں لگتا کہ تمہاری اس لسٹ سے میں بھی باہر ہوں شازم نے اس کی گود میں سر رکھتے ہوئے کہا

آپ تو ہیں رومینٹک ظالم ہسبینڈ وہ اس کا نام رکھتے ہوئے سائیڈ ٹیبل سے تیل نکال کر اس کے سر کی مساج کرنے لگی

جب کہ وہ اس کی گود میں پر سکون لیٹا مساج سے لطف اندوز ہو رہا تھا جب اچانک اپنے گال پر پانی محسوس کر کے آنکھیں کھول گیا

کیا ہوا زرش تم رو کیوں رہی ہو اس کے اچانک اداس ہونے پر وہ بے چینی سے اس کے قریب آیا

میں کتنی خوش قسمت ہوں نا شازم سائیں کل تک میرے پاس کوئی رشتہ نہیں تھا کوئی اپنا نہیں تھا اور آج میرے پاس کتنے ہیں کتنے رشتے ہیں محبت کرنے والے پیار دینے والے اور میں کتنے سالوں سے ان سب کے لئے تڑپ رہی تھی اپنے ماں باپ کو کھونے کے بعد مجھے لگا کہ شاید اب کبھی بھی مجھے ان رشتوں کا سکون نہیں ملے گا

لیکن آپ کی وجہ سے مجھے اتنے سارے رشتے مل گئے تھینک یو سو مچ مجھے ایک ماں ایک بھائی ایک بہن اور ایک جیٹھانی یا شاید دیورانی دینے کے لئے وہ اس کے سینے پر سر رکھ دیتی اس کا شکریہ ادا کرنے لگی جب کہ وہ ہنستے ہوئے اس کے آنسو صاف کرتا اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے اسے اپنے سینے میں بھینچ گیا

اس کے اس کے انداز پر شازم مسکرایا تھا یہ معصوم سی لڑکی جو سارا دن ہر کسی کو ہنسانے میں گزار دیتی تھی اندر سے کتنی نازک دل کی تھی۔شاید اپنوں کو کھو کر ہر لڑکی کا یہی حال ہوتا ہے اور وہ بھی تب جب وہ ایک گھر سے دوسرے

گھر اپنا سب کچھ چھوڑ کر آئے صرف ایک شخص کے نام پر اور پھر جب وہی شخص کا ساتھ نہ دے تب کیا گزرتی ہو گی اس پر جو اپنا سب کچھ چھوڑ کر خاموشی سے ایک نئے گھر کو بسانے کی ہر ممکن کوشش کرنے لگتی ہے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اور مسلسل کروٹ بدلتی نیند کا انتظار کر رہی تھی لیکن نیند نے تو اس سے کہیں راتوں سے روٹھی ہوئی تھی جب سے جازم سے روٹھ کر گیا تھا نیند بھی اس سے خفا تھی اپنی غلطیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ کتنا پچھتا رہی تھی یہ صرف وہ جانتی تھی اس کی یہ رات بھی خوبصورت ہو سکتی تھی اس کے چہرے پر بھی زرش جیسا نکھار ہو سکتا تھا شاید جازم بھی اس کا ویسا ہی دیوانہ ہوتا جیسا شازم زرش کا ہو چکا تھا لیکن اپنی غلطیوں اور بے جا شک کی وجہ سے وہ نہ صرف جازم کو خود سے دور کر چکی تھی بلکہ آپنے کتنے ہی معصوم خوابوں کو بھی نوچ چکی تھی

اس نے کتنا غلط کیا تھا اس بات کا اندازہ اسے اچھے سے تھا لیکن تب اسے کچھ سمجھ نہیں آتا تھا وہ کیسی جازم کے اتنے خلاف ہو گئی کہتے ہیں ٹوٹ کر محبت نہیں کرنی چاہیے یہ انسان کو توڑ کر رکھ دیتی ہے

محبت بہت مطلبی چیز ہے وہ انسان کو صرف اپنا اور صرف اپنا سمجھنے لگتی ہے شاید یہی ہوا تھا اس کے ساتھ بھی وہ بچپن سے ہی اپنے آپ کو جازم کا اور جازم کو اپنا سمجھے ہوئے تھی ایسے میں کسی اور کو اپنے اور اس کے درمیان برداشت کرنا اس کے بس سے باہر تھا اس نے کبھی جازم سے اپنی محبت کا اظہار نہیں کیا تھا لیکن یہ بات جازم سے چھپی ہوئی نہیں تھی کہ وہ اسے چاہتی تھی اور جازم بھی تو اس سے محبت کرتا تھا شازم نے کتنی بار اس سے آکر بتایا تھا کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے

اور اسی محبت کا ہی اثر تھا زیلہ سے یہ بات برداشت ہی نہ ہوئی کہ جازم کسی اور کا ہو رہا ہے وہ کسی اور سے محبت کرتا ہے اور اس سے شادی سے پہلے اپنے خاندان کے لئے کر رہا ہے اس کا دل اور دماغ جیسے انہی چند باتوں میں ہی الجھ کر رہ گیا اس کی محبت اس کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہے وہ اپنی باتیں خود تک رکھنے لگی اس نے جازم سے بھی یہ باتیں شیئر نہیں کی اگر کر لیتی تو شاید یہ سب کچھ نہیں ہوتا وہ بھی انہی سوچوں میں مصروف تھی کہ اس کا فون بجا

اس وقت بھلا کون ہو سکتا ہے اس نے موبائل اٹھا کر دیکھا جیسے اس کے دل کی خواہش پوری ہو گئی موبائل پر جازم کا نام دیکھتے ہی اس نے فون اٹھا دیا۔ اس کے دل کی دھڑکن بہت تیز ہو رہی تھی کتنے دنوں کے بعد وہ اس ستم گر کی آواز سننے جا رہی تھی

ہیلو جازم کیسے ہیں آپ اس نے فون اٹھاتے ہوئے بے تابی سے پوچھا

زیلہ لگتا ہے تمہیں فون لگ گیا میں کسی اور کو کر رہا تھا جازم نے جلدی سے کہا لیکن فون بند نہیں کیا

اتنی رات کو کس کو فون کر رہے تھے وہ پوچھے بنا نہ رہ سکی۔

کچھ رشتے اعتبار قائم ہوتے ہیں زیلہ وہ نا چاہتے ہوئے بھی تلخ ہوا

میں نے ایسا تو کچھ نہیں کہا جازم میں تو بس ایسے ہی پوچھ رہی تھی زیلہ نے اپنی صفائی پیش کی لیکن جازم کچھ بھی نہ بولا نہ جانے یہ خاموشی کتنی دیر ان دونوں کے درمیان رہی جب اسے جازم کی آواز آئی

ہیپی برتھ ڈے زیلہ۔۔۔۔ اور پھر فون بند ہو گیا وہ کتنی ہی دیر اس کے الفاظ سنتے رہی

اس نے کسی اور کو نہیں بلکہ اسی کو فون کیا تھا ہر سال کی طرح سب سے پہلے اسے وش کرنے کے لئے زیلہ نے مسکراتے ہوئے فون کو دیکھا اور اگلے ہی لمحے اسے اپنے سینے سے لگا لیا جیسے وہ کوئی موبائل فون نہیں بلکہ اس کا جازم ہو

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے تو خود سے عہد کیا تھا کہ وہ دائم سے بات نہیں کرے گی لیکن وہ کیا کرتی باہر چہکتے طوطے کی آواز سن کر اس کا بار بار باہر جا کر طوطے کو دیکھا تھا وہ بالکل ویسا ہی تھا جیسا اس نے فرمائش کی تھی۔

ہائے یہ کتنا پیارا ہے میں جا کر اسے دیکھوں قریب سے ہاں مجھے جانا چاہیے لیکن میں تو ناراض ہوں ایک طوطے کے لئے کیسے مان جاؤں اگر اب مان گئی تو ساری زندگی مجھے ایسے ہی تنگ کریں گے یہ

مجھے اتنی جلدی نہیں منانا چاہیے اگر بعد میں بھی وہ ایسے ہی کرتے رہے تو زندگی کیسے کٹے گی ان کے ساتھ سبق تو ان کو سکھانا پڑے گا لیکن طوطا کتنا چہک رہا ہے۔ یہ تو بالکل ویسا ہی ہے میرا مٹھو جانو حسرت سے باہر دیکھ رہی تھی

کوئی بات نہیں اس بار معاف کر دیتی ہوں اس نے خود سے کہتے ہوئے فیصلہ کیا اور خود کے ساتھ ہی مزید دس منٹ تک مذاکرات کر کے وہ باہر کی طرف آئی جہاں وہ طوطے کو رکھے آرام سے اس کے قریب کھڑا اسے دیکھ رہا تھا وہ کب سے دروازہ کھلنے کا انتظار کر رہا تھا لیکن اندر بیٹھی میڈم فل نخرے دکھانے کے موڈ میں تھی

اور وہ اس کے نخرے اٹھانے کے موڈ میں دو تین بار تو دروازہ کھٹکھٹا کر اس نے اسے یہ بھی بتایا کہ باہر آو میں تمہارے لئے گفٹ لایا ہوں لیکن اندر سے آواز آئی کے آپ اور آپ کا گفٹ وہی جائیں جہاں پچھلے تین دن سے تھے

اور پھر دائم نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتے ہوئے کہا کہ جب تمہارا موڈ تھوڑا ٹھیک ہو پلیز باہر آ کے ایک بار اپنے مٹھو کو دیکھ لو کیونکہ اگر تم یہ پسند نہیں آیا تو میں اسے واپس لے جاؤں گا

اور تب سے ہی اس کے دل میں گدگدی ہو رہی تھی یہ نہ ہو کہ وہ اندر روٹھی ہوئی بیٹھی رہے اور اس کا مٹھو اسے بنا ملے ہمیشہ کے لئے واپس چلا جائے

اس نے باہر آ کر مٹھو کو دیکھا ہائے یہ کتنا پیارا ہے کیا یہ باتیں بھی کرتا ہے وہ اپنی ناراضگی بلا کر اس کے قریب صوفے پر بیٹھی سے پوچھنے لگی

نہیں یہ باتیں نہیں کرتا لیکن طوطے والے بھائی نے کہا ہے کہ نسل بہت اچھی ہے اور طوطے بہت جلدی باتیں کرنے لگتے ہیں لیکن اگر مالک اچھا ملے تو اب تمہیں کوشش کرنی ہو گی کہ یہ بولنا سیکھ جائے اب تو تم ہی اس کی مالک ہو اسے تمہیں نہیں سنبھالنا ہے کہ جیسے خود پٹر پٹر کرتی ہو اسے بھی سیکھا دینا وہ شرارت سے اس کی ننھی سی ناک چھوتے ہوئے بولا۔

جبکہ وہ طوطے کے پنجرے پے ہاتھ رکھے تھی حورم کو پتہ ہی نہیں چلا کہ کب اس نے اس کی انگلی کو کاٹ لیا ایک چیخ اس کے منہ سے نکلی اور اگلے ہی پل وہ اسے کھینچ کر اپنے قریب کرتا طوطے کے پنجرے کو اس سے بہت دور کر چکا تھا

واجد اسے اٹھا کر پھینکو یہاں سے باہر اور ڈاکٹر کو بلاؤ دائم دھارتے ہوئے بولا تھا۔ جب کہ اس کی آواز پر حورم سہم کر رہ گئی

اس کے غصہ کرنے پر واجد تقریبا باہر سے بھاگتے ہوئے اندر آیا تھا اور کچھ فاصلے پر پڑے طوطے کے پنجرے کو اٹھانے لگا جب وہ بول پڑی

نہیں یہ میرا مٹھو ہے آپ اسے اس طرح سے نہیں لے کے جا سکتے حورم نے واجد کے پیچھے جانے کی کوشش کی

اس نے تمہیں ہرٹ کیا ہے جانِ شاہ اسے تمہارے پاس رہنے کا کوئی حق نہیں۔اس کے شدت سے کہنے پر حورم کو چپ لگ گئی

---

تو آپ چاہتی ہیں کہ میں شادی کر لوں وہ مسکراتے ہوئے نور کے قدموں میں بیٹھا پوچھ رہا تھا جس پر نور نے ہاں میں سر ہلایا

وہ لڑکی تمھیں بہت پسند آئے گی یاسم مجھے بھی بہت پسند ہے میں اس سے شادی میں ملی تھی بہت پیاری بچی ہے مجھے تو اتنی اچھی لگی کہ اسے دیکھتے ہی مجھے تمہارا خیال آیا اور جب مجھے یہ پتہ چلا کہ وہ میری سہیلی کی بیٹی ہے تو میں نے فورا سوچ لیا کہ میں اس کی شادی تمہارے ساتھ کروں گی تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے یاسم اگر تمہیں کوئی اعتراض ہے تو تم انکار کر سکتے ہو بیٹا تم یہ مت سوچنا مجھے برا لگے گا اسی لیے میں نے ابھی تک بات آگے نہیں بھرائی میں نے سوچا پہلے تم سے پوچھوں گی تم بس ایک بار چل کر اس لڑکی کو دیکھ لو اگر تمہیں پسند نہیں آئی تو نہ سمجھو میں جانتی ہوں تم اتنے خوبصورت ہو ماشاءاللہ تم نے تو کوئی نہ کوئی لڑکی اپنے لیے ڈھونڈ ہی لی ہو گی وہ شرارت سے کہتی اس کے دل میں جھانک رہی تھی جب وہ مسکرایا

آپ کی خوشی کے سامنے کوئی بھی نہیں جہاں میری امی کہیں گی میں وہی کروں گا شادی بتائیں کب چلنا ہے لڑکی کو دیکھنے اس نے مسکراتے ہوئے نور کے ہاتھ چوم لیں

جبکہ اس کی فرمانبرداری پر نور نے فورا اس کی پیشانی چوم کر مسکراتے ہوئے کہا کہ کل وہ لوگ لڑکی کو دیکھنے جائیں گے جب یاسم نے حیدر کو دیکھا جو بنا کچھ بولے مسکرا کر رہا تھا اسے کیوں دیکھ رہے ہیں بابا سائیں میں آپ کو اپنے ساتھ

نہیں لے کے جارہا صرف میں اور اماں جائیں گے لڑکی کو دیکھ کر واپس آجائیں گے اس نے حیدر کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا

تو بیٹا ساری بارات بھی اکیلے لے جانا تم ماں بیٹوں کو تو وہاں بھی میری ضرورت پیش نہیں آئے گی حیدر منہ بناتے ہوئے بولا

آئیڈیا اچھا ہے پہلے کہاں تھے یاسم شرارت سے کہتے ہوئے باہر کی طرف دوڑ لگا چکا تھا جب کہ حیدر اپنا جوتا اتارتے ہوئے اس کے پیچھے بھاگا

مت بھاگیں حیدر سائیں پیر میں موچ آجائے گی اب عمر ہو چکی ہے میرے بیٹے کا مقابلہ نہیں کر سکتے آپ نور نے اتراتے ہوئے کہا

اچھا جی بیگم سائیں تو یہ بات ہے بیٹا کیا گیا آپ تو شوہر کو بھول ہی گئیں ابھی پکڑ کے لاتا ہوں اس کو کان سے پھر آکر آپ سے پوچھتا ہوں کہ کس کی عمر ہو چکی ہے وہ اسے وارن کرتا ہوا باہر کی طرف بھاگا جب کے نور ان دونوں کی بچکانہ حرکتوں پر کھلکھلا کر ہنسی

نور تو یہ سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی کہ حیدر اسے مطلبی سمجھے گا وہ سمجھے گا اس اس کی شادی کے لیے وہ اس سے بات کر رہی ہے اپنے پاس بلا رہی ہیں اسے اپنا بیٹا مان رہی ہے لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا تھا یاسم نے تو آتے ہی اسے اپنے سینے سے لگا لیا اتنی دیر اس کے سینے سے لگی بے آواز روتی رہی اور وہ خاموشی سے اس کی سسکیاں سنتا ہے کہ اس کے آنسو صاف کرتا رہا

کوئی شکوہ نہیں کوئی گلا نہیں شاید اس رشتے میں شکوئوں اور گلوں کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہوتے

. . . . . .

پچھلے تین دن سے اس کے بالکل سامنے نہیں آ رہی تھی وجہ وہ بہت اچھے سے جانتا تھا اس رات کی اس جسارت کے بعد تو جیسے دل نے اپنے آپ کو کہیں پردوں میں چھپا لیا تھا

صبح اس کے اس نے سے اٹھنے سے پہلے گھر سے غائب سیدھی یونیورسٹی چلی جاتی تھی اور شام واپس آتے ہی اپنے روم میں بند ہو جاتی تھی کھانا اس کے صبح اٹھنے اور شام آفس سے واپس آنے پہلے ہی ٹیبل پر ہی ملتا تھا جو بعد میں دادو سائیں سے خود اسے سرو کر دیتی

اس رات اپنی اس سے اختیاری کو وہ خود بھی کتنی دیر سوچتا رہا لیکن پھر یہ سوچ کر اگنور کر دیا کہ اس کا حق بنتا ہے اور بہرام تو دل پر اس وقت سے حق جتانے کا عادی تھا جب وہ اس کی کچھ بھی نہیں تھی اب تو وہ اس کی منکوحہ تھی

وہ کھانا کھا کر اپنے کمرے میں آ گیا آج اسے دادو سائیں کی طبیعت کچھ خراب لگ رہی تھی ان دنوں وہ منیر اور صغیر کو ڈھونڈنے میں بھی مصروف تھا اس نے بہت سارے لوگوں کو اس کام پر لگایا ہوا تھا اور بہت جلد اس گھر کو چھوڑ کر اپنے نئے گھر میں شفٹ ہونے والا تھا

وہ اسی بارے میں دادو سائیں سے بات کر رہا تھا جب کہ اسے دادو کی طبیعت خراب لگی اس کے دو تین بار پوچھنے پر وہ مسکرا کر ٹال گئیں پھر جب اس سے ان کی طبیعت زیادہ خراب لگی تو وہ خود نے کمرے میں چھوڑ کر آیا دوائی وغیرہ تو دل پہلے ہی دے چکی تھی جبکہ دادو سائیں اپنی طبیعت کو تھکاوٹ کہہ کر ٹال رہی تھیں

بیٹا اب ان بوڑھی ہڈیوں میں جان کہاں ہے بس دو قدم اٹھاتی ہوں تھکاوٹ محسوس ہونے لگتی ہے طبیعت بالکل ٹھیک ہے میری تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں اس کے بار بار پوچھنے پر وہ اسے مسکرا کر مطمئن کرنے لگی لیکن اس کے باوجود بھی وہ کافی دیر ان کے پاس ہی بیٹھا رہا۔

جب دادو نے اسے زبردستی کمرے میں بھیجا کیونکہ وہ انہیں آتے ہی بتا چکا تھا کہ صبح ایک میٹنگ کے سلسلے میں وہ شہر سے باہر جانے والا ہے اور صبح صبح ہی گھر سے نکلے گا اور سفر کے لئے دادو سائیں کا ماننا تھا کہ آرام کرنا ضروری ہے اب رات کے پونے بارہ بجے وہ زبردستی اسے کمرے میں بھیج کر خود بھی آرام کرنے لگیں لیکن وہ ان کی طبیعت سے مطمئن نہیں تھا اسی لئے تھوڑی دیر کے بعد خود ہی ان کے کمرے میں واپس آ گیا

اس نے جیسے ہی کمرے میں قدم رکھا دادو سائیں کو اپنا دل تھامیں دیکھ کر پریشان ہو کر ان کی طرف بھاگا ان کی سانس بہت بری طرح سے پھولی ہوئی تھی اور تکلیف سے بات بھی نہیں کر پا رہی تھی ان کی اس کنڈیشن پر اس کے ہاتھ پیر پھول گئے۔ اس نے اونچی آواز میں دل کو آواز دی دل اپنے کمرے میں جاگ کر اپنی کوئی اسائنمنٹ تیار کر رہی تھی اس کی آواز پر بھاگ کر باہر آئی وہ اسے اس طرح سے پکار رہا تھا کہ یقیناً کچھ نہ کچھ غلط ہوا تھا

لیکن باہر آتے ہی دادو سائیں کو باہوں میں بھرے دیکھا وہ باہر گاڑی کی طرف بھاگا تھا اور دل کو ساتھ آنے کا اشارہ کیا یقیناً وہ اسے گھر میں تنہا نہیں چھوڑ سکتا تھا دادی کی حالت دیکھ کر وہ بھی فوراً اس کے پیچھے بھاگ کر آئی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ ذات سے یہاں آئے ہوئے تھے اس وقت صبح کے گیارہ بج رہے تھے انہوں نے ابھی تک یہ خبر کسی کو نہیں دی تھی ڈاکٹر تیزی کے ساتھ بھاگتے کبھی اندر جا رہے تھے کبھی باہر آ رہے تھے جب ایک ڈاکٹر نے آ کر انہیں بتایا کہ آپ

کی دادی کو ہارٹ اٹیک آیا ہے حال بہت نازک ہے شاید ان کا بچنا ممکن نہ ہو ڈاکٹر نے انہیں کوئی بھی امید نہ دلاتے ہوئے کہا

ڈاکٹر پلیز نے بچالیں ان کے علاوہ ہمارا کوئی نہیں ہے دل نے روتے ہوئے ڈاکٹر کے سامنے ہاتھ جوڑے

بیٹا زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے آپ میرے سامنے ہاتھ نہ باندھیں اللہ کے سامنے دعا مانگے دعا تو تقدیریں بدل دیتی ہے

اللہ پر بھروسہ رکھیں ہم اپنی مکمل کوشش کر رہے ہیں وہ دل کو حوصلہ دیتے ہوئے واپس اندر چلا گیا جبکہ دل بہرام کے سینے سے لگی بری طرح سے رو رہی تھی ایسی کنڈیشن میں خود کو اور اس کو سنبھالنا ایک بہت مشکل مرحلہ تھا

دل کو حوصلہ دے کر وہ باہر آیا تھا اس نے سب سے پہلے جانو سائیں کو انفارم کرنے کے لئے واجد کو فون کیا اس کے پاس واجد کے علاوہ اور کسی کا نمبر نہیں تھا اس نے واجد کو دادی کی حالت بتائی تھی اور کہا تھا کہ جانو سائیں کو اس بارے میں بتائے لیکن واجد نے بس اتنا ہی کہا کہ وہ اس سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی بلکہ اس کے بارے میں اتنا تو کوئی بات سننا چاہتی ہے اور نہ ہی اسے کبھی دیکھنا چاہتی ہے وہ اس سے سخت خفا ہے اپنے اپنوں کی موت کا ذمہ دار وہ اسے سمجھتی ہے اور اگر دادو سائیں کو کچھ ہو گیا تو شاید ان کی موت کا ذمہ دار بھی وہ اسے ہی سمجھے گی۔

فون بند کرنے کے بعد واجد نہ جانے کتنی دیر تک اس بارے میں سوچتا رہا ابھی دو دن پہلے کا ہی واقع تھا جب ایک طوطے نے ذرا سا جانو سائیں کو انگلی پر کاٹ لیا گھر پر کتنا ہنگامہ ہوا تھا وہ حورم ہزار منتیں اور آنسو پر بھی نہ پگلا اور طوطے کو ہمیشہ کے لئے آزاد کر دیا ایک چھوٹی سی بات پر وہ اتنا ہنگامہ کر سکتا تھا کہ اگر وہ جانو سائیں کو اس کی دادو کیکنڈیشن بتا دے اور اگر ایسے میں جانو کی طبیعت خراب ہو گئی تو وہ اس کی جان نکال دے گا۔

اس نے دائم کو فون کرنے کی بہت کوشش کی لیکن میٹنگ کی وجہ سے وہ موبائل اکثر سائلینٹ پر لگا دیتا تھا جس کی وجہ سے وہ اس سے رابطہ نہ کر سکا اور واجد نے بھی اس بارے میں جانو سائیں کو کچھ بھی نہ بتایا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یاوم اس پیاری سی لڑکی کے سامنے بیٹھا اس سے باتوں میں مصروف تھا جو شرماتے ہوئے آہستہ آواز میں سے جواب دے رہی تھی واقعہ ہی وہ پسند کے قابل تعریف تھی سیدھی سادی سی خاموش طبیعت کی بھی بالکل اس کی ماں کے جیسی۔

یاسم بھی پہلی بار اس طرح کے مراحل سے گزر رہا تھا اسی لیے اس کنڈیشن میں کیسے سوال پوچھے جاتے ہیں وہ بھی نہیں جانتا تھا وہ اس سے کوئی بھی سوال پوچھا تو جواب اس کی ماں کی طرف سے آتا ہے جس پر وہ مسکرا کر رہ جاتا

ارے تم دونوں یہاں کیوں بیٹھے ہو جاؤ نا فضا اسے باہر لے جاؤ گھر دکھاؤ مصباح نے فضا کو محاطب کیا انہیں تو یاسم بہت زیادہ پسند آرہا تھا اب یاسم کو بھی فضا پسند آجائے

نور مجھے تو تمہارا بیٹا بہت پسند ہے تمہیں کیا لگتا ہے وہ رشتے کے لیے ہاں کرے گا یا نہیں مصباح اس کے پاس بیٹھ کے پوچھنے لگی

میں کچھ نہیں کہہ سکتی مصباح اس کی مرضی ہے اس پر کوئی زبردستی نہیں اگر اسے فضا پسند آتی ہے تو مجھے اس رشتے پر کوئی اعتراض نہیں بلکہ مجھے خوشی ہو گی کیونکہ فضا مجھے بہت اچھی لگی ہے لیکن میں اپنے بیٹے کی خوشی کو پہلے اہمیت دوں گی اسی لئے تمہیں کوئی امید نہیں دیتی نور نے مسکراتے ہوئے مصباح کا ہاتھ تھاما جس پر مصباح نے بھی مسکراتے ہوئے اپنا دوسرا ہاتھ رکھ دیا

تھوڑی دیر کے بعد یاسم واپس آچکا تھا جب کہ نور اس کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر ہی اندازہ لگا رہی تھی کہ اسے فضا پسند آئی ہے۔

اچھا ٹھیک ہے فضا بیٹا اب ہم چلتے ہیں ان شاءاللہ بہت جلد جواب دیں گے۔ تم بھی آرام سے بیٹھ کر فضا سے پوچھ لینا نور نے مصباح سے کہا اس کے اس طرح سے جلدی جانے پر وہ اسے مسلسل اصرار کرتے ہوئے روک رہی تھی

ہمیں زیلہ گھر جانا ہے آج میری بیٹی کی سالگرہ ہے ابھی کچھ دن پہلے ہی اس کی شادی ہوئی ہے اور اس کا شوہر بھی اس کے ساتھ نہیں ہے تو میں چاہتی ہوں کہ اس کی یہ سالگرہ ہم سب اس کے ساتھ منائی نور نے اٹھتے ہوئے سے وجہ بتائی۔ تو مصباح نے بھی زیادہ اصرار نہ کیا دروازے تک وہ انہیں چھوڑنے کے لیے آئی فضا بھی ساتھ ہی تھی یاسم اس کی نظروں میں اس نے اپنے لئے پسند گی دیکھ چکا تھا۔

اور اپنی ماں کی نظروں میں اس لڑکی کے لئے پسند گی وہ یہاں آنے سے پہلے ہی دیکھ چکا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یاسم بیٹا ہم کہاں جا رہے ہیں ہم تو زیلہ کی طرف جا رہے تھے نہ نور نے اسے راستہ بدلتے دیکھ کر پوچھا

کہیں نہیں میں آپ کو کہیں لے کر جانا چاہتا ہوں جس طرح سے آپ نے مجھے لڑکی دکھائی مجھے لڑکی بہت پسند آئی خیر وہ آپ کی پسند تھی پسند کیسے نہ اتی یاسم کے بات ادھوری چھوڑنے پر نور مسکرائی

لیکن اب میں آپ کو وہ لڑکی دکھانے جا رہا ہوں جو مجھے پسند ہے یاسم کے مسکرا کر کہنے پر نور کے چہرے پر پریشانی آئی

یاسم یہ تم کیا کہہ رہے ہو حیدر نے پریشانی سے کہا

کچھ نہیں بابا سائیں اماں سائیں نے مجھے ایک لڑکی دکھائی جو مجھے بہت پسند آئی تو سوچا کہ ایک لڑکی میں انہیں دیکھا دوں ہو سکتا ہے انہیں پسند آئے آخر فصلہ تو انہوں نے ہی کرنا ہے میں آپ کو ایک لڑکی سے ملوانے لے کے جا رہا ہوں اماں سائیں کوئی زبردستی نہیں ہے بس ایک بار اس سے مل لیں۔ میں نے فیصلہ آپ پر چھوڑا ہے آپ جہاں کہیں گی میں وہی شادی کروں گا لیکن میں یہ نہیں چاہتا کہ بعد میں یہ سوچ کر پچھتاؤ۔ کہ اگر ایک بار میں آپ کو نشال سے ملوا لیتا تو شاید وہ میری بیوی ہوتی

آپ کے فیصلے کے آگے میری ساری خواہشیں میری ساری تمنائیں بے مول ہیں میں وہی کروں گا جو آپ کا فیصلہ ہے لیکن ایک بار نشال سے مل لیں اس سے ملتے ہوئے آپ یہ مت سوچیے گا کہ وہ میری پسند ہے بلکہ آپ اس سے ملتے ہوئے یہ سوچیئے گا کہ اگر یہ آپ کی پسند ہوتی تو کیا آپ کے معیار پر پوری اترتی

یاسم نے مسکراتے ہوئے کہا جب کہ نور بالکل خاموش ہو چکی تھی اس کے پاس بولنے کے لئے کچھ بھی نہیں تھا اس نے ایک نظر حیدر کو دیکھا اور پھر سارا سفر خاموشی کی نظر ہو گیا اپنی ماں کی چپ کو وہ بھی محسوس کر چکا تھا لیکن کیا کرتا یہاں صرف پسند گی کی بات نہیں تھی وہ وانی کو بتا چکا تھا کہ وہ اس کا بابا ہے

محبت کرنے والے تو ہارتے ہیں اور صدیوں سے ہارتے آئے ہیں لیکن کسی باپ کو کسی بیٹی کے سامنے ہارتے نہیں دیکھا وہ کیسے اپنی بیٹی کے سامنے ہار جاتا وہ کچھ دن پہلے اس کے ساتھ بیٹھی ایک لسٹ بنو آ رہی تھی جس میں اس نے کہا تھا کہ جب آپ میرے بابا بن جاؤ گے تو مجھے یہ بھی چیز چاہیے اور وہ بھی چیز چاہیے دل چاہا کہ اس کے لئے وہ سب کچھ لے آئے لیکن وانی نے کہا کہ یہ سب کچھ وہ تب ہی اس سے لے گی جب وہ اس کا باپ بن جائے گا

اب اس کے دل میں نشال کے شوہر بننے کی خواہش کم تھی لیکن وہ وانی کا باپ بننا چاہتا تھا اسے اپنا نام دینا چاہتا تھا ہاں وہ نشال سے بے پناہ محبت کرتا تھا لیکن اسے وانی سے بے انتہا عشق تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وانی بیٹا کیوں کپڑے نکال رہی ہو میں ٹھیک ہوں وانی اس کی الماری سے کپڑے نکال تھی باہر پھینک رہی تھی اسے کوئی بھی کپڑا پسند نہیں آرہا تھا بس اسے بار بار کہہ رہی تھی کہ گھر میں مہمان آنے والے ہیں جلدی سے تیار ہوں

نشال نے پہلے والے کو تیار کرنا چاہا تو اس نے کہا کہ مہمان آپ سے ملنے آنے والے ہیں مجھ سے نہیں پہلے آپ تیار ہوں نشال کو پکا یقین تھا کہ ضرور اس کے اسکول کے کوئی دوست آنے والے ہیں

اور ان کے آتے ہی نشال کا سارا دن کچن میں گزرے گا اسے میں وانی میڈم کی یہ خواہش تھی کہ وہ کوئی نئے کپڑے پہن کر بیٹھے۔ تاکہ اس کے دوستوں پر اس کا اچھا اثر پڑے کچھ دن پہلے بھی وہ اپنے دوستوں کو ان کی والدہ کے ساتھ گھر لائی تھی کافی اچھے لوگ تھے اسے بھی اچھے لگے

اور سب سے اہم بات گھر کے کچھ فاصلے پر ہی وہ لوگ رہتے تھے اسے یقین تھا کہ وہی لوگ ہی واپس اس کے گھر آنے والے ہوں گے۔

وانی کے بار بار ضد کرنے پر اس نے مجبور ہو کر دوسرے کپڑے پہنے تاکہ اس کی فرینڈز اسے دیکھ کر اچھا محسوس کریں۔ پانی کو تو خود بھی تیار ہونے کا بہت شوق تھا اسے تیار ہونے کا بول کر وہ خود بھی رہتی ہونے لگی جبکہ اس کی تیاریاں دیکھ کر نشال ہنس ہنس کر پاگل ہو رہی تھی یہ بھی نہیں اچھا یہ بھی نہیں اچھا اور پھر آخر اینڈ پر اسے کچھ نہ کچھ پسند آئی گیا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ایم ریلی سوری ہم نے بہت کوشش کی لیکن اس کے باوجود بھی ہم اپ کی دادی کو بچا نہیں پائے شاید اللہ نے اتنی ہی زندگی لکھی تھی ڈاکٹر مایوسی سے کہتا آگے بڑھ گیا۔

دل اس کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی سب کرنے کے باوجود بھی آنکھیں بھیگنے لگیں ان کا آخری سہارا بھی ان کا ساتھ چھوڑ گیا

اب کچھ بھی نہیں بچا تھا۔ آج وہ صحیح معنوں میں یتیم ہو چکے تھے وہ دل کو جتنا سنبھالنے کی کوشش کرتا ہوں اتنی ہی بکھرتی جا رہی تھی۔

بکھر تو وہ بھی چکا تھا اپنی دادی سائیں کی لاش کو دیکھ کر ابھی کل رات تو وہ اس سے باتیں کر رہی تھی اسے کھانا کھلا رہی تھی اور اب اچانک اور انہیں چھوڑ کر چلی گئی ہمیشہ کے لئے انہیں روتا چھوڑ کر

---

مہمان آ گئے گھر کی گھنٹی بجتے ہی وانی چلاتے ہوئے باہر کی طرف بھاگ گئی تھی جبکہ نشال مسکراتے ہوئے اٹھ کر اس کے پیچھے آئی

اسے یہی لگ رہا تھا کہ یقیناً وانی کے دوست آئے ہیں لیکن سامنے ہی ایک عورت اور مرد کو دیکھا جو اسے دیکھتے ہوئے ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے

یہ لوگ کون تھے وہ بالکل نہیں جانتی تھی اور اچانک اس کے گھر میں کیوں آئے تھے یہ بھی اسے بالکل سمجھ نہیں آ رہا تھا جبکہ نور اور حیدر وانی کو پہچان چکے تھے یہ بچی یاسم کے ساتھ ہی شادی پر آئی تھی

جبکہ وانی ان دونوں کو سلام کرتی یاسم کی طرف بھاگ گئی جو گاڑی کھڑی کر کے واپس آ رہا تھا

دوست آپ نے جو کہا تھا میں نے کر دیا اگر آپ کی ماما کو میری ماما پسند آئیں تو پھر آپ میرے بابا بن جاؤ گے نا۔۔۔؟

وہ اس کے دونوں گالوں پر بوسہ دیتی خوشی سے پوچھ رہی تھی جب کہ یاسم نے صرف ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اس کے گالوں کو چوما۔

اماں سائیں پلیز میری ماما کے لیے یس کر دیجئے گا میری ماما بہت اچھی ہیں اور بہت ہی یمی یمی کھانے بھی بناتی ہیں۔ اور بہت اچھی اچھی سٹوریز بھی سناتی ہیں وہ نور کو لالچ دیتے ہوئے بولی۔

اتنے دنوں کے بعد اس بچی کو دیکھ کر جہاں نور کو اچھا لگ رہا تھا وہی یاسم کو دیکھ کر وہ پریشان ہو چکی تھی

کیا اس بچی کی ماں کو دیکھانے کے لیے یہاں لایا ہے۔ کیا وہ اس کی ماں کو پسند کر چکا ہے اپنے لیے۔ یہ بچی کیا کہہ رہی تھی نور کو تو کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ تب تو یاسم نے کہا تھا کہ یہ اس کے دوست کی بیٹی ہے تو کیا وہ دوست نشال تھی

اس نے ایک نظر سامنے کھڑی اس خوبصورت سی لڑکی کو دیکھا تو خود بھی حیرانگی کی کیفیت میں تھی۔

لیکن اسے حیرانگی نور اور حیدر کو دیکھ کر نہیں بلکہ یاسم کے والدین کو دیکھ کر ہو رہی تھی تو وہ کیا اتنا آگے بڑھ گیا کہ اپنے والدین کو اس کے گھر لے آیا اسے اب تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ اتنا بڑا قدم اٹھائے گا وہ تو یہ سب کچھ یاسم کی وقت گزاری سمجھ رہی تھی لیکن اب وہ خود بھی بری طرح سے گھبرا گئی تھی

اماں سائیں یہ نشال ہے اور یہ وانی اس سے تو ہے آپ پہلے مل ہی چکے ہیں۔وانی کی پیدائش سے پہلے ہی نشال کے شوہر کا انتقال ہو گیا تھا۔اس کا آگے پیچھے کوئی نہیں ہے۔باقی آپ کی مرضی جیسا آپ بہتر سمجھیں یاسم کہتے ہوئے فیصلے کا حق اسے دے گیا

جب کہ نور اور حیدر اس کنڈیشن کو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

نور آہستہ سے قدم اٹھاتے نشال کے پاس آئیں۔

میں جانتی تھی میرے بیٹے کی پسند لاکھوں میں ایک ہو گی اللہ تمہیں ہر خوشی نصیب کرے نور نے کہتے ہوئے اس کی پیشانی چومی اور بنا اسے کچھ بھی بولنے کا موقع دیے اپنے ہاتھ سے کنگن اتار کر اسے پہنانے لگی

آنٹی جی آپ کیا کر رہی ہیں میری بات سنے نشال نے کچھ بولنا چاہا۔

نشال میری امی کو بیچ میں مخالفت کرنے والے لوگ پسند نہیں ہیں تمہیں جو بھی کہنا ہے بعد میں کہنا میں سکون سے سنوں گا یاسم نے مسکراتے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اسے یقین تھا وہ نور اور حیدر کے سامنے بد تمیزی تو ہر گز نہیں کرے گی

جب کہ اسے انتہائی سخت نظروں سے گھورتے ہوئے وارن ضرور کر رہی تھی۔

اچھا بابا میں سمجھ سکتا ہوں اچانک میں اپنے والدین کو لے کے آ گیا اسی لئے ناراض ہو رہی ہو نا اچھا بابا سوری میری اماں سائیں میری شادی کروا رہیں تھیں۔اسی لیے میں نے انہیں تمہارے بارے میں بتایا اور انہیں یہاں لے آیا اب تم سے شادی کا وعدہ کیا ہے توڑ تھوڑی نہ سکتا ہوں۔

بس تم میری اماں سائیں کو پسند آ گئی مجھے اور کچھ نہیں چاہیے۔

کیوں اماں سائیں سہی کہہ رہا ہوں نا میں بہو پسند ہے نہ آپ کو وہ نور کے گرد باہیں پھیلاتے ہوئے مسکرا کر بولا جب نور نے مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا

نشال کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کچھ بول کیوں نہیں پا رہی اس رشتے سے انکار کیوں نہیں کر پا رہی لیکن وہ ان لوگوں کو اتنی بڑی غلط فہمی کا شکار ہوتے نہیں دیکھ سکتی تھی اسے کچھ تو بولنا ہی تھا وہ اس طرح سے خاموش رہ کر ان لوگوں کے جذبات کے ساتھ نہیں کھیل سکتی تھی اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی حیدر اس کے قریب آیا

تو بیٹا تیاری کر لو بہت جلد ہم نکاح کی رسم ادا کرنے آئیں گے اور نکاح کے بعد باقی ساری رسم ہمارے گھر ہوں گی جیسا کہ یاسم نے بتایا کہ تمہارا بھی یہاں کوئی نہیں ہے تو ایک بار ہمارا خاندان دیکھنا خود کو کبھی تنہا محسوس نہیں کرو گی

حیدر نے مسکراتے ہوئے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا

اس کا مطلب میری ماما کے لیے یس وانی نے خوشی سے نعرہ لگایا۔

جس پر یاسم کے ساتھ ساتھ نور اور حیدر بھی مسکرائے۔

دیکھیں انکل آنٹی ایک منٹ میری بات سنے مجھے نہیں پتہ آپ لوگ کیا کہہ رہے ہیں۔ نشال نے کچھ کہنا چاہا جب حیدر کا فون بجا

بہرام انہیں بہت کم فون کرتا تھا جبکہ اس کے اچانک فون بجنے پر نشال خاموش ہو گئی تھی

بہرام بیٹا کیا ہوا تم رو کیوں رہے ہو حیدر نے پریشانی سے پوچھا سب ان کی طرف متوجہ ہو چکے تھے

ان للہ وانا الیہ راجعون۔۔حیدر کے الفاظ نے نور اور یاسم کو پریشان کر دیا تھا۔

نازیہ ممانی سائیں اس دنیا میں نہیں رہیں۔ہارٹ اٹیک کی وجہ سے ان کا انتقال ہو گیا ہے ہمیں ابھی واپس چلا ہو گا۔

حیدر نے کہا۔جب کہ نور کی آنکھیں با قاعدہ نم ہو چکی تھی جب یاسم نے انہیں تھام لیا

یاسم بیٹا جلدی سے گاڑی نکالو۔نشال بیٹا ہم دوبارہ آئیں گے انہوں نے نشال کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جبکہ وہ لوگ اتنے پریشان اور افسردہ ہو چکے تھے نشال کچھ بول ہی نہیں پائی

. . . .

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو جانو سائیں ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھی جانو نے ایک نظر اسے مسکرا کر دیکھا لیکن وہ بدلے میں مسکرا بھی نہ سکا اس کی پریشانی کو نوٹ کرتے ہوئے اس نے ٹی وی بند کر دیا۔

کیا بات ہے شاہ آپ اتنے پریشان کیوں ہیں سب کچھ ٹھیک تو ہے وہ اٹھ کر اس کے پاس آئی

جب کے ڈائم کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اتنی بڑی بات وہ اسے کیسے بتائے

تھوڑی دیر پہلے ہی واجد نے اسے فون کر کے بتایا تھا کہ جانو سائیں کی دادی اب اس دنیا میں نہیں رہیں وہ فوراً ہی گھر آ گیا تھا تا کہ جانو سائیں کو ان کا آخری دیدار کرا سکے

جانو سائیں اس کے قریب بیٹھی مسلسل اسے دیکھ رہی تھی یقیناً وہ اس سے کچھ چھپا رہا تھا یا کسی بات کو لے کر بہت زیادہ پریشان تھا

آپ ٹھیک تو ہیں اتنے پریشان کیوں ہیں پلیز مجھے بتائیں ہو سکتا ہے میں آپ کی پریشانی کو حل نہ کر سکوں لیکن اگر آپ مجھے بتائیں گے تو آپ پر سکون محسوس کریں گے ایسا میری دادو سائیں کہتی ہیں۔ جانو اسے سمجھاتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام چکی تھی

اب وہ تم سے کبھی کچھ نہیں کہیں گیں جانِ شاہ۔ شاہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ یہ بات کیسے شروع کریں

میں کچھ سمجھی نہیں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں جانو کو واقع ہی سمجھ نہیں آیا تھا

جانو پلیز میری بات کو آرام اور سکون سے سننا۔ تھوڑا حوصلہ رکھنا دیکھو جانو یہ دنیا ارضی ہے ہماری منزل آخرت ہے ہم سب کو اس دنیا سے چلے جانا ہے آج نہیں تو کل ہم سب لوگ اپنی منزل تک پہنچ جائیں گے وہ اسے سمجھاتے ہوئے بول رہا تھا

آپ یہ سب کیا کہہ رہے ہیں دائم مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا پلیز صاف صاف بتائیں آخر ہوا کیا ہے وہ الجھے ہوئے بولی

جانو تمہاری دادی اب اس دنیا میں نہیں رہیں کل رات ہارٹ ایٹک کی وجہ سے ان کی موت ہو چکی ہے اور میں اس وقت گھر تمہیں وہاں لے جانے آیا تھا۔

شاہ سنبھل کر بولا جب کہ جانو اس خبر پر سنبھل بھی نہ سکی اس سے پہلے کہ اس کے رونے میں شدت آتی شاہ نے ا سے اپنے سینے میں بھیج لیا

اور وہ اس کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی شاہ نے اسے رونے سے روکا نہیں تھا کیسے رکتا اپنوں کی موت پر تو وہ خود بھی ٹوٹ پھوٹ کر رویا تھا یہ دکھ تو وہ بھی سمجھ سکتا تھا جب کوئی اپنا خود سے دور چلا جاتا ہے تب کیسا لگتا ہے۔

اسے اپنے سینے سے لگائے ایسے ہی باہر لے آیا۔

وہ دوبارہ کبھی بھی بہرام کی شکل نہیں دیکھنا چاہتا تھا لیکن اب وقت اور حالات ہی ایسے تھے اسے اسی کے گھر جانا پڑ رہا تھا

. . . . .

جازم کو جیسے ہی یہ خبر ملی تھی وہ بھاگتے ہوئے واپس آیا تھا ان کے خاندان میں اب بس وہی بزرگ ہستی تھی جو ان کا ساتھ چھوڑ کر چلیں گئیں۔

تائشہ کو سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا اس سے اس کی ماں ہی چھین گئی بس وہی تو حوصلہ تھی اس کا وہی تو اپنی تھیں۔

کس نے سوچا تھا کہ وہ یوں اچانک ان کا ساتھ چھوڑ جائیں گے۔

احمد شاہ کل کی فلائٹ سے پاکستان آ رہے تھے۔

زمل کے بار بار جانو سائیں کا نام لینے پر بہرام انہیں سب حقیقت بتانے پر مجبور ہو گیا اب یہ سب کچھ چھپانے کا کوئی مقصد نہ تھا وہ نہیں جانتا تھا کہ دائم جانو کو یہاں آنے بھی دے گا یا نہیں نہ جانے اسے پتہ بھی چلے گا کہ نہیں کہ اس کی دادو سائیں اس دنیا میں نہیں رہیں لیکن پھر بھی اس نے سب کو یہ بات بتا دی تھی کہ جانو سائیں لندن میں نہیں ہے بلکہ دائم شاہ سوری کے ساتھ ہے۔ اور اب وہ اس سے نکاح کر چکا ہے۔ یہ جانے کے بعد سب شوکڈ ہوئے تھے۔

لیکن یہ گلے اور شکوے کو کا وقت نہیں تھا۔ حقیت کو جاننے کے بعد بھی سب لوگ خاموش ہی تھے۔

لیکن تائشہ نے کہا تھا کہ جانو سائیں کو حق ہے کہ اسے بتایا جائے کہ اس کی دادی اب اس دنیا میں نہیں رہی۔ واجد کو تو وہ اسی وقت فون کر کے بتا چکا تھا پتا نہیں اس نے جانو کو بتایا بھی ہو گا یا نہیں۔ تقریبا سارا خاندان پہنچ چکا تھا زرش سب کو سنبھالتے ہوئے اچھی بہو کا فرض نبھا رہی تھی

ہر کسی کی آنکھیں نم تھیں اس وقت پورے گھر کی ذمہ داری اس پر آ چکی تھی جیسے وہ خوش اسلوبی سے نبھا یا رہی تھی۔

دائم جانو سائیں کو لے کر آیا تھا بہرام جو سب کے سامنے حوصلہ باندھے ہوئے تھا جانو سائیں سے گلے ملتے ہوئے وہ بھی رو دیا جبکہ اس وقت جانو بھی کچھ بھی سمجھنے کی کنڈیشن میں نہیں تھی۔

میت کو اٹھایا گیا تو دل اور جانو ایک دوسرے سے لپٹ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دیں۔ یتیم بے سہارا شاید انہی جیسے لوگوں کو کہتے ہیں جن کے پاس ہوتا تو سب کچھ ہے لیکن شفقت سے بھرپور سائے نہیں ہوتے۔

ان کی اچانک موت کو کوئی بھی قبول نہیں کر تا رہا تھا۔ لیکن یہ تو اس دنیا کا ایک نظام ہے جسے سب نے قبول کرنا تھا ۔اپنوں کی کمی پوری نہیں ہوتی لیکن وقت کے ساتھ صبر آ جاتا ہے۔ آج نہیں تو کل ان سب کو بھی صبر آ جانا تھا لیکن اس بات سے وہ سب واقف تھے کہ دادو سائیں کی کمی کبھی پوری نہیں ہو گی۔

بچپن کی چھوٹی چھوٹی یادیں ان کی باتیں کہانیاں آج بھی پہلے دن کی طرح دل اور دماغ کے کونوں میں محفوظ تھی اور ہمیشہ رہیں گی

. . . . .

ایک ہفتہ گزر چکا تھا جانو ایک ہفتے سے یہی تھی کوئی بھی آپس میں بات نہیں کر رہا تھا سب لوگ اپنے اپنے کمرے میں بالکل خاموش تھے دائم بھی پاس والے ہوٹل میں رہتا تھا جانو کے ہزار بار کہنے کے باوجود بھی وہ اس کے گھر پر نہیں رکا تھا

احمد شاہ اس سے ملنے اس کے ہوٹل گئے تھے جانو سائیں کے بارے میں بتاتے ہوئے وہ بھی بہت پریشان تھے۔ اور اس سے کہہ رہے تھے کہ وہ جانو سائیں کا بہت خیال رکھے ہمیشہ اس کے پاس رہے

جانو سے دور تو ویسے بھی نہیں رہ سکتا تھا وہ اس سے بے پناہ محبت کرتا تھا احمد شاہ کو اس سے بہت سارے شکوے تھے لیکن یہ صحیح وقت نہیں تھا۔

اس وقت سب لوگ پریشان تھے بہرام نے بھی گھر چھوڑنے کا فیصلہ کیا تھا کیونکہ کل جانو اور دائم واپس جا رہے تھے بہرام نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن وہ نظر انداز کر گئی اس نے احمد شاہ کو بھی یہی بتایا تھا کہ یہ سب کچھ بہرام نے کیا ہے جبکہ وہ اسے سمجھا رہے تھے کہ بہرام کی بھی اس میں کوئی غلطی نہیں جس طرح سے دائم بے قصور ہے

جانو سائیں کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کسے بے گناہ سمجھے اور کسے گناہ گار۔

اپنے بھائی کو دیکھتے ہی وہ اسے بے گناہ لگتا تھا تو دائم کا کیا کرتی جو قرآن پہ ہاتھ رکھ کے قسم اٹھا چکا تھا کہ وہ بے گناہ ہے

دل نے بھی سمجھانے کی بہت کوشش کی تھی۔ لیکن جانو سائیں کا بس یہی کہنا تھا کہ جس طرح سے بہرام آپ کے لیے بے گناہ ہے اسی طرح سے دائم میرے لیے بے گناہ ہے اور اب وہ شخص میری زندگی میں بہت اہم ہے میں اسے چھوڑ نہیں سکتی

بہرام نے اس سے بار بار بات کرنے کی کوشش جس پر جانو سائیں نے اس سے یہی کہا تھا اگر آپ بے گناہ ہیں تو گناہ گار کو میرے سامنے لائیں میں اپنے والدین کے قاتل کو دیکھنا چاہتی ہوں کیونکہ اگر دائم اور بہرام دونوں بے گناہ ہیں تو یقیناً قاتل کوئی تیسرا ہے جب وہ تیسرا اس کے سامنے آئے گا تب ہی وہ بہرام پر یقین کرے گی

بہرام جانتا کا تھا وہ اسے کبھی بھی گناہگار نہیں سمجھے گی وہ اپنے بھائی سے کبھی اتنی نفرت کر ہی نہیں سکتی تھی بہرام نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ بہت جلد وہ اصل قاتل کو ڈھونڈ کر اس کے سامنے لائے گا۔ اور پھر اسے دائم کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے اس کے پاس واپس آنا ہو گا

جس پر جانو نے بس اتنا ہی کہا تھا کہ اس بات کا فیصلہ وہ خود کرے گی اور پھر جانو واپس آئی چلی گئی سب نے اسے روکنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اپنے دل کا کیا کرتی جو اب صرف اس شخص کے ساتھ رہنا چاہتا تھا۔ اس کا جانِ شاہ کہہ کر پکارنا اس کا خیال رکھنا اس کے نخرے اٹھانا ہر بات ماننا اب شاید ان سب چیزوں کے بغیر وہ بھی نہیں رہ سکتی تھی

. . . . .

دو ہفتے گزر چکے تھے اور پچھلے دو ہفتوں میں بہرام مسلسل دل کو یہ بات سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا کہ انہیں یہ گھر چھوڑ کر دوسرے گھر میں شفٹ ہونا ہے لیکن اس بات کو مان ہی نہیں رہی تھی

پچھلی رات ہی وہ احمد شاہ کو ایئر پورٹ چھوڑ کر واپس آیا تو دل کو صوفے پے سوتے دیکھا آج کل تو وہ بات بات پر اس سے ناراض ہو جاتی تھی اسی لئے بہرام نے اسے بنا اٹھائے اس پر کمبل ڈال دیا اور پھر خود بھی وہی تھوڑے فاصلے پر ساری رات بیٹھا رہا پچھلے دنوں دل کو بہت سخت بخار بھی رہا تھا۔

اور اب جب سے وہ ٹھیک ہوئی تھی وہ اسے مسلسل دوسرے گھر چلنے کے لئے کہہ رہا تھا اور آج اس نے اسی فیصلہ کیا تھا کہ وہ اسے ہر قیمت پر لے کر جائے گا

اب وہ مانے یا نہ مانے زبردستی ہی سہی

دل تمہارا سارا سامان میں نے پیک کر دیا ہے باقی سب کچھ میں بعد میں دیکھ لوں گا میں اسے گاڑی میں رکھ کے آتا ہوں وہ بنا اسے بولنے کا موقع دیے گاڑی میں اس کا سامان رکھنے چلا گیا واپس آیا تو دل کی ضد اب بھی برقرار تھی

مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ آپ میرے ساتھ زبردستی نہ کریں۔وہ بے دردی سے اپنا چہرہ رگرتے ہوئے اسے دیکھ کر منت بھرے انداز میں بولی

دل میری جان میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو میں یہاں تمہیں اس طرح اکیلے نہیں چھوڑ سکتا۔

پلیز میرے ساتھ چلو۔بہرام نے سمجھانے والے انداز میں کہا

مجھے کچھ نہیں پتا مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ اب وہ بے قاعدہ رونے لگی اور اس کے آنسو پر ایک بار پھر سے تڑپ اٹھا

تم یہی چاہتی ہو نہ کہ میں ہر بار تمہارے ساتھ زبردستی کروں ٹھیک ہے ایسے تو ایسے ہی سہی

وہ اس کی التجا اور مینتس اگنور کرتے ہوئے سے زبردستی اپنی باہوں میں اٹھائے باہر لے آیا

بہرام مقدم شاہ میں کہہ رہی ہوں چھوڑیں ورنہ میں ساری زندگی آپ کو معاف نہیں کروں گی اس کے سینے پر لگاتار اپنے مکوں سے وار کرتے ہوئے اس سے رہائی چاہتی تھی

جبکہ بہرام کا ایسا کوئی ارادہ نہ تھا اس نے باہر آتے ہوئے ڈرائیور کو گاڑی کا دروازہ کھولنے کا اشارہ کیا۔

تمہارا دکھ میرا دکھ ایک جیسا ہے دل وہ میری بھی عزیز جان تھیں۔

لیکن مرنے والوں کے ساتھ مرنا نہیں جاتا میری جان وہ اسے گاڑی میں زبردستی بٹھاتا ہوا کہنے لگا

ڈرائیور سے گاڑی کی چابی لے کر خود ہی ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھا اور گاڑی چلانے لگا

جب کہ دل ہر طرح کی مزاحمت بے کار ہوتے دیکھ کر اپنا چہرہ غصے سے پھیر گئی

---

دل پلیز کھانا کھالو میری جان کب تک یوں بیٹھی رہو گی ہاں وہ چوتھی بار اس کے لئے کھانا لایا تھا لیکن دل اب بھی منہ بنائے دروازہ بند کیے اندر بیٹھی تھی جب سے آئی تھی تب سے روئے جا رہی تھی وہ اپنی دادو کا وہ گھر چھوڑنا نہیں چاہتی تھی جس میں وہ بچپن سے رہی ہے

چھوڑنا تو وہ بہرام بھی نہیں چاہتا تھا لیکن اس نے جو نیا کاروبار شروع کیا تھا وہ اس گھر سے بہت دور تھا روزانہ جانا اس کے بس سے باہر تھا اسی لئے وہ اسے اپنے دوسرے گھر میں شفٹ کر رہا تھا وہ سب لوگ ہی شفٹنگ کی تیاری مکمل کر چکے تھے کہ دادو سائیں آنکھیں موند گئیں ورنا شاید آج وہ انہیں اپنے ساتھ اس نئے گھر میں لے کے آتا کل سے اس کا کام شروع ہونے والا تھا ایسے میں وہ دل کو وہاں اکیلے تو نہیں چھوڑ سکتا تھا اور وہ ابھی تک جب احمد دادو سائیں نے دل کو رخصت کرنے کی اجازت دے دی تھی بس یہی وجہ تھی کہ وہ اسے زبردستی اس گھر میں لے آیا تھا اور تب سے ہی دل کھانا پینا چھوڑ کے بیٹھی تھی۔

اکیلے چھوڑ دیں مجھے آپ کی ضد مان لی میں نے آپ نے جو چاہا وہ ہو گیا تو اب خدا کے لئے میرا پیچھا چھوڑ دیں میں تھوڑی دیر اکیلے رہنا چاہتی ہوں پلیز رحم کریں مجھ پر وہ انتہائی غصے سے بولی تھی

وہ اس پر تو رحم کرنے کو تیار تھا لیکن اپنے دل کا کیا کرتا جو اسے اس حالت میں دیکھ نہیں پا رہا تھا دادو اس کے لیے بھی اہم تھی اتنی ہی عزیز تھی اتنی ہی پیاری تھی لیکن یہ بات وہ اسے کیسے سمجھاتا پتہ نہیں دل کیا سوچ رہی تھی اس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا

لیکن جو بھی تھا وہ اسے اس کے حال پر نہیں چھوڑ سکتا تھا یہ وقت ان دونوں کے لئے مشکل تھا اور وہ دونوں ہی ایک دوسرے کا سہارا تھے وہ تو جب سے یہاں آئی تھی ایک ہی کمرے تک محدود ہو گئی تھی گھر تک نہیں دیکھا گھر تو گھر ۔گھر کے باہر لکھا اس اور اپنا کا نام تک نہیں دیکھا بہرام نے مجبور ہو کر ڈو بلیکیٹ کی سے دروازہ کھولنے لگا تھا

کیونکہ پچھلے آٹھ گھنٹے سے اس نے پانی تک نہیں پیا تھا اور بہرام اسے اس حالت میں نہیں دیکھ سکتا تھا

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں آپ کو مینرز نہیں ہیں اگر میں اس کمرے میں اکیلی ہوں تو مطلب یہی ہے کہ میں اکیلی رہنا چاہتی ہوں کیوں آپ آئے ہیں اس طرح سے چوروں کی طرح کمرے میں سکون سے نہیں رہنے دے رہے مجھے خدا کے لیے جائیں یہاں سے مجھے کوئی بات نہیں کرنی مجھے کھانا بھی نہیں کھانا جائیں

اس نے دروازہ کھولا تو وہ ایک کونے میں بیٹھی دادو کی تصویر کو سینے سے لگائے ہوئے جا رہی تھ اس کی کنڈیشن کو اچھے سے سمجھ رہا تھا

دل وہ میری بھی دادی تھی میرے لیے بھی اہم تھی جتنی تکلیف میں تم ہو اتنی ہی تکیف میں میں بھی ہوں اگر میں تمہارا دکھ تمہارا درد تمہاری تکلیف سمجھ سکتا ہوں تو تم کیوں نہیں۔

دل میں کچھ نہیں کہہ رہا نہ تم سے کچھ اچھا نہ کچھ برا بس میری ایک بات سمجھو کھانا کھاؤ۔

کچھ نہیں کہتا تم سے میں کمرے سے بھی چلا جاؤں گا بس تم کھانا کھاو تمہاری طبیعت اب بھی ٹھیک نہیں ہے اب بھی تمہیں بخار ہے وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا

بہرام سائیں میرا کچھ بھی کھانے کو دل نہیں کر رہا ہے کہتے ہوئے اس کی آنکھیں نم ہونے لگیں جب بہرام نے اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگا لیا

رونے سے وہ واپس تو نہیں آ جائیں گی نہ دل وہ ہم سے دور جا چکی ہیں اب ہم ایک دوسرے کا سہارا ہیں۔ ہمیں ایک دوسرے کو سنبھالنا ہے ایک دوسرے کو سمجھنا ہے

وہ اسے اپنے سینے سے لگائیں اس ک سر سہلا رہا تھا جب کہ وہ اس کے سینے سے لگی سہارا پاتے ہی ایک بار پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی دادو کا غم ان کے لئے بہت برا تھا اسے بھلانا ان دونوں کے لیے بہت مشکل تھا

اب پلیز رونا بند کرو کچھ کھا لو پھر تمہیں میڈیسن بھی لینی ہے اور پھر میری دل جلدی سے ٹھیک ہو جائے گی اور ان شاءاللہ پھر سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا اور بہت جلدی ہماری جانو بھی ہمارے پاس آ جائے گی۔ بہرام دل کو بہلاتے ہوئے کھانے کا نوالہ منہ میں ڈالتے ہوئے بولا تو وہ اسے دیکھنے لگی

جانو کیسے یہاں آئے گی وہ تو آپ پر یقین نہیں کرتی نا دل نا سمجھی سے بولی

وہ مجھ پر یقین کرتی ہے دل لیکن مجبور ہو گئی ہے قسم میں جکڑ گئی ہے دائم نے اس کے سامنے قسم لی ہے کہ وہ بے گناہ ہے وہ بھی قرآن پہ ہاتھ رکھ کر اور اس بات میں تو کوئی شک نہیں کہ بے شک قرآن سے بڑا اس دنیا میں کوئی سچ نہیں ۔اور اگر بات دین اور رشتوں پہ آئے تو انسان دین کو ہی چنے گا نہ

مجھے میری جانو سے کوئی گلا نہیں میں ہمارے خاندان کے اصل قاتلوں کو ڈھونڈ کر جانو کے سامنے لا کر انہیں ان کے انجام تک پہنچا کر اسے واپس لاؤں گا یہ میرا وعدہ ہے تم سے۔اور جانو کو لے کر بالکل غصہ مت ہونا وہ مجبور ہے۔

وہ تم سے مجھ سے سب سے بے انتہا محبت کرتی ہے۔اور دیکھنا جب اسے سب سط پتہ چلے گا تو خود تم سے مجھ سے معافی مانگے وہ اپنی ذرا ذرا سی غلطیوں کے لیے سوری بولتی ہے تو تمہیں کیا لگتا ہے اتنی بڑی بات کو وہ نظر انداز کر دے گی ۔نہیں نہ بہرام نے امید سے پوچھا تو دل نے نہ میں سر ہلایا

اب بس اب شاباش تم جلدی سے کھانا کھاؤ تا کہ میں تمہیں میڈیسن دے سکوں۔اور پلیز جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ مجھ سے بہت خراب کھانا بنتا ہے بہرام نے مسکراتے ہوئے اس کے منہ میں نوالہ ڈالا تو وہ اپنی ہنسی دبا گئی۔اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ کھانا برا نہیں تھا لیکن قابل تعریف بھی ہر گز نہیں تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ جب سے گھر آئی تھی کمرے میں بند روئے جا رہی تھی اس کے دکھ کو وہ سمجھ سکتا تھا وہ اسے رونے سے بھی روک نہیں پا رہا تھا کیونکہ ایسے معاملوں میں صبر کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

وہ ہر ممکن کوشش سے اس کے دلجوئی کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن یہ اس کے لیے بہت ہی مشکل وقت تھا

وہ نہیں چاہتا تھا کہ جانو ابھی واپس آئے وہ یہی چاہتا تھا کہ وہ دل اور. بہرام کے ساتھ ہی رہے کیونکہ ان لوگوں کا غم ایک جیسا تھا لیکن جب جانو نے کہا کہ وہ صبح واپس جانا چاہتی ہے تو وہ فوراہی نیکسٹ فلائٹ ٹکٹ بک کرا کر اسے اپنے ساتھ واپس لے آیا تھا۔

وہاں کا ماحول بہت افسردہ تھا اور جانو کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی یہاں تک کہ گھر واپس آتے ہوئے اس کی طبیعت بہت زیادہ بگڑ گئی تھی رات کو سوتے ہوئے بھی دادو سائیں کو یاد کر کے وہ اچانک جاگ گئی بخار کی شدت اتنی زیادہ بڑھ گئی تھی کہ اسے رات کو ہی ڈاکٹر کو گھر بلانا پڑا لیکن طبیعت زیادہ خراب ہونے کی وجہ سے ڈاکٹر نے کہا کہ ابھی ہسپتال لے کے جائیں۔

ہسپتال سے واپس آنے کے بعد بھی اس کا وہی حال تھا وہ اپنی وجہ سے کسی کو تکلیف نہیں دینا چاہتی تھی سارا وقت اپنے کمرے میں گزار دیتی لیکن وہ کیا سمجھے کہ اس کی تکلیف اور دائم کی تکلیف ایک جیسی ہے اس کے آنسوؤں کو دیکھتے ہوئے اس کا دل تڑپتا تھا۔

اس وقت بھی وہ اس کے سامنے بیٹھی کھانے کے بجائے پلیٹ میں چمچ ہلاتے ہوئے میز کو گھور رہی تھی۔

حورم بیٹا کھانا کھالو تم نے تین دن سے کچھ بھی نہیں کھایا کھانا بس برائے نام کھاتی ہو اس طرح سے تو نہیں چلے گا نا بیٹا ہم جانتے ہیں تمہارے لیے تمہاری دادی عزیز تھی لیکن اپنی جان کی پرواہ کرو اپنی حالت دیکھو کیا سے کیا ہو گئی ہے تمہاری طبیعت پہلے ہی ٹھیک نہیں ہے بلکل ہی نڈال ہوتی جا رہی ہو

ذرا رحم کرو خود پر میرا بچہ کب تک ایسے ہی رہو گی مرنے والوں کے ساتھ مرا نہیں جاتا ان کی خوشی کے لیے جیا جاتا ہے تاکہ ان کی روح کو بھی سکون ملے ان کی یاد آنے پر تو ان کے لئے دعا مانگا کرو اور رویا مت کرو تمہارے آنسو انہیں تکلیف دیتے ہوں گے

پہلے اپنے لیے نہ سہی اپنی دادی کے لئے ہی سہی آگے بڑو حورم بیٹا کب تک ایسے ہی روتی رہو گی میری جان۔ کیا تم اپنی دادو کو خوش نہیں دیکھنا چاہتی بڑی اماں سائیں نے اسے سمجھاتے ہوئے سوال کیا تو وہ نے انہیں دیکھتے ہوئے ہاں میں سے سر ہلانے لگی

میں انہیں کیسے خوش کروں۔ وہ تو ہمیشہ کے لئے مجھ سے روٹھ کر چلی گئی ہیں۔ سرخ لبوں پر برستی آنکھوں کا کہر دائم کو مزید تڑپا رہا تھا

اس پر بے رحمی ایسی کہ وہ بے دردی سے اپنی آنکھیں رگڑتی اپنے گال زخمی کرنے کی حد پر تھی۔

اس کا دکھ تکلیف ہر چیز اپنی جگہ لیکن وہ اسے خود کو تکلیف پہنچانے نہیں دے سکتا تھا

نماز پڑھا کرو اپنا دکھ اپنی تکلیف اللہ سے شیئر کیا کرو اللہ سے دعا کیا کرو کہ وہ تمہاری دادی کو جنت میں اعلی مقام عطا کرے ان کے لئے دعائیں مانگا کرو تا کہ اللہ ان کے درجات بلند کرے

تمہارے رونے سے ان آنسوؤں کا انہیں کوئی فائدہ نہیں ہو گا تمہاری دعاؤں سے تمہارے سجدوں سے اللہ خوش ہو گا اور اس سے تمہاری دادی کو بھی خوشی ہو گی اپنی دادو کو خوشیاں دو گی نہ تم بڑی اماں سائیں اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے پوچھ رہی تھی جس پر وہ زور و شور سے ہاں میں سر ہلا گئی

تو ٹھیک ہے آج سے میری جان روئے گی نہیں بلکہ اپنی دادو کے لیے دعائیں کرے گی۔ ٹھیک ہے وہ اسے پیار سے سمجھا رہی تھی اور جانو ان کی ہر بات کو سمجھ چکی تھی۔

اس نے سوچ لیا تھا کہ اب وہ اپنی دادی کے لیے روئے گی نہیں بلکہ ان کے لیے دعائیں کریں گی تا کہ اس کا اللہ اس سے خوش ہو جائے اس کی دادی بھی وہاں خوش رہے۔

پتہ نہیں بہرام لالا اور دل دیدہ کا کیا حال ہو گا۔

وہ بھی تو اس دکھ میں اس کے برابر کے شریک تھے ان کے لئے بھی تو وہ عزیز تھی۔وہ ان تینوں کو اس بھری دنیا میں یوں تنہا چھوڑ کر چلی گئی۔اسے دل اور بہرام کا خیال آیا ان کا خیال تو ویسے بھی اس کے دل سے نہیں جاتا تھا بس وہ اپنے اللہ سے دعا مانگی تھی کہ بہرام جلد سے جلد اپنے خاندان کے قاتلوں کو ڈھونڈ لائے اور وہ اس کے سامنے انہیں سخت سے سخت سزا ملے انہیں یتیم کرنے کی سزا انہیں اپنوں سے دور کرنے کی سزا ان کے اپنوں کو قتل کرنے کی سزا اب وہ نماز پڑھ کے صرف اپنی دادو کے لئے نہیں بلکہ اپنے بھائی کے لیے بھی دعا مانگے گی کہ وہ جلد ہی اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر اصل قاتلوں کو ڈھونڈ نکالے کیونکہ اس بات کا یقین تو اسے بھی تھا کہ اس کا بھائی بے گناہ ہے۔

اور دائم بھی تو مطلب صاف تھا کہ کوئی تیسرا تھا دائم اپنی پرانی اس دنیا میں نہیں جانا چاہتا تھا جس میں وہ سب کچھ بھلا کر آگے بڑھا تھا کیونکہ وہ اپنا سب کچھ کھو کے اب آگے بڑھنا چاہتا تھا لیکن اسے یقین تھا بے بہرام اپنے باپ اور تایا کے قاتلوں کو ضرور ڈھونڈے گا۔

اور اس کی جانو سائیں ہمیشہ اس کے لئے دعا گو تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کل ہی واپس آیا تھا۔اور جب سے واپس آیا تھا والی اس کے ساتھ ہی رات کو بھی وہ اوپر ہی رکی تھی۔اور بار بار اسے کہہ رہی تھی کہ اسے چھوڑ کر نہ جائے والی تو ویسے بھی اس کی جان تھی اس کے بغیر تو خود بھی نہیں رہ سکتا تھا۔

اور اب تو اماں سائیں بھی مان چکی تھی اس لیے اس کی اماں سائیں سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا شاید اگر وہ اس رشتے سے انکار کر دیتی تو اسے مجبوراً نشال کو چھوڑنا پڑتا کیونکہ وہ اپنی ماں کو ہر خوشی دینا چاہتا تھا یہ سچ ہے کہ نشال اس کی پہلی

محبت تھی جسے وہ کبھی بھلا نہیں سکتا تھا اور وانی اس کے لئے اس کا عشق تھا وانی اور نشال کے بغیر کیسے رہتا ہے یہ سوچ کر ہی اس کا دل کانپنے لگتا تھا لیکن سب کچھ ٹھیک ہو چکا تھا۔

ابھی تک وہ نشال سے ٹھیک سے نہیں ملا تھا نشال کو پتہ چل چکا تھا کہ وہ آ گیا ہے لیکن وہ آتے ہی اپنے کمرے میں آ گیا تھا اور وانی بھی اس کے پاس آ چکی تھی

۔رات کو کھانا کھانے کے لئے نیچے گیا تو وہ خاموشی سے ٹیبل پر اس کا کھانا لگا کر اندر کمرے میں چلی گئی

وانی کتنی دیر سے باتیں کرتے رہی اور اب کچھ دیر پہلے ہی وہ کھانا کھانے کے لئے نیچے گئی تھی جب اچانک اس کے کمرے کا دروازہ کھولا سامنے نشال کو دیکھ کر اسے خوشگوار حیرت ہوئی تھی

کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ کیوں میرے پیچھے پڑے ہیں کیوں نہیں مجھے سکون سے رہنے دیتے آپ میں آج آپ کو کہہ رہی ہوں کہ بہتر ہو گا کہ آپ میرا گھر چھوڑ کر چلے جائیں بدنام کرنا چاہتے ہیں آپ میرے محلے میں اسے میری سوسائٹی میں مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کریں

صبر کا پیمانہ لبریز ہوتے ہی نشال غصے سے بولی۔

تو کہہ تو رہا ہوں آپ سے کہ مجھ سے شادی کر لیں بدنامی کا سارا خوف ختم ہو جائے گا مکان مالکن جی

یقین کریں آپ کو آپ کی زندگی کی ہر خوشی دونگا اس دنیا سے اتنا دور لے جاؤں گا کہ ان لوگوں کی سوچ بھی آپ تک نہیں پہنچ پائے گی

میں ایک شادی شدہ لڑکی ہوں وہ یاسم کو گھورتے ہوئے بولی

جی نہیں آپ بیوہ لڑکی ہیں اور میرا دین مجھے اجازت دیتا ہے کہ میں ایک بیوہ لڑکی کو اپناوں اسی لیے بہتر ہو گا کہ یہ بہانے آپ میرے سامنے چھوڑ دیں۔

اس کے ہمشہ والی باتیں سن کر وہ باہر جانے لگی جب یاسم نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچا

تم جنون ہو یاسم حیدر شاہ کا۔ تمہیں پانے کے لیے کسی بھی حد سے گزر جاؤں گا وہ آپ جناب کا تکلف ایک طرف رکھ کر بولا۔ جبکہ اس کی پہچان کہ اس حرکت پر نشال کا برا کر رہ گئی تھی وہ مجھ سے اپنا آپ اس سے شرمانے لگی جو نا ممکن تھا اس کی آنکھوں میں عجیب سا خوف محسوس ہو رہا تھا

جب اسے نیچے سے کسی کے اوپر آنے کی آواز سنائی دی وہ فوراً اس سے دور ہٹی اور بنا اس کی طرف دیکھے فوراً ہی وہاں سے نکل گئی جبکہ یاسم اسے اس طرح سے دامن بچاتا دیکھ کر مسکرا اٹھا تھا

تمہیں میرے لیے بنایا گیا ہے نشال چوہدری اور میں تمہیں حاصل کر کے رہوں گا۔

اپنے سارے بہانے سب کچھ ایک طرف رکھ لو بہت جلد میں اپنی دلہن بناؤں گا تمہارا کوئی بھی بہانہ میرے سامنے نہیں چلے گا میں تمہیں پسند کرتا ہوں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں مجھ میں کوئی کمی نہیں ہے ہر طرح سے ایک مکمل انسان ہوں اپنا کام کرتا ہوں تمہیں ایک خوشحال زندگی دے سکتا ہوں۔

شکل بھی اتنی خراب نہیں ہے کہ قابل قبول نہ ہو۔ تمہیں میری ضرورت ہو نہ ہو لیکن میری بیٹی کو میری ضرورت ہے اور کی ہر خواہش اس کا باپ بن کر پوری کرنا چاہتا ہوں میری ماں کو تم پسند آگئی ہو اپنے لئے نہ صحیح لیکن اپنی ماں کے لیے تو اب تم سے شادی کرنی پڑے گی۔

یہ صرف میری ماں کی ہی نہیں بلکہ میری بیٹی کی بھی خواہش ہے کہ اس کی ماما اس کے بابا کی دلہن بنے اور اس کی یہ خواہش پوری کرنے میں تمہیں میرا بھرپور ساتھ دینا ہو گا۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا جب کہ دروازے پر کھڑی وانی ان کی سرگوشیاں سن کر مسکرا رہی تھی

لگتا ہے ماما اور بابق میں دوستی ہو گئی اچھی بات ہے اب آپ دونوں دلہا دلہن بنو گے نہ تب مسکرانا جازم پھوپھا کی طرح مت کرنا ہنستے ہوئے انسان پیارے لگتا ہے نہ بابا وہ نشال سے کہتی یاسم سے پوچھنے لگی

جس پر یاسم کی معصومیت پر بس مسکرا کر رہ گیا اب وہ اسے کیسے بچاتا کہ جازم کو زیادہ مسکرانے کی عادت نہیں ہے شازم کا اس معاملے میں تو کوئی بھی مقابلہ نہیں کر سکتا شازم ہنس مکھ طبیعت کا تھا جبکہ جازم سخت مزاج کا سب بالکل اپنی جاب کی طرح۔

وانی سے ملنے سے پہلے یاسم کی طبیعت بھی کچھ ایسی تھی لیکن نہ جانے اس بچی میں ایسا کیا تھا کہ اس کا پوری ذات ہی بدلنے لگی جس سے وہ خود بھی بہت خوش تھا جب کہ نشال لوگوں کی باتوں کو اگنور کرتی واپس جا چکی تھی۔

نخرے بہت ہیں آپ کے ماما کے وہ وانی کو گود میں اٹھاتے ہوئے بولا

یہی تو مسئلہ ہے بیوٹی فل گرلز بہت نخرے دکھاتی ہیں وانی منہ بناتے ہوئے اس کی بات کی تصدیق کی۔

اسکے انداز پر وہ قہقہ لگا اٹھا

آپ بھی تو بیوٹیفل ہو نا

ہاں لیکن میں نخرے نہیں کرتی وانی کے انداز پر مسکرائے بنا نہ رہ سکا

زندگی دوبارہ روٹین پہ آچکی تھی سب کچھ بدل ہو چکا تھا۔ دادو کو گزرے ڈیڑھ مہینہ گزر چکا تھا صبر آچکا تھا کمی پوری تو نہیں کی جاسکتی تھی لیکن اس کمی کی عادت ہو چکی تھی آہستہ آہستہ سب کچھ نارمل ہو چکا تھا

۔جب بھی ان کی یاد آتی تھی آنکھیں اب بھی بھیگ جاتیں تھیں۔ لیکن اب انہیں اچھے لفظوں میں دعاؤں کے ساتھ یاد کیا جاتا تھا۔ جانو سائیں اپنی زندگی میں دوبارہ مصروف ہو چکی تھی دائم کو بہت سارا تنگ کرنا نخرے دکھانا اور پھر خود ہی روٹھ کر بیٹھ جانا یہ تو اس کے فیورٹ ترین کام تھے کالج دوبارہ اسٹارٹ ہو چکا تھا۔ اپنی کلاس میں وہ سب سے نمایاں اسٹوڈنٹ تھی۔

دائم اب رات باہر گزارنے میں بہت احتیاط کرتا تھا کیونکہ جانو سائیں نے کہا تھا کہ اسے اکیلے کمرے میں ڈر لگتا ہے یہی وجہ تھی کہ دائم کتنا بھی مصروف کیوں نہ ہوتا رات کو گھر واپس آجاتا تھا۔ کیونکہ گھر جانے کے بعد اس نے ایک گھنٹہ جانو سائیں کی باتیں سننی تھیں آج کالج میں کیا ہوا اس نے بڑی اماں سائیں کو کس طرح اسے تنگ کیا کیا چیز فرمائش کر کے بنوائی۔

اور اپنے باڈی گارڈ اسماعیل بابا کو کتنا تنگ کیا ایک ایک لفظ بتاتی تھی اسماعیل بابا جو کسی سے سیدھے منہ بات تک نہیں کرتے تھے اس کے لیے کالج کے باہر ہزار چکر لگاتے تھے

سارا دن اس کے کالج کے باہر کھڑے رہتے ہر تھوڑی دیر میں اندر سے چٹ پر کچھ نہ کچھ لکھا ہوا آتا تھا جو جانو کو اندر چاہیے تھا۔

اور وہ بھاگ بھاگ کر اس کے لیے وہ چیز لاتے کیونکہ دائم کا آرڈر تھا کہ جانو کے چہرے کے مسکراہٹ مس نہیں ہونی چاہیے۔اگر کسی کی بھی وجہ سے اس وہ ہرٹ ہوئی یا اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تو دائم بہت بری طرح سے پیش آئے گا

جب پہلی بار وہ اسماعیل بابا سے ملی تو اس نے کہا کہ غرور اچھی بات نہیں ہے ان کی سیریز طبعیت کو غرور کا نام دے کر وہ انہیں سوچنے پر مجبور کر گئی تھی۔اور پھر اسے یہ بتانے کے لئے کہ وہ غرور نہیں کرتے ہیں وہ اس سے نارملی بات کرنے لگے۔

دائم تو ان کا ہنستا مسکراتا روپ دیکھ کر حیران ہو گیا تھا کہ یہ آدمی ہمیشہ اتنا روکھا سوکھا رہتا تھا تو جانو کے سامنے یہ اتنا نرم دل کیسے ہو گیا لیکن پھر اسے اپنا خیال آیا وہ بھی تو پہلے ایسا ہی تھا لیکن جانو کے زندگی میں آتے ہیں زندگی بدل گئی۔

اسماعیل بابا اکثر اس کی شکایتیں دائم سے کرتے تھے کہ وہ بہت بولتی ہے خیر وہ تو بول بول کے پتھروں کے بھی کانوں میں درد کر دیں وہ تو پھر انسان تھے

اور اب تو ان کی بھی لاڈلی تھی۔صرف ان کے نہیں وہ سب کی لاڈلی تھی بڑی اماں سائیں کی تو جان بھی گھر میں سب ملازم اسے بہت چاہتے تھے۔اور اس کے لئے تو وہ اس کا کل جہان بن چکی تھی۔اتوار کے دن وہ کتنا ہی مصروف کیا آپ کیوں نہ ہوتا جانو کے لیے وقت نکال ہی لیتا تھا اسے باہر گھمانے لے کے جاتا شاپنگ پر لے کے جاتا اور اب تو وہ دل سے بھی فون پر بات کرنے لگی تھی۔دل سے بات کر کے وہ خوش رہتی تھی اسی لئے دائم نے بھی اسے بالکل منع نہیں کیا تھا آج وہ دائم گھر واپس آیا تو اس کی ایک اور فرمائش تیار تھی۔

جان شاہ خر گوش کا تم کیا کرو گی۔۔ تم اپنی پڑھائی پر دھیان دو ان سب فضول چیزوں میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا

ارے نہیں نہ وہ بہت پیارے ہوتے ہیں بالکل چھوٹے بچوں کی طرح میں بالکل اسے بے بی کی طرح رکھوں گی پلیز لینے دیں نا میرے کالج میں میری فرینڈ کے پاس بھی ہے میں نے اس کو دکھاؤں گی۔ پلیز پلیز پلیز۔۔ وہ منتیں کرتے ہوئے بولی چہرے پر اتنی معصومیت تھی کہ اپنے دل کی دھڑکن تھام کر وہ چہرہ پھیر گیا

وہ تمہیں ہرٹ کرے گا جس طرح سے اس طوطے نے کیا تھا دائم نے سمجھانا چاہا۔

ارے کیسے کریں خر گوش کی تو چونچ ہی نہیں ہوتی جانو نے لوجک دیا

لیکن دانت تو ہوتے ہیں نہ وہ بھی باہر سامنے وہ تمھیں کاٹ سکتا ہے وہ اب بھی ماننے کے لئے تیار نہیں تھا

دانتوں تو یرے بھی ہیں میں نے آپ کو کبھی کاٹا۔ نہیں نہ تو وہ بھی نہیں کاٹے گا وہ بھی بہت معصوم ہے بالکل میری طرح وہ آنکھیں ٹیپٹپا کر بولی۔

ہے۔۔۔ ہے کا کیا مطلب ہے تمہارا۔۔ تم اسے لے آئی ہوں کہاں ہو وہ کس نے لا کر دیا تمہیں اسماعیل بابا نے ان کی تو میں۔ ان کی ہمت کیسے ہوئی مجھ سے پوچھے بغیر تمہارے لئے جانور لانے کی وہ انتہائی غصے سے باہر کی طرف جانے لگا جب جانو نے راستے میں آ کر اس کا راستہ روکنا چاہا

اچھے بچے غصہ نہیں کرتے۔ غصہ کرنے سے انسان جلدی بوڑھا ہو جاتا ہے۔ چہرے پر جھریاں پڑ جاتی ہیں پلیز رک جائیں وہ اس کے راستے میں آتے ہوئے سیڑھیوں کے قریب تقریبا گھسیٹتے ہوئے روکنے کی کوشش کر رہی تھی

حورم میں نے کہا چھوڑ دو مجھے اس گھر میں کوئی جانور آیا تو آیا کیوں۔۔

بس بس بس بے بی غصہ نہیں کرتے میرا بچہ۔ابھی ڈیپ سانس لے غصہ ختم ہو جائے گا۔وہ اب بھی اسے روکنے کی بھرپور کوشش کرتے ہوئے بولی

میں نے کہا راستہ چھوڑ دو۔اس گھر میں کسی جانور کو نہیں رہنے دوں گا اس بار غصے میں اس کی آواز تیز ہو چکی تھی۔

لیکن اب جانو اس کے غصے سے ڈرتی نہیں تھی اس وقت بھی وہ اس کے غصے کی پرواہ کیے بغیر اس کے راستے میں کھڑی تھی اور اپنے اسماعیل بابا کو بچانے کی کوشش کر رہی تھی

جب وہ اسے گھسیٹنے میں کامیاب نہ ہوئی تو اس کے گلے لگ گئی۔جہاں دائم کی دھڑکنیں تھم گئی

میں نے بولا نہ غصہ نہیں کرتے غصہ کرنے سے طبیعت خراب ہو جائے گی میرا بے بی۔آپ تو اتنے سویٹ ہو ابھی غصہ کم ہو جائے گا۔ڈونٹ غصہ انولی لُو۔جسے میں بات کرتی ہو نا پیار سے بالکل ویسے ہی بات کرنی چاہیے۔

تم مجھ سے پیار کرتی ہو۔۔۔!اس کے اچانک گلے لگنے پر وہ دھڑکنوں کے شور کو اگنور کرتے پوچھنے لگا

اگورس آئی لو یو۔۔۔وہ ابھی بھی اپنی ہی دھن میں بولی۔جب اسے کسی بھی قسم کاری ایکٹ نہ کرتے دیکھ کر اپنے لفظوں پر غور کر کے اس کا چہرہ دیکھنے لگی اس کے ڈمپلز پورے آب و تاب سے چمک رہے تھے۔۔

مجھے اسائنمنٹ بنانی ہے ٹیچر صبح غصہ ہوں گئی وہ نظریں چڑاتی ہے وہاں سے بھاگنے لگی جب دائم نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے قریب کر لیا۔

آئی لو یو ٹو اس نے مسکراتے ہوئے اس کے سرخ پھولے ہوئے گالوں پر محبت سے بھرپور لمس چھوڑا۔ جس پر حورم کانپ کر رہ گئی۔ دل کی دھک دھک باہر تک سنائی دے رہی تھی۔

بڑی کمزور جان ہو جانِ شاہ۔ وہ اس کا ہاتھ چھوڑ دیتے ہوئے اسے جانے کا راستہ دے کر بولا اور راستہ دیکھتے ہی وہ فل اسٹپڈ سے اندر کی طرف بھاگتے ہوئے دروازہ بند کر چکی تھی۔

بس کر دو کیا باہر آنے کا ارادہ ہے وہ اپنے دل سے مخاطب تھی

جو اس کی سننے کے موڈ میں نہیں تھا۔

دیکھو میں کہہ رہی ہوں چپ ہو جاؤ ورنہ میں نکال کے باہر پھینک دوں گی اس نے اپنے دل کو دھمکی دی۔ جس پر وہ بے چارہ سہم کر مزید زور زور سے دھڑکنے لگا۔

اس نے ایک نظر دروازے کی طرف دیکھا دروازہ پکا لاک تھا وہ نظر نہیں آسکتا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے سرخ گال تھپتھپائیں اور آئینے کے سامنے آکر کھڑی ہوئی سرخی چھلکتا چہرہ دیکھ کر وہ اپنے گالوں پہ ہاتھ رکھنے لگی۔

لیکن پھر اپنے چہرے کی سرخی اور دائم کا لمس محسوس کرتے ہوئے چہرے پر اپنے آپ مسکراہٹ کھلنے لگی۔

تو کتنی بے وقوف ہے جانو سائیں ایسے کیسے منہ اٹھا کے آئی لو یو بول دیا۔ ایسے تھوڑی نہ بولا جاتا ہے آئی لو یو اس کے بھی کچھ مینرز ہوتے ہیں کتنے ٹائم سے انتظار کر رہے تھے میرے اظہار کا اور میں نے ایسے ہی بول دیا ایسے ہوتے ہیں اسپیشل مومنٹس۔ جا کر جلا دے وہ سارے رومینٹک موویز اور رومانٹک ناولز ایک پرسنٹ بھی فائدہ نہیں ہوا۔

وہ منہ بناتے ہوئے خود کو کوس رہی تھی۔ جب اسے پھر سے دائم کا مسکراتا چہرہ یاد آیا۔

یہ سب کچھ نہ خرگوش کی وجہ سے ہوا ہے۔وہ معصومیت سے بیڈ پر بیٹھ کر سارا الزام خرگوش پر لگا چکی تھی۔ہائے میرا بی بی ہے کہاں۔۔۔! کہیں دائم نے اس معصوم کا جنازہ نکال دیا ہو۔پریشانی سے باہر دائم تو کہیں بھی نظر نہیں آیا لیکن اسماعیل بابا کے ساتھ خرگوش کو دیکھ کر وہ فوراً اس کی طرف لپکی

میرے شاہ جی نے کچھ کہا تو نہیں آپ کو اسماعیل بابا وہ پریشانی سے پوچھنے لگی سب سے زیادہ شامت تو انہیں کی انی تھی

۔

نہیں نہیں بیٹیاں رانی آپ کے شاہ جی نے کچھ نہیں کہا بلکہ وہ تو مسکراتے ہوئے نکل گئے۔اس کے "میرے شاہ جی" کہنے پر اسماعیل بابا نے مسکراتے ہوئے "آپ کے شاہ جی" کہا جس پر وہ شرما کر اپنا خرگوش لے کر اندر چلی گئی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ان دونوں نے پورے کو سنبھال لیا تھا گھر کے کاموں کے ساتھ ساتھ زرش کی شرارتیں اور مستیاں بھی اس گھر کی رونق تھی۔شام کو شازم کے آتے ہی وہ اسے بھی نہیں بخشتی تھی۔دوبار تو اس سے گھر کے برتن صاف کروا چکی تھی اور اتوار کو پورا گارڈن صاف کروایا تھا بیچارے نے جو کام ساری زندگی نہیں کیے تھے وہ بھی اس سے بیوی کے آنے کے بعد کرنے پر رہے تھے۔لیکن اسے تو اپنی بیوی کا بس ایک حکم چاہیے تھا بس ایک اشارہ ملتے ہی وہ شروع ہو جاتا تھا ۔جازم اور زیلہ تو اسے باقاعدہ جوڑو کا غلام کہتے تھے۔جس پر ان جناب کا کہنا تھا اگر بیوی کی بات ماننا اور اپنی ذات سے اسے خوشی پہنچانا جوڑو کی غلامی ہے تو ہاں میں جوڑو کا غلام ہوں

جازم سے بات ہوتی رہتی ہے۔۔۔میں تو صبح سے فون کر رہی ہوں اس کا فون نہیں لگ رہا تھا تائشہ نے ہاتھ میں پکڑے موبائل کو زیلہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

جی اماں سائیں میری تو روز رات کو بات ہوتی ہے کل رات بھی ایک گھنٹہ ہوئی میری اور پرسوں بھی کوئی بھی ایسا دن نہیں گزرتا کہ ان کے ساتھ میری بات نہ ہو شادی کے بعد وہ بھی اپنی پھوپھو کو اماں کہہ کر بلانے لگی تھی۔

دادو کے انتقال کے دوران جازم گھر پر ہی رہا تھا کمرے کے باہر وہ ایک خوشحال کپل کی طرح رہتے تھے اور کمرے کے اندر وہی سرد مہری۔

اور انہیں خوش حال دیکھ کر تائشہ ان کی نظریں اتارتی نہیں تھکتی تھی اس کی دونوں بہویں اس گھر میں خوش و خرم زندگی گزار رہی تھی۔ کبھی کبھی زیلہ کو دیکھ کر یقین نہیں آتا تھا کہ وہ خوش ہے۔

لیکن پھر جازم کے نام پر اس کے چہرے کی شرماہٹ اسے کچھ بھی غلط سوچنے سے روک دیتی۔

اماں سائیں ابھی فون نہیں لگ رہا ہو سکتا ہے بزی ہوں تھوڑی دیر کے بعد کوشش کیجئے گا۔ زیلہ فون واپس کرتے ہوئے پلٹ ہی تھی کہ زرش کو چکراتے سر کے ساتھ دروازہ پکڑتے دیکھا وہ تقریبا بھاگ کر اس کے قریب آئی تھی

تم ٹھیک تو ہو زرش مجھے تمہاری طبیعت خراب لگ رہی ہے ادھر آ کر بیٹھا وہ اسے پکڑ کر باہر صوفے پر بٹھاتے ہوئے بولی

کیا ہوا بیٹا تمہاری طبیعت خراب لگ رہی ہے تو تائشہ بھی اسے محبت سے پچکارتے ہوئے بولی جب اس کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر کچھ سمجھنے لگی۔

کیا ہوا تم مسکرا کیوں رہی ہو کہیں کوئی خوشخبری تو نہیں۔ تائشہ نے اس کی شرماہٹ کو دیکھتے ہوئے کہا تو زرش "مجھے نہیں پتہ" کہہ کر اس کے سینے سے لگ گئی۔ جس سے اس کی اس حرکت پر تائشہ خوشی سے شازم کا فون کرنے لگی تاکہ اسے ہسپتال لے کر جائے اور اس کی شکل کو یقین میں بدلے

oooooooo

بس کریں شازم سائیں کتنی مٹھائی کھائیں گے پریگننٹ میں ہوں آپ نے ہیں فورا بولا وہ ایک اور رس گھلے کی قربانی دیکھ کر تڑپ کر بولی۔

ایک تو اسے کھانے سے منع کر دیا تھا روپر اس کے سامنے بیٹھ کر ٹھوسے جا رہا تھا۔

ہاں تو مرشد سائیں باپ تو میں بننے جا رہا ہوں نا۔ تو اس مٹھائی پر پہلا حق میرا ہے۔ اور خبردار جو تم نے اس پلیٹ پر نظر رکھی تمہارے لئے مٹھائی بالکل بھی اچھی نہیں ہے۔

میرے جونیئر سائیں کو بھی مٹھائی زیادہ پسند نہیں ہے۔ سنو وہ بھی کہہ رہا ہے کہ بابا کو کھانے دو اکیلے وہ شرارت سے کہتا ایک اور رس گھلہ اٹھانے لگا۔

جب سے گھر میں خوشخبری آئی تھی تائشہ تو صدقے پر صدقے دیے جا رہی تھی۔ اس کے لئے تو ایک ساتھ دو دو خوشخبریاں آئی تھی شارق نکاح کے لیے جلدی مچا رہا تھا اور زمل بھی کچھ دنوں میں واپس گھر آ رہی تھی اس نے سوچا تھا کہ اس بار وہ اسے نکاح کے بندھن میں باندھ کر ہی دم لے گی اس نے تو ویسے بھی ہاں کر دی تھی۔ سب کچھ ٹھیک تھا اور اب مسلسل کی جازم کو فون کر رہی تھی رات بارہ بجے سے اوپر ٹائم ہو چکا تھا کہ آخر کار اس کا فون لگ ہی گیا۔

جی اماں سائیں اس نے فون اٹھا کر کہا۔

کہاں ہو جازم بیٹا میں صبح سے فون کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔

اماں سائیں راستے میں ہوں گر ہیں آرہا ہوں ماشاءاللہ سے ہمارا مشن کامیاب ہو گیا ہے۔سب کچھ پتہ چل چکا ہے بس اب اصل مجرموں کو گرفتار کرنا ہے سب کچھ بہت اچھے سے ہو گیا اس نے خوشی سے بتایا۔

دراصل کیا ہے نہ کہ تین دن پہلے میرا فون گم ہو گیا ابھی واپس آتے ہوئے راستے سے نیا فون لیا ہے۔اور پھر سیم واپس ایکٹیو کروانے بھی کافی ٹائم لگ گیا اسی لیے آپ سے رابطہ نہیں ہو سکا

پوری تفصیل سے بتا رہا تھا کہ جب کہ تائشہ تو اس کے الفاظ میں ہی گم ہو گئی تھی۔

مطلب تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ دو تین دن سے تمہارا زیلہ کے ساتھ کوئی رابطہ نہیں ہے۔تائشہ نے پریشانی سے پوچھا اللہ نہ کرے کہ اس کا شک درست ہو اسے پہلے ہی زیلہ اور جازم کے رشتے میں کچھ گڑبڑ لگتی تھی۔

تائشہ کو باہر صوفے پر اتنی رات کو بیٹھے دیکھ کر زیلہ باہر آگئی۔زیلہ کو باہر آتے دیکھ کر تائشہ نے اسے مخاطب کیا۔

ذیلہ تمہاری جازم سے بات ہوئی تھی۔فون کہاں سے لگائے پوچھ رہی تھی جازم کو کچھ غلط محسوس ہوا۔

جی کل رات کو ہوئی تھی ابھی تھوڑی دیر میں دوبارہ فون کرنے والے ہوں گے زیلہ نے فوراً جواب دیا۔

اچھا کل رات کو بات ہوئی تھی تمہاری لیکن جازم تو کہہ رہا ہے کہ تین دن سے اس کا فون بند تھا۔وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگی جس پر زیلہ شرمندہ ہو گئی جبکہ جازم پریشان ہو گیا تھا۔

دیکھو بیٹا تم دونوں میں جو کچھ چل رہا ہے وہ تم دونوں کا پرسنل میٹر ہے لیکن میں یہ سب کچھ برداشت نہیں کر سکتی تم صرف میری بہو ہی نہیں میری بھتیجی ہو میری بیٹی ہو میرے لیے بہت عزیز ہو تم دونوں اپنے رشتے پر دھیان دو۔اگر کچھ غلط ہو رہا ہے تو اسے ٹھیک کرو۔تائشہ نے کہتے ہوئے فون بند کر دیا اور خاموشی سے اپنے کمرے میں چلی گئی۔

جبکہ زیلہ شرمندگی سے وہی باہر ہی صوفے پر بیٹھ کر رونے لگی کیوں وہ سب کچھ ٹھیک نہیں کر پا رہی تھی کیوں ہو یا ظلم کو منع نہیں پا رہی تھی کی وہ اس رشتے کس چیز سے شروعات نہیں کر پا رہی تھی کیا محبت میں کسی کو صرف اپنا سمجھنا اتنا بڑا گناہ تھا۔

جازم اسے بے اعتباری کی سزا دے رہا تھا لیکن اسے اپنے ہونے کا احساس تو دلاتا وہ اسے ایک بار تو بتاتا کہ وہ صرف اس سے پیار کرتا ہے اسے ایک بار محبت سے سمجھاتا کہ میں صرف تمہارا ہوں تو کیا وہ کبھی دوبارہ اس پر شک کرتی تھی وہ تو بہت سے رشتے میں باندھ کر چھوڑ کر چلا گیا جیسے کہ وہ اس کی کچھ تھی ہی نہیں۔ پچھلے تین مہینے سے وہ یہ سزا کاٹ رہی تھی جازم سے ہر طرح سے معافی مانگنے کے باوجود بھی وہ اسے معاف نہیں کر رہا تھا۔ اب تو وہ تھکنے لگی تھی یہ ڈرامہ کر کے یہ دکھاوا کر کے نہ جانے کتنی دیر تک وہ باہر بیٹھی رہی پھر روتے روتے تھک کر کمرے میں آ گئی۔

جہاں مسلسل اس کا فون بج رہا تھا جازم کا فون دیکھ کر اس نے فوراً اٹھا لیا یقیناً وہ پریشان ہو گا

جاھل عورت پچھلے ایک گھنٹے سے مسلسل فون کر رہا ہوں تمہیں دماغ نام کی کوئی چیز ہے یا نہیں جہاں جاتی ہوں اس فون کو بھی لے جایا کرو۔ اماں سائیں نے کیا کہا تو سے کم از کم کوئی بہانہ کرنے سے پہلے مجھ سے مشورہ کر لیا کرو یا مجھے میسج کر کے بتا دیا کرو۔ اب آ گیا ہے سب کچھ سامنے کہاں پھنس گیا ہوں میں پچھلے ایک گھنٹے سے جان سولی پر لٹکی ہوئی تھی میری جانے کیا بہانہ کر رہی ہو گی تم کس طرح سے ہینڈل کر رہی ہو گی سب کچھ منہ بند کیوں ہے تمہارا کچھ بولتی کیوں نہیں بتاؤ کیا کہا ہے تم نے ان سے۔ وہ انتہائی غصے سے پوچھ رہا تھا جب اسے گھٹی گھٹی سسکیوں کے بعد پھوٹ پھوٹ کر رونے کی آواز آئی

آئی ہیٹ یو جازم جنید خان تم محبت کے قابل ہی نہیں ہو۔۔ وہ سسک سسک کر روتے ہوئے فون بند کر چکی تھی۔

جبکہ جازم ہیلو ہیلو کرتا گاڑی کو فل سپیڈ میں دوڑانے لگا۔اس کی آواز سن کر اس کے الفاظ سن کر پریشان ہیں تو ہو گیا تھا وہ وہ کیسے اس سے نفرت کر سکتی ہے وہ تو بس اسے اس کی غلطی کا احساس دلانا چاہتا تھا اسے تکلیف تو نہیں پہنچانا چاہتا تھا ۔کیوں وہ اس کے آنسو کی وجہ بن گیا تھا۔کیا اس کی بے روخی اس کی تلخ کلامی نے اسے اس سے نفرت کرنے پر مجبور کر دیا تھا نہیں اب جازم جنید خان اس کی نفرت کو برداشت نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اب بے پناہ محبت بے انتہا عشق میں بدل چکی تھی۔اب تو یہ نفرت برداشت سے باہر تھی۔

---

گاڑی روکتے ہی اس نے پیچھے کی سیٹ پر سوئی زمل کو جگایا تھا۔ارے ہم لوگ کتنی جلدی پہنچ گئے مجھے تو لگتا تھا کہ کافی ٹائم لگ جائے گا زمل سوئی جاگی کیفیت میں تھی

رہنے دو سامان صبح نکال لینا۔

جازم اس سے کہتا ہوا گھر کے اندر داخل ہو چکا تھا جب کہ زمل بھی نیند سے بے حال سامان پر لعنت بھیجتی اپنے کمرے کی طرف جا چکی تھی تقریبا سب لوگ ہی سو چکے تھے رات کے دو بج رہے تھے اس کے بارے میں تو کسی کو پتہ بھی نہیں تھا کہ وہ گھر واپس آ رہی ہے

اس لئے وہ بھی خاموشی سے اپنے کمرے میں جا کر سونے لیٹ گئی

جبکہ جازم تقریبا بھاگتے ہوئے اپنے کمرے میں آیا تھا جب سے اس نے فون پر زیلہ کے رونے کی آواز سنی تھی تب سے ہی اس کا دل بہت بے چین تھا۔

اس نے کمرے کا دروازہ کھولا تو سامنے ہی وہ بیڈ کے ساتھ زمین پر بیٹھی گھٹنوں میں سر دیئے ہوئے تھی اس کا وجود آہستہ آہستہ لرز رہا تھا یقیناوہ رو رہی تھی۔

وہ فوراً اس کے قریب آیا اور بنا اسے کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے اسے کندھوں سے تھام کر اپنے سینے میں بھینچ لیا۔

آئی ایم سوری زیلہ تمہیں ہرٹ کرنے کا ارادہ بلکل نہیں تھا میرا میں تو صرف تمہیں تنگ کر رہا تھا تمہیں اس بات کا احساس دلانے کی کوشش کر رہا تھا کہ تم نے مجھ پر شک کر کے غلط کیا ہے لیکن مجھے ہر گز نہیں لگتا تھا کہ سب کا یہ انجام نکلے گا۔ میں تمہارے آنسو کی وجہ بن گیا زیلہ پلیز مجھے معاف کر دو وہ اسے اپنے سینے سے لگائے آہستہ آہستہ اس کے بال سہلا رہا تھا

جب کہ وہ اس کا ساتھ پاتے ہی اس کے سینے سے لگی سسکیاں بھر رہی تھی۔

لیکن جب اسے اس کے وجود کا احساس ہوا اگلے کی لمحے اسے دکھا دیتی اسے خود سے دور کرنے لگی

کیوں آئے ہو واپس چلے جاؤ نہیں چاہیے مجھے تمہارا ساتھ آئی ہیٹ یو سنا تم نے آئی ہیٹ یو۔ نفرت ہے مجھے تم سے دنیا کی سب سے بڑی غلطی تھی میں نے تم سے محبت کر کے کی ہے میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔ میں کہتی ہوں چھوڑ دو مجھے اسے خود سے دور کرنے میں ناکام ہوتی وہ اب لڑنے پر آچکی تھی

زیلہ یار آہستہ بولو کوئی جاگ جائے گا وہ اس کا غصہ کنٹرول کرتے ہوئے سمجھانے لگا

جاگ سکتا ہے تو جاگ جائے مجھے کوئی پرواہ نہیں آئی ہے تم نکلو یہاں سے تم میرے پیار کے لائق ہی نہیں ہو۔ وہ اس کی بات کی پرواہ کئے بغیر اور اونچی آواز میں کہتی اسے پھر سے دھکا دینے لگی جب اسے آوٹ آف کنٹرول ہوتے دیکھ کر جازم نے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھام کر اس کے لبوں پہ اپنے ہونٹ رکھ دیئے۔

کمرے میں خاموشی چھاچکی تھی۔ جازم اس کے لبوں پہ اپنے لب رکھے کسی اور ہی دنیا میں کھو چکا تھا زیلا کے ہاتھ پیر یخ ہو چکے تھے۔ جیسے کچھ بھی سمجھنے کے قابل ہی نہ رہی ہو۔ خود پر ظلم بڑھتے دیکھ کر اس نے جازم کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں بھیج لیا۔ اس کا انداز اتنا شدت سے بھرپور تھا کہ زیلہ کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا۔ دل تھا کہ سینے کی مضبوط دیوار توڑ کر باہر آنا چاہتا تھا۔ وہ اس سے جتنا دور ہونے کی کوشش کر رہی تھی جازم اسے اتنا ہی اپنے قریب کرتا اپنا شدت سے بھرپور لمس اس کے لبوں پر چھوڑ چکا تھا۔

وہ اس کے لبوں کو آزادی بخشتا اس کے سرخ بھیگے لبوں اپنا انگوٹھا پھیرتا اس کے چہرے کی سرخی سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ جبکہ وہ نظر جھکائے کچھ بھی سمجھنے کی کنڈیشن میں نہیں تھی۔

بھول جاؤ زیلہ ہر اس بات کو جو آج تک ہم دونوں میں دوری لا رہی تھی میں جانتا ہوں اگر غلطی تمہاری ہے تو غلطی میری بھی ہے لیکن اب میں ان باتوں کا ذکر کر کے اپنے آنے والا کل کو خراب نہیں کرنا چاہتا تمہیں ہرٹ کرنے کے لئے تم سے معافی مانگتا ہوں اور اگر کہو گی تو آج کی رات ازالہ بھی کر دوں گا۔ لیکن اس سے پہلے تمہاری اجازت چاہیے اگر اجازت ہو تو آج سارے گلے شکوے خود میں سمیٹ لوں۔ وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کی پیالیوں میں بھرے اپنے لبوں سے اس کے ایک ایک نقش کو چھوتا اپنی محبت کا احساس دلا رہا تھا۔

جبکہ زیلہ بنا کچھ بولے آنکھیں موندے اس کے لمس کو محسوس کر رہی تھی۔ جس سے وہ اس کی طرف سے رضامندی سمجھتے ہوئے اس کے لبوں کو اپنے ہونٹوں سے چھو کر اسے اپنی باہوں میں بھر کر بیڈ پر اٹھا لایا۔

ذیلہ آج سے یہ ساری دوریاں ختم تم سے دوری کی وجہ سے ہی تو تم سے دور چلا گیا تھا کہ کہیں خود پر کنٹرول نہ کھو دوں لیکن آج تم مجھے نہیں روکو گی۔ آخر میں نے اتنا صبر کیا ہے تو صبر کا پھل تو ملنا چاہیے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں قید کر تا تکیے کے ساتھ لگاتے ہوئے اس کی شہ رگ کو اپنے ہونٹوں سے چھوتے ہوئے اس کی گردن میں منہ چھپا گیا۔

اس کے بدن سے اٹھتی خوشبو کو محسوس کرتے ہوئے وہ اس کے ہوش رُبا حسن میں کہیں کھو سا گیا۔ اس کے بے پناہ محبت سمیٹے لمس پر زیلہ بھی سب کچھ بھلائے اس کی باہوں میں پگھلتی چلی گئی۔

آج صحیح معنوں میں جازم نے اپنی محبت اس پر واضح کر دی تھی اس کا ہر انداز زیلہ کے لیے بے پناہ محبت سمیٹے ہوئے تھا ۔جسے آج خود پر واضح ہوتے ہوئے زیلہ اپنے آپ کو کوئی شہزادی محسوس کر رہی تھی۔ جس پر زیلہ شرماتی گھبراتی اس کی باہوں میں پناہ چاہتی چھپنے لگی۔ اور وہ اسے سمیٹتا چلا گیا۔۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تائشہ صبح باہر آئیں تو زرش کو کچن میں کام کرتے دیکھا رات سے ہی وہ زیلہ اور جازم سے بہت خفا تھی اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کا بیٹا اور بہو اس کے ساتھ اس طرح کا ڈرامہ کر رہے تھے وہ تو اتنی خوش تھی یہ سوچ کے کہ ان دونوں میں سب کچھ ٹھیک ہو چکا ہے ان دونوں میں سرد مہری تو شادی سے پہلے بھی محسوس کرتی تھی لیکن اس طرح سے کچھ ہو گا وہ تو جانتی تک نہیں تھی کل جازم نے سچ میں اس کا دل توڑ دیا تھا۔

زرش بیٹا یہ تم کیا کر رہی ہو میں نے تمہیں کچن میں آنے سے منع کیا تھا نہ چلو وہ تو میری جان میں یہ کر دیتی ہوں زیلہ ابھی تک باہر نہیں آئی تائشہ نے اس سے پوچھتے ہوئے سے کام کرنے سے روکا

نہیں اماں سائیں زیلہ ابھی تک کمرے سے باہر نہیں نکلی اور یہ کام میں کروں گی میرے ہوتے ہوئے میری ساس کام کرے یہ تو میں برداشت ہی نہیں کر سکتی اور دوسرا وہ کیا ہے نہ چھوٹے مرشد سائیں کے دنیا میں آنے کے بعد میرے پاس کوئی قصے کہانیاں تو ہونی چاہیں سنانے کے لیے اگر آپ مجھ سے کام ہی نہیں کروائیں گیں تو میں کیسے بتاؤں گی کہ اس کی ماں پر اس کے دادی نے کتنے ستم ڈھائے ہیں۔

وہ ڈرامہ کرتے ہوئے اس سے پیچھے ہٹانے لگی جبکہ اس کے انداز پر تائشہ مسکرانے پر مجبور ہو چکی تھی۔سچ میں زرش اس گھر کی رونق بن چکی تھی

اماں سائیں آپ کو ایک بات بتاؤں آج آپ کی بہت بڑی بہورانی جلدی کمرے سے باہر نہیں نکلے گی اسے پتہ نہیں تھا کہ جازم بڑا ہے یا شازم لیکن اس زیلہ کو جیٹھانی اور جازم کو جیٹھ بولنے میں اسے الگ ہی مزا آتا تھا۔

اور ایسا کیوں ہے۔۔۔!اس کے رازدانہ انداز پر تائشہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

وہ کیا ہے رات کو آپ کی شہزادی میرا مطلب ہے میری نند گھر واپس تشریف لا چکی ہیں وہ بھی میری جیٹھ جی کے ساتھ۔چلے میری اس بات سے آپ کو آدھی بات تو پتہ چل ہی گئی ہے کہ جیٹھ جی گھر واپس آ چکے ہیں اور اب زیلہ بے چاری اچھی بیویوں کی طرح ان کی خدمت کرے گی نہ۔۔نہ کہ آپ کی خدمت کرے گی۔

وہ اسے آنکھ دباتی شرارت سے بولی جبکہ اس کے انداز نے تائشہ کو اپنا جوتا اتارنے پر مجبور کر دیا تھا اس کی شرارتیں دن بدن بڑھتی چلی جا رہی تھی۔

یہ لو ساسو جی ایم سوری میں تو بس بھلائی کے لئے کہہ رہی تھی سوچا جیٹھانی جی ٹھیک سے جیٹھ جی خدمت کرنے دیتی ہوں میرا مطلب ہے زیلہ کو آرام کرنے دیتی ہوں اور اس کے حصے کا کام نہیں کرنے دیتی ہو اس سے کیا ہو گا نہ کہ

جہاں ہماری طرف سے چھوٹے مرشد سائیں کی خبر آئی ہے ہو سکتا ہے ادھر سے بھی کوئی گڈ نیوز مل جائے۔ میں تو آپ کو ہی دادی بنانے کا سوچ رہی ہوں نہ اور آپ میرے اس میں نیک کام میں میرا ساتھ دینے کے بجائے الٹا میرا ہی کان کھینچ رہی ہیں وہ اپنا کان چھڑواتے شکایتی انداز میں بولی۔

سدھر جاؤ سچ تمہاری ماں تو بہت اچھی عورت تھی اتنی شرمیلی تھی کہ اس کی آواز تک نہیں نکلتی تھی اور تم کس پر گئی ہو تائشہ نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا

جی وہ اتنی شرمیلی تھی کہ صرف میں ہی پیدا ہوئی ہوں۔ زرش افسوس سے گردن ہلاتی بولی اور اس سے پہلے کہ تائشہ بات کو سمجھتی کچن سے باہر دوڑ لگا چکی تھی۔

آف لڑکی اپنی ماں تک کو نہیں بخشتی۔ تائشہ نے پیچھے سے کہا۔

جب کچن میں زیلہ داخل ہوئی

تائشہ کو دیکھتے ہی وہ چہرہ جھکا گئی جبکہ اس کے نکھرے نکھرے چہرے کی سرخی اور پیاملن کے رنگ دیکھ کر تائشہ ماشاءاللہ ماشاءاللہ کہتی اس کے پاس آئی سارے گلے شکوے بھلا کر اس کا ماتھا چوما۔ اور اسے خوش رہنے کی دعائیں دیتی زرش کی عقل ٹھکانے لگانے باہر کی طرف آئی۔

اماں سائیں میں کیا کہہ رہی ہوں اس ہفتے شازم سائیں کو چھت کی صفائی پر لگا دوں۔ کافی گند اہو گیا ہے۔

زرش بیٹا اسے ہفتے میں ایک دن کی چھٹی ہوتی ہے تائشہ نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

ہاں ہاں مجھے سمجھتی ہی ظالم ہیں آپ۔ کیا لگتا ہے آپ کو میں آپ کے بیٹے سے اپنی مرضی سے یہ سارے کام لیتی ہوں وہ خود آتے ہیں میرے پیچھے مرشد سائیں میں یہ کر دوں مرشد سائیں میں وہ کر دوں اگر انہیں کام کرنے کا شوق ہے تو اس میں میری کیا غلطی ہے زرش منہ بناتے ہوئے بولی کہ اس کی نظر پر پڑی۔

جیٹھانی جی ماناکے آپ کے شوہر صاحب گھر آئے ہوئے ہیں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آدھا دن گزرنے کے بعد آپ کمرے سے باہر نکلے آپ اندر ایسا بھی کیا کر رہی تھی کہ ابھی تک سورج چاچا نے گڈ مارننگ بھی نہیں بولا اب زیلہ کی شامت آچکی تھی

زرش خبر دار جو اب تم نے اسے تنگ کیا جانے دو سے تائشہ نے اسے وران کیا جب کہ تائشہ کی طرف سے سپورٹ ملتے ہی وہ منظر سے ہٹنے لگی لیکن وہ زرش ہی کیا جو اسے اس طرح سے جانے دیتی

۔ایک تو یہ لڑکی ماں بننے والی تھی اوپر سے اس کی مستیاں اور شرارتی ختم ہونے میں نہیں آتی تھی تائشہ کو تو سمجھ نہیں آتا تھا کہ سارے گھر کو سنبھال کر بھی وہ مستیوں کے لیے اتنا وقت کیسے نکال لیتی تھی۔

اس وقت بھی وہ زیلہ کو زبردستی اپنے ساتھ گھسیٹ کر کچن میں لے کے گئی تھی پر ہر تھوڑی دیر میں شرارتی انداز پر اس کے کندھے پر کندھا مارتے ہوئے مسکراتی جس پر زیلہ شرمندہ ہو کر رہ جاتی۔ کیونکہ زرش کا زہ معنی انداز زیلہ کی نازک جان پر بنا ہوا تھا لیکن جیسے اس نے تو بے شرمی میں پی ایچ ڈی کر رکھی تھی اسے نا تو اس کی گھوریوں سے فرق پر رہا تھا اور نہ ہی دو تین چمٹ سے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

زیلہ جاؤ جازم کی پیکنگ کر دو گرم کپڑے رکھ دو سردی شروع ہونے والی ہے وہاں اسے کوئی مسئلہ نہ ہو ابھی ایک گھنٹے میں اسے نکلنا ہے۔اور زرش تم زمل کو جگاؤ پالر والے کر جاؤ ایک ہفتے میں اس کا نکاح ہے اور حالت دیکھو کیا بنا رکھی ہے۔اس نے زمل کے بارے میں کہتے ہوئے زرش کو مخاطب کیا

پتا نہیں کیوں زرش کو لگتا تھا کہ زمل اس شادی سے خوش نہیں ہے جبکہ زیلہ تو جازم کا جانے کا سن کر ہی فورا کمرے کی طرف جا چکی تھی ابھی کل ہی تو اس کی زندگی میں ہی محبت آئی تھی اور آج وہ واپس جا رہا تھا ویسے تو ایک ہفتے کے بعد زمل کے نکاح میں آ ہی رہا تھا لیکن اس طرح سے اچانک اس کا جانا زیلہ کو برا لگ رہا تھا۔

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ ابھی ابھی نہا کر نکلا تھا اسے دیکھ کر مسکرایا۔جبکہ وہ اسے مسکراتا دیکھ کر اس کے پاس آئی اور اس کے شرٹ لیس سینے پر اپنا سر رکھا آنکھوں میں آنسو تھے جیسے سمجھتے ہوئے جازم مسکرا دیا۔

ارے یار اگلے ہفتے میں واپس آ جاؤں گا نا اس طرح سے روتے ہوئے بھیجو گی تو کام میں بالکل دل نہیں لگے گا۔وہ محبت سے اس کے بالوں کو چومتا اس کا چہرہ اوپر کر کے اسے بتانے لگا۔

وہاں آپ کا دل بھی نہیں لگے گا ایک ہفتے کے بعد آپ واپس بھی آ جائیں گے تو جانے کی ضرورت کیا ہے یہی رہیں نہ میرے پاس مجھے آپ سے بہت ساری باتیں کرنی ہیں۔آپ کو بہت کچھ بتانا ہے اگر آپ اس طرح سے چلے جائیں گے تو کچھ بھی اچھا نہیں لگے گا مجھے۔۔زیلہ نے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے کہا جنہیں وہ اپنے ہاتھوں میں تھام کر اپنے لبوں سے لگا گیا۔

زیلہ تمہارا کے اظہار یہ انداز مجھے پاگل کر دے گا تم جانتی ہو کتنا تڑپا ہوں میں سب کے لئے نو سال کا تھا میں جب نانو نے پہلی بار کہا زیلہ کو تمہیں اپنے جازم کی دلہن بناؤں گی۔بابا کو ان سب چیزوں پر بہت اعتراض تھا وہ بچپن کی منگنی یا

نکاح کو نہیں مانتے تھے اس لیے تب ہمارا کوئی رشتہ نہیں جوڑا۔ لیکن میرے ذہن میں یہ بات آج چکی تھی کہ تم میری ہو۔

میں تب سے ہی تمہیں اپنا سمجھنے لگا تھا اور پھر جب ہم بڑے ہوئے میری یہ خواہش پوری ہو گی۔ بچپن سے لے کر ہر ایک لمحہ میں تمہارے اظہار کا انتظار کرنے لگا کے کب تم مجھے اپنی محبت کا اظہار کرو گی تب وہ لمحات کیسے ہوں گے اور کل رات تم نے مجھ سے اپنی محبت کا اظہار کیا آئی ہیٹ یو بول کر۔ لیکن مجھے قبول ہے کیا ہے نہ میری زیلہ کا ہر انداز نرالا ہے وہ شرارتی انداز میں کہتا اس کے لبوں پر جھکا تھا جب زیلہ نے اس کے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

جازم سائیں کیا کرتے ہیں دروازہ کھلا ہے زیلہ نے بتانے کی کوشش کی جبکہ وہ اسے اپنے ساتھ لگائے اس کی ایک بھی بات سننے کے موڈ میں نہیں تھا

ہاں تو میری جان دروازہ بند کر کے تمہارے اس ڈر کو دور کر دیتے ہیں وہ اس کے لبوں پر شدت سے بھرپور لمس چھوڑتا دروازے کی طرف بڑھا تھا جب زیلہ نے اسے روکنا چاہا

بالکل بھی نہیں خبردار جو آپ نے دروازہ بند کیا زرد صبح سے مجھے کن کن نظروں سے گھور رہی ہے آپ کو کیا پتا اس کی آنکھیں۔۔اف توبہ میں نہ اس کی نظروں میں مشکوک بننے کا بالکل رسک نہیں لے سکتی۔ یہاں روم میں۔ میں صرف آپ کے کپڑے پیک کرنے آئی ہوں۔ گرم کپڑے رکھنے آئی ہوں کیونکہ سردی بھر رہی ہے وہ الماری کی طرف بڑھتی اس کے کپڑے نکالنے لگی ویسے یہ بات تو جازم سے بھی چھپی ہوئی نہیں تھی کہ زرش شرارتوں اور مستیوں میں سب کی نانی ہے۔

اسے تو بس بہانا چاہیے ہیں کسی کو تنگ کرنے کا

سچ میں زرش اور شازم کی جوڑی بالکل پرفیکٹ تھی دونوں بالکل ایک جیسے تھے ان دونوں کو دیکھ کر بس ایک ہی دعا نکلتی تھی کہ اللہ ان کی جوڑی کو ہمیشہ سلامت رکھے اور کسی کی بری نظر نہ لگے۔ تین مہینے کی اس شادی میں نہ تو ان دونوں کے درمیان کوئی لڑائی ہوئی تھی اور نہ ہی آواز بلند ہوئی تھی۔

زرش جو کہتی تھی۔ شازم کے لئے وہ پتھر پر لکیر تھا اور شازم جو کہتا ہوں وہ تو کبھی غلط ہو ہی نہیں سکتا تھا زرش کی نظروں میں وہی سہی تھا۔

اسے کپڑے تیار کرنے میں مصروف دیکھ کر وہ دروازے کی طرف آیا آس پاس کوئی موجود نہیں تھا جب اس نے دروازہ بند کیا اور واپس آکر مصروف سی زیلہکو اپنی باہوں میں بھر لیا

جازم سائیں نہ کریں کوئی آجائے گا وہ منت کرنے والے انداز میں بولی۔

یار جارہا ہوں خود کو محسوس تو کرنے دو تمہاری خوشبو کو اپنی سانسوں میں بھر کے لے کے جانا چاہتا ہوں اس کے بالوں کا جوڑا کھولتا اس کا دوپٹہ اتار کے سائیڈ پہ رکھتا اس کے لبوں پر جھکا تھا جبکہ زیلہ کو ہر قسم کی مزاحمت ناکام لگی اور وہ ایک بار پھر سے اس کی محبت کے سامنے ہار گئی۔

---

اپنے فون پر انجان نمبر آتے دیکھ کر پہلے تو نشال نے دوبارا سے اگنور کیا لیکن مسلسل بجتے فون کی وجہ اسے فون اٹھانا پڑا تھا۔

السلام علیکم کون بات کر رہا ہے نشال نے پوچھا

وعلیکم السلام نشال بیٹا میں نور بات کر رہی ہوں یاسم کی ماں کیسی ہو تم۔۔۔نور نے محبت سے بھرپور لہجے میں پوچھا

جبکہ ان کی آواز سن کر نشال پریشان ہو چکی تھی آخر اس کا نمبر ان تک کیسے پہنچا سوال کا جواب بہت آسان تھا لیکن یاسم نے اس کا نمبر اپنی مقس کو دیا ہی کیوں۔۔۔ظاہری سے بات ہے اسے تنگ کرنے کے لئے اسے تو بہانہ چاہیے تھا ویسے بھی نشال نے غصے سے سوچا

جی آنٹی میں بالکل ٹھیک ہوں آپ سنائیں کیسی ہیں۔۔۔اسے یاسم پر کتنا ہی غصہ کیوں نہ ہو لیکن وہ کسی سے بد تمیزی نہیں کر سکتی تھی۔

ہاں بیٹا میں بالکل ٹھیک ہوں میں نے تمہیں یہ بتانے کے لیے فون کیا تھا کہ کچھ دن میں یاسم کی کزن کا نکاح ہے اور تمہیں وہاں انوائٹ کرنا ہے تاکہ ہم تمہارے اور یاسم کے نکاح کے لیے بھی کوئی اچھی سی تاریخ رکھ لے۔

آنٹی پلیز میری بات سنیں آپ لوگوں کو کوئی۔۔۔۔بیٹا ایک منٹ یاسم کے بابا بلا رہے ہیں میں تمہیں تھوڑی دیر کے بعد فون کروں گی۔نور نے اس سے کہتے ہوئے فون رکھ دیا جبکہ دوسری طرف نشال کے غصے کی کوئی انتہا نہ تھی وہ سے تن فن کرتی سیدھی اوپر اس کے کمرے میں جا پہنچی

زہے نصیب یہ میرے کمرے میں کس نے قدم رکھ دیا ہے لیکن آپ کو کس بے وقوف نے کہا کہ شادی سے پہلے شوہر کے کمرے میں اس طرح سے آیا جا سکتا ہے وہ شرارتی انداز میں بولا

آپ میں کوئی تمیز نام کی کوئی چیز نہیں ہے کیا آپ نے اپنی ماں کو میرا نمبر کیوں دیا۔

میری کزن کی شادی ہے وہ تمہیں انوائٹ کرنا چاہتی ہیں اس لئے یاسم کی طرف سے جواب فوراً حاضر تھا جبکہ اس کے بیڈ پر لیٹی وانی شاید گہری نیند میں سو چکی تھی اس کا فون جو وانی کے پاس تھا اس پر کارٹون اب بھی چل رہے تھے جب کہ وہ اپنے لیپ ٹاپ پر کوئی کام کرنے میں مصروف تھا

دیکھیں میری بات سنیں میں آپ کو اس کے لئے ایک بات بتانا چاہتی ہوں کہ میں دوسری شادی کرنے میں انٹرسٹڈ نہیں ہوں میرے لیے ایک تجربہ بہت تلخ تھا میں مزید وہ سب کچھ برداشت نہیں کر سکتی صرف 17 سال کی تھی میں جب مجھے ایک ایسے شخص کے ساتھ باندھ دیا گیا تم مجھ سے عمر میں 28 سال بڑا تھا۔ آپ میری وہ تکلیف سمجھ سکتے ہیں آپ اندازہ بھی نہیں لگا سکتے کہ مزاحمت تک نہیں کر پائی تھی میں اپنے والدین کے سامنے اور شادی کے محض ایک ہفتے کے بعد وہ مر گیا۔ اور مجھے ساری زندگی اس کی بیوی بنا کر اس گھر میں ڈیکوریشن پیس کی طرح سجایا جا رہا تھا۔ جب میں اپنی بیٹی کو لے کر وہاں سے بھاگ نکلی۔ انشال نے روتے ہوئے کہا جب کے یاسم بہت غور سے سن رہا تھا اس کے آنسو اسے تکلیف دے رہے تھے لیکن اس کی باتیں اس کی سمجھ سے باہر تھی

ایک منزت نشال تم نے کہا کہ تمہاری شادی کو ایک ہفتہ ہوا تھا تو وانی۔۔۔۔۔ وانی کو وہاں سے لے کر کیسے بھاگ گئی کیا وانی۔۔۔۔۔

خدا کے لئے مجھے اور میری بیٹی کو تنہا چھوڑ دے ہمیں کسی کی ضرورت نہیں ہے مجھے کچھ نہیں بتانا آپ کو میں یہاں بہت خوش تھی آپ وانی میری زندگی میں کیوں آئے مجھے اس درد بھری اس کانٹوں بھری زندگی پر دوبارہ نہیں جانا پلیز میں نہیں کر سکتی یہ سب کچھ میں اور میری بیٹی ایک دوسرے کے ساتھ بہت خوشی ہمیں کسی تیسرے کی ضرورت نہیں میں نہیں ہوں آپ کے قابل وہ ہاتھ باندھے زارو قطار روتے ہوئے بولی تھی

جانتا ہوں تمہارا تجربہ تلخ تھا جانتا ہوں بہت تکلیف سہی ہے تم نے لیکن تم میرے قابل نہیں ہو یہ بات تم مجھے کیسے کہہ سکتی ہو۔۔ صرف اس لئے کہ تم شادی شدہ ہو تمہارا شوہر مر گیا ہے یا تمہارے ماں باپ نے تمہیں زبردستی کسی کے ساتھ باندھ دیا تو تم میرے قابل نہیں رہی۔۔۔

قابل تو میں نہیں ہوں نشال کسی کے بھی قابل نہیں ہوں۔یقین کرو میرا تجربہ تم سے بھی زیادہ تکلیف دہ تھا 28 سال ایک ایسے گناہ کی سزا سہی ہے میں نے جو میں نے کیا ہی نہیں اٹھائیس سال تک میری ماں مجھ سے نفرت کرتے رہیں بے انتہا نفرت صرف اس لیے کیوں کہ میں اس پر ہوں کیوں کہ میں اس پر ہوئے ظلم کی نشانی تھا اگر میری ماں بس میں ہوتا تو شاید میں اس دنیا میں بھی نہیں آتا لیکن میرے بابا نے مجھے مرنے نہیں دیا وہ مجھ سے بہت پیار کرتے تھے ۔نشال میں ایک ایسا گندھ ہوں کس میری ماں بھی منہ لگانا پسند نہیں کرتی تھی۔ایک ناجائز اولاد اپنے ماں کی لٹی آبرو کی نشانی۔ آئی ایم آر یپ چائلڈ۔نشال میرا وجود تو سب سے بڑی سزا ہی میری ماں کے لئے تھا جو مجھے دیکھ دیکھ کر تڑپتی تھی اس پل کو یاد کرتی تھی جو اس نے 16 سال کی عمر میں سہہ۔مجھے اپنی ماں کی نفرت سے کوئی گلہ نہیں ہے نشال وہ حق پر تھی وہ کیسے دیکھتی مجھے کیسے برداشت کرتی اپنے ہی گھر میں کیوں کہ چہرہ بھی اس سے ملتا ہے جو میری ماں کا لٹیرا ہے کبھی کبھی میرا دل کرتا ہے میں اس چہرے کو نوچ کر خود سے اپنی ماں کی زندگی سے دور کر دوں لیکن میں ایسا نہیں کر سکتا۔

سال کے بعد اس نے مجھے بیٹا کہہ کر پکارا تم میری فیلنگ سمجھ سکتی ہوں نشال۔اور تم کہتی ہو کہ تم میرے قابل 28 نہیں ہو۔۔سچ میں نشال تم میرے قابل نہیں ہو۔میں یاسم حیدر شاہ جیسے دنیا قبول نہیں کرتی تم اس کے قابل نہیں ہو۔

میں نے تمہیں بہت سوچ سمجھ کر اپنی زندگی میں شامل کرنا تھا نشال لیکن اب فیصلہ تم پر چھوڑ تا ہوں تمہارے پاس کا صبح کا وقت ہے کل ذمل نکاح کے لئے یہاں سے نکلنے والا ہوں جانتا ہوں اظہار اقرار تمہارے لئے مشکل ہے کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے بس صبح تیار کہ میری گاڑی میں آکر بیٹھ جانا اور اگر تم نہیں آئی تو تمہارا فیصلہ خود ہی سمجھ جاؤں گا کہ میں تمہارے قابل نہیں ہوں ہیں تم ابھی جاسکتی ہوں میری بیٹی کو سخت نیند آرہی ہے اسے ڈسٹرب مت کرو وہ کہتے ہوئے واپس وانی کے ساتھ بیڈ پر بیٹھ گیا جب کہ نشال مردہ قدموں سے واپس نیچے آچلی آئی وہ کیا کہنے گئی تھی کیا سننا چاہتی تھی یاسم کی باتیں سن کر بالکل بھول ہی گئی۔

کچھ یاد تھی بس یاسم کی باتیں 28 سال اپنی ہی ماں کی نفرت برداشت کرنا کیسی کی ہو گی اس نے۔۔۔!اس کا دل نے اندر سے سوال کر رہا تھا

لیکن اس کے لئے تو مجھے بھی اسے اپنی ہر بات بتانی ہو گی اسے بتانا ہو گا اپنا ماضی کیا وہ مجھے میرے ماضی کے ساتھ قبول کرے گا مجھے وہ سب کچھ چھپالینا چاہیے۔ لیکن میں جھوٹ پر نئی زندگی کی شروعات نہیں کر سکتی۔۔سچ جانے کے بعد وہ مجھے اور وانی کو چھوڑ کر چلا گیا تو۔ مجھے خوشیاں مل رہی ہیں نئی زندگی مل رہی ہے وانی کتنا چاہتی ہے اسے ہم اس کے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کریں گے اپنی خوشیاں بنائیں گے ہاں میرا بھی خوشیوں پہ حق ہے کمرے میں آتے ہوئے مسلسل اسی کو سوچ رہی تھی۔

لیکن میں اس سے کچھ نہیں کہہ پاؤں گی لیکن جھوٹ۔۔ نہیں میں اسے سب کچھ بتادوں گی جو کچھ بھی میرے ماضی میں ہوا سب کچھ اسے بتادوں گی لیکن کل سے جواب دینا ہے کیا آج ہی بتادوں۔ خدایہ اتنا آسان نہیں ہے وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی

چپ اسے ساتھ پڑی وانی کی کاپی پینسل نظر آئی

لکھ کر بتا دیتی ہوں ہاں میں اس کے نام خط لکھ دیتی ہوں جو کچھ بھی ہوا سب کچھ اسے بتا دوں گی پھر آگے اس کی مرضی نشال نے کاپی پینسل اٹھاتے ہوئے سوچ اور اگلے ہی لمحے کاغذ پر ایک تحریر لکھنے لگی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

جانو اس سے چھپی ہوئی تھی آئی لو یو والے واقعے کے بعد آج وہ دو دن کے بعد گھر آ رہا تھا پر گاڑی کی آواز سنتے ہی وہ چھپ گئی۔ دو دن سے ملازمہ 24 گھنٹے اس کے ساتھ تھی اب وہ اسے ڈھونڈے گا پاگلوں کی طرح ہر جگہ گھر کا کونا کونا دیکھے گا جانو ایکسائٹڈ سی اس کی آواز کی منتظر تھی۔ جب اسے دائم کی آواز تو نہیں لیکن ٹک ٹک کی آواز سنائی دی

ہائے اللہ جی میرے شاہ جی سینڈل پہن کے آئے ہیں سینڈل تو لڑکیاں پہنتے ہیں وہ خود سے باتیں کرتی منہ بنا کر باہر جھانکنے لگی جب دائم تو نظر نہیں آیا لیکن ایک بہت ہی خوبصورت سی لڑکی جینز اور لونگ وائٹ ٹاپ میں بالوں کی پونی ٹیل کیے آپنے جوتوں کی ٹک ٹک کوتی جانو کے دل کو دھڑکا رہی تھی۔

اللہ جی یہ خوبصورت چڑیل کون ہے یہ میری شاہ جی کے ساتھ آئی ہے شاہ کہاں ہیں انہی کی گاڑی کی آواز تھی یہ لڑکی بالکل پیاری نہیں ہے وہ منہ بسور کر خود ہی فیصلہ کر گئی۔

کس سے ملنا ہے آپ کو اپنی بے چینی پر قابو نہ پاتے ہوئے وہ فوراً ہی اس کے سامنے کھڑی پوچھنے لگی

نو ڈارلنگ مجھے کسی سے نہیں ملنا میں تو دائم کے ساتھ آئی ہوں۔ تمہارے گال کتنے ریڈ ہیں سو کیوٹ وہ اس کے پھلے گالوں کو کھینچتے ہوئے بولی۔

یار تم بہت پیاری ہو سچ میں کسی چھوٹے بچے کی طرح یہاں کیا کر رہی ہو میں نے تو کبھی نہیں دیکھا لڑکی اس کے ساتھ فرنگ ہوتی پوچھنے لگی۔

یہ میرا ہی گھر ہے لیکن میں نے آپ کو پہلے کبھی نہیں دیکھا آپ یہاں کیا کر رہی ہیں اور کون ہیں وہ غصے سے اپنے گالوں کو سہلاتے پوچھنے لگی جس پر وہ اور بھی پیارے لگی اور لڑکی کو دوبارہ اپنے قریب آنے پر مجبور کر گئی لیکن اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ اس کے گالوں سے کھیلتی جانو اپنے گالوں پر ہاتھ رکھ چکی تھی

میرا نام زارا ہے اور میں دائم کی۔۔۔۔۔

بزنس پارٹنر کی بیٹی ہو اس سے پہلے کہ وہ لمبی چھوڑتی دائم پیچھے سے آکر بات سنبھال کر بولا۔

اور بھی تو کچھ ہوں۔وہ شرارتی انداز میں مسکراتے ہوئے بولی

نہیں تم اور کچھ بھی نہیں ہو دائم نے جتلا کر کہا۔

بہر حال اس سے ملو یہ ہے میری بیوی میری جانِ شاہ میری حورم۔میری جانو دائم نے اس کے گرد بازو پھلا کر اس کا تعارف کروایا تو سامنے کھڑی لڑکی کی رنگت دیکھ کر جانو سائیں کے اندر سکون ترا

بری آئی ٹک ٹک والی وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔

تم نے شادی کر لی دائم وہ اپنے آپ کو قابو کرتے ہوئے پوچھنے لگی۔

ماشاءاللہ چار مہینے ہو چکے ہیں جواب جانو کی طرف سے آیا تھا۔اس کے چہرے کی مسکراہٹ نے دائم کو مسکرانے پر مجبور کر دیا۔

اور تم نے مجھے بتایا ہی نہیں زارا کے لہجے میں افسردگی تھی۔

جنہیں بتانا چاہیے تھا وہ جانتے ہیں تمہارے فادر میرے خیال میں تمہیں چلنا چاہیے کافی ٹائم ہو گیا ہے وہ زبردستی اس کے ساتھ گھر آ گئی تھی ورنہ وہ تو اسے ایسے بھی منہ نہیں لگاتا تھا۔

اور ایسے کیسے چلی جاؤں گی اور ویسے بھی آج رات بابا گھر میں نہیں ہے تو میں اکیلی کیا کروں گی یہیں رک جاتی ہوں ۔تم کوئی غیر تھوڑی ہو میرے لیے۔ آج کا دن کھانا میں بناؤں گی تمہیں بہت پسند ہے نہ میرے ہاتھ کی بریانی۔ آج میں تمہیں دو سال کے بعد اپنے ہاتھ کی بریانی کھلاؤں گی

خیر حورم رائٹ۔۔۔! تمہیں کیا کیا آتا ہے۔ جلدی سے کہتی دائم کو کچھ بھی بولنے کا موقع دیئے بغیر جانو سے مخاطب ہوئی۔

مجھے نوڈلز بنانے آتے ہیں لیکن شاہ زیادہ اچھے بناتے ہیں جانو نے گھبرا کر کہا جیسے ابھی اس کی کوکنگ کا ٹیسٹ لے لیا جائے گا۔

ہاہاہا کم آن حورم تم شادی شدہ ہو کم از کم کھانا بنانا تو آنا چاہیے خاص کر بریانی دائم کی فیورٹ ہے چلو کوئی بات نہیں میں تمہیں سکھاتی ہوں۔ وہ اسے شرمندہ کرتے ہوئے بولی جب کہ اس کی باتیں سن کر حورم کا موڈ خراب ہو چکا تھا جو دائم بھی نوٹ کر چکا تھا

شہزادیاں کام نہیں کرتی زارا پر میں اپنی شہزادی کو نوڈلز میں اپنے ہاتھوں سے بنا کر کھلا سکتا ہوں۔ اور اس کے ہاتھ کے بنے نوڈلز نے بھی بہت شوق سے کھاتا ہوں اور جہاں تک بریانی کی بات ہے تو دو سال پہلے پسند تھی اب مجھے نوڈلس پسند ہیں اور وہ کیا ہے یہ میرا بہت خیال رکھتی ہے اور مجھے زیادہ چٹپٹی چیزیں کھانے نہیں دیتی ہلتھی فوڈ۔ دائم

مسکراتے ہوئے ذارا کو منہ بند کرنے کے لئے کہا تھا۔اس پر ذارا مسکرا کر حورم کو دیکھنے لگی جس کے ابھی تھوڑی دیر پہلے شرمندہ سے انداز پر دائم کا شرمندہ کر دینے والا انداز اثر کر گیا تھا۔

ہاں لیکن پھر بھی آج میرے لیے بریانی تو کھا ہی سکتے ہو نہ تمہیں یاد ہے میں نے صرف تمہارے لئے بنانے سیکھی تھی وہ اسٹائل سے کہتی حورم کی مسکراہٹ کو نوچ گئی تھی۔

ہاں ٹھیک ہے جو بناؤ میں فریش ہو کے آتا ہوں وہ جانو سائیں کے ماتھے پر بوسہ دے سا خاموشی سے کمرے کی طرف بڑھ گیا دو دن سے تھکا ہوا تھا اس وقت اس سے زیادہ بحث ہر گز نہ کرنا چاہتا تھا جبکہ اس کی اس حرکت لی جانو کے گال لال ٹماٹر کر دیے تھے جسے دیکھ کر زارا سلگ اٹھی وہ غصے سے اسے گھورتی کچن میں چلی گئی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تم نے کھانا کھایا اس نے کمرے میں قدم رکھتے ہوئے پوچھا۔آجکل سرد مہری کی دیوار گری ہوئی تھی وہ اس سے بات کر رہی تھی۔

ہاں میں نے کھانا کھا لیا تھا کہ آج ہم پھوپو سائیں کے گھر پہ جانے والے ہیں وہ مسکراتے ہوئے ادسے پوچھنے لگی جب کہ اس کی مسکراہٹ بہرام کو بھی مسکرانے پر مجبور کر دیا تھا

انہیں اس گھر میں ڈیڈھ ماہ گزر چکا تھا لیکن اب بھی وہ الگ الگ کمرے میں ہی رہتے تھے وہ اسے بالکل اکیلا نہیں چھورتا تھا صبح خود یونیورسٹی چھوڑتا اور دوپہر میں خود لے کر آتا تھا اس کا بہت خیال رکھتا تھا سنڈے اسے شاپنگ پر لے کے جاتا گھر کا سارا سامان وہی لاتا تھا۔

سادگی سے ہی سہی لیکن رخصتی ہو چکی تھی وہ دل پر اپنا حق نہیں جتاتا تھا اسے اپنا بنانا چاہتا تھا۔ لیکن اپنے خاندان کے قاتلوں کو ڈھونڈ نکالے کے بعد اس نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اپنے خاندان کے قاتلوں کو ڈھونڈ کر انہیں سزا دے کر ہی دل کے قریب جائے گا لیکن کبھی کبھی دل پر اختیار نہ رہتا تو وہ اس کے بہت قریب آ جاتا تھا۔

جائز رشتہ اور رخصتی کے بعد اس کا حق بھی چلا چلا کر سر اٹھاتا تھا کہ وہ صرف اور صرف بہرام شاہ کی ہے

اس وقت بھی وہ اس کے سامنے بیٹھے اپنے ناخنوں کو پینٹ سے رنگتی دوپٹے کو گلے میں ڈالے اسے بہکنے پر مجبور کر رہی تھی جب بہرام نے اگلے ہی لمحے اپنے دل کی صدا پر لبیک کہتے ہوئے سے کھینچ کر اپنے قریب کر لیا۔

بہرام سائیں دل کے لبوں سے ایک سرگوشی نکلی۔

جی میری جان سائیں۔ وہ اس کے بھیگے سرخ لرزتے لبوں پر اپنا انگوٹھا پھیرتا۔ اس کے مزید قریب آ چکا تھا جب کہ وہ نظریں جھکائے اپنے دل کی تیز ہوتی دھڑکنوں پر قابو کرنے کی کوشش کرتی اسے سینے پر ہاتھ رکھتے خود سے دور کر رہی تھی۔

لبوں سے اس کی نظروں نے اس کی پلکوں کا سفر کیا جس پر مسکارا کی تہہ جمی تھی اسے میک اپ میں صرف اور صرف مسکارا اور نیل پالش ہی پسند تھی میں نے وہ اکثر استعمال کرتی تھی یا روز کہنا بہتر رہے گا ہر روز فجر کے نماز کے بعد اپنا یہ شوق پورا کرتی اور عصر کی نماز سے پہلے اس شاق کا قتل کر دیتی۔ کیونکہ یہ شوق اکثر اللہ اور بندے کے بیچ میں آ جاتا تھا اور اللہ تک پہنچنے کا کوئی بھی راستہ اس شوق سے بڑھ کر عزیز تھا۔

یہ تمہاری پلکوں پر کالک کیوں لگی ہے۔۔۔! بہرام کو اچھا نہ لگا تھا اس کی لمبی دراز پلکوں پر یہ مسکارا کا بوجھ۔

یہ مسکارا ہے کالک نہیں۔اس کی بات پر وہ ہنستے ہوئے بولی تھی جب کہ اس کی مسکراہٹ نے اسے پھر سے مسکرانے پر مجبور کر دیا

آئندہ مت لگانا مجھے پسند نہیں وہ ٹشو پیپر سے اس کی آنکھیں صاف کرتے ہوئے بولا۔

لیکن مجھے تو پسند ہے وہ بے بسی سے بولی تھی اتنا ظلم برداشت نہیں کر سکتی تھی وہ

تمہیں کوئی حق نہیں ان سب چیزوں کو پسند کرنے کا تم صرف مجھے پسند کرو تمہارے لیے ہر چیز میں پسند کروں گا وہ اس کی دونوں آنکھوں کو باری باری چومتے ہوئے اس کے لبوں پر جھکا تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ اس کے لبوں سے اپنے ہونٹوں کی تشنگی مٹاتا اس کا فون بج اٹھا تھا جس پر دل نے ایک گہری سانس لی تھی۔

وہ اس کے انداز پر مسکراتے ہوئے فون اٹھانے لگا لیکن اس فون کال نے اس کی مسکراہٹ کو نوچ کر اس کے لبوں سے دور کیا تھا۔

ہاں بولو افضل جس کام کے لیے میں نے تمہیں بھیجا تھا وہ ہو گیا وہ بے چینی سے پوچھ رہا تھا۔

جی سر میں نے صغیر شاہ سوری اور منیر شاہ سوری کو ڈھونڈ نکالا ہے۔ان کا گھر اور کاروبار کی انفارمیشن میں آپ کو ابھی سینڈ کرتا ہوں آپ جلد یہاں پہنچیں افضل نے کہتے ہوئے فون کاٹا

دل میں اپنے بابا اور اپنے تایا کے قاتلوں کے بہت نزدیک پہنچ چکا ہوں بہت جلد ہی ان کو ان کے انجام تک پہنچاؤں گا چلو میں تمہیں پھوپو کے گھر چھوڑ آتا ہوں تمہیں کچھ دنوں وہی رہنا ہو گا اپنا خیال رکھنا وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے باہر لے جانے لگا۔

آپ بھی اپنا خیال رکھیے گا بہرام سائیں اللہ آپ کو آپ کے مقصد میں کامیاب کرے وہ دل سے دعا دیتے ہوئے گاڑی میں آ بیٹھی تھی جبکہ بہرام نے صرف مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا تھ

---

نشال. نے وانی کے ہاتھوں وہ خط یاسم کو بھیج دیا تھا اور وانی نے آ کر یہ کہا تھا کہ ماما نے آپ کے لئے لو لیٹر لکھا ہے ۔اگر وانی خود خط میں جھانک کر پڑھنے کی کوشش نہیں کرتی تو یقیناً وہ خط کو ایک طرف نہیں رکھتا ویسے تو اس کو ابھی صرف اے بی سی ڈی پڑھنا آتا تھا لیکن پھر بھی وہ بہت بڑی شیطان تھی۔ دو بار تو اس سے یہ پوچھ چکی تھی کہ آئی لو یو لکھا ہے یا نہیں بس یہی وجہ تھی کہ یہ خط اس نے ایک طرف رکھ دیا۔

جس پر وہ منہ بسور کر لیٹ گئی جب کہ یاسم مسکراتے ہوئے اس سے اٹھا کر نیچے لایا یہ نشال آسمانی رنگ کے کپڑوں میں تیار کھڑی تھی۔

اسے یقین نہیں تھا کہ اتنا جلدی اس کے ساتھ چلنے کے لیے تیار ہو جائے گی یہ سب کچھ خواب لگ رہا تھا

آپ نے خط پڑھا نشال کا پہلا سوال یہ تھا۔

نہ جانے اس حط میں ایسا کیا تھا کہ نشال اتنا بے چین تھی اس نے نشال کی پریشانی کی وجہ سے ہاں میں سر ہلا دیا وہ یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس نے یہ خط نہیں پڑھا نشال کی نظروں میں جو امید تھی وہ اس سے تھوڑ نہیں سکتا تھا

تو کیا آپ سب کچھ جانے کے بعد بھی سے نکاح کرنا چاہیں گے نشال کے اگلے سوال پر وہ کٹھٹا

نشال ہر قیمت پر تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں نشال مجھے فرق نہیں پڑتا کہ تم نے خط میں کیا لکھا ہے تمہارا ماضی کیا ہے۔

فیصلہ اب بھی وہی ہے میرے اس فیصلے میں میرے ساتھ ہو تو چلو میرے ساتھ اس شادی میں میں تمہیں اپنی منگیتر کے طور پر سب سے ملاوں گا وعدہ کرتا ہوں زندگی کے کسی بھی موڑ پر خود کو تنہا نہیں پاؤ گی

فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے کیا تم میری زندگی میں شامل ہو کر میرے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کروں گی ۔اگر ہاں تو میں باہر گاڑی میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔

وہ مسکراتے ہوئے باہر کی طرف جانے لگا جب اسے اپنے پیچھے ہی نشال نظر آئی اس کے قدموں کے ساتھ قدم ملا کر اس کے چہرے کی مسکراہ کھلی ہوئی تھی۔

اس نے خود ہی نشال کے لیے اپنی گاڑی کا فرینٹ ڈور کھولا تھا آنکھوں میں نمی لیکن لبوں پر مسکراہٹ لئے وہ خاموشی سے فرینٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

سفر شروع ہو چکا تھا نشال کی خوشیوں کا لیکن کون جانتا تھا کہ یہ خوشیاں کتنے پل کی ہیں آنے والا کل ان کے لیے کیا لا رہا ہے وہ تو بس ان لمحات کو جی رہے تھے جن میں وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ تھے اور ایک پیاری سی بیٹی جو پچھلی سیٹ پر ہونے کے باوجود بھی ان دونوں کے درمیان میں آگئی تھی اس کی شرارتیں کھکھلاہٹ نشال کا شرمانہ مسکرانا یاسم کو ایک خوبصورت فیملی مل گئی تھی اس کے لئے وہ بہت خوش تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

جازم آپ کب آئیں گے پچھلے چار دن سے وہ جب بھی فون کرتا ہے یہی سوال پوچھتی جب کہ وہ مسکرا کر کبھی تین دن تو کبھی دو دن کہتا اور کہتا زمل کے نکاح سے پہلے پہنچ جاؤں گا۔

یہ تو وعدہ وہ کر گیا تھا۔

کچھ دن پہلے ان کی زندگی کیا تھی اور آج کیا تھی سچی محبت میں انا کو مات دینی پڑتی ہے ورنہ انا محبت کو مات دے جاتی ہے ۔یہ دھمک کی طرح ان کی محبت کو کھا جاتی ہے۔دونوں نہیں جانتے تھے کہ وہ ایک دوسرے سے کتنی محبت کرتے ہیں دونوں کے بیچ کھڑی انا کی دیوار ان کی محبت کو کھا رہی تھی لیکن پھر محبت نے شدت پکری دیوار گر گئی اور وہ دونوں ایک ساتھ محبت کے مراحل طے کرنے لگے

وہ آج بھی اپنے بچپنے پر شرمندہ ہو جاتی تھی آخر اس نے کیا کیا تھا صرف اپنی ایک سہیلی کی بات پر یقین کر لیا۔کیا اس کی محبت اتنی کمزور تھی نہیں اس کی محبت کمزور نہیں تھی بلکہ جازم نے اسے کبھی اپنی محبت کا احساس نہیں دلایا تھا اور جب احساس دلایا تب بہت دیر ہو چکی تھی یہ باتیں تو وہ بچپن سے ہی سنتی آئی تھی کہ جازم اس کا منگیتر ہے اس کی شادی اسی کے ساتھ ہونی ہے منگنی کے بعد وہ بہت خوش تھے جب اسے وہ فون کال آئی اور اس فون کال کے بعد وہ بد گمان ہو گئی

۔لیکن جازم اپنی محبت اس پر ظاہر کرنے لگا وہ کتنی خاص ہے اسے بتانے لگا لیکن شک کہیں نہ کہیں ان دونوں کے درمیان آ چکا تھا جازم ہر ممکن طریقے سے ان دونوں کے بیچ دوری کو ختم کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن دوریاں بڑھتی چلی جا رہی تھی

پھر حقیقت سامنے آئی۔تو جازم اس سے دور ہو گیا بہت دور لیکن وہ حق پر تھا جو بھی کر رہا تھا بالکل صحیح کر رہا تھا جاز نے یہی سوچا تھا کہ کچھ وقت کیسے تنگ کرے گا کہ اسے اس کی غلطی کا احساس ہو جائے لیکن جازم کو کبھی نہیں لگا تھا کہ یہ سب کچھ وہ دماغ پر اس حد تک حاوی کر لے گی

اسے نہ صرف اس کی غلطی کا احساس ہو چکا تھا بلکہ وہ اندر ٹوٹتی چلی جا رہی تھی اور جازم اسے ٹوٹتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا اسی لئے جب وہ بکھرنے لگی تو جازم نے آگے بڑھ کر اسے سمیٹ لیا۔یہ محبت تھی اتنا سب کچھ ہو جانے کے باوجود بھی ان دونوں کے دل میں قائم تھی اتنا سب کچھ ہو جانے کے باوجود بھی وہ ایک دوسرے سے دور نہیں ہوئے تھے اور نہ ہی کبھی ہو سکتے تھے

اب تو یہ سب کچھ ناممکن ہو چکا تھا زیلہ ہر آنے والے لمحے کے ساتھ جازم کی واپسی کا انتظار کر رہی تھی جازم روز فون پر اس سے گھنٹوں بات کرتا جس کی وجہ سے صبح اس کی جلدی آنکھ نہیں کھلتی تو زرش اس کی مزید درگت بناتی۔

لیکن اب اسے زرش کی شرارتوں کی بھی عادت ہوتی جا رہی تھی یہ کہنا زیادہ بہتر رہے گا کہ وہ بھی اس کے ساتھ بے شرم ہو رہی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

جانو بیٹیا ہم کیا کرنے والے ہیں اسماعیل بابا کیچن میں کھڑے مسلسل اس کے چمچ ہلاتے ہوئے ہاتھوں کو دیکھ رہے تھے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کر رہی ہیں تھوڑی دیر پہلے ہی ذارا بریانی بنا کر نہانے گئی تھی

تب سے ہی جانو کچن میں ایک پتیلی میں مرچیں نمک پتی مسلے اور چینی مکس کی جا رہی تھی۔

یہ تو اسماعیل بابا سمجھ چکے تھے کہ وہ جو کچھ بھی بنانے کی کوشش کر رہی ہے وہ اس طرح سے نہیں بنتا لیکن وہ بنا کیا رہی ہے اگر وہ انہیں بتا دیتی تو وہ اس کی کچھ ہیلپ کر سکتے تھے

جانو بیٹا یہ بتائیں تو سہی آپ کیا کر رہی ہیں یہ جیسے بھی آپ بنا رہی ہیں اس طرح سے نہیں بنتا یہ چیزیں بیچ میں ڈالنے سے سب کچھ خراب ہو جاتا ہے اور یہ جو آپ نے چینی نمک اور مرچ ایک ساتھ رکھی ہیں یہ غلط ہے یہ سب کیا کر رہی ہیں آپ یہ کیا بنانے کی کوشش ہے بتائیں تو سہی اسماعیل بابا نے پھر سے پوچھا

اوہو اسماعیل بابا میری ریسپی تیار ہو رہی ہے۔ جانو نے کہتے ہوئے پھر سے چمچ ہلایا جب اسماعیل بابا نوڈلز کے پیکٹس اس کے پاس رکھنے لگے وہ حیرت سے انہیں دیکھ کر پوچھنے لگی کہ کیوں۔۔۔!

آپ نے کہا کہ آپ ریسپی تیار کر رہی ہیں اس کے علاوہ تو آپ کو کچھ بھی بنانا نہیں آتا تو کیا آپ نوڈلز صاحب جی کو کھلائیں گی وہ پریشانی سے پوچھنے لگے جبکہ جانو نے اپنا چھوٹا سا ہاتھ رکھ کر اپنے سر پر دے مارا تھا جو بہت زور سے لگنے کی وجہ سے وہ اپنا ماتھا مسلنے لگی

اسماعیل بابا میں نے کب کہا کہ میں نوڈلز بنا رہی ہوں میں نے کہا میں ایک نیو ریسپی ٹرائی کر رہی ہوں وہ سمجھاتے ہوئے بولی

لیکن کس لئے انہوں نے اسی کے انداز میں پوچھا

مس ٹک ٹک کی بریانی خراب کرنے کے لئے کیے میرے شاہ کو گھور رہی تھی اس بریانی سے زیادہ کچھ پسند ہی نہیں ہے میرے شاہ جی کو وہ اس کی نقل اتارتے ہوئے بولی

مطلب کے آپ ان کی ڈش خراب کرنے والی ہی. اسماعیل بابا کو دھکا لگا

یااللہآپ مجھ پر الزام لگا رہے ہیں اسماعیل بابا میں نہیں آپ کرنے والے ہیں شرارتی انداز میں کہتی اپنی بنائی گئی ریسپی کو ان کے ہاتھ میں رکھ چکی تھی چلیں ڈالیں۔اس نے اشارہ کیا جبکہ وہ نہ میں گردن ہلانے لگے

اگر آپ نے نہیں ڈالی تو میں کبھی آپ سے بات نہیں کروں گی چلیں کریں

لیکن آپ خود یہ کام کیوں نہیں کر رہی مجھ سے کیوں کروا رہی ہیں

کیوں کہ جانو سائیں بہت اچھی بچی ہے کبھی جھوٹ نہیں بولتی اگر میرے شاہ جی نے مجھ سے پوچھا کہ یہ میں نے کیا ہے تو میں کہوں گی کہ میں نے نہیں کیا کیونکہ میں سچ بولوں گی اور ویسے بھی میں نے خود سے پرامس کیا ہے کہ میں اپنے شاہ جی کے سامنے کبھی جھوٹ نہیں بولوں گی تو چلیں ڈالیں

اس نے اسماعیل بابا کو آگے کرتے ہوئے کہا جبکہ نے سمجھ نہیں آتی تھی کہ آخر اس لڑکی کو کیا کھا کر پیدا کیا گیا ہے

مرتے کیا نہ کرتے اس پیاری سی گڑیا کو ناراض بھی نہیں کر سکتے تھے اسی لئے مجبور ہو کر اس کی بنائی گئی ریسپی کو اس کی بریانی میں ڈال کر چمچ ہلانے لگے۔

اور پھر سر جھکا کر باہر جانے لگے جب جانو نے پکارا۔

آپ کو پتہ ہے میں نوڈلز بہت اچھی بناتی ہوں میرے شاہ جی نے مجھے بتایا ہے تو چلیں یہی رہیں میں ابھی آپ کے لئے نوڈلز بناتی ہوں ناراض مت ہوں ابھی آپ کا موڈ اچھا ہو جائے گا اور پھر میں آپ نے شاہ جی کے لئے بھی بناؤں گی۔
اب اس طرح کی اتنی گندی بریانی بنائی ہے اس کو کون کھائے گا وہ منہ بناتے ہوئے نوڈز کے پیکٹ کھولنے لگی جبکہ اس کے شرارتی انداز پر اسماعیل بابا مسکراتے ہوئے وہی قریب کرسی پر بیٹھ گئے کیونکہ اب وہ نوڈلس کھانے تک تو انہیں جانے نہیں دینے والی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○

پچھلے تقریبا دو ہفتے سے وہ ہر جگہ اسے تلاش کر چکی تھی ایسی کوئی جگہ نہ تھی جہاں وہ نہیں گئی تھی جب سے یہ سب کچھ ہوا تھا وہ مسلسل روئے جا رہی تھی اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ یہ سب کچھ وہ اتنا سیریس لے رہی ہے لیکن گبر کے جاتے ہی اسے پتہ چل چکا تھا کہ وہ اس کی زندگی میں کیا ہے وہ جتنا خود کو سنبھالنے کی کوشش کرتی اتنی ہی بکھرتی چلی جا رہی تھی

اس نے اپنے دل کی دنیا پر کسی کو حکومت کرنے دی ہی کیوں۔ کیوں وہ آیا اس کی زندگی میں اگر وہ اسے چھوڑنے ہی والا تھا کاش کسی اور کی زندگی میں شامل ہونے سے پہلے اس کی دل کی دنیا پاک ہوتی ہے یا کسی اور کا بسیرا نہ ہوتا

تو کیا وہ خان کے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کر سکے گی کیا گبر کو بھلا دے گی اس وقت بھی وہ مسلسل گبر کے نمبر پر فون کر رہی تھی وہ اس کی بلڈنگ میں بھی گئی تھی لیکن وہاں کے لوگو کا کہنا تھا کہ جو لڑکا یہاں رہتا تھا یہ سب کچھ چھوڑ کے جا چکا ہے اس کا موبائل نمبر بھی اکثر بند ہی رہتا تھا اور کبھی آن ہوتا بھی تو وہ کونسا اٹھاتا تھا بار بار بجتے فون کو بھی نا اٹھا کر زمل نے ہار مانتے ہوئے فون ایک طرف رکھ دیا

میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی گبر تم نے اچھا نہیں کیا اگر میری دل کی دنیا کو اسی طرح سے اجاڑنا تھا تو کیوں آئے تھے میری زندگی زمل روتے ہوئے مسلسل اسی کو سوچ رہی تھی جسے شاید اس کی پرواہ تک نہیں تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

مرشد سائیں بہت زیادہ کام کرنے لگی ہو اب تو کمرے میں چلو وہ شام سے گھر آیا ہوں اس کا انتظار کر رہا تھا لیکن زرش کو نہ جانے کون کون سے کام نکل آئے تھے اور دل اور زیلہ کے باہر ہونے کی وجہ سے وہ اکثر رات لیٹ ہی کمرے میں

آتی تھی اس وقت بھی وہ دل اور زیلہ کے لئے چائے بنا رہی تھی اس گھر کے لوگوں کے لیے رات کی زرش ہی بناتی تھی کیونکہ سب کا کہنا تھا کہ اس سے اچھی چائے کوئی نہیں بناتا

شازم چائے نہیں پیتا تھا کیونکہ اسے رات کو نیند نہیں آتی تھی جس کی وجہ سے وہ صبحا سفس کے لئے لیٹ ہو جاتا تھا اس وقت بھی زرش کو ڈھونڈنے کے لئے باہر آیا تو وہ اسے کچن میں ہی ملی تھی

آپ چلیں بس تھوڑی دیر میں آ رہی ہوں اس نے مسکراتے ہوئے کہا جب کہ وہ اس کے گرد باہیں پھیلا کر اس کے کندھے پر اپنی تھوڑی رکھ چکا تھا

نہیں ابھی چلو شازم نے اس کے گرد گھیرا مضبوط کرتے ہوئے کہا

سائیں بول تو رہی ہوں تھوڑی دیر میں آتی ہوں اس نے محبت سے اسے پچکارتے ہوئے کہا ہے جبکہ اس کی بالکل بات ماننے کے موڈ میں نہیں تھا

اچھا چائے دے کے آجاؤں اس نے شازم سے اجازت مانگی

اگر تم میری اتنی اچھی بیوی نہیں ہوتی تو میں تمہیں کھا جاتا شازم نے مسکراتے ہوئے اسے اجازت دی تھی صرف دو منٹ انگلی کا اشارہ کرتا کمرے کی طرف جا چکا تھا

جب کہ چائے دینے کے لئے زیلہ کے کمرے میں آئی جہاں دل بھی تھی بہرام اسے یہاں چھوڑ کر خود ضروری کام کے لیے ملتان کی طرف نکل چکا تھا

ہاں زرش بتاؤ تم نے پتنگ کاٹی تھی اس کی یا نہیں اسے باہر نکلتا دیکھ کر دل نے فورا اس کا ہاتھ تھام کر اپنے پاس بٹھا لیا

ابھی میں جا رہی ہوں اب صبح بات ہو گی بہت نیند آ رہی ہے باقی اپنی کہانی میں صبح سنوؤں گی دل کے ساتھ اس کا بیٹھنے کا اتفاق آج پہلی بار نہیں ہوا تھا اور دل کو اس کی کمپنی بہت ہی زیادہ پسند آئی تھی پر اب وہ اسے آسانی سے اپنے پاس سے اٹھنے نہیں دے رہی تھی

جبکہ باہر وہ شازم سے وعدہ کر کے آئی تھی کہ وہ بس دو منٹ میں واپس آ رہی ہے

نیند وغیرہ بعد میں لے لینا پہلے یہاں بیٹھو اور مجھے پورا قصہ بتاؤ ورنہ مجھے ساری رات نیند نہیں آئے گی تم نے اس لڑکے کو تھپڑ لگایا تھا پھر کیا ہوا دل تو ابھی تک پوری طرح اس کی باتوں میں گم تھی

دل میری جان صبح سے یہی سے کہانی شروع کروں گی ابھی مجھے جانے دو زرش نے جھوٹی موٹھی جمائی لیتے ہوئے کہا لیکن دل کو اس کی نیند پر بالکل ترس نہیں آیا تھا وہ اسے بالکل اپنے ساتھ جوڑ کر بیٹھ چکی تھی

نہیں پہلے پوری بات بتاؤ پھر جانا۔ یہ چڑیل بھی دو گھنٹے جازم لالا سے بات کر کے آئی ہے اب تو میں تم دونوں کو یہاں سے اٹھنے نہیں دوں گی جب تک تمہاری کہانی پوری نہیں ہو جاتی تب تک تو یہاں سے نہیں جا سکتی اور تم اپنا فون بند کرو اب اگر جازم لالا کا فون آیا تھا میں نے تمہارا فون توڑ دینا ہے۔ زیلہمکو جازم سے میسج پر بات کرتے دیکھ کر دل کو اچھا خاصا غصہ آ چکا تھا اس لیے اس کا فون چھین کر ایک طرف رکھ کر بولی

وہ کیا سمجھتی کہ خود کا اکیلا پن دور کرنے کے لیے وہ ان دونوں پر ظلم کر رہی تھی

زرش بار بار باہر دیکھ رہی تھی اللہ جی اگر میرے جانے سے پہلے شازم سائیں ہو گئے تو یہ تو سچی میں مجھ سے بہت زیادہ خفا ہو جائیں گے زرش سوچنے لگی کچھ دن پہلے اس نے اس شازم کے ساتھ مستی کرنے کے لئے جلدی کمرے میں

جانے کا ارادہ کینسل کر دیا جب وہ گئی تو شازم سو رہا تھا اور پھر صبح شازم اس سے خفا ہو کر چلا گیا اور پھر سارا دن زرش بنا کسی سے بات کیے بنا کوئی شرارت کیے بھولائی بھولائی پھرتی رہی

اس گھر کے ہر شخص کو پتا تھا کہ جس کے چہرے کی رونق صرف اور صرف شازم کے نام سے ہے اگر شازم اس سے خفا ہو جائے تو اس کے چہرے کی رونق بھی اس سے روٹھ جاتی تھی اس کی شرارتیں اس کی مستیاں سب کچھ ختم ہو جاتی تھی۔

وہ تو خود بھی جانتی تک نہیں تھی کہ وہ اس شخص کی اتنی بڑی دیوانی ہو جائے گی شاید محبت اسی کو کہتے ہیں۔ لیکن اب وہ اپنی محبت دل کو کیسے سمجھاتی اسے کیسے بتاتی کے باہر اس کا بھائی اس کا بے چینی سے انتظار کر رہا ہے

اور زرش اگر نہیں گئی تو وہ اس سے ناراض ہو جائے گا اور اس کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتی لیکن اس کی کوئی بھی بات سمجھے بغیر دل کو تو بس کہانی کی پڑی تھی

جب تک ذرش نے اسے مکمل کہانی نہ بتائی دل نے اسے اپنے قریب سے ہلنے نہیں دیا تھا

وہ جتنا جلدی ہو سکے کمرے میں پہنچی تھی لیکن اس کے باوجود بھی شازم سو چکا تھا۔۔۔ اس نے ایک نظر گھڑی کی طرف دیکھا جو رات کے دو بجا رہی تھی

وہ خاموشی سے اس کے ساتھ آ کر لیٹی۔ لیکن شاید وہ گہری نیند میں تھا اس کے پاس جانے کا بھی احساس نہ ہو زرش نے خاموشی سے اس کے سینے پر اپنا سر رکھا

ایم سوری شازم سائیں میں نے جلدی آنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ دل ہے نہ مجھے اٹھنے ہی نہیں دے رہی تھی وہ اس کے سینے پر سر رکھیں آہستہ آواز میں بول رہی تھی جانتی تھی وہ سو چکا ہے لیکن پھر بھی اپنی طرف سے اسے منانے کی ایک ننھی سی کوشش کر رہی تھی

جب شازم کے ہاتھ اپنے گرد محسوس ہوئے اسے سر اٹھا کر اس کے چہرے کی طرف دیکھا لیکن وہ سویا ہوا تھا

زرش نے مسکراتے ہوئے اس کے گال کو اپنے لبوں سے چھوا اور اس کے سینے پر سر رکھ کے آنکھیں موند گئی

---

اس نے منیر کو دھوکے سے ایک ویران جگہ پر بلایا تھا۔ اور کہا تھا کہ وہ صغیر کے کچھ پیسے دینا چاہتا ہے صغیر سے رابطہ ممکن نہیں اسی لئے منیر کو ہی دے دے گا اور منیر پیسوں کی لالچ میں اس سے ملنے یہاں تک آ گیا تھا۔

آج کل وہ لوگ ایک چھوٹے سے گھر میں رہتے تھے کیونکہ وہ اتنے لوگوں کا قرض لے کر کیسے پیسے کھا چکے تھے کہ اب دائم کی حویلی میں دن رات قرض داروں کا ہی آنا جانا لگا رہتا اور اب تو وہ لوگ ہاتھ اٹھانے سے پیچھے نہیں ہوتے تھے جس کی وجہ سے منیر اور صغیر سب سے چھپ کر ایک چھوٹے سے گھر میں رہ رہے تھے۔

کچھ سال پہلے ان کی ماں کا انتقال ہو چکا تھا سہیل میں تو ساری زندگی شادی نہ کی جا سکے منیر دوبارہ شادی کر کے اپنی بیویوں کو طلاق دے چکا تھا یا شاید اس کی بیویاں خود ہی اس کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تھی۔

ان کے اس طرح سے چھوٹے ہونے کی وجہ سے بہرام کو انہیں ڈھونڈنے میں کافی وقت لگ گیا سہیل جتنا چالاک انسان تھا منیر اتنا ہی بے وقوف تھا اس نے منیر کو بہت آسانی سے خود سے ملنے پر مجبور کر لیا تھا یہ شخص اپنے بھائی کو

دھوکہ دینے کے لئے بھی پیچھے نہ ہٹا صرف پیسوں کے لیے اپنے بھائی کو دھوکا دینے کے لیے بنا اسے بتائے یہاں آ گیا بہرام سے پیسے لینے کے لئے۔

ہاں بھائی جلدی جلدی پیسے دو مجھے اس سے پہلے کہ کوئی دیکھ لے فکر مت کرو یہ بھائی تک پیسے پہنچ جائیں گے لیکن بھائی نے مجھے نہیں بتایا کہ ان میں اتنی بڑی رقم کسی کو دے رکھی ہے وہ پروگرام کے چہرے کی طرف دیکھے بنا مسلسل بول رہا تھا لیکن جب اس کے چہرے پر نظر پڑی تو وہ کھٹکا۔

اسے کچھ یاد آیا تھا ایسے ہی ایک چہرے کی وجہ سے اس کی زندگی مشکل میں پڑ گئی تھی۔ ایسے ہی ایک چہرے کی وجہ سے وہ دس سال تک جیل میں رہا تھا یاد کرنے میں زیادہ وقت نہیں لگا تھا

کون ہو تم۔ منیر نے سنبھل کر پوچھا۔

یہ آپ کا قرض دار بتایا تو تھا آپ کو فون پر بہرام نے مسکرا کر کہا۔

نہیں جھوٹ بول رہے ہو تم مقدم شاہ سے تمہارا کیا تعلق ہے جلدی بتاو مجھے ورنہ پلیز غصے سے بولا۔

اس کے اس طرح سے غصہ کرنے پر بہرام نے مسکراتے ہوئے پیچھے دیکھا اس کے پیچھے ہی صغیر آ رہا تھا اس کا مشن کامیاب ہو چکا تھا دونوں بھائیوں کو یہاں بلا لے گا۔

انس غیر صاحب آگے آپ بڑے ہی بے غیرت ہو تم دونوں ایک دوسرے کو دھوکہ دینے کے لئے یہاں پہنچے ہم نے صغیر کو فون کر کے کہا تھا کہ اسے منیر کے کچھ پیسے دینے ہیں سنتے ہی صغیر لالچ سے یہاں آ پہنچا۔ اپنے بھائی کو دھوکا دینے کے لیے

کون ہو تم اس بار۔۔ صغیر نے پوچھا تھا۔

ارے بتاتا ہوں اتنی جلدی کیا ہے تم لوگوں کو شکل دیکھ کر تو میری اندازہ ہو چکا ہو گا کہ میں کون ہوں بس پولیس یہاں آنے والی ہے اور پندرہ سال پہلے حویلی میں لگی اس کے گناہ گار میرے سامنے کھڑے ہیں۔

یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو کون سی آگ کون سی حویلی ہم کچھ نہیں جانتے وہ دونوں بُری طرح سے بوکھلا چکے تھے۔

اسے آگ کی بات کر رہا ہوں جس میں پندرہ سال پہلے تمہارا یہ ہاتھ بری طرح سے جل گیا تھا اس نے منیر کے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا ہے جب وہ فوراً چھپانے لگا۔

ارے نہیں نہیں چھپانے کی غلطی مت کرو میں دیکھ چکا ہوں اور جس ہسپتال سے تم نے اس کا علاج کروایا ہے نہ وہاں سے ساری انفارمیشن بھی نکال چکا ہوں 15 سال پہلے اتنی بھی پرانی بات نہیں تھی۔ کیا ان کے پاس ریکارڈ موجود نہ ہوتے تمہارے ہاتھ کی مکمل سرجری کی گئی تھی

کیا بکواس کر رہے ہو تم یہ سب کچھ ہم اس بارے میں کچھ نہیں جانتے ہم پر جھوٹے بے بنیاد الزام لگانا بند کرو اگر تم ہمیں کسی کیس میں بسانا چاہتے ہو تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے ہم اس بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ اس کے باتوں سے صغیر بھی خوفزدہ ہو چکا تھا جب اچانک ہی بہرام نے اپنی جیب سے کچھ نکال کر اس کی طرف اچھالا۔

غور سے دیکھو تمہارا ہی ہے ناوہ بریسلیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا جب کہ صغیر غور سے اسے دیکھ رہا تھا یہ اسی کا تھا لیکن یہ تو جس دن حوریہ سے تنہائی میں ملنے اس کی حویلی گیا تھا جب گرا تھا۔ اس کے بعد حویلی کو آگ لگ گئی تھی تو یہ کیسے اس کے پاس آیا۔

حویلی میں آگ لگنے کے بعد حویلی میں جو کچھ بھی بچا تھا وہ سب کچھ میری دادی یعنی کے نازیہ شاہ کے حوالے کر دیا گیا تھا انہی میں سے ایک ہی بریسلیٹ بھی تھا اور اگر میں اسے آج ہی پولیس کے حوالے کر دوں تو تم لوگ زندگی جیل میں سڑوں گے اپنی باقی کے بچی زندگی جیل میں ہی گزارو گے لیکن میں ایسا نہیں کروں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ یہ سب کچھ تم لوگوں نے نہیں کیا بلکہ یہ تو تم لوگوں سے کروایا گیا ہے بس نام بتادو اور اپنی زندگی بچالو میں جانتا ہوں اس سب میں کچھ نہ کچھ تم لوگوں نے بھی کیا ہے شاید آگ لگانے میں تم لوگوں کا ہاتھ ہو گا لیکن میرے بابا سائیں پر گولیاں کس نے چلائی میرے بابا سائیں کی موت آگ سے نہیں بلکہ انہیں گولیوں سے ہوئی ہے

بتاؤ مجھے میرے بابا پر گولی کس نے چلائی ورنہ تیار ہو جاؤ اپنی ساری زندگی جیل میں گذارنے کے لیے پولیس بھی آ رہی ہو گی۔ بہرام بالکل سیریز لازمی کہتا ہے ان کے ہوش اڑا چکا تھا ہم نہیں جانتے کہ یہ سب کچھ کس نے کیا ہے ہمارا اس میں کوئی ہاتھ نہیں ہے پلیز ہمیں معاف کر دو ہم تو پہلے ہی اپنی زندگی سے تنگ ہیں کیوں ہمیں برباد کرنا چاہتے ہو صغیر نے منت کرتے ہوئے کہا اسے ہی شخص اچھے سے یاد تھا پندرہ سال پہلے اسی شخص نے آکر بتایا تھا کہ سویرا کے ساتھ اس کے باپ کی ناجائز تعلقات ہیں۔

اور اسی دن اس نے اپنے بابا سے بدتمیزی کی تھی اسی دن اس نے اپنے بابا کو ہمیشہ کے لئے کھو دیا سویرا بے قصور ہونے کے باوجود بھی اس کی نفرت کا شکار رہی اس کی وجہ سے اس نے دائم کو کتنا ہرٹ کیا تھا ڈائم کی بہن جو کچھ بول نہیں سکتی تھی کچھ سن نہیں سکتی تھی اس آگ میں جل کر مر گئی۔

بہرام کو ایسا لگنے لگا تھا کہ جیسے اس آگ میں جل کر مرنے والا ہر شخص اس کی وجہ سے مرا ہے وہ اپنے آپ کو ان سب کا قاتل سمجھتا تھا کیونکہ اس کے الفاظ کا استعمال کیا گیا تھا اس نے حویلی میں کہا تھا کہ وہ سب کو آگ لگا کر مار دے گا اور ایسا ہی ہوا سب لوگ آگ میں جل کر مر گئے۔

بکواس بند کرو میں اچھے سے جانتا ہوں کہ تم لوگ جانتے ہو کہ اصل قاتل کون ہے میرے بابا پر گولیاں کس نے چلائی تھی اور حویلی میں آگ کس نے لگائی تھی وہ ان دونوں کو گھورتے ہوئے بولا لیکن میں یہ نہیں جانا چاہتا کہ آگ کس نے لگائی میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ آگ کس نے لگوائی بتاؤ مجھے ورنہ باقی کی زندگی جیل میں گزارنے کے لئے تیار ہو جاؤ اور یہ بریلسٹ ثبوت کے طور پر ہے کہ اگر تم نے لگائی تھی وہ صغیر کو گھورتے ہوئے بولا۔

ہاں یہ سچ ہے کہ حویلی میں آگ میں نے اور منیر نے لگائی تھی جب صغیر کو لگا کے اب وہ نہیں بچ سکتا تو وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیتے ہوئے بولا بہرام کا دل چاہا کہ ابھی کے ابھی سے جان سے مار دے لیکن نہیں ابھی اسے اصل قاتلوں تک پہنچنا تھا۔

خاموش مت رہو کرتے جاؤ بلو اس میں سب سننا چاہتا ہوں وہ غصے سے اس کا گربان پکڑ کر پیچھے کی طرف دھکیلتے ہوئے بولا بہرام اپنے غصے کو کنٹرول نہیں کر پا رہا تھا۔

ہمیں فون آیا تھا کسی کا یہ سب کچھ کرنے کے لئے اور ہمیں پیسے دیے گئے تھے۔وہ مقدم شاہ کے دشمن تھے اسے ختم کرنے کے لئے کچھ بھی کر سکتے تھے اور ہم بھی۔۔

مقدم شاہ کی وجہ سے ہماری زندگی برباد ہو گئی تھی ہم اس سے انتقام لینا چاہتے تھے ہمارا اصل مقصد اسرار کو ختم کر کے اس کی دولت پر قبضہ کرنا تھا لیکن مقدم شاہ ہر طرح سے کہیں نہ کہیں بیچ میں آ جاتا اور ہمارے سارے کے سارے پلان دھرے رہ جاتے اسرار کو مار کر ہم نے اس کی موت کا الزام مقدم اور گاؤں والوں پر لگا دیا۔

اس استانی کے ساتھ زیادتی کر کے ہم نے اس کا الزام اسرار پر لگا کے گاؤں والوں کے ہاتھوں سے قتل کروا دیا ہم نے گاؤں والوں کو اپنی باتوں میں لگایا تھا کہ اسرارِ غلط انسان ہے اور جب مقدم فیصلہ کرنے لگا تو اسے فیصلہ کرنے کا موقع

ہی نہیں دیا گیا اس سے پہلے ہی اسرار پر پتھروں کی برسات شروع ہو گی مقدم نے روکنے کی کوشش کی لیکن گاؤں کے اصولوں کے مطابق اس گناہ کی بس یہی سزا قائم تھی۔

اس طرح سے اسرار ہمارے راستے سے ہٹ گیا لیکن مقدم نہیں مقدم سویرا اور اس کے بچوں کو اپنے ساتھ لے آیا اور حویلی بند کر دی اس کی دولت پر صرف اور صرف دائم کا حق تھا ہم بہت کوشش کے باوجود بھی دولت حاصل نہ کر سکے۔

پھر ہمیں اس کام کے لیے فون کیا گیا ہم خود بھی غصے سے بھرے پڑے تھے مقدم سے انتقام لینے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتے تھے اس نے ہمیں پیسے دیے ہم نے حویلی کو آگ لگا دی لیکن حویلی کے اندر کیا ہوا ہم نہیں جانتے مقدم پر گولیاں کس نے چلائی مقدم کیسے مرا اس کے بارے میں ہمیں کچھ بھی پتہ نہیں ہے۔

صغیر نے پوری بات اسے بتائیں جب بہرام میں اس کا گریبان تھام لیا

بتاؤ مجھے کس نے فون کیا تھا کس نے پیسے دیے تھے کون تھا وہ۔۔۔!انتہائی غصے سے بولا

کون تھا نہیں فون تھی وہ کوئی عورت تھی اور مقدم سے اتنی نفرت کرتی تھی کہ اس کی جان لینے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھی لیکن ہم اس کے نام اور کام سے واقف نہیں بس اتنا جانتے ہیں کہ اس کا تعلق چوہدری سے تھا اور چوہدری نامی شخص مقدم شاہ گاؤں میں بہت بڑا دشمن تھا۔ اور وہ بھی مقدم کو مارنے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتا تھا ۔وہ عورت چوہدری کی کیا لگتی تھی یہ تو میں نہیں جانتا۔ لیکن یہ سب کچھ اس نے چوہدری کے لیے ہی کروایا تھا کیونکہ اس عورت نے کہا تھا کہ چوہدری کی موت مقدم شاہ کی وجہ سے ہوئی ہے مقدم شاہ سے ڈر کر گاؤں سے بھاگ گیا تھا۔

لیکن ہم تمہیں پتا لگا کر بتا سکتے ہیں میں کہیں سے بھی اس عورت کو ڈھونڈ کر تمہارے حوالے کروں گا میں ہر جگہ ڈھونڈوں گا کہیں سے بھی اور ڈھونڈ کر تمہارے حوالے کر دوں گا لیکن ہمیں چھوڑ دو ہم تمہاری ہر طرح سے مدد کریں گے پھر دیکھو ہماری مدد کے بغیر تم کبھی اپنے باپ کے قاتل تک نہیں پہنچ سکتے۔ صغیر نے ہاتھ جوڑتے ہوئے جیسے اسے بلیک میل کیا تھا

کتنا وقت۔۔۔ بہرام نے غصے سے پوچھا شاید وہ بھی جانتا تھا کہ ان دونوں کے علاوہ اس کی اور کوئی مدد نہیں کر سکتا

وقت کا تو نہیں پتا جتنا بھی پتہ چلا تم تک پہنچا دیں گے صغیر کو زرا چین آیا۔

لیکن ایک بات جو میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں وہ عورت تمہاری بہن کو مارنا چاہتی ہے میرا مطلب ہے مقدم کی اولاد کو ختم کرنا چاہتی ہے۔

اس کا مقصد مقدم شاہ سے جڑے ہر شخص کو ختم کرنا ہے تم تو اپنی حفاظت خود کر لو گے لیکن تمہاری بہن کی جان خطرے میں ہے۔ ایک بار پھر اس نے فون پر کہا تھا کہ وہ سب کا الزام تم پر لگائے گی پر تم جیل چلے جاؤ گے تو وہ جیل میں تمہیں ختم کر دے گی لیکن ایسا نہیں ہوا اور تمہاری بہن کو کبھی تمہاری دادی نے باہر نکلنے ہی نہیں دیا تمہاری دادی اس کی حفاظت کرتی رہیں لیکن اب ہو سکتا ہے کہ پچھلے چار ماہ سے اس نے تمہاری بہن پر نظر رکھی ہو۔ ممکن ہے کہ موقع دیکھتے ہی وہ۔۔۔۔۔۔

بس ایک لفظ اور نہیں کچھ نہیں ہو گا میری بہن کو وہ غصے سے بولا تھا سب کو کار اپنے آخری رشتے کو کھونے کا سوچتے بھی اس کی روح کانپ رہی تھی۔ وہ یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا اپنی بہن سے دور ہونے کے بارے میں سوچتے ہوئے بھی

وہ بے چین ہو چکا تھا آپ نے ان لوگوں کو ایک ماہ کا وقت دیا تھا۔ جیسے لے کر وہ بہت خوش ہو گئے تھے جبکہ بہرام نے اب واجد کو فون کیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

مجھے دائم شاہ سوری سے بات کرنی ہے ابھی اسی وقت جیسے ہی واجد نے فون اٹھایا اس نے کہا۔

واجد نے ایک نظر اندر کی طرف دیکھا وہ ڈنر ٹیبل پر بیٹھا شاید کھانا شروع کرنے والا تھا

سر آپ کے لئے ایک بہت ضروری فون ہے واجد نے فون اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جبکہ جانو سائیں کا موڈ آف ہو چکا تھا ابھی تو بیچارے نے بریانی شروع نہیں کی تھی سامنے بیٹھی زارا مسلسل مسکرا رہی تھی اور وہ اس کی اگلی حالت کا سوچتے ہوئے اپنی ہنسی کو کنٹرول کر رہی تھی۔۔

جانو تم بریانی نہیں کھاؤ گی زارا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

حو تم نام ہے میرا جانو صرف مجھے پیار سے بلایا جاتا ہے اور بہت خاص اور قریبی لوگ ہی یہ نام لے سکتے ہیں اور بریانی میں صرف اپنے شاہ جی کے ہاتھوں کی کھاتی ہوں وہ اپنے نوڈلس سے انصاف کرتے ہوئے بولی جبکہ اس کے انداز پر دائم مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔

دائم جلدی سے کال رسیو کرو اور پھر میرے ہاتھ کی بریانی تمہاری منتظر ہے وہ جانو کو اگنور کرتے ہوئے دائم سے بولی جو فون اٹینڈ کر رہا تھا۔

کان کھول کر سن لو دائم شاہ سوری بہت دھرلے سے کہا تھا نہ تم نے کہ تمہیں میری بہن سے محبت ہے تم اس سے عشق کرتے ہو تو یاد رکھو میری بہن کی جان خطرے میں ہے وہ عورت جس نے میرے بابا اور میرے خاندان کو قتل

کروایا اور میری بہن کو جان سے مارنا چاہتی ہے اور اگر میری بہن کو ایک خراش بھی آئیں تم دوسری سانس لینے کے لئے زندہ نہیں بچو گے۔

تم اس چیز کی فکر کرو جو تمہارے ساتھ جوڑی ہے میری یا مجھ سے جوڑے رشتوں کی نہیں میں اپنی ہر چیز کی حفاظت کرنا تم سے بہتر طریقے سے جانتا ہوں۔اس کے انداز پر دائم نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔

میں تم سے ملنا چاہتا ہوں دائم نے فون بند کرنے سے پہلے کہا۔

ٹھیک ہے ملتان میں ہی ہوں مل لو اور میری بہن کو ساتھ لانا اس ایک پل بھی تنہا مت چھوڑنا۔کی حفاظت کرنا تم پر فرض ہے اگر نہیں کر سکتے تو بتا دو مجھے لے جاؤں گا اسے اپنے ساتھ بہرام نے سفاک انداز کہا۔

ایڈریس سینڈ کرو اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے بولا۔کال بند ہونے کے اگلے ہی پل بہرام نے اسے اپنا ایڈریس سینڈ کیا تھا وہ یہاں ڈنر ٹیبل پر بیٹھ کر اس سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن جانو نے اس کا ایک ہاتھ تھام کے رکھا تھا اور اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوا کر کہیں جانا دائم کے بس میں نہیں تھا۔

ذارا اس کے لیے پلیٹ میں بریانی نکالنے لگی جب کے جانو نے اپنے ہاتھ سے نوڈلز کا چمچ بھر کر اس کے منہ کی طرف لایا تھا۔

جانو میرا مطلب ہے حورم اسے نوڈلز مت دو بیکار میں کا ذائقہ خراب جائے گا تو بریانی کا ذائقہ خراب بھی نہیں آئے گا ۔

نہیں زارا میں نوڈلز ہی کھاؤں گا میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا تھا کہ یہ تم صرف اپنے لیے بنا رہی ہوں جب کہ میرا اور جانو کا پلین پہلے سے ہی آج رات ڈنر میں نوڈلز کھانے کا ارادہ تھا پھر تم نے میرے لئے یہ اتنی محنت کی ہے تو بے کار کی

ہے۔اس پر بریانی کھانے کا میرا بلکل بھی دل نہیں کر رہا۔وہ جانو کا ہاتھ تھام کر اس کا برا ہوا چمچ اپنے منہ میں ڈال چکا تھا ۔جس پر جانو چہرے پر شرمیلی سی مسکراہٹ لائے شیطانی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

زارا نے بے دل سے ہو کر اپنے لیے بریانی نکالی لیکن یہ کیا بریانی میں یہ کالا کالا کیا تھا زارا نے سوچا لیکن بولی کچھ نہیں آخر اس کی عزت کا سوال تھا

حورم شیطانی انداز میں خود نوڈلس کھاتے ہوئے دائم کو بھی کھلا رہی تھی جب زارا نے پہلی چمچ بھر کر اپنے منہ میں !ڈالی۔جانو پوری طرح سے اس کی طرف متوجہ تھی اور زارا کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ بریانی کو نگلے کیسے۔۔۔

کیا ہوا زارا بریانی اچھی نہیں بنی حورم نے معصوم صورت بنا کر پوچھا۔

نہیں بہت ٹیسی ہے زارا نے بڑی مشکل سے نوالہ نگلتے ہوئے کہا جس پر جانو مسکرائی۔

تو اور لو نا یار تم نے تو بنائی ہے تمہیں تو سب سے زیادہ کھانی چاہیے وہ زبردستی اس کی پلیٹ میں بریانی بھرتے ہوئے بولی جبکہ کی مسکراہٹ دائم کو کچھ غلط ہونے کا اشارہ کر رہی تھی۔

جانو ڈنر کر کے جلدی سے تیار ہو جانا ہم آئس کریم کھانے جائیں گے وہ محبت سے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتا ہے وہاں سے نکل گیا۔جس کے وہ بریانی چھوڑ کر اندر کمرے کی طرف بھاگ گئی تھی تاکہ جلدی سے تیار ہو جائے ابھی تک اسے اپنی ہائی ہیلز استعمال کرنے کا موقع نہیں ملا تھا۔

جب کے زارا بریانی وہی پھینکتے ہوئے نوڈلز اٹھا کر کھانے لگی۔

ضرور اس لڑکی نے میری بریانی بگاڑ دی ہے اسے تو میں چھوڑ دوں گی نہیں یہ چھوٹا پٹاکا مگر اور دھماکہ ہے۔وہ کھاتے ہوئے سوچ رہی تھی جبکہ اسماعیل بابا باہر اس کی حالت دیکھ دیکھ کر ہنس رہے تھے۔

دائم باہر آیا تو زارا کو صوفے پر بیٹھے پایا

کیا میں تم لوگوں کے ساتھ آئس کریم کھانے چل سکتی ہوں زارا نے پوچھا کے اس طرح سے پوچھنے پر اندر سے ٹک ٹک کے باہر آتی جانو کے قدم وہیں رک گئے تھے۔

نہیں زارا جانو کو یہ سب کچھ پسند نہیں وہ اپنے اور میرے درمیان کسی تیسرے کو برداشت نہیں کرتی آئی تھنک تمہیں یہ باتیں تمہیں سمجھ آنی چاہیے اور اپنی زندگی میں آگے بڑھنا چاہیے جس طرح سے میں بھرا ہوں وہ اسے بارو کرواتے ہوئے حورم کا ہاتھ تھام کر اسے باہر لے گیا کیونکہ اتنی ہائی ہیلز میں بنا سہارے کے چلنا اس کے بس میں نہیں تھا

---

بولو بہرام مقدم شاہ کیوں بلایا ہے تم نے مجھے یہاں۔۔!وہ اس کے روبرو کھڑا پوچھ رہا تھا تھوڑی دیر پہلے اس نے میسج کیا تھا کہ وہ آئس کریم پالر کے پاس آجائے جو اسی ہوٹل سے تھوڑی دوری پر تھا جہاں بہرام اس وقت رہ رہا تھا۔

جانو کہاں ہے۔۔۔!اس کے سوال کو نظر انداز کر کے بہرام نے فکر مندی سے پوچھا جب اس نے اپنے ساتھ کھڑی گاڑی کی طرف اشارہ کیا

جانو کی جان کو خطرہ ہے جانتا ہوں دائم تم اس سب کے ذمہ دار مجھے سمجھ رہے ہو کہ حویلی میں آگ میں نے لگائی تھی لیکن یہ سچ نہیں ہے میں آدھی ادھوری سچائی تک پہنچ چکا ہوں بہت ساری باتیں ہیں جو میرے سامنے آچکی ہیں

حویلی میں آگ لگانے والے کوئی غیر نہیں بلکہ تمھارے تایا چاچا منیر اور صغیر تھے وہ بابا سائیں سے نفرت کرتے تھے اور بابا سے دشمنی کی وجہ سے انہوں نے یہ کام کیا ہے تمہاری ماں اور بہن کے قاتل وہ لوگ ہیں میں جانتا ہوں شاید میری باتیں کا یقین نہیں کروگے لیکن یہی حقیقت ہے

یہ بتانے کے لئے تم نے مجھے یہاں بلایا تھا وہ ہاتھ سینے پر باندھے اسے دیکھتے ہوئے بولا اس کی نظروں میں بے یقینی تھی جس پر بہرام خاموش ہو گیا وہ کیسے سوچ سکتا تھا کہ وہ اس کے ایک بار کہنے پر یقین کرے گا۔

میں جانتا تھا کہ تم یقین نہیں کروگے اسی لئے ثبوت کو اپنے ساتھ لایا ہوں لیکن یہ مت سوچنا کے تمہارے سامنے بے گناہ ثابت ہونے کے لئے مر اجا رہا ہوں میں تمہاری نظروں میں کیا ہوں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا یہاں سوال میری بہن کی زندگی کا ہے اس نے اپنی جیب سے موبائل نکالا اور آج دوپہر کی ریکارڈنگ جو منیر اور ضمیر کے ساتھ کی تھی اس کے سامنے پلے کی اس میں وہ لوگ اپنی زبان سے اس بات کا اقرار کر رہے تھے کہ قاتل وہی دونوں ہیں۔

مجھے نہیں پتہ کہ تم ابھی میرا یقین کروگے یا نہیں لیکن یہ سب کچھ میں نے نہیں کیا دیکھو دائمہ تم نے بھی بہت کچھ کھویا ہے اور میں نے بھی ہم دونوں نے اپنے اپنے کھوئے تھے اور مجھے یقین ہے کہ اب ہمارے اپنوں کے قاتلوں کو ان کے اصل مقام تک پہنچانے میں تو میری مدد ضرور کروگے اس کے چہرے پر کھولتا غصہ دیکھ کر اس کے کندھے پکڑ کر بولا

میں جانتا ہوں تمہیں بہت غصہ آرہا ہے تمہارے چچا تایا ہی تمہارے باپ اور تمہاری ماں کے قاتل تھے تمہاری بہن کے بھی میں جانتا ہوں تمہارے اندر اپنے ماں باپ کو انصاف دلانے کی آگ بڑک رہی ہو لیکن ابھی نہیں اگر ہم نے

ان لوگوں کو ابھی سزا دلوائی تو میں اسے کبھی نہیں ڈھونڈ پاؤں گا مجھے کبھی پتہ نہیں چلے گا کہ میرے بابا پر گولیاں کس نے چلائی تھی۔

وہ عورت مجھے اور جانو کو مارنا چاہتی ہیں مقدم شاہ کی اولاد تک کو ختم کر دینا چاہتی ہے جانو کے محافظ تم ہو جب کہ اپنی جان کی حفاظت میں خود کر سکتا ہوں میں تم سے ایک وعدہ لے کے جانا چاہتا ہوں کہ اتنے دن تک تم کچھ بھی ایسا نہیں کرو گے جب تک میرے ماں باپ کے قاتلوں کا پتا نہیں چل جاتا اگر میں چاہتا تو تمہیں اس بارے میں کچھ بھی نہیں بتاتا تم سے سب کچھ چھپا سکتا تھا لیکن یہ تمہارا حق تھا اسی لیے میں تمہیں یہ بتانے کے لئے آیا ہوں۔ لیکن اب تم تب تک کچھ نہیں کرو گے جب تک میرے ماں باپ کو انصاف مل جاتا۔۔۔۔

وعدہ کرو مجھ سے بہرام شاہ کے منیر اور صغیر کو پھانسی کی سزا دلاو گے وہ اس کے ہاتھ میں جھٹک کر بولا تھا اپنی نظروں کے سامنے اپنے ماں کے قاتلوں کو دیکھ کر برداشت کرنا کتنا مشکل تھا یہ صرف دائم ہی سمجھ سکتا تھا۔

میں تم سے صرف ایک مہینے کا وقت مانگتا ہوں دائم اس حویلی سے جڑے ہر شخص کو اپنے اصل انجام تک پہنچنا ہے ۔میرا یقین کرنے کا شکریہ اور جانو کا خیال رکھنے کا بھی شکریہ فلحال میں واپس کراچی جا رہا ہوں زمل کی شادی ہے پلیز تم بھی آنا جانو کو لے کر اس کا کندھا تھپتھپاتے خاموشی سے واپسی کا راستہ لے چکا تھا۔

ابھی کچھ دور ہی گیا تھا کہ اسے پیچھے کسی کی نظر خود پر محسوس ہوئی اس نے مڑ کر دیکھا وہ گاڑی کی کھڑکی سے باہر اسی کو دیکھ رہی تھی۔ وہ پلٹ کر اس کے پاس نہیں آیا تھا

تم سے بات کروں گا جانو بہت جلد ساری حقیقت تمہارے سامنے آجائے گی ہمارے والدین کو انصاف ملے گا۔ تمہارا بھائی تمہیں کچھ نہیں ہونے دے گا وہ دل میں اس سے کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا جب اچانک گاڑی کا دروازہ کھلا اور وہ اندر آکر بیٹھا۔

آپ کو بھی یقین آگیا کہ میرے بھائی نے کچھ نہیں کیا دائم کو نہیں لگا تھا کہ جانو نے کچھ بھی سنا ہو گا۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ اتنے دور آنے کا تجسس اس کے اندر ضرور ہے

اس کے پاس وہ آڈیو تھی جس میں میرے چچا اور تایا اپنے جرم کا اظہار کر رہے تھے۔ دائم نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے کہا

تو پھر آپ وہ آڈیو لے کر پولیس سٹیشن جائیں ان لوگوں کو سزا دلوائی جانو جذباتی ہو کر بولی۔

نہیں جانِ شاہ تمہارے بھائی نے مجھ سے ایک ماہ کا وقت مانگا ہے ابھی بہت ساری باتیں ضروری ہیں اس حوالے سے ابھی بہت کچھ باقی ہے۔

دائم بس اتنا کہہ کر گاڑی گھر کے راستے کا ڈال چکا تھا جبکہ جانو یہ سوچ رہی تھی کہ اب کیا باقی رہتا ہے سب کچھ تو سامنے آگیا اصل قاتل سامنے آچکے ہیں تو دائم کس کے بارے میں بات کر رہا ہے۔

میرے بھائی سب کچھ پتہ لگا لیں گے ان شاءاللہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا اس کے لہجے میں بھائی کا غرور بولا تھا جسے محسوس کر کے دائم مسکرایا

آپ نے مس ٹک ٹک کے لئے آئسکریم نہیں لی۔ وہ سیریس موڈ منہ کر بولی

اس کا نام زارا ہے دائم نے بے ساختہ ڈمپل چھپایا۔

نہیں نہیں اس کا نام مس ٹک ٹک ہے ڈورے ڈالتی ہے آپ پہ میسنی چڑیل بندری کہیں کی جانی ناک پھیلا کر بولی۔

جانِ شاہ یہ کون سی لینگویج استعمال کر رہی ہو تم بہت غلط بات کر رہی ہو کسی کے بارے میں اس طرح سے نہیں کہتے خاص کر اس کی پیٹھ کے پیچھے۔

اچھا اب لیکچر مت دیجئے گا میں سوری بول دوں گی اس کے ٹوکنے پر وہ منہ بنا کر بولی۔

تم بے شک اس سے سوری مت بولنا لیکن اس طرح سے کسی کے پیچھے بھی کچھ مت کہنا اگر تمہیں اس کی کوئی بات بری لگتی ہے یا اس کی کوئی بھی حرکت ہوئی ناگوار گزرتی ہے تو اس کے منہ پر منع کر دو لیکن اس طرح سے پیچھے بولنا اخلاقیات کے خلاف ہے۔

میں نہیں چاہتا کہ تم اپنے بھائی کے پاس جاؤ تو وہ کہے کہ میں نے اس کی جانو بگاڑ ہے دائم نے مسکراتے ہوئے اس کی ناک چھوئی جس پر شرما کر پیچھے ہٹی اور پھر خود ہی کھل کھلا کر مسکرائی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ڈیڈ آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اس لڑکی کو راستے سے ہٹالوں گی

ارے نہیں کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے بے وقوف سی لڑکی ہے بالکل کسی چھوٹے بچے کی طرح ہے جس کے ہاتھ سے گڑیا چھین لی جائے تو بیٹھ کر رونے لگتی ہے

تھوڑی دیر کے بعد رونے لگ جاتی ہے لیکن دائم کا کافی مضبوط سہارا ہے اس کو ہر وقت اسے اپنے ساتھ رکھتا ہے اکیلا چھوڑتا ہی نہیں ہے آج جب سے آیا ہے اس کے ساتھ لگا ہوا ہے اس وقت اسے کہیں باہر لے کر گیا ہے رات کا ایک بجا رہا ہے یہاں اور وہ ابھی تک واپس نہیں آئے۔

ہاں میں جانتی ہوں دائم آپ کے لیے بہت ضروری ہے لیکن آپ اسے بتانا میرے لئے بہت مشکل ہو چکا ہے دائم تو کسی طرح سے میرے ہاتھ نہیں آ رہا۔ پہلے تو میں نے ہر ممکن طریقے سے اسے اپنی طرف لگانے کی کوشش کی تھی مجھے پوری امید تھی لیکن اب اس نے شادی کر کے بات بگاڑ ہے اب شاید بہت مشکل ہوتا جا رہا ہے اگر میں اس لڑکی کو بیچ سے نکال دوں تو تب بھی دائم اس لڑکی کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

پتا نہیں اس میں ایسا کیا ہے جو اسی کے ساتھ چپکا رہتا ہے فلحال تو یوں ہے کچھ سمجھ ہی نہیں پا رہی۔ اور مجھے صاف الفاظ میں کہہ چکا ہے کہ کل اپنے گھر چلی جاؤ لیکن میں ایسا نہیں کر سکتی ڈیڈ مجھے دقیم چاہیے کسی بھی قیمت پر آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آپ اس کو مجھ سے شادی کرنے پر مجبور کر دیں گے یہاں سب کچھ لٹا ہو چکا ہے۔

کونسی ڈیل ڈیڈ کونسی ڈیل کی بات کر رہے ہیں اب مجھے نہیں لگتا کہ اس لڑکی سے زیادہ دائم کے لئے کوئی بھی چیز اہمیت رکھتی ہے۔ آپ نے نہیں دیکھا لیکن ایک دن میں میں دیکھ چکی ہوں دائم پاگل ہے اس لڑکی کے لئے۔ اس کی فضول بے تکی باتیں کتنی غور سے سنتا ہے اندازہ نہیں لگا سکتے آپ اور طمیں یہاں کیسے رکوں دائم صاف الفاظ میں کہہ چکا ہے کہ اپنے گھر چلے جاؤ۔

ٹھیک ہے آپ قسے فون کر کے کہیں کہ آپ کچھ وقت تک واپس نہیں آسکتے تک میں اس لڑکی کو دائم کی زندگی سے نکالنے کی کوشش کرتی ہوں آپ کوشش کریں کہ اس کو اس ڈیل کی اہمیت سمجھا سکے اسے بتائیں کہ اس کے پولیٹکس کریئر کے لیے وہ ڈیل کتنی اہمیت رکھتی ہے۔

اور اس بے وقوف لڑکی کو میں خود ہی بیچ سے ہٹادوں گی میں خود اسے اس کی اوقات یاد دلاتی ہوں پتا ہے اس نے کیا کیا میں نے دائم کے لیے اتنی محنت سے بریانی بنائی جسے اس نے دیکھا تک نہیں اور اس بے وقوف لڑکی نے بگاڑ دی لیکن اب میں دائم پر یہ ثابت کروں گی کہ میں اس بے وقوف لڑکی سے ہر لحاظ سے بہتر ہوں

پ باہر سے گاڑی کی آواز آرہی ہے شاید وہ لوگ آچکے ہیں فلحال میں فون رکھ رہی ہوں لیکن آپ صبح ہوتے ہی دائم کو فون کر کے یہ کہیں گے کہ میرا یہاں رہنا میری مجبوری ہے اور آپ ابھی پندرہ دن تک لندن میں ہی اسٹے کریں جب تک میں دائم کی زندگی سے اس لڑکی کو نکال نہ دوں تب تک آپ نہیں آئیں گے اور میرے لیے پندرہ دن کافی ہوں گے۔

زارا نے فون رکھتے ہوئے کہا پہلے اس کا ارادہ باہر جانے کا لیکن جانو کو دائم کے ساتھ ہنستے کھیلتے دیکھ کر باہر نہیں گئی

جی لو حورم جی لو چند دن کی خوشیاں اس کے بعد تمہارا دائم صرف میرا۔ شکل تک نہیں دیکھنے دوں گی کبھی اس کی میں تمہیں دائم کی زندگی سے اس طرح سے نکالوں گی کہ دائم شاہ سوری کبھی زندگی میں تمہیں منہ لگانا پسند نہیں کرے گا

۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

آج سارا دن جازم سے بات نہیں ہوئی تھی کل آخری بار رات میں اس سے بات ہوئی تھی پھر نہ جانے اس نے فون کیوں نہیں کیا اسے اسے تو اس نے منع کر رکھا تھا کہ وہ بزی ہوتا ہے وہ اسے فون نہ کرے جازم خود ہی اسے فون کرے گا اور ہر رات کو اس سے گھنٹوں باتیں کرتا تھا۔ زمل کی شادی کی وجہ سے گھر کے کام بھر چکے تھے اسی لئے آج وہ کافی تھک کر بستر پر آ کر لیٹی تھی جبکہ فوراً ہی نیند میں اتر گئی رات کو نجانے کونسا پل تھا اسے اپنے چہرے پر گرم سانسوں کا لمس محسوس ہوا۔ کوئی بہت محبت ہے اس کے چہرے کے ہر نقش کو چھو رہا تھا۔

ذیلہ اچانک نیند سے جاگی اس سے پہلے کہ چیختی وہ اس کے لبوں پر اپنے مضبوط ہاتھ رکھ چکا تھا۔

بس کرو بیوی ظلم مت کرنا۔ اگر تمہاری چیخ سن کر کوئی کمرے میں آ گیا نہ اماں سائیں کے ہاتھوں دونوں کی شامت آ جائے گی کہ اس کے مسکراتے لہجے میں بولا زیلہ کی جیسے جان میں جان آئی جبکہ وہ اگلے ہی لمحے اسے مضبوطی سے اپنی باہوں میں بھر چکی تھی اس کے انداز اس پر جازم مسکرائے بنا نہ رہ سکا

!آپ اماں سائیں سے ملے۔۔۔

صبح مل لونگا پہلے میری جان سے تو مل لوں اماں سائیں سو رہی ہیں وہ اس کے لبوں پر جھکتے ہوئے بولا۔

میں نے آپ کو بہت مس کیا۔ لبوں کو آزادی ملتے ہی زیلہ نے کہا۔

اچھا اگر ایسی بات ہے تو زرا ثابت کرو کہ تم نے مجھے کتنا مس کیا اس کے دونوں ہاتھوں کو تکیے پر رکھتے ہوئے اس کی گردن پر جھکا تھا۔

اور اس کے بات پر زیلہ شرماتے ہوئے اس کے مزید قریب ہوئی۔

اس کا مطلب ہے میری بیوی نے مجھے بہت زیادہ مس کیا اس کے گرد باہوں کا حصار مضبوط کرتے ہوئے شرارت سے بولا جس پر زیلہ نے زور زور سے گردن ہاں میں ہلائی۔ اور اس کے انداز پر وہ مزید فاصلے مٹاتا چلا گیا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ گہری نیند میں سو رہی تھی جب اس کا فون بجا اس نے نیند سے بے حال ہوتے ہوئے فون اٹھایا لیکن اگلی آواز سنتے ہی اس کا دل چاہا کہ فون کرنے والے کا سر پھوڑ دے۔

ایک ہوتا ہے انسان بے شرم ایک ہوتا ہے ڈھیٹ لیکن افسوس کہ تم ان دونوں کی کٹیگری میں شامل نہیں ہوتے تمہارے لئے اس چیز کے لیے بھی الگ الفاظ بنانے پڑے گے وہ انتہائی غصے سے بولی تھی

میں کیا کروں زمل جی دن میں آپ کو اتنی بار فون کیا آپ نے اٹھایا ہی نہیں تو سوچا جب آپ نیند میں ہوں گی تب آپ کی نیند کا فائدہ اٹھا کر آپ کو فون کروں گا اور آپ کی میٹھی میٹھی آواز سے گالیاں سنو گا۔

کبھی میٹھے میٹھے ہاتھوں سے چپل کھانے کا دل کیا تو آجانا ضرور کھلاؤں گی وہ غصے سے بولی۔

ایسا مت کہیں مجھے شرم آرہی ہے یہ سارے کام تو ہم شادی کے بعد کریں گے آپ میرے لیے چپل کباب بنایئے گا اور میں چاٹنی بنایا کروں گا ویسے بہت اچھا کک میں آپ کو زیادہ کام نہیں کرنے دوں گا ویسے بھی آپ زیادہ کام کیسے کریں گی اتنی بڑی پریس رپورٹر ہیں آپ تو جاب کیا کریں گی

میرا کیا ہے۔۔! مجھے تو صرف مجرموں کو ڈھونڈنا پڑتا ہے اس میں کون سا بڑا تیر مارنے والا کام ہے اس نے کچھ دن پہلے والی زمل کے بات دھرائی۔

بکواس ختم ہو گی تمہاری یاد میں فون رکھوں مزمل نے پوچھا۔

نہیں۔۔۔ایک لفظی جواب آیا

میرا مطلب ہے ابھی نہیں ابھی تھوڑی دیر باتیں کریں گے ابھی کچھ ہی دنوں میں ہمارا نکاح ہے سو کچھ دن آپ مجھے سن لے وہ لہجے میں محبت سموئے بولا تھا۔

ابھی کچھ دن رہتے ہیں نا تو کچھ دن کے بعد بات کریں گے ہو سکتا ہے کچھ دن میں ہماری شادی کینسل ہو جائے

استغفر اللہ کیسی منحوست کی باتیں کر رہی ہیں آپ شادی کینسل ہو میرے دشمنوں کی ایک تو برسوں انتظار کر کر کے یہ دن آیا ہے اور آپ اس کو بھی کینسل کروا رہی ہیں میں تو ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس دن کا انتظار کر رہا ہوں جب آپ میری دلہن بن کر میری سیج پر بیٹھے گی اور میں۔۔۔

بس بس بس لگام لگاؤ اپنی سوچوں پر کچھ بولنے سے پہلے نہ کچھ سوچ لیا کرو۔۔کچھ شرم کر لینی چاہیے

ارے اب آپ سے کیا شرمانا آپ تو میری ہونے والی۔۔۔

بس کر دو ہونے والی بیوی ہونے والی بیوی ہونے والی بیوی سن سن کر پک چکی ہوں میں مہربانی کر کے سو جاو رات کا ایک بجا ہے وہ منت کرنے والے انداز میں کہتی فون بند کر گئی۔۔ایک تو اسے سخت نیند آ رہی تھی اوپر سے دن رات گبر کی یاد میں رو رو کر اس نے اپنا حال بگاڑ رکھا تھا اوپر سے خان نامی منگیتر اس کے گلے پڑ چکا تھا۔

وہ کسی شارق کہ ان کو ڈھونڈ رہی تھی یہ بات تو بالکل بھول ہی چکی تھی پتہ تھا تو بس اتنا کے گبر نے اسے محبت میں دھوکا دیا ہے اس نے کبھی نہیں سوچا تھا یہ سب کچھ اس کے لئے اتنا مشکل ہو گا کسی کی یادوں میں روئے گی کسی کے لئے آنسو بہائے گی لیکن ایسا ہوا تھا وہ شخص واقع ہی اسے توڑ گیا تھا کاش وہ اپنی زندگی سے اس شخص کو ہمیشہ کے لئے مٹا سکتی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

دل جیسے ہی اٹھ کر باہر آئی تو سامنے بہرام کو ناشتہ کرتے دیکھ کر فوراً اس کے پاس آئی تھی تائشہ جو خود اس کے لیے کھانا رکھ رہی تھی پلیٹ کے ہاتھ میں پکڑ کر اندر چلی گئی

وہ بنا کچھ بولے اس اس کے جواب کی منتظر تھی

فکر مت کرو دل میں بہت جلدی سچ تک پہنچ جاؤں گا مجھے تو لگتا تھا کہ مجھے پوری سچائی پتہ چل چکی ہے لیکن ایسا نہیں ہے بہت کچھ ہے جو بھی ہم سے چھپا ہوا ہے اس کا ہاتھ تھام کر اسے سامنے والی کرسی پر بٹھا کر بتانے لگا۔

تم میرے ساتھ رہنا دل میرے لیے یہ سفر بہت مشکل ہے دائم میری مدد کر رہا ہے یہ سب کچھ آسان تو نہیں ہے لیکن اس نے مجھ سے کہا ہے کہ وہ جانو کی حفاظت کرے گا۔ بہت جلد میں ان لوگوں کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے بھیج دوں گا ہمیشہ کے لئے۔ لیکن اس کے لیے مجھے تمہارے ساتھ کی ضرورت ہے۔ تم میرا ساتھ دو گی نا اور اس کے دونوں ہاتھ پکڑے امید بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا جب دل نے ہاں میں سر ہلایا

تبھی کمرے سے زرش نکلی

ہاو رومانٹک۔۔۔۔

اس نے نعرہ لگایا اور اس کے نعرے کے ساتھ ہی کمرے سے باہر نکلتے شازم نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے چپ کروایا لحاظ نام کی کوئی چیز کبھی کوئی اس کے قریب سے گزرتی نہیں تھی۔

جبکہ بہرام گلہ صاف کرتا باہر چلا گیا اور شازم ناامید سی ایک نظر ڈال کر بہرام کے پیچھے۔

یہاں تو صبح صبح کچھ رومانٹک رومانٹک چل رہا تھا میں نے بگاڑ دیا کیا باتیں ہو رہی تھی

وہ اس کے پاس ائی شرارتی انداز میں بولی جب دل نے اپنا جوتا اتار لیا اس سے پہلے کہ وہ اس کی مرمت کرتی وہ کچن کی طرف بھاگ چکی تھی۔

ساسوماں زیلہ ابھی تک کمرے سے باہر کیوں نہیں نکلی۔ سوری میں تو بھول ہی گئی باہر گاڑی کھڑی ہے جازم جیٹھ جی کی وہ خود ہی اپنے سوال کا جواب دے دیتی تائشہ کے گھورنے پر فوراً ٹیبل پر بیٹھ کر ناشتہ کرنے لگی

---

وہ نہا کر نکلا تو جانو کو خاموش خاموش اور کنفیوز سی بیڈ پر بیٹھے دیکھا۔

کیا ہوا جانِ شاہ تم اتنی پریشان کیوں ہو۔۔۔!وہ اس کے پاس آ کر بیٹھنے لگا جب جانو اس سے فاصلہ قائم کرتے ہوئے تھوڑی سی دور ہٹی۔

جانِ شاہ اس فاصلے کی وجہ جان سکتا ہوں وہ اس کے اور اپنے درمیان موجود فاصلہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا یقیناً اسے ناگوار گزرا تھا جبکہ جانو نے اس کی بات سننے کے بعد نفی میں سر ہلایا مطلب کے وہ وجہ نہیں جان سکتا اور اس کی معصومانہ حرکت پر وہ مسکرائے بنا نہ رہ سکا۔

لیکن میں وجہ جاننا چاہتا ہوں وہ اس کا ہاتھ تھام کر ایک بار پھر سے اسے اپنے قریب کرتے ہوئے بولا۔

آپ باتھ روم میں تھے نادل دیدہ کا فون آیا تھا وہ کہہ رہی تھی کہ زمل دیدہ کی شادی ہو رہی ہے۔ جازم لالہ اور شاذم لالہ کی بھی شادی ہو گئی میں نے کسی کی شادی اٹینڈ نہیں کی میں نے اتنی ڈانس پریکٹس کی تھی سب کچھ ویسٹ ہو گیا وہ آنکھوں میں نمی لائے انتہائی ایموشنل انداز میں بولی تھی۔

نو۔۔میری جان نہیں۔۔۔تمہاری آنکھوں سے آنسو نہیں آنا چاہیے بس اتنی سی بات ہے نہ میں تمہیں شادی پہ لے کے جاؤں گا کل ہے نا مہندی تم کل رسم شروع ہونے سے پہلے وہاں پہنچ جاو گی۔یہ تمہارے دائم کا تم سے وعدہ ہے میں تمہیں خود وہاں پہنچاؤں گا تم پوری شادی انجوائے کرنا۔نعیم نے اسے محبت سے پچکارتے ہوئے کہا جب کہ وہ تو اس کی باتیں سن کر پریشان ہو چکی تھی۔

مطلب آپ میرے ساتھ شادی پر نہیں آئیں گے۔مطلب کے اس لمبی ٹانگوں والی چڑیل کے ساتھ رہیں گے۔وہ دائم بہت بری ہے مجھے نہیں پتہ میں آپ کو یہاں نہیں چھوڑوں گی آپ کو میرے ساتھ آنا ہو گا وہ اس کے بازو کو اپنے ہاتھ میں جکڑے ہوئے بولی

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی اسے فون آیا تھا جس میں اسے پتا چلا کہ جمال صاحب لندن سے جلدی واپس نہیں آنے والے اور تب تک انہوں نے زارا کا خیال رکھنے کے لیے کہا ہے ان کا بزنس ریلیشن شپ ایسا تھا کہ وہ ان کی بات کو اگنور نہیں کر سکتا تھا یہاں اس کے پولیٹکس کریئر کا سوال تھا اسی لیے شاید انہوں نے اتنی رات گئے سے فون کر کے یہ بات بتائی تھی اور جب یہی بات اس نے جانو کو بتائی تب سے ہی وہ اس کی کسی بھی بات کی اور غصے کی پرواہ کیے بغیر کبھی اس سے لمبی ٹانگوں والی چڑیل تو کبھی مس ٹک ٹک کہہ کر بلا رہی تھی۔

اسی جانوں میں کبھی کبھی مقدم شاہ کی جھلک نظر آتی تھی جو اپنی چیزوں میں کسی قسم کی ملاوٹ برداشت نہیں کر سکتا تھا .اور نہ ہی اپنی کسی چیز کو دوسرے کو دینے کے لیے تیار تھا جانو بھی بالکل ویسی ہی تھی۔اسے زارا سے خطرہ محسوس ہو رہا تھا اور دائم اس کی نظروں میں اب صرف اس کا تھا۔وہ جانو کی کنڈیشن کو بہت اچھے سے سمجھ رہا تھا اسی لیے بنا بحث کیے اس کے ساتھ جانے کو تیار ہو گیا ویسے بھی تائشہ نے سے الگ سے انوائٹ کیا تھا اور وہ یہ بات کا بھی بھلا نہیں سکتا تھا کہ جتنا عرصہ وہ حویلی میں رہا تھا وہ اس کے ساتھ ایک ماں کی طرح رہی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

نشال کو گھر میں الگ کمرہ دیا گیا تھا۔ وانی تو جب سے آئی تھی کبھی شازم کے پاس تو کبھی زیلہ کے پاس اسے جیسے ماں بالکل بھول ہی گئی تھی جبکہ نور تو اس کی بلائیں لیتے نہ تھکتی نور کو جب پتہ چلا کہ اس کا آگے پیچھے اب کوئی نہیں ہے تو نور نے فیصلہ کر لیا کہ وہ ان کی شادی شارق اور ذمل کے ساتھ ہی کروائے گی دونوں دلہن نے ایک ہی گھر سے رخصت ہوں گئی۔

اور اس سب کے بات پر یاسم کو کوئی اعتراض نہ تھا نشال کو اتنی جلدی سب کچھ عجیب سا لگ رہا تھا لیکن یاسم نے کہا تھا کہ اگر میں ہوں تو تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں جب کہ وانی کو تو بس اپنے ماما بابا کو دلہا دلہن بنے دیکھنے کی جلدی تھی۔

اسے تو پتہ بھی نہیں تھا کہ اچانک ہی اس کی رسم مایوں اور مہندی آج ہی رکھ لی جائے گی کل زمل اور شارق کا نکاح تھا ۔نکاح کے بعد وہ رخصتی کا ارادہ رکھتے تھے کیوں کہ شارق صاحب کو رخصتی کی بہت جلدی تھی جبکہ تائشہ بھی اب زمل کی شادی میں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہیں چاہتی تھی جب کہ نشال اور یاسم کا نکاح پر سوں تھا۔

اور مایوں اور مہندی کی رسم دونوں کی آج ہی ادا ہونی تھی۔

سب کچھ اچانک سے کتنا اچھا ہو گیا تھا نشال نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ اسے یوں اچانک اتنا چاہنے والا ہم سفر مل جائے گا اور وہ بھی وہ شخص جو اس کے ماضی کے بارے میں سب کچھ جانتا ہے۔

اس سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں تھا اور یہی وجہ تھی کہ نشال شادی سے بہت مطمئن تھی۔

وہ اپنے آپ کو آئینے میں دیکھتی مسکرا رہی تھی جب اچانک سے اپنے پیچھے کوئی محسوس ہوا۔

یہ مسکراہٹ یہ شرماہٹ دو دن کے بعد پر ادھار رکھے مکان مالکن جی آگے آپ کے بہت کام آئے گی۔۔ایسے معاملوں میں آپ کا کرایہ دار بہت بے شرم کی قسم کا انسان ہے وہ اس کے قریب سے اپنی کچھ چیزیں اٹھاتا اس کا دل دھڑکا گیا تھا جبکہ اسے تو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ یہ شخص اس کے کمرے میں اچانک کیا کر رہا ہے۔

اپنے دماغ پر زیادہ زور ڈالنے کی ضرورت نہیں ہیں آپ کو اس کمرے میں رہنے کی عادت ڈال دی جائے اسی لئے آپ کو اپنے کمرے میں رکھنے کا بندوبست کیا تھا جبکہ میں آج کل اپنی بیٹی کے کمرے میں رہائش پذیر ہوں۔

وہ اس کے کانوں میں سرگوشی کرتا مسکراتا ہوا اپنی چیزیں اٹھا کر باہر نکل گیا۔جبکہ وہ شرماتے ہوئے اپنا سرخ دہکتا چہرا اپنے ہی ہاتھوں میں چھپا گئی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

صبح صبح کہاں جانے کی تیاری ہے وہ جیسے ہی باہر آئی جانو کو بیگ لیے باہر کی طرف جاتا دیکھ کر پوچھے بنا نہ رہ سکی جانو کہیں جا رہی ہے اس کا مطلب ہے کہ اس کے کام میں آسانی ہو گی وہ صرف سوچ ہی رہی تھی کہ دائم باہر سے آیا اور اس کا یہ بیگ بھی لے کر ملازم کو اشارہ کرنے لگا

ہم لوگ شادی پے جا رہے ہیں آپ اپنا خیال رکھیے گا کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو بڑی اماں سائیں یہاں موجود ہیں اس کے علاوہ گھر میں اور بھی بہت ملازم ہیں مریم دیدہ بھی ہیں آپ کو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا جانو نے مسکراتے ہوئے اس کا دل جلایا

دائم تم مجھے نوکروں کے سہارے چھوڑ کے جارہے ہو آئی کانٹ بلیو تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو ڈیڈ نے مجھے یہاں صرف تمہارے بھروسے پر بھیجا ہے تم جانتے ہو میں پاکستان پہلی بار آئی ہوں اور تم مجھے اس طرح سے چھوڑ کر جارہے ہو دائم بھی نہیں رہ پاؤں گی یہاں۔

بڑی اماں سائیں نوکر نہیں ہیں وہ ابھی بول ہی رہی تھی کہ جانو نے اس کی بات کاٹی۔

نوکر نوکر ہی ہوتا ہے جانو بے شک اسے مالک کا درجہ ہی کیوں نہ دے دیا جائے۔ کونسے خاندان سے تعلق ہے تمہارا جہان نوکر اور مالک کو میں فرق کرنا نہیں سکھایا جاتا وہ اسے ڈرانے والے انداز میں بولی تھی اور جانو ڈر بھی گئی تھی اس کے انداز پر۔ جبکہ اس کا انداز دائم کو اتنا ناگوار گزرا کہ وہ ہاتھ کے اشارے سے اسے چپ کرواتے جانو کو باہر جانے کا اشارہ کر چکا تھا۔

دائم کہیں کسی چھوٹے سے گھرانے سے تو نہیں اٹھا کر لائے اس لڑکی کو مجھے ایسا کیوں لگتا ہے جیسے نوکر چاکر کبھی زندگی میں دیکھے نہیں ہیں اس کے جانے کے بعد بھی زارا اب بھی باز نہیں آئی تھی

ضرورت سے زیادہ بول رہی ہو اب خاموش ہو جاؤ اور گھر میں بہت لوگ موجود ہیں جو تمہارا خیال رکھ سکتے ہیں۔ وہ انتہائی غصے سے بولا تھا۔

میں پہلی بار پاکستان آئی تھی صرف تمہارے سہارے پر اور تم مجھے یہاں چھوڑ کر کوئی شادی اٹینڈ کرنے جارہے ہو مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو تم کون ساہنی مون پر جارہے ہو جہاں میں تم دونوں کو ڈسٹرب کروں گی شادی ہے نہ میں بھی انجوائے کرلوں گی وہ آنکھوں میں نمی لائے بولی تھی اسے سچ میں دائم اور جانو کا اس طرح سے جانا اچھا نہیں لگ رہا

تھا ایک پل کے لیے دائم بھی وہیں رک گیا تو واقع ہی اسے نوکروں کے سہارے چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا بے شک بڑی اماں سائیں اس کے لیے ماں کا درجہ رکھتی تھی لیکن وہ زارا کے لئے تو ایک ملازمہ ہی تھی۔

پلیز دائم مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو میں نوکروں کے بیچ میں اکیلی نہیں رہ سکتی میں پلیز مجھے سمجھنے کی کوشش کرو میں اس شہر کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی اب وہ پریشانی سے رونے لگی۔

زارا پلیز خاموش ہو جاؤ تم جاؤ اپنا سامان پیک کرو ہم شادی پہ جا رہے ہیں وہ اسے چپ کرواتے ہوئے بولا۔

میرے پاس شادی کے لئے پہننے پر کپڑے نہیں تھے ہم راستے سے بائے کر لیں گے تم تو جانتے ہی ہو میں نے کبھی پاکستانی شادی اٹینڈ نہیں کی یہ میرا پہلا تجربہ ہے وہ خوش ہوتے ہوئے بولی جبکہ دائم ہاں میں سر ہلاتا سے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر چکا تھا۔

کون کہتا ہے اور دو آنسو سے اپنا کام نہیں کروا سکتے چند آنسو تو اچھے اچھوں کو پگھلا دیتے ہیں

آئی ایم سوری اگر تمہیں میری جانو کے لئے کہی گئی بات بری لگی لیکن وہ اس طرح سے بیہو کرتی ہے جیسے اپر کلاس لوگوں کو جانتی تک نہیں مجھے ہنڈرڈ پرسنٹ یقین ہے کہ تم اسے کسی جھونپڑی سے اٹھا کر لائے ہو اپنا اسٹینڈ تو دیکھ لیتے ۔وہ اب بھی باز نہیں آئی تھی جبکہ دائم اس کی بات پر صرف مسکرایا تھا۔

تمہیں جانو کا اسٹینڈ دیکھنا ہے نہ ہم اسی کے گھر جا رہے ہیں دیکھنا دائم نے بس اتنا کہتے ہوئے گاڑی کا دروازہ کھولا جب کہ گاڑی میں اسے بیٹھنے دیکھکر جانو کا منہ پوری طرح سے بگڑ چکا تھا۔

انہیں شادی پر کسی نے نہیں بلایا جانو نے بتانا ضروری سمجھا۔

میں ان کا مہمان ہوں جان شاہ اور یہ میری مہمان ہے دائم نے کہتے ہوئے گاڑی اسٹارٹ کی جس پر وہ اپنے پھولے پھولے گالوں کو مزید پھیلا کر بیٹھ گئی۔

جبکہ اس کے انداز پر وہ مسکراتے ہوئے گاڑی چلانے لگا راستے میں ان لوگوں نے شوپنگ بھی کرنی تھی کیونکہ زارا کے پاس پہننے کے لیے کچھ نہیں تھا اور اس کے ہر انداز پر جانو کا موڈ بری طرح سے آف ہو رہا تھا زارا نے ایک بار پچھلی سیٹ سے دائم کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا جسے اگلے ہی لمحے جانو نے پکڑ کر پیچھے کی طرف پھینکا تھا اور اس کے انداز پر اسے اتنی سبکی محسوس ہوئی تو وہ منہ بنا کر بیٹھ گئی۔

جبکہ اس کے گھوری اسے صاف الفاظ میں بتا رہی تھی کہ جو چیز میری ہے وہ میری ہے اپنا ہاتھ صاف کرنے کی کوشش مت کرو۔ ورنہ حورم مقدم شاہ ہاتھ کاٹ کر پھینکنا بھی جانتی ہے۔ ایک بار وہ حویلی پہنچ جائے پھر تو وہ اس سے اگلے پچھلے سارے بدلے لینے والی تھی زیلہ اور زمل کے ساتھ مل کر دل دیدہ تو بچاری تھی ہی معصوم سی اسے تو لڑائی جھگڑے آتے ہی نہیں تھے لڑنے جھگڑنے میں تو جانو بھی سب سے پیچھے ہی تھی لیکن یہاں سوال اس کی پرسنل پراپرٹی کا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

دل میرے کپڑے استری کر دو میری الماری میں کوئی بھی اچھی کپڑے نہیں ہے وہ اسے کمرے میں بلاتے ہوئے کہنے لگا آج کل وہ سب لوگ تائشہ کے ہی گھر پر رہے تھے کیونکہ تائشہ ان لوگوں کو کہیں نہیں جانے دے رہی تھی سب گھر کا ماحول تھا اور سب لوگ گھر پر ہی تھے۔

اس کے کہنے پر دل فوراہی کمرے میں آکر اس کے کپڑے استری کرنے لگی جب کہ وہ اس کے پاس کھڑا اسے دیکھ رہا تھا فلحال وہ تیار تو نہیں تھی لیکن پیلے رنگ کا جوڑا پہنے بہت پیاری لگ رہی تھی۔

احمد سائیں نے جانے سے پہلے ایک رسم ادا کی تھی اور وہ یہ تھی کہ انہوں نے دل کو بہرام کے ساتھ رخصت کر دیا تھا اب یہ ان کی مرضی تھی کہ وہ اس رشتے کو آگے نبھاتے ہیں یا نہیں انہوں نے خاندان کو بٹھا کر بس اتنا ہی کہا تھا کہ اب سے دل بہرام کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہے گی اور وہ ان کے دادا نانا ہونے کے ناطے اسے رخصت کر رہے ہیں۔

اور اس کے بعد دل اور بہرام سب کے سامنے اسی طرح سے رہتے تھے جیسے وہ ہسبنڈ اور وائف ہوں انہوں نے اپنے درمیان موجود دوری کو کسی کے سامنے بھی ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔ یہاں مہمانوں کی وجہ سے بہرام سے زیادہ تر مہمانوں کے بیچ ہی رہتا تھا جب کہ دل کل سے ہی ذمل کے کمرے میں رہ رہی تھی۔

اس وقت بھی وہ اس کے کپڑے استری کرتے ہوئے خود کو بالکل نارمل ظاہر کر رہی تھی جب اچانک بہرام نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب کر لیا۔

دل مجھے سمجھ نہیں آتا کہ سب کچھ تمہارے سامنے آچکا ہے ہر قسم کی سچائی کے بارے میں تم جان چکی ہو اب تم مجھ سے نظریں کیوں پھرے رکھتی ہو کیوں مجھے محبت سے نہیں دیکھتی۔ دل میں کیوں تمہارے انداز میں اپنے لیے کسی قسم کے کوئی جذبات محسوس نہیں کر رہا تم جانتی ہو نا میں تم کتنا چاہتا ہوں جانتی ہو نا تم میرے لیے کیا ہو پھر کیوں تم مجھ سے اس طرح سے دور رہتی ہوں کیوں مجھ سے کھیچی کھیچی رہتی ہو میں تم سے کوئی حق نہیں مانگ رہا کوئی رشتہ نہیں

مانگ رہا لیکن یہ بے رخی یہ دوری کیوں ہے دل تم مجھ سے اتنا دور کیوں رہتی ہو کے میں چاہ کر بھی یہ فاصلہ طے نہیں کر پا رہا۔

دل میں جانتا ہوں تم بھی اپنے دل میں میرے لیے جذبات رکھتی ہو تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہو تو پھر تمہاری ان دوریوں کا کیا مطلب ہے تمہاری بے رخی کو کیا نام دوں۔

وہ جیسے آج بے بس ہو کر اس سے سوال کر رہا تھا جب کہ وہ اپنی کمر سے اس کی مضبوط گرفت کو ہٹانے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہوئے مزید اس کے قریب ہوتی چلی جا رہی تھی۔

بہرام سائیں ہم اس وقت اپنے گھر پے نہیں ہیں برائے مہربانی اپنے جذبات کو قابو میں رکھے وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

تو ٹھیک ہے گھر چلو اور میرے سوالوں کے جواب دو مجھے بس تمہاری بے رخی کا جواب چاہیے دل مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا یہ سب کچھ بتاؤ مجھے کس چیز کی وجہ سے تم مجھ سے دور رہتی ہو بتاؤ ایسا کیا ہے جو تمہیں میرے قریب نہیں آنے دے رہا۔

وہ ایک ہاتھ سے اس کی نازک کمر میں تھا میں دوسرے ہاتھ سے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لے چکا تھا۔

کچھ نہیں ہے کوئی وجہ نہیں ہے چھوڑیں مجھے وہ اپنا آپ چھڑواتے ہوئے بولی۔

جبکہ اگلے ہی لمحے وہ اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے کر اسے مکمل بے بس کر چکا تھا۔

اس کے انداز میں شدت تھی جیسے کوئی پیاس جو بجھنے کا نام نہیں لے رہی تھی وہ پوری طرح سے اس کی باہوں میں قید ہو کر رہ گئی وخود کو چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی جب بہرام نے اسے مزید اپنے قریب کرتے ہوئے اس کے لبوں پر اپنی گرفت مزید سخت کر دی۔نہ جانے یہ مدہوشی بہرام کو کب تک اپنے حصار میں قید رکھتی جب اسے اپنے ناک میں کچھ جلنے کی سمیل محسوس ہوئی اس نے اگلے ہی لمحے دل کو خود سے دور کرتے ہوئے اپنی شرٹ سے ہٹائی تھی۔

دل ایک طرف ہو کر لمبے لمبے سانس لے رہی تھی جبکہ بہرام نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا

اگر کچھ نہیں ہے کوئی وجہ نہیں ہے تو پھر یہ دوری کیوں مجھ سے چچی کیوں رہتی ہو مجھ سے دور رہنے کے بہانے کیوں ڈھونڈتی ہو۔اگر کوئی وجہ نہیں ہے تو میرے پاس رہو اتنے ہی قریب کم از کم احساس تو ہو کہ بندہ شادی شدہ ہے۔

اور اب سے یہ فاصلے ختم کرنے کی پریکٹس کر لو بہت جلدی تم سے اپنے تمام حقوق سود سمیت لونگا۔بہت جلد اپنے بابا کے قاتلوں کو بے نقاب کر کے تمہیں ہمیشہ کے لئے اپنی باہوں میں قید کر لوں گا۔لیکن اگر تم اس سے خوش فہمی کا شکار ہو کہ اس دوران میں تم سے دور رہوں گا تو یہ صرف تمہاری غلط فہمی ہے مجھ سے چھپنے کی مجھ سے دور جانے کی غلطی سے بھی سوچ اپنے دماغ میں مت لانا۔وہ کہتے ہوئے خاموشی سے باہر نکل گیا کیونکہ اسے باہر سے جانو کے چلانے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ لوگ سیدھا تائشہ کے ہی کر پر آئے تھے۔جانو نے تو پوری گاڑی میں اس سے کوئی بات نہیں کی تھی اب تو اسے منہ لگانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا وہ ناک پھلاتی سیدھے اندر بھاگ گئی گاڑی سے نکلتے ہوئے زارا نے ایک نظر اس گھر کو دیکھا۔جب دائم میں اس کے پاس آیا

یہ حویلی نہیں گھر ہے پر جہاں جانو رہتی تھی وہ ان کی حویلی ہے گاؤں میں ان کی ملکیت کتنے رقبے پر ہے میں نہیں جانتا ۔تم جانو کے اسسٹنڈ کی بات کر رہی تھی نا یہ ہے میری جانو کا اسٹینڈ۔نوکروں کو عزت دینے اور اپنا ماننے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ ہمارا اسٹینڈ کم ہے یا ہم کسی جونپری یا چھوٹے گھر سے تعلق رکھتے ہیں

اپر کلاس ہونے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ ہم اپنی تہذیب اور تربیت کو بھلا دیں۔

اگر میں چاہتا تو یہ ساری باتیں تمہیں گھر سے ہی بتا سکتا تھا لیکن شاید تم تب اس چیز کو سمجھ نہیں پاتی۔میری جانو کا اسٹینڈ چھوٹا نہیں ہے بس اس میں تہذیب اور تربیت کی مقدار تم سے کچھ زیادہ ہے۔وہ کہتا ہوا جانو کے پیچھے گھر میں داخل ہوا تھا جب کہ تائشہ پہلی بار جانو کے ساتھ اس کے شوہر کو آتے دیکھ کر فورا دروازے پر اس کے استقبال کے لیے آئی تھی

---

مایوں کے بعد مہندی کی رسم شروع ہو چکی تھی ہر کوئی مصروف تھا۔گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا ایسے میں دائم نے اپنی رہائش ایک ہوٹل میں رکھنے کا سوچا ویسے بھی اسے زیادہ لوگوں میں رہنے کی عادت نہیں تھی۔لیکن اس نے دائم کو کہیں بھی جانے سے منع کر دیا اور شازم سے کہہ کر ایک ہوٹل میں بس ایک ہی روم کی بکنگ کروائی جس کی وجہ یہ تھی کہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ زارا ان کے ساتھ جائے اور اس بارے میں دائم کو بھی کوئی آئیڈیا نہیں تھا۔اس لیے اس نے بھی بس شازم کا روم بک کرانے کے لیے شکریہ ادا کر دیا۔

جبکہ شازم اس سے پوچھنا چاہتا تھا کہ کیا ان دونوں کی مہمان ہمارے گھر پر ہی رکے گی کیونکہ اس کا روم تو وہ بک کروا کر ہی نہیں آیا تھا جانو سے پوچھنے پر اس نے کہہ دیا کہ وہ ان لوگوں کے ساتھ نہیں جا رہی کام زیادہ ہو جانے کی وجہ سے وہ

دوبارہ سے مصروف ہو گیا تھا ہر بعد میں شازم کے دماغ سے ہی نکل گیا کہ وہ زارا کے بارے میں کچھ بھی پوچھے۔ اسے زارا بھی عجیب سی لگی تھی لوگوں کے درمیان بیٹھنے کی جگہ اکیلے ہی باہر بیٹھی ہوئی تھی۔ جیسے شادی پر نہیں بلکہ کسی پارک میں آئی ہوئی ہے جہاں وہ اکیلی بیٹھی ہو۔

عجیب تو سب کو ہی وہ لگ رہی تھی زرش زیلہ اور دل نے اسے اپنے ساتھ آنے کی آفر کی لیکن وہ بالکل انجان بنتی صاف الفاظ میں انکار کر گئی۔

وہ جب سے آئی تھی نخرے دکھائے جا رہی تھی مجھے یہ نہیں کھانا مجھے یہ نہیں پینا زیادہ لوگ پسند نہیں ہیں شادی کی رسمیں پسند نہیں ہیں اور اب بھی ایسا ہی ہوا

آئی ایم سوری مجھے یہ سب کچھ پسند نہیں ہے وہ تو دائم مجھے زبردستی اپنے ساتھ لے آیا ورنہ مجھے یہ شادی بیاہ کی رسمیں بالکل اچھی نہیں لگتی میں یہاں بالکل ٹھیک ہوں پلیز مجھے کوئی ڈسٹرب نہ کرے اس کا انداز ایسا تھا کہ ان تینوں کو اچھا خاصہ غصہ چڑھ گیا جبکہ دل تو غصے سے پاؤں پٹختی اندر چلی گئی وہ تو ویسے بھی اس طرح کی لڑکیوں کو منہ نہیں لگاتی تھی۔

دائم فون پر مصروف تھا جب وہ جانو کے پاس آئے اور اس سے پوچھنے لگی

اتنی بھی منتیں کرنے کی کیا ضرورت ہے اگر وہ نہیں آتی تو کیا تمہارا دائم نہیں آتا کیا

کیوں نہیں آتے دائم کو تو میں ہر قیمت پر اپنے ساتھ لے کے آتی میرے ساتھ نہیں آتے تو کیا اس لمبی ٹانگوں والی چڑیل ک پاس چھوڑتی یہ میرے دائم پر دورے ڈالتی ہے کسی نے منتیں نہیں آسکی خود منہ اٹھا کے آگئی ہے آپ کو نہیں پتا بڑی تیز ہے جانو نے ساری حقیقت اس کے سامنے کھولی

جب کہ دل کے ساتھ ساتھ زرش اور زیلہ بھی اسے سبق سکھانے کی ٹھان چکی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

سب باری باری رسم ادا کر رہے تھے۔ لیکن زمل بالکل خاموش تھی جبکہ نشال مسکرا رہی تھی۔ اسے تو یہ سب کچھ بہت اچھا لگ رہا تھا اسے اپنی پہلی شادی یاد آئی جس میں کوئی بھی رسم ادا نہیں کی گئی تھی بس اس کا نکاح کر دیا گیا اور ہمیشہ کے لئے رخصت کر دیا گیا کیسے ماں باپ تھے اس کے جن کے دل میں اس کے لئے کوئی خواہش ہی نہیں تھی۔ جیسے بیٹی تو ان کے لئے ایک بوجھ تھی جسے اپنے سر سے اتار کر وہ آزاد ہو گئے۔ وہ آج بھی اپنے ماں باپ کو یاد کر کے اداس ہو جاتی تھی جنہوں نے شوہر کے مرنے پر بھی اسے قبول نہ کیا وہ یتیم نہ ہوتے ہوئے بھی یتیم ہو گئی۔

اس کے باپ نے تو کہا تھا اس کا شوہر مر گیا ہے اسے بھی ساتھ دفنا دو۔ اس کے پاس روٹی نہیں ہے اسے کھلانے کے لیے۔ کیا قصور تھا اس کا بس تعلیم حاصل کرنا چاہتی تھی شادی جیسے بندھن میں بندھنے کے لیے تیار نہیں تھی بس ایک امیر آدمی کا اس پر دل آ گیا اس نے نوٹوں کی گڈی اس کے باپ کو دکھا دی اور اس کے باپ نے خاموشی سے رخصت کر دیا کیونکہ اسے اپنے تین بیٹے پالنے تھے اپنے بڑھاپے کا سہارا پالنا تھا وہ تو اس کا سہارا نہیں بن سکتی تھی آخر بیٹی تھی نجانے لوگوں کو کیوں لگتا ہے کہ بیٹیاں باپ کا سہارا نہیں بن سکتی۔ جس کی وجہ سے وہ بیٹیوں کو ایک موقع تک نہیں دیتے

انہیں ایک پر آزمائیں تو سہی ایک موقع دے کر تو دیکھیں ہو سکتا ہے یہی بیٹیاں بیٹوں سے بہتر سہارا بن سکے بیٹوں سے زیادہ فخر محسوس کروا سکے بیٹوں سے زیادہ نام روشن کر سکے

۔وہ سوچتی تھی کہ کاش اسے بھی ایک موقع مل جاتا وہ آگے بڑھتی سب کچھ حاصل کر لیتی لیکن موقع بھی قسمت والوں کو ملتا ہے۔

باپ کا در چھوڑ کر شوہر کے دروازے پے آئی جو پہلے سے ہی دو شادیاں کر کے بیٹھا تھا پہلی بیوی کو تین بیٹیوں سمیت قتل کر کے دوسری بیوی سے بیٹے کی تلاش میں تھا۔ جبکہ نشال تو اس کی خاص پسندیدہ بیوی بن کر اس کے ساتھ گئی تھی

۔

جو انسان کم حیوان زیادہ تھا ایک فقیر نے اسے کہا تھا کہ اس کے نصیب میں بیٹا نہیں لکھا اور بیٹیوں سے اسے نفرت تھی۔ اور اس فقیر کو غلط ثابت کرنے کے لیے اس نے ایک کے بعد دوسری دوسری کے بعد تیسری شادی کر لی۔ اسے بیٹیوں سے اس حد تک نفرت تھی کہ اس کے خاندان میں جب بھی کوئی بیٹی پیدا ہوتی وہ خود اپنے ہاتھوں سے اسے ختم کروا دیتا اس کی پہلی بیوی نے تین بچیوں کو جنم دیا۔ جبکہ چوتھی بیٹی کے وقت ڈاکٹر نے جب الٹرا ساؤنڈ میں بتایا کہ اس بار بھی بچی ہے تو وہ اٹھ ماہ سے پریگنٹ بیوی اور اپنے ہونے والے بچے کو اپنے ہاتھوں سے ختم کر دیا۔

جب کہ دوسری بیوی کی بھی پہلی اولاد ضائع کروا کے وہ دوسری بار سے بیٹے کی امید لگا کر بیٹھا تھا۔ نشال کو آج بھی جب وہ وقت یاد آتا ہے اس کی نظر بے اختیار وانی کی طرف اٹھتی کتنا مشکل وقت تھا وہ لیکن اب وہ اپنی بیٹی کے ساتھ بہت خوش تھی اور اپنے ہونے والے ہم سفر کو سوچ کر اس نے ایک نظر اپنے ساتھ بیٹھے یاسم کو دیکھا جو اس کے مسکرانے پر اچانک آنکھ دبا کر مسکرایا نشال نے شرم سے نظریں جھکا لیں

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

زارا بیٹا تم وہ اکیلے کیوں کھڑی ہو یہاں آؤ رسم کرو تائشہ نے ذارا کو اکیلے دائم اور جانو کو گھورتے دیکھ کر کہا کیا لڑکی ہے تھی تو بہت پیاری لیکن نہ جانے کیوں جانو کو الگ ہی انداز میں گھورتی رہتی تھی جیسے جانو کو کھا جائے گی تائشہ نے دو تین بار یہ بات نوٹ کی اور اسے یہ بات پسند نہیں آئی اس گھر میں تو کوئی جانو کے سامنے اونچی آواز میں بات نہیں کرتا تھا اور یہاں یہ لڑکی اور اس کی نفرت بھری نظریں نجانے کیوں تائشہ کو اس لڑکی سے عجیب سے خطرہ محسوس ہوا۔

نہیں آنٹی پلیز مجھے یہ سب کچھ پسند نہیں وہ بے زار انداز میں کہتی ہوئی دائم اور جانو کی طرف متوجہ تھی جو ہنسی مذاق کرتی ہوئی رسم بتا کر رہی تھی۔جب کہ دائم پاس کھڑا مسکرا رہا تھا۔

یاسم لالا پانچ روپے والا سکہ دو نگی یہ سیٹ چھوڑ دو وہ یاسم سے مخاطب تھی۔

تم پانچ روپے چھوڑو پانچ کروڑ تو تب بھی نہ چھوڑوں بڑی مشکل سے مانی ہے تمہاری بھابی یاسم نے فوراً انکار کرتے ہوئے کہا

اچھا چلو چھ لے لو اچھا ساڑھے چھ فائنل یار اب اتنی بھی خوبصورت نہیں ہیں آپ کی منگیتر کہ آپ سے ہمارے پاس بیٹھنے بھی نہ دیں دیکھئے اگر اب بھی آپ نہیں اٹھئے نا تو میں آپ کی بیوی کی گود میں بیٹھ کر رسم ادا کروں گی جانو کب سے ضد لگائے بیٹھی تھی کہ اسے یاسم کی کرسی پر بیٹھ کر رسم ادا کرنی ہے اور یاسم نہیں مان رہا تھا اور اب بھی سچ کی بات نہ ماننے کی صورت میں وہ واقع ہی نشال کی گود میں بیٹھ کر رسم ادا کرنے لگی۔

اس کی اس حرکت پر جہاں سارے خوش ہو کر مسکرا رہے تھے وہیز ارامنہ بناتے پیر پٹکتی باہر چلی گئی اس سے تو ویسے بھی یہ لڑکی برداشت نہیں ہو رہی تھی کہاں اب وہ اس کی ہنسی خوشی برداشت کرتی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

شازم چاچو چلیں ڈانس کروانے وانی اس کے پاس کھڑی تھی کہنے لگی شازم کا نام سن کر وہ بھی مسکرا دیا تھا نہ جانے کیا وجہ تھی کہ یہ بچی اس کے پاس نہیں آتی تھی دو تین بار تو اس نے اسے اپنے پاس بلانا چاہا لیکن ہمیشہ بھاگ کر یاسم یا پھر زمل کے پاس چلی جاتی تھی اسے زیلہ بھی بہت پسند تھی اگر کوئی پسند نہیں تھا تو صرف جازم اور جازم میں اس بات کی

وجہ جاننا چاہتا تھا اس وقت بھی وہ اسے شازم سمجھے ہوئے ڈانس کے لئے بلا رہی تھی۔جب جازم نے مسکراتے ہوئے اسے اپنی گود میں اٹھایا۔

وانی میں شازم چاچو نہیں جازم چاچو ہوں اور آپ مجھ سے اس طرح سے بھاگتی کیوں ہو وہ اسے اپنی گود میں اٹھائے اس کی راہ فرار بند کر کے پوچھنے لگا

مطلب کے آپ کھڑوس ہو چھوڑو مجھے مجھے شازم چاچو کے پاس جانا ہے وہ اگلے ہی لمحے مزاہمت کرنے لگی۔

مجھے کھڑوس کس نے کہا جلدی سے بتائیں مجھے بالکل نہیں چھوڑوں گا جب تک آپ وجہ نہیں بتاؤ گی جازم ضدی انداز میں بولا۔

آپ کو کھڑوس اس لیے کہتے ہیں کیونکہ آپ ہو شادی پہ بھی وہ منہ پھلا کر بیٹھے تھے بالکل بھی پیارے نہیں لگ رہے تھے میرے شازم چاچو کتنے پیارے لگ رہے تھے اور زیلہ پھوپو کہتی ہے کہ آپ ہٹلر بھی ہو اور آپ کو منہ بنا کر رکھنے کی عادت ہے وہ فوراساری سچائی اس کے سامنے اگتی ہوئی بولی۔

اچھا تو یہ سب کچھ آپ کو آپ کی پھوپو نے کہا ہے جازم نے حیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا جس پر فوراً سر ہاں میں ہلایا

اس کو تو میں چھوڑ دوں گا نہیں وہ دانت پیس کر بڑبڑایا

چلو بیٹا کوئی بات نہیں لیکن میں آپ کو بتا دوں میں بالکل کھڑوس نہیں ہو بہت اچھے والا چاچو ہوں شازم چاچو سے بھی اچھا۔

شازم چاچو نے آپ کو چاکلیٹ دلوائیں وہ اس سے سوالیہ انداز میں پوچھنے لگا جس پر وانی نے فوراً میں گردن ہلائی آج تو پورے دن سے اس نے اسے چاکلیٹ نہیں دی تھی۔

لیکن میں دوں گا کیونکہ میں آپ کا اچھا والا چاچو ہوں شازم چاچو سے بھی زیادہ اچھا والا وہ اپنی جیب سے چاکلیٹ نکالتے ہوئے اس کے حوالے کر کے بولا اس پر وانی نے خوش ہوتے ہوئے اگلے ہی لمحے اس کے گال پر بوسہ دیا

وانی یہ چیٹنگ ہے بیٹا بیسٹ والے چاچو شازم چاچو ہیں شازم تڑپ کے اس کے پاس آیا تھا۔ جبکہ وانی اس وقت چاکلیٹ کھاتی جازم کے علاوہ اور کسی کو منہ نہیں لگانا چاہتی تھی

ایک منٹ یہ چاکلیٹ تو میرے کمرے میں تھی نا اسے یہاں کون لایا یہ تو پوراڈبہ میں وانی کے لیے لایا تھا وہ پریشانی سے پوچھنے لگا جبکہ جازم نے وہاں سے کھسکنا بہتر سمجھا۔

جازم جنید خان تمہیں پولیس والا کس نے بنایا تمہیں تو چور ہونا چاہیے تھا چوکلیٹ چور وہ پیچھے سے بولا جبکہ جازم وانی کو گود میں اٹھائے وہاں سے نکل چکا تھا وہ صبح اس کے کمرے سے چاکلیٹ کا پوراڈبہ اٹھالایا تھا اور اس وقت وہ پوراڈبہ جازم کے پاس تھا اور جس کے پاس چاکلیٹ تھی وانی تو اسی کی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کافی خوبصورت ماحول بنا ہوا تھا سب لوگ ناچ رہے تھے گا رہے تھے جب دل نے خاموشی سے وہاں سے نکلنا چاہا لیکن اگلے ہی لمحے وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچ چکا تھا اپنی کمر میں اس کی انگلیوں کی گرفت محسوس کر کے وہ فوراً پلٹی تھی جب کہ وہ جان لٹاتی نظروں سے مسکراتے ہوئے اسے دیکھ کر اس کے دونوں بازو تھامیں ساتھ لے گیا۔

تمہاری بھی بہن کی شادی ہے تمہارا بھی فرض بنتا ہے ڈانس کرنا وہ اسے تقریبا اپنے ساتھ گھسیٹتا ہوئے لا رہا تھا۔۔۔

بہرام سائیں مجھے ڈانس کرنا نہیں آتا اس نے اپنا آپ چھڑاتے ہوئے کہا لیکن سامنے بھی بہرام مقدم شاہ تھا جس نے نہ تو پیچھے ہٹنا سیکھا تھا اور نہ ہی ہارنا۔

تمہیں کس نے کہا ڈانس کرنے کے لئے ڈانس میں کروں گا تم بس میرے ساتھ رہو وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈال تھا اسے بالکل اپنے نزدیک کرتے ہوئے سرگوشی میں بولا۔

مجھے عشق سکھا کر کے "

رخ موڑ تو نہ لو گے

رکھو ہاتھ میرے دل پر

کہیں مجھے چھوڑ تو نہ دو گے

کسی اور کے مت ہو نہ تم

جیتے جی میں مر جاؤں گی

جو تم نے نظر پھیری تو

" میں ٹوٹ بکھر جاؤں گی

" باخدا تو میرا "تو میرا ہے رہنما

مایوس کبھی ہو جاؤں

مجھے آ کے ہنسانا تم

کبھی روٹھ گئی جو تم سے تو

مجھے اکر منانہ تم

مایوس کبھی ہو جاؤں

تو مجھے آ کے ہنسانا تم

کبھی روٹھ گئی جو تم سے تو

مجھے اکر منانہ تم

سینے سے لگا کر رکھنا

" دھڑکن کی طرح ہمدم

میرا عشق روحانی تم سے

سن جزم میرے ہمدم

دل بول رہا ہے میرا

سانسوں میں اتر جاؤ

جتنا تم چاہوں میں

"اتنا ہی مجھے تم چاہو

باخدا تو میرا تو میرا رہنما

دل مانگ رہا ہے مہلت

تیرے ساتھ دھڑکنے کی

تیرے نام سے جینے کی

تیرے نام سے مرنے کی۔

گانا ختم ہو چکا تھا جب کہ بہرام اب بھی اسے اپنے بالکل قریب کیے کسی اور ہی جہاں میں تھا ہوش تو دل کو بھی نہیں تھا وہ بھی اس کے بالکل قریب کھڑے نہ جانے کون سی دنیا میں کھوئی ہوئی تھی۔

سب لوگ ایک دوسرے کو دیکھے پر مسکرائے جا رہے تھے جبکہ زارا ڈانس فلور پر کھڑے اس لڑکے کو پہچاننے کی کوشش کر رہی تھی لیکن بہت کوشش کے باوجود بھی وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ پا رہی تھی کیونکہ وہ ڈانس فلور پر ہونے کی وجہ سے ایک تو اس سے کافی دور تھا اور دوسرا وہ ڈانس کی وجہ سے وہ اس کی طرف پیٹھ کیے کھڑا تھا۔

جب کافی دیر وہ دونوں ایک دوسرے میں یوں ہی کھوئے رہے تو شازم اور زش کو دخل اندازی کرنی پڑی کیونکہ ڈانس فلور پر ابھی اور بھی بہت ساری ڈانس پرفارمنس ہونی تھی جس کی ذمہ داری زرش اور شازم نے اٹھائی ہوئی تھی۔

جب کہ اچانک ہوش میں آتے ہی دل نے ایک نظر بہرام کی طرف دیکھتے ہوئے فوراً وہاں سے نکلنا بہتر سمجھا۔ جبکہ بہرام ان دونوں کی چھیڑ چھاڑ انجوائے کرتا ہوا وہی مہمانوں کے ساتھ مصروف ہو گیا دل تو چاہ رہا تھا کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے اپنی دل کے پاس چلا جائے لیکن اتنا بھی آسان نہیں تھا۔

اور تائشہ نے اسے باہر کی ذمہ داری پر لگا رکھا تھا جہاں سے لوگ اندر آتے تھے وہ ان کا استقبال کر رہا تھا۔ جبکہ دل بھی بہت مصروف تھی یہاں کے بعد اس کا بھی کام بہت بھر چکا تھا یہاں تو خیر سارے ہی مصروف ہر کوئی کسی نہ کسی کام میں لگا ہوا تھا کہ ذمل اور یاسم کی شادی میں کسی قسم کی کوئی کمی نہ رہ جائے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

سب لوگ اپنے ہی اپنے ڈانس میں مگن تھے جب اچانک ہر طرف سے لائٹس بند ہو گئی۔ سب لوگ پریشانی سے دیکھنے لگے کہ اچانک لائٹس کو کیا ہو گیا ابھی تو پورا حال لائٹنگ سے جگمگا رہا تھا اور اب اچانک لائٹ اف ہو گئی شازم نے چیک کرنے کے لئے جانا چاہا جب اچانک فوکس لائٹ دروازے کی طرف گئی اور اگلے ہی لمحے لائٹس کے ساتھ میوزک شروع ہوا بہت خوبصورت سا مسکراتا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کا ارادہ راستے میں کہیں رکنے کا نہیں بلکہ سیدھا زمل کے پاس جانے کا تھا جبکہ اس کے ہستے گاتے انداز پر سب ہی مسکرا دیئے

تیرے گھر آیا آیا میں تجھ کو لینے"

دل کے بدلے میں دل کا نذرانہ دینے

میری ہر دھڑکن کیا بولے ہے سن سن سن

ساجن جی گھر آئے ساجن جی گھر آئے

" دلہن کیوں شرمائے ساجن جی گھر آئے

وہ بہت خوبصورت انداز میں زمل کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے اٹھا کر اپنے ساتھ لے آیا۔

ذ!مل تو کسی بھی چیز میں اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی شاید شرماہٹ کی وجہ سے تبھی زرش نے یہاں پر بھی پورا پورا ساتھ نبھایا۔

دیوانے کی چال میں"

پھنس گئی میں اس جال میں۔

" اے سکھیو کیسے بولو

مجھ پہ تو اے دل ربا"

تیری سکھیاں بھی فدا

"یہ بولے گی کیا پوچھوں

جارے جا جھوٹے تعریفیں کیوں لوٹے

جارے جا جھوٹے تعریفیں کیوں لوٹے

تیرا مستانہ کیا بولے ہے سن سن سن

ساجن جی گھر آئے ساجن جی گھر آئے

دلہن کیوں شرمائے ساجن جی گھر آئے

ذمل نے تو پھر بھی اس کا ساتھ نہیں دیا لیکن شازم اور زرش تو ہر طرح سے شارق کے ڈانس میں بھرپور ساتھ دے رہے تھے جبکہ یاسم تو اس کا یہ شوکڈ کا انداز دیکھ کر پریشان تھا وہ اس شادی سے خوش ہے یہ بات تو وہ جانتا تھا لیکن اتنا خوش ہے اس بات کا اندازہ اس سے ہر گز نہیں تھا۔

---

دل کیا ہوا ہے تمہیں اس طرح سے غصہ کیوں ہو رہی ہو تم وہاں سے چلی کیوں آئی اب یہ مت کہنا کہ تمہیں میری محبت پر شک ہونے لگا ہے میں نہیں جانتا تھا کہ وہ اس طرح سے ری ایکٹ کرے گی۔لندن میں میں اور وہ ایک ہی کالج میں تھے اتنے سالوں کے بعد مجھے دیکھ کر ایکسائٹڈ ہو گئی شاید اس لیے اس طرح سے مجھے ہگ کر لیا لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس کے اور میرے درمیان کچھ چل رہا ہے جو تم مائنڈ کر کے یہاں آ جاؤ بہرام کو اس کا اس طرح سے یہاں آنا ہر گز پسند نہیں آیا تھا۔اپنے اور اس کے درمیان شک جیسے بے بنیاد چیز کو کبھی نہیں لانا چاہتا تھا

مسٹر بہرام شاہ ذرا ہوش میں آئیں میں نے آپ سے کب کہا کہ میں آپ پر شک کر رہی ہوں یا اس کو ہگ کرنے سے مجھے آپ پر کوئی شک ہے ٹھیک ہے اگر آپ کی کالج کی دوست ہے آپ کو ہگ وغیرہ کر لیا تو مجھے کوئی پرابلم نہیں ہے

۔

آپ اتنی پریشانی سے میرے پیچھے کیوں آئے گا اااووو آپ کو کہیں یہ تو نہیں لگا کہ۔میں آپ کی بے وفائی کے غم میں کمرے میں بیٹھ کر رونا شروع کر دوں ویسے آپ مجھے اتنی کمزور تو ہر گز نہیں سمجھتے ہوں گے لیکن میں پھر بھی آپ کو بتا

دوں کہ ایسا کچھ نہیں ہو گا میں رونے والوں میں سے نہیں اپنا حق چھیننے والوں میں سے ہوں۔ ابھی تو کیا اگر آپ نے فیوچر میں بھی ایسا کرنے کی غلطی کی نہ تو اپنے انجام کے لیے تیار رہیے گا۔

میں نے سنا ہے کہ مقدم چاچو اپنے اور حوریہ چاچی کے درمیان کسی تیسرے کو برداشت نہیں کر سکتے تھے یہاں تک کہ اپنے خوابوں کو بھی نہیں۔ انہوں نے خوابوں میں بھی اپنے ہاتھوں کی گستاخی میں اپنا ہاتھ کاٹ دیا تھا کیونکہ اس ہاتھ سے حوریہ چاچی کے علاوہ کسی اور کا ہاتھ تھاما تھا۔ میں بھی بالکل ایسی ہی ہوں۔ مگر فکر مت کریں میں مقدم چاچو کی طرح اپنے ہاتھ نہیں کاٹوں گی اگر آپ نے میرے ساتھ بے وفائی کی نہ تو میں آپ کی گردن کاٹوں گی۔ کیونکہ میں اپنے حق کے معاملے میں بالکل مقدم شاہ جیسی ہوں جو میرا ہے وہ صرف میرا ہے۔ اور میرا کچھ بھی کوئی لمبی ٹانگوں والی اونچی ہیل پہن کر چھیننے نہیں آسکتی مائیڈاٹ وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

جبکہ بہرام تو اس کا یہ انداز اور ان الفاظ پر ہی پریشان ہو چکا تھا کتنی آسانی سے کہہ رہی تھی کہ اس کے ساتھ بے وفائی کرنے کا سوچا تو اس کی گردن کاٹ دے گی۔ اور خود اس سے سیدھے منہ بات تک نہیں کرتی تھی

بہت ہی کوئی ظالم بیوی ہے وہ خود سے بڑبڑاتے ہوئے باہر واپس آیا لیکن خدا کا شکر ہے کہ وہ لڑکی اس میں شک نہیں کرتی تھی ورنہ زارا کی اس حرکت کے بعد اس کی گردن کاٹنے سے پیچھے نہیں ہٹتی۔ مگر جو بھی تھا اسے اپنی بیوی کا یہ انداز بہت پسند آیا تھا۔

اپنے باپ کے بارے میں تو وہ بھی بچپن سے سنتا آیا تھا وہ شخص اس کی ماں کے لیے کوئی بھی حد پار کرنے کو تیار تھا وہ اپنے اور اس کے درمیان خوابوں کو بھی نہیں آنے دیتا تھا ہاں لیکن یہ بات الگ ہے کہ وہ صرف مقدم اور حوریہ کو

الفاظ اور یادوں کی حد تک جانتی تھی لیکن بہت جلد بہرام مقدم شاہ اسے اپنا آپ دکھانے والا تھا۔ کیونکہ بہرام مقدم شاہ کے دیوانگی محبت عشق سب کچھ صرف اور صرف دل بہرام شاہ کے لیے تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ انتہائی غصے سے ان لڑکیوں کے پاس آکر بیٹھی تھی جو اسے غصے میں دیکھ کر وجہ جاننے کیلئے بے تاب تھیں خاص کر زرش جو اس کے ناک پر غصہ بیٹھے دیکھ کر پریشانی سے اشارے کرنے لگی۔

اس لمبی ٹانگوں والی چڑیل نے بہرام سائیں کو ہگ کیا لندن کے کالج میں بہرام سائیں کی کلاس فیلو تھی اسے بہرام سائیں کے ساتھ چپکی تھی جیسے کبھی چھوڑے گی ہی نہیں شرم حیا لحاظ نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے میں کبھی چپکی بہرام سائیں کے ساتھ اس طرح وہ غصے سے بڑبڑا رہی تھی۔

تم چپکو دل تمہارا حق بنتا ہے لیکن تم نے کسی اور کو کیوں چپکنے دیا زرش اس کی بات کو پکڑتے ہوئے بولی جس پر بیچاری دل شرمندہ ہو کر رہ گئی جبکہ زیلہ اور نشال مسکرائے بنا نہ رہ سکی۔

ویسے بڑی ہی کوئی تیز لڑکی ہے ابھی تھوڑی دیر پہلے میرے شاز!م سائیں سے بات کر رہی تھی لیکن میں نے اپنے شازم سائیں کو اپنے پاس بلا لیا میں بالکل رسک نہیں لے سکتی زرش نے بتایا

لیکن اسے سبق سکھانا ہو گا۔ کچھ ایسا کرنا ہو گا کہ اس کی عقل ٹھکانے آجائے زرش نے کہا جب اچانک زیلہ نے باہر کی طرف نظریں گھمائیں جہاں وہ جازم کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی

واقع ہی کچھ کرنا پڑے گا ادھر دیکھو کہ یہ تو۔ میرے جازم کو بھی باتوں میں لگا رہی ہے زیلہ پریشانی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی ایسی لڑکی پر یقین کرنا بہت مشکل تھا

ہاں اور تم میری شکل دیکھو جاؤ اپنے شوہر کو بچاو زرش نے اسے دھکا دیتے ہوئے کہا تو وہ فورا باہر کی طرف بھاگی

جانو کہاں ہے۔۔دل نے پوچھا

اسے نیند آرہی تھی وہ دائم کو کہنے لگی تھی کہ ہوٹل چلتے ہیں میرے خیال میں اب تک نکل چکے ہوں گے کہہ رہی تھی صبح صبح واپس آجائے گی زرش نے بتایا۔

اس لمبی ٹانگوں والی چڑیل کو کیوں نہیں لے کر گئی۔دل نے پوچھا

پتا نہیں۔زرش کو سچ میں پتا نہیں تھا اور نشال تو بالکل ہی انجان تھی۔جب کہ اس کا یہاں رہنا دل کو پریشان کر رہا تھا اسی لیے بہرام کو لے گھر جانے کا ارادہ کر چکی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○

بیٹا ہوٹل میں ایک ہی کمرہ تھا اور دائم یہاں رہنے پر مطمئن نہیں تھا اسی لئے میں نے اس کو اور جانو کو جانے دیا تمہارے لئے کمرہ تیار کروادیا ہے تم وہاں سو جاؤ آرام سے تائشہ نے اسے ابھی آکر بتایا تو وہ پریشان ہو گئی

وہ یہاں شادی والے گھر میں تو ہر گز نہیں رک سکتی تھی اور دائم کیسے اسے یوں چھوڑ کر چلا گیا اور کون سے ہوٹل میں گیا تھا وہ تو یہ بھی نہیں جانتی تھی۔

ایک تو اسے جانو پر غصہ آرہا تھا آج سارا دن وہ دائم کے ساتھ ایسے چپکی رہی جیسے کبھی چھوڑے گی ہی نہیں وہ بہت کوشش کے باوجود بھی دائم کے ساتھ بات بھی نہ کر سکی۔اس معاملے میں جانو بہت کچی تھی اس نے دائم کو سارا وقت اپنے ساتھ رکھا دائم یہاں پر کسی کو نہیں جانتا تھا اسی لیے اس نے بھی جانو کے ساتھ رہنا ہی بہتر سمجھا۔جبکہ گھر کا فنکشن ہونے کی وجہ سے سارے لڑکے بھی اندر ہی سب میں مصروف تھے۔

آئی ایم ریلی سوری آنٹی لیکن میں یہاں نہیں رہ پاؤں گی مجھے شادی کے گھر میں عجیب لگتا ہے اور یہاں تو میرے خیال میں فنکشن ساری رات چلے گا میں آرام نہیں کر پاؤں گی وہ پریشانی سے بولی۔

ارے بہرام تم کہاں جا رہے ہو بہرام کو باہر کی طرف جاتے دیکھ کر اس نے اچانک روکا تھا تائشہ نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا جو شاید اس لڑکی کو اچھی طرح سے جانتا تھا

پھوپو سائیں میں اور دل گھر جا رہے ہیں ہم صبح جلدی آ جائے گے بہرام نے دونوں کو بتایا لیکن وہ محاطب تائشہ کو ہی کیا تھا۔

ہاں بیٹا آرام سے جانا اور اپنا خیال رکھنا تائشہ نے اس کی پیشانی چومتے ہوئے کہا

بہرام پلیز مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو میں یہاں کیسے رہوں گی یہاں اتنا شور شرابا ہے جانو اور دائم جا چکے ہیں دائم جس ہوٹل میں رکا ہے وہاں صرف ایک ہی کمرہ تھا جس کی وجہ سے میں وہاں نہیں جا سکتی پلیز میری مدد کرو میں تمہاری دوست ہوں نا پلیز چلو چل کر اپنی وائف کو بتاؤ اور مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو۔

ہاں بیٹا اگر ممکن ہے تو اسے اپنے ساتھ لے چلو بیچاری یہاں کیا کرے گی تائشہ کو عجیب لگ رہا تھا وہ اس کی مہمان تھی اس کی رہائش کا انتظام کرنا اپنا فرض سمجھتی تھی اسی لئے بہرام سے کہا کہ بہرام نے ایک نظر باہر کی طرف دیکھا جہاں دل ابھی ابھی گاڑی میں بیٹھی تھی۔

ہاں ٹھیک ہے بہرام نے پریشانی سے کہا جب وہ اس کے پیچھے چلی آئی

البتہ اب دل کس طرح سے ری ایکٹ کرے گی بہرام مسلسل یہی سوچتے ہوئے گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولا چکا تھا دل نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا لیکن وہ کچھ بول نہیں پائی۔

دل میں پہلی بار پاکستان آئی ہوں میں پاکستان کے بارے میں کچھ نہیں جانتی دائم والے ہوٹل میں بس ایک ہی کمرہ خالی تھا اس لیے میں وہاں نہیں جاسکتی اسی لیے میں تمہارے ساتھ تم لوگوں کے گھر چل رہی ہوں یقیناً تمہیں کوئی پرابلم نہیں ہو گی اور دوستانہ انداز میں کہتی آرام سے گاڑی میں بیٹھ چکی تھی جبکہ دل نے گھور کر بہرام کی طرف دیکھا۔

اب تیرا اللہ ہی حافظ ہے بہرام سائیں بہرام اپنے سر کے بال پیچھے کرتے ہوئے بڑبڑایا

○ ○ ○ ○ ○

وہ کمرے میں آتی ہی اپنا بیگ پھٹکتے اپنی چیزیں اتار کر پھینک رہی تھی جب بہرام نے کمرے میں قدم رکھا

وہ لڑکی میرے گھر میں کیا کر رہی ہے اس کے لہجے میں انتہا کی بدتمیزی تھی

یار دل وہ دوست ہے میری صرف یہ شادی کے چار دن کی بات ہے چلی جائے گی بہرام نے سمجھاتے ہوئے کہا

کچھ دن میں نہیں ابھی اسی وقت وہ یہاں سے جائے گی جائیں نکالے اسے میرے گھر سے میں اس گھر میں کسی اور کو نہیں رہنے دوں گی۔۔وہ انتہائی غصے سے بول رہی تھی

دل سمجھنے کی کوشش کر وہ دوست ہے میری پہلی بار پاکستان آئی ہے کہاں جائے گی رات کے اس وقت بچاری اس کے ارادے بہرام کو بھی خطرناک لگ رہے تھے جب دیکھتے دیکھتے بہرام کا کالر پکڑ چکی تھی

بہرام مقدم شاہ وہ عورت کون ہے کتنی بے چاری ہے اور یہاں کیوں آئی ہے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن تمہیں اور خاندان کے لڑکوں کو کس نظر سے دیکھ رہی تھی میں اچھے سے سمجھتی ہوں مجھے بچی سمجھنے کی غلطی مت کرنا جا کر اسے اس گھر سے نکالو ورنہ میں اس کے بالوں سے پکڑ کر اسے گھسیٹ کر یہاں سے نکالوں گی۔

تم جیلس ہو رہی ہو۔۔۔۔؟ وہ دلکشی سے مسکراتے ہوئے بولا

ہاں ہو رہی ہوں میں جیلس میرے بابا سائیں نے تمہیں مجھے دیا تھا اور اب تم صرف میرے ہو۔ سر سے لے کر پاؤں تک صرف اور صرف دل کر دم شاہ کا حق ہے تم پر سوچنا بھی مت کی کسی ایری غیری کو تمہارے پاس بھٹکنے بھی دوں گی جا کر ابھی نکالو اسے یہاں سے۔ وہ حق جتاتے بولی۔

اور میرے بابا نے تمہیں مجھے دیا ہے۔ اور میں سر سے پاؤں تک صرف اور صرف تمہارا ہوں بالکل سو ریلیکس ہو جاؤ میں کل صبح ہی اس کا انتظام کسی ہوٹل میں کروادوں گا اس کے جلالی موڈ کو دیکھتے ہوئے وہ سمجھانے لگا جبکہ اس کا یہ لہجہ یہ جلن بہرام کو اندر تک سکون دے رہی تھی۔

بہرام سائیں یہ لڑکی اچھی نہیں ہے جانو بھی اس کی وجہ سے پریشان ہے اسے نکال دیں یہاں سے اس کا سایہ بھی میں اپنے گھر پے نہیں پڑھنے دوں گی۔ اس کا غصہ تھوڑا کم ہوا تھا شاید بہرام کی باتوں کا اثر تھا اور یہی وجہ تھی کہ وہ دوبارہ تم سے آپ پر آچکی تھی۔

جب بہرام نے آہستہ سے تھام کر اپنے سینے سے لگا لیا

ریلیکس میری جان کل چلی جائے گی ہمارے بیچ میں کوئی تیسرا نہیں آسکتا نہ کوئی اچھا نہ کوئی برا۔ وہ آہستہ آہستہ اس کے بال سہلاتے اسے سمجھا رہا تھا اور شاید وہ سمجھ گئی تھی۔ میں نے اسے تمہارے والا کمرہ دکھا دیا ہے اور تمہیں آج رات میرے کمرے میں رہنا ہو گا اور ڈونٹ وری میں بالکل تمہارے پاس نہیں آؤں گا میں وہاں صوفے پر سو جاوں گا تم آرام سے بیڈ پر سو جاؤ۔

آپ یہاں بیڈ پر سو سکتے ہیں مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے اتنا یقین تو نہیں کر سکتی ہوں آپ پے وہ الماری کی طرف بڑھتی الماری سے ایک اس کا کرتا پجامہ نکال کر واش روم میں چلی گئی وہ کتنے مزے سے اس کی چیزیں استعمال کرتی تھی اس پر حق جتاتی تھی اور اس سے سیدھے منہ بات تک نہیں کرتی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

دائم نے جانو سے بہت بار پوچھا تھا وہاں زارا کو کوئی پرابلم تو نہیں ہو گی ناشازم کو زارا کے بارے میں نہیں پتا تھا کہ وہ بھی ہوٹل میں رہنے والی ہے تو اس نے اس کا روم بک نہیں کروایا لیکن وہ دائم کے ساتھ آئی تھی اسی لئے دائم کو اس کی فکر ہو رہی تھی۔

آپ کو کیا لگتا ہے آپ کی دوست کا میرے گھر پر ٹھیک سے خیال نہیں رکھ سکتے اب جانو اچھا خاصا برا منا گئی۔

ارے نہیں یار میں یہ نہیں کہہ رہا بس پوچھ رہا تھا۔ چلو جو بھی ہے کوئی بات نہیں زارا بس ٹھیک ہے وہاں رہے وہ بیڈ پر لیٹتے ہوئے بولا آج اس کا دن اچھا گزرا تھا

جب کے زارا کے بارے میں سوچتے ہوئے جانو کو بھی بہت مزہ آرہا تھا جانو سوچ رہی تھی کہ اس وقت وہ لمبی ٹانگوں والی چڑیل کیا کر رہی ہو گی

اس نے آج تک کسی کے ساتھ اتنا برا نہیں کیا تھا جتنا زارا کے ساتھ کر کے آئی تھی لیکن زارا کا دائم کے ساتھ چپکنا اس کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرنا وہ جانو کو زہر سے بھی زیادہ بری لگ رہی تھی وہ لڑکی ایک تو زبردستی ان کے ساتھ آگئی تھی دوسری ہر وقت دائم کے ساتھ چپکنے کی کوشش اس کو تو وہ سبق سکھانے کا پہلے ہی سوچ چکی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کوئی بات نہیں ڈیڈ ہوٹل روم خالی نہیں تھا تو میں یہاں حورم کے بھائی بہرام کے ساتھ آ گئی آپ کو بہرام یاد ہے نہ وہ میرا کالج والا دوست وہ دائم کی بیوی کا بھائی ہے اور آپ کو یہ لگتا تھا نا کہ حورم کا تعلق کسی تھرڈ کلاس فیملی سے ہو گا تو وہ آپ کی صرف غلط فہمی تھی اس کا تعلق بہت بڑے خاندان سے ہے ایک بار اس کا گھر آ کر دیکھیں کڑوروں کی جائیداد کی وارث ہے یہ لڑکی۔

اسے چھوٹا یا کم تر سمجھنا ہماری بے وقوفی ہے اس کے بیک گراؤنڈ پر بہت بڑا ہاتھ ہے کیونکہ وہ خود تو بے وقوف ہے لیکن اس کا بھائی نہیں اور بہرام اسے ضرورت سے زیادہ ہی چاہتا ہے۔اگر میں نے دائم کو اس کے خلاف کر بھی دیا نہ تو بھی بہرام چپ نہیں بیٹھے گا

لیکن دائم اور اس لڑکی کو الگ تو میں کر کے رہوں گی دائم صرف میرا ہے۔وہ ابھی نہ جانے کیا کیا بولتی کہ دل کمرہ کھول کر اندر آ گئی۔

میری کچھ چیزیں اس کمرے میں ہیں میں لینے آئی ہوں ڈریسنگ ٹیبل کی طرف آتی اپنی چیزیں اٹھاتے ہوئے بولی۔

دل تمہیں نوک کر کے آنا چاہیے اس طرح سے کسی کے بھی کمرے میں نہیں آ جاتے میں فون پہ بزی تھی مجھے ہر گز پسند نہیں ہے کہ کوئی بھی اس طرح بنا اجازت میرے کمرے میں آ جائے اسے اچھا خاصا غصہ گیا تھا۔

کنٹرول زارا کنٹرول تم شاید بھول رہی ہو کہ تم اس وقت میرے گھر میں کھڑی ہو اور مجھے ہر گز پسند نہیں کہ میرے گھر میں آ کر کوئی اس طرح سے بات کرے یا مجھے میرے کمرے میں آنے سے روکے۔

تمہارا کمرہ تمہارا کمرہ تو تمہارے شوہر کے ساتھ ہو گا نہ اس کے انداز پر زارا کو اچھا خاصا غصہ آیا تھا۔

وہ بھی ہے زارا یہ بھی ہے وہ اس کے علاوہ یہ پورا گھر بھی میرا ہی ہے گھر کے باہر میرا نام بھی لکھا ہے جاتے ہوئے پڑھ لینا اور اپنے گھر میں میں جہاں مرضی جا سکتی ہو تم مہمان ہو۔ لیکن بہرام نے کمرے میں جلدی آنے کے چکر میں تمہیں گیسٹ روم کے بارے میں نہیں بتایا۔ لیکن کوئی بات نہیں جب تک شادی ختم ہوتی ہے تم تب تک ہمارے ہی گھر پر رہو گی تو یاد رکھنا کل سے تم دوسرے کمرے میں رہو گی جب میں بہرام سے ناراض ہوتی ہو تب اس کمرے میں آتی ہوں۔ چلو اب گڈ نائٹ مجھے بہت نیند آ رہی ہے دل اپنی چیزیں اٹھاتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔ جبکہ زارا کو اس لڑکی پر بہت زیادہ غصہ آ رہا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

زمل جنید خان ولد جنید خان آپ کا نکاح شارق خان ولد نعیم خان کے ساتھ بیس لاکھ سکا راج الوقت قرار پایا ہے کیا آپ کو نکاح قبول ہے۔ مولوی صاحب کی آواز کمرے میں گونجی تھوڑی دیر پہلے شارق نکاح بول کر چکا تھا وہ ساری رات اسے فون کرتی رہی لیکن اس نے فون نہیں اٹھایا یہاں آنے سے پہلے اس نے اسے میسج کیا تھا آج کے بعد میں تمہیں کبھی میسج نہیں کروں گی اور نہ ہی تمہیں یاد کروں گی آج سے میں تمہیں اپنی زندگی سے مکمل بے دخل کرتی ہوں کیوں کہ آج میں اپنے دل اور اپنے دل کی دنیا میں کسی اور کو بسانے جا رہی ہوں اب سے میں جس کے نکاح میں رہوں گی میرے دل میں بھی وہی رہے گا

قبول ہے۔۔ اس نے گبر کو اپنی سوچوں اور اپنے دل سے نکال کر نکاح کے پیپر پر سائن کیے تھے۔

تائشہ کی آنکھیں بھی بار بار نم ہو رہی تھی جبکہ اس کی رخصتی پر نہ چاہتے ہوئے بھی شازم رو پڑا جازم بھی اداس تھا۔ زندگی میں کچھ بھی آسان نہیں ہوتا اور ایک لڑکی کے لیے سب سے مشکل ہوتا ہے وہ لمحہ جب وہ اپنے گھر والوں کو چھوڑ کر ایک نیا گھر بسانے چلی جاتی ہے۔ اور یہی لمحہ آج زمل کی زندگی میں آیا تھا

وہ رخصتی میں بہت روئی اور سب سے زیادہ روئی جانو۔ جیسے چپ کرانا زمل کے لیے بھی مشکل ہو گیا تھا لیکن جازم نے جانے سے پہلے اسے بتایا تھا جسے ساری زندگی ڈھونڈتی رہی ہو اب ساری زندگی رپورٹنگ کرتی رہنا آپنے سکریٹ ایجنٹ کی اور اس کی بات سن کر ایک بار زمل نے شارق کے چہرے پر دیکھا تھا تو کیا یہ وہی شارق خان تھا۔

---

دوست چاہے کتنا بھی اچھا کیوں نہ ہو لیکن جب تک دوست کی شادی کی رات تنگ نہ کریں تب تک اسے سکون نہیں ملتا۔ بالکل ایسا ہی شارق کے ساتھ ہو رہا تھا یاسم صرف اور صرف اسے تنگ کرنے کے لئے اس کے گھر آیا تھا جب کہ صبح اس کی اپنی شادی تھی۔

چل شارق تیری باری ہے وہ لڈو اس کی گوٹ کو آگے بڑھاتا ہوا شارق سے کہنے لگا جو بیزاری سے گھور کر دیکھ رہا تھا ۔اب وہاں سے یہ بات کیسے سمجھا تھا کہ شادی کی رات کون بیٹھ کے دوستوں کے ساتھ لڈو کھیلتا ہے

ویسے یار مجھے بھابھی بہت خطرناک قسم کی لڑکی لگتی ہیں تجھے یاد ہی ہو گا نے جب بیچ سڑک میں بھابھی نے اس کو ایک کے بعد دوسرا دوسرے کے بعد تیسرا چٹاخ چٹاخ چٹاخ یار میں تو سوچتا ہوں تو میرے گال لال ہو جاتے ہیں اس بیچارے نے تو سہے تھا شارق کے دوست نے اس کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جس سے وہ اگلے ہی لمحے جھٹک گیا۔

لگا کر بتاؤں کہ کیسے سہے تھے وہ جل کر بولا۔ جس پر احد کے ساتھ فہد نے بھی قہقہ لگایا۔

او یار تو کیوں موضوع بدل رہا ہے میں بھابھی کے بارے میں بات کر رہا ہوں نہ دیکھ مجھے بھابھی بہت خطرناک قسم کی لڑکی لگتی ہے مانا کے اپنے یار کی کزن ہے لیکن پھر بھی وہ بہت خطرناک ہیں۔ یہ بیچارہ خان تو ان سے اتنے تھپڑ کھا چکا ہے کہ مجھے لگتا ہے کہ شادی کے بعد بھی یہ صرف تھپڑ ہی کھائے گا۔

احد نے یاسم سے کہا تو وہ اس کے ہاتھ پہ ہاتھ مارتا ہنسنے لگا

احد یار تھپڑ کیوں شادی کے بعد عورت کا ہتھیار بدل جاتا ہے وہ کیا بولتے ہیں ہاں بلن اور ویسے بھی وہ بیلن سے کام چلانے والی نہیں ہے وہ تو سیدھا اسے ہی اٹھا کر مارے گی

سوری یار لیکن میری کزن بہت خطرناک ہے یہ تو اس سے پہلی ملاقات سے پہلے ہی میں نے تجھے بتا دیا تھا۔ یاسم نے ہنستے ہوئے کہا۔

بکواس بند کرو تم دونوں تم لوگوں کی بھابھی بالکل بھی ایسی نہیں ہے بلکہ بہت سویٹ اور بہت زیادہ محبت کرنے والی ہے ۔سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ مجھ پہ ہاتھ اٹھائے اب میں اس کا مزاجی خدا بن چکا ہوں۔ اور وہ بھی ہر مشرقی عورت کی طرح اپنے شوہر سے محبت کرتی ہے۔

پہلے کے بات اور تھی میں حرکتیں ہی ایسی کرتا تھا جس کی وجہ سے وہ مجبور ہو جاتی تھی مجھ پر ہاتھ اٹھانے کے لیے لیکن اب ایسا نہیں ہو گا اب میں اپنی اصل پہچان کے ساتھ اس کے پاس جاؤں گا۔

میں نے تو جازم کو منع کیا تھا کہ اسے ابھی بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ میں ہی شارق خان ہوں جیسے وہ اتنا ڈھیر رہی ہے لیکن پھر بھی اس نے اسے سچ بتا دیا اور اب وہ اس بات کا یقین مجھ پر غصہ کرے لیکن میں یہ کہہ دوں گا مجھے کیا پتا تھا کہ تم اتنے عرصے سے مجھے ڈھونڈ رہی ہو۔

ذرا سوچو وہ کتنی خوش ہو گی یہ سوچ کے کہ جس انسان کو وہ اتنے وقت سے ڈھونڈ رہی ہے وہ اس کے سامنے اس کے شوہر کی صورت میں آ گیا ہوں ارے خوشی سے پاگل ہو جائے گی پاگل۔ شارق نے ہنستے ہوئے کہا جبکہ اس کی بات پر

یاسم اور احد نے بلند قہقہ لگاتے ہوئے ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارا۔ جیسے شارق نے بہت ہی کوئی مزے دار قسم کا جوک سنایا ہو

پاگل ہو جائے گی پاگل۔۔۔ ارے تو شارق خان ہے یہ بات جان کر تو وہ خوش ہو گی لیکن جب اسے یہ پتہ چلے گا کہ وہ لو فر وہ ٹپوڑی بھی تو ہی ہے تو زرا سوچتے کیا حالت ہو گی یاسم نے اسے حقیقت کا آئینہ دکھاتے ہوئے کہا۔

پلیز مجھی ڈرامت جانو جب اسے پتہ چلے گا نہ کہ میں ہی گبر ہوں تو خوشی سے گلے لگا لے گی وہ مجھے اتنا پیار کرتی ہے۔ کہ مجھے پا کر خوشی ہو گی اس نے اپنے دل کو دلاسہ دیا تھا

اور تم لوگ اپنی یہی یہ فضول کے کام جاری رکھنا اس نے ان دونوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر کنفیوز سے دوبارہ اس کو دیکھ کر پوچھنے لگے

!کون سا کام۔۔۔

ارے بغیر تو یہ جل کر مجھے اندر نہ جانے دینے والا کام۔ شارق نے جل کر کہا جس پر وہ دونوں ایک بار پھر سے قہقہ لگاتے ہوئے کھیل کی طرف متوجہ ہوئے

میری باری تھی احد نے کہا

کیا کر رہا ہے یار میری باری تھی اس نے لڑائی کے موڈ میں کہا تو شارق ان کو بے فضول میں اس کھیل کو طویل دینے پر مزید غصہ آنے لگا۔

ان دونوں ایسا کرو کہ یہاں بیٹھ کر سکون سے لڑلو اور فیصلہ کرلو کہ کس کی باری تھی جب تک میں اندر جارہا ہوں پھر ہم یہیں سے کھیل سٹارٹ کریں گے شارق نے پتلی گلی سے نکلنا چاہا

نہ بیٹا زیادہ ہوشیار بننے کی ضرورت نہیں ہے۔جب تک لڑائی ختم نہیں ہو جاتی تو یہیں بیٹھے گا یاسم نے اسے روکتے ہوئے کہا تب بھی شارق کی ماں کیسی فرشتے کی طرح وہاں آئیں

یاسم احد بیٹا تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو یہ کوئی وقت ہے یہ کھیل کھیلنے کا وہ مسکراتے ہوئے ان کے سامنے سے لڈو اٹھانے لگی شاید اس کھیل کا مقصد سمجھ چکیں تھیں۔

چلو نکلو بہو کمرے میں تمہارا انتظار کر رہی ہو گی ممانے اندر کا راستہ دکھاتے ہوئے کہا تو وہ ان کے گال چوم تھا فوراً کمرے کی طرف جا چکا تھا۔

جبکہ یاسم اور احد مسکراتے ہوئے واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔آنٹی واپس جا چکیں تھیں جبکہ وہ اپنے آپ کو آنے والے وقت کے لئے تیار کرتا ابھی تک دروازے پر ہی کھڑا تھا جب پیچھے سے احد نے آواز دی۔

سن ہم یہی باہر بیٹھے ہیں ہم بھی تو دیکھیں بھابھی تجھے کتنا پیار کرتی ہیں۔اور یاسم نے اس کی بات پر قہقہ لگاتے ہوئے ہیں ایک بار پھر اس کے ہاتھ پر ہاتھ مارا جب کہ وہ دانت پستا ہوا اندر قدم رکھ چکا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کمرے کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا ہر طرف لال گلابوں کی پتیاں بکھڑی ہوئی تھی اسے لا کر کمرے میں بٹھایا گیا وہ خاموشی سے پورے کمرے پر ایک نظر ڈالتے اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی اس نے سوچ لیا تھا کہ شارق کو سب کچھ بتا دے کہ اس کا کوئی حق نہیں بنتا اسے کچھ بھی چھپانے کا اسے حق ہے کہ وہ بھی خالص بیوی کو حاصل کرے جس میں

کسی قسم کی کوئی ملاوٹ نہ ہو اور زمل اب کوئی ملاوٹ نہیں چاہتی تھی ایک شخص زبردستی اس کی زندگی میں آیا اور اس کا دل پر حکومت کرنے لگا لیکن اب اور نہیں اب اس کے دل پر حکومت کرنے کا حق بھی صرف اس کو ہی حاصل تھا جس کے وہ نکاح میں تھی۔

وہ آہستہ سے دروازہ کھولتا کمرے میں داخل ہوا سامنے ہی اس کے بیڈ پر وہ میں پھولوں کی طرح نازک سی لڑکی اس کا دل دھڑکانے کے لئے کافی تھی۔وہ جو اپنے تمام تر جذبات صرف اس کے لیے رکھتا تھا جو اسے پہلی نظر میں دیکھتے ہی اس کا دیوانہ ہو گیا تھا وہ جو اس کے دل میں دھڑکن بن کر دھڑکنے لگی تھی آج دلہن بنے اس کی سیج سجائے بیٹھی تھی وہ آہستہ سے قدم اٹھاتا بالکل اس کے پاس آ گیا دل تو چاہ رہا تھا کہ ابھی اسے اپنے سینے سے لگا کر خود میں ہی چھپا لے اور کسی کو نہ دے اسے صرف اپنا بنا لے اور وہ ایسا ہی کرنے والا تھا۔

وہ مسکراتے ہوئے بالکل اس کے نزدیک آ بیٹھا اور اس کا نازک سا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام کر اپنے لبوں کے قریب لے گیا اس کی گرم دہکتی سانسوں کا لمس اپنے ہاتھ پر محسوس کر کے زمل اپنا ہاتھ کھینچ چکی تھی۔اس کی اس حرکت پر وہ بے ساختہ مسکرایا۔

یہ غلط بات ہے مسز بہت شدت سے انتظار کیا ہے میں نے آج رات کا آج تو یہ ظلم نہ کرو اس کے ہاتھ کو دوبارہ تھامتے ہوئے اس کی پرواہ کیے بغیر شدت سے بھرپور بوسہ اس کے ہاتھ پر دیتے ہوئے بولا۔

شارق میں آپ کو کچھ بتانا چاہتی ہوں اس سے پہلے پلیز میری بات سن لیان زمل نے کچھ کہنا چاہا۔

میں بھی تمہیں بہت بتانا چاہتا ہوں سن لیکن اب نہیں صبح بتاوں گا اس وقت میں اپنے دل کی ہر بات بتا کر میں اپنی خوبصورت پر رات کو برباد نہیں کر سکتا اور تم خود پوری دھماکا ہو تمہارے ہوتے ہوئے تو میں اس خوبصورت رات کو

رسک میں ڈالنے کی غلطی کا بھی نہیں کر سکتا اسی لئے ہم ساری باتیں صبح کریں گے الحال میں صرف تمہیں پیار کرنا چاہتا ہوں وہ اس کے دونوں بازو تھام کرے اپنی طرف کھینچتے ہوئے بولا۔ اس اچانک ایسا کرنے پر ذمل بوکھلا کر پیچھے ہٹنے لگی لیکن شارق نے ایسا نہ کرنے دیا۔

شارق میں آپ سے کچھ کہنا چاہتی ہوں پلیز پہلے میری بات سن لیں میں اپنی نئی زندگی کو کسی جھوٹ کی بنیاد پر نہیں شروع کر سکتی۔ میں اس نئی زندگی کی شروعات سچ کے ساتھ کروں گی اور پلیز بہتر ہو گا کہ آپ میری ساری بات کو غور سے سن لیں

میں نہیں چاہتی کل کو میرے خلاف کوئی بات کسی اور سے پتا چلے تو ہم میں کسی بھی قسم کی نہ چاکی پیدا ہو۔ شارق میں ایک بہت پیور انسان ہوں۔ دھوکہ دینا فریب کرنا یہ سب کچھ مجھے نہیں آتا

آمیں شادی سے پہلے بھی آپ کو سب کچھ بتا دینا چاہتی تھی۔ لیکن اس وقت میرے دماغ میں اتنی زیادہ ٹینشنز چل رہی تھی کہ میں آپ کو کچھ بھی نہیں پتا پائی پھر میں نے سوچا کہ کون سا میں نے کوئی غلط کام کیا ہے جو میں آپ سے چھپاؤں گی یا پھر آپ کو بتاؤں گی تو آپ کو برا لگے گا اس لئے میں نے سوچا کہ یہ سب کچھ میں آپ کو آج کی رات بتا دوں گی اس کے بعد اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہے تو میں اس نکاح کو دل و جان سے قبول کر چکی ہوں اور اگر آپ میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتے تو بھی مجھے کوئی اعتراض نہیں کیا آپ کا حق ہے اس سیریس انداز میں بولی تھی جبکہ شارق آگے سے کچھ بھی نہیں کہہ سکتا۔

میں اپنے کام کی وجہ سے کافی عرصے سے گھر سے باہر ہی ہوں کچھ عرصہ پہلے مجھے ایک لڑکا ملا تھا میں ایک سیکریٹ ایجنٹ میرا مطلب ہے آپ کی تلاش میں تھی اسے جازم کی بات یاد آئی کے یہی تو ہے وہ شخص جو اتنی سالوں سے ڈھونڈ رہی تھی۔اس کے اچانک کہنے پر شارق مسکرایا۔

میں کافی عرصے سے آپ کی تلاش میں تھی آپ تو مجھے نہیں ملے لیکن ایک لڑکے سے میری ملاقات ہوئی۔ عجیب گندا سا لڑکا تھا بالکل کوئی غنڈہ تھا اس سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن پھر بھی وہ میرے پیچھے پڑ گیا اور کچھ ہی دنوں میں اپنی فیلنگز کو محبت کا نام دینے لگا میں خود اس فیلنگز سے انجان تھی مجھے نہیں پتا تھا وہ جو کہہ رہا ہے وہ سچ ہے یا جھوٹ لیکن آہستہ آہستہ مجھے اس پر یقین آنے لگا وہ مجھ سے محبت کرتا تھا یا نہیں لیکن اس کی محبت پر مجھے بھروسہ تھا۔

لیکن پھر آپ کے ساتھ میری شادی کی باتیں چلنے لگی اماں سائیں میرے بھائی سب لوگ بہت خوش تھے اور یہی بات اسے بھی پتہ چل گئی اور اچانک اس نے مجھ سے کہا کہ وہ میرے ساتھ رشتہ نہیں رکھ سکتا مجھے نہیں پتہ کہ میں اس سے محبت کرتی تھی یا نہیں لیکن کچھ تو ایسا تھا جو صرف اس کے لئے تھا

آمیں بیس دن اسے مسلسل ڈھونڈتی رہی ہوں ہر جگہ لیکن وہ مجھے نہیں ملا لے جانے کہاں چلا گیا ہے۔ لیکن آج یہاں آنے سے پہلے ہمارے نکاح سے پہلے میں نے اس کی ہر یاد جلادی اس کے سارے میسیج اور کال ڈیلیٹ کر دیں یہاں تک کے اس کا نمبر بھی ڈیلیٹ کر دیا مجھے نہیں پتا آپ مجھے کس قسم کی لڑکی سمجھ رہے ہوں گے لیکن ذمل کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو گرنے لگے جب اگلے ہی لمحے شارق نے اسے اپنے سینے سے لگالیا

ارے زمل اس میں ہونے والی کونسی بات ہے۔رونا بند کرو یار میں تم سے بہت ساری باتیں کرنا چاہتا تھا لیکن کل صبح اور تم تو اس طرح سے رو رہی ہو تو لگتا ہے تمہیں سب کچھ بتانا پڑے گا وہ مایوسی سے بول رہا تھا۔

میں اس شخص کو کبھی معاف نہیں کر سکتی شارق اس نے مجھے بہت تکلیف پہنچائی ہے بس ایک بار ایک بار مل جائے وہ مجھے خود سے کی گئی زیادتی کا انتقام لوں گی اسے بیچ سڑک پر ہزار جوتے لگاؤں گی۔ اتنا ماروں گی کہ مر ہی جائے گا بے غیرت انسان پھر جا کر میرا بدلہ پورا ہو گا وہ روتے ہوئے بولی جب کہ اس کی بات سن کر شارق گھبرا گیا تھا۔

چھوڑو ذمل جانے دو اب کیا ضرورت ہے فضول باتوں میں پڑھنے کی میرا نہیں خیال کہ وہ شخص کبھی بھی واپس آئے گا وہ جو اسے بہت کچھ بتانا چاہتا تھا سب کچھ پوری زندگی سے ڈیلیٹ کرنے کا فیصلہ کرتے ہوئے بولا کیونکہ اسے فی الحال اپنی نئی نویلی بیوی کو بیوہ ہوئے دیکھنے کا شوق بالکل بھی نہیں تھا اور وہ بھی وہ والی بیوی جو خود اپنے ہاتھوں سے بیوہ ہونا چاہتی ہوں۔

ایسے کیسے بھول جاؤں میں نہیں بھول سکتی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے میرے جذبات کا مذاق اڑایا ہے کیسے ہیرو بن کے انگوٹھی دے کر گیا تھا مجھے پھر بیک اپ بول کر ایسے غائب ہوا جیسے ہم دونوں کی طرف سے ریلیشن شپ ہو۔ لیکن میں نے کبھی اس کو آئی لو یو نہیں بولا۔

میں تو ابھی تک کنفیوز تھی اس لیے گبر کو لے کر کچھ ہے بھی یا نہیں کہ وہ مجھے زمل جنید خان کو دھوکا دے کر بھاگ گیا۔ جب تک اس کی جان نہ لے لوں نہ سکون نہیں ملے گا مجھے اور اس کی پٹائی بھی نے اپنے اس جوتے سے کروں گی یہ جو تا دیکھ رہے ہیں آپ میرا وہ زمین سے اپنی ہائی ہیلز اٹھاتے ہوئے اس کے سامنے کر کے دکھانے لگی۔

مطلب کے وہ اپنے ہی شادی والے جوتے کے ساتھ اپنے ہی شوہر کا قتل کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔

اور اس کے خطرناک ارادے دیکھ کر نہ جانے کیوں شارق کو لگ رہا تھا کہ کچھ تو گڑبڑ ہے۔

ذمل تم اس طرح سے کیوں بول رہی ہو سب کچھ ٹھیک تو ہے نا وہ نروس ہونے لگا۔

ارے ابھی کہاں ابھی تو میں ٹھیک کروں گی اس نے مسکراتے ہوئے اپنا جوتا رکھا اس کی کمر پر مارا۔

جوتا تو ہاتھ سے چھوٹ گیا لیکن قریب پڑی اس کی ویگ جو وہ گبر بننے کے لئے استعمال کرتا تھا ذمل کے ہاتھ آگئی اور اسی کے ساتھ اس نے اس کی پٹائی شروع کر دی۔

ذمل ذمل پلیز کیا کر رہی ہو تم یار آج شادی کی پہلی رات ہے۔۔۔

پلیز چھوڑ دو مجھے یار کیوں مار رہی ہو مجھے یار۔۔۔۔۔

ہماری آواز باہر تک جا رہی ہوں گی۔۔۔

ذمل خدا کے لیے چھوڑ دو۔۔۔

۔اب وہ ویگ کو چھوڑ کر ایک فائل اٹھا کر اسے مارنے لگی تھی یہ فائل اسی کیس کی تھی جس کے سلسلے میں اس نے گبر کے روپ کا استعمال کیا تھا۔

یہ فائل یہاں کس نے رکھی یہ سب کچھ یہاں کیسے آیا

رک جا بسنتی جان لے گی کیا بچے کی وہ اس کے دونوں بازو کو اپنے شکنجے میں لیتے ہوئے اسے بیڈ پر دھکا دیتا خود اس کے اوپر آ چکا تھا۔

دیکھ بستی میری غلطی ہے میں سوری بول رہا ہوں اس طرح جنگلی بلی بننے کی ضرورت کیا ہے۔وہ اسے قابو کرتے ہوئے بولا۔

ضرورت کیا ہے تمہیں میں بتاتی ہوں۔وہ اس کی گردن پر ناخن چلاتی ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر لگا چکی تھی۔

ظالم لڑکی کیوں اپنی جنت کو اپنے ہی ہاتھوں سے دوزخ بنانے پر تلی ہوئی ہو اللہ معاف نہیں کرتا شوہر پر ہاتھ اٹھانے والوں کو وہ دہائی دیتے ہوئے بولا لیکن ذمل اس کی کوئی بھی بات سنے بغیر جو چیز اس ہاتھ میں آتی اس کو مارے جا رہی تھی۔

ذمل نے آج اپنی نئی زندگی کی شروعات کرنے کا فیصلہ کرتے ہوئے اپنی پچھلی زندگی کے بارے میں سب کچھ آنٹی کو بتا دیا وہ اپنی زندگی کے بارے میں کچھ بھی چھپانا نہیں چاہتی تھی اس کے لحاظ سے وہ کہیں پر بھی غلط نہیں تھی جسے وہ چھپا کر رکھتی۔ اسی لیے اس نے وہ ساری باتیں شارق کی ممی کو بتا دیں۔ جس کے بعد وہ کنفیوز سی ہو کر کمرے سے چلی گئیں لیکن تھوڑی دیر کے بعد یہ ساری چیزیں لے کر اس کے پاس آئیں

بیٹا شارق کے سیکریٹ روم سے پچھلے دنوں کے سامان ملا تھا وہ وہاں کسی کو جانے نہیں دیتا لیکن اسے اکثر فون آتے ہیں یہاں لوگ اسے گبر کہہ کے نام سے بلاتے ہیں۔ نہ جانے مجھے کیوں لگتا ہے کہ تمہارے اس گبر کا تعلق کہیں نہ کہیں شارق سے ہے کیونکہ یہ بات جھوٹ ہے کہ میں تمہیں شادی پر پسند کر کے شارق کے لیے رشتہ مانگنے کی تھی جب کہ سچ تو یہ ہے کہ شارق نے مجھے کہا تھا کہ وہ تم سے بہت بار ملا ہے اور یہی بات مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ اگر تم لوگوں کی ملاقات ہو چکی ہے تم دونوں ایک دوسرے کو پہچانتے کیوں نہیں ہو۔ آنٹی یہ ساری چیزیں اس کے حوالے کر کے چلی گئی اس کے پاس ساری حقیقت اس کے سامنے آ چکی تھی۔

اور یہی ساری باتیں اب اسے بتاتے ہوئے وہ اس کی ٹھیک سے مرمت کر رہی تھی۔

میری جان میری بسنتی میری بات ایک بار سن لے باہر میرے دوست بیٹھے ہیں اس کام سے میری بہت بے عزتی ہو جائیگی تو کمرے میں مارنے جتنا مارنا ہے مار لے۔ لیکن پلیز کمرے سے باہر مت نکال وہ دونوں بغیرت پچھلے کئی

گھنٹوں سے باہر بیٹھے ہوئے ہیں تو مجھے کمرے سے نکال دے گی یار میری عزت کا سوال ہے یہ کام مت کر۔وہ منتوں پر اتر آیا لیکن فی الحال ذمل جنید خان بہت غصے میں تھی اگلے ہی لمحے وہ دروازہ کھولتے ہوئے اسے باہر کا رستہ دکھا چکی تھی۔

اور اس کے باہر آتے ہی وہ دونوں قہقہ لگاتے ہوئے اس کے پاس آئے جب دروازہ ایک بار پھر سے کھلا اور تم نے اس کی واسکٹ جو تھوڑی دیر پہلے ہی اس نے اتاری تھی اس کے منہ پر مار کر دروازہ پھر سے بند کر دیا۔

جس کے ساتھ ایک اور جاندار قہقہ بلند ہوا جو کسی اور کا نہیں بلکہ اس کی اپنی ہی ماں کا تھا۔

یہ آپ نے ٹھیک نہیں کیا ماما آپ کل تک کا صبر بھی کر سکتی تھی نہ وہ ان کے قریب آکر شکایتی انداز میں انتہائی معصومیت سے بولا تھا۔

میری بہو اداس تھی اور میں اسے اداس نہیں دیکھ سکتی میں نے تو تمہیں پہلے ہی کہا تھا کہ یہ سارے انٹ پٹانگ حرکتیں چھوڑ دو لیکن نہیں پتا نہیں سارا سارا دن اس کمرے میں گھس سے تم کرتے رہتے ہو۔ایک تو سمجھ میں نہیں آتا کچھ بھی اور اب شادی کروائی ہے تو اس میں بھی اتنے سارے گیمز وہ سے کہتی اپنے کمرے میں جا چکی تھی جب کہ وہ یہ سوچ رہا تھا کہ وہ اپنی ماں کو کیسے بتاتا کہ وہ کرتا کیا ہے اسے تو اس وقت صرف اس کی بہو ہی معصوم لگ رہی تھی بیٹا تو نظر ہی نہیں آتا تھا

جسے اس کے کمرے سے بے دردی سے باہر پھینک دیا گیا تھا اور اس کے دونوں دوست اس کا خوب مذاق اڑا رہے تھے اور اب وہ ساری رات ان کے ساتھ بیٹھ کر لڈو کھیلنے کے لیے بھی تیار تھا

صبح زمل کی آنکھ کھلی تو اسے اپنے آپ پر بھوج سا محسوس ہوا۔ اسے یاد تھا کل رات وہ بہت زیادہ خوش تھی لیکن بہت زیادہ غصے میں بھی تھی جہاں اپنی پہلی محبت کو حاصل کرنے میں کامیاب رہی تھی وہی اس کا کیا گیا ڈرامہ بھی وہ اتنی آسانی سے بھول نہیں سکتی تھی

اس کا ذہن آہستہ آہستہ بیدار ہو رہا تھا جب اچانک رات کا غصہ ایک بار پھر سے ابھرنے لگا۔ اسے مکمل طور پر اپنی باہوں میں قید کیے اس کی گردن میں منہ چھپائے آرام و سکون سے گہری نیند میں سو رہا تھا۔

شکل سے تو وہ بالکل کوئی معصوم بچہ لگتا تھا اور چہرے پر ہر لمحہ اس کے خوبصورت مسکراہٹ کھلی رہتی جیسے وہ پیدا ہی مسکرانے کے لئے ہوا ہو۔ وہ نہ جانے کتنی دیر اس کا چہرہ دیکھتی رہی۔ شارق بے شک بہت پیارا اور خوبرو نوجوان تھا ۔ کوئی بھی دیکھ کر اس سے نہ نظر پھیر نہیں سکتا تھا اور اسے اور بھی مزید پیارا بناتی تھی اس کی ہلکی ہلکی دھاڑی اور بڑی بڑی سیاہ آنکھیں لیکن زمل کو پسند تھی اس کی مسکراہٹ جسے وہ ہر وقت چہرے پر چپکا کر لڑکیوں کو متوجہ کرتا ہو گا زمل کے اندر کی شکی بیوی جاگی۔ جس طرح کا گبر فلرٹی انسان تھا یقینا یہ بھی اس سے دو ہاتھ آگے ہی ہو گا۔

گبر بن کر جتنا اس نے زمل کو تنگ کیا تھا زمل بھی پورا بدلہ لینے کا ارادہ رکھتی تھی آخر وہ کیوں پیچھے رہتی اس نے اس کے ساتھ اتنا برا کیا تھا کتنی راتیں اس نے رو رو کر گزاری تھی صرف اس شخص کے لئے جو شاید اس کی پیٹھ پیچھے اس کا مذاق اڑاتا ہو گا۔ جو اس کی تڑپ کو کچھ بھی نہ سمجھتا ہو گا۔ زمل پاگلوں کی طرح فون کرتی تھی دن رات اور فون اٹھاتا ہی نہیں تھا۔ اس سے ملنے کے لیے وہ کہاں کہاں نہیں گئی اسے کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا کتنی آسانی سے وہ کل رات اس کے پاس بیٹھا اور کتنے آرام سے کہہ دیا تھا کہ میں تمہارا شوہر ہوں۔

زمل اس شوہر نامی مخلوق کی ایسی بینڈ بجانے والی تھی کہ وہ ساری زندگی یاد رکھتا اتنی آسانی سے تو وہ اسے معاف کرنے والی نہیں تھی۔

جتنا تم نے مجھے تنگ کیا ہے نہ سیکرٹ ایجنٹ شارق خان عرف گبر اس سے دس گنا زیادہ انتقام نہ لیا تو میرا نام بھی ذمل جنید خان نہیں۔ جتنا تم نے مجھے ستایا ہے تیار ہو جاؤ اب تمہاری باری آئے گی۔ وہ اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھتے ہوئے اگلے ہی لمحے اس کے کان کو بری طرح سے مڑور کر اسے جگا چکی تھی۔ وہ گہری میٹھی نیند کے مزے لوٹ رہا تھا اپنے کان پہ ہوتے تشدد سے فوراً اٹھ بیٹھا۔

بستی کیا دماغ خراب ہو گیا ہے تیرا اس طرح سے کوئی شوہر کو جگاتا ہے۔ کل رات کی تیری ساری گستاخیاں میں نے یہ سوچ کر معاف کر دی کہ نئی نویلی بیوی ہے۔ انسان سے غلطی ہو جاتی ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تو جب چاہے مجھ پر اپنا جوتا اتار کر شروع ہو جائے گی شارق اپنا کان اس کے ہاتھ سے چھڑاتے ہوئے بولا۔

ارے ارے میلا بابو برا مان گیا۔ ابھی تو صرف کان مڑوڑا ہے اس سے پہلے کہ تمہارا چہرہ بگاڑ دوں نکلو یہاں سے۔ اور کیا کہا تھا میں نے کہ میرے پاس مت آنا کس کی اجازت سے یہاں میرے بیڈ میرے۔۔۔۔ لیٹے ہوئے تھے۔ وہ کچھ بولتے بولتے اچانک خاموش ہوئی لیکن اگلے ہی لمحے اس نے اپنا جملہ مکمل کیا تھا وہ کبھی بھی اس شخص کو خود پر حاوی نہیں ہونے دے سکتی تھی۔ لیکن اسے اپنے اتنے قریب دیکھ کر روایتی شرم و حیا اس کے چہرے پر آئی تھی جس کی وجہ سے وہ اپنا جملہ مکمل نہ کر پائی لیکن اس کے سامنے چپ رہنے کا وہ ہرگز کوئی ارادہ نہیں رکھتی تھی۔ اور اس کے آدھے ادھورے ٹوٹے پھوٹے جملے پر شارق کے چہرے پر ایک الگ ہی مسکراہٹ تھی۔

میرے پاس آنا اچھا لگا نا ساری زندگی اچھا لگے گا بس مجھے اس وقت سونے دے وہ ایک بار پھر سے اس کے دونوں بازو قابو کرتا اسے بیڈ پر گرا کر خود بھی اس کی گردن میں منہ چھپا کر لیٹ گیا۔ جس پر ذمل کی سانسیں تیز ہونے لگی۔

شرافت سے اٹھ جاؤ میرے اوپر سے گبر نہیں تو تمہاری ٹانگیں توڑ دوں گی۔ تو دھمکی دیتے ہوئے اپنے ہاتھوں سے چھڑوانے لگی۔

یار تو دھمکی دیتے ہوئے کتنی پیاری لگتی ہے بسنتی۔ آئی لو یو میرا پٹاکا کتنا انتظار کیا ہے مجھے اس دن کا وہ اس کی شہ رگ پر لب رکھتا ہے اس کی بولتی بند کر چکا تھا۔

دیکھ بستی میری جان مجھے پتہ ہے تو مجھ سے بہت غصہ ہے غصہ ہونا بھی چاہیے ایسے ہی بہت سارا ناراض ہونا چاہے تیرا حق بنتا ہے میں نے اتنا برا کام ہے لیکن میں کیا کرتا ہے یار بہت مجبور تھا

اس علاقے کا کوئی شخص مجھے نہیں جانتا تھا سوائے کچھ لوگوں کے وہاں میں ایک بہت اہم کام کے لیے گیا تھا جہاں تو میرے پیچھے پیچھے آ گئی۔ اور تجھے دیکھتے ہی اس دل کی واٹ لگ گئی۔ بس پھر تو جہاں جہاں میں تیرے پیچھے وہاں ہاں یہ بات الگ ہے کہ تو جہاں جاتی تھی میرے پیچھے آتی تھی۔

پہلے تو میرے پیچھے پیچھے آتی تھی جب میں نے تجھے دیکھا نہیں تھا تب میں اس یاسم کو بہت کہتا تھا اس لڑکی کو سمجھاؤ میرے پیچھے نہ آئے لیکن پتہ نہیں تو کس مٹی سے بنی تھی۔ مجال ہے جو کسی کے بارے سمجھ جاتی تھی

پھر میرے دل میں تجھے دیکھنے کا تجسس ہوا۔ اور پھر اس دن سے میرا یہ دل تیرا ہوا۔ صرف دل ہی کیوں پورا کا پورا شارق خان تیرا ہوا۔

وہاں پر کچھ لوگوں کو نہ مجھ پر بہت شک ہو گیا تھا اسی لئے وہ لوگ تیرا بھی پیچھا کرنے لگے۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ تم میری وجہ سے کسی بھی قسم کی مصیبت میں پڑے اسی لئے تجھ سے وہ بریک اپ کا ڈرامہ کیا اور دوسری طرف سے اپنی ماں کو تیرے گھر بھیج دیا۔ ایسے نہ ہو کے ادھر سے میرا پتہ کٹے اور ادھر سے تجھے کوئی اور اڑا کے لے جائے۔ دل تو بچہ تھا تجھ پر رسک لینے کو تیار نہیں تھا ادھر سے رشتے کی ہاں ہوئی ادھر سے رشتہ توڑ دیا۔

کچھ وقت تک وہیں رہا انہی لوگوں کے درمیان لیکن پھر ان لوگوں پر یہ ثابت کیا کہ میرا تعلق اب بڑے غنڈوں سے ہو گیا ہے اور میں ان لوگوں کے ساتھ اس علاقے سے نکل رہا ہوں۔ اب ان لوگوں کو تیرے اوپر بھی شک نہیں تھا ۔اور میں بھی دل تھام کر دکھی انسان بن کر اس علاقے سے نکل گیا۔ ان سب کو یہی لگا کہ جس لڑکی سے محبت کرتا تھا اس کی شادی کسی اور کے ساتھ ہو گئی جس کی وجہ سے میں بہت دکھی ہو گیا اور میں نے وہ علاقہ چھوڑ دیا۔

میں فالحال کسی کو بھی یہ بتانے کا رسک نہیں لے سکتا کہ میں سیکریٹ ایجنٹ شارق خان ہوں کیونکہ یہ میرا آخری مشن نہیں تھا۔ ابھی بہت سارے ایسے ہی مشین ہیں جن کے سامنے مجھے اپنی کا پہچان چھپانی پڑے گی۔ میرے اس راز کو تمہارے علاوہ میرے تین اور انسان جانتے ہیں یاسم اور احد۔ اور تیسرا انسان جازم ہے۔

جس دن سے تم نے اپنے بھائی کو میری شکایت کی تھی کہ میں ہر وقت تمہارے کام میں پھڈا ڈالتا ہوں۔ اس دن تمہارے بھائی نے پہلے تو پولیس سٹیشن میں الٹا باندھ کر مجھے اچھے خاصے ڈنڈے لگائے اور اس کے بعد ہر وقت مجھ پر نظر رکھنے لگا کبھی کبھی تو میرے کام میں میرے پیچھے پیچھے پہنچ آتا۔

پولیس کی نظروں میں تو اچھا خاصہ بدنام ہو کر رہ گیا تھا میں۔ لیکن ہمارا ایک مشن تھا جہاں میرے پیچھے پیچھے وہ بھی آ گیا اور پھر مجھے مجبور ہو کر تمہارے بھائی کو بتانا پڑا وہ پاگلوں کی طرح میرے پیچھے لگا ہوا تھا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں

ہے کہ میں تمہارے بھائی کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا میں نے بھی اس پر پوری نظر رکھی تھی پورے تین مہینے وہ کیا کرتا ہے کس طرح سے اپنا کام کرتا ہے کہیں سے رشوت تو نہیں لیتا کس قسم کے لوگوں سے اس کا تعلق ہے کس قسم کے لوگوں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے دشمن کس حد تک ہیں۔

مجھے اپنے اگلے مشن کے لیے کچھ پولیس والوں کا ساتھ چاہیے تھا اسی سلسلے میں اس دن پولیس سٹیشن گیا تھا جہاں تو نے مجھے تھپڑ مارا۔ خیر تھپڑ والا تو کوئی بھی سین تجھے ٹھیک سے یاد ہی نہیں ہو گا کیونکہ ہماری ہر ملاقات میں جب تک تم اپنے ہاتھ کی خارش ختم نہ کرے تب تک تجھے سکون نہیں ملتا تھا۔

اتنی بار ہاتھ صاف کیا ہے تو نے کہ حد نہیں۔ عاشقوں کے ساتھ ظلم کرنا چاہیے پر اتنا بھی نہیں خیر یہ ساری باتیں تھیں جو کلیئر ہو چکی ہیں اب میں مزید کوئی بات یا کوئی بکواس کر کے اپنا یہ حسین وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔

ابھی خاموشی سے پڑی رہو۔ پیار کر لیا انگوٹھی پہنا دی شادی کر لی اپ اسٹیپ فور کی طرف بڑھتے ہیں وہ اس کے لبوں پر جھکتے ہوئے بولا

لیکن اگلے ہی لمحے وہ اسے دھوکہ دیتے ہوئے فورا بیڈ سے اٹھ چکی تھی۔

بسنتی واپس آ یار تو میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہے میں تجھ سے اتنا پیار کرتا ہوں تیرے لئے اتنا کچھ کیا اور تو میری چھوٹی سی غلطی نہیں معاف کر سکتی وہ بھی جو اصل میں غلطی ہے ہی نہیں وہ میرا کام تھا جو کرنا ضروری تھا وہ اسے سمجھاتے ہوئے شکایتی نظروں سے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے بولا۔

یار میرے جذبات کی کچھ قدر کر یہ والی غلطی معاف کر دے۔رانی بنا کے رکھوں گا تجھے یہ تو وہ جانتا تھا کہ یہ پگھل رہی ہے اور اس کی ہر بات پر یقین بھی کرتی ہے لیکن جس طرح سے منہ بنا کر اسے نخرے دکھا رہی تھی مطلب صاف تھا گبر بھول جائے کہ اسے بسنتی ملے گی۔

چلو ٹھیک ہے آج تم نے مجھے یہ سب کچھ بتایا آج کے لیے میں نے تمہیں معاف کیا لیکن پچھلے ایک مہینے کا کیا تو یہ بات کبھی بھی آ کر مجھے بتا سکتے تھے لیکن تم نے نہیں بتایا مطلب صاف ہے کہ تمہیں وہ سب کچھ کر کے مزہ آ رہا تھا میری محبت کا مذاق اڑا کر مجھے تنگ کر کے تم انجوائے کر رہے تھے لیکن اب میں انجوائے کروں گی۔

جب تک میں نہیں چاہتی نہ تو تم میرے پاس آ سکتے ہو نا ہی ہیرو بن سکتے ہو آج تو بیڈ پے سو گئے نا۔لیکن اگلی دفعہ اگر تم میرے بیڈ پر آئے نہ تو اتنے جوتے ماروں گی نہ ساری زندگی بیٹھنے کے بھی قابل نہیں رہو گے بڑا آیا سیکرٹ ایجنٹ۔وہ غصے سے پاؤں پٹختی واش روم میں بند ہو چکی تھی۔

گبر جو یہ سوچ سوچ کے خوش ہو رہا تھا کہ جب اسے سب کچھ بتا دے گا تو اس کے ساتھ نارمل ہی رہے گی۔

لیکن وہ یہ کیسے بھول گیا کہ وہ زمل جنید خان ہے۔۔نارمل ہونا کیسے کہتے ہیں یہ بات تو وہ جانتی تک نہیں تھی

جبکہ دوسری طرف واش روم آئینے کے سامنے کھڑی ذمل کا دل چاہا کہ قہقہے مار مار کے ہنسے ہائے بیچارا کتنی معصوم شکل بناتا ہے میرا معصوم سکریٹ ایجنٹ۔لیکن میرا دل بہت نازک اور بہت معصوم ہے جسے تم نے بہت ہرٹ کیا ہے اب بدلا تو میں ضرور لوں گی اور اس لئے میرے سامنے یہ معصوم شکل بنا کر ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں بالکل بھی نہیں پگلنے والی

وہ نہا کر نکلی تو وہ کمرے میں نہیں تھا۔

ارے کہاں چلا گیا میرا گبر تیری ماں سے ناراض ہو کر تو نہیں چلا گیا میرے دل میں بے چینی سی ہوئی جب وہ ٹے لے کر اندر داخل ہوا۔

میری خوبصورت سے بسنتی کے لیے خوبصورت سا بریک فاسٹ وہ چہرے پر دلکش مسکراہٹ سجائے اس کے سامنے بریک فاسٹ لگانے لگا زمل کی جان میں جان لبوں پر مسکراہٹ آئی جسے وہ اگلے ہی لمحے چھپا گئی۔

میں ایک انسان ہوں اتنا زیادہ کیسے کھاؤں گی وہ بریک فاسٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی تو گبر کا دل چاہا اس کی معصومیت پر اپنا ماتھا پیٹ لے۔

میرا بابو یہ میرا ابھی ہے گبر میں بتانا چاہا جس پر وہاں میں سر ہلاتے ادھا ناشتہ الگ کرنے لگی۔ وہاں فٹ کے فاصلے پر صوفے پر بیٹھ کے کھاؤ۔ میرے آس پاس نہ پھٹکنے کی غلطی مت کرنا وہ اشارے سے کسی جانے کا اشارہ کر رہی تھی جس پر گبر منہ بناتا اٹھ کر چلا گیا اور اس کے منہ کے ڈیزائن پر زمل کی ہنسی نکل گئی

ہنسی تو پھنسی وہ گردن ہلاتے ہوئے بولا جس پر وہ فورا اپنی ہنسی چھپائے ناشتہ کرنے لگی۔

کرلے کرلے نخرے بسنتی تیرا حق بنتا ہے۔ وہ مسکراتے ہوئے صوفے پر بیٹھ کر ناشتہ کرنے لگا جب کہ اپنی مسکراتی نظروں سے زمل کو تنگ کرنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دے رہا تھا۔

یا اللہ یہ مجھے اتنا چاہتا ہے میں ناشکری تو نہیں کر رہی وہ ناشتہ کرتے ہوئے اپنی سوچوں میں گم ہو چکی تھی رات تہجد کی نماز بھی پڑھی تھی میں نے صرف اللہ کا شکریہ ادا کرنے کے لئے اور اسے تنگ کرنا تو میرا فرض بنتا ہے اللہ جی اسے میری ناشکری میں شامل مت کیجئے گا ناشتہ کرتے ہوئے اللہ سے مخاطب تھی جب کہ وہ اس کے چہرے کے ایکسپریشن دیکھتا اس کے اندر کا حال جاننے کی کوشش کر رہا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

نشال چوہدری والد چوہدری ابرار آپ کا نکاح یاسم حیدر شاہ ولد حیدر شاہ کے ساتھ بیس لاکھ کا رائج الوقت طے پایا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے

قبول ہے وہ مدھم سی آواز میں بولی اور اس کے ساتھ ہی مبارکباد کا سلسلہ شروع ہوا۔

نکاح کی رسم ادا ہو چکی تھی چھوٹے سے لہنگے میں چہکتی وانی سب کو اپنے ہاتھوں سے مٹھائی کھلا رہی تھی نشال کو لا کر خوبصورت سے ماحول میں یاسم کے ساتھ بٹھایا گیا۔

ماشااللہ کی بہت شکر گزار ہوں جس میں مجھے آپ جیسا ساتھی عطا کیا ہے جو میری زندگی کے بارے میں سب کچھ جان کر مجھے قبول کرنے کے لئے تیار ہے آپ میرے لئے بہت اہم ہیں یاسم میں آپ کی شکر گزار ہوں کی اس نے جب اسٹیج پر بیٹھتے ہوئے خوبصورتی سے اس کا ہاتھ تھاما تو وہ اپنے ہی انداز میں اس سے اظہار کر گئی۔

یاسم کے لبوں پر خوبصورت سے مسکراہٹ آ کھلی تھی۔

میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں نشال ہر قدم پر تم کبھی بھی اپنے آپ کو اکیلا نہیں پاؤ گی تمہارا ہر آنسو تمہاری ہر مسکراہٹ اب یاسم حیدر شاہ کے نام کی ہو گی وہ اس کا ہاتھ مضبوطی سے اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے بولا جب اچانک ہی اندر پولیس داخل ہوئی۔

ہمیں آپ سے کچھ بات کرنی ہے وہ ڈائریکٹ یاسم سے مخاطب ہوئے تھے۔ کیونکہ نشال گھونگھٹ میں تھی وہ نشال کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے اٹھ کر سائیڈ پر آ گیا گھر کا ماحول ہی ایسا تھا کہ کسی قسم کا ہنگامہ وہ لوگ برداشت نہیں کر سکتے تھے جازم نے رفیق اور اپنی پولیس ٹیم کو یہاں دیکھا تو وہ فوراً ان کے پاس آ گیا اور باہر کی طرف لے آیا۔

سر ہمیں خبر ملی ہے کہ یہاں پر ایک لڑکی ہے جس کا تعلق چوہدری قتل کیس سے ہے سر ہمیں پتہ چلا ہے کہ اس لڑکی نے خود اپنے شوہر کا قتل کیا تھا اور اس کی تین دن کی بیٹی لے کر فرار ہو گئی تھی ہم نے ساری انفارمیشن نکال لی ہے اس کا نام نشال چوہدری ہے اور بچی کا نام وانیہ چوہدری ہے۔

سر ہم کافی عرصے سے اس لڑکی پر نظر رکھے ہوئے تھے لیکن ہمارے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے کیونکہ چوہدری خود مر چکا ہے اب ہم صرف ایک ہی کام کر سکتے ہیں اس بچی کے ڈی این اے رپورٹ کو لا کر اس بچی کو چوہدری کی بیٹی ثابت کر کے اس لڑکی کو چوہدری کے قتل کیس میں سزا دلوائیں

سوری سر ہم نے آپ کو یہاں آ کر تنگ کیا دراصل ہمیں یہ پتہ چلا ہے کہ وہ لڑکی آپ کی شادی میں شرکت کر رہی ہے۔وہ لوگ جازم کو بتا رہے تھے جب کہہ یاسم کو تو جیسے اپنی دنیا ہی ہلتی ہوئی محسوس ہوئی۔

تم لوگوں کے پاس کوئی ثبوت ہے اس حوالے سے قتل اس کی بیوی نہیں کیا تھا جازم نے پریشانی سے پوچھا۔

سر حویلی کے سارے ملازمین نے کہا تھا کہ اس رات چوہدری بہت غصے میں تھا کیوں کہ اس کی دوسری بیوی نے اس سے جھوٹ بولا تھا کہ بیٹا پیدا ہونے والا ہے لیکن وہ بچی پیدا ہوئی اور اس کی بیوی وہاں سے بھاگنے کا ارادہ رکھتی تھی نشال کے ساتھ اس کی شادی ہوئی بس دو دن ہی ہوئے تھے۔لیکن جب چوہدری کو بیٹی کی خبر ملی اس نے اپنی دوسری بیوی کا قتل کر دیا اس کا ارادہ اپنی بیٹی کو بھی ختم کرنے کا لیکن نشال نے نہ صرف چوہدری کا قتل کیا بلکہ بچی کو لے کر بھاگ گئی۔پھر سننے میں تو یہ بھی آیا ہے کہ نشال اس کی پسندیدہ بیوی تھی وہ اس لڑکی کو اس کے ماں باپ سے خرید کر لایا تھا اور شہر جا کر اس کے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کرنے والا تھا لیکن اس سے پہلے وہ اپنی دوسری بیوی سے بیٹا چاہتا تھا جسے وہ اپنے ساتھ لے کر جانے والا تھا۔

اگر چوہدری اتنا ہی بے غیرت انسان تھا اس کی بیوی نے اسے مار کر بہت اچھا کیا ہے یاسم جونا جانے کب سے ان لوگوں کی باتیں سن رہا تھا بولا وہ شخص وانی کو مار دینا چاہتا تھا یہ بات بھی اس کے لئے سوھان روح تھی۔

سر یہ تو کچھ بھی نہیں چوہدری کی گھٹیا حرکتوں سے تو پوری کی فائل پڑی ہے لیکن اس کے باوجود بھی نشال پر ایک مکمل کیس بن چکا ہے کیونکہ وہ نا صرف قتل حویلی سے بھاگ گئی ہے بلکہ اس کی بیٹی کو بھی لے کر بھاگ گئی ہے۔

دیکھو فی الحال گھر میں شادی چل رہی ہے تم لوگ نکلو یہاں سے ہم اس کیس پر بعد میں بات کریں گے۔ اور کوشش کرو کہ حویلی کے ملازمین اس بات کو یہیں پر ختم کر دیں اس لڑکی کی کوئی غلطی نہیں تھی اس نے یہ قتل سیلف ڈیفنس میں کیا ہے جازم آپنے پولیس اہلکاروں کو سمجھانے لگا اور کافی دیر ان سے باتیں کرنے کے بعد یاسم کے پاس لوٹ آیا۔

وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا جو نشال نے سے لکھا تھا۔

ہم پچھلے پانچ سال سے اس پر کام کر رہے ہیں مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا وہ لڑکی نشال نکلے گی لیکن نشال کو ہمیں سب کے بارے میں بتا دینا چاہیے تھا نشال کو یہ قتل کرتے ہوئے ملازمین نے دیکھا نہیں ہے صرف ایک شک کے طور پر وہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ قتل نشال نے کیا ہے اور سب سے اہم بات کی نشال کی کوئی بھی تصویر یا کسی بھی قسم کا ثبوت ان لوگوں کے پاس موجود نہیں ہے یہ سب لوگ صرف ایک شک کے طور پر کہہ رہے ہیں کیوں کہ ان شاءاللہ اور وان اس دن سے حویلی سے غائب ہیں اور سب سے اہم بات کہ ہم نشال کو آسانی سے اس کیس سے ہٹا سکتے ہیں لیکن پھر بھی بات وہی ہے نشال نے یہ سب کچھ ہمیں بتایا کیوں نہیں جازم پریشانی سے بولا۔

نہیں جازم نشال نے مجھے سب کچھ بتایا تھا۔ تم اس کے کو ہینڈل کرو اور نشال کا نام کہیں پر بھی نہیں آنا چاہیے وہ میری بیوی ہے وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا خاموشی سے واپس اندر چلا گیا۔

پولیس والوں کی باتیں سن کر اسے بہت غصہ آرہا تھا لیکن وہ نشال پر غصہ نہیں کر پایا کیونکہ اس خط میں سب کچھ لکھا تھا ایک ایک بات اور سب سے اہم بات انشال پہ سب چیزوں کا صرف الزام تھا وہ قاتل نہیں تھی وہ خاموشی سے آکر اس کے پاس بیٹھا اور اس کا ہاتھ مضبوطی سے اپنے ہاتھ میں تھام لیا نشال نے ذرا سی مزاحمت کرنا چاہی لیکن وہ اپنا ہاتھ چھڑا نہیں پائی پھر خود ہی مسکرا کر نظر جھکا گئی .

میں تمہاری زندگی میں کوئی مشکل نہیں آنے دوں گا نشال تم نے جتنا سہنا تھا سہ چکی ہو اب تم پر آنے والی ہر مشکل کو پہلے میرا سامنا کرنا ہو گا وہ اس کے ہاتھوں کو اپنے لبوں سے لگاتا اس سے وعدہ کر رہا تھا جب کہ نشال نظریں جھکا کر صرف مسکرا گئی۔

نشال نے آگے پیچھے والے کو دیکھنا چاہا۔جب وہ اسے جانو کے ساتھ کھیلتی نظر آئی۔

آپ کو بیٹیاں کیسی لگتی ہیں یاسم۔۔۔!وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگی جب کہ یاسم کی بات کی گہرائی تک جا چکا تھا۔

اللہ کی بنائی گئی سب سے خوبصورت تخلیق۔وہ نرمی سے مسکراتا ہوا نہ کو دیکھنے لگا جو بھاگ کر ان کی طرف آرہی تھی۔

اوہو ماما بابا دلہا دلہن بننے کے کچھ رولز ہوتے ہیں اس طرح سے باتیں نہیں کرنی چاہیے وہ دونوں کو ڈانٹتے ہوئے بولی جس پر وہ دونوں مسکرا کر ہاں میں سر ہلا گئے کہ اب وہ باتیں نہیں کریں گے آخر وہ دولہا دلہن بننے کے روز توڑ نہیں سکتے تھے۔

یاسم نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ دلہن بنی اس کا انتظار کر رہی تھی اور اس کے کچھ قریب ہی اس کے کانوں میں سرگوشی کرتی وانی شاید اسے دلہن بننے کے رولز بتا رہی تھی کیونکہ آج صبح سے تو وہ ان دونوں کو بس رولز ہی بتا رہی تھی یاسم مسکراتے ہوئے کمرے میں آیا اور اس کے قریب ہی بیٹھتے اس کی باتیں سننے لگا

وانی یہ آپ کے ہاتھ میں کیا ہے وہ اس کے ہاتھ میں پکڑے کاغذ کو دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔

بابا سائیں یہ لسٹ ہے یہ ساری چیزیں مجھے چاہیے وہ کاغذ کو اس کی طرف کرتے ہوئے بتانے لگی جس پر یاسم نے مسکراتے ہوئے کاغذ کو اپنے ہاتھوں میں تھام لیا وانی نے اس سے کہا تھا جس دن وہ اس کا بابا بن جائے گا وہ اس سے اپنی بہت ساری فرمائشیں پوری کروانے والی ہے اور اس دن سے وہ بے تابی سے اس کی فرمائشوں کی لسٹ دیکھنا چاہتا تھا۔

اس نے لسٹ پڑھنا شروع کی جس میں باربی ڈول ٹائر والا بیگ۔ فیری پرنسس ڈریس اور پتہ نہیں کیا کیا تھا۔ لیکن وہ جانتا تھا یہ ساری وہ خواہشیں ہیں جو شاید نشال پوری نہیں کر سکتی۔ شاید یہی وجہ تھی جو حسرت لے کر بیٹھی تھی اور اپنی ماں سے بھی نہیں کہا تھا لیکن اس نے وانی کو اجازت دی تھی تمہیں جو بھی چاہیے تم اپنے بابا سے مانگ سکتی ہو نہ جانے کیوں اس شخص پر اتنا بھروسہ ہونے لگا تھا۔

یہ سب کچھ میری جان کو ابھی چاہیے یا صبح وہ مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا جس پر وہ صبح کر کہتی باہر سے آتی زیلہ کو دیکھ رہی تھی جو ہاتھ میں اسٹوری بک پکڑے اس کا انتظار کر رہی تھی۔

زیلہ نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ رات کو اس کو سٹوری سنائے گی اور اب اپنے وعدے کے مطابق وہ اسے بلا رہی تھی جس پر وہ خوشی خوشی اسے اور یاسم کو گڈ نائٹ کہتے اپنے کمرے کی طرف جا چکی تھی۔

وانی کے جانے کے بعد اس نے اٹھ کر دروازہ بند کیا اور ایک بار پھر سے اس کے قریب آ بیٹھا۔

آپ شام کو کہاں غائب ہو گئے تھے وہ شاید یہاں آنے سے پہلے کا پوچھ رہی تھی اس نے اسے باہر جاتے ہوئے دیکھا تھا

۔

کچھ ضروری کام نمٹانے گیا تھا۔اور تم سے کچھ ضروری باتیں بھی کرنی ہیں۔نشال نئی زندگی شروع کرنے سے پہلے بہت ساری ایسی باتیں ہیں جو ہم دونوں کو پتہ ہونی چاہیں۔

نشال تمہارے ماں باپ نے جو کام کیا ہے وہ ایک بہت بڑا گناہ ہے ایک لڑکی کو اس طرح سے بیچنا ایک بہت بڑا گناہ ہے ۔بے شک نکاح میں ہی سہی لیکن انہوں نے تمہارا نکاح پیسوں کے لیے کروایا تھا اور ان لوگوں کو اس گناہ کی سزا ملے گی میں جانتا ہوں شاید تمہیں یہ بہت برا لگ رہا ہو گا لیکن جو سچ ہے وہ سچ ہے۔

اور وانی۔۔۔۔نشال تم مجھے غلط مت سمجھنا لیکن وانی کا ڈی این اے ٹیسٹ ہو گا اور وہ چوہدری کی بیٹی ہے اسی لئے شاید اسے ہم سے دور کرنے کی کوشش کی جائے نشال میں چودھری کے ماں باپ کے پاس گیا تھا اور اس کا باپ یہ کیس ختم کرنے کے لئے صرف اس کنڈیشن پر تیار ہے جب اسے اس کی پوتی ملے میرا مطلب ہے وہ لوگ چاہتے ہیں کہ اگر تم پر کیا گیا کیس ختم کیا جائے تو تمہیں ان کی پوتی کو ان کے حوالے کرنا ہو گا۔

لیکن اس بات کے لئے میں خود بھی ایگری نہیں کرتا وہ اس کے چہرے کو دیکھ کے وہ فوراً اس کے ہاتھ تھام کر بولا تھا۔

میں وانی کو ہم سے دور نہیں جانے دوں گا۔لیکن اس کے لیے ہمیں یہ ثابت کرنا ہو گا کہ یہ قتل تم نے نہیں وانی کی اصلی ماں جس نے اسے جنم دیا ہے۔اس نے کیا ہے۔

اگر ہم یہ ثابت کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں تب ہی ہم وانی کو اور تمہیں بچا پائیں گے چوہدری نثار نے جو کچھ بھی کیا وہ بہت غلط تھا اس نے پہلے اپنی پہلی بیوی کا قتل کیا اور اس کے ساتھ اپنی 3 بیٹیوں کو بھی جان سے مار ڈالا۔

اس کے بعد اس نے اپنی دوسری بیوی کو بھی اس قدر مارا کے شاید وہ اس کی سانسیں ختم کرنے کے لیے ہی زندہ تھی۔ وہ خود تو مر گئی لیکن جاتے جاتے اس دنیا سے چوہدری نثار جیسے گند کو بھی ختم کر گئی۔ لیکن چودھری نثار اس خاندان کا واحد چشم و چراغ تھا جس کے بعد اس کی اولاد نہ ہونے کی وجہ سے وہ وانی کو اس کی آخری نشانی سمجھتے ہیں جس سے وہ واپس حاصل کرنا چاہتے ہیں اگر وانی ان لوگوں کو مل جاتی ہے تو تم پر کیا گیا یہ کیس وہ ختم کر دیں گے۔ اسی لیے ہم اس کیس کو لے کر آگے چلیں گے کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ وانی ہم سے کبھی بھی دور ہو۔

تم اپنے آپ کو بالکل اکیلے مت سمجھنا میں ہر قدم پر تمہارے ساتھ ہوں۔ اور وانی کو بھی خود سے دور نہیں جانے دوں گا۔ اسے کوٹ میں چل کر گواہی دینی ہو گی کہ وہ یہیں پر ہمارے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔ اور ہمیں کسی بھی طرح سے چودھری کو اس کی پہلی اور دوسری بیوی کا قاتل ثابت کرنا ہو گا اگر چاہتا تو تم سے چھپ کر بھی یہ سب کچھ کر سکتا تھا میرے لیے اس طرح کے کیسز ہینڈل کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے لیکن تم سے کچھ بھی چھپانا نہیں چاہتا تھا۔

اس لیے تمہیں سب کچھ بتا رہا ہوں لیکن تم بالکل بے فکر رہو وانی کے حوالے سے بھی اس کیس کے حوالے سے بھی تمہارا نام کہیں نہیں آئے گا میں چوہدری کو ہی قاتل ثابت کر کے اس کیس کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دوں گا۔ وہ عقیدت سے بھرپور بوسہ اس کے ماتھے پر دیتا اس کے قریب سے اٹھا

یہ گفٹ میں تمہارے لئے لایا تھا وہ ایک خوبصورت سرخ رنگ کی ڈبی اس کے حوالے کرتے ہوئے کہنے لگا۔ جس پر نشال کے نہ تھامنے پر اس نے مسکرا کر ڈبی سے انگوٹھی نکال کر خود اپنے ہاتھوں سے اس کی خوبصورت نازک انگلی میں پہناتے ہوئے اس کے ہاتھ کو اپنے لبوں سے چھونے لگا۔ جس پر وہ شرما کر اپنا ہاتھ کھینچ گئی

آج کا دن تھکاوٹ سے بھرپور گزرا ہے لیکن میں جانتا ہوں اب تم کوئی بھی شام میری اس تھکاوٹ میں نہیں گزرنے دو گی۔ کیوں صحیح کہہ رہا ہوں نہ میں۔ اس کی شرارتی انداز میں کہنے پر نشال ہاں میں سر ہلاتے ہوئے فوراً اس کے سینے پر اپنا سر رکھا۔

میری سہیلیاں ہمیشہ کہتی تھی آج نہیں تو کل میری زندگی میں شہزادہ آئے گا۔ اس وقت میں شہزادے کا مطلب بھی نہیں سمجھتی تھی لیکن شہزادے سے پہلے وہ دیو آ گیا مجھے اس شخص سے نفرت ہے کیونکہ وہ عورت ذات سے نفرت کرتا تھا۔ اپنی بچیوں کو دنیا میں نہیں آنے دیتا تھا۔ لیکن اللہ نے کتنی خوبصورتی سے اس کی اوقات یاد دلائیں وہ پانچ بار باپ بنا لیکن ہمیشہ بیٹی کا۔ نشال اس پر ہنستے ہوئے بولی۔

ایسے لوگوں کا یہی انجام ہوتا ہے نشال ویسے میں بھی پانچ باپ بار بننا چاہتا ہوں ہمیشہ بیٹی کا۔ وہ آنکھ دبا کر شرارت سے بولا۔ جس پر نشال کھلکھلا کر مسکرائی۔

جب اس کی مسکراہٹ کو اپنی نظروں میں لئے وہ اسے اپنی باہوں میں کھینچ چکا تھا۔ رات آہستہ آہستہ گزر رہی تھی اور نشال اس کی باہوں میں محبت کا بھرپور لمس پا کر صرف اسی کی ہو کر رہ گئی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بیوی کیا اپوائنمنٹ دے کر ملاقات ہو گی شازم بیچارگی سی شکل بنا کر کچن کے دروازے سے جھانک رہا تھا جس پر زرش کی ہنسی نکل گئی۔

میں فی الحال بہت مصروف ہوں شازم سائیں جائیں اپنے کمرے میں جا کر سو جائیں مجھے بہت کام ہے وہ نخرے دکھاتے ہوئے بولی جبکہ آج تین دن کے بعد اس کا اپنا ارادہ بھی تھا اپنے کمرے میں جانے کا۔

ایسی کی تیسی تمہاری مصروفیات کی وہ رات کے اس وقت آگے پیچھے کسی کو بھی نہ دیکھتے ہوئے اپنے دابنگ سٹائل میں زرش کو اپنی باہوں میں بھرے سیدھے کمرے میں لے گیا جبکہ زرش نہیں نہیں کرتی مزید نخرے دکھانے کا ارادہ رکھتی تھی یہ بات الگ تھی کہ اب شازم کوئی نخرے اٹھانے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

میں نے کونسی ناانصافی کر دی آپ کے ساتھ وہ وانی کو سلا کر فون پے آنے والی کال کی طرف متوجہ ہوئی جب جازم نے فون اٹھاتے ہی اس پر الزام لگا دیا کہ تم ایک نہایت نہ انصاف بیوی ہو۔

کیا یہاں ناانصافی کافی نہیں ہے کہ تم اتنی خوبصورت لگ رہی تھی دوپہر میں اور رات کو تم نے اپنے گھر رہنے کا پلان بنا لیا بیگم شوہر کو موقع دیا جاتا ہے تعریف کرنے کا

لیکن تمہیں تو میرے منہ سے تعریف سنی نہیں تھی اسی لئے جا کر مئیکے بیٹھ گئی وہ بھرا پڑا تھا اسی لیے فون اٹھاتے ہی لڑائی کے موڈ میں بولا۔

ہاں تو اچھی لگ رہی تھی نہ میں دوپہر میں آپ نے دیکھا نہ مجھے تصویریں بھی بنا رہے تھے میری چھپ چھپ کے تعریف کر دیں میں یہیں سے سن لوں گی کیا ہے نہ تعریف تو میرے کانوں نے سننی ہے نہ کون سا میرے منہ نے سنی ہے جو آپ مجھے فون پر نہیں بتا سکتے وہ شرارتی انداز میں مسکراتے ہوئے اسے تنگ کرنے لگی۔

ایسی ڈیجیٹل تعریف کا بیڑا غرق ہو۔ کیا فائدہ ایسی تعریف کا جب میں تمہارے چہرے پر کھلنے والے خوبصورت رنگ بھی نہ دیکھ سکوں۔ جازم جل کر بولا۔

صبح میں بھی چلا جاؤں گا اپنے کام پر واپس پھر کرتی رہنا آئی مس یو جازم آئی مس یو جازم قریب ہو تو قدر ہی نہیں ہے بس فون پر ڈرامے ہوتے رہتے ہیں جازم ناراضگی کے انداز میں کہہ رہا تھا جبکہ زیلہ اب اس کی ناراضگی پر پریشان ہو چکی تھی۔

کیا جازم ایسا تو نہ کہیں مجھے سچی میں آپ کی قدر ہے میں آپ سے سچ میں بہت پیار کرتی ہوں اور آپ کو بہت مس کرتی ہوں ویسے بھی دن میں میں نے آپ سے پوچھا تھا نہ رات رہنے کا تو آپ نے کہا تھا چلی جاؤ تو اب آپ کیوں ناراض ہو رہے ہیں وہ رونے والے انداز میں بولی۔

ہاں تو بیگم سب کے سامنے پوچھو گی تو یہ تو نہیں کہہ سکتا نہ کہ مت جاؤ بندے کو خود اگلے بندے کے جذبات کی قدر کرنی چاہیے خود اس کو پتہ ہونا چاہئے کہ آپ کا پارٹنر کیا نہیں چاہتا۔

اب تم نے سب کے سامنے مجھ سے پوچھا تو مجھے ہاں ہی بولنا تھا نا وہاں سب کے سامنے منع کر کے ظالم شوہر تو نہیں بن سکتا تھا۔ لیکن تمہیں میری خاموشی بھی سمجھنی چاہیے وہ اب بھی ناراض ناراض سا تھا۔

جازم مجھے نہیں آتی آپ کی یہ خاموشی والی لینگویج پھر بھی آئندہ کوشش کروں گی لیکن پہلے آپ وعدہ کریں کہ آپ مجھ پر اس طرح سے کبھی دوبارہ غصہ نہیں ہوں گے۔ وہ روٹھے انداز میں بولی تو جازم مسکرایا۔

تمہیں اپنی خاموشی والی لینگویج تو میں خود سمجھاؤں گا لیکن آئندہ مجھے اس طرح غصہ کرنے کا موقع بھی مت دینا ۔ آئی مس یو صبح لینے آؤنگا وہ مسکرا کر کہنے لگا اور اس کی ناراضگی ختم ہوتی دیکھ کر زیلہ بھی خوشی سے اس سے مزید باتوں میں مصروف ہو چکی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کیا کہا تھا آپ نے یہ لڑکی اب دوبارہ اس گھر پہ نہیں رہے گی یہ ابھی تک یہاں کیوں ہے آپ نے کہا تھا جیسے ہی شادی ختم ہو گی تو چلی جائے گی شادی ختم اب جائے یہاں سے وہ انتہائی نزاکت سے اپنے ہاتھ پیر کی مساج کرتے ہوئے گرم لہجے میں بولی۔

یاراب میں دھکے مار کر نکال تو نہیں نکال سکتا نہ اسے اور جانو سائیں نے کہا ہے کہ یہ لڑکی اسے بالکل پسند نہیں ہے اور دائم کے آس پاس اسے بالکل بھی نہ آنے دو تم نے ہی تو کہا تھا یہ وہ اسے صبح والی بات یاد کرواتے ہوئے بولا

جانو کا اسے دائم سے دور رکھنے والی بات خود اسے بھی عجیب لگی تھی جانو دائم کو لے کر ٹچی ہو رہی تھی یہ بات تو وہ سمجھ چکا تھا وہ شروع سے ہی ایسی ہی تھی جس انسان پر وہ اپنا حق سمجھتی تھی اسے صرف اپنے ہی قریب رکھتی تھی کسی دوسرے کے اتنی آسانی سے قریب نہیں ہونے دیتی اور یہاں تو مسئلہ دوسری لڑکی کا تھا اور جو بھی تھا جیسا بھی تھا وہ جانو کا شوہر تھا اور اپنی بہن کے شوہر کو تو ویسے بھی ادھر ادھر منہ مارنے ہر گز نہیں دے گا۔

ہاں بالکل آپ اسے دائم لالا سے دور کر کے اپنے پاس بٹھالیں میں کہہ رہی ہوں بہرام سائیں یہ اس کی آخری رات ہے یہاں میرے گھر میں اس کے بعد اسے نکالیں یہاں سے مجھے بالکل بھی پسند نہیں ہے یہ لڑکی اور دیکھا آپ نے کیسے نخرے کرتی ہے جیسے ہم سب تو پیدا ہی اس کی غلامی کے لئے ہوئے ہیں یہ میں نہیں کر سکتی وہ میں نہیں کر سکتی وہ اس کی نقل اتارتے ہوئے تیز تیز ہاتھ ہلاتی کبھی ادھر سے ادھر سٹائل سے چلتی مکمل طور پر اس کی کاپی کر کے دکھا رہی تھی جس پر نہ چاہتے ہوئے بھی بہرام ہنسنے لگا۔

یار تم لڑکیاں بھی کتنی عجیب ہوتی ہو ناخود سیدھے منہ بات نہیں کرتی ہو اور غلطی سے کوئی دوسرا ہمیں منہ لگالے تو وہ بھی تم لوگوں سے برداشت نہیں ہوتا بہرام اسے مزید غصہ دلاتے ہوئے بولا جس پر وہ اسے گھور کر قریب پڑا کشن اٹھا کر اسے مارنے لگی۔

بہت شوق چڑھا ہے منہ لگنے کا وہ کشن بری طرح سے اسے مارتے ہوئے غصے سے بول رہی تھی جبکہ بہرام اس کی نازک کمر میں ہاتھ ڈالتا اس کے دونوں ہاتھ تھام کر اسے بیڈ پر گراتے ہوئے خود اس کے اوپر آچکا تھا۔

اس کی اس حرکت پر دل کے چلتے ہاتھ اچانک تھم چکے تھے بہرام کی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرتے ہوئے وہ اپنی آنکھیں بند کر گئی۔

اس کا یہ انداز بہرام کو بہت پیارا لگا تھا شاید یہی وجہ تھی جو وہ اس کی شہ رگ کو چوم کر اس کے لبوں پر جھکا تھا۔

انتہائی نرمی سے اس کے لبوں کو چھوتا اس کی سرخ ناک کو اپنی ناک کے ساتھ مس کرتا اس کے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹھکا گیا۔

مجھے تو بس تمہارے ہی منہ لگنے کا شوق چڑھا ہے نجانے کب تم منہ لگاؤ گی وہ مسکراتے ہوئے اس کے گالوں کو اپنے لبوں سے چھوتا اس کی آنکھوں کو چوم کر خاموشی سے اس کے پاس سے اٹھ کر پیچھے ہو کر لیٹ گیا۔

جب کہ اپنے اوپر سے بوجھ ہٹتا محسوس کر کر کے دل نے اگلے ہی لمحے اپنی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا تھا جو اس سے کافی دور فاصلے پر مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔

دل میں جانتا ہوں میرا تمہارے پاس آنا تمہیں بہت اچھا لگتا ہے۔ کوئی دوسرا جب میرے پاس آتا ہے تب تم جلتی ہو میرا چھونا تمہیں اچھا لگتا ہے میرا کسی اور کی طرف متوجہ ہونا تمہیں پسند نہیں تم مجھے پسند کرتی ہو بلکہ پیار بھی کرتی ہو تو

پھر اظہار کیوں نہیں کرتی دل کیوں نہیں میرے دل کو چین نہیں دیتی صرف اتنا کہہ کر کے تمہارے دل میں بھی میرے لئے وہی جذبات ہیں جو میرے دل میں یہ اتنے سالوں سے نفرت کا اظہار سب بے وجہ تھا۔

کیوں اتنے وقت سے میرے دل کو بے چین رکھا ہوا ہے دل کیا تم ایک بار یہ نہیں کہہ سکتی کہ تمہارا وہ نفرت کا اظہار غلط تھا تو مجھ سے محبت کرتی ہو میرے ساتھ خوش ہو وہ اس سے کافی فاصلے پر بیٹھا اس سے پوچھ رہا تھا .

جب کہ ہر بار کی طرح آج بھی دل کے پاس کوئی جواب نہیں تھا وہ ایسے سوالوں سے بچنے کے لیے اس کے قریب سے اٹھ کر جانے لگی جب اگلے ہی لمحے بہرام نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچا۔

تم بیشک نظریں پھیر لو دل لیکن تمہاری آنکھیں چیخ چیخ کر مجھ سے اپنی محبت کا اظہار کرتی ہیں تمہاری آنکھیں مجھے بار بار اپنی طرف متوجہ کرتی ہیں اور کہتی ہیں دیکھو ان آنکھوں میں اپنے لیے محبت لیکن ان لبوں کو کیوں اپنی آنکھوں کا ساتھ نہیں دیتی کیوں بس ایک بار میرے دل کی بے چینی ختم نہیں کر دو کیوں نہیں سکون دیتی ہے صرف ایک بار اپنے منہ سے میرے لئے یہی اظہار کر کے کیوں نہیں بتا دیتی مجھے کہ تم بھی مجھے بے تحاشا چاہتی ہو شاید اس سے بھی زیادہ جتنا میں تمہیں چاہتا ہوں تمہارا ہر انداز مجھے تمہاری محبت کا احساس دلاتا ہے لیکن تمہارا لہجہ کیوں الگ ہے کیوں تم نہیں کہہ دیتی ایک بار کہ جیسے بے بس ہو چکا تھا اس کے سامنے بس ایک بار اس کے لبوں سے اپنے لئے وہ اظہار محبت سننا چاہتا تھا جو برسوں سے وہ اس کے ہر انداز میں اپنے لئے نوٹ کرتا ہے۔

کیونکہ میں آپ سے محبت نہیں کرتی بہرام سائیں میری آپ سے شادی میرے بابا اور شاید قسمت کا فیصلہ ہے جسے میں قبول کر چکی ہوں اس سے زیادہ مجھ سے اور کوئی امید نہ رکھیں نہیں کرتی میں آپ سے محبت ہاں یہ سچ ہے کہ میں آپ سے کبھی نفرت نہیں کر پائی لیکن محبت بھی نہیں ہے مجھے کسی سے محبت نہیں ہے نہ بابا سائیں سے نہ ماما سائیں سے

نہ چھوٹو سے نہ جانو سائیں میں جس سے بھی محبت کرتی ہوں سب مجھ سے دور چلے جاتے ہیں بابا سائیں چلے گئے ماما سائیں چلے گئے مقدم چاچو حوریہ چاچی سب لوگ چلے گئے یہاں تک کہ دادو سائیں بھی مجھے چھوڑ کر چلی گئی اور جانو سائیں مجھ سے دور ہو گئی میں جس سے محبت کرتی ہوں وہ مجھ سے دور چلے جاتے ہیں

اس لئے اب میں کسی سے محبت نہیں کروں گی کسی سے بھی نہیں مجھے کسی سے محبت نہیں ہے آپ سے بھی نہیں میں محبت نہیں کروں گی وہ غصے سے کہتی روتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی۔

جبکہ اندر بہرام اداسی سے مسکراتا ہوا وہی بیڈ پر بیٹھ گیا وہ اس کے پیچھے نہیں جانا چاہتا تھا شاید اسے تنہائی کی ضرورت تھی وہ اس کے اچھے رویے کے ساتھ ساتھ بے وجہ کی تلخ کلامی کو بھی سمجھ چکا تھا اب وہ اسے کبھی بھی خود سے اظہار کرنے پر مجبور نہیں کرے گا۔ لیکن اسے اپنے ساتھ کا یقین دلائے گا اسے بتائے گا کہ بہرام کبھی اس سے دور نہیں جائے گا چاہے وہ اس سے محبت کرے یا نہ کرے لیکن وہ اسے کبھی بھی تنہا نہیں چھوڑے گا

---

ولیمہ ختم ہوتے ہی شاہ جانو کو اپنے ساتھ لے کر واپس آ چکا تھا اتفاق سے زارا بھی ان کے ساتھ تھی زارا تو دائم سے بہت خفا تھی کہ پوری شادی کے دوران اس نے زارا کو بالکل بھی کوئی اہمیت نہیں دی اور اس نے دو تین بار اس بات کا گلہ بھی کیا تھا

جس پر دائم نے صاف صاف کہہ دیا کہ شادی کا گھر ہے اور یہاں کافی ساری مصروفیات ہے تائشہ جازم اور شازم نے اسے بالکل بھی کسی قسم کا کوئی پرایا پن محسوس نہیں ہونے دیا تھا وہ اسے بالکل گھر کے فرد کی طرح ٹریٹ کر رہے تھے تو پھر وہ ان سے دور کیوں رہتا ویسے بھی تائشہ کا انداز اسے بہت اچھا لگا تھا جب کہ جازم اور شازم بچپن کے قصے سناتے

ہوئے خوش ہو رہے تھے جب وہ بہرام کے کہنے پر اسے نظر انداز کرتے تھے اور بہرام بدلے میں انہیں چاکلیٹ دیتا تھا

اور اگر کبھی وہ بہرام کے بات نہ مانتے تو بہرام انہیں مار بھی لیتا تھا اور لیڈر ہونے کی وجہ سے ان کے گروپ کا ایک اصول تھا چاہے کچھ بھی ہو جائے ان کے گروپ کی بات بڑے لوگوں میں نہیں جائے گی شازم اور جازم بیچارے گھر جا کر شکایت نہیں لگا سکتے تھے۔

بہرام نے تو اس سے زیادہ باتیں نہیں کی تھی لیکن جازم اور شازم کے ساتھ ایک بار پھر سے اپنا بچپن وہ جی کر آیا تھا۔

گاڑی میں زارا نے اس سے اپنے نظر انداز کرنے پر شکوہ کیا تھا لیکن اس کا زیادہ دھیان جانو کی طرف تھا جو کبھی ایک جگہ گاڑی رکوا کر گولگپے کھاتی تو کبھی دوسری جگہ آئس کریم کھانے کی ضد کرتی۔

اور وہ خاموشی سے اس کی ہر خواہش پوری کر دیتا کیونکہ کل رات اس نے صاف الفاظ میں اس سے کہا تھا کہ اس کا سو کولڈ بہرام لالا اس کی کوئی بات نہیں ٹالتا اور دائم اسے مجبور نہ کرئے یہ کہنے پر کے اس کا لالہ دائم سے زیادہ بیسٹ ہے دائم تو مر کے بھی جانو کو کبھی بہرام کو بیسٹ نہ کہنے دے اور یہی وجہ تھی کہ جانو جو بھی فرمائش کر رہی تھی آنکھیں بند کر کے پوری کر رہا تھا۔

جہاں زارا اپنی ذات کو نظر انداز کرنے پر غصے سے جل رہی تھی وہی جانو بہت خوش تھی۔ اب تو زارا کوئی بھی بات کرتی تو جانو بیچ میں ٹانگ اڑا کر کوئی نہ کوئی اپنی بات شروع کر دیتی جس پر زارا غصے سے کھول اٹھتی۔ اور دائم بھی سمجھ چکا تھا کہ جانو کو زارا بالکل بھی پسند نہیں ہے اور نہ ہی دائم کا اس سے بات کرنا پسند ہے اسی لئے دائم بھی احتیاط کر رہا تھا

کہ جانو کے سامنے نہ تو زارا کو مخاطب کریں اور نہ ہی اس سے فری ہو وہ جانو کو بالکل اداس نہیں کرنا چاہتا تھا اس کی مسکراہٹ ہی اس کے لئے اس کی کی کل کائنات بن چکی تھی

اس وقت بھی زارا اگر جانو کی کوئی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کرتی تو جانو منہ بسور کر دائم کی طرف شکایتی نظروں سے دیکھتی جس پر وہ زارا کو اگنور کر کے جانو کی بات سننے لگتا اور پھر جان وسائیں چہکتے ہوئے اپنی بنا سر پیر کے بے فضول باتیں بتانے لگتی۔ زارا اپنی اتنی بے عزتی برداشت نہیں کر پا رہی تھی لیکن مجبوری تھی وہ دائم کو اس طرح سے نہیں چھوڑ سکتی تھی

دائم اور زارا نے ایک ہی ڈیپارٹمنٹ سے پولیٹکس بزنس کورس کیا تھا۔ اور وہ 6 مہینے زارا زندگی بھر نہیں بھول سکتی جس میں پہلی ہی نظر میں وہ دائم پر بری طرح سے فدا ہو گئی تھی۔ اور اسی وقت اس نے دائم سے اپنی محبت کا اظہار کر دیا تھا لیکن دائم نے اس سے کہا تھا کہ وہ صرف اور صرف اپنے کام کے لیے یہاں آیا ہے اس کا مقصد ہے ایک اور ایسی فضولیات میں پڑنے کا وہ بالکل بھی کوئی ارادہ نہیں رکھتا جس پر زارا کا اس پر انٹرسٹ کم ہونے کی بجائے مزید بڑھ گیا اور پھر بڑھتا ہی چلا گیا کب وہ دلچسپی محبت میں بدل گئی زارا کو خود بھی پتہ نہیں چلا تھا۔

اور زارا نے گھر آتے ہی اپنے باپ کو بتا دیا کہ وہ صرف اور صرف دائم سے محبت کرتی ہے اسی سے شادی بھی کرے گی جب کہ دائم کا اسٹیٹس دیکھنے کے بعد اس کے باپ کو بھی اس شادی پر کوئی اعتراض نہیں تھا لیکن اعتراض تھا تو دائم کو جس کا مقصد اپنے ماں باپ کی موت کا بدلہ لینا تھا۔ اور دوسرا اہم ترین مقصد اپنے باپ کا خواب پورا کرتے ہوئے ایک پولیٹیشن بننا

اسنے اپنی زندگی کے دس سال جیل میں گزارے تھے زارا کا بابا پولیٹیشن ہونے کی وجہ سے پولیٹکس کے ہر میدان میں اس کی مدد کر رہا تھا زارا کا باپ اس کے لیے کافی زیادہ فائدہ مند ثابت ہوا تھا

بہرام کیا کرتا ہے کہاں جاتا ہے اس کے خاندان میں کون کون ہے ہر بات اسے زارا کے باپ سے ہی پتہ چلی تھی۔وہ ان لوگوں کو کس مقصد کے لیے ڈھونڈ رہا تھا یہ سب کچھ تو زارا کا باپ نہیں جانتا تھا لیکن دائم کی مدد کرنے کے لیے وہ ہر طرح سے تیار تھا کہ دائم ایک ابھرتا ہوا پولیٹیشن تھا جس کی اسے سخت ضرورت تھی وہ اس کے لیے بہت زیادہ فائدہ مند تھا۔لیکن اسے ہر گز اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ وہ یوں اچانک شادی کر لے گا وہ بھی اسی لڑکی سے جسے وہ مارنا چاہتا ہے اس نے کہا تھا کہ وہ اپنے دشمن کو تڑپتے ہارتے دیکھنا چاہتا ہے لیکن اس نے اپنے ہی دشمن کی بہن سے شادی کر لی کیوں وجہ وہ نہیں جانتا تھا

لیکن اس سب کی وجہ سے اس کی بیٹی کی زندگی میں بہت زیادہ ڈسٹرب ہو چکی تھی اس زارا کو آگے موو اون کرنے کے لیے کہا تھا لیکن زارا کا بھی یہی کہنا تھا کہ وہ دائم کو حاصل کرنے کے لئے ہر حد پار کر جائے گی۔

زارا کے ہر بار اظہار محبت پر دائم کے زبان سے بس یہی حرف نکلے تھے کہ وہ ان فضولیات میں نہیں پڑنا چاہتا محبت جیسے رشتے پر اسے بالکل بھی بھروسہ نہیں ہے لیکن پھر یوں اچانک کسی اور سے شادی کر کے اس نے زارا کو دھوکا ہی تو دیا تھا۔زارا کے مطابق

زارا کا ضدی پن اور دائم کے لیے جنونی محبت دیکھتے ہوئے ہی اس کے باپ نے اسے اس بات کی اجازت دی تھی کہ وہ دائم کے گھر چلی جائے اور اس لڑکی کو نہ صرف اس کی زندگی سے نکالے بلکہ اس کے ساتھ اپنی ڈیل کے بارے میں بھی یاد کروائے جو کہ اس کے لیے بہت اہم تھی۔

گھر پہنچتے ہی جانو سائیں چلاتے ہوئے گھر کے اندر داخل ہوئی جہاں بڑی اماں سائیں بے چینی سے اس کا انتظار کر رہی تھیں وہ جاتے ہی ان کے گلے لگ کر نہ جانے کتنی دیر ان کے ساتھ چپکی رہی۔

جب پھر اسے اپنا بے بی یاد آ گیا۔ دائم نے ایک نظر اس دانتوں والے خرگوش کو دیکھا اس کا دل اس جانور کو دم سے پکڑ کر کہیں دوسرے جہان پھینک آئے جو کبھی اس کی جانو کے چہرے کو چھو رہا تھا تو کبھی اس کے نازک ہاتھوں کی نرماہٹ کو محسوس کر رہا تھا دائم کو اس وقت اپنے آپ سے زیادہ یہ خرگوش خوش قسمت محسوس ہو رہا تھا

اسماعیل بابا میں نے آپ کو بہت بہت بہت زیادہ مس کیا آپ کو پتہ ہے ہم نے شادی میں کتنی مستیاں کی اگر آپ ہوتے تو اور بھی زیادہ مزہ آتا ہے میں آپ کے سر پر مائوں والی ڈھولکی رکھتی ہائے پھر آپ اپنی کمر پہ ہاتھ رکھ کر کمر للچکا کر چلتے وہ ہاتھ پہ ہاتھ مارتی ان سے باتوں میں مصروف تھی جبکہ اسماعیل بابا جو کسی سے بھی سیدھے منہ بات نہیں کرتے تھے اس کی باتوں کو انجوائے کرتے ہوئے خود بھی قہقہے لگا کر ہنس رہے تھے

اس سب کے لیے تو جیسے حویلی کی رونق واپس آ گئی تھی واجد بھی بے چینی سے جانو سائیں کی واپسی کا انتظار کر رہا تھا یہی وجہ تھی کہ دائم سے ملنے سے پہلے وہ جانو سائیں سے ملا تھا۔ اور پھر جانو مریم سے ملنے پر مصروف ہو گئی مریم تھوڑی ہچکچاتے ہوئے اس کے گلے سے لگی شاید اپنے آپ کو اس کی بہن نہیں بلکہ ملازمہ ہی تصور کرتی تھی لیکن فرق تھا زارا اور جانو میں تربیت کا فرق جانو کو ایسی تربیت ملی تھی جس میں انسان کو انسان سمجھا جاتا ہے بے شک وہ ملازم ہی کیوں نہ ہو

اور زارا کے بارے میں تو جیسے گھر کے ملازموں کو پتہ ہی نہ تھا کہ یہاں پر کوئی زارا بھی رہتی ہے وہ تو آتے ہی جانو کا چیخنا چلانا نہ برداشت کرتے ہوئے اپنے کمرے میں بند ہو گئی۔

یہ لمبی ٹانگوں والی مس ٹک ٹک کے مزاج گرم لگ رہے ہیں بڑی اماں سائیں منہ بناتے ہوئے کہا جانو کے نام دینے کی وجہ سے اب گھر میں سب لوگ ہی اسے اسی نام سے پکارتے تھے۔

اف کتنے نخرے کرتی ہے یہ لڑکی اگر آپ شادی پے دیکھتے تو بے ہوش ہو جاتیں۔ لیکن آپ فکر نہ کریں میں نے دائم کو ذرا بھی اپنے پاس سے اس طرف بھٹکنے بھی نہیں دیا آپ نے جیسے سمجھایا تھا بالکل ویسے ہی کیا ہے جانو فرمبردار بہو کی طرح بتانے لگی جس پر بڑی اماں سائیں ہاں میں سر ہلاتے اس کے سر کے بال دیکھنے لگی۔

کتنے خشک ہو گئے ہیں بال تیل نہیں ڈالا ان میں لڑکی جاؤ مریم جلدی سے اندر سے تیل لے کر آؤں کیا حالت کر دی ہے بالوں کی اماں سائیں پریشانی سے اسے اپنے کمرے میں لے کر جاتے ہوئے اس کے بالوں کی مساج کے بارے میں سوچ رہیں تھیں جب دادو سائیں تھی تب وہ اس کے بالوں کی مساج کیا کرتی تھیں لمبے بال ہونے کی وجہ سے وہ انہیں آسانی سے سنبھال نہیں پاتی تھی یہی وجہ تھی کہ اب یہ ذمہ داری بڑی اماں سائیں سنبھال لے چکیں تھیں۔

دائم ان سب کو ایک دوسرے میں مصروف دیکھ کر واجد کو باہر آنے کا اشارہ کرتے ہوئے اپنے کام کی طرف نکل چکا تھا فی الحال کام زیادہ تھا آرام کرنے کا بالکل بھی وقت نہیں تھا زیادہ دن ضائع ہو چکے تھے شادی میں اور بہت کچھ پینڈ پڑا تھا اور سارا کام آج ہی کرنا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ولیمہ کی رسم ختم ہوتے ہی جازم زیلہ کو اپنے ساتھ لے کر چلا گیا تھا اس نے کہا تھا کہ بہت اٹھالیا میری نرمی کا فائدہ اب میری بیوی واپس کریں۔ جس پر حیدر نے مسکراتے ہوئے زیلہ کا ہاتھ جازم کے ہاتھ میں تھمایا اور اسے جانے کی اجازت دے دی۔

دعوتوں کا سلسلہ شروع ہوا تو وانی بور ہو گئی اور ویسے بھی اسے اپنی دادو سائیں کے ساتھ وقت گزارنا پسند تھا نور کو تو بس وانی کی شرارتیں ہی مزہ دے رہی تھی کبھی وہ اس طرف گھومتی کبھی تو اس طرف اس کی وجہ سے اس خاموش گھر میں رونق ہو گئی تھی وانی نا صرف پڑھائی میں بہت اچھی تھی بلکہ ٹی وی کی سرگرمیوں سے لیکر کرکٹ کے بارے میں بھی سب کچھ جانتی تھی اور اس وقت وہ نور کے دوپٹے کو ساڑھی بنا کر اسے کیٹ واک کر کے دکھا رہی تھی اتنی چھوٹی سی بچی اور اتنی ایکٹیو نور کو پہلے تو وہ ایسی نہیں لگی تھی ہاں تب وہ اس کے بارے میں بہت کم جانتی تھی لیکن اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ نور کہ بہت قریب ہوتی جا رہی ہے۔

چلیں دادو سائیں اب آپ مجھے کیٹ واک کر کے دکھائیں وہ نور کا دوپٹہ اس کے حوالے کرتے ہیں خود بیڈ پر نور والی جگہ پر بیٹھ کر اسے زبردستی اٹھا چکی تھی

وہ تو ٹھیک ہے بیٹا سائیں لیکن میں تمہارے جیسی نہیں کر پاؤں گی نور بے بسی سے بولیں

دادو سائیں آپ ٹرائی تو کریں ہو گا نہ اگر نہیں ہوا تو میں کس لیے ہوں سکھاؤں گی آپ کو وہ ساڑھی اسکی کمر پر باندھے ہوئے اسے زبردستی کیٹ واک کروانے کے پیچھے پڑی تھی۔

یہ یہاں پر کون سا فیشن ویک چل رہا ہے حیدر نے کمرے میں قدم رکھا جب نور نے اگلے ہی لمحے دوپٹہ اپنے کمر سے اتار کر بیڈ پر پھنکا۔

ارے کچھ نہیں میں اس کے ساتھ کھیل رہی تھیں میں نے یاسم اور نشال کو اپنی سہیلی کے گھر دعوت پر بھیجا ہے اس نے کہا کہ یہ نہیں جائے گی تو اسے میں نے اپنے پاس رکھ لیا۔ اور تب سے مجھ سے وہ کام بھی کروا رہی ہے جو میرے

ماں باپ نے بھی مجھ سے نہیں کروائے نور نے بے بسی سے بتایا جبکہ حیدر قہقہ لگاتے ہوئے وانی کو اپنی گود میں اٹھا چکا تھا۔

داداسائیں آپ کو کیٹ واک آتی ہے۔۔۔!اب اس کا شکار حیدر تھا

بیٹاسائیں یہ کیٹواک تو نہیں آتی لیکن سمپل واک کرنے چلتے ہیں نور جہاں اب اس کی کلاس لگنے کا انتظار کر رہی تھی اس کے جواب پر بدمزہ ہوئی

دادوسائیں چلیں آپ بھی ہمارے ساتھ کیٹ واک تو آپ سے ہوتی نہیں چلیں سمپل واک ہی کر لیتے ہیں وہ منہ بسور کر بولی مطلب اتنا تھکا کر بھی اس سے کیٹ واک نہیں ہوئی تھی۔اور کہاں نور اپنے آپ کو ایک ہی دن میں سپر ماڈل سمجھنے لگی۔

ہاں چلو ویسے بھی تمہاری کیٹ واک میرے بس سے باہر ہے وہ اپنی چادر لیتے ہوئے حیدر کے پیچھے آئی۔جبکہ وانی اب حیدر سے باتوں میں مصروف ہو چکی تھی

ٹھیک ہی کہتے ہیں بڑے پوتے پوتیوں کو سنبھالنا دنیا کا سب سے مشکل کام ہے نور چلتے ہوئے اس کے پیچھے آئی جبکہ اس کی بات پر حیدر بھی مسکرا دیا

○ ○ ○ ○ ○

میرے سامنے والی کھڑکی میں اک چاند کا ٹکڑا رہتا ہے

افسوس یہ ہے کہ وہ ہم سے کچھ اکھڑا اکھڑا رہتا ہے۔

اظہار والی لڑائی کے بعد بہرام ضرورت سے زیادہ فری ہو چکا تھا زارا کے جانے وہ بعد واپس اپنے کمرے میں جا چکی تھی اور اس وقت وہ اپنے کمرے کے باہر اپنے اور بہرام کے کپڑے استری کر رہی تھی جبکہ بہرام اپنی کھڑکی پہ کھڑا گانا گا رہا تھا۔

مانا کہ اس کی آواز اچھی تھی لیکن کوئی اچھا سا گانا نہ بھی تو گا ہی سکتا تھا لیکن اسے تو ملے ہی ایسے ہی گانے تھے ان رومنٹک اور سڑو قسم کے گانے اپنی بیوی کے لئے اس طرح کے گانے کون گاتا ہے لیکن وہ شخص ہے۔

کاش مقدم چاچو سائیں آپ زندہ ہوتے کم از کم اپنے بیٹے کو رومنٹک گانے تو سکھاتے وہ کپڑوں پر تیز استری چلاتی آسمان کی طرف دیکھتی مقدم سے مخاطب تھی۔

جب اچانک اسے اپنے بالوں کا شیانہ کھلتا ہوا محسوس ہوا

یہ ریشمی زلفیں یہ شربتی آنکھیں

انہیں دیکھ کر جی رہا ہے بہرام شاہ

اب وہ اس کے بالکل قریب کھڑا اس کی دھڑکنیں تیز کر رہا تھا

اگر رومینٹک ہی ہونا ہے تو مجھے بتاو بیوی میرے بابا سائیں کو کیوں تکلیف دے رہی ہو بے فکر ہو 14 سال میں بہت کچھ سیکھا ہے ان سے سب کچھ تم پر ٹرائی کروں گا آہستہ آہستہ وہ اس کی کمر کے گرد گھیرا بناتا اگلے ہی لمحے اسے کھینچ کر اپنے بے حد قریب کر چکا تھا۔

بہرام سائیں کپڑے جل جائیں گے وہ اپنی بے قابو ہوتی دھڑکنوں پر قابو پاتے ہوئے اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔

میرے تمہارے پیار سے انسان جل جاتے ہیں کپڑے کیا چیز ہیں۔وہ اس کی تھوڑی پہ ہاتھ رکھتا اس کا چہرہ اپنے بے حد قریب کر چکا تھا۔

بہرام سائیں۔۔۔۔۔۔۔

بولو میری جان سائیں۔۔۔۔۔۔

وہ بے خود ہوتا خمار آلود لہجے میں اس کی آنکھوں پر اپنے لب رکھ چکا تھا۔

آپ کے کپڑے استری ہو چکے ہیں اور اگر میری یونی کی ڈریس جلی نہ تو آپ کی اور آپ کے رومینس کی میں وہ بینڈ جاؤں گی جو آپ ساری زندگی یاد رکھیں گے۔وہ جو مدہوشی کے عالم میں اس کی بات سن رہا تھا اس کے الفاظ پر غور کرتے ہوئے بدمزہ ہو کر اس کا چہرہ دیکھنے لگا اسے اس جواب کی ہرگز امید نہیں تھی۔

تم ایک ڈریس کے لیے اپنے شوہر سے اس طرح سے بات کرو گی وہ جذباتی ہوا۔

میں اپنی اس قیمتی ڈریس کے لئے آپ کی جان بھی لے سکتی ہوں بات کرنا الگ بات ہے۔وہ اپنی گرین ڈریس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

یک کیا بکواس ڈریس ہے یہ خبردار جو اس کو اپنے بدن کے ساتھ چھوا بھی وہ اگلے ہی لمحے ٹیبل سے ڈریس کھینچ کر نیچے زمین پر پھیل چکا تھا۔

بہرام سائیں وہ میری فیوریٹ ہے دل بے چینی سے اپنی پریس کی ڈریس کو زمین بوس ہوئے دیکھ رہی تھی۔

دل سائیں تمہارا فیورٹ صرف بہرام شاہ ہونا چاہیے تمہارے لئے کیا کیا چیز اس کی فیورٹ ہے تمہیں سب کچھ مل جائے گا۔ لیکن تم یہ نہیں پہنو گی یہ تو کیا اپنی الماری سے سارے کپڑے نکال دو ایک سے بڑھ کر ایک بکواس کپڑے اکٹھے کر رکھے ہوئے ہیں تم نے آج سے تمہاری ڈریسنگ میری پسند کی ہو گی۔

کیسے عجیب کپڑے پہنتی ہو تم ایسے تو آج کل کے زمانوں کی عمر رسیدہ عورتیں نہیں پہنتی او سوری میں بھول گیا عمر رسیدہ تمہیں کیسے پتہ ہو گا تم تو آج کے زمانے کی لڑکی ہو نہ میرا مطلب تھا بڈھی عورتیں بھی نہیں پہنتی۔

ابھی کل کی بات ہے جب بہرام نے دل کی تعریف کرتے ہوئے کہا تھا تمہاری آنکھیں بہت دل نشیں ہیں جس پر دل کا جواب سن کر وہ بدمزہ ہوا اور اس کا سوال تھا کہ بہرام سائیں دل نشیں لفظ تو بہت بار سنا ہے لیکن اس کا مطلب کیا ہے۔

بہرام نے جب مصنوعی غصے سے مطلب سمجھایا تو وہ آگے سے مزید غصہ ہو کر کہنے لگی کہ مجھے پتا ہے بس بھول گیا تھا اور میں آج کی لڑکی ہوں میرے ساتھ آج کے زمانے کی بات کیا کریں نا کہ سیونٹس کے زمانے کی اور تب سے ہی بہرام کو بہانہ مل گیا تھا اسے تنگ کرنے کا۔

کان کھول کر سن لے میں آپ کی پسند کے کوئی کپڑے نہیں پہنوں گی سب کچھ اپنی پسند کا پہنوں گی ہاں لیکن آپ اگر چاہیں تو میں آپ کی ڈریسنگ چینج کر سکتی ہوں وہ اسے آفر کرتے ہوئے بولی جبکہ بہرام اس کی کوئی بھی بات سنے بغیر اس کے الماری سے کپڑے نکال کر بیڈ پر پھینک رہا تھا۔

میں تو تمہارے حکم کا غلام ہوں تم جو کہو مجھے قبول ہے اب وہ بیڈ سے اس کے سارے کپڑے اٹھاتے ہوئے باہر لایا تھا

۔

ہاں ٹھیک ہے آج سے میں آپ کے ڈریس ڈیسائیڈ کروں گی لیکن آپ میرے کپڑے کہاں لے کے جا رہے ہیں زمین کیوں پر پھینک رہے ہیں وہ ادھوری بات پر بھاگ کر اس کے پاس پہنچی تھی کیونکہ اس کے کپڑے زمین پر پھینک کر اپنی جیب سے لائٹر نکال رہا تھا۔

ارے میری جان دیکھتی جاؤ کیا کر رہا ہوں۔وہ کپڑوں کو آگ لگاتے ہوئے اگلے ہی لمحے اسے اپنی طرف کھینچ چکا تھا کیونکہ اب وہ آگ کی طرف جا رہی تھی۔

بہرام سائیں نہیں پلیز نہیں میرے سارے کپڑے جل رہے ہیں اچھا میں نہیں کروں گی آپ کی ڈریسنگ پلیز میرے کپڑے بچائیں۔

تمہیں جو کرنا ہے کرو دل مجھے تمہاری کسی بات پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن آج کے بعد یہ بدرنگ اور پھیکے رنگوں کے کپڑے تم نے پہنے تو اگلی بار کپڑوں کے ساتھ تمہاری الماری بھی ایسے ہی جلے گی۔اور میرا شونا بابو میرے ساتھ ایسی ضد مت کیا کرو۔میں بھی بہت ضدی ہوں۔وہ اپنے لبوں سے اس کی گال پر جارحانہ لمس چھوڑتا اسے باہر آنے کا اشارہ کر رہا تھا یقیناً اب وہ اسے منانے کے لیے اسے شاپنگ پر لے جانے کا ارادہ رکھتا تھا جب کہ دل پیر پٹکتے اپنے کمرے میں جا چکی تھی۔

لیکن کمرے میں آکر اسے یاد آیا کہ اس کے پاس اب کوئی کپڑے نہیں اور صبح اس کا یونیورسٹی جانا بھی بہت ضروری ہے۔وہ جس طرح سے پیر پٹکتی اندر گئی تھی اسی طرح سے پیر پٹکتے واپس آکر گاڑی میں بیٹھ گئی جبکہ اس کے انداز پر بہرام کھل کر مسکراتے ہوئے گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا

---

شادی کو ایک ہفتہ گزر چکا تھا زمل اسے بھرپور نخرے دکھا رہی تھی لیکن پھر بھی وہ شرارتاً کبھی اس کے پاس آجاتا تو وہ پریشان ہو جاتی کیوں کہ کہیں نہ کہیں دل میں اس کی چاہت کو محسوس کرنے کی خواہش تھی۔

یہی وجہ تھی کہ وہ جب بھی اس کے قریب آتا وہ کہیں کھو سی جاتی لیکن پھر جب اسے یاد آتا کہ وہ اس سے ناراض ہے تو پھر نخرے دکھانے لگتی جبکہ گبر تو دل و جان سے اس کے نخرے اٹھا رہا تھا جانتا تھا کہ اس نے غلطی کی ہے اس کا دل دکھایا ہے۔اور اب وہ اپنی اس غلطی کا ازالہ کرنے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھا۔

اس وقت بھی وہ نہا کر آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بال سکھا رہی تھی جب کہ وہ محبت پاش نظروں سے اسے دیکھتا اسے پزل کر رہا تھا۔

وہ نہ جانے اپنی سوچوں میں کہاں کھوئی تھی جب کہ وہ آہستہ سے اس کے قریب آتے ہوئے اس کے بالوں کو ایک کندھے سے دوسرے کے کندھے پر شفٹ کر کے خاموشی سے اس کی صراحی دار گردن پر جھک گیا۔وہ تو اپنی ہی سوچوں میں گم تھی اس کے لبوں کا لمس اپنی شہ رگ پر محسوس کرتے ہوئے ہوش کی دنیا میں آئی۔اس نے شارق خود سے الگ کرنا چاہا لیکن وہ اس کے دونوں بازو کو تھام چکا تھا

آئی لو یو۔۔وہ سرگوشی کرتے ہوئے اس کے لبوں پر جھکا تھا۔اس کے لبوں کو نرمی کو چھوتے ہوئے اس کے ماتھے کے ساتھ اپنا ماتھا ٹکا کر اس کے ہاتھوں کو اپنے لبوں تک لے گیا۔

اگر تمہیں لگتا ہے کہ تم یہ سب کچھ کر کے صوفے پر سونے کے بجائے میرے ساتھ بیڈ پر سو گے تو ایسا کچھ نہیں ہو گا وہ اس کے نظروں اور قربت سے پزل ہوتے ہوئے بولی۔

مجھے تمہارے اس تھرڈ کلاس بیڈ پر سونے کا کوئی شوق نہیں ہے میں اپنے صوفے پر بہت خوش ہوں لیکن اگر تم بھی میرے ساتھ آجاؤ تو میری خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہے گی پچھلے ایک ہفتے سے مسلسل صوفے پر اپنی کمر توڑ رہا تھا ۔اسے اب بھی صوفے پر سونے سے کوئی پرابلم نہیں تھی جب تک زمل سے دل سے معاف نہیں کر دیتی۔

دیکھو میرا صوفہ برا ہے اور تمہارے بیڈ سے زیادہ نرم ادا ہے مزہ آئے گا یہاں وہ ایک آنکھ دبا کر شرارت سے بولا جب اگلے ہی لمحے وہ خود سے دور کرتے ہوئے بیڈ پر اپنا تکیہ ٹھیک کر کے سونے لگی۔

تو جا کر مرو وہیں پر مجھے کیوں تنگ کر رہے ہو وہ غصے سے کہتی لیٹ گئی جبکہ وہ منہ بسور کر روز کی طرح صوفے پر لیٹا۔

سنو میں سوچ رہا ہوں جب ہماری ناراضگی ختم ہو گی میرا مطلب ہے تو مجھے معاف کر دو گی تو ہم یہاں سویا کریں گے وہ اب بھی شرارتی انداز میں بولا

گبر۔۔۔وہ غصے سے غرائی۔۔۔

۔اچھا اچھا بابا نہیں کہتا تمہیں کچھ تم سو جاؤ وہ منہ بنا کر کروٹ بدل گیا اور زمل مسکراتے ہوئے سونے کی کوشش کرنے لگی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس کی آنکھ کھلی تو بہرام اس کے بالکل قریب سو رہا تھا وہ اس کے کمرے میں کیا کر رہا تھا دل کو پہلے تو سمجھ ہی نہیں آیا وہ نہ جانے کتنی دیر کا چہرہ دیکھتی رہی۔ لیکن پھر جب ہوش آیا تو اگلے ہی لمحے اس کا ہاتھ خود سے ہٹا کر بیڈ سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی

بہرام تو جھٹکے سے جاگا تھا لیکن اسے گھور کر پھر سے سونے لگا جیسے اپنی نیند خراب ہونے کی وجہ سے اسے سخت غصہ آیا ہو لیکن دل کی شکل دیکھ کر مجبور ہو کر پھر سے سونے لگا ہو۔

آپ میرے کمرے میں کیا کر رہے ہیں وہ انتہائی غصے سے بولی اسے اپنے کمرے میں آنے سے زیادہ غصہ اس بات پہ آیا تھا کہ وہ اسے صبح سویرے نظر انداز کر کے منہ پھیر کر دوبارہ سونے لگا تھا۔

کیا تم آنکھیں نہیں رکھتی دل دیکھ نہیں رہی کہ میں سو رہا ہوں کیوں ڈسٹرب کر رہی ہو جاؤ یہاں سے جا و ناشتہ بنا مجھے سونے دو وہ دوبارہ سونے لگا

آپ میرے کمرے میں کیوں آئے ہیں۔

سونے کے لئے۔۔۔

لیکن میرے کمرے میں کیوں۔۔

کیونکہ مجھے سونا ہے۔۔۔

لیکن میرے کمرے میں ہی کیوں سونا ہے آپ کو۔۔

کیوں کہ مجھے میرے کمرے میں اکیلے سونے سے ڈر لگ رہا تھا اسی لیے یہاں آ گیا اب سونے دو مجھے۔وہ بات مکمل کرتا دوبارہ سونے کی کوشش کرنے لگا۔

آپ کو اپنے کمرے میں ڈر لگ رہا تھا اس لیے آپ میرے کمرے سے آ گئے دل انتہائی غصے سے بولی یقیناً اس کی بات پر اس ایک پرسنٹ بھی یقین نہیں تھا لیکن اب بہرام مکمل نیند سے جاگ کر بیٹھ گیا۔

مجھے میرے کمرے میں ڈر لگ رہا تھا اسی لیے میں یہاں تمہارے پاس آ گیا تم تو کردم شاہ کی بیٹی ہو تمہیں تھوڑی نہ ڈر لگتا ہو گا وہ دل کش انداز میں ہنستے ہوئے بولا۔

جی بالکل بہرام سائیں میں کردم شاہ کی بیٹی ہوں اور مجھے ان سب چیزوں سے ڈر نہیں لگتا لیکن میں آپ کو بھی بتا دوں کہ آپ مقدم شاہ کے بیٹے ہیں جہنں ڈر کے سپیلنگ بھی نہیں آتے تھے وہ سینے پہ ہاتھ باندھے مسکراتے ہوئے یقیناً اس کے ڈر کا مذاق اڑا رہی تھی۔

وہی تو مسئلہ ہے کہ میں بابا سائیں جیسا نہیں ہوں نا تو ان کی طرح رومینٹک اور نہ ہی ان کی طرح بہادر۔میں تو بالکل چھوٹا سا پیارا سا معصوم سا بچہ ہوں جس کے لئے اس کی بیوی اپنے سسر سے مدد مانگتی ہے۔میں نے بھی حد کر دی نا اتنے سال بابا سے کچھ سیکھ نہیں پایا وہ اپنی مسکراہٹ کنٹرول کرتے ہوئے بولا۔

آج کل تو وہ کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا اسے تنگ کرنے کا پہلے عمر رسیدہ عورتوں والی بات پکڑ لی اور اب یہ مقدم چاچو سائیں سے باتیں کرتے ہوئے پکڑ لیا۔

دیکھیں بہرام سائیں میری بات سنیں

سنا و میری جان سائیں تمہیں سننے کے لیے تو میرا پورا جسم کان بن سکتا ہے۔

وہ اسکے بالکل قریب آتے ہوئے بولا جب کہ اس کے اس انداز پر دل نظریں جھکا گئی۔اور کیا کہنے والی تھی یہ بھی بھول گئی۔۔وہ ایسا ہی تھا اپنے حصار میں سامنے والے کو اس طرح سے قید کر سکتا تھا کہ وہ کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں رہتا۔

اگر تم نہیں بولی تو میں تمہارے لیے ابھی سے رومنٹک گانے گانا شروع کر دوں گا کل رات بابا سائیں میرے خواب میں آئے اور مجھے بہت ڈانٹا کہتے ہیں تم میری بہو کے لئے رومانٹک گانے کیوں نہیں گاتے کیسے بورنگ انسان ہو تم میرا نام خراب کر رہے ہو بس پھر کیا تھا میں نے رات کو ہی انٹرنیٹ سے رومنٹک گانے یاد کیے۔تمہارے لیے لیکن پھر مجھے بھی بہت ڈر لگ رہا تھا وہ کیا ہے گانے سنتے سنتے ساتھ والے جنگل سے ایک چڑیل میرے کمرے میں آگئی پھر کیا تھا میں ہاتھ پیر سر پر رکھے بھاگ کر تمہارے کمرے میں آیا اور یوں تمہارے ساتھ چپک سو گیا وہ اگلے ہی لمحے سے اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے خود میں بھینچ کر بولا۔

بہرام سائیں چھوڑیں مجھے سب سمجھ میں آچکا ہے مجھے آپ یہاں نہ صرف مجھے تنگ کرنے کے لئے آئیں ہیں ابھی کے ابھی نکلے میرے کمرے سے ورنہ۔۔۔۔

ورنہ تم خود پر کنٹرول نہیں کر پاؤ گی اور اگلے ہی لمحے تمہارے اندر کی ناولوں والی ہیروئن جاگ جائے گی اور پھر میرا وہی حال ہو گا جو تمہارے ناولوں کے ہیرو کا ہوتا ہے اور میں اپنا وہ حال کروانے کے لیے دل و جان سے تیار ہوں وہ اس کے گال کو چومتے ہوئے بولا۔

جب اگلے ہی لمحے دل اس کو دھکا مارتے ہوئے تقریبا 4 سے 5 فٹ کے فاصلے پر جا رکی۔

آپ ایک انتہائی بے شرم انسان ہیں اور آپ کے ساتھ ایک کمرے میں رہنا ناممکن ہے جائیں میرے کمرے سے وہ خبر دار جو میرے پاس آئے وہ پیر پٹکتے واش روم میں بند ہو گئی۔

نہ جان سائیں اب تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ بہرام شاہ تم سے دور جائے۔ بہرام نے ہنستے ہوئے اس کے سائیڈ ٹیبل پر پڑی ڈائری اٹھائی اور اس سے ایک نوٹ لکھتے ہوئے دوبارہ اس کے تکیے کو باہوں میں بھینچ کر سو گیا۔

دل جب فریش ہو کر باہر آئی تو اپنی ڈائری کے ساتھ چھیڑ چھاڑ دیکھتے ہوئے فوراً اس کے پاس آئیں وہ ابھی تک اس کے بیڈ پر پر سکون نیند سو رہا تھا اس سے پہلے کہ وہ اسے جگاتی اس نے اپنی ڈائری کو کھول کر دیکھا جہاں لکھا تھا مجھے جگا کر اپنے انجام کے ذمہ دار خود ہو گی میرے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے سے بہتر ہے کہ تم جا کر میرے لئے ناشتہ بناؤ۔ اور اس کے بعد ہی مجھے جگانے کی غلطی کرنا۔

اس نے ڈائری کو ہی بند کیا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔ صبح صبح اس کے منہ لگنے سے بہتر تھا کہ وہ ناشتہ بنا کر اس کے حوالے کر دیتی۔ ناشتہ بتانا بناتے ہوئے اس کی باتوں پر اسے ہنسی آنے لگی ہو اس کے قریب رہنے کے لئے کچھ بھی کر سکتا تھا۔

ابھی وہ ناشتہ بنانے میں مصروف تھی اس کا فون بجا انجان نمبر سے فون آتا دیکھ کر پہلے تو وہ پریشان ہوئی لیکن پھر سوچا ہو سکتا ہے جانو سائیں کا نمبر ہو کیونکہ وہ کبھی مریم کے فون سے فون کرتی تھی تو کبھی دائم کے فون سے اور کبھی کبھی تو بڑی اماں سائیں کے نمبر سے۔

ہیلو السلام علیکم اس نے فون اٹھاتے ہوئے کہا

وعلیکم سلام کیا میں دل کردم شاہ سے بات کر سکتا ہوں انجان آدمی نے کہا

جی ہاں میں بات کر رہی ہوں آپ کون۔۔؟ دل نے حیرانگی سے کہا

جی میں کراچی یتیم خانے سے بات کر رہا ہوں مجھے آپ کو بہت ضروری بات بتانی ہے کیا آپ آسکتی ہیں

لیکن میرا وہاں کیا کام دل نے پریشانی سے کہا

میرے خیال میں آپ کا یہاں آنا بہت ضروری ہے آپ کو ایک بہت اہم بات بتانی ہے آپ کے والد کے حوالے سے پلیز آپ جلد سے جلد یہاں آجائیں یہ بہت ضروری ہے سامنے والا انسان شاید التجا کر رہا تھا

نہ جانے کیوں دل کو بے چینی سی ہونے لگی وہ ناشتہ بنا کر بہرام کے کمرے میں آکر اسے جگانے لگی نہ جانے کیوں ایسے لگ رہا تھا کہ اس کا جانا بہت ضروری ہے۔

بہرام کو اس طرح کی فضول کال اچھی نہیں لگی تھی۔ اگر اتنا ہی ضروری تھا وہاں جانا تو وہ فون پر ہی بتا دیتا کہ کیا بات تھی آنے کا کوئی جواز بنتا لیکن اس طرح سے ادھوری بات بتا کر فون بند کر دینا بہرام کو غصہ دلا گیا تھا لیکن دل کی بے چینی کو دیکھتے ہوئے اس نے بھی جانے کا فیصلہ کیا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

صبح کا وقت تھا۔ دائم ابھی ابھی نہا کر نکلا تھا جب الماری سے شرٹ نکال کر پہننے لگا ابھی اس نے شرٹ کے دو بٹن ہی بند کیے تھے جب اچانک اسے پیچھے سے دو ہاتھ اپنی شرٹ پر محسوس ہوئے اس کمرے میں جانو کے علاوہ اور کوئی نہیں آ سکتا تھا اسی لئے اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔ جو ڈمپلز بھر کی وجہ سے مزید خوبصورت ہو چکی تھی۔

لیکن پھر وہ ٹھٹکا جانو اپنے آپ اس کے اتنے پاس نہیں آسکتی تھی اب اس کا ہاتھ اس کی شرٹ سے نیچے اس کے سینے کو چھو رہا تھا جب کہ اس نے اپنا سر دائم کی پیٹھ کے ساتھ جوڑ کر رکھا تھا۔ اس نے ایک نظر اس کے ہاتھ کو دیکھا پھر اگلے

ہی لمحے ہاتھ پکڑ کر اسے خود سے دھکا دے کر دور کیا لیکن دروازے پر جانو کو کھڑا دیکھ کر پریشان ہو گیا زارا کے لبوں پر مسکراہٹ تھی جبکہ جانو وہیں سے کمرے سے باہر نکل گئی۔

دائم وہ بچی ہے تمہارے جذبات کو نہیں سمجھ پائے گی دائم وہ کبھی تمہیں نہیں سمجھ سکتی دیکھو کہ اس وقت بھی تمہیں میرے ساتھ دیکھنے کے باوجود بھی وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔ وہ تمہیں پسند نہیں کرتی نہ ہی تم سے محبت کرتی ہے دائم میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو جتنی محبت میں تم سے کرتی ہوں کوئی نہیں کر سکتا اور یہ لڑکی تو ہر گز بھی نہیں وہ تو تمہارے جذبات کو سمجھتی تک نہیں ہے وہ تو محبت کو نہیں سمجھتی جانتی ہی کچھ نہیں دائم میری محبت کو بس ایک موقع دو۔ میں تمہارے لیے ہر حد پار کر جاؤں گی دائم مجھے بس ایک موقع زارا اگر اپنی محبت کو ثابت نہ کر پائے تو خود اپنے ہاتھوں سے اپنی جان لے لے گی زارا آنسو بہانے لگی

زارا چپ ہو جاو تم جانتی ہو تم نے کیا کیا ہے وہ بیوی ہے میری میں نے بتایا تھا نہ تمہیں کہ ہمارا ساتھ ممکن نہیں ہے میں محبت کرتا ہوں اس سے وہ کیا سمجھ رہی ہو گی میرے بارے میں وہ پریشانی سے دروازے کی جانب دیکھ رہا تھا

چلو میرے ساتھ اور بتاو اسے کہ اس نے جو دیکھا جھوٹ ہے چلو میرے ساتھ وہ غصے سے اس کا ہاتھ تھام کر بولا اور گھسٹتے ہوئے باہر لے آیا۔ زارا نا چاہتے ہوئے بھی اس کے ساتھ کھچتی چلی آئی۔

جہاں باہر جانو کھڑی نظر پھیر چکی تھی۔

جان شاہ میری بات سنو تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے اور زارا تمہاری غلط فہمی دور کرنے آئی ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا جب مریم کمرے سے باہر آئی۔

جانو بی بی زارا بی بی کا سارا سامان پیک کر کے گاڑی میں رکھوا دیا ہے مریم نے کہا۔

بہت اچھا کیا مریم دیدہ زارا جی اب آپ جا سکتی ہیں وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی جبکہ زارا اور دائم دونوں شوکڈ ہو چکے تھے

۔

کیا مطلب ہے تمہارا کہ میرا سامان پیک کروا دیا تم مجھے گھر سے نکال رہی ہو وہ غصے سے بول کر دائم کی طرف دیکھنے لگی تمہاری بیوی مجھے گھر سے نکال رہی ہے تم کچھ کہو گے نہیں۔ اسے امید تھی دائم ضرور کچھ نہ کچھ کہے گا

دائم بابا کیا کہیں گے زارا بی اب آپ کو اپنے گھر جانا چاہیے وہ کیا ہے نہ کنواری لڑکیوں کا اس طرح دوسرے لوگوں کے گھروں میں رہنا اچھی بات نہیں بڑی اماں سائیں نے آتے ہوئے کہا۔

او جسٹ شٹ اپ تم تو چپ ہی رہو نوکروں کو مالکوں کے مسائل میں نہیں بولنا چاہیے وہ انتہائی بدتمیزی سے بولی۔

آپ خاموش رہے بات کرنے کی تمیز نہیں ہے آپ کو آپ کے گھر والوں نے سکھایا نہیں ہے کہ بڑوں سے کس طرح سے بات کرتے ہیں نکلے میرے گھر سے آپ جیسے بدتمیز انسان کو میں کبھی اپنے گھر میں برداشت نہیں کر سکتی ۔مردوں کی گندی نظروں سے عورتوں کو اپنی عزت محفوظ نہیں محسوس ہوتی لیکن آپ کی نظر سے نہ جانے کیوں مجھے میرے شوہر کی عزت خطرے میں لگ رہی ہے۔ اور میں یہ چیز ہرگز برداشت نہیں کر سکتی کہ کوئی میرے شوہر کو ایسی نظر سے دیکھے آپ کو کیا لگا آپ بند کمرے میں میرے شوہر کے ساتھ کچھ بھی کریں گی اور مجھے پتہ نہیں چلے گا اور آپ کو لگتا ہے میں دائم پے شک کروں گی اس سب کو لے کر یہ صرف آپ کی غلط فہمی ہے۔ آپ کس طرح کی لڑکی ہیں یہ تو مجھے بڑی اماں سائیں نے آپ کو دیکھتے ہی بتا دیا تھا۔

دائم تمہاری بیوی کیا بکواس کر رہی ہے۔۔

دائم سائیں کمرے میں چلیں۔ مریم دیدہ جب مہمان چلے جائیں گے تب ہمیں بتا دیجئے گا دائم کا ہاتھ پکڑ کر زبردستی کمرے میں لے جانے لگی۔

دائم اپنی بیوی کو سمجھاؤ کہ میں یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ اس کا گھر ہے زارا وہ جسے رکھنا چاہیے رکھے گی اور جسے نکالنا چاہے نکالے گی میرا خیال ہے تم بھی بہت دن ہمارے گھر رہ چکی ہو اب تمہیں جانا چاہیے۔ اور جہاں تک ہمارے بزنس ڈیل کی بات ہے تو وہ ساری باتیں ہم آفس میں کریں گے۔ اور اگر تمہارے بابا یہ ڈیل کینسل کرنا چاہے تو بھی مجھے کوئی پرابلم نہیں ہے اس سے پہلے کہ وہ اسے ڈیل کی دھمکی دیتی وہ پہلے ہی بولتا جانو کے پیچھے اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔

جبکہ مریم اور بڑی اماں سائیں ابھی سے باہر کا راستہ دکھا رہی تھی

میں تمہیں اتنی آسانی سے معاف نہیں کرونگی دیکھ لینا اس بے عزتی کا بدلہ میں تم سے ضرور لوں گی وہ غصے سے گھر سے باہر نکلی اور اپنے ہاتھ میں پکڑے موبائل سے اپنے باپ کو فون کرنے لگی۔ اور اپنے گھر جاتے ہوئے وہ اپنے باپ کو سب کچھ بتا چکی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ہاں تو بتائیں آپ نے ہمیں یہاں کیوں بلایا ہے بہرام اس وقت آفس میں بیٹھا ان سے پوچھ رہا تھا۔ جب کہ وہ نہ جانے کس کو بلانے کا آرڈر دیکھ کر بہرام کو کچھ بتا رہے تھے۔ لیکن بہرام کو ان کی فالتو باتوں میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا وہ تو بس یہ جاننا چاہتا تھا کہ یہ لوگ کردم شاہ کے بارے میں اس نے کیا بات کرنا چاہتے ہیں جب کمرے میں ایک پندرہ سالہ لڑکا داخل ہوا جو کافی کمزور لگ رہا تھا لیکن اس کا چہرہ اسے کسی کی یاد دلا گیا۔

دل بے چینی سے سامنے کھڑے اس لڑکے کو دیکھنے لگی جو اپنی آنکھوں میں آنسو لیے حسرت بھری نظروں سے دل کی طرف دیکھ رہا تھا۔

یہ عیسیٰ ہے عیسیٰ کردم شاہ کا بیٹا اس آدمی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے لڑکے کی طرف اشارہ کیا۔اب وہ لڑکا دل کے بالکل قریب کھڑا ہو چکا تھا بہرام تو اس کا چہرہ دیکھ کر پہلے ہی سمجھ چکا تھا وہ کون ہے جب کہ دل بے چین سے اسے اپنے گلے لگائے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

---

بہرام خاموشی سے اس لڑکے کو دیکھ رہا تھا جو بنا کچھ بولے دل کے سینے سے لگا تھا۔بہرام کا دل چاہا کہ وہ اس سے پوچھے کہ اتنے وقت سے وہ کہاں تھا لیکن وہ بچہ کچھ بھی بولنے کی کنڈیشن میں ہی نہیں تھا بہرام اچھی طرح اندازہ تھا وہ اتنا کمزور تھا اور بلکل خاموش بہرام کچھ پوچھ ہی نہ پایا۔

یہ بچہ اتنے وقت سے آپ لوگوں کے ساتھ تھا تو آپ لوگوں نے ہمیں پہلے کیوں نہیں بتایا آپ لوگ تو ہمیں کافی وقت سے جانتے ہیں بہرام جانتا تھا کہ یہ شخص سے بہت وقت سے اس کے خاندان کو جانتا ہے۔

جی ہاں بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں بہرام صاحب لیکن آپ کو تو پتہ ہے کہ میں پچھلے دس سال سے ہی اس یتیم خانے میں کام کر رہا ہوں کل پرانا سامان نکالا گیا تو اس میں اس بچے کی کچھ چیزیں تھی جہاں میں کردم شاہ کی تصویر دیکھ کر پریشان ہو گیا

اس بچے کے گلے ایک چین تھی انہوں نے ایک چین اس کے حوالے کرتے ہوئے کہا یہ تو مقدم کی تھی اور شاید اسی کی پیدائش پر مقدم نے اپنے گلے سے اتار کر اسے پہنائی تھی۔

اسے اپنے باپ کی ہر چیز اچھے سے یاد تھی۔

ٹھیک ہے میں ڈی این اے ٹیسٹ کروانا چاہتا ہوں بہرام نے ان کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا جبکہ دل اسے ایسے دیکھ رہی تھی جیسے اس نے کوئی ناممکن بات کر دی ہو ہاں لیکن اس کی بات سن کر دل کو افسوس ہوا تھا۔

بہرام سائیں کیا عیسیٰ کے چہرے سے آپ کو پتہ نہیں لگ رہا کہ وہ کس کا بیٹا ہے۔۔وہ تپ کر بولی تھی لہجے میں غصہ اور حقارت تھی

دل جن باتوں کے بارے میں تم نہیں جانتی ان کے بیچ میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے اس سے زیادہ چپکنے کی بھی ضرورت نہیں ہے مجھے نہیں لگتا کہ یہ کردم تایا کا بیٹا ہے اور نہ ہی مجھے ان لوگوں کی باتوں پر اعتبار ہے اس لیے بہتر ہو گا کہ تم اس سے دور رہو کم از کم جب تک ڈی این اے ٹیسٹ نہیں ہو جاتا

کسی کی بھی شکل تھوڑی سی تایا سے ملتی ہو گی تو کیا ہم سے اپنا سمجھ کر اپنے گھر لے آئیں گے اس حویلی میں کوئی زندہ نہیں بچا تو وہ کیسے بچ گیا وہ ایک چھوٹا سا بچہ تھا صرف چند دن کا وہ خود سے چل بھی نہیں سکتا تھا۔ عقل سے کام لو دل یہ اتنی آسانی سے ہمیں بے وقوف بنا رہے ہیں اور تم بن رہی ہو۔

کردم سائیں زندہ نہیں ہیں تو ڈی این اے ٹیسٹ کیسے ہو گا آدمی گھبر آئے ہوئے انداز میں بولا جس طرح بہرام مسکرایا

دل اسکی سگی بہن ہے ڈی این اے ٹیسٹ ہو سکتا ہے اور اگر یہ اس کا بھائی ہے تو آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے چلے ہسپتال چلتے ہیں پھر ہم فیصلہ کریں گے کہ اسے گھر لے کے جانا ہے یا نہیں۔ صرف شکل ملنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ اگر آپ کو واقعی لگتا ہے کہ یہ میرے تایا کا بیٹا ہے تو ثابت کریں صرف ایک چین اور تصویر کے سہارے

میں یہ بات ماننے کو تیار نہیں ہوں۔وہ چین اس زمانے کی بہت عام تھی جو امیر خاندان کے لوگ اکثر پہنتے تھے اور جہاں تک اسبتصویر کی ہے تو میرے تایا سائیں کی یہ تصویر شاید گاؤں کے ہر گھر میں لگی ہوئی ہے۔

ہسپتال چلے وہ بچے کو دیکھتے ہوئے بولا جو دل کے ساتھ کھڑا زمین کو گھور رہا تھا۔

ہم کہیں نہیں جائیں گے اور ایسا کوئی ڈی این اے نہیں ہو گا یہ بات ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ غصے سے اس کے سامنے ڈال بن کر کھڑی ہو چکی تھی۔

دل میں اس کا دشمن نہیں ہوں لیکن ہمارے بہت دشمن ہیں اور میں تمہیں کسی بھی قسم کے خطرے میں نہیں ڈال سکتا اسی لئے مجھے جو کرنا ہے وہ کرنے دو یقین کرو میں کچھ بھی غلط نہیں کر رہا اگر یہ لڑکا تمہارا بھائی ہے تو اسے تمہارے بھائی ہونے کے ہر حق دیے جائیں گے۔

لیکن اگر یہ صرف دکھاوا ہے اور ڈرامہ کر رہا ہے تو اسے اس کی سخت سے سخت سزا ملے گی۔

آپ واپس چلے جائیں۔۔مجھے بہت دنوں سے بتایا جا رہا تھا کہ میری ایک بہن ہے۔یہ سوچ کر مجھے بہت خوشی ہو رہی تھی کہ میں اپنی بہن سے ملوں گا لیکن اب یہ جو کہہ رہے ہیں کہ وہ میرا ٹیسٹ کروا کر ثابت کریں گے کہ میں آپ کا بھائی ہوں یا نہیں وہ نہیں کروانا چاہتا۔کیونکہ اگر میں آپ کا بھائی نہیں ہوا تو مجھ سے دوبارہ ایک بہن چھین جائے گی اور میں یتیم ہو جاؤں گا پلیز آپ چلے جائیں مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا لیکن پلیز مجھ میں اور ہمت نہیں ہے پلیز مجھ سے میری بہن نہ چھینے۔نہ چاہتے ہوئے بھی بچے کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے جس پر بہرام نے داد دینے والے انداز میں تالی بجائی۔

نہیں عیسیٰ تم فکر مت کرو میری جان کوئی ڈی این اے ٹیسٹ نہیں ہو گا تم میرے بھائی ہو اور اس بات کو ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے تم میرے ساتھ چل رہے ہو بس بات ختم وہ اسے اپنے ساتھ کمرے سے باہر لے جانے لگی۔

دل جب تک ڈی این اے نہیں ہو جاتا تب تک ہمارے ساتھ نہیں چل سکتا جب تک یہ ثابت نہیں ہو جاتا کہ یہ تمہارا بھائی ہے تب تک تو ہر گز نہیں اور اگر یہ ڈی این اے ٹیسٹ کروانے کے لیے تیار نہیں ہے تو اسے یہی رہنے دو مطلب صاف ہے کہ یہ صرف ایک ڈرامہ کر رہا ہے بہرام کو اس کے بچپنے پر غصہ آ رہا تھا۔

بس کر دے بہرام سائیں میں نے کہا نا یہ میرا بھائی ہے میرے ساتھ گھر جائے گا تو مطلب جائے گا آپ کو اس کے چہرے سے ابھی تک پتہ نہیں چل رہا کہ یہ میرا بھائی ہے مقدم چاچو کی وہ چین کسی کے پاس نہیں ہے وہ خاندانی ہے جو صرف اور صرف مقدم چاچو سائیں اور بابا سائیں کے پاس تھی۔

اور چاچو سائیں نے ہی وہ چین اس کے گلے میں ڈالی تھی کیوں کہ آپ کی پیدائش پر بابا سائیں نے اپنی چین آپ کو دی تھی۔ میں مانتی ہوں کے گاؤں میں ہر کسی کے پاس بابا سائیں کی فوٹو ضرور ہو گی لیکن یہاں میرے بھائی کے پاس وہ تصویر ہے۔ شہر کے لوگ تو بابا سائیں کو نہیں جانتے تھے نہ یہ میرا بھائی ہے اور یہ میرے ساتھ جائے گا یہ بے سہارا نہیں ہے اس کی بہن ابھی زندہ ہے جو کم از کم اسے یہاں بیتیوں کی زندگی نہیں گزارنے دے گی۔

اگر ایسی بات ہے تو اسے کہو کہ ڈی این اے ٹیسٹ کروائے بہرام کی سوئی ابھی وہیں اٹکی ہوئی تھی۔

اور اگر یہ ڈی این اے ٹیسٹ نہیں کروائے گا تو کیا کر لیں گے آپ۔ میں نے کہہ دیا یہ میرا بھائی ہے اور یہ میرے ساتھ گھر جائے گا تو بس بات ختم۔

ایک منٹ کہیں آپ کے دل میں لالچ تو نہیں آ گیا ہے یہ جان کے کہ خاندان کا ایک اور واریث ابھی زندہ ہے اس لیے آپ کے دل میں لالچ آ گیا ہے کہ کہیں آپ کی جائیداد کا آدھا حصہ اسے نہ مل جائے تو آپ کو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے بہرام سائیں میرا بھائی آپ سے کچھ نہیں لے گا۔ پچھلے کچھ وقت سے گاؤں والے مسلسل ان کے گھر کے چکر کاٹ رہے تھے کیونکہ ان سب کا کہنا تھا کہ وہ حویلی کو ایک بار پھر سے تیار کروانا چاہتے ہیں اور وہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ بہرام واپس حویلی آ جائے وہ اس گاؤں کا بیٹا ہے اور چند لوگوں کی وجہ سے وہ اپنا اباواجداد کی زمین کیوں چھوڑ رہا ہے۔

یہ سچ ہے کہ انھیں اب سرپنچ کی ضرورت نہیں لیکن ایک سہارے کی ضرورت ہے اور حویلی کو اس کے وارثوں کی۔

میں نہیں جانتا دل تم کیا سوچ رہی ہو تمہارے دماغ میں کیا کیا رہا ہے۔ لیکن میں اتنا سمجھ سکتا ہوں کہ اسے دیکھ کر تم جذباتی ہو رہی ہو اور تم نہیں جانتی کہ تم کیا بول رہی ہو وہ میرے باپ دادا کی زمین ہے میں کبھی اس زمین کو لینے سے انکار نہیں کروں گا اور جہاں تک خاندان کی وراثت کی بات ہے تو اس وراثت میں میرا حصہ ہے

لیکن تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں اگر کردم تایا کا بیٹا زندہ نہیں ہے تب بھی وہ اس جائیداد میں اپنی وراثت رکھتا ہے اور میں کبھی بھی اس کی وراثت پر حق جمانے کی کوشش نہیں کروں گا لیکن میں کسی کو بھی اس طرح سے اپنی وراثت کا حصہ دار بھی نہیں بننے دونگا اب تم نے وراثت کی بات کر ہی لی ہے تو یہ ثابت کرے کہ یہ میرے باپ دادا کی جائیداد کا حقدار ہے۔

اگر تمہیں لگ رہا ہے کہ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ یہ میری جائیداد کا حصے دار بن کر آ جائے گا اسی لئے میں اس سے ڈی این اے ٹیسٹ کے لئے کہہ رہا ہوں تو یہی سمجھ لو ہاں مجھے ڈر ہے اس بات کا کہ کہیں کردم تایا کا بیٹا زندہ واپس آ کر میری جائیداد کا آدھا حصہ نہ لے لے۔

اب خوش ہو تم سکون مل گیا تو اب چلو ہسپتال چلتے ہیں۔ وہ اس کی نظر میں غلط ہو رہا تھا تو غلط ہی سہی لیکن فی الحال وہ کم از کم دل پر رسک لینے کے لئے ہر گز تیار نہیں تھا اس کے دشمن اس کی تاق میں بیٹھے تھے اور اس کی کمزوری کو استعمال کر سکتے تھے۔

اور بہرام ایسا نہیں چاہتا تھا کبھی بھی نہیں اور دل کے لئے تو وہ کوئی بھی حد پار کرنے کو تیار تھا اس طرح سے وہ کسی بھی انجان کو اپنے گھر کا حصہ نہیں بنا سکتا تھا۔

مجھے اسپتال نہیں جانا لڑکا پریشانی سے بولا جب کہ اس کی بات پر بہرام کھل کر مسکرایا جس سے دل کو لگا کہ وہ اسے مسکرا کر چیلنج کر رہا ہے۔

تمہیں ہسپتال چلنا ہو گا عیسیٰ کیونکہ کسی کو تم پر یقین ہو یا نہ ہو لیکن تمہاری بہن کو تم پر پورا یقین ہے میں پورے یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ تم ہی میرے بھائی ہو اور تمہیں ڈرنے یا گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے میں تمہارے ساتھ ہوں وہ اسے یقین دلاتے ہوئے بولی جب کی عیسی کی گھبراہٹ بہرام کو سکون دے رہی تھی

چلو بچے تمہاری پول کھولتے ہیں وہ اسے گردن کے قریب سے پکڑتا ہوا زبردستی اسپتال لے گیا جبکہ پیچھے ہی اس نے یتیم خانے کی اونر کو بھی پیچھے آنے کا اشارہ کیا تھا کیونکہ اگر اس کی بات جھوٹی نکلی تو وہ اسے بھی لمبے عرصے تک جیل میں رکھوانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

سر میرے خیال میں ڈی این اے ٹیسٹ نہیں ہونے چاہیے ہو سکتا ہے غلط فہمی ہو گئی ہو انر نے پریشانی سے کہا

جی جناب ہم یہ غلط فہمی ہی دور کرنے جا رہے ہیں چلیں دیکھتے ہیں یہ غلط فہمی کس حد تک غلط فہمی ہے اور کس حد تک سازش بہرام نے آدھی بات دل میں کہی تھی کیونکہ پچھلی سیٹ پر عیسیٰ کے ساتھ بیٹھی دل اس وقت بہت غصے میں تھی۔

تھوڑی دیر بعد وہ لوگ ہسپتال پہنچ گئے تھے۔

یہاں پر لڑکے کی پریشانی اور گھبراہٹ میں اضافہ ہو چکا تھا جبکہ دل اسے حوصلہ دے رہی تھی کہ گھبرانے کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے میں تمہارے ساتھ ہوں اور مجھے یقین ہے کہ تم میرے بھائی ہو جبکہ بہرام یہ سوچ رہا تھا کہ کچھ ہی دیر میں ان کے اس ڈرامے کا پردہ فاش ہو جائے گا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ڈی این اے ٹیسٹ ہو چکا ہے لیکن رپورٹ آنے میں کافی وقت لگ جائے گا ڈاکٹر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا کیونکہ بہرام نے کہا تھا کہ جب تک وہ لوگ یہاں ہیں اس کمرے سے کوئی بھی نہیں نکلے گا وہ کسی بھی قسم کی سازش کے لیے تیار تھا اور وہ یہ بھی سمجھ چکا تھا کہ اس بچے کو صرف ایک سازش کے طور پر ہی استعمال کیا جا رہا ہے وہ عورت جو اس کی اور جانو کی جان لینا چاہتی ہے وہ دل کو کیوں چھوڑے گی یقیناً اس کا شکار دل بھی تھی اور شاید وہ اسی بچے کا سہارا لے کر اس وقت تک جلدی پہنچ سکتا تھا۔

کوئی بات نہیں ہم یہیں بیٹھ کر انتظار کرتے ہیں دیکھتے ہیں کب تک رپورٹ آتی ہے کتنا وقت لگ جائے گا بہرام نے گاڑی کی چابی کو ٹیبل پر مارتے ہوئے کہا جبکہ اس کی بیچینی دیکھتے ہوئے ڈاکٹر نے نرس کو آرڈر دیا تھا کہ جلد سے جلد شاہ صاحب کا کام کرو۔

تم اتنا گھبرا کیوں رہے ہو بچے تمہاری بہن تمہارے ساتھ ہے تمہارے ہر قدم پر دیکھو یہ بہن ہے تمہاری دیکھا تم نے کیسے لڑ رہی تھی تمہارے لئے لیکن ذرا سوچو اگر رپورٹ میں تم اس کے بھائی ثابت نہ ہوئے تو یہ تو تم سے بالکل بھی پیار نہیں کرے گی۔

کیوں کہ تم اس کے بھائی جو نہیں ہو گے وہ اپنے بھائی کو سوچ کر تم سے محبت کر رہی ہے تمہارا خیال رکھ رہی ہے تمہیں پیار کر رہی ہے پروڈکٹ کر رہی ہے۔ اور اگر تم اس کے بھائی ثابت نہیں ہوئے تو یہ سارا پیار یہ پروٹیکشن سب کچھ ختم ہو جائے گا اسی لیے بہتر ہے کہ پہلے مجھے سب کچھ بتا دو ہو سکتا ہے تم جیل جانے سے بچ جاؤ۔

بہرام سائیں آپ اس سے اس طرح سے بات کیوں کر رہے ہیں دل کو مزید غصہ آیا۔

مجھے یہ سب کچھ نہیں پتا مجھے بس یہ پتہ ہے کہ دو دن پہلے مجھے بتایا گیا کہ میری ایک بہن ہے اس کو لے کر میں بہت خوش ہوں۔ ہم یتیم لوگ ہیں صاحب ہم نے ساری زندگی دکھ اور تکلیف ہی سہی ہے اور اگر یہ میری بہن ثابت نہ ہوئی تو چلے ایک تکلیف اور سہی کیا فرق پڑتا ہے۔ وہ بے رونق نظروں سے دیکھتے ہوئے مسکرایا تھا بہرام کے دل میں کچھ ہوا لیکن وہ نظریں پھیر گیا۔

نہ جانے کیوں اس کے دل نے بھی دعا مانگی تھی کہ یہی دل کا بھائی ہو یہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے سب سچ ہو دل کو اس کا بھائی مل جائے۔ کتنی خوش ہو جائے گی اس کی دل لیکن دل کا کوئی نہ کوئی کونا یہ بھی کہہ رہا تھا کہ یہ سب کچھ سازش ہے کوئی

ہے جو اسے بری طرح سے ٹرپ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔وہ عورت ہر وقت اس کے خلاف سازشیں رچ رہی ہے ۔وہ عورت کبھی بھی کچھ بھی کر سکتی ہے اگر وہ معصوم بچوں سے ہرے بھرے گھر کو آگ لگا سکتی ہے اس کے والدین کو قتل کر سکتی ہے۔تو یقیناً اس بچے کو بھی یہاں بھیج سکتی ہے یہ سب کچھ صرف ایک سازش ہو گی اور اس آگ سے بچنا اتنا آسان نہیں تھا اگر اتنے بڑے لوگ وہاں سے نہیں بچ پائے تو صرف چند دن کا ایک بچہ وہاں سے کیسے نکلتا جو خود سے بات تک نہیں کر سکتا تھا۔

اس کے چہرے کی حد و حال دیکھ کر بہرام خود بھی بہت پریشان تھا۔کردم شاہ سے اس حد تک مشابہت کیسے رکھ سکتا ہے یہ بھی اس کی پریشانی کی ایک بڑی وجہ تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ ابھی تک اندر رپورٹس کا انتظار کر رہے تھے اور دل بار بار اپنے بھائی کی طرف دیکھ رہی تھی جو اسے دیکھ کر ذرا سا مسکرا دیتا شاید اسے بھی امید نہیں تھی کہ رپورٹ میں کچھ اچھا آئے گا لیکن دل کو یقین تھا کہ اس کا بھائی ہے اور پھر بہرام غلط ثابت ہو گا۔

جبکہ یتیم خانے کا اونر اور پریشانی سے بار بار اپنے ماتھے پہ آیا پسینہ صاف کر رہا تھا۔

جب نرس اندر داخل ہوئی۔

سر یہ رپورٹس وہ اس کے سامنے فائل رکھتے ہوئے دوبارہ باہر چلی گئی جب کہ بہرام دل بچہ اور اونر بے چینی سے انتظار کر رہے تھے کہ اس پیپر میں کیا ہو گا ڈاکٹر پوری رپورٹ پڑھنے کے بعد بچے کو دیکھنے لگا۔

جی جناب رپورٹس میچ کر رہی ہیں یہی کر دم شاہ کا بیٹا اور آپ کے مسز کا بھائی ہے۔ڈاکٹر نے تفصیل بتائی جس پر اگلے ہی لمحے دل خوشی سے چہک کرتے ہوئے عیسی کہ اپنے سینے سے لگا چکی تھی جبکہ ریسی کے سانس میں سانس آئی۔اور آنر بھی گہرا سانس لے کر اٹھ کر کھڑا ہو گیا

مبارک ہو شاہ صاحب آپ کو آپ کا بچھڑا ہوا بچہ مل گیا۔اللہ آپ لوگوں کو خوش رکھے۔وہ پریشانی سے اس سے ہاتھ ملاتا باہر کی طرف جا چکا تھا جبکہ دل عیسی کو اپنے گلے سے لگائے بہرام کو دیکھ رہی تھی جو جہاں اس کی خوشی میں خوش ہو رہا تھا وہی دل کا دیکھنے کا انداز اسے مسکرانے پر مجبور کر رہا تھا۔

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ وہ کسی سازش کا حصہ نہیں تھا لیکن پھر بھی بہرام کا سوال وہیں تھا وہ حویلی سے کیسے نکلا اتنا چھوٹا سا بچہ جو چل نہیں سکتا بات نہیں کر سکتا اس سے کوئی بھی کام کرنے کے قابل نہیں تو بس حویلی سے کیسے نکلا یقینا اسے کوئی نکال کر لایا تھا لیکن کون۔کیا وہ کسی سازش کا حصہ ہے اس کے دماغ میں بہت سارے سوال چلتے تھے جب کہ دل تو اسے لے کر باہر گاڑی میں آ بیٹھی۔دل کی خوشی کی کوئی انتہا ہی نہ تھی جو اتنے برسوں کے بعد اپنے بھائی کو پا کر ایک بار پھر سے جی اٹھی تھی بہرام بھی اس کی خوشی میں وہ بھی خوش تھا لیکن کہیں نہ کہیں سے پریشانی اس کے دماغ میں آ رہی تھی

عیسی کے زندہ ہونے سے بہت سارے سوال اس کے دماغ میں آ رہے تھے جو وہ دل سے پوچھنے کی غلطی نہیں کر سکتا تھا۔بہرام نے بچے کو دیکھا اسے دیکھ کر لگتا تھا جیسے وہ ہر چیز سے انجان ہے پیار محبت کیسے کہتے ہیں جیسے وہ جانتا تک نہیں

تائشہ کو یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ اس وقت اپنے سامنے کردم کے بیٹے کو دیکھ رہی ہے وہ شکل وصورت میں اس سے بہت زیادہ مشابہت رکھتا تھا کوئی بھی اسے دیکھ کر کہہ سکتا تھا کہ وہ کردم شاہ کا بیٹا ہے لیکن وہ بچہ حد سے زیادہ احساس کمتری کا شکار تھا۔

اس وقت بھی اتنے سارے لوگوں کی اہمیت پا کر وہ پریشان ہو چکا تھا بہرام کی طرح جازم اور یاسم کو بھی پہلا خیال ڈی این اے ٹیسٹ کا ہی آیا تھا وہ کسی بھی انجان پر اس طرح سے بھروسہ نہیں کر سکتے تھے اور بہرام کا فیصلہ انہیں بالکل صحیح لگا تھا جس کے حوالے سے انہوں نے دل سے بھی بات کی تھی اسے سمجھایا تھا کہ بہرام نے بالکل ٹھیک کیا ہے لیکن فی الحال دل کو وقتی غصہ تھا جو وقت کے ساتھ ہی ختم ہونا تھا اسی لئے بہرام نے بھی اس سے اس بارے میں کوئی بھی بات کرنے سے ان دونوں کو منع کر دیا۔

یہی وجہ تھی کہ ان دونوں نے دل سے مزید کوئی بحث نہ کی جبکہ عیسیٰ کو دیکھ کر سب ہی لوگ بہت خوش تھے لیکن بہرام کے ساتھ باقی سب کے ذہن میں بھی یہی بات تھی کہ عیسی کیسے زندہ ہے اسے کس نے بچایا اور اس کی حالت دیکھ کر یہ کہنا مشکل نہیں تھا کہ اس نے جتنا بھی وقت گزارا ہے وہ بہت مشکل گزارہ ہے

اگر وہ کسی اپنے کے ساتھ ہوتا تو اتنے مشکل حالات سے نہ گزر رہا ہوتا۔نہ ہی وہ اتنا احساس کمتری کا شکار ہوتا اور نہ ہی اپنوں کی اہمیت پر اتنا پریشان ہوتا اور نہ ہی دل کی محبت کو حسرتوں سے دیکھتا۔بہرام اس کے ساتھ اسپیشل وقت گزار کر اس کی پچھلی زندگی کے بارے میں جاننا چاہتا تھا لیکن مجبوری یہ تھی کہ وہ اپنے سارے کام کو لے کر بہت پریشان تھا کیونکہ گاؤں والوں کے بار بار منتیں کرنے پر وہ حویلی دوبارہ تیار کرانے پر مجبور ہو چکا تھا وہ بہت چاہنے کے باوجود بھی

اس کے ساتھ زیادہ وقت نہیں گزار پا رہا تھا اور اس کے سامنے ہونے پر وہ بھی اکثر منظر سے غائب ہی رہتا نہ جانے کیوں بہرام کو لگ رہا تھا کہ وہ اس سے بھاگ رہا ہے یا چھپنے کی کوشش کر رہا ہے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

میں تم لوگوں کا ساتھ دینے کے لئے تیار ہوں لیکن تم لوگوں کو میرا ابھی ایک بہت ضروری کام کرنا ہو گا اگر تم لوگ میرا کام نہیں کر پائے تو پھر تم لوگ جانتے ہو کہ اس کا انجام کیا ہو گا میرے بارے میں صرف بہرام شاہ جان پائے گا جب کہ تم لوگوں کے بارے میں پورا ملک اس نے ہنستے ہوئے کہا

جبکہ دوسری طرف فون پر زارا اور اس کا باپ بہت پریشان ہو چکے تھے آخر ان لوگوں کے بارے میں اس عورت کو کیسے پتہ چلا وہ تو اتنی رازداری سے کام کر رہے تھے یہ سب کچھ اس عورت تک کیسے پہنچا اور اس عورت کی دائم کے ساتھ کیا دشمنی ہے

جی جی آپ پریشان نہ ہوں آپ جیسا کہیں گی ویسا ہی ہو گا لیکن مجھے ایک بات سمجھ نہیں آ رہی کہ دائم شاہ سوری کے ساتھ آپ کی کیا دشمنی ہے آخر اس کو کیوں برباد کرنا چاہتی ہیں آپ میرا مطلب ہے کیوں حورم کی جان لینا چاہتی ہیں آپ۔۔۔!زارا نے پریشانی سے پوچھا

میری دائم شاہ سوری کے ساتھ کوئی دشمنی نہیں ہے نہ ہی اس سے کوئی مطلب ہے مجھے بس صرف اور صرف مقدم شاہ کی بیٹی کی جان لینی ہے۔اس کے بیٹے کو راستے سے ہٹانے کے لیے میں نے ایسا کھیل کھیلا ہے کہ وہ کبھی زندگی میں حقیقت نہیں جان پائے گا۔

لیکن اب اس کی بیٹی کو راستے سے ہٹانے کے لیے مجھے کچھ نیا کرنا ہو گا کچھ الگ دیکھو زارا تمہیں دائم شاہ سوری چاہیے اور مجھے حورم کی جان اور تمہیں اس کام کے لیے میری مدد کرنی ہو گی تبھی تمہیں دائم شاہ سوری ملے گا۔

ٹھیک ہے آپ جو کہیں کی میں کرنے کے لیے تیار ہوں آپ کو صرف پیسے چاہیے نہ دائم کے تایا اور چچا کا منہ ہمیشہ بند کرنے کے لئے آپ کو جتنے پیسے چاہیے میں آپ کو دوں لیکن اس حورم کو دائم کی زندگی سے نکال دیں۔ چاہے اسے جان سے مار دیں یا کچھ بھی کریں لیکن وہ دائم کی دنیا میں نہیں ہونی چاہیے زارا نے نفرت سے کہتے ہوئے فون بند کر دیا جبکہ دوسری طرف کا وجود فون بند کرتے ہوئے آرام سے کرسی پر آ بیٹھا۔

وہ دن اسے آج بھی یاد تھا جب اس نے منیر اور صغیر جیسے بیوقوفوں کو اپنے کام کے لئے چنا حویلی میں تو وہ لوگ آگ لگا گئے تھے لیکن اس کے باوجود بھی حویلی میں موجود بہت سے لوگ زندہ بچ گئے اس سے پہلے کہ وہ زندہ حویلی سے باہر آتے اس نے خود جا کر انہیں ختم کر دیا اس وقت اسے پروا نہیں تھی کہ حویلی میں اس کی اپنی جان بھی جا سکتی ہے وہ خود بھی اس آگ کی لپیٹ میں آ سکتی ہے اسے عزیز تھا بس اپنا بدلا وہ حویلی کے کسی بھی جان کو زندہ نہیں بچنے دے سکتی تھی لیکن اس کے باوجود بھی بہت سارے لوگ بچ کے مقدم شاہ کے بچے بچ گئے۔ اس کا نام اب بھی زندہ تھا جو وہ عورت برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ارے ایسے کیسے ٹرانسفر ہو رہا ہے ابھی گھر آئے دن ہی کتنے ہوئے ہیں کہ ملتان کا ٹرانسفر آئے دن ٹرانسفر ہوتے رہتے ہیں اس قانون کی نوکری میں تو کہتی ہوں چھوڑ دو اسے اور شازم کے ساتھ بزنس سنبھالو تائشہ نے تپے ہوئے لہجے میں کہا

اور تائشہ کے ایسے کہنے پر شازم نے اپنے کالرز فخریہ انداز میں اٹھائے کل سے جاب انٹرویو دینے کے لئے آجانا اگر تم اس نوکری کے قابل ہوئے تو میں تمہیں رکھ لوں گا

شازم صاحب اپنی نوکری رکھے اپنے پاس مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ میں اپنی قانون کی نوکری میں بہت خوش ہوں اور جہاں تک ٹرانسفر کی بات ہے تو مجھے نہیں لگتا کہ زیادہ وقت لگے گا بس بڑے بڑے ناموں کا سامنے آنا باقی ہے ۔پہلے بات صرف ڈرگز ڈیلنگ پر تھی۔ لیکن اب لڑکیوں کی سمگلنگ ہونے لگی ہے اور اس میں شامل ہے ہمارے ہی ملک کے بڑے بڑے لوگ جنہیں میں بہت جلدی بے نقاب کروں گا۔ اور اس مشن کے کامیاب ہوتے ہی مجھے پرموشن بھی مل جائے گا پھر چھٹیاں لے کر آپ کی بہو کو ہنی مون پر لے کے جاؤں گا اس نے مسکراتے ہوئے کچن سے نکلتی زیلہ کی طرح دیکھ کر کہا۔

جس پر زیلہ اسے گھورتے ہوئے جیسے باہر آئی تھی ویسے ہی واپس اندر چلی گئی۔

دیکھ لیا اماں سائیں آپ کا شریف بچہ لڑکی کو چار لوگوں میں سکون سے بیٹھنے تک نہیں دیتا۔ شازم نے کہا۔

میں نے اسے کچھ نہیں کہا اپنی مرضی سے واپس اندر چلی گئی ہے میں تو بس اپنی فیوچر پلاننگ بتا رہا تھا۔ اب تم اس ہوم بزنس ورک میں اتنے بزی ہو کہ تمہارے پاس اتنا ٹائم نہیں ہے کہ تم اپنی بیوی کو گھمانے پھرانے لے کر جاؤ تو اس میں میری کیا غلطی ہے میں تو چھٹی لے کر اپنی بیوی کو کہیں بھی گمانے لے کے جا سکتا ہوں جازم نے بے شرمی سے کہا

بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ جیٹھ جی مجال ہے جو شادی کے بعد ایک بار بھی مجھے کہیں باہر گمانے لے کر جائے یا ایسا سوچا بھی ہو وہ جو بیوی کا تھوڑا بہت خیال ہوتا ہے نہ یہاں ایسا کوئی سسٹم ہی نہیں ہے شازم کے کچھ بھی بولنے سے پہلے زرش نے بولنا اپنا فرض سمجھا جس پر جازم کی ہنسی نکل گئی۔

زرش کبھی تو انسانوں والی بات کیا کرو کبھی تو اچھی بات نہیں کر لیا کرو شازم نے سمجھاتے ہوئے کہا جبکہ اس کے انداز پر زرش کو تپ چڑھ گئی

کیا کہا جناب میں بُری ہوں۔۔۔۔۔۔

جایئے فوت ہو جایئے فرشتوں میں بسیرا کیجیے۔

انداز میں انتہا کا غصہ تھا

واواہ واہ بھئی کیا کمال کی بات کی ہے آپ نے جازم نے اپریشیٹ کیا جس پر وہ داد لینے والے انداز میں اپنے ہاتھ کو ماتھے تک لیکر گئی۔

بھائی تو اپنی بیوی سے مقابلہ کر اپنی بیوی کو منا کے آتا ہوں وہ اسے کہتے ہوئے زیلہ کو کمرے کی طرف جاتے دیکھ کر اٹھا جس پر شازم نے باقاعدہ ہاتھ جوڑ کر اس کے جانے پر شکریہ ادا کیا۔

زرش بولنے سے پہلے سوچ تو لیا کرو یار اچھا بتاؤ کہاں گھومنے جانا ہے تمہیں کوئی انتظام کرتا ہوں میں وہ ہنستے ہوئے اسے سمجھا کر پوچھنے لگا جس پر زرش نے رات تک سوچنے کا وقت مانگا اور وہ اسے وقت دیتا کام کے لیے نکل چکا تھا کیونکہ جازم نے آج رات کو ہی ملتان کے لیے نکلنا تھا۔

زرش کی پریگنینسی کو دوسرا مہینہ ہونے جا رہا تھا اسی لیے شازم چاہتا تھا کہ وہ اسے پہلے پہلے کچھ اچھی جگہوں پر گھما لائے پھر تو تائشہ اسے کہیں پر بھی نہیں نکلے گی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو جانو ٹیبل پر کیک کے ساتھ چھوٹے چھوٹے کینڈل جلا رہی تھی دائم پریشانی سے اندر آیا کہیں اس کی سالگرہ کو بھول تو نہیں گیا لیکن اس کی سالگرہ کو تو ابھی کافی ٹائم پڑا تھا تو پھر یہ کیک اور کینڈلز کیوں رکھے ہیں اس نے۔

جان شاہ خیریت تو ہے آج کس کی سالگرہ ہے جسے تم منا کر رہی ہو وہ اس سے اندر آ کر پوچھنے لگا۔

اف شاہ آپ سب کچھ بھول جاتے ہیں آج ہماری ہاف ویڈنگ اینورسری ہے آج سے پورے چھ مہینے پہلے ہمارا نکاح ہوا تھا اس نے ہنستے ہوئے بتایا۔

لیکن جان شاہ چھ مہینے کی انیورسری نہیں ہوتی ایک سال کی ہوتی ہے۔ ابھی ہماری شادی کو چھ مہینے ہوئے ہیں ایک سال نہیں وہ اسے بتانے لگا

میں نے ون ائیر ویڈنگ اینورسری نہیں بولا تھا ہاف ویڈنگ اینورسری بولا ہے یعنی کے چھے مہینے کی ویڈنگ انیورسری وہ اس کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے بولی

ہم اگلے مہینے سے منتھلی ویڈنگ انیورسری سیلیبریٹ کریں گے ایک دوسرے کے ساتھ ہر منٹ کو سیلیبریٹ کریں گے باقی سب کو پتہ چلے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ بہت زیادہ خوش ہیں۔

وہ خوشی خوشی بتانے لگی

سب کو۔۔۔! لیکن یہاں تو صرف میں اور تم ہیں اور تو کوئی ہے ہی نہیں شاہ اس کے بچپنے پر ہنستے ہوئے کیک کاٹنے لگا۔

ہم دونوں ہی ایک دوسرے کے لئے ایک دوسرے کا سب کچھ ہیں۔ آپ نے ہی تو کہا تھا کہ میرے علاوہ آپ کا اور کوئی نہیں ہے نہیں آپ کا سب کچھ تو آپ کو میرے ساتھ سیلیبریٹ کرنا ہو گا۔

وہ اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کیک کاٹنے لگی کہ جس پر دائم نے اسے اپنے سینے میں بھنچ کیا۔

جان شاہ تم ہی میرا سب کچھ ہو تمہارے علاوہ میرا اور کوئی نہیں ہے تم جو چاہو گی وہ ہو گا وہ اس کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے اسے خود میں سمیٹنے پر مجبور کر گیا لیکن وہ فوراً ہی اس سے دور ہوتے ہوئے اس کی توجہ کیک کی طرف لا دآنے لگی۔

کل جلدی گھر آیئے گا کل صبح میرے بے بی کا بھی برتھ ڈے ہے وہ بھی سیلیبریٹ کرنا ہے۔ وہ جلدی سے اس سے الگ ہوتے ہوئے کیک کا ٹکڑا کاٹ کر اس کے منہ میں ڈال چکی تھی وہ جانتا تھا کہ وہ اپنے خرگوش کے بارے میں بات کر رہی ہے۔

لیکن جان شاہ سے تمہیں کیسے پتہ چلا کہ کل اس کی برتھ ڈے ہے وہ اس کا شرمایا ہوا سرخ چہرہ اپنی نظروں کے حصار میں لیے بولا بے فضول میں اسے خود سے باتیں کرنے کے لئے اکسا رہا تھا کیونکہ اسے پتہ تھا کہ اب جلد ہی وہ منظر سے ہٹانے کی کوشش کرے گی۔

مجھے نہیں پتا اس کا برتھ ڈے کب ہے لیکن ہم ایک دن سلیکٹ کر لیں گے اسی دن اس کی سالگرہ منانے لگیں گے اور کل سے منائیں گے آج ہماری ویٹنگ انیورسری اور کل کی ڈیٹ میرے بے بی کی برتھ ڈے وہ اسے تفصیل سے بتانے لگی۔ جب شاہ اس کے پاس بیٹھا اس کی فضول اور بے تکی باتیں اس طرح سے سن رہا تھا جیسے شاید کوئی بہت ہی اہم باتیں کر رہی ہو۔

اور اس کا بات کرنے کا انداز بھی کچھ ایسا تھا کہ وہ سننے پر مجبور ہو جاتا ہے اس گھر میں موجود ہر شخص جانو کی ہر بات کو بہت غور سے سنتا تھا اور ویسے بھی جس دن سے زارا اس کے گھر سے گئی تھی وہ بہت خوش تھی کیونکہ دائم خود تو اس بارے میں کوئی بات کرتا ہی نہیں تھا اور اس کا ذکر جانو کو پسند بھی نہیں تھا۔ اس کے جانے کے بعد گھر میں بہت سکون تھا کوئی ٹک ٹک کی آواز نہیں آتی تھی اور اب تو دائم روز رات کو بھی گھر آ جاتا تھا۔

لیکن ضرور اس سے پوچھ رہی تھی کہ یہ زارا سے اس کی ملاقات تو نہیں ہو گی اور اس کے انہی سب باتوں کی وجہ سے ہیں کہ دائم نے اس ڈیل کو بھی ختم کر دیا تھا وہ جانو کو کسی بھی قیمت پر خود سے بد گمان ہونے نہیں دے سکتا تھا اسی لیے اس نے اس ڈیل کو کینسل کر دیا جس سے اسے یہ لگتا تھا کہ جانو اس سے دور ہو سکتی ہے ڈیل کے کینسل ہونے کی وجہ سے اس سے کافی نقصان ہوا تھا لیکن جانو سے زیادہ اس کے لئے اور کچھ بھی اہم نہیں تھا زارا کا باپ تین بار آفس آ کر اسے سمجھا چکا تھا کہ اس طرح سے ڈیل کینسل کرنے سے بھی بہت نقصان ہو گا لیکن دائم کوئی بات نہیں سننا چاہتا تھا اس نے کہہ دیا کہ وہ زارا اور اس کے باپ سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتا کیونکہ زارا کی وجہ سے اس پر سنل لائف میں بہت پرابلمز ہو رہی ہیں دائم نے بنا وقت ضائع کیے زارا کیوہ حرکت اس کے پاس کے باپ کے سامنے کھول دی تھی جس پر زارا کے باپ نے کوئی خاص بھی ری ایکشن نہیں دیا اگر وہ زارا کچھ شرم دلواتا اس کی حرکتوں سے سمجھاتو شاید ہو وہ ڈیل کینسل نہ کرتا لیکن اس کو تو اس کی اس حرکت سے کوئی فرق ہی نہیں پڑھا تھا جس پر دائم نے مجبور ہو کر ڈیل کو ختم کر دیا اور اب تو جانو کے ساتھ اپنا ہی مزا آ رہا تھا اس کی معصوم باتیں معصوم حرکتوں نے دائم کی زندگی کو خوبصورت بنا دیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ اسے گھر تو لے آیا تھا لیکن اب بھی بے سکون تھا عیسی کا اس سے کھینچا رہنا زیادہ بات نہ کرنا بہرام کے بار بار بلانے پر بھی اس کا نہ آنا بہرام کو پریشان کر رہا تھا وہ اس سے دور کیوں رہتا ہے جبکہ اب تو وہ دل کا بھائی ثابت ہو چکا ہے پھر کیوں اس سے بات نہیں کرتا وہ سارا دن دل کے ساتھ رہتا تھا اور شام کو اس کے آتے ہی ڈر کے اپنے کمرے میں چلا جاتا دل رات گئے تک اس کے کمرے میں رہتی دل کا وقت بہت خوبصورت گزر رہا تھا اپنے بھائی کے ساتھ وہ تو اس کے چہرے کی خوشی سے ہی اندازہ لگا چکا تھا۔

لیکن نہ جانے کیوں وہ اس سے دور رہتا تھا۔ یہاں تک کہ اس سے نظر تک نہ ملا تھا تو پہلے ہی دن اسے خود سے بہت زیادہ ہی ڈرا چکا تھا شروع کے کچھ دن دل بھی اس سے کافی زیادہ خفا رہیں لیکن اب آہستہ آہستہ سب کچھ ٹھیک ہو رہا تھا دل پھر سے نارمل ہو چکی تھی شاید وہ صرف وقتی غصہ تھا جو وہ اپنے بھائی کے کھونے کے ڈر سے کر رہی تھی۔ اب جب اسے بہرام ٹھیک لگ رہا تھا تو وہ دوبارہ سے نارمل ہو چکی تھی لیکن عیسی نارمل نہیں تھا نہ جانے کیوں اسے لگ رہا تھا کہ وہ اس سے خوفزدہ ہے

اس نے بہت بار عیسی سے اس بارے میں بات کرنے کی کوشش کی لیکن وہ ہر بار اسے دیکھ کر کمرے میں بند ہو جاتا ۔اس نے اس کی رپورٹ چیک کی تھی وہ کافی لائق اسٹوڈنٹ تھا۔ اس نے اس حوالے سے دل سے بات کی تھی کہ اس کی سٹڈیز کے سلسلے میں اسے لندن بھیج دینا چاہیے لیکن دل نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ ابھی اس کے بھائی کو اس کے پاس آئے وقت ہی کتنا ہوا ہے کہ وہ اسے دور کر رہا ہے وہ یہاں رہ کر بھی پڑھ سکتا ہے اور پاکستان میں بھی اچھی پڑھائی ہو سکتی ہے اور اس کے جذباتی فیصلے پر بہرام حامی ہو گیا۔ یہ سچ تھا کہ وہ کافی عرصہ اس سے دور رہا تھا اب دل کا حق بنتا تھا کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ وقت گزارے شاید آہستہ آہستہ وہ سمجھ جائے گی کہ اسے زندگی گزارنے کے لیے اچھی تعلیم کی ضرورت ہے۔

اور پھر جو دل فیصلہ کرے گی وہی صحیح ہو گا کیوں کہ یہ سچ تھا کہ پاکستان کی پڑھائی بھی اب کسی ملک سے پیچھے نہیں ہے

۔

عیسیٰ آو شطرنج کھیلتے ہیں وہ کمرے سے باہر نکلا تو وہ باہر بیٹھا لیپ ٹاپ پہ کام کر رہا تھا وہ اسے دیکھتے ہی واپس اندر جانے لگا تھا کہ بہرام کے کہنے پر رکا۔

مجھے شطرنج کھیلنا نہیں آتا۔وہ آرام سے بہت کم آواز میں بولا تھا۔

اس کی بات کو سمجھ کر بہرام ذرا سا مسکرایا

لڈو کھیلنی بھی نہیں آتی ہے اس سے پہلے کہ اندر جاتا بہرام نے دوبارہ پوچھا۔

نہیں۔۔وہ ایک لفظی جواب دے کر دوبارہ اندر چلا گیا۔بہرام جتنا اس کے قریب جانے کی کوشش کر رہا تھا وہ اس سے اتنا ہی دور ہو رہا تھا وجہ کیا تھی وہ کیوں اس سے چھپتا رہتا تھا کیوں اس کے پاس نہیں آتا تھا نہ ہی اس کے سامنے زیادہ وقت گزارتا تھا۔وہ اس سے کیوں خوفزدہ تھا۔یا اس سے کچھ چھپا رہا تھا کچھ تو تھا صبح شام کو اس وقت بالکل بھی سمجھ نہیں آرہا تھا۔اس نے اس حوالے سے دل سے بھی بات کی تھی جس پر اس نے بس یہی کہا کہ وہ زیادہ وقت اس کے ساتھ نہیں گزارتا آفس میں ہوتا ہے شاید اسی لیے وہ اس سے دور دور رہتا ہے کل صبح عیسی اور کل کا سارا وقت وہ اس کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا پچھلے دو سنڈے میں وہ اپنے کام ختم کرتا رہا لیکن اس بار نہیں دل کے ساتھ ساتھ عیسیٰ بھی اب اس کے گھر کا حصہ تھا اور دل اور عیسیٰ دونوں کو اس کی ضرورت تھی

وہ نہا کر اپنے بال سکھا رہی تھی جب شارق نے کمرے میں قدم رکھا اور صوفے پر آ کر بیٹھا لیکن صوفے پر اس کا دوپٹہ دیکھ کر مسکرایا۔

تم نا سہی لیکن تمہارا دوپٹہ مجھ سے بہت پیار کرتا ہے دیکھو خود ہی میرے بیڈ پر آ گیا اس نے مسکراتے ہوئے اس کے دوپٹے کو صوفے پر لیٹتے ہوئے خود پر پھیلایا۔

شارق میرا دوپٹا واپس کرو مجھے یہ حرکتیں بالکل پسند نہیں ہیں وہ اپنا دوپٹہ کھینچنے لگی لیکن دوپٹہ کھینچنے کے ساتھ ہی وہ خود ہی شارق پر آ گری۔

میں تمہارا گبر ہوں شارق مت کہا کرو مجھے تم وہ مسکراتے ہوئے اس کی کمر کے گرد اپنا گھیرا مضبوط کرتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگا چکا تھا۔

ٹھیک ہے نہیں بولوں گی چھوڑ مجھے وہ نارمل انداز میں اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے سے دور ہونے لگی۔

بڑی فرمانبردار بیوی بن رہی ہو ایک کس ہی دے دو وہ مزید پھیلنے لگا۔۔

!ایک چھاپڑ نہ رکھ کر منہ پے دے دوں۔۔۔۔

ہاں تم مجھے تھپڑ مارو میں تمہیں کس کرونگا۔غصے کا غصہ پیار کا پیار۔ تمھارا کام بھی ہو جائے گا اور میرا بھی وہ اس طرح سے بتا رہا تھا جیسے کوئی آئیڈیا دے رہا ہو۔

دماغ مت خراب کرو میرا چھوڑ مجھے وہ اسے دور ہوتے ہوئے بولی جب اچانک شارق نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے ایک بار پھر سے اپنے قریب کھینچا۔

یہ سزا کب تک چلے گی یہی بتادو۔وہ منہ بسورے بولا۔

ذمل کو ہنسی تو آئی لیکن وہ کنٹرول کر گئی۔

جب تک میرا دل چاہے کاتب تک۔ہمیشہ والا جواب آیا جس پر شارق مسکرایا۔

جو حکم میری جان۔۔لیکن اس سزا کو کم کرتے ہوئے کبھی کبھی اپنے شوہر پر رحم کر دیا کرو دیوانہ سا لڑکا ہے بہت چاہتا ہے تمہیں۔یقین نہ آئے تو اپنے گبر سے پوچھ لو۔شارق خان تمہیں اتنا چاہتا ہے کہ تمہارے لیے اپنی جان بھی دے سکتا ہے۔انداز میں شدت تھی۔

لیکن میں تو گبر کو پیار کرتی ہوں۔مجھے تو گبر پسند ہے۔اور میں شادی بھی گبر سے ہی کرنا چاہتی تھی مجھے تو شارق بالکل بھی پسند نہیں اور نہ ہی اس کی چاہت میں کوئی انٹرسٹ ہے۔وہ اپنی کمر سے اس کے ہاتھ ہٹاتے ہوئے اس کے قریب سے اٹھ کر بیڈ پے آ بیٹھی

۔تو شادی تو تیری گبر سے ہی ہوئی ہے میری بنستی۔وہ اگلے ہی لمحے اپنے پرانے اسٹائل میں واپس آیا تھا۔

مجھے اتنا پیارا ہینڈسم ڈیشنگ اور ڈیسنٹ شارق نہیں چاہیے۔مجھے تو میرا گندہ سا بدبودار پرفیوم لگانے والا گبر چاہیے۔جو اپنی بسنتی پر جان لٹاتا ہے میں شارق خان کی محبت کا کیا کروں گی۔مجھے تو بس میرے گبر کے عشق سے عشق ہے۔مجھے ذمل پر مرنے والا شارق نہیں بسنتی کیلئے پاگل گبر چاہیے۔

اب تنگ مت کرو مجھے سونے دو اور خود بھی سو جاؤ صبح کام پے جانا ہے تم نے وہ کروٹ لیتے ہوئے سو گئی وہ نجانے کتنی دیر اس کو دیکھتا رہا۔

تو بسنتی کو گبر چاہیے۔شارق نے مسکراتے ہوئے سوچا۔

فکر مت کر بسنتی بہت جلدی تیرا گبر تیرے پاس آئے گا۔اس نے مسکراتے ہوئے کروٹ بدل لی جائے۔لیکن کروٹ بدلنے سے پہلے ہی صوفے کی کونر اس کی پیٹھ پر آ لگی۔

بسنتی کے پاس جانے سے پہلے گبر کی کمر ضرور ٹوٹ جائے گی اس صوفے پے۔وہ بڑبڑتے ہوئے کروٹ لینے میں کامیاب ہوا۔لیکن کمر پر لگنے کی وجہ سے اب نیند جلدی آنا کافی مشکل تھا۔

بسنتی اس درد کا الگ سے حساب لوں گا تجھ سے مجھے میرے بیڈ سے بے دخل کر دیا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

جانو اس وقت باہر لان میں غبار اور لائٹنگ لگا رہی تھی جب اچانک اسماعیل بابا بھاگتے ہوئے اس کے پاس آئیں اور اس کے سامنے آ کر کھڑے ہوئے وہ انجان نظروں سے انہیں دیکھنے لگی جب دیکھتے ہی دیکھتے ایک زوردار گولی کی آواز ایک اور اسماعیل بابا کا بازو چیر گئی۔

وہ اسماعیل بابا کو دیکھتے ہوئے فکر مند ہونے لگیں جب واجد اور گھر کے ملازم اسے باحفاظت زبردستی کمرے میں لے جانے لگے۔

یوں اچانک گولی کا چلنا گولی کہاں سے چلی اور کیوں چلی جانو کو کیوں کوئی مارنا چاہتا تھا کسی کے ساتھ اس کی کیا دشمنی تھی بس سب کو شاہ کی فکر ہو رہی تھی جس کی غیر موجودگی میں اتنا سب کچھ ہو گیا وہ دوسرے شہر کسی جلسے کے سلسلے میں گیا ہوا تھا جبکہ اسماعیل بابا ہر وقت ہی اس کے ساتھ رہتے تھے کچھ لوگ انہیں ہسپتال لے گئے وہ بھی ان کے ساتھ جانا

چاہتی تھی لیکن فی الحال وہ اس کی جان پر رسک نہیں لے سکتے تھے واجد اس کا خیال رکھ رہا تھا جبکہ مریم بڑی اماں سائیں بہت زیادہ خوفزدہ ہو چکی تھی

مجھے شاہ کے پاس جانا ہے پلیز مجھے بہرام لالا کے پاس جانا ہے جانو اس وقت بڑی اماں سائیں کے پاس سینے سے لگی مسلسل بڑبڑا رہی تھی اس واقعے کے بعد وہ بہت زیادہ خوفزدہ ہو چکی تھی ایک طرف اسے اسماعیل بابا کی فکر تھی تو دوسری طرف کوئی اس کی جان لینا چاہتا ہے یہ بھی بات اسے خوفزدہ کر رہی تھی۔

بڑی اماں سائیں اسے اپنے سینے سے لگائے مسلسل سمجھ آ رہی تھیں کہ وہ ٹھیک ہے اور اسماعیل بابا بھی ٹھیک ہیں اللہ نے چاہا تو جلد ہی شاہ بھی گھر واپس آ جائے گا شاہ کو خبر لگ چکی تھی اور وہ وہاں سے نکل چکا تھا۔

وہ بھی اس سب کو لے کر بہت پریشان ہو چکا تھا اور جلدی سے جلدی واپس آنے کی کوشش کر رہا تھا اسے زیادہ فکر جانو سائیں کے تھی ویسے سے یقین تھا اسماعیل بابا کبھی بھی اسے کچھ نہیں ہونے دیں گے وہ پہلے ہسپتال جانا چاہتا تھا لیکن فی الحال اسے جانو سے زیادہ اور کسی کی پروا نہیں تھی اسی لئے سب سے پہلے گھر آنا بہتر سمجھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے گھر میں قدم رکھا تو دل اپنے ہاتھوں سے عیسی کو کھانا کھلا رہی تھی وہ بھی اس کے ساتھ ہی آ کر بیٹھا عیسی اسے دیکھ کر ذرا سا گھبرایا لیکن بہرام نے زیادہ توجہ نہ دی تو وہیں بیٹھا دل کے ہاتھ سے کھانا کھانے لگا۔

بہرام نے آج کل اسے اگنور کرنا شروع کر دیا تھا اس کی ساری توجہ صرف عیسی پر ہی تھی لیکن وہ جاننا چاہتا تھا کہ عیسی اس سے خوفزدہ کیوں رہتا ہے اسی لئے اس نے اس پر زیادہ دھیان دینا چھوڑ دیا عیسی کو یہی لگتا تھا کہ وہ اس پر زیادہ توجہ نہیں دیتا جس کی وجہ سے اب وہ بے فکر ہو کر اس کے سامنے بھی دل کے ساتھ آسانی سے وقت گزار سکتا تھا۔

دل کیا مجھے بھی اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاؤ گی اور انتہائی محبت سے بولا تھا جبکہ عیسی کے سامنے اس طرح کی بے باکی پر دل کی گال لال ہو گئے

کیوں آپ کے اپنے ہاتھ ٹوٹے ہوئے ہیں وہ غصے سے بولی۔

نہیں میرے ہاتھ سلامت ہیں لیکن میں بھی تمہارے ہاتھ سے کھانا کھا سکتا ہوں جس طرح سے تو عیسی کو کھیلا رہی ہو میں بھی تو تمہارے لئے تمہارا اپنا ہوں نہ جانے کیوں اسے عیسی سے جلن ہو رہی تھی۔

میرے بھائی کے ہاتھ میں درد ہے بہرام سائیں ریشیز ہو گئے ہیں عیسی کا ہاتھ سامنے کرتے ہوئے بولی جہاں پر ذرا سے زخم کے ساتھ تھوڑی سی سوجن بھی تھی۔

ہم دونوں کھیل رہے تھے جب عیسی گر گیا اسی لیے اس کو اپنے ہاتھ سے کھلا رہی ہوں لیکن آپ کے دونوں ہاتھ بالکل سلامت ہیں ان کا استعمال کریں

اگر میرے ہاتھ میں بھی چوٹ لگ جائے تو کیا تم مجھے بھی اپنے ہاتھوں سے کھلاؤ گی وہ اب بھی باز نہیں آیا تھا جب کہ عیسی کے سامنے اس کی بے باکی پر وہ شرمندہ ہو کر رہ گئی۔

بہرام سائیں آرام سے کھانا کھائیں کیا فضول باتیں کر رہے ہیں وہ اسے عیسی کی موجودگی کا احساس دلا رہی تھی لیکن بہرام تو آج اپنی ہی دھن میں تھا۔

تم عیسی کو اپنے ہاتھوں سے کھلا سکتی ہو اس سے اتنا پیار کرتی ہو تم مجھ سے کیوں نہیں مجھے بھی اپنے ہاتھوں سے کھلاؤ ورنہ میں کھانا نہیں کھاؤں گا نہ جانے کیوں عیسی سے جلن ہونے لگی

بہرام سائیں عیسی کے ہاتھ میں چوٹ لگی ہے وہ دانت پیستے ہوئے بولی جب بہرام نر اچانک فروٹس کی ٹوکری میں پڑی چھڑی کو اٹھا کر اپنے ہاتھ پر چلا چکا تھا

دیکھو مجھے بھی لگ گئی چھوٹ اب جلد یسے کھانے کی پلیٹ تیار کر کے میرے کمرے میں آجاؤ مجھے بہت بھوک لگی ہے وہ اسے کہتا ہوں اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا یا عیسی ابھی تک اسے دیکھ رہا تھا۔

لیکن اس طرح عیسی کے سامنے وہ سچ میں شرمندہ ہو کر رہ گئی وہ اتنا بھی چھوٹا بچہ نہیں تھا جو ان سب باتوں کو نہیں سمجھتا۔

عیسی میری جان تم اپنے کمرے میں جاؤ میں تھوڑی دیر میں آتی ہوں وہ پلیٹ میں کھانا نکالتے ہوئے بولی تو وہ ہقاں سر ہلاتا ہوا کمرے کی طرف جا چکا تھا۔

پاگل آدمی کبھی باز نہیں آئے گا آج تو اس کی عقل میں ٹکانے لگاؤں گی تو وہ غصے سے کمرے کی طرف آئی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو جانو کو بڑی اماں کے ساتھ چپکے دیکھا اسے دیکھتے ہی وہ اس کے پاس بھاگتی ہوئی آئی اور اس کے سینے سے لگ کر رونے لگی جب کہ دائم بھی پریشانی سے اسے اپنی باہوں میں بھیجے اسے چپ کرانے کی کوشش کرنے لگا آج سچ میں وہ بہت زیادہ خوفزدہ ہو چکا تھا جانو کو خود سے دور کرنے کا سوچتے ہوئے بھی اس کی روح کانپ گئی تھی۔ اگر آج اسے کچھ ہو جاتا تو وہ بہرام کو کیا جواب دیتا۔

اور اپنے دل کو کیا جواب دیتا جو صرف اور صرف اسی کے نام پر دھڑکتا تھا یہ لڑکی اس کے دل میں دھڑکن کی طرح دھڑک رہی تھی اگر اسے کچھ ہو جاتا تو وہ بے جان ہو جاتا بے بس ہو جاتا شاید مر جاتا اس کا دل اب بھی ہو شدت سے

دھڑک رہا تھا جانو کو اپنے سینے میں بھیجے وہ نہ جانے کتنی ہی دیر اس کے بال سہلاتا رہا جب کہ وہ مسلسل روتے ہوئے اس کے سینے سے لگی کوئی چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی۔

اماں سائیں اور مریم بھی بہت زیادہ خوفزدہ تھی یہ جو اچانک واقعہ اس کے گھر میں پیش آیا تھا اس کے بعد ان کا خوف زدہ ہونا بنتا تھا۔

مجھے لگتا ہے دوسری پارٹی کے لوگ تھے آپ کو پارٹی سے ہٹانے کے لیے انھوں نے یہ حربہ آزمایا ہے کہ آپ کی کمزوریوں پر حملہ کرنے لگے ہیں یہ صرف آپ کو ڈرانے کے لئے کیا گیا ہے ان کا ارادہ جانو کو ختم کرنے کا نہیں تھا۔ اگر ایسا کوئی ارادہ ہوتا تو جس نے گولی چلائی وہ کافی پر فیشنل انسان تھا۔ کیونکہ یہ گولی کسی عام بندوق سے نہیں چلی۔ یہ کسی شوٹر کا کام ہے سر یہ سب کچھ آپ کا نام مٹانے کے لیے کیا جا رہا ہے انہیں لگتا ہے کہ آپ کی کمزوریوں پر حملہ کروا کے وہ آپ کو ڈرا دیں گے۔ اور پارٹی سے آپ اپنا نام واپس لے لیں گے۔

میرے خیال میں آپ سب گھر والوں کو ایک سیف جگہ منتقل کر کے ہمیں پارٹی میں اگلا قدم اٹھانا چاہیے واجد اس کے پاس کر ایسے تفصیل سے بتا رہا تھا جب کہ دائم ابھی تک جانوں کے کانپتے وجود کو اپنے ساتھ لگائے اس کے کان میں سرگوشیاں کر رہا تھا واجد کیا کہہ رہا تھا کیا نہیں اسے بالکل ہوش نہیں تھا اس وقت اس کے لئے سب سے اہم اس کی جان تھی جو اس وقت اس کی باہوں میں سمائی کانپ رہی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

دل نے کمرے میں قدم رکھا تو اپنے ہاتھ میں پتی باندھے شاید اسی کا انتظار کر رہا تھا اسے آتے دیکھ کر وہ مسکرایا اسے یقین تھا دل زیادہ دیر خود پر کنٹرول نہیں کر پائے گی اور ایسا ہی ہوا تھا۔ جبکہ دل کو آج یہ شخص کسی سائیکو انسان سے کم نہیں لگ رہا تھا ایک بچے سے جیلس ہو رہا تھا وہ بھی وہ بچہ ہے جو اسی کی بیوی کا بھائی تھا

نہ جانے کیا سوچ رہا ہو گا بیچارہ عیسی کو وہ کیسے بتائے کہ اس کا یہ جیجو دماغ اور دل دونوں سے پیدل ہے۔

اگر آئندہ آپ نے عیسی کے سامنے کوئی حرکت کی نہ آپ کا یہ ہاتھ تو کیا آپ کا بازو کندھے سے میں اکھاڑ کے پھینک دوں گی وہ دھمکی دیتے ہوئے نوالہ بنا کر اس کے منہ میں ڈالنے لگی جب کہ بہرام خاموشی سے اس کی ڈانٹ سنتے ہوئے اس کے ہاتھ سے مزے سے کھانا کھا رہا تھا۔

آج کے بعد تم بھی فضول میں مجھے ضد مت دکھانا اگر میں تمہیں تمہارے بھائی سے پیار کرنے سے روک نہیں رہا تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم مجھے بالکل اگنور کر دو شوہر کو ہمیشہ سب سے زیادہ اہمیت دینی چاہیے۔

اور میں تمہارا شوہر ہوں وہ ایسے بتا رہا تھا جیسے وہ اس کا شوہر نہیں اس کا مالک ہے اگر اسے اہمیت نہیں دے گی تو وہ اسے تنخواہ نہیں دے گا۔

آپ کو پتہ ہے آپ کے دماغ کے دو تین پیچز ڈیلے ہو کر کہیں گر گئے ہیں اور بہتر ہے جلد سے جلد انہیں ڈھونڈ کر دوبارہ اپنے دماغ میں فٹ کر لیجئے اس سے پہلے کہ آپ پاگل ہو جائے بلکہ مجھے تو لگتا ہے کہ اب اگر وہ پیچز مل جانے سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہو گا کیونکہ آپ کا دماغ تقریباً خراب ہو چکا ہے۔

وہ دوسرا نوالہ اس کے منہ میں ڈالتے ہوئے بولی جس پر بہرام ہاں میں سر ہلاتے ہوئے کھانا کھانے لگا

تم بھی کوئی کام کر دو اور کچھ تو کرتی نہیں ہو میرے لیے میرے جو پیپرز گر گئے ہیں انہیں ہی ڈھونڈ دو۔ اس سے پہلے کہ میں مکمل پاگل ہو جاؤ آگے نقصان تو تمہیں ہو گا کیونکہ اب میں مکمل پاگل نہیں ہوں تو تمہاری جان نہیں چھوڑ تا سوچو اگر میں مکمل پاگل ہو گیا تو تمہارا کیا حال ہو گا وہ اس کی باتوں سے مزہ لیتے ہوئے بولا تھا

عیسی کے سامنے اس حرکت پر دل کا دل چاہا کہ اسے بہت ساری باتیں سنائے لیکن اس کے ہاتھ کے بارے میں سوچتے ہوئے کہیں نہ کہیں اس کے دل میں نرمی پیدا ہو رہی تھی یہی وجہ تھی کہ وہ اتنا سب کچھ سننے اور کہنے کے باوجود بھی اس کے پاس بیٹھی اسے کھانا کھلا رہی تھی کیوں کہ یہ سب کچھ صرف اور صرف اس کے ہاتھوں سے کھانا کھانے کے لئے ہی تو کیا تھا اس نے۔ کبھی کبھی وہ اس شخص کی محبت کو سوچ کر پریشان ہو جاتی تو کبھی کبھی اپنی قسمت پر ناز کرتی لیکن اس کے سامنے اپنی محبت کا اظہار کرنا اس کے بس سے باہر تھا وہ اسے کبھی نہیں بتانا چاہتی تھی کہ وہ اس شخص کو چاہتی ہے آج سے نہیں بچپن سے بچپن سے لے کر جوانی کے ہر ایک لمحے تک اس نے اپنے ساتھ کو صرف اور صرف بہرام مقدم شاہ کو تصور کیا ہے

لیکن یہ بھی سچ تھا کہ وہ اس کے سامنے کبھی اپنی محبت کا اظہار نہیں کر سکتی تھی کیونکہ اس کے دل میں ڈر تھا کہ وہ جس سے بھی محبت کرے گی وہ اسے چھوڑ کر چلا جائے گا تو وہ عیسی سے بھی محبت نہیں کرنا چاہتی تھی اس کے دل میں تو عیسی کے لیے بھی خوف پیدا ہونے لگا تھا یہ نہ ہو کہ وہ بھی اس سے دور چلا جائے اتنے برسوں کے بعد تو وہ اسے ملا ہے اس کا معصوم چھوٹا سا بھائی اس کا چھوٹو جسے وہ بہت چاہتی ہے اور کبھی بھی اس سے دور نہیں ہونا چاہتی

وہ جب سے یہاں آیا تھا وہ اس کے بارے میں جان رہی تھی آہستہ آہستہ سہی لیکن اسی کے ساتھ وہ اس پر کھل رہا تھا اور معصوم سا بچہ اس نے آسان وقت نہیں گزارا تھا نجانے کتنے سال تک اپنوں سے دور تنہا وہ کیسے رہا ہو گا اسے

پتہ تھا تو بس اتنا کہ کوئی عورت اسے یتیم خانے کے دروازے پر چھوڑ گئی تھی جس کے ساتھ یہ فوٹو اور وہ چین بھی تھی جس سے ان لوگوں کو پتہ چلا تھا کہ وہ کردم شاہ کا بیٹا ہے۔

وہ بچپن سے لے کر اب تک کیسا تھا دل کو سب کچھ بتا چکا تھا لیکن بہرام سے دور ہی رہتا تھا بہرام کے پہلے دن کی سختی کے بعد یا کوئی اور وجہ تھی دل نہیں جانتی تھی لیکن اب تو بہرام بھی اس کے زیادہ پاس نہیں جاتا تھا اور نہ ہی دل نے اس لیے فورس کیا تھا ہاں اس کے پاس تھا اس سے محبت کرتا تھا دل کے لئے اتنا ہی کافی تھا۔ اور اگر بہرام کو اس ی ذات میں دلچسپی ہوتی تو خود آہستہ آہستہ اسے خود سے مبلوس کر لے گا۔

کہاں کھو گئی بیگم کھانا کھا چکا ہوں وہ کب سے اسے زبردستی نوالے بنا بنا کر کھلا رہی تھی بہرام پہلے تو کھاتا چلا گیا لیکن اب اسے سوچوں کے بھور میں ڈوبا دیکھ کر جیتا کھا سکتا تھا کھا چکا تھا لیکن اب اس کے بس سے باہر ہو چکا تھا جس کی وجہ سے مجبوراً اسے سوچوں سے باہر نکالا

کہیں نہیں آپ کا کھانا ہو گیا اب جا کر آرام کریں۔ اور فضول سوچ اپنے دماغ سے نکال دے آپ کو اپنے ہاتھوں سے کھانا میں نے صرف اس لیے کھلایا ہے کیونکہ آپ کو تکلیف نہ ہو ورنہ میرے بھائی سے جلنے کی ضرورت نہیں ہے میرا بھائی آپ کو کچھ نہیں کہتا اسی لیے بہتر ہو گا کہ آپ اس سے بے کار میں نہ جلے وہ اسسے کہتی باہر جانے لگنے لگی جب پیچھے سے آواز آئی

میرے علاوہ یا مجھ سے زیادہ کسی سے محبت کر کے دکھاؤ پھر دیکھو کیا کرتا ہوں وہ ابھی بھی چینج کر رہا تھا۔ جبکہ دل غصے سے اس شخص کی باتیں سنتی پیر پٹکتے باہر چلی گئی

ارے مر گیا ہے ہمارا بیٹا اسے بخش دو چودھری افتخار یاسم کے سامنے پریشان سے بیٹھے اپنے بیٹے کے کارنامے سن کر غر آئے تھے۔

جی بالکل مر چکا ہے آپ کا بیٹا لیکن مرنے سے پہلے ایسے گھٹیا کام کر کے گیا ہے نا کہ قبر میں بھی سکون نہیں آئے گا اسے

۔

آپ کے بیٹے نے اپنی پہلی بیوی کا خود قتل کیا اور اس کے ساتھ اپنی تین بیٹیوں کو بھی مار ڈالا۔

دوسری بیوی کے پریگنینسی کے دوران ہی اس نے اپنے دو بچوں کو پیدا ہونے سے پہلے ہی مار دیا۔ اور پھر تیسری بیٹی کے ٹائم پر اپنی اولاد کو بچانے کے لیے اس معصوم عورت نے جھوٹ بولا کہ اس بار اسے بیٹا پیدا ہونے والا ہے۔

تا کہ اس کی اولاد دنیا میں اسکے۔ شکر کریں آپ کا بیٹا مر گیا ورنہ میرے ہاتھ سے دوسری بار مر جاتا جاسم انتہائی غصے سے بولا تھا۔

آپ کا بیٹا آپ اور آپ کا پورا خاندان ایک عورت کے باطن سے ہی پیدا ہوا ہے۔ مرد مرد کرتے ہو تم لوگ ایک مرد کو مرد سے پیدا کر کے دکھاؤ۔ بچیوں کی پیدائش سے اتنی نفرت کیوں تھی آپ کو اور اب جب آپ کو پتہ ہے کہ آپ بیٹا رہا ہے اور نہ ہی اس اس حویلی کا کوئی وارث تو آپ کو آپ کی پوتی یاد آگئی ہے۔

کان کھول کر سن لیجئے آپ۔۔۔ آپ کے بیٹے کا قتل اس کی دوسری بیوی نے کیا تھا کیونکہ وہ اس کی اولاد کو مارنا چاہتا تھا یعنی کہ اپنی بیٹی کو جس کے لیے آج آپ کورٹ میں کیس کر رہے ہیں نشال پر۔

آپ لوگوں کے لئے وانی مر چکی ہے لیکن نشال کے لیے وہ اس کا آخری سہارا ہے۔

وہ بکھاؤ عورت میری پوتی کو۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔ خبر دار جو میری بیوی کے خلاف ایک لفظ بھی بولا۔وہ انتہائی غصے سے اٹھ کر چودھری کے منہ پر ایک زور دار طمانچہ لگا چکا تھا جب کہ اس کی اجرت پر چودھری گھور کر رہ گیا جازم اسے روکتا ہوا اس کے غصے کو قابو کرنے کی کوشش کر رہا تھا

ایک عورت بکتی تب ہے جب تم جیسے مرد اسے خریدنے کے لیے پیدا ہوتے ہیں۔جب تم جیسے مرد غریبوں کی مجبوریوں کو فائدہ اٹھا کر غریبوں کی بیٹیوں پر گندی نظر ڈالتے ہو۔

عورت سے اتنی ہی نفرت ہے تو مرد کو وراثت دینے کے لیے عورت کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے تم لوگوں کو۔

اگر بیٹی سے تمہارے بیٹے کو اتنی ھی نفرت تھی تو خود پیدا کر لیتا بیٹا تین شادیاں کیوں کی اس نے کیونکہ وہ بھی جانتا ہے کہ ایک عورت کے بغیر یہ کائنات نہیں چل سکتی۔

خدا نے اس دنیا میں سب سے خوبصورت چیز عورت بنائی ہے۔اور تم لوگوں نے اسی عورت کا مذاق بنا کے رکھ دیا ۔اگر بیٹا پیدا نہیں کرے گی تو مار دو گے۔اگر بیٹی پیدا ہوئی تو کیوں ہوئی یہی کرتے آئے ہو نہ تم افتخار چودھری تم نے تو اپنی بیٹیوں کو دنیا میں نہیں آنے دیا اپنی پوتیوں کو کیا نہیں دیتے۔

اٹھ بچیوں کے بعد بچّہ پیدا ہوا تھا تمہیں تمہاری وہ آٹھ بیٹیاں کہاں ہیں۔مار دی کاٹ کر پھینک دیا جلا دیا ان کو۔کیا کیا تم نے ان کے ساتھ تب سوال پوچھنے والا کوئی نہیں تھا لیکن اب ہے۔اور یہ مت سوچنا کہ یہ کیس بند ہونے دوں گا یہ کیسا ہائی کورٹ تک جائے گا تمہیں صرف تمہاری پوتیوں کا ہی نہیں تمہیں تمہاری بیٹیوں کا بھی حساب دینا ہو گا۔

افسوس ہو رہا ہے مجھے آپ پر مسز چوہدری کاش آپ کی ماں نے بھی آپ کو پیدا کرتے ہی مار دیا ہوتا یا چودھری افتخار صاحب آپ کی ماں کو بھی پیدا ہوتے ہی ختم کر دینا چاہیے تھا تاکہ آپ جیسے گھٹیا اور ذلیل لوگ اس دنیا کو مزید ناپاک نہ کرتے۔وہ انتہائی غصے سے ان دونوں میاں بیوی کو دیکھتے ہوئے بولا تھا

چلو جازم یہ کیس بند نہیں ہونا چاہیے وہ جازم سے کہتا باہر جا چکا تھا جبکہ جازم بھی ان معصوم بچیوں اس کو انصاف دلانے کے لیے یاسم کے ساتھ کھڑا تھا۔

چوہدری صاحب کیا ہماری پوتی گھر نہیں آئے گی مسز افتخار نے پوچھا۔

پوتی کو بھول جاؤ بیگم یہ لوگ ہمیں اور کیسز میں پھنسا رہے ہیں۔اور یقیناً وہ لڑکی کو بھی اس کیس سے نکل دیں گے۔

اور میں نے تو سنا ہے کہ ان لوگوں کو ایک گواہ بھی مل گیا ہے جس نے گواہی دی ہے کہ ہمارے بیٹے کا قتل نشال نے نہیں بلکہ اس کی دوسری بیوی نے کیا ہے اور غدار بھی ہماری حویلی کا ہی کوئی ملازم ہے چوہدری افتخار اپنے ماتھے سے پسینہ صاف کرتے ہوئے بولے۔

ان کی برسوں کی عزت داؤ پر لگی تھی۔

وہ کیسز ہے جو صدیوں سے بند ہو چکے تھے ایک بار پھر سے کھل کر ان کے سامنے آ گئے۔

ان کی اپنی بیگم کے ہاں بھی دس سال کے بعد بیٹا پیدا ہوا تھا۔اور یقیناً اب پچھلے دس سالوں کا بھی نہ حساب دینا ہو گا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

آج سنڈے تھا اور آج بہرام سارا دن عیسی کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا اسی لئے جب وہ باہر آیا تو دل اور عیسی کو کہیں جانے کے لیے تیار دیکھ کر پوچھنے لگا

میں اور عیسی شاپنگ کے لیے جا رہے ہیں میں اس کی ڈریسنگ چینج کر رہی ہوں اپنی پسند سے اس کے کپڑے خریدوں گی اور چھوٹو کو کوئی مسئلہ نہیں ہے وہ جلدی جلدی جوتے پہنتی مکمل تیار تھی جبکہ اس کے کچھ فاصلے پر فریش سے عیسی اسے مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا لیکن بہرام کے آنے پر اس کی مسکراہٹ سمٹ سی گئیں جسے بہرام نے بہت شدت سے نوٹ کیا تھا۔

تو یار مجھے بھی لے چلو میں تم دونوں کے لیے ہی تو گھر رکا ہوں اگر تم لوگ ہی یہاں نہیں ہو گے تو میں کیا یہاں مکھیاں ماروں گا بہرام نے کہا۔

گڈ آئیڈیا گھر میں کافی مکھیاں ہو گئی ہیں ویسے تو آپ کسی کام کے ہی نہیں یہی کام کر لیں لیکن میں اور چھوٹو شاپنگ کے بعد گھومنے پھرنے بھی جائیں گے اور ہمارا ڈنر اور لنچ کرنے کا بھی ارادہ باہر ہی ہے آپ بیکار میں ہمارے ساتھ بور ہو جائیں گے دل نے پکارا دہ کر رکھا تھا کہ وہ اسے اپنے ساتھ نہیں لے کے جائے گی۔

میں بور ہونا چاہتا ہوں بہرام اگلے ہی لمحے کہتا گاڑی کی چابی نکالنے لگا جبکہ دل منہ بسور کر چھوٹو طرف دیکھنے لگی۔

کوئی بات نہیں بھائی کو بھی ساتھ لے کر چلتے ہیں بیچارے گھر پر کیا کریں گے عیسی نے اس کا بنا ہوا موڈ دیکھ کر کہا۔

یہ کچھ کرے نہ کرے لیکن ہمارے ساتھ جا کر نہ ہمیں ہر چیز کے لیے روکیں گے یہ مت کھاو وہ مت کھاو بیمار ہو جاؤ گے

اور تو اور مجھے میک اپ کی چیزیں بھی نہیں خریدنے دیں گے تمہارے آنے سے ایک دن پہلے میرا سارا میکاپ اٹھا کر باہر پھینک دیا۔اور اب میرے پاس ایک لپس اسٹک بھی نہیں ہے۔وہ اس کے سامنے بہرام کی شکایت کرنے لگی۔

لے لیجئے گا میں خود ان سے بات کر لوں گا وہ حوصلہ دیتے ہوئے اچھے بھائی کا فرض نبھانے لگا یہ الگ بات تھی کہ بہرام کے سامنے اپنی آواز نہیں نکلتی تھی۔

کوئی ضرورت نہیں ہے ان سے بات کرنے کی میں ان کو بنا بتائے لے لوں گی یہ کون سا دن میں گھر رہتے ہیں دل نے اس کے اس کے باہوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے باہر کا رستہ لیا۔

بہرام نے ایک نظر اندر سے ان دونوں کو آتے دیکھا تھا

اس طرح سے کبھی میرا ہاتھوں نہیں پکڑا میڈم نے وہ غصے سے نظریں پھیر گیا۔

بہت جلد تمہاری آزادیاں ختم کروں گا مسز دل بہرام شاہ وہ گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے بڑبڑایا۔

جبکہ دل نے عیسی کو آگے بیٹھنے کا اشارہ کیا جس پر وہ فورا انکار کر چکا تھا

وہ مجھے عجیب طریقے سے دیکھتے ہیں مجھے ڈر لگتا ہے ان کی آنکھوں سے وہ نظر جھکا بولا تو دل بے ساختہ ہنسنے لگی

اسے گھورنا نہیں کہتے ہو تو ہو تم سے بہت پیار کرتے ہیں چلو میں ہی آگے بیٹھ جاتی ہوں وہ اسے سمجھاتے ہوئے آگے بیٹھ چکی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ جو بھی ہو بہرام کبھی بھی دل کے بھائی سے نفرت نہیں کر سکتا اور نہ ہی وہ بے وجہ کی باتوں کو اپنے دل پر لیتا تھا ہاں اسے تھوڑا سا شک تھا اس پر کیونکہ وہاں سے بچنا آسان نہیں تھا دل ان سب باتوں کی گہرائی تک جانا ہی نہیں چاہتی تھی اسے بس اس کا بھائی مل گیا تھا اسے اور کچھ نہیں چاہیے تھا۔

ایک عورت اسے یتیم خانے چھوڑ گئی وہ عورت کون تھی دل اس بارے میں جاننا ہی نہیں چاہتی تھی۔ کیونکہ وہ جو بھی تھی ان کی اپنی نہیں تھی کیونکہ حوریہ دھڑکن سویرا مقدم کردم دادا سائیں اور رضوانہ دادو کی لاشوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی تھی اور آج بھی ان کی قبروں پر جا کر دعائیں مانگی تھی۔

شاید وہ ان کی کوئی ملازم ہوئی ہو گی اور شاید وہ صرف اور صرف اس کے بھائی کو ہی بچا سکیں شاید اسے لگا ہو گا کہ حویلی میں اور کوئی نہیں بچا یا شاید اسے پتہ ہی نہیں تھا کہ حویلی کے کچھ مکین آگ سے زندہ بچ نکلے ہیں۔

یا شاید وہ کبھی پلٹ کر آئی ہی نہیں ہو گی لیکن جو بھی تھا دل کو اس کا بھائی مل چکا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ دونوں شاپنگ مال میں پہنچے تو دل بہرام کو نظر انداز کرتے ہوئے ایک بار پھر سے اسی کا ہاتھ تھام کر اندر چلی گئی۔

جان شاہ مجھے شک ہو رہا ہے کہ میں یہاں ہوں میں بھی کہ نہیں لیکن اس کی بربراہٹ کو بھی وہ نظر انداز کرتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔

آپ زیادتی کر رہی ہیں عیسی کو اس کا انداز بر الگا جبکہ وہ ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے سے لے کر آگے بڑھ چکی تھی۔

اگر انہیں ساتھ لیا نہ تو یقین کرو کچھ بھی اپنی مرضی سے نہیں خرید پاؤ گے 16 ویں صدی کی روح ان کے اندر بیٹھی ہے ۔جو کبھی بھی مجھے اور تمہیں اپنی مرضی نہیں کرنے دے گی پہلے نیا زمانہ نئے فیشن کے بارے میں تو وہ کچھ جانتے ہی نہیں ہے۔

یہ دیکھو یہ شرٹ کتنی پیاری ہے تم پر کتنی جچے گی شرٹ اس کے ساتھ رکھتے ہوئے دل اکسائیڈ ہو کر بولی تھی۔

جو اسے بھی کافی پسند آئی تھی لیکن اس کا دھیان تو بہرام پر تھا جو کہنے کو تو ان سے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا لیکن سارا دھیان ان دونوں پر تھا۔

ویسے یہ شرٹ مجھ پر بھی سوٹ کرے گی بہرام اس کے پیچھے سے آ کر بولا۔

جی نہیں یہ شرٹ صرف سلم اور اسمارٹ لڑکوں کے لئے ہے آپ جیسے موٹی چربی والے لوگوں کے لئے نہیں۔وہاں سے جواب دیتی آگے بڑھ چکی تھی جبکہ وہ مسکراتا ہوا اب بھی اس کے پیچھے تھا جب وہ اچانک رکی۔

سامنے ہی ایک نیلے رنگ کی شرٹ دیکھ کر اس نے پیچھے بہرام کی طرف دیکھا وہ اندازہ لگا سکتی تھی کہ یہ اس پر کتنا جچے گی۔

لیکن اب وہ سے موٹی چربی کہہ چکی تھی۔اسی لئے آگے بھر گئی۔

یہ شرٹ پیک کر دو وہ سیلز مین کو شرٹ دیتا اس کے پیچھے آیا۔

اب یہ مت کہیے گا کہ وہ شرٹ اپ کے لئے میں نے پسند کی ہے دل اسے کسی غلط فہمی کا شکار کیسے رہنے دے سکتی تھی

یہ میں نے نہیں کہا تمہارے اندر چور بول رہا ہے۔وہ مسکرا کر کہتا آگے بڑھ گیا

تم نے دیکھا انہوں نے مجھے چور کہا وہ عیسی کی گواہی چاہتی تھی جس پر عیسی فوراً ہاں میں سر ہلا گیا جب بہرام نے اسے مڑ کر دیکھا اور اگلے ہی لمحے وہ نا میں گردن ہلا آ گیا۔

گڈ بائے۔ہماری جوڑی جیجا سالے کی بیسٹ رہے گی وہ مسکرا کر بولا جب دل نے اسے گھور کر دیکھا۔

وہ آپ کو چور نہیں بول رہے تھے وہ دل کے بات کر رہے تھے اب وہ اسے صفائی دینے لگا۔

دیکھو تم پارٹی مت بدلو تم میرے بھائی وہ میرے خبر دار جو کسی اور کا ساتھ دینے کی کوشش کی تمہاری بہن سہی ہو یا غلط لیکن تمہارے لئے سہی ہونی چاہیے یہی بھائی اور بہن کی بونڈنگ ہوتی ہے۔وہ سمجھاتے ہوئے بولی۔

جب کہ بہرام اب کاؤنٹر پر ایک خوبصورت ڈریس پیک کروا رہا تھا

میں پہلے بول رہی ہوں مجھے یہ کلر بالکل پسند نہیں ہے اور میں یہ نہیں پہنوں گی وہ اس کے پیچھے آکر بولی تھی

میں نے کب بولا کی یہ تمہارے لئے ہے اب۔بہرام کو تنگ کرنے کا موقع مل چکا تھا۔

میرے لیے نہیں ہے تو کیا اس زارس کے لئے ہے نے کس کے لئے لی ہے بتائیں آپ مجھے بولے جواب دیں میرے علاوہ کون ہے گھر میں لڑکی جس کے لئے آپ ڈریس لینگے یا گھر کے باہر ہے کوئی جواب دیں مجھے۔دونوں ہاتھ کمر پر ٹکائے خالص بیویوں والے انداز میں بولی۔

دیدہ ہم مارکیٹ میں ہیں عیسی کو بولنا پڑا۔

ہاں سمجھاوا اسے بتاؤ اسے کہ ہم کہاں ہیں۔نا مارکیٹ دیکھتی ہے نہ ہی گھر کہیں پر بھی شروع ہو جاتی ہے

اب بہرام نخرے دکھانے پر آچکا تھا نہ جانے کیوں اسے دل کا یہ انداز بہت اچھا لگتا تھا اپنے لئے اسے اس حد تک ٹچی دیکھ کر اسے سکون ملتا تھا اپنے علاوہ کسی اور کا نام بھی اس کے ساتھ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

بھائی آپ کس کے لئے لے رہے ہیں یہ ڈریس بتا دیں انہیں اس کی گھوری پر اب وہ بہرام سے مخاطب ہوا۔

جانو سائیں کے لئے۔بہرام اسے جواب دیتا ہوں اپنے شاپینگ بیگ اٹھا کر باہر کی طرف جا چکا تھا۔

بس مل جواب جانو دیدہ کے لئے ہے اب چلے وہ اس کی گھوریوں کو نظر انداز کرتا اس کا ہاتھ تھام کر باہر کی طرف چل دیا۔

کل وہ لوگ جانو سائیں ملنے کے لیے ملتان روانہ ہونے والے تھے۔کیونکہ اسے دل نے بتایا تھا کہ اس کے بوڈی گارڈ کو گولیاں لگی ہیں جس کی وجہ سے دائم نے اس کا کہیں بھی آنا جانا بند کر دیا تھا اور ابھی تک وہ ایسا سے نہیں مل پائی تھی۔

بس پھر کیا تھا جانو کی طرف سے آرڈر پاس ہوا کہ عیسی کو ملتان لایا جائے اور اس کے حکم پر ہی کل وہ سب ملتان کے لیے روانہ ہونے والے تھے۔

رک جاو چھوٹو ہم کل جانو سے ملنے جانے والے ہیں کیا ہم اس کے لئے گفٹ نہیں لیں گے اب یہ اس کے لئے گفٹ لے کر جا رہے ہیں اسے بتائیں گے دیکھو کہ میں تمہارے لئے گفٹ لایا ہوں صرف میں ہی تم سے پیار کرتا ہوں چلو ہم بھی اپنی جانو کے لیے کوئی پیارا سا گفٹ لیتے ہیں۔وہ باہر جانے کی بجائے واپس اندر مارکیٹ میں چلی گئی۔

بہرام نے ایک نظر گھڑی کی طرف دیکھا وہ تین گھنٹے سے سی مارکیٹ کے چکر کاٹ رہے تھے۔

یار لڑکیوں کی شاپنگ بھی ختم کیوں نہیں ہوتی وہ گاڑی میں بیٹھ کر بربڑایا واپس اندر جانا چاہتا تھا لیکن اب تو بھوک بھی کمال کی لگی تھی

اب یقیناً یہ دو گھنٹے مزید یہاں لگائے گی بیچارہ میرا سالا۔یا اللہ اپ نے اس معصوم کی کو کیوں اتنی ہٹلر بہن دی بیچارہ اپنے حق میں آواز تک نہیں اٹھا سکتا۔

اسے اس وقت عیسی ترس رہا تھا جو بے کار میں اپنی بہن کے ساتھ اس مارکیٹ کا چپا چپا پھر رہا تھا۔

وہ کافی دیر باہر ان کا انتظار کرتا رہا لیکن پھر بھی آنے میں تقریبا آدھا گھنٹہ لگ چکا تھا۔

دل سوچ لو کچھ رہ تو نہیں گیا وہ اس کی طرف دیکھ کر شرارت سے بولا تھا۔

خدا کے لئے رحم کریں بھائی میں تھک چکا ہوں وہ منت بھرے انداز میں بولا تو بہرام کے قہقہ لگا اٹھا۔

او کے بابا میں کچھ نہیں لیتی اور اب ہم لالچ کے لیے چلتے ہیں دل نے مسکراتے ہوئے کہا اس کی مسکراہٹ دیکھ کر بہرام کو جھٹکا لگا تھا اگر یہی بات بہرام کے کی ہوتی تو وہ اس کی اور اپنی نانی دادی یاد کرا دیتی لیکن یہاں تو لاڈلا بھائی تھا جس کے لیے سات خون بھی معاف تھے۔

اس میڈم کا سارا غصہ سارا ایٹیٹیوڈ سارے نخرے صرف اور صرف بہرام شاہ کے سامنے تھے باقی سب کے سامنے تو بلکل معصوم سی بچی بن کے آتی تھی۔

جیسے ابھی ابھی پیدا ہوئی ہے۔

بہرام نے سوچتے ہوئے گاڑی کا موڑ کاٹا۔

جب کے دل اور عیسی اپنی باتوں میں ہی مصروف ہو چکے تھے آج عیسی کافی کھل گیا تھا بہرام کے سامنے بھی شاید اسے پتہ چل چکا تھا کہ بہرام اتنا بھی ہٹلر ٹائپ نہیں ہے جتنا وہ اسے سمجھتا ہے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

نور بہت پریشان تھی جب کے وانی اس کے پاس ہی سو رہی تھی اسے کبھی اندازہ نہیں تھا یہ کیس اتنا زیادہ بڑھ جائے گا یاسم نے کمرے میں قدم رکھا تو نور اٹھ کر اس کے پاس آئی

یاسم کیس کا کیا بنا کیا وہ لوگ وانی کو ہم سے دور کر دیں گے وہ پریشانی سے بولی تھیں جب یاسم نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگایا۔

اماں سائیں آپ کی پوتی کو آپ سے کوئی دور نہیں کر سکتا۔

آپ نے اس کے سامنے ذکر تو نہیں کیا وانی کو سوتے دیکھ کر پوچھنے لگا۔

نہیں نہیں میں کیوں اس کے سامنے ذکر کرنے لگی اس کی اپنی ہی مستی ختم نہیں ہوتی اور نہ ہی باتیں ختم ہوتی ہیں کہ کوئی اور اپنی بات ختم کرے وہ موقع ہی کہاں دیتی ہے کہ دوسرا اسے کچھ کہے جس پر یاسم مسکرایا۔

ہاں تو آپ کو یہی تو باتونی بچے اچھے لگتے ہیں اب سنبھالے اسے بابا سائیں ابھی نہیں آئیں۔ وہ نور کے پاس ہی بیٹھ کر پوچھنے لگا جبکہ نشال باہر اس کے آنے پر کھانا لگا رہی تھی۔

وہ صبح وانو سے وعدہ کر کے گئے تھے کہ آتے ہوئے اس کے لیے کوئی سٹوری بک لائیں گے۔ اب فون کیا تو نے یاد نہیں رہی جس پر یہ ناراض ہو کر سو گئی اور حیدر نے کہا ہے کہ وہ آتے ہوئے سٹوری بک لے کر ہی آئیں گے۔ ورنہ اس نے روٹھا ہی رہنا ہے۔ نور نے ہنستے ہوئے بتایا وانی نور اور حیدر دونوں کی زندگی کا اہم حصہ بن چکی تھی وہ دونوں تو اسے پیار سے وانو کہتے تھے اس کا سارا وقت ان دونوں کے ساتھ بھی گزرتا تھا اور تو اور وہ نشال کو تنگ کرتی تھی اور نہ ہی اس کو

زیادہ ترسوتی بھی انہی کے پاس تھی۔ اس کی وجہ سے اب یاسم اپنا زیادہ وقت نشال کے ساتھ گزارتا تھا۔ نشال کو پہلے پہلے بہت فکر ہوتی تھی کہ وہ نور اور حیدر کو تنگ کرے گی۔ لیکن نور نے کہا بہو بہتر ہو گا کہ تم ہمارے اور ہماری پوتی کے معاملے میں نہ پڑو اپنے شوہر کو سنبھالو۔ اپنی پوتی کو ہم سنبھال لیں گے جس کے بعد نشال کے منہ پر ایسی چپ گئی

کہ اب تک ان کے سامنے نہیں بولیں وانی کیا کرتی ہے کیا نہیں نور حیدر کا معاملہ تھا وہ ان کو تنگ کرتی ہے یا نہیں نشال کوئی مطلب نہیں تھا

---

ان لوگوں نے جیسے ہی گھر میں قدم رکھا جانو سائیں چلاتے ہوئے ان کی طرف آئی تھی اور دل بھی اسی کے انداز میں آگے بڑھتے ہوئے اسے اپنے گلے سے لگا رہی تھی جبکہ بہرام تو بڑی اماں سائیں کے سامنے اچھا خاصہ شرمندہ ہو گیا تھا آخر یہ لڑکیاں کہیں پر بھی ہوش کیوں نہیں سنبھالتی تھی ملنے کے بعد خاموش ہونا ہی ہے تو پہلے ہی خاموشی سے مل لیں اتنا شور شرابہ کرنے کی ضرورت کیا ہے لیکن یہ بات نہ تو آج تک لڑکیوں کو سمجھ آئی تھی نہ ہی آگے کبھی سمجھ آنی تھی اسی لیے بہرام نے ہمیشہ کی طرح خاموش رہنا بہتر سمجھا۔

جبکہ دائم عیسی اور بہرام سے ملا تھا رسمی انداز میں ہاتھ ملانے کی بجائے آج وہ پہلی بار بہرام کے گلے لگا تھا اور بہرام بھی اس کے اس طرح سے قریب آنے پر برا منائے بغیر اس کے گلے سے لگا تھا جبکہ جانو بہرام اور عیسی سے ملنے کے بعد انہیں اسماعیل بابا کے کمرے میں لے جانے لگی ویسے تو انہوں نے کہا تھا کہ وہ اپنے گھر میں ہی رہیں گے لیکن اس کے باوجود بھی جانو نے ہسپتال سے ڈسچارج ہونے کے فورا بعد اپنے گھر لے کے آئی تھی اور کہا تھا کہ وہ خود ہی ان کا خیال رکھے گی۔

بہرام کو جب پتہ چلا کہ اسماعیل بابا نے جانو سائیں کی جان بچاتے ہوئے اپنے بازو پر گولی کھائی تو وہ ان کا شکر گزار ہو گیا تھا ہاں لیکن دائم پر اسے غصہ آیا تھا اس کی بہن کی جان کو خطرہ تھا کسی نے اس پر جان لیوا حملہ کیا تھا تو یہ اتنی بڑی بات

ہے دائم نے اس سے کیوں چھپائی۔اور اس بات کا اندازہ دائم اس کے چہرے سے لگا چکا تھا تھوڑی دیر پہلے کی مسکراہٹ اور خوشی اس کے چہرے سے غائب ہو چکی تھی یقیناً وہ اس سے تنہائی میں بات کرنا چاہتا تھا

چھوٹو یہ میرا بیٹا ہے میرا دوست میرا بچہ وہ اسے اپنے گھر کو جس سے ملاتے ہوئے بولی جو کسی کو خود بھی بہت پیارا لگ رہا تھا جسے وہ اگلے ہی لمحے اپنی باہوں میں اٹھا چکا تھا لیکن اس سے یہ بات اچھی نہیں لگی تھی کہ جانو اسے چھوٹو کہ کر بلائے۔

دیکھو میں تم سے صرف ایک دو سال ہی چھوٹا ہوں اسی لیے بہتر ہو گا کہ تم مجھے میرے نام سے پکارو کو چھوٹو نہیں ہوں میں تمہارے لیے وہ غصے سے بولا تھا۔

دیکھو تمہیں سب بچپن سے چھوٹو ہی بلاتے آئے ہیں اور میں بھی تمہیں چھوٹو سائیں ہی بلاؤں گی تم بھی تو مجھے جانو بلا رہے ہو میں نے تو مانیڈ نہیں کیا جانو فوراً لڑنے پر آ چکی تھی۔

اگر تم نے مجھے چھوٹو بلایا تو میں دوبارہ کبھی تمہارے گھر نہیں آؤں گا وہ دھمکی دیتے ہوئے بولا جو اثر بھی کر گئی

ارے عیسیٰ میرے بھائی تم غصہ کیوں ہو رہے ہو چلو تم میرے بے بی سے ملو وہ فوراً لائن پے آتے ہوئے بولی تھی جس پر عیسی نے مسکراتے ہوئے فخریہ انداز میں بے بی یعنی کی اس کے خرگوش کو دیکھا تھا۔

عیسی یہاں آ کر کافی زیادہ خوش لگ رہا تھا دل کو بھی اچھا لگا تھا کہ اتنے دنوں کے بعد وہ بھی تھوڑا آزاد اور خوش نظر آیا تھا ورنہ شاید وہ دل اور بہرام کی شکل دیکھ کر بور ہو چکا تھا دل تو اسے خوش رکھنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی لیکن لڑکوں کی پسند اور ان کے کھیل لڑکیوں سے الگ ہوتے ہیں دل بہت چاہنے کے باوجود بھی اس کی پسند پر کھڑی نہیں

اتر رہی تھی نہ تو اسے فٹ بال کھیلنا آتا تھا نا ہی کرکٹ لیکن آج وہ کافی خوش تھا کیوں کہ جانو سائیں ان سب کاموں میں بھی نمبر ون تھی۔

شام کا کھانا کھانے کے بعد وہ ایک بار پھر سے عیسی کے ساتھ مصروف ہو چکی تھی وہ کچھ ہی دیر میں اس کی بیسٹ فرینڈ بن چکی تھی اسے کیا پسند تھا کیا نہیں وہ کون سے ڈرامے اور فلم میں شوق سے دیکھتا تھا کیا پڑھتا تھا کون سا جانور اسے پسند تھا کون سا کلر اسے پسند ہے یہاں تک کہ کہیں اسے کوئی لڑکی تو پسند نہیں کر رکھی اس طرح کے اور بھی بہت سارے سوال جانو اس سے پوچھ کے تھی۔ اور مستی ہی مستی میں وہ بھی اسے ہر سوال کا جواب دے چکا تھا اور اس نے بھی پوچھا تھا کہیں تمہیں کوئی لڑکا پسند تو نہیں جس پر جانو اس کا ہاتھ تھام کر اس سید ھا ڈائم کے سامنے لے کر آئی اور کہا کہ یہ مجھے بہت پسند ہیں۔

جس پر اس نے کہا تھا کہ تم ان سے شادی کر لینا۔ اور جانو جو کہ پہلے ہی اس کے آئیڈیا تو عمل کر چکی تھی ایک بار پھر سے فخریہ انداز میں اسے بتانے لگی کہ وہ پہلے ہی شادی شدہ ہے

اور اس کے انداز پر اسی نے تالیاں بجا کر اسے داد دے دی۔

تمہیں میرا بے بی پسند ہے وہ پھر سے پوچھنے لگی جس پر عیسی کا جواب ہاں تھا۔

تم اس سے شادی کرو گے وہ بے بی گرل رئیٹ ہے۔۔ اس نے آفر کی تھی

ابھی میری شادی کی عمر نہیں ہے لیکن میں جب بھی شادی کروں گا انسان سے ہی کروں گا عیسی نے جواب دیا جس پر جانو کا منہ بن گیا۔

اب خبر دار جو میری بے بی کے پاس بھی نظر آئے وہ غصے سے بولی تھی۔ بہرام دائم دل بڑی اماں سائیں مریم واجد اور اسماعیل بابا کے درمیان کیا مذاکرات چل رہے تھے ان دونوں کو کوئی مطلب نہیں تھا وہ تو اپنی ہی مستی میں مگن تھے

ان کے کمرے تیار ہو چکے تھے جب دل کو پتہ چلا کہ بہرام اور دل کو ایک ہی کمرہ دیا گیا ہے جبکہ عیسی کا کمرہ الگ ہے بہرام تو ایک کمرے کا سن کر ہی خوش ہو چکا تھا جب کہ دل کو اعتراض تھا لیکن یہاں پر وہ اپنے اعتراض کو ظاہر نہیں کر سکتی تھی کل شاپنگ کے بعد سے لے کر ان دونوں میں کافی جگرا چل رہا تھا جس کی بنا پر وہ اس سے کافی خفا تھی۔ لیکن بہرام وہ کہاں اس سے ناراض ہو پاتا تھا وہ تو بس اسے تنگ کرنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتا۔

عیسی کافی کمزور تھا صحت کے لحاظ سے اسی لئے دل روز رات کو اسے دودھ کا گلاس دیتی تھی اس وقت بھی بڑی اماں سائیں دودھ کا گلاس لے کر اس کے کمرے میں آئیں تو وہ کمرے میں نہیں تھا وہ باہر آ کر دل سے پوچھنے لگی جس پر دل نے بتایا کہ وہ بے بی کے کمرے میں ہے اسے وہ خرگوش ضرورت سے زیادہ پسند آ چکا تھا لائیں یہ میں اسے دے کر آتا ہوں بہرام جو صبح سے انہیں کام میں مصروف دیکھ رہا تھا اٹھ کر بولا۔ جس پر بڑی اماں سائیں نے مسکراتے ہوئے گلاس کے حوالے کر دیا ان کے پاؤں میں کافی تکلیف ہو رہی تھی جس کی وجہ سے جانو نے پانی لا کر ان کے سامنے رکھا تا کہ وہ گرم پانی میں اپنے پیر رکھ کر تھوڑی دیر ریلیکس ہو سکے یہ سچ تھا کہ وہ جانو کا بہت خیال رکھتیں تھیں لیکن اب جانو بھی ان کا ایک بیٹی کی طرح ہی خیال رکھتی تھی۔

بہرام نے بے بی کے کمرے میں قدم رکھا تو اچانک ہی عیسی کچھ کرتے کرتے اپنے ہاتھ پیچھے کی طرف چھپا گیا بہرام کو کچھ عجیب لگا وہ کافی زیادہ گھبرا گیا تھا۔

عیسی بچے تم ٹھیک تو ہو اس طرح سے گھبرائے ہوئے کیوں لگ رہے ہو وہ یہ پسینہ کیوں آرہا ہے تمہیں۔۔۔۔۔؟ بہرام نے پریشانی سے پوچھا

میں بالکل ٹھیک ہوں آپ نے اچانک دروازہ کھولا تو ڈر گیا اس نے ہنستے ہوئے کہا اور اگلے ہی لمحے نظریں چرائے کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ بہرام پریشانی سے اس کے پیچھے ہی باہر آگیا کچھ تو تھا جو وہ چھپا رہا تھا بہرام کو اس بات کا یقین ہو چکا تھا عیسی کے ساتھ کوئی نہ کوئی مسئلہ تو ضرور ہے

عیسی اس طرح سے کیوں گھبرا رہا تھا وہ کچھ تو چھپا رہا تھا لیکن ایسا کیا تھا اور یہاں پر ایسا کیا تھا جو وہ اس سے چھپاتا وہ کل واپس جانے والے تھے اس کا پکا ارادہ تھا کہ وہ عیسی سے اس بارے میں بات کرے گا لیکن فی الحال اسے دائم سے بات کرنی تھی کیونکہ جانو پر گھر میں حملہ ہو سکتا ہے تو مطلب ساتھ اس کی جان بھی خطرے میں ہے وہ اسے صاف صاف بات کرنے کا ارادہ رکھتا تھا کہ اگر تم میری بہن کا خیال نہیں رکھ سکتے تو میں اپنی بہن کو یہاں سے لے جاتا ہوں

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تائشہ کے بعد بار بار پریلانے کی وجہ سے آج کل زمل اس سے بہت خفا تھی کیونکہ وہ اپنے کام ختم ہی نہیں کر رہا تھا کہ اسے گھر لے کر جا سکے ویسے تو وہ اکیلی بھی جا سکتی تھی لیکن اکیلے جانے کا مطلب تھا تائشہ کو پریشان کرنا اور یہ گبر کا اس کے ہاتھ ہی نہیں لگ رہا تھا لیکن پھر اس نے ٹھان ہی لی تھی کہ وہ بھی اسے ہر حالت میں لے کے جائے گی جبکہ وہ بھی واپسی پر پلان کر کے آیا تھا کہ آج وہ اسے لازمی تائشہ سے ملانے لے کر جائے گا اور اس نے ایسا ہی کیا تھا

وہ اسے تائشہ سے ملانے لے کر گیا تھا اور واپسی پر بھی اسے شاپنگ اور آئس کریم کی آفر کی تھی شاپنگ کے لیے سے کہا تھا کہ سنڈے کو وہ فارغ رہے کیوں کہ رات کے اس وقت وہ شاپنگ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔۔ جبکہ

آئسکریم والی وقت بری نہیں تھی اس لیے ذمل نے اسے منظوری دے دی لیکن گبر اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اسے زبردستی اپنے ساتھ لانگ ڈرائیو پر لے گیا جس پر اس نے تھوڑی دیر منہ بنائے رکھا لیکن پھر اپنی شوہر کے ساتھ اپنی فرسٹ ڈرائیور کو انجوائے کرنے لگی۔

وہ اسے گھر لے کر آیا۔تو کافی زیادہ تھک چکی تھی آتے ہی وہ اپنے کپڑے چینج کرنا چاہتی تھی اس نے آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے کانوں سے ایئر رنگز اتارے جب کہ وہ صوفے پر بیٹھا اس کی ایک ایک کارروائی کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا ذمل نے شیشے میں اسکی طرف دیکھا وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہے اس کے قریب پیچھے آکر کھڑا ہوا

زیادہ دیر آئینے کے سامنے مت رکو اپنی نظر لگ جائے گی وہ لو دیتی نظروں سے اس کو دیکھتے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔

میں۔۔۔وہ۔۔۔۔میں چینج کر کے آتی ہوں اس کے بہکتے انداز پر ذمل نے راہ فرار اختیار کی جس پر وہ مسکراتے ہوئے پیچھے ہٹا

وہ چینج کر کے آئے تو شارق اپنے صوفے پر لیٹا سونے کی تیاری کر رہا تھا اسے دیکھ کر شرارت سے آنکھ دبا گیا جس پر زمل کا منہ کھل گیا

اٹھو یہاں سے آج رات میں یہاں سووں گی۔وہ حکم دیتے ہوئے بولی جس پر وہ شرارتی انداز میں اپنے ساتھ اس کی جگہ بنانے لگا

مسٹر میں اکیلے سووں گی نکلو یہاں سے وہ اس کی خوش فہمی دور کرتے ہوئے بولی

پھر کیا فائدہ وہیں جا کر سو جاؤ وہ منہ بنا کر بولا

شارق میں سیریس ہوں مجھے یہاں صوفے پر سونا ہے میں بھی دیکھوں تمہیں کون سا مزہ آتا ہے یہاں پر کہ بیڈ بھی یاد نہیں آتا وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

ارے یار صوفہ پر بہت مزہ آتا ہے لیکن تم بیڈ پر ہی سو جاؤ جاو آرام سے سو جاؤ وہ سیریس انداز اس بول رہا تھا لیکن وہ بھی ذمل تھی وہ بیچارہ روز صوفے پر سوتا تھا۔ اور ذمل اسکے ساتھ بہت زیادتی چکی تھی لیکن اب وہ اپنے منہ سے منہ پھاڑ کر نہیں کہہ سکتی تھی کہ تم بیڈ پر سو جایا کرو اس کے بہت بار کہنے کے باوجود جب ذمل نہ مانیں تو مجبور ہو کر بیڈ پر آ گیا

ذمل ابھی اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کی ٹھیک سے خوشی بھی نہیں منا پائی تھی کہ کروٹ بدلتے ہی صوفے کا کونر اس کی کمر پر آ لگا۔ جس پر ذمل اچانک اٹھ کر بیٹھ گئی۔ یہ صوفے والی کمپنی فیشن اپنی جگہ پر لیکن یہ لوہا لگانے کی ضرورت کیا تھی وہ لوہے کے ڈنڈے نما پائپ کو دیکھتے ہوئے غصے سے بولی۔ اور ایک بار پھر سے سونے کی کوشش کرنے لگی وہ ٹھیک سے لیٹ بھی نہیں پائی تھی کہ ایک بار پھر سے وہ اس کی کمر پر لگا

یہ بندہ کیا لوہے کا ہے اسے یہ لگتا نہیں پچھلے ایک مہینے سے وہ اس صوفے پر کیسے سو رہا تھا یہ تو وہی جانتا تھا لیکن ذمل کے لئے یہاں سونا ناممکن تھا اسی لیے وہ اپنا کمبل اٹھاتے ہوئے دوبارہ صوفے سے بیڈ کی طرف آئی۔

سنو آگے ہو کر لیٹو یہ میری جگہ ہے وہ اسے پیچھے کرتے ہوئے بولی

یار مجھے اس طرف سونے کی عادت ہے وہ مسکراتے ہوئے بولا یقینا اس کی نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھا کر پھیلنے لگا تھا۔

ارے ارے میرے بابو کو تو صوفے پر سونے کے بھی عادت ہے نہ بھیج دوں دوبارہ شاہی بستر پر وہ دھمکی دیتے ہوئے بولی وہ اگلے ہی لمحے اپنی جگہ چھوڑ کر اس سے تھوڑے فاصلے پر ہوا جبکہ ذمل شان بے نیازی سے اپنی جگہ آ کر لیٹی تھی لیکن اگلے ہی لمحے اس نے اپنے آپ کو شارق کی باہوؤں کے حصار میں محسوس کیا

میرے ساتھ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے وہ اپنی مسکراہٹ دبا کر بولی تھی جبکہ شارق اس کی گردن میں منہ دیے ہلکے ہلکے خراٹے لے رہا تھا۔ ذمل کو تھوڑی دیر میں ہی احساس ہو چکا تھا کہ اسے بیڈ پر اپنے قریب لا کر وہ بہت بڑی غلطی کر چکی ہے کیونکہ اس کے اتنے قریب خراٹوں کی آواز پر اس کا سونا ناممکن ہو چکا تھا۔

یا اللہ کون سی دنیا کا بندہ میرے نصیب میں لکھ دیا ہے اتنی خوبصورت بھی بیوی باہوں میں ہے اور یہ بندہ خراٹے لے کر سو رہا ہے وہ اپنی قسمت پر ماتم کرتی خود بھی سونے کی کوشش کرنے لگی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

دل تو کمرے میں آتے ہی گہری نیند سو چکی تھی جبکہ بہرام بے چینی سے کمرے میں ٹہل رہا تھا یہ بات اتنی چھوٹی سی نہیں تھی کہ اس کی جانو پر حملہ ہوا ہے اور دائم نے اس سے یہ بات چھپائی وہ اسماعیل بابا کا شکر گزار تھا لیکن جانو کی جان پر رسک لینے کی غلطی وہ نہیں کر سکتا تھا اس نے دائم کو میسج کیا کہ وہ باہر اس سے ملنے کے لئے آئے وہ اس سے بات کرنا چاہتا ہے جس نے دائم نے میں ابھی آتا ہوں کا میسج سینڈ کیا اور اس کا میسج ملتے ہی وہ کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

وہ جیسے ہی بڑے دروازے سے باہر جانے لگا اچانک عیسی گھبر آیا ہوا اندر کی طرف داخل ہوا۔ عیسی تم رات کے اس وقت باہر کیا کر رہے تھے۔ تم اتنے گھبرائے ہوئے کیوں ہو وہ پریشانی سے بولا تھا رات کو تقریباً ساڑھے گیارہ بجے وہ

باہر اکیلا کیا کر رہا تھا اور وہ یہاں کسی کو جانتا بھی نہیں تھا اوپر سے اس کے اچانک سامنے آنے کی وجہ سے اس کا گھبر آیا ہوا انداز دیکھ کر بہرام بہت زیادہ پریشان ہو چکا تھا۔ جب اسے پیچھے سے ایسا محسوس ہوا کہ کوئی نکل کر گیا ہے۔

کوئی تھا ابھی باہر تمہارے ساتھ باہر۔۔۔۔!تم یہاں کسی کے ساتھ باہر آئے ہو وہ باہر آتے ہوئے آگے پیچھے دیکھنے لگا لیکن باہر کی طرف کوئی نہیں تھا۔ میں کچھ پوچھ رہا ہوں تم آدھی رات کو یہاں باہر کیا کر رہے ہو وہ غصے سے بولا۔

اسے غصہ آنے لگا تھا وہ ایک انجان جگہ پر آدھی رات کو باہر یہاں کیا کر رہا تھا اگر اسے کچھ ہو جاتا تو وہ جانتا ہے جانو کو یہیں سے گولی لگی ہے اور اتنی بے دھیانی حد ہوتی ہے لاپروائی کی۔ عیسی تم کچھ بولو گے اس پر تقریبا اس کا ہاتھ پکڑ کر جھنجوڑتے ہوئے بولا۔

وہ مجھے اندر گھٹن ہو رہی تھی اسی لیے میں یہاں باہر آیا تھا ہوا لینے کے لیے وہ کافی دیر بعد بہانہ سوچ کر بولا تھا شاید دائم کے آنے کی وجہ سے اس کی گھبراہٹ میں کمی واقع ہوئی تھی۔

جھوٹ بول رہے ہو تم سچ بتاؤ مجھے تم یہاں باہر اکیلے کیا کر رہے تھے اور وہاں باہر کون تھا میں نے کسی کو دیکھا ہے اس بار وہ غصے سے دھاڑتے ہوئے دائم کی پرواہ کیے بغیر بولا۔

عیسی میں آخری بار پوچھ رہا ہوں بتاؤ مجھے وہاں باہر کون تھا تم مجھے پریشان کر رہے ہو۔ وہ سچ مچ میں اس کی مشکوک حرکت پر پریشان ہو چکا تھا۔

بہرام ریلیکس بچہ ہے کیوں ڈرا رہے ہو سے عیسی بیٹا تم جاؤ اپنے کمرے میں ہم صبح اس بارے میں بات کریں گے دائم کو بہرام کا انداز خطرناک لگا تھا اسی لیے وہ عیسی کو منظر سے ہٹاتے ہوئے بولا۔

جب کہ عیسی کو تو جیسے موقع مل گیا تھا وہاں سے نکلنے کا وہ فوراً ہی اپنے کمرے کی طرف چلا گیا جب کہ بہرام باہر کے پیچھے دیکھنے لگا کوئی تو تھا جیسے عیسی اس سے چھپا رہا تھا

یہاں اندر باہر سے کوئی نہیں آسکتا بہرام تم بے فضول میں پریشان ہو رہے ہو کوئی بھی تھا تو گھر کا ہی ہو گا دائم میں نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

---

اس کی واپسی کو لے کر جانو اداس ہو چکی تھی وہ کافی دیر سے اپنے گلے سے لگائے سمجھاتا رہا کہ اس کا جانا بہت ضروری ہے وہ کام کرتا ہے اور اگر وہ واپس نہیں جائے گا تو اس کا کام نہیں ہو پائے گا جانو کو اتنا سمجھانے کے بعد جب وہ تھوڑی سی سمجھی تو اس نے دائم کی طرف اشارہ کیا اور اس کا خیال رکھنے کے اسپیشل تاکید کی گئی۔

تبھی واجد آیا سر وہ سی سی ٹی و۔۔۔۔۔۔اس سے پہلے کے بعد اپنی بات پوری کرتا تھا دائم نے اسے گھور کر خاموش رہنے کا اشارہ کیا جس پر وہ اپنی بات ادھوری چھوڑ چکا تھا۔

میں نے تمہارا گفٹ گاڑی میں رکھ دیا ہے جانو نے اس سے ملتے ہوئے کہا تو وہ خوشی سے باہر اپنی گاڑی کی طرف چلا گیا جہاں بے بی ایک چھوٹے سے باسکٹ میں قید تھا جسے دیکھتے ہی وہ خوشی سے چہک اٹھا

۔اس کا بہت زیادہ خیال رکھنا یہ مت ہونا کہ یہ صرف تمہارا نہیں ہے یہ میرا بھی ہے۔۔جانو نے اسے یاد دلایا جس پر وہ منہ بناتا ہاں میں سر ہلا گیا اب اسے بے بی کو اس کے ساتھ شیئر کرنا تھا

یہ کون سا طریقہ تھا گفٹ دینے کا اگر دے دیا ہے تو پورا دے دے وہ گاڑی میں بیٹھے اس سے پیار کرتے ہوئے بڑبڑایا ۔جبکہ اس کی بڑبڑاہٹ یہ سن کر دونوں مسکرائے

جانو اس وقت ان دونوں کو سی آف کر رہی تھی جب کہ دائم نے اس کے ہاتھ سے میموری کارڈ لے لیا میں نے تم سے !کیا کہا تھا یہ میری اور تمہاری پرسنل بات ہے اگر بہرام کو شک ہو جاتا اس کے بارے میں تو۔۔۔۔

پتہ کرو اور جلد سے جلد مجھے ساری انفارمیشن دو اپنی جانو کا خیال میں اکیلے رکھ سکتا ہوں اس کے بھائی کی ضرورت نہیں ہے مجھے۔اسے لگتا ہے کہ میں جانو کا خیال نہیں رکھ سکتا لیکن میں اپنی جانو کا خیال بھی رکھ سکتا ہوں اس پر حملہ کرنے والوں کو موت کے منہ تک پہنچا سکتا ہوں میموری کارڈ کو اپنی جیب میں رکھتے ہوئے بولا۔

واجد کو بھیج کر وہ جانو کی طرف متوجہ ہو چکا ہوتا جو اس کے پاس آ کر کھڑی ہوئی تھی اسے پیچھے سے دائم نے اپنی باہوں میں لے لیا کیا ہوا انہیں تو جانا تھا اب وہ ہمیشہ تمہارے پاس تو نہیں رہ سکتے نا اپنا موڈ ٹھیک کرو ہم گھومنے چلتے ہیں وہ اسے پیچھے مڑتے ہوئے بولا کہ اسے اپنے قریب محسوس کر کر وہ مسکرائی۔

میں نے بے بی کو عیسی کو دے دیا اسے بہت پسند تھا میں نے اچھا کیا نا۔۔۔!وہ اس کی طرف پلٹی معصومیت سے پوچھ رہی تھی۔

تم نے بہت اچھا کیا لیکن تم نے ایسا کیا کیا تمہیں بھی تو بہت پسند تھا نا۔۔۔!وہ اس کے بال کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے بولا

جی میں اب بڑی ہو گئی ہوں میں ایک میریڈ ومین ہوں اب میں کیا بے بی کے ساتھ کھیلتی اچھی لگی وہ بڑی بوڑھی عورتوں کی طرح بولی۔

اچھا یہ وجہ ہے واقعی یہ تم بہت بڑی وجہ ہے اب تم میریڈ ومین ہو تم اپنی شادی شدہ زندگی کی ذمہ داریاں نبھاؤں گی رائٹ۔۔۔وہ اس کی کمر پر ہاتھ رکھتا ہے اسے اپنے قریب کرتے ہوئے مسکرا کر بولا جس پر جانو زور زور سے ہاں میں سر ہلا رہی تھی

جب کے دائم اس کے اس خوبصورت اعتراف پر اس کے لبوں کو فوکس کرتے ہوئے اس کے چہرے پر جھکا تھا۔جس پر جانو پیچھے ہٹتے ہوئے ناکام ہو کر اس کی کالر کو اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑ چکی تھی۔

اس کے ہاتھوں کو اپنے کالر پر محسوس کرتے ہوئے وہ مزید اس سے خود میں بھیج چکا تھا جانو کو ایسا لگا جیسے اس کی ٹانگوں میں جان ختم ہو چکی ہے اس وقت پوری طرح اس کے رحم و کرم پر تھی۔لیکن شاید دائم اس پر رحم کرنے کا بلکل کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا آج اپنے جذبات پر قابو نہ کرتے ہوئے وہ اس کی طرف قدم بڑھا چکا تھا۔

لیکن پھر اسے جلد ہی احساس ہو گیا کہ یہ معصوم سے لڑکی اس کی شدت کو زیادہ دیر تک برداشت نہیں کر سکتی اس نے اگلے ہی لمحے اس کے نازک لبوں کو اپنے ہونٹوں کی گرفت سے آزاد کیا تھا۔جانو تیز تیز سانس لیتی نظریں جھکا گئی تھی

کیا ہوا میریڈ ومین تم تو ابھی سے گھبرا گئی یہ سفر بہت لمبا ہے وہ۔نرمی سے اس کے ماتھے کا بوسہ لیتا اسے وہیں چھوڑ کر خود اندر چلا گیا۔

تبھی بڑی اماں سائیں باہر نکلی

کیا ہوا جانو سائیں تم اس طرح اس سے سرخ کیوں ہو رہی ہو بخار تو نہیں ہو رہا طبیعت تو ٹھیک ہے تمہاری وہ پریشانی سے اس کے ماتھے کو چھوتے ہوئے بولی اب وہ معصوم انہیں کیا بتاتی کہ اس کے ساتھ جو ہوا ہے اس کے بعد اس کا چہرہ کیا اس کا پورا بدن کانپ رہا ہے وہ بنا ان کی طرف دیکھے کے خاموش سے اندر کی طرف قدم بڑھا چکی تھی۔

اسے کیا ہوا ہے وہ اندر آتے ہوئے مریم سے پوچھنے لگی

بری اماں سائیں مجھے تو لگتا ہے آپ کے مشورے بھی جانو پر الٹا اثر دکھا رہے ہیں۔ آپ نے ہی تو کہا تھا کہ وہ ایک شادی شدہ لڑکی ہے اور اسے اپنی ذمہ داریاں سمجھنے چاہئے دائم کا خیال رکھنا چاہیے ہمیشہ اس کے پاس رہنا چاہیے اس کے آس پاس کسی لڑکی کو نہیں دینا چاہیے صرف اس کا حق ہے۔

اب یہ اتنے حق جتائے گی تو وہ بھی آگے سے تھوڑا بہت حق تو وصول کریں گے ہیں نا مریم ہنستے ہوئے بولی تھی جس کی بڑی اماں سائیں اچانک اس کا کان پکڑ کر مروڑ چکی تھی

کیوں ارے میرے بیٹے اور بہو کی جاسوسی کرتی ہے۔

میں نہیں کر رہی تھی اب وہ فلمیں دکھائیں گے تو میں کیا کروں قسم سے میں نے زیادہ کچھ نہیں دیکھا فوراہی اندر آگئی تھی۔ مریم شرارتی انداز میں اپنی صفائی پیش کر رہی تھی اس کے اس کے انداز پر اماں سائیں بھی مسکرائی

وہ تو بس جانو کو یہی بتاتی تھیں کہ وہ کس طرح سے دائم کا خیال رکھے ہمیشہ اس کے ساتھ ہیں اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی کوشش کرے انہوں نے کل کہہ دیا کہ اسے اپنے بے بی سے زیادہ دائم کا خیال رکھنا چاہے اس کے بے بی سے زیادہ دائم کو اس کی ضرورت ہے اور ان کی ہر بات کی طرح اس بات کو بھی ضروت سے زیادہ خود پر حاوی کر چکی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

گاڑی اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی دل کب سے اس کی خاموشی نوٹ کرتے ہوئے بار بار پیچھے مڑ کر دیکھ رہی تھی کیا ہوا چھوٹو آج تم اتنے خاموش کیوں ہو تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا وہ فکر مندی سے پوچھنے لگی جس پر وہ مسکرا کر ہاں میں سر ہلا گیا۔

جی دیدہ میں بالکل ٹھیک ہوں آپ کو ایسا کیوں لگ رہا ہے اس کی فکر مندی پر وہ مسکرا کر پوچھنے لگا۔ کہیں دنوں سے تم خاموش تھے ایک تو اتنی مشکل سے تمہیں بھولنے کی عادت ڈالی ہے اسی لئے اب تمہاری خاموشی مجھے بالکل اچھی نہیں لگتی ہمیشہ بولتے رہا کرو ہم سے باتیں کیا کرو ہم تمہارے اپنے ہیں وہ محبت سے اسے سمجھا رہی تھی جبکہ اس کے محبت سے بھرپور انداز پر بہرام بھی مسکرایا

بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے تمہاری بہن ہم تمہاری اپنے ہی تم اپنی ہر پریشانی ہم سے شیئر کر سکتے ہو تمہیں کوئی بھی مسئلہ ہے تو ہمیں بتاؤ ہم حل کریں گے رات کو تمہیں گھٹن ہو رہی تھی اب کیسی طبیعت ہے بہرام نے دل کی بات تو میں حصہ لیتے ہوئے پوچھا جس پر عیسی پریشان ہو چکا تھا۔

کیا گھٹن ہو رہی تھی کہ تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا دل پریشانی سے بولی۔

ہاں رات کو اس کی طبیعت کافی زیادہ خراب تھی اتنی خراب تھی کہ یہ اکیلا لان میں چلا گیا دیکھو عیسی اس طرح سے اکیلے کسی انجان گھر میں باہر نہیں جاتے خیر کون تھا وہ باہر تمہارے ساتھ میں نے دیکھا تھا بہرام اس کے چہرے کے اڑتی ہوئیاں دیکھ کر پوچھنے لگا۔

جی کوئی نہیں تھا آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے میرے ساتھ تو وہاں کوئی نہیں تھا نہ ہی میں نے کسی کو دیکھا میں بس تھوڑی دیر باہر رہا پھر واپس اندر اپنے کمرے میں جا رہا تھا کہ سامنے سے آپ آ گئے عیسی نے گھبراہٹ کو چھپاتے ہوئے بولا۔

اچھا ایسی بات ہے تو ایسا ہی ہو گا شاید مجھے ہی کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے اس کے چہرے کی پریشانی دیکھتے ہوئے اسی نے اسے ریلکس کرتے ہوئے بولا۔

جب کہ اس کے اس طرح سے کہنے پر عیسی بھی خاموش ہو چکا تھا اس کے چہرے کی پریشانی ذرا سی کم ہوئی تو بے بی کی طرف متوجہ ہو گیا۔

کیا وہ سچ میں کسی سازش کا حصہ ہے۔وہ یہ سب کچھ نہیں سوچنا چاہتا تھا لیکن مجبور تھا اسے عیسی کی حرکتیں مشکوک لگ رہی تھی۔

کیا کوئی اس کو پھسانے کے لیے اس معصوم بچے کا استعمال کر رہا تھا اس بچے نے اپنا بچپن بھی ٹھیک سے نہیں جیتا تھا۔

اور اب تو اسے خود ہی یقین تھا کہ وہ اس کے تایا کا بیٹا ہے وہ کبھی بھی اس کی زندگی برباد نہیں ہونے دے سکتا تھا اسے کیسے بھی طرح عیسی کو اپنے اعتبار میں لینا تھا کچھ بھی کر کے اس سے سب کچھ پتہ کرنا تھا اسے آہستہ آہستہ اس بات کا یقین ہو رہا تھا کہ عیسی کی واپسی کسی نہ کسی طرح اس کے والدین کے قتل سے جڑی ہے

ممکن ہے کہ وہ اس عورت کو بھی جانتا تھا۔لیکن اس سے کچھ بھی پوچھنے سے پہلے اسے عیسی کا اعتبار حاصل کرنا تھا

بہرام نے سوچتے ہوئے گھاڑی ایک اور ریسٹورنٹ کے سامنے رکی۔

مجھے بہت سخت بھوک لگ رہی ہے اگر کسی کو بھوک لگ رہی ہے تو وہ اندر آ سکتا ہے وہ گاڑی سے اترتے ہوئے عیسی کو آنے کا اشارہ کر کے دل کو انوائٹ کیے بغیر چلا گیا۔

یہ کون سا طریقہ ہوا بلانے کا وہ غصے سے اونچی آواز میں بولی میں صرف اپنے بھائی کے لیے آ رہی ہوں آپ کے ساتھ لنچ کرنے کا مجھے کوئی شوق نہیں ہے وہ گاڑی کا دروازہ زور سے بند کرتے ہوئے اس کے پیچھے آئی تھی جب کہ اس کی حرکت پر بہرام اور عیسی دونوں مسکرائیں۔

وہ عیسی کے گلے میں ہاتھ ڈالے اسے اندر کی طرف لے جا رہا تھا۔

یار اس کے ساتھ اتنا وقت کیسے گزارتے ہو اکتاتے نہیں ہو اس سے وہ عیسی سے پوچھنے لگا۔

آپ اکتا جاتے ہیں عیسی نے سوال کیا۔

اپنی زندگی سے بھی کوئی اکتاتا ہے کیا وہ اسے جواب دے کر ایک نظر پیچھے مڑ کر دیکھنے لگا جہاں کچھ فاصلے پر وہ منہ بنائے ان کے پیچھے پیچھے آ رہی تھی لیکن اسے صاف الفاظ میں بتا چکی تھی کہ اس کے لیے نہیں بلکہ اپنے بھائی کے لیے آئی ہے ورنہ اس سے اسے کوئی مطلب نہیں ہے۔

یار میں تو قیمہ کھاؤنگا میری جان بستی ہے قیمے میں۔ وہ کا آرڈر دیتے ہوئے شرارتی انداز میں دل کو دیتا تھا کیونکہ اسے پتا تھا کہ اس ہوٹل کے مینوں میں دل کو صرف قیمہ ہی پسند ہے۔

دیدا آپ بھی یہی کھائیں گی عیسی نے پوچھا۔

نہیں چھوٹو مجھے قیمہ زہر لگتا ہے مجھے وہ منہ بنا کر غصے سے بولی۔ بہرام آج تک سمجھ نہیں پایا تھا اس لڑکی کو ہر وقت اس پر غصہ کیوں چڑا رہتا ہے شاید وہ اپنا پیار چھپانے کے لیے ہر وقت اس پر غصہ کرتی رہتی ہے وہ شرارت سے بھرپور نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

جب کہ تھوڑی دیر کے بعد ان کے آرڈر کے مطابق کھانا لگ چکا تھا اور اس کے سامنے بیٹھا بہرام اسے جلا جلا کو قیمہ کھا رہا تھا جبکہ وہ بناتی اپنے سامنے رکھے کھانے کو برائے نام کھا رہی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ آج روز کی بنسبت کافی لیٹ ہو چکا تھا کمرے میں قدم رکھا تو اس کی بسنتی گہری نیند سو رہی تھی وہ ایک نظر مسکرا کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے فریش ہونے چلا گیا۔

واپس آیا تو وہ اب بھی گہری نیند میں تھی۔

کہ اچانک کچھ یاد کرتے ہوئے وہ بیڈ سے اٹھ کر الماری کی طرف آیا۔

اور اپنے کچھ کپڑے نکالتے ہوئے ایک نظر اس کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے چینج کرنے چلا گیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ گبر کی طرح تیار ہو کر بالکل اس کے قریب آیا

گبر کو بلا رہی تھی میری جان وہ مسکرایا

ذمل نیند میں سو رہی تھی اپنے قریب دس سے بارہ پرفیوم کی ملی جلی مہک پر فوراً جاگی۔

ہاں تو بسنتی کیا کہہ رہی تھی تو میری چمک چلو تجھے شارق سے زیادہ گبر چاہے تو آ گیا تیرا گبر وہ اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھام کر تکیے سے لگا کر اس کی صراحی دار گردن پر لب رکھ کر اس کی سانس روک گیا۔

یہ تم کیا کر رہے ہو شارق چھوڑو مجھے اس کے اتنے قریب آنے پر وہ گھبرائے ہوئے لہجے میں بولی۔

شارق نہیں میری بسنتی تیرا گبر جسے بلایا تھا۔ وہ اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے اس کے لبوں پر جھک گیا اس کے اتنے قریب آنے پر وہ بے بس ہو کر اسے دیکھنے لگی

اپنے نازک لبوں پر اس کا لمس محسوس کر کے اس نے اپنے ہاتھوں کی گرفت سے چھڑوانے کی ناکام کوشش کی۔

نہ بسنتی اج تیرے نخرے نہیں اٹھاؤں گا تو جیسا چاہتی تھی میں ویسا بن کے آیا ہوں وہ اس کے لبوں کو آزاد کرتے ہوئے بولا اور اپنی بات مکمل کرتے ہوئے دوبارہ اس کے لبوں پر جھک گیا۔

جب کہ زمل مکمل طور پر اس کے حصار میں بے بس ہوتے ہوئے اپنا آپ اس کے نام کر چکی تھی اور گزرتی رات کے ساتھ وہ اسے سمٹتا چلا گیا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ دیر رات کو گھر واپس پر پہنچے تھے اور گھر آتے ہی وہ بے بی کو لے کر اپنے کمرے میں چلا گیا

چھوٹو کہاں ہے ڈنر نہیں کرے گا دل کو ٹیبل پر اسے کھانا لگاتے دیکھ کر پوچھنے لگا۔

پتہ نہیں ابھی تک نہیں آیا لگتا ہے سو گیا میں اس کو جاگا کے لاتی ہوں آپ شروع کریں وہ اس سے کہتے ہوئے اندر کی طرف جانے لگی جب بہرام نے اسے روکا۔

تم جلدی سے میرے لئے ایک کپ چائے بناؤ تمہارے لاڈلے کو میں بلا کے لاتا ہوں بہرام جو پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ وہ کھانا نہیں کھائے گا لیکن دل بار بار زبردستی سے کھانا کھانے کے لئے کہہ رہی تھی تو ہی وہ اس کی بات مان کر کمرے سے نکل کے آیا تھا۔

لیکن اس کے چائے والے حکم پر بھی وہ اسے گھورے بھی نہ رہ سکی۔

ایک میری معصوم ماں تھی جو بابا سائیں کے لئے چائے بنا بنا کر تھک جاتی تھی اور ایک ہوں نجانے یہ شوہروں کو چائے کی لت کہاں سے لگ جاتی ہے وہ کیچن میں جاتے ہوئے بڑبڑائی۔

بہرام کی بات سنتا چھوٹو کے کمرے کی طرف چلا گیا تھا

ابھی اس نے دروازے پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ اسے اندر سے کسی کی باتوں کی آواز سنائی دی۔ مطلب کیا وہ جاگ رہا تھا اپنے بے بی کو تو وہ باہر بنے چھوٹے سے اینیمل ہاؤس میں رکھ کر آیا تھا تو خود کس سے باتیں کر رہا تھا بہرام نے پریشانی سے دروازہ کھولا۔

جب کہ اچانک دروازہ کھلے پر عیسی کے ہاتھ میں موبائل چھوٹ کر زمین پر جا گرا جو اس نے جان بوجھ کر گرایا تھا اب عیسی گھبرائے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔

تمہارے پاس فون کہاں سے آیا عیسی کس نے دیا ہے یہ فون تمہیں وہ زمین پر گرا سستا سا فون اٹھا کر بولنے لگا جو کہ بند ہو چکا تھا اس کا شک یقین میں بدل دیا جا رہا تھا وہ سچ میں کسی سازش کا حصہ تھا

میں پوچھ رہا ہوں یہ فون کہاں سے آیا اور تم نے مجھے دیکھتے ہی اسے زمین پر پھینکا کس سے بات کر رہے تھے تم جلدی بتاؤ مجھے ورنہ تمہارے حق میں بہتر نہیں ہو گا کہ وہ انتہائی غصے سے بولا جب دل کمرے میں داخل ہوئیں۔

کہ انسان کو سہمے ہوئے دیکھ کر وہ پریشانی سے عیسی کے قریب آتے ہوئے اپنے ساتھ لگا چکی تھی۔

کیا ہو گیا ہے آپ کو بہرام سائیں کیوں ڈانٹ رہے ہیں بچے کو دل کو اپنے بھائی پر اس کا غصہ کرنا بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

دل پوچھو اس سے اس کے پاس تو موبائل کہاں سے آیا کس نے دیا ہے اسے یہ موبائل کس سے بات کر رہا تھا یہ میرے آنے سے پہلے اور مجھے دیکھ کر۔ اس نے فون زمین پر پھینک کر توڑ دیا تا کہ میں پتا نہ کر سکوں کہ کس سے بات کر رہا تھا

عیسی بتادو مجھے ورنہ میں موبائل کا ڈیٹا نکلوا کر پتہ کرلوں گا سے اس وقت اسے اس پر بہت غصہ آرہا تھا۔

بس کر دیں بہرام سائیں پی فون اسے میں نے دیا تھا ہم اس کے لیے نیا فون لینے جانے والے تھے لیکن فی الحال میرے پاس یہی فون پر تھا جو میں نے اسے دے دیا اس میں میری سم ہے۔وہ موبائل اس کے ہاتھ سے لے کر عیسی کے حوالے کر چکی تھی۔

جب کہ اس کے اس حد تک ساتھ دینے پر بہرام غصے سے کمرے سے ہی نکل گیا شاید وہ دل کی موجودگی میں کبھی بھی عیسی کچھ بھی نہیں بول سکتا تھا۔

تھینک یو دد امیر اساتھ دینے کے لئے میں اپنے ہوسٹل میں ایک لڑکے سے بات کر رہا تھا وہ میرا دوست تھا وہاں اکیلا ہوتا ہے لیکن اگر میں بہرام لالہ کو یہ بات بتاتا تو وہ کبھی میرا یقین نہیں کرتے نہ جانے کیوں مجھ سے اتنی نفرت کرتے ہیں عیسی کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے جس پر دل تڑپ اٹھی

نہیں میری جان وہ تم سے نفرت نہیں کرتے۔ان کے غصے کو نفرت کا نام مت دو تمہیں بہت چاہتے ہیں وہ اپنے ساتھ لگائے سمجھائے لگی۔

میں کل ہی تمہیں اپنے ساتھ لے کر جاؤں گی اور ایک اچھا سا فون دلاؤں گی یہ فون تو ٹوٹ گیا اور ویسے بھی اس میں تو صرف کال ہی ہو سکتی ہے عیسے تم نے مجھے بھی نہیں بتایا کہ تمہارے پاس فون ہے وہ اسے بیڈ پر بٹھاتے ہوئے آگے پیچھے باتوں میں لگانے لگی جب کہ بہرام کے اس طرح سے اس پر غصہ ہونے پر اسے بھی بہت غصہ آرہا تھا۔

بہرام سائیں آپ کا آئیڈیا کام تو کرے گا نا۔۔۔!میرا مطلب ہے آپ نے جو کچھ سوچا ہے اس میں کچھ گڑبڑ تو نہیں ہو گی نہ۔۔۔۔!

وہ اس کے کمرے میں آئی اس کے قریب بیٹھ کر پوچھنے لگی جب کے بہرام نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اسے یقین دلایا

اس نے تمہیں کچھ بتایا نہیں اس کا فون تھا۔۔۔۔بہرام کے پوچھنے پر دل نے نہ میں سر ہلایا

تمہیں کیا لگتا ہے وہ سچ بول رہا ہے بہرام نے ایک بار پھر سے پوچھا جس پر دل نے پھر نہ میں سر ہلا دیا

وہ اتنا زیادہ گھبرا چکا تھا کہ دل کو مجبوراً اس کا ساتھ دینا پڑا یہ چھوٹی سی بات نہیں تھی کہ اس نے اس سے بھی فون چھپا کے رکھا تھا وہ جب سے یہاں آیا تھا بہرام کا بس یہی کہنا تھا کہ وہ کسی سازش کا حصہ ہے

دل اس بات کو قبول نہیں کر پا رہی تھی لیکن جب بہرام نے یہ کہا کہ ہو سکتا ہے یہ سب کچھ وہ عورت اس سے کروا رہی ہو اور اگر ایسا ہوا تو بہت بڑی مصیبت میں پھنس سکتا ہے تو اپنے بھائی کو وہ کسی بھی مصیبت میں پھنستے ہوئے نہیں دیکھ سکتی تھی یہی وجہ تھی کہ اس نے بہرام کا ساتھ دینے کا پورا پورا ارادہ کیا۔

بہرام قفر دل کافی دن سے سوچ رہے تھے کہ وہ ایسا کیا کریں جس سے عیسی انہیں اس بارے میں کچھ نہ کچھ بتا دے بہرام تو کافی دن سے اس کے یتیم خانے سے اس کی انفرمیشن نکال رہا تھا لیکن وہاں سے کچھ بھی کچھ خاص پتہ نہ چلا تو اب ان لوگوں نے سوچا تھا کہ وہ اسی سے ہی اصل بات جاننے کی کوشش کریں گے وہ بہرام کو کبھی کچھ بھی نہیں بتائیے گا ہاں لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ دل کو کچھ نہ کچھ بتا دے۔

کیونکہ وہ سمجھ چکا تھا کہ دل اس سے بے پناہ محبت کرتی ہے اور وہ اس کی ہر بات پر اعتبار کرتی ہے اور دل بھی اپنے بھائی کو بچانے کے لیے کچھ بھی کر سکتی تھی اور وہ بھرپور طریقہ بہرام کا ساتھ دے رہی تھی تاکہ ساری حقیقت سامنے آئے اور وہ کسی بھی مسئلے میں نہ پھنس جائے۔

اب آگے کیا پلاننگ ہے وہ اس سے پوچھنے لگی جبکہ اس کے اس قدر سیریس انداز پر بہرام نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا کر اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچ چکا تھا۔

آگے کی پلاننگ بچے دو ہی اچھے۔ چھوٹا گھرانہ خوشحال گھرانہ وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا ہے ایسے شرمانے پر مجبور کر چکا تھا۔ جبکہ اس طرح سے اپنے قریب کرتے ہوئے اتنی بے باک گفتگو پر دل کے گال لال چکے تھے۔

کیا ہوا تمہیں اس سے زیادہ بچے چاہئیں چلو ہم بعد میں پلان کریں گے وہ اس کے اس طرح سے نظریں جھکانے پر مزید بے باک ہوا۔ جس پر وہ اسے گھور کر رہ گئی۔

آہ انتہائی بے شرم انسان ہیں وہ اپنا آپ چھڑواتے ہوئے بولی۔

یہ مجھ پر الزام ہے ابھی تک تو میں نے بے شرمی والا کوئی کام کیا ہی نہیں ہے بے شرمی کیسے کہتے ہیں وہ تو میں تمہیں بتاؤں گا وہ بہت جلد تم بھی پریکٹس کر لو بے شرم ہونے کی وہ کیا ہے نہ مجھے زیادہ شرمانے والی لڑکیاں زیادہ بے شرم ہونے پر مجبور کر دیتی ہے وہ دلکش انداز میں مسکراتے ہوئے اس کے لبوں پر جھک چکا تھا۔

وہ اس کے لبوں کو آزادی بخشتا بے ساختہ اس کے چہرے پر جابجا اپنی محبت کی مہر ثبت کرنے لگا۔ جب کہ اس کی محبت کی بارش میں بھیگتی دل خاموشی سے اس کے لبوں کے لمس کو اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی۔

بہرام سائیں یہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔! اپنا دوپٹہ کندھے سے سرکتے محسوس کر کے وہ نا چاہتے ہوئے بھی بول پڑی

کچھ غلط تو نہیں کر رہا حق رکھتا ہوں اس کے دوپٹے کو الگ کرتے ہوئے اس کی صراحی دار گردن پر لب رکھ چکا تھا ۔اس کی مزید برکتیں جسارتوں پر دل کی ریڈ کی ہڈی سنسنائی۔اور وہ اگلے ہی لمحے اس کی طرف سے منہ پھیر گئی لیکن اس کی قید سے رہائی نہ پا کر وہی کھڑی رہی۔جب کہ وہ مکمل طور پر اس کی خوشبو کے حصار میں قید اسے بھی اپنے حصار میں قید کر چکا تھا۔

وہ اس کے بال کندھے سے ہٹا کر اس کے کندھے کو چومتے ہوئے اس کے گلابی گالوں کا لبوں سے چھونے لگا۔

آئی لو یو دل میں کی ساری دیواریں گرا دینا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ تم بھی مجھ سے ایسی ہی محبت کرو جیسی میں تم سے کرتا ہوں۔تو میں خود سے دور جاتا دیکھ کر میں بے بس ہو جاتا ہوں لیکن آج تمہاری دوری نہ بنانے پر حیران ہوں کیا تمہیں میرا چھونا اچھا لگ رہا ہے وہ اس کا رخ اپنی طرف پھیرتے ہوئے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیے محبت سے بولا۔

آپ کا چھونا مجھے کبھی بھی برا نہیں لگا بہرام سائیں آپ میرے شوہر ہے مجھ پر حق رکھتے ہیں۔آپ کا چھونا میرے قریب آنا مجھے اچھا لگتا ہے۔لیکن اور اچھا تب لگے گا جب یہ ٹینشن ختم ہو جائیں گی ماضی کی ساری پہیلیاں سلجھ جائیں گی ۔اب میں آپ کے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کروں گی۔ہم اپنا گھر بنائیں گے اسے بسائیں گے جہاں ہمارے اپنوں کی یادیں ہوں گی۔میں اور آپ ہوں گے عیسی ہو گا۔اور ہماری بہت سارے چھوٹی بڑی خوشیاں ہو گیں۔

وہ اس کے سینے پر سر رکھے آہستہ آہستہ بول رہی تھی جب کہ وہ اس کی دھڑکنوں کو محسوس کرتا اسے مزید خود میں بیھج چکا تھا۔

ایسا ہی ہو گا دل دیکھنا کچھ دن اور سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔

ویسے مجھے نہیں پتا تھا کہ تم مجھ سے اتنی محبت کرتی ہو وہ اسے اپنے ساتھ لگائے شرارتی انداز میں بولا تو دل نے اس کے سینے سے سر ہٹا کر گھور کر اسے دیکھا۔

ایکسکیوزمی مسٹر میں نے کب کہا کہ میں آپ سے محبت کرتی ہوں۔۔۔؟اپنی طرف سے باتیں بنایا کریں وہ اس کے حصار سے نکلتے ہوئے بیڈ پے آ بیٹھی۔

ایکسیوزمی مسز تم اپنے کمرے میں نہیں جا رہی کیا۔۔۔۔۔؟وہ اسے اپنے بیڈ پر لیٹا دیکھ کر پوچھنے لگا

کیا آپ چاہتے ہیں میں چلی جاؤں۔۔۔!وہ اس کی نظروں میں نظریں ڈالے اعتبار سے بولی جس پر وہ فورا نفی میں سر ہلاتا ہوا دوسری سائیڈ آ کر لیٹا۔

جب کہ اس کے قریب آنے پر دل اس کے سینے پر سر رکھ کر اس کے بالکل قریب آ چکی تھی۔

دل میں تو چاہتا ہوں کہ تم میرے اتنے قریب آؤ کہ سانسوں کو بھی ہمارے درمیان سے گزرنے کی اجازت نہ ملے ۔وہ اسے اپنے حصار میں قید کرتے ہوئے شدت سے بولا۔

جب کہ اس کے سینے پر سر رکھ کے وہ آنکھیں موند چکی تھی نیند آہستہ آہستہ اس پر حاوی ہو رہی تھی۔اور کچھ ہی دیر میں وہ گہری نیند سو چکی تھی جب کہ اس کے بالکل قریب بہرام کتنی دیر اس کے پر سکون چہرے کو دیکھتے ہوئے آنکھیں موند کر دیا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

رات کا نجانے کون سا پہر تھا جب کوئی دباؤ پاوں کمرے میں داخل ہوا۔وہ دونوں ایک دوسرے کے بالکل قریب گہری نیند سو رہے تھے جبکہ ان کے قریب کھڑا تیسرا وجود بہت غور سے بہرام کے سینے پر دیکھ رہا تھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس نے اپنے پیچھے سے ایک چمکدار چیز نکالی۔اور دوسری طرف سے بالکل بہرام کے پاس آیا۔

جب اچانک اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اس نے اپنی تمام تر جمع کرتے ہوئے اس کے سینے پر وار کرنا چاہا لیکن اس کی ہمّت جواب دے چکی تھی وہ جس طرح سے آیا آہستہ آہستہ واپس کمرے سے نکل کر اپنے کمرے کی طرف چلا گیا اس کا فون بج رہا تھا۔

کل یہ فون خراب ہو چکا تھا لیکن اس نے بہت کوشش سے اپنا یہ فون خود ٹھیک کیا تھا

ایم سوری میں نہیں کر پایا میں اپنے بھائی کو نہیں مار سکتا پلیز سمجھنے کی کوشش کریں وہ میرے بھائی ہیں میں ایسا نہیں کر سکتا وہ روتے ہوئے بولا۔

ٹھیک ہے بچے تمہارے ساتھ کوئی زبردستی تو نہیں ہے تم بہرام کو نہیں مار سکتے تو ٹھیک ہے میں دل کو مار دیتی ہوں اور اب فیصلہ تمہیں کرنا ہے تمہیں اپنی سگی بہن عزیز ہے یا بہن کا شوہر الفاظ اس کے کان میں گونج رہے تھے جب کہ فون بند ہو چکا تھا وہ وہیں زمین پر بیٹھ کر تڑپ تڑپ کر رونے لگا اتنے برسوں کے بعد اسے اپنے ملے تھے۔اور اتنی آسانی سے کوئی اسے ان سے دور کر رہا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

پلیز مجھے چھوڑ دو میں نے کچھ نہیں کیا کرسی پر بندھا ہوا شخص رو رو کر بول رہا تھا۔جبکہ اس کے بالکل قریب واجد کھڑا اس کا ہاتھ ٹیبل پر رکھ کر ہر تھوڑی دیر کے بعد پوری شدت سے چاقو اس کے ہاتھ کے آر پار کر دیتا۔

کیا کہا تم نے کچھ نہیں کیا میں دائم شاہ سوری کے بیوی پر جان لیوا حملہ کیا ہے بتاو تم سے یہ کام کس نے کروایا قہ اس کے بالوں کو پیچھے سے پکڑ کر اسے کرسی کے ساتھ لگاتے ہوئے زور دار طمانچہ اس کے منہ پر مار کر بولا

مجھے صرف ایک فون آیا تھا۔مجھے پیسے ملے تھے اس کام کے لیے وہ عورت کون تھی میں نہیں جانتا اس نے کہا کہ مجھے دائم شاہ سوری کی بیوی کو جان سے مارنا ہے اور میں اسے مار دیتا اگر اسماعیل بیچ نہیں آتا تو وہ تفصیل سے بتا رہا تھا جبکہ واجد کا ہاتھ اب بھی نہیں رکو رہا تھا جبکہ سامنے بیٹھا دائم غصے سے اسے گھور رہا تھا

کون تھی وہ بتاؤ مجھے ورنہ۔۔۔۔اس کے اشارے پر واجد نے ایک اور حملہ کیا۔

میں نہیں جانتا قسم سے میں نہیں جانتا کہ وہ کون تھی مجھے بس یہ بتایا گیا تھا کہ پی سی او پر میرے لیے فون آیا ہے جو میرے فلیٹ کے بالکل پاس ہے میں وہاں گیا تو کوئی عورت تھی اور اس نے مجھے کہا کہ وہ مجھے منہ مانگی رقم دے کہ اگر میں دائم شاہ سوری کی بیوی کا قتل کر دوں۔

وہ تفصیل سے بتا رہا تھا لیکن اس کے انداز سے صاف لگ رہا تھا کہ کچھ تو ہے جو وہ چھپا رہا ہے۔

دیکھو اگر اپنی جان بچانا چاہتے ہو تو پوری حقیقت ہمارے سامنے کھول دو ورنہ تمہاری ہڈیاں بھی نہیں ملے گی کسی کو یہاں۔دائم نے غصے سے کہا۔

مجھے کچھ نہیں پتا مجھے بس ایک بیگ ملا تھا جس میں بہت سارے پیسے تھے ہاں لیکن اس بیگ پر ایک سائن بنا ہوا تھا۔ایسا لگ رہا تھا جیسے انگلش کا آخری لفظ ہے اور پھر اس بیگ کی زپ کی کیچین پر ایک ایسا ہی کے سائن لگا تھا اور اس کا بھی سائن بالکل انگلش کی آخری لفظ جیسا تھا۔

وہ اسے تفصیل سے بتا رہا تھا جبکہ دائم کے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔

انگلش کا آخری لفظ یعنی کے زیڈ۔۔ مطلب زارا اسے ہی عادت ہے اپنے نام کا پہلا لفظ ہر جگہ لکھنے کی میں کیسے بھول گیا کہ میری جانو کی سب سے بڑی دشمن صرف زارا ہے

اور کیوں کوئی بلا میری جانو پر حملہ کرنے کی کوشش کرے گا وہی پاگل لڑکی یہ سب کچھ کر رہی ہے اور اب اسے یہ سب کا انجام بھگتنا ہو گا۔ ہزارہ اب تمہیں میں بتاؤں گا کہ میں کیا ہوں اب تمہیں پتا چلے گا کہ دائم شاہ سوری کی حقیقت کیا ہے۔ وہ انتہائی غصے سے کہتا وہاں سے باہر نکلا جب موبائل پر جانو کی کال آنے پر اس نے فون اٹھایا۔

مجھے ابھی کے ابھی شاپنگ پر جانا ہے وہ بھی آپ کے ساتھ جہاں بھی منہ کالا کر رہے ہیں گھر واپس آئیں وہ انتہائی غصے سے بول رہی تھی جبکہ اس کے انداز اور باتوں پر وہ ایک بار پھر سے نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا۔

میں واجد کے ساتھ ہوں اس نے بتانا ضروری سمجھا۔

مطلب کے واجد لالا کے ساتھ منہ کالا کر رہے ہیں گھر واپس آئیں میں آپ کو ٹھیک کرتی ہوں۔ میرے بھائی کو بھی بگاڑ کے رکھ دیا ہے کو انتہائی غصے سے بولتے ہوئے اگلے ہی لمحے فون بند چکی تھی۔ جبکہ دائم نے مسکراتے ہوئے فون اپنی جیب میں ڈالا اب شہزادی نے کیا شاپنگ کرنی تھی یہ تو وہی جانتی تھی لیکن اس کے آرڈر کے مطابق اس وقت دائم کا اس کے ساتھ ہونا زیادہ ضروری تھا

واجد میں جو کہتا ہوں تم وہ کرو میں تھوڑی دیر کے بعد تم سے ملتا ہوں اس وقت تمہاری بہن کا آرڈر ہے کہ مجھے گھر جانا ہے اسے شاپنگ کرنی ہے وہ واجد کو کہتا ہوا وہاں سے نکل چکا تھا جبکہ واجد اس شخص کو دیکھ کر جتنا حیران ہوتا اتنا کم تھا کل تک اسے اپنی ذات بھی اہم نہیں تھی اور آج وہ لڑکی اس کی زندگی کا سب سے اہم ترین حصہ تھی شاید اس کے جینے کی وجہ

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بہت بہت مبارک ہو مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا میں ایک ساتھ دو دو بچوں کی دادی بننے والی ہوں تائشہ کی خوشی کی کوئی انتہانہ تھی جبکہ زیلہ شرماتے ہوئے خود کہاں جا کر چھپ کے اسے سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کیونکہ جازم اسے محبت پاش نظروں سے دیکھ کر شرارت سے اشارہ کر رہا تھا

ارے یقین نہ کرنے والی کونسی بات ہے ساسوماں یہ تو آپ کو میرا شکر گزار ہونا چاہیے کہ میں نے جیٹھ جی اور جیٹھانی جہ کو اتنا وقت دیا وہ سرگوشی نما آواز میں تائشہ کے کان میں نجانے کیا کیا بولنے والی تھی اچانک تائشہ نے اس کا کان پکڑ کر مروڑ ڈالا۔

لڑکی تم باز آجاؤ تائشہ نے ہنستے ہوئے اس کے کان چھوڑ کر گال پر چٹ لگاتے ہوئے پیار کیا۔

ہائے میں تو باز آجاؤں لیکن یہ میرا دل ہے نہ پتا نہیں کون سی مٹی سے بنا ہے جسے پنگے لیے بغیر چین نہیں آتا زرش قہقہ لگاتے ہوئے بولی ان دونوں کے درمیان کیا بات چل رہی تھی محفل میں موجود کوئی شخص نہیں جانتا تھا لیکن اس کی ہنسی بتا رہی تھی کہ اس نے پھر سے کوئی بے وقوفی بھری بات کی

شازم بیٹا گاڑی نکالو میں ابھی جنید کی قبر پر جانا چاہتی ہوں بہت دن سے میرا دل کر رہا تھا وہاں جانے کا لیکن ہر بار کوئی نہ کوئی کام بیچ میں آجاتا آج تو میں کسی کی نہیں سنیوں گی جلدی سے گاڑی نکالو تائشہ نے اپنی چادر لیتے ہوئے کہا تھا شازم مسکراتے ہوئے گاڑی نکالنے کی طرف جا چکا تھا جب کہ سب لوگ ہی جانے کو تیار تھے

اتنے سارے لوگ کیسے جائیں گے ایک گاڑی میں تائشہ نے نورہ انی اور نشال کو دیکھتے ہوئے کہا وہ لوگ بھی آج زیلہ کی طرف سے ملنے والی خوشخبری کو سن کر ہی یہاں آئے تھے لیکن اب گاؤں جانے کا ارادہ وہ لوگ بھی رکھتے تھے۔

یہ سب کچھ تو ہمیں نہیں پتہ لیکن میں بھی جاؤں گی بہت مہینے ہو گئے گاؤں نہیں گئی اور اسی بہانے نشال کو بھی گاؤں گھومنے کا موقع مل جائے گا نور نے مسکرا کر نشال کی طرف دیکھا جبکہ وانی یاہوو نعرہ لگاتے اس کی گود میں گھس چکی تھی۔

میں گاڑی نکالتا ہوں جازم جو کہ یہ بھی کب سے بیٹھا ان کی باتیں سن رہا تھا اٹھتے ہوئے بولا تائشہ نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا

شاید 15 سال میں ایسا پہلی بار ہو رہا تھا کہ جازم نے جنید کی قبر پر جانے کے لئے ہاں کی ہو

اس کے اس طرح سے دیکھنے پر جازم مسکرایا

باپ بننے جا رہا ہوں اماں سائیں۔اپنے باپ کو تو خوشخبری میں بھی سناؤں گا وہ مسکراتے ہوئے باہر نکل گیا۔جب کے پندرہ سال میں پہلی بار اسے اپنے باپ کی قبر پر جاتا دیکھ کر نہ چاہتے ہوئے بھی تائشہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

تائشہ رونا بند کرو تمہیں تو خوش ہونا چاہیے کہ جازم نے اپنے دل سے کی جنید کے لئے رکھی ناراضگی کو ختم کر دیا ہے شاید باپ بننے کے احساس سے اسے بھی جنید کی محبت کی قدر ہو چکی ہے سچ تو یہ ہے کہ وہ ایک ایماندار انسان تھا وفادار تھا۔

وہ کہاں جانتا تھا کہ وہ اس دن جازم کو چھوڑ کر جائے گا تو کبھی واپس ہی نہیں آ سکے گا انسان کو کہاں اپنی زندگی کا بھروسہ ہوتا ہے۔

تمہیں تو خوش ہونا چاہیے کہ جازم اپنے دل سے ہر طرح کا غبار نکال کر اپنے باپ سے ملنے جا رہا ہے اور تم! یہاں بیٹھ کر رونے لگی ہو۔ نور اسے اپنے ساتھ لگائے خاموش کروانے کی کوشش کر رہی تھی جب جازم نے اندر آ کر کہا کہ وہ گاڑی نکال چکا ہے۔

میں تو جازم کی گاڑی میں جاؤں گی تم سے زیلہ نوروانی اور نشال کو اپنے ساتھ لے کر جاؤ تائشہ نے اٹھتے ہوئے کہا جبکہ وانی شازم کی گود میں چھلانگ لگا کر چڑھ چکی تھی۔

اماں سائیں سے زیلہ کی ریپلیسمنٹ نہیں ہو سکتی۔ وہ سامنے کھڑی اس کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولا۔

بالکل بھی نہیں زرش تم لوگوں کے ساتھ جائے گی نہ تو تم لوگ وہاں پہنچتے پہنچتے چار دن لگا دو گے۔ وہ رزش کا ہاتھ تھامتے ہوئے جازم کی گاڑی کی طرف بڑھ چکی تھی جبکہ جازم کو زیلہ اور شازم کو زرش کو دیکھتے ہوئے دیکھ کر نہ چاہتے ہوئے بھی ذمل نے قہقہ لگایا۔

جبکہ اس کے موبائل پر گبر صاحب کی کال نہ جانے کتنی دیر سے آ رہی تھی جس پر دو تین بار تو وہ میسج کر کے اسے بتا چکی تھی کہ وہ اپنے گھر پہ آئی ہوئی ہے اور اب گاؤں جا رہی ہے

---

ہاں تو ہار نا ہی تھا تمہیں ذرا سی تو جان ہے تم میں ہمت نام کی نہیں ہے ہمت کچھ کھانے پینے سے بنتی ہے اور تم کچھ کھاتے پیتے ہو نہیں تو جیتنے کی ہمت کہاں سے پیدا ہو گی اسے کالج جوائن کی ہوئی تھوڑا ہی ٹائم ہوا تھا اور فٹبال میں اتنا اچھا ہونے کی وجہ سے اسے جلد ہی کالج کی ٹیم میں شامل کر دیا گیا تھا لیکن پہلے ہی میچ میں وہ دوسری ٹیم سے بری طرح سے

ہار گئے وہ اس وقت یہی سب کچھ دل کو بتا رہا تھا جس پر دل نے ہر بات کا ایک ہی حل نکالا کہ تم کچھ کھاتے پیتے نہیں ہو ہمت کہاں سے آئے گی اور اگر ہمت نہیں ہو گی تو تم جیتو گے کیسے۔

دیدہ کھاتا پیتا تو ہوں تبھی تو چلتا پھرتا ہوں عیسی نے سمجھانے والے انداز میں کہا جب بہرام اندر داخل ہوا۔

یار آج تو بہت تھک گیا بہت کام تھا وہ انہیں کے ساتھ صوفے پر بیٹھے ہوئے بولا۔

ہاں تو کچھ کھاتے پیتے ہی نہیں تو تھکاوٹ تو ہو گی نہ دل نے بہرام کے مسئلہ کا بھی وہی حال نکالا جو اسے عیسی کے مسئلے کا حل لگتا تھا۔

دل پلیز اپنی کوکنگ کلاس کو ہم پر مت آزمانہ پچھلے ہفتے سے جو تو ہمیں کھلا رہی ہو نا اس کے بعد نہ کچھ بھی کھانے کی ہمت نہیں بچتی بہرام نے الگ ہاتھ جوڑ کر کہا۔

دل پچھلے ایک ہفتے سے کوکنگ کلاسز لے رہی تھی جن کو وہ بری طرح سے ان دونوں پر آزما بھی رہی تھی اور اس پورے ہفتے میں ایک بھی ڈش قابل تعریف نہیں تھی بس جیسے تیسے وہ دونوں کھا لیتے تھے۔اور پچھلے ایک ہفتے سے کوئی بھی ایسی چیز انہوں نے نہیں کھائی تھی جو انہیں پسند آئی ہو بہرام نے تو دو بار عیسی کو کہا تھا چلو ہم باہر سے کچھ کھا لیتے ہیں لیکن اس نے کہا کہ دل کو برا لگے گا۔اسی لئے بہرام بھی پچھلے ایک ہفتے سے اپنے آپ پر یہ ستم کر رہا تھا۔

ارے آج میں کچھ کھانے کے لیے نہیں بناؤں گی میں نے نیا ملک شیک سیکھا ہے وہ بناؤں گی آپ دونوں کے لیے آپ لوگ یہیں بیٹھو میں ابھی بنا کر لاتی ہوں۔پکا وعدہ آپ دونوں کو بہت پسند آئے گا وہ بہرام کی باتیں کو نظر انداز کرتے ہوئے ابھی بھی مسکرا کر بولی تھی کیونکہ وہ اپنا ایک بندہ ضائع نہیں کر سکتی تھی۔کیونکہ اس کا ارادہ یہ کلاسز ختم کرنے

کے بعد کوکنگ کمپیٹیشن میں بھی حصہ لینے کا تھا جو انہیں کلاسز کے بعد ان کے ٹیچرز نے رکھا تھا۔ اور اس کو جیتنے کے لئے دل کو دو شکار کی ضرورت تھی

عیسی تو تھا بیچارہ معصوم سا دل جو کہتی وہ کر لیتا لیکن بہرام کے لئے اس کی تھوڑی بہت خوش آمد کرنی پڑتی تھی۔ لیکن اس وقت وہ اس کی بات ماننے کے لیے تیار نہیں تھا اور دل اس وقت ان دونوں کے لیے ملک شیک بنانے جا چکی تھی۔

اور پھر کچھ ہی دیر میں ملک شیک تیار ہوتے ہی اس نے عیسی کو پکارا۔

اچھا ہے لیکن بہت اچھا نہیں ہے آپ کو مزید پریکٹس کی ضرورت ہے اسی نے اسے جج کرتے ہوئے بتایا۔

ہاں تو چھوٹو پہلی بار میں کوئی بہت اچھا تھوڑی نہ بنے گا ہم آہستہ آہستہ کوشش کریں گے اور ویسے بھی کمپیٹیشن کو بھی دو مہینے رہتے ہیں تم بتاؤ اس پورے ویک میں میں نے سب سے اچھا کیا بنایا میں اس کو بار بار ٹرائی کروں گی تاکہ کمپیٹیشن میں وہی ڈش ٹرائی کروں۔

دل نے ایکسائیڈ پر ہو کر پوچھا لیکن وہ سوچنے میں مصروف ہو چکا تھا کیونکہ اس وقت تو اس سے اس ہفتے میں دل کی ایسی کوئی بھی ڈش پسند نہیں آئی تھی جس سے وہ مقابلے کے لیے سلیکٹ کر سکے۔

میں سوچ کر جواب دوں گا وہ کافی دیر سوچنے کے بعد بولا۔

چلو ٹھیک ہے تم سوچ کر جواب دینا لیکن ایسا کرو کہ پہلے یہ جوس بہرام سائیں کو دے آؤ۔ اور ان سے پوچھنا کہ کیسا بنا ہے میں سامنے نہیں جاؤں گی مجھے دیکھ کر ہی شکل بگاڑ لیتے ہیں اچھا بھی بنے تب بھی تعریف نہیں کرتے وہ بناتے ہوئے گلاس اس کے حوالے کر چکی تھی اور گلاس دیکھتے ہی پتا نہیں کیوں عیسی کا چہرہ اتر چکا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بہرام لالہ یہ جوس آپ کے لئے دل دیدہ نے بنا کر بھیجا ہے پلیز اسے ٹیسٹ کر کے بتائیں کہ کیسا بنا ہے وہ ٹیبل پر جوس کا گلاس رکھتے ہوئے کافی گھبرایا ہوا تھا وہ بہرام کو اس کا چہرہ دیکھ کر کچھ عجیب لگا یقینا وہ عورت اسے بلیک میل کر رہی ہو گی لیکن وہ اس سے کیسے یہ سب کچھ پوچھے وہ تو اس پر اعتبار ہی نہیں کرتا تھا اسے کچھ بھی بتانے کو تیار ہی نہیں تھا یا شاید اسے اس پر اعتبار تھا لیکن اسے کچھ بھی بتانے کا موقع نہیں مل رہا تھا کوئی تھا جو چوبیس گھنٹے ان پر نظر رکھے ہوئے تھا

جوس کا گلاس ٹیبل پر رکھ کر وہ اس سے نگاہیں چراتے ہوئے اپنے کمرے میں بند ہو گیا بہرام کافی دیر اس کے کمرے کا بند دروازہ دیکھتا رہا پھر جوس کی طرف متوجہ ہوا۔

تبھی دل باہر نکلی

آپ نے ابھی تک جوس نہیں پیا وہ گھورتے ہوئے بولی۔

مائی ڈیر مسز تمہیں پتا ہے نہ میں کیلا نہیں کھاتا اور اگر میں کیلا نہیں کھاتا تو کیلے کا جوس کیسے پیوں گا وہ گلاس کو دیکھتے ہوئے بولا تھا جب کہ دل اپنا سر پیٹ کر رہ گئی وہ کیسے بھول گئی تھی کہ یہ شخص دنیا کی کوئی بھی اچھی چیز کھاتا ہی نہیں ہے۔

بھاڑ میں جائیں آپ اور آپ کی پسند کوئی ایک بھی چیز قابل تعریف نہیں ہے آپ کی پسند کی لسٹ میں اتنا اچھا جوس بنایا تھا میں نے لیکن آپ کو تو برسوں سے مسئلہ ہے کیلا نہ کھانے کا اگر آپ کیلا نہیں کھاتے تو کھلے کا جوس کیوں پیے گے میرا جوس ہے میں خود پی لوں گی وہ غصے سے کہتی گلاس اٹھا کر ایک ہی سانس میں پی گئی جبکہ بہرام اسے دیکھ کر قہقہ لگائے بنا نہ رہ سکا۔

ڈارلنگ اگلی دفعہ پیچ یا پھر ایپل کا جوس ٹرائی کرنا۔ آئی ہیٹ بنانا۔ وہ ہنستے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھا چکا تھا جبکہ دل منہ بناتے وہی صوفے پر بیٹھ گئی سب جلتے ہیں مجھ سے کہ میں کہیں کمپیٹیشن جیت نہ جاؤں مجھے ہر آنے کے لئے میرے ہاتھ کی بنی ہوئی ڈش نہیں کھاتے وہ اونچی اونچی آواز میں اسے سناتے ہوئے بول رہی تھی۔

جبکہ بہرام ہنستے ہوئے اپنے کمرے میں جا چکا تھا جبکہ دوسری طرف باہر سے آتی ہلکی ہلکی آوازوں ختم ہونے کا انتظار کرتے ہوئے عیسی کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے آخر اس نے وہ کام کر دیا جس کے لیے وہ یہاں آیا تھا آخر اس نے وہ کر دیا جس کے لیے اسے یہاں بھیجا گیا تھا۔ اخر وہ بہرام کو زہر دینے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ کچھ ہی دیر میں اس گھر میں ماتم چھا جائے گا اور پھر وہ ہمیشہ کے لئے اپنے اپنوں سے ایک بار پھر سے الگ ہو جائے گا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

السلام علیکم بابا کیسے ہیں آپ وہ لوگ قبرستان میں داخل ہوئے تو جازم نے مسکراتے ہوئے کہا جب کہ وہ بھی خوش دلی سے اس سے ملنے لگے۔

بہت خوش نظر آرہے ہو لگتا ہے بابا سائیں کو کوئی اچھی بات بتانی ہے بابا نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ بھی مسکراتے ہوئے آگے بڑھ گیا جبکہ شازم پریشانی سے انہیں دیکھ رہا تھا آج سے پہلے تو جازم کبھی اس طرف نہیں آیا تو یہ بابا اسے کیسے جانتے تھے اور وہ رہ نہیں سکا اسی لئے پوچھ بیٹھا۔

کس نے کہا بیٹا کہ یہاں نہیں آتا وہ تو ہر ہفتے یہاں آتا ہے میں تو برسوں سے اسے دیکھتا آیا ہوں جب بہت خوش ہوتا ہے تب بھی آتا ہے اور جب بہت اداس ہوتا ہے تب بھی آتا ہے۔ تمہیں کس نے بتایا کہ وہ یہاں نہیں آتا۔ قبرستان کی دیکھ بھال کرنے والے افضل بابا مسکرا کر اس سے پوچھنے لگے۔

آپ نے بھی تو کبھی نہیں بتایا کہ وہ یہاں آتا ہے شازم ان کے ساتھ قدم اٹھاتا پوچھنے لگا اسے خوشگوار حیرت ہوئی تھی یہ جان کر کہ جازم تو ہمیشہ سے یہاں آتا رہا ہے شاید یہی وجہ تھی کہ اسے یہ بتانے کی ضرورت نہیں پڑی کہ اتنے بڑے قبرستان میں جنید کی قبر کی سائیڈ ہے۔

اس نے کہا تھا کہ میں یہاں آتا ہوں یہ بات کسی کو بھی بتانے کی ضرورت نہیں ہے وہ صرف اپنے بابا سائیں سے ملنے آتا ہے اور یہاں سے چلا جاتا ہے ویسے تم نے بھی کبھی نہیں پوچھا اگر تم پوچھتے تو میں تمہیں ضرور بتا دیتا وہ اسے بتاتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔ کیوں کہ تم دونوں یہاں آتے ہو اور تم دونوں میں سے کسی ایک کو پہچانا بہت مشکل ہے پھر اس نے مجھے تم دونوں میں فرق بتایا کہ تم دونوں الگ الگ قسم کی شرٹ پہنتے ہو اسی لیے میں تم دونوں میں فرق آسانی سے کر لیتا ہوں بابا مسکراتے ہوئے آگے بڑھ چکے تھے

جبکہ تائشہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اس کا وہ بیٹا جو اپنے باپ کے بغیر سانس بھی نہیں لے سکتا تھا کیسے اتنے وقت سے اپنے باپ سے دور تھا وہ کبھی دور تھا ہی نہیں ہاں صرف ناراض تھا اور اپنی ناراضگی کا اظہار سب کے سامنے کرتا تھا ۔لیکن اندر سے تو شاید وہ کبھی بھی جنید سے ناراض نہیں تھا شاید وہ بھی اس کی مجبوری کو سمجھتا تھا شاید وہ سمجھ سکتا تھا کہ اس کی زندگی میں کردم شاہ کیا اہمیت رکھتا ہے۔

وہ کردم شاہ سے بے پناہ محبت کرتا تھا اور کی محبت غلط بھی نہیں تھی اس کی وجہ سے ہی جنید کی ایک پہچان تھی وہ کبھی جنید کو نوکر نہیں بلکہ اپنا چھوٹا بھائی سمجھتا تھا۔ گاؤں میں جنید کی کتنی عزت کردم کی ہی بدولت تھی۔ اس دن وہ بہت بیمار تھا جب اس کا باپ اسے چھوڑ کر ہمیشہ کے پاس چلا گیا کہ کہیں اس سے کچھ نہ ہو جائے۔

اور وہ کبھی واپس نہیں آیا وہ بخار کی حالت میں اپنے باپ کا انتظار کرتا رہا اور اس کی موت کی خبر سنتے ہی جازم کی حالت مزید بگڑ گئی ڈاکٹر نے کہا تھا کہ اس کا بچنا ممکن نہیں لیکن شاید اس کے نصیب میں ایک بھرپور زندگی لکھی تھی جازم اپنے باپ سے ناراض تھا لیکن اس سے نفرت نہیں کرتا تھا وہ اسے بے پناہ چاہتا تھا۔

اس بات میں بھی کوئی شک نہیں تھا کہ جنید کے لیے اس کی سب اولادوں میں سب سے زیادہ عزیز جازم تھا اس کی خاموش اور سلجھی طبیعت اپنے آپ میں مگن رہنا۔ جس چیز کو چاہنا اس کے لئے حد کر جانا وہ پورا کا پورا دوسرا جنید خان تھا۔ کوئی بھی اسے دیکھتا تو سب یہی کہتے ہیں کہ یہ تو بالکل جنید پر گیا ہے۔ جبکہ شازم کی طبیعت کہیں نہ کہیں تائشہ کا عکس تھی شوق چنچل ہر وقت مستی مزاق کرتے رہنا۔

لیکن سچ تھا جازم اور شازم دونوں ہی تائشہ اور جنید کی پہچان تھے جنید نے اپنی وفا کے نام پر اپنے بچوں تک کو بیچ میں نہ آنے دیا۔ زمل میں اس کی جان بستی تھی۔ اگر وہ چاہتا تو اس دن کردم کو چھوڑ کر اپنی زندگی میں واپس آسکتا تھا آپنے ہنستے کھیلتے گھر کو ایک بار پھر سے آباد کر سکتا تھا لیکن وہ نہیں آیا کیونکہ کردم اس کے لیے بے حد اہم تھا اسے موت کے منہ میں چھوڑ کر جا نہیں سکتا تھا جنید بزدل نہیں تھا۔ وہ کردم شاہ کے لئے جان دینے کا حوصلہ رکھتا تھا۔ اور اس نے جان دے دی۔ اس نے سچ میں اپنی وفا کو نبھا کر دکھایا تھا اس نے کردم شاہ کے وفادار ساتھی ہونے کا حق نبھایا تھا اور سچ یہی تھا کہ کہیں نہ کہیں جازم کو بھی اپنے باپ پر فخر تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

پلیز مجھے چھوڑ دو دائم میں نے کچھ نہیں کیا سب کچھ اس عورت نے کروایا ہے اس نے جو کہا میں وہ کرتی گئی میں بس تمہیں پانا چاہتی تھی مجھے بس یہ پتا تھا کہ اگر حورم مر گئی تو تم ہمیشہ کے لئے میرے ہو جاؤ گے بس اسی لئے میں نے یہ

سب کچھ کیا اس وقت وہ چھوٹے سے اسٹول پر کھڑی اپنے آگے پیچھے کھولتے ہوئے گرم پانی کو دیکھ رہی تھی اگر وہ ایک انچ بھی وہاں سے ہلتی تو یقینا یہ پانی اسے ہڈیوں کا ڈانچا بنا دیتا۔

جبکہ اس سے نکلتی بھاپ زارا کو جھلسا رہی تھی۔ اور روتے ہوئے دائم سے منتیں کر رہی تھی جو اس کے بالکل سامنے ہی کرسی پر شان بے نیازی سے بیٹھا اس کی موت کا تماشہ دیکھ رہا تھا۔

تم نے میری جانو کو مارنے کے لئے سوچا اور تمہیں لگتا ہے میں تمہیں یہاں سے جانے دوں گا موت تمہارا مقدر ہے اور اگر تم زندہ بچ گئی تو جینے کے قابل نہیں رہو گی۔

اسی لیے بہتر ہے کہ تم اپنی موت کا انتظار کرو موت ایسی زندگی سے بہتر ہے جو تمہیں یہاں سے نکلنے کے بعد ملے گی لیکن پھر بھی میں تمہیں ایک موقع دیتا ہوں زندہ رہنے کا جینے کا نہیں صرف زندہ رہنے کا بتاؤ مجھے وہ عورت کون ہے جو میری جانو اور بہرام شاہ کو جان سے مارنا چاہتی ہے۔ یہ تمہارے پاس آخری موقع ہے بتاؤ مجھے وہ عورت کون ہے اس کی آنکھوں سے چنگاریاں پھوٹ رہی تھی۔

میں تمہاری قسم کھاتی ہوں مجھے نہیں پتا وہ کون ہے مجھے اس کا فون آیا تھا اور وہ ہمارے بارے میں سب کچھ جانتی ہے بابا کے سب انلیگل کاموں کے بارے میں بھی اسے سب کچھ پتہ ہے وہ جانتی ہے کے بابا ڈرگز کے ساتھ اس سال لڑکیوں کی اسمگلنگ کر رہے ہیں اور وہ بابا کو بلیک میل کر رہی تھی کہ اگر ہم نے اس کا ساتھ نہیں دیا تو وہ ویڈیو جس میں بابا لڑکیوں کی سمگلنگ کر رہے ہیں سوشل میڈیا پر وائرل کر دے گی جس سے بابا کا پولیٹکس کیریئر بری طرح سے تباہ ہو جائے گا۔

لیکن اس سب میں میں کہیں بھی شامل نہیں ہوں مجھے بس یہ کہا گیا تھا کہ اگر حورم مر گئی تو تم ہمیشہ کے لئے میرے ہو جاؤ گے۔وہ اس سے اپنی جان کی معافی مانگ رہی تھی۔ہاں آج اسے دائم شاہ سوری نہیں چاہیے تھا کیونکہ کل تک وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ شخص اتنا خطرناک ہے اسے اندازہ بھی نہیں تھا کہ دائم شاہ سوری کبھی ایسا کام کر سکتا ہے دنیا کے سامنے ایک عام سا شخص اندر سے کتنا خطرناک ہے یہ بات دائم شاہ سوری کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا تھا۔

کھولتے پانی میں ہڈیوں کا ایک ڈانچا پڑا تھا یا تو وہ اسے ڈرانے کے لئے یہاں رکھا گیا تھا یا پھر شائد اس سے پہلے بھی وہ کسی کو اس کھولتے پانی کی نذر کر چکا تھا لیکن جو بھی تھا اسے دیکھ دیکھ کر زارا کا جسم کانپ رہا تھا۔

لیکن اس کے سامنے کھڑے شخص کو اس پر بالکل بھی کوئی رحم نہیں آرہا تھا اسے پرواہ تھی تو صرف اور صرف اپنی بیوی کی جس کی جان لینے کی کوشش اس نے کی ہے اس سب سے بڑی غلطی تو یہ ہوئی تھی کہ اس شوٹر کو اس نے اپنا بیگ دے دیا ورنہ شاید اتنی آسانی سے وہ اس تک نہیں پہنچ پاتا۔

وہ زارا کا موبائل اس سے لے چکا تھا جس کی کال ہسٹری چیک کرنے پر وہ اس عورت کے بارے میں جاننا چاہتا تھا یہ سچ ہے کہ اسے بہرام سے نہ تو کوئی مطلب تھا اور نہ ہی کوئی محبت اسے محبت تھی تو صرف اور صرف حوم سے جس کی جان پر وہ کبھی بھی رسک نہیں لے سکتا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تھوڑی دیر کے بعد جب وہ باہر آیا تو دل باہر صوفے پر ہی لیٹی شاید سو چکی تھی دل اس طرح سے تو کسی بھی جگہ نہیں سو سکتی اور یہ تو سونے کا وقت بھی نہیں تھا۔اسے حیرانگی ہوئی جس کی وجہ سے وہ اس کے قریب آکر چیک کرنے لگا اور اگلے ہی سیکنڈ بہرام کو اندازہ لگا چکا تھا کہ دل سو نہیں رہی بلکہ بے ہوش پڑی ہے۔

دل کو یوں بے حواس دے کر وہ پریشان ہو چکا تھا اس نے فوراً ہی اسے اٹھا کر ڈاکٹر کے پاس لے جانے کا فیصلہ کیا اس نے آواز دے کر عیسی کو باہر بلایا وہ اسے بھی گھر پر اکیلے نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

جب کہ بہرام کی جگہ باہر دل کو بے ہوش پڑے دیکھ کر عیسی بھی پریشان ہو چکا تھا اس نے تو بہرام کے جوس میں زہر ملایا تھا۔ لیکن یہاں تو دل بے ہوش پڑی تھی یقین وہ کا جوس اس نے پیا تھا اس کے ہاتھ پیر بری طرح سے کانپنے لگے وہ فورا دل کے پاس آ کر اسے آواز دینے لگا۔

عیسی بچے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے وہ بے ہوش ہے ہم اسے ڈاکٹر کے پاس لے کے جائیں گے وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گی میں گاڑی نکالتا ہوں عیسی کے اس طرح رونے پر بہرام اسے حوصلہ دیتا باہر کی طرف بھاگا تھا۔ اس وقت وہ اسے حوصلہ دے رہا تھا یقیناً جب اسے پتہ چلے گا کہ اس کی وجہ سے دل اس کنڈیشن میں ہے تو وہ اسے جان سے مارنے سے بھی پیچھے نہیں ہٹے گا۔

وہ تقریبا بیس منٹ میں ہسپتال پہنچ چکے تھے وہ گاڑی کو جہاز کی سپیڈ میں پارکنگ میں کھڑا کر تا دل کو اپنی باہوں میں اٹھائے ہسپتال کے اندر بھاگا تھا۔ ڈاکٹر نے ایک نظر دل کے وجود پر ڈالی اور اس کی آنکھوں کو کھولتے ہوئے فورا اسے ایمرجنسی وارڈ میں لے گئے۔ اس وقت بہرام کی سانسیں روک رہی تھی۔ اگر آج دل کچھ ہو گیا تو شاید وہ جی بھی نہیں پائے گا لیکن دل کو ہوا کیا تھا کتنی ہی دیر بعد ہی بیٹھے انتظار کر رہے تھے جب ڈاکٹر باہر آیا۔

شاہ صاحب آپ کی مسز کو زہر دیا گیا ہے فی الحال ہم کچھ نہیں کہہ سکتے زہر ان کے جسم میں پھیلتا جا رہا ہے دعا کریں ان شاءاللہ اللہ سب بہتر کرے گا ڈاکٹر اس کا کندھ تھپتھپاتا آگے بڑھ چکا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی عیسی کے رونے میں شدت آتی جا رہی تھی

ہم بہت کوشش کر رہے ہیں لیکن ہمیں سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ کون سا زہر دیا گیا ہے۔ جس سے اس کی حالت اتنی بگر گئی ہے زہر پوری طرح سے ان کے جسم میں پھیل چکا ہے اور ہمیں فلحال کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ہم نے باہر سے کچھ ڈاکٹرز سے کانٹیکٹ کیا ہے۔ لیکن فی الحال یہ زہر ان کی سمجھ سے بھی باہر ہے۔ جب تک کہ میں اس زہر کے بارے میں سمجھ نہیں آتا تب تک ان کی جان بچانا ہمارے لئے بھی ایک مشکل کام ہے۔ ڈاکٹر نے باہر آ کر تفصیل سے بتایا۔

آپ پلیز گھر جا کے چیک کریں۔ کہ انہوں نے کون سا زہر پیا ہے کیونکہ یہ کوئی دوائی یا گولی نہیں تھی ان کے جسم کے اندر سے پاؤڈر کے ذریعے ملے رہے ہیں۔ اور یہ بات ہم سمجھ نہیں پا رہے ڈاکٹر نے اسے پوری بات بتائی تو بہرام نے ایک نظر عیسی کی طرف دیکھا اس دن بہرام کے اچانک کمرے میں آنے پر عیسی نے اپنے ہاتھ سے کوئی چیز زمین پر گرائی تھی کیا وہ زہر تھا کیا یہ سب کچھ عیسی نے کیا ہے وہ ایسا سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا لیکن دل کی حالت دیکھ کر وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو چکا تھا۔

کیا تم اس بارے میں کچھ بھی جانتے ہو اس نے روتے ہوئے عیسی کو دیکھ کر پوچھا جس پر وہ بنا جھوٹ بولے ہاں میں سر ہلا چکا تھا۔

یہ سب کچھ میں نے کیا ہے بہرام بھائی اس عورت نے مجھے آپ کو زہر دینے کے لیے کہا تھا لیکن میں نہیں جانتا تھا کہ وہ دل دیدہ پی جائے گی اس نے بری طرح سے روتے ہوئے کہا جب بہرام کا ہاتھ اٹھا تھا۔ اور اگلے ہی لمحے وہ زمین پر جا گرا۔

وہ تمہاری سگی بہن تھی عیسی تم اتنا کیسے گر گئے تم اپنی ہی بہن کو مارنے چلے تھے کیوں کیا تم نے ایسا جواب دو مجھے وہ انتہائی غصے سے اس کی طرف بڑھ رہا تھا جب کچھ وارڈ بوائے بھاگتے ہوئے ان کی طرف آئے۔

سر یہ آپ کیا کر رہے ہیں ہسپتال کا ماحول خراب نہ کریں آپ اس وقت ہسپتال میں موجود ہیں اور یہاں بہت سارے مریض ہیں۔ وارو بوائے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

جبکہ ڈاکٹر پریشانی سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

ویسے تو یہ پولیس کیس ہے۔ شاہ صاحب لیکن آپ کا اپنا تعلق ہی پولیس کے خاندان سے ہے اسی لئے ہم یہ بات زیادہ کھینچیں گے نہیں۔ آپ انسپیکٹر جازم سے رابطہ کر کے اس کیس کو ہینڈل کریں ہمیں دیا کہ حساب دینا پڑتا ہے۔ اور پلیز تب تک اس بچے سے پوچھیں کہ اس نے کونسا زہر دیا تھا کہ ہماری کچھ مدد ہو سکے اور اندر پڑی لڑکی کی جان بچ سکے ۔

ڈاکٹر نے عیسی کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جب کہ بہرام غصے سے اسے دیکھ رہا تھا جب عیسی نے اپنی جیب سے ایک ڈبی نما چیز نکال کر اس کے حوالے کی۔

جو اگلے ہی لمحے ڈاکٹر نے فرینسک لیپ بھجوا دی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے کمرے میں قدم رکھا جانو اسے کہیں نظر نہیں آئی وہ بے چینی سے الٹے قدم باہر کی طرف آیا لیکن کچن میں بڑی اماں سائیں کے ساتھ جانو کو دیکھ کر اسے تھوڑا سکون ملا تھا۔

چلیں بڑی اماں سائیں بتائیں اب کیا ڈالوں وہ بریانی بناتے ہوئے پورے جوش و خروش سے بڑی اماں سائیں سے بنانا سیکھ رہی تھی۔

جان شاہ تم یہاں کیا کر رہی ہو میں کب سے تمہیں ڈھونڈ رہا تھا وہ کچن میں داخل ہوتے ہوئے بولا۔

بڑی اماں سائیں واجد اسماعیل بابا اور مریم کو بلائیں مجھے آپ سب سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے۔

مجھ سے بھی۔۔۔۔۔!اس کی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ جانو بول پڑی اس نے مسکراتے ہوئے نہ میں سر ہلایا تو وہ منہ بسور گئی۔

یہی تو مسئلہ ہے اس گھر میں کوئی بھی مجھ سے کوئی ضروری بات نہیں کرتا ساری بیکار اور فالتو باتیں مجھ سے کی جاتی ہے ۔میں نے نہیں بات کرنی ہے کسی سے خبر دار جو کوئی بھی میرے پیچھے آیا وہ پیر پٹکتے ہوئے اوپر اپنے کمرے کی جانب بڑھا چکی تھی۔

لو کر دیا نہ ناراض بچی کو تم جاؤ اسے مناؤ تب تک ہم باہر تمہارا انتظار کرتے ہیں۔بڑی اماں سائیں مسکراتے ہوئے بریانی کی آنچ مدھم کرتی باہر نکل گئیں۔

جبکہ شاہ سیدھا اوپر کی طرف جاتے ہوئے جانو کو منانے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ایک تو اس کے موڈ کا پتہ نہیں چلتا تھا کب وہ روٹھ کر بیٹھ جائے اور کب مان جائے یہی وجہ تھی کہ اب شاہ اس کو منانے کے لیے ہر وقت تیار رہتا تھا

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ منہ بسورے بیڈ پر بیٹھی تھی اسے دیکھ کر منہ پھیر گئی وہ مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ بیٹھا

مجھے تم سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے وہ مسکرا کر بولا تھا۔

آپ کی ساری ضروری باتیں واجد لالہ اسماعیل بابا بڑی اماں سائیں اور مریم دیدہ سے ہوتی ہیں

مجھ سے تو آپ کوئی ضروری بات کرتے ہی نہیں۔اب مجھے بھی آپ سے کوئی ضروری بات نہیں کرنی

وہ ناراض ناراض سی سیدھے اس کے دل میں اتر رہی تھی۔

اچھا تو تمہیں مجھ سے کوئی ضروری بات نہیں کرنی وہ اسے دیکھتے ہوئے سیریز انداز میں بولا تو جانو نے بھی ہاں میں سر ہلایا کہ اسے اس سے واقعہ ہی کوئی ضروری بات نہیں کرنی

جب دائم نے اپنی جیب سے ایک چاکلیٹ نکالی اور خود ہی کھول کر کھانے ہی والا تھا جب اگلے ہی لمحے جانو نے اس سے چھین لی

یہ میری ہے آپ کو شرم نہیں آتی چھوٹے بچوں کی طرح چاکلیٹ کھاتے ہوئے وہ چاکلیٹ کا بائٹ لیتے ہوئے بولی۔

تمہیں شرم نہیں آتی چھوٹے بچوں کی طرح چاکلیٹ کھاتے ہوئے اب تم چھوٹی بچی نہیں بلکہ ایک میرڈ وومین ہو۔وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا

جس پر جانو سائیں کھل کر ہنسی اس نے جس دن سے اپنے آپ کو میرڈ وومین کہا تھا وہ اس کے پیچھے ہی پڑ چکا تھا اب تو جانو سائیں کو بھی اس بات پر ہنسی آتی تھی اس نے ہنستے ہوئے چاکلیٹ کا دوسرا بائٹ لینا چاہا جب اگلے ہی لمحے وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے لبوں کے قریب لے گیا۔

اور اس کے ہاتھ سے چاکلیٹ کی چھوٹی سی بائٹ لی۔اور پھر اس کے ہاتھوں کو لبوں سے چھوتے ہوئے اٹھ کر باہر چلا گیا جب کہ جانو سائیں کتنی ہی دیر اپنے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے شرما نظریں چڑا گئی

o o o o o o o o

نشال بیٹا پلیز ہماری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو ہم جانتے ہیں ہم نے تمہارے ساتھ بہت برا کیا ہے لیکن یاسم جو کر رہا ہے اس سے تو ہم بری طرح سے پھس جائیں گے بیٹا ہمارا کاروبار حویلی سب کچھ تباہ ہو جائے گا وہ ہمیں لمبے کیسز میں گھسیٹ رہا ہے

ہم گمراہ لوگ تھے بھٹکے ہوئے تھے نشال لیکن اب صرف تم ہی ہماری مدد کر سکتی ہو پلیز اپنے شوہر کو کہو کہ یہ کیس واپس لے لے

اور ماضی کے رازوں کو دفن ہی رہنے دے ہم تم سے کبھی بھی وانی نہیں مانگیں گے

چوہدری افتخار اور ان کی مسز اس وقت نشال کے سامنے ہاتھ پاؤں جوڑ رہے تھے۔

کیوں کہ یاسم نے اس کیس بیچوں بیچ ان پر اتنے سارے کیس کھول دیے تھے کہ اگر وہ ایک سے جان چراتے تو دوسرا انہیں بری طرح سے پھسا دیتا اپنی ہی اٹھ بچیوں کا انہیں کوئی اتا پتا نہیں تھا جبکہ ان کے مردہ بیٹے پر بھی ایک بہت لمبا سلسلہ چل نکلا تھا

اس کے علاوہ جس گاؤں میں وہ حکمرانی کرتے تھے وہاں بھی بیٹی کا پیدا ہونا ان کے لئے شرمندگی تھی اور ان کے ساتھ وہاں پر جاہل لوگ بیٹی کی پیدائش کو غلط سمجھنے لگے تھے۔

اس کے علاوہ گاؤں میں سے کتنی ہی لڑکیوں کو شہر نوکری کا جھانسہ دے کر بری طرح سے پھنسانے والے لوگوں میں بھی ان کا نام شامل ہو چکا تھا۔

اس وقت نشال کے علاوہ ان کی اور کوئی مدد نہیں کر سکتا تھا جب کہ اس نے جب کچھ دن بعد اسے آ کر یہ بتایا کہ یہ لوگ اس سے پہلے کیا کرتے آئے ہیں تو اس کا اپنا کلیجہ پھٹ رہا تھا

وہ لوگ جہالت کے دور سے تعلق رکھتے تھے جن کی نظر میں عورت زات کی کوئی عزت نہ تھی بیٹیوں کا وجود ان کے لئے شرمندگی تھا اسے حیرانگی ہوئی تھی یہ جان کے کے آج کے دور میں بھی ایسے لوگ زندہ ہیں۔

ہاں لیکن ان کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں اور یاسم نے ان لوگوں کو جڑ سے اکھاڑنے کا فیصلہ کیا تھا اور اس کے ہر فیصلے میں نشال اس کے قدم قدم ساتھ تھی۔

وانی کو تو وہ اتنی صفائی سے اس کیس سے نکال چکا تھا جیسے وانی کا ان لوگوں کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں ان کی بازی انہیں پر ہی الٹی پر چکی تھی وہ جس انداز میں وانی کو ان سے چھین کر لے جانا چاہتے تھے اسی انداز میں بری طرح سے خود ہی پھس چکے تھے۔

یاسم اتنی آسانی سے ان سے کی انفارمیشن کہاں سے حاصل کر چکا تھا یہ بات سوائے یاسم جازم اور شارق کے کوئی نہیں جانتا تھا۔

تو بہت وقت سے سمگلنگ کے کیسز کے پیچھے پڑے ہوئے تھے کہ پاکستان سے چھوٹے گاؤں کی لڑکیاں اسمگل ہو کر کہاں جا رہی ہیں اور اس کیس میں ان گاوں بھی آیا تھا جن میں بڑا نام چوہدری افتخار تھا اور اب وہ اپنے ہی کاموں میں بری طرح سے پھس کر انشال کے پاس مدد کی امید پر آیا تھا لیکن نشال اس سے پہلے کچھ بولتی حیدر نے بیچ میں بولتے

ہوئے کہا کہ یہ کیس نشال کا نہیں ہے اور نہ نشال کے ساتھ اس کا کوئی تعلق ہے اور میرے خاندان کی بہو اس کیس میں نہیں پڑے گی بہتر ہو گا کہ آپ لوگ یاسم سے ہی بات کریں میرے بہو کا اس کیس سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ حیدر کے ایک اشارے پر ہی نشال اٹھ کر اندر جا چکی تھی۔

نور کو تو پریشانی تھی کہ یاسم کیوں برے لوگوں سے پنگے لے رہا ہے لیکن جب اسے یہ پتہ چلا کہ وہ اپنے ملک کے لیے ویسے ہی بڑے بڑے گھٹیا لوگوں کا پردہ فاش کرتا ہے تو وہ فخر سے سر اٹھا چکی تھی اس کا بیٹا کوئی عام شخص نہیں بلکہ پاک آرمی کا نوجوان ہے۔ ایک سیکرٹ ایجنٹ ہے اس کا اتنے سارے دن گھر سے غائب رہنا اس کا کوئی نام و نشان نہ ملنا یہ سب اس سے اس کام سے جوڑتا تھا۔

وہ لوگ اپنے وطن کے لئے جان دینے کا حوصلہ رکھتے تھے لیکن یہ باتیں اپنی فیملی تک سے شیئر نہیں کرتے حیدر کے ساتھ اس نے یہ بات ابھی کچھ ماہ پہلے ہی شیئر کی تھی جب اس کی شادی نشال کے ساتھ ہونے والی تھی کیونکہ حیدر اسے بزنس کی طرف متوجہ کرنا چاہتا تھا اور شارق کے خاندان میں ابھی تک صرف اور صرف زمل ہی یہ بات جانتی تھی کہ اس کا شوہر کیا کام کرتا ہے۔

جبکہ جازم کی ایک الگ پہچان تھی اور وہ اپنے پرموشن کا بے چینی سے انتظار کر رہا تھا جب اسے بھی اپنے وطن کے لیے جان کی بازی دینے کا موقع ملے

فوجی اسی بات کا تو انتظار کرتے ہیں کہ کب ان کے نام کے ساتھ شہید کا رتبہ جوڑے۔

اپنے بیوی بچوں اپنے ماں باپ بہن بھائیوں کو اپنے خاندان کو چھوڑ کر صرف اپنے وطن کے لیے لڑنا صرف ایک سچے مسلمان کی ہی بس کی بات ہے۔وہ لوگ جو اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر صرف اپنے وطن پر جان دینے کا حوصلہ رکھتے ہیں وہی سچے مسلمان ہوتے ہیں

○ ○ ○ ○ ○ ○

سر آپ فکر نہ کریں ہم اپنی جان دے کر بھی جانو کی حفاظت کریں گے ان کی جان کو خطرہ ہے میں چوبیس گھنٹے ان کے ساتھ رہوں گی اسے ایک لمحے بھی خود سے دور نہیں ہونے دوں گی مریم نے یقین دلایا

فکر نہ کریں سر ہم ہر وقت جانو سائیں کی حفاظت کریں گے اسماعیل بابا نے مریم کی بات کی تاکید کی۔

جانتا ہوں آپ سب لوگ اس کی حفاظت کریں گے لیکن میں پھر بھی ایک بار آپ سب کو بتانا چاہتا تھا یہ کوئی چھوٹی سی بات نہیں ہے کوئی بہت بری طرح سے اس کے پیچھے پڑا ہے وہ کون ہے میں نہیں جانتا سوائے اس کے کہ وہ کوئی عورت ہے اور بہرام اور جانو دونوں کی جان لینا چاہتی ہے۔

بہرام یہاں سے بہت دور ہے وہ اپنی جان کی حفاظت خود کر سکتا ہے لیکن جانو نہیں کر پائے گی وہ نا سمجھ ہے ان سب باتوں کی اسے سمجھ نہیں ہے اگر ہم اسے یہ بتائیں گے کہ اس کی جان کو خطرہ ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ خوفزدہ ہو جائے ڈر جائے اس لئے ہم یہ بات اسے نہیں بتائیں گے ہم اپنی طرف سے اس کی حفاظت کریں گے

آپ لوگ ہر وقت اس کے ساتھ رہیں گے ایک لمحے کو بھی اس کو تنہا نہیں چھوڑیں گے میں جانو سائیں کی جان پر رسک نہیں لے سکتا مجھے کسی قسم کی کوئی شکایت نہیں ملنی چاہیے وہ ان چاروں کو دیکھتے ہوئے بولا

اس وقت وہ ان لوگوں کے علاوہ اور کسی پر یقین نہیں کر سکتا تھا کسی باہر والے کو گھر لا کر جانو کی حفاظت کے لیے رکھنا اس کے بس سے باہر تھا وہ نہیں جانتا تھا کہ کون کب کیا کر دے

آپ فکر نہ کریں سر آپ کو شکایت کا موقع نہیں ملے گا واجد نے کہا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا

میری آج بہرام سے بات ہوئی ہے افسوس کی بات یہ ہے کہ عیسی جو کہ دل کا بھائی ہے وہ بھی اس سارے کھیل میں شامل ہے۔یقینا عیسی عورت کو جانتا ہے لیکن مسئلہ یہ ہو گیا ہے کہ وہ غائب ہو چکا ہے وہ لڑکا کہاں گیا ہے کوئی نہیں جانتا مگر ہسپتال سے غائب ہو چکا ہے بہرام کا سارا دھیان دل کی طرف تھا اسے پتہ ہی نہیں چلا کہ اس کے پاس سے عیسی کہاں غائب ہو گیا وہ دل کا سگا بھائی ہے اس کی جان بھی خطرے میں ہے۔

عیسی نے یہ سب کو جان بوجھ کر نہیں کیا بلکہ اس سے یہ سب کچھ کروایا گیا ہے صرف عیسی ہی اس عورت کو جانتا تھا اور ممکن ہے کی عیسی کو اسی عورت نے غائب کیا ہو۔

میں نے وہاں کے کچھ آفیسرز کو عیسی کو ڈھونڈنے پر لگا دیا ہے۔پھر میرا ارادہ تھا وہاں جانے کا لیکن جانو کو یہاں تنہا چھوڑ کر میں نہیں جا سکتا۔

سر آپ ہم پر یقین کریں جانو کو ہمارے ہوتے ہوئے کوئی نقصان نہیں ہو گا آپ کو وہاں جانا چاہیے ہو سکتا ہے وہاں اس عورت کا کوئی سراغ مل جائے۔یہاں جانو سائیں کا خیال رکھیں گے آپ ہم پر اعتبار کر سکتے ہیں اسماعیل بابا نے کہا

جی سر آپ ہم پر اعتبار کر سکتے ہیں ہم جانو سائیں کا اپنی جان سے بڑھ کر خیال رکھیں گے اپنی جان پر کھیل کر بھی اس کی جان کی حفاظت کریں گے ماجد نے بھی اسے پوری امید دلوائی تھی۔

جب کہ بڑی اماں سائیں کو تو پریشانی ہونے لگی تھی وہ تو ابھی سے ہی جانو کے کمرے میں جا چکیں تھیں۔ جبکہ مریم بھی کافی گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی۔

گھر کے چاروں طرف گارڈ کھڑے تھے کوئی بھی باہر کا شخص اندر نہیں آسکتا تھا۔ وہ ان لوگوں پر یقین کر سکتا تھا۔ اور بہرام اس وقت تنہا تھا اسے اس کی ضرورت تھی اس کا جانا ضروری تھا۔ وہ جانو کو ساتھ لے جانے کا رسک نہیں لے سکتا تھا وہ صرف اور صرف گھر کے اندر ہی محفوظ تھی۔

اسی یقین تھا کہ وہ اسے جا کر کچھ نہ کچھ ضرور پتہ چل جائے گا ہو سکتا ہے وہ عورت اس وقت کراچی میں ہو اور اسی کی جان بھی خطرے میں تھی اس نے مجبور ہو کر جانے کا فیصلہ کیا

○ ○ ○ ○ ○ ○

جازم کچھ پتہ چلا عیسی کے بارے میں وہ عیسی کو لے کر کافی پریشان تھا جبکہ دل کی جان اب خطرے سے باہر تھی زہر اس کے جسم سے نکال لیا گیا تھا لیکن عیسی کوئی اتا پتا نہیں تھا وہ نہ جانے اچانک کہاں ہو گیا تھا آج آزمائش عظمیٰ سے ہر طرف ڈھونڈ رہے تھے شارق اور یاسم بھی ان کے ساتھ ہی تھے جبکہ تائشہ تو جانماز پر بیٹھی مسلسل دل کے لیے دعائیں مانگ رہی تھی۔

کوئی اس کے خاندان کے خلاف اتنی بڑی سازشیں کر سکتا ہے وہ تو ان سب چیزوں سے انجان تھی

زیلہ اور زرش ہسپتال میں ان کے ساتھ ہی تھی۔

اور عیسیٰ کو لے کر سب ہی پریشان تھے جازم تو پورے شہر میں عیسی کو تلاش کر رہا تھا لیکن اس کا کوئی اتا پتا نہیں تھا اچانک وہ کہاں غائب ہو گیا ہسپتال کے سی سی ٹی وی کیمرہ میں بھی اس کی کوئی خبر نہیں تھی۔

پھر ان کو بس اتنا پتا تھا کہ وہ عورت عیسی کے بل بوتے پر بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو پائی مطلب صاف تھا کہ کیا وہ عیسی کو جان سے مار دے گی اور وہ ایسا کبھی نہیں ہونے دے سکتا تھا

---

عیسی کہاں ہے آپ نے اس پر ہاتھ نہیں اٹھایا دل کو جب سے ہوش آیا تھا اسے اپنے بھائی کی فکر ہونے لگی جو نہ جانے کہاں غائب ہو چکا تھا کہیں وہ بہرام کے غصہ کرنے کی وجہ سے ہی چھوڑ کر چلا گیا دل بری طرح سے رو رہی تھی اور بہرام کب سے کھڑا ایسے خاموش کروانے کی کوشش کر رہا تھا

یاسم اور جازم شارق اور جازم شہر کا کونا کونا چھان چکے تھے لیکن عیسی کا کہیں کوئی آتا پتا نہیں تھا دائم اپنی طرف سے عیسی کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اسے زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا

وہ سب عیسی کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک چکے تھے پچھلے چوبیس گھنٹے سے ایسی کوئی جگہ نہیں تھی جہاں ان لوگوں نے عیسی کو تلاش نہ کیا ہو۔

لیکن ابھی تک اس کے بارے میں کوئی سراغ نہ لگا تھا۔

اللہ جی ہمارا بچہ جہاں بھی ہوں محفوظ ہو تائشہ مسلسل اس کی زندگی کے لیے دعائیں مانگ رہی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

السلام علیکم اسپیکٹر جازم ہمیں ان اسمگلر کی خبر ملتان سے ملی ہے وہ ملتان کے ایک علاقہ میں چھپ کر بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے پاس بہت بڑی تعداد میں چھوٹے بچے اور لڑکیاں موجود ہیں شاید کل ہی وہ انہیں دبئی اسمگل کر رہے ہیں۔

ابھی کے ابھی اپنی ٹیم اور ساتھیوں کے ساتھ یہاں سے ملتان کے لیے روانہ ہونا ہو گا۔

ہماری کوشش یہی تھی کہ ہم یہی سے یوں لڑکیوں کو بازیاب کر لیں اور دبئی جانے سے پہلے ہی لیکن ہم اپنی اس کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکے ایک بڑی تعداد میں لڑکیاں دبئی اسمگل کر دی گئی ہیں وہاں سے آگے انسپکٹر صارم سب کچھ سنبھال لے گا۔

لیکن سر انسپکٹر صارم سب اکیلے کیسے سمبھالے گا جازم نے پوچھا۔

اس کا تعلق دبئی کے ڈان ڈیول سے ہے وہ ڈیول کو ان سب چیزوں کی خبر لگنے کی دیر ہے سب انسپکٹر نے مسکرا کر کہا۔

یہ تو اچھی بات ہے سر۔ ہمیں اپنے مقصد سے مطلب ہونا چاہے جازم نے کہا۔

ہاں بلکل لیکن ہمیں یہاں سے ہی بہت احتیاط کرنی ہو گی اس سے پہلے کہ دوسرا گروہ یہاں سے بھیجا جائے ہمیں پہلے پہلے اس جگہ پہنچنا ہو گا ہمارے رفرنیس کے مطابق ہمیں یہی پتہ چلا ہے کہ وہ لوگ اس وقت ملتان میں خفیہ جگہ چھپ کر بیٹھے ہیں

سب انسپکٹر اسے پوری طرح سے خبر دار کر رہا تھا جب کہ اس وقت اس کی فیملی کو بھی اس کی ضرورت تھی اگر اسے ملتان روانہ ہونا پڑا تو شارق اور یاسم کو بھی اس کے ساتھ آنا تھا پھر تو یہاں کوئی بھی نہیں بچے گا۔

یہاں کا یہ سب کچھ ہینڈل کون کرے گا عیسی کا پتہ کیسے چلے گا جازم بہت پریشان تھا لیکن اس وقت فرض نبھانا بھی ضروری تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

تم لوگ فکر مت کرو میں یہاں ہوں نہ میں سب کچھ سنبھال لوں گا میں دائم بھائی بہرام ہم ہیں یہاں پر سب کچھ سنبھال لیں گے تم لوگ بے فکر ہو کر جاؤ اس وقت فرض کو زیادہ تم لوگوں کی ضرورت ہے۔

شازم نے ان کی ہمت باندھتے ہوئے کہا۔

انہیں اس وقت ملتان کے لئے نکلنا تھا۔ان کی مجبوری تھی اس وقت وہ اپنا فرض نبھانے کے لیے بھی پیچھے نہیں ہٹ سکتے تھے۔

اپنا خیال رکھنا اور جلدی واپس آنا۔زمل نے اس کے قریب آتے ہوئے آہستہ آواز میں کہا اور اس کے ہاتھ میں ایک تعویذ پہنانے لگی جسے دیکھ کر شارق بے ساختہ مسکرا دیا بسنتی ملتان جا رہا ہوں میدان جنگ میں نہیں کہیں بنا نہ رہ سکا۔

میرے لیے یہ بھی میدان جنگ سے کم نہیں ہے وہ مدھم آواز میں بولی

ادھر دیکھو تمہاری بھابھی کیسے تمہارے بھائی کے گلے لگ کے اسے بائے کر رہی ہے ایسی ایک پیاری سی ہگی تمہارے شوہر کو بھی چاہیے۔وہ باہیں پھیلاتے ہوئے بولا جب اگلے ہی لمحے زمل نے اس کے دونوں ہاتھوں پر مارتے ہوئے ہاتھ نیچے کیے

زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے اس کی طرح ایموشنل نہیں ہو سکتی۔جاؤ بیسٹ آف لک جلدی واپس آنا۔

وہ ایک نظر اسے دیکھ کر دل کے روم میں چلی گئی انہیں تھوڑی دیر میں گھر کے لیے نکلنا تھا کیونکہ ہسپتال میں اتنے زیادہ لوگ نہیں رک سکتے تھے۔

دوست جلدی واپس آنا۔ماما بہت ہٹلر ہے بہت تنگ کرتی ہے مجھے۔وانی منہ بسورتے ہوئے اس کی گود میں چڑی نشال کی شکایت لگا رہی تھی جب کہ وہ مسکراتے ہوئے کبھی نشال کو دیکھتا تو کبھی اسے

سنو میری بیٹی کو زیادہ تنگ مت کرنا اور ڈانٹنا بھی مت۔وہ مصنوعی غصے سے نشال کو کہتا اس کے ماتھے پر بوسہ دیتا نور سے ملنے لگا۔

اور تھوڑی ہی دیر میں وہ تینوں اپنے سفر کے لیے نکل چکے تھے۔تائشہ اور نور ان کی خیریت کی دعائیں مانگتی واپس دل کے پاس کمرے میں آگئی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کافی دیر سے مسلسل گھر پر فون کر رہا تھا لیکن بار بار فون ہونے کے باوجود بھی فون کسی نے نہیں اٹھایا نہ جانو کا فون لگ رہا تھا نہ ہی کسی اور کا آخر کیا وجہ تھی کسی کا بھی فون کیوں نہیں لگ رہا تھا۔

!آخر ہوا کیا تھا۔۔۔۔

فون نہ ہونے کی وجہ سے پریشان ہو گیا جب کہ بہام اسے ڈھونڈتے ہوئے باہر آیا اور اسے کھانے کے لیے بلایا۔

بہرام میں کب سے حورم سے بات کرنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن اس کا فون نہیں لگ رہا بلکہ کسی کا بھی فون نہیں لگ رہا اس نے اپنی پریشانی کی وجہ اسے بتادی

پریشان مت ہو دائم اللہ سب بہتر کرے گا تم آؤ کھانا کھالو دل کافی بہتر ہے صبح اسے گھر لے جائیں گے۔

اسے اندر آنے کا اشارہ کرتے ہوئے بتا رہا تھا جبکہ دائم اس کے پیچھے ہیں

جب بہرام کا فون بجنے لگا۔انجان نمبر سے فون آتے دیکھ کر بہرام نے فوراً اٹھانا ہی بہتر سمجھا تھا۔

ہیلو ہیلو بہرام لالا۔ہماری مدد کریں ہیلو بہرام لالا یہ عورت ہمیں پتہ نہیں کہاں لائی ہے آپ میری بات سن رہے ہیں نا عیسی کے بار بار پکارنے پر بہرام بولا

عیسی کہاں ہو تم اور کس کی بات کر رہے ہو کون ہے وہ عورت بتاؤ تم مجھے کہاں ہو میں تمہیں ابھی لینے آرہا ہوں عیسی کے نام لینے پر دائم اور شازم اس کے قریب آئے

لالہ جانو بے ہوش ہے پتہ نہیں ان لوگوں نے اسے کیا دیا بالکل بات ہی نہیں کر رہی۔بہرام لالا پلیز ہمیں

---

ہاہاہا۔۔۔سن لی اپنے لاڈلے کی آواز بہرام مقدم شاہ اب اگر اسے زندہ دیکھنا چاہتے ہو تو جہاں میں بلا رہی ہوں وہاں چلے آؤ بنا پولیس کو انفارم کیے اور نہ ہی کسی دوسرے تیسرے کو تم اس سب میں شامل کر سکتے ہو۔دوسرے تیسرے سے مراد دائم شاہ سوری ہے یاد رکھنا۔دوسری طرف فون پر اسے ایک سرد نسوانی آواز سنائی دی۔

ٹھیک کوئی نہیں آئے گا میں اکیلا آؤں گا بتاؤ مجھے تم چاہتی کیا ہو

تمہاری جان۔۔مجھے صرف اور صرف تم سے اور مقدم شاہ کی بیٹی سے مطلب ہے اس کی نسل کے خون کا ایک ایک قطرہ میں اپنی آنکھوں کے سامنے بہتے ہوئے دیکھنا چاہتی ہوں۔

میں تمہیں اپنی آنکھوں کے سامنے تڑپ تڑپ کر مرتے دیکھنا چاہتی ہوں۔تمہاری موت اتنی مشکل بنانا چاہتی ہوں کہ موت کو بھی تم پر ترس آجائے۔لیکن مجھے تم پر ترس نہیں آئے گا۔کیونکہ نہ تو تمہارا باپ ترس کھانے کے قابل تھا

اور نہ ہی تم جس طرح سے میں نے تمہارے ماں باپ کو تڑپا تڑپا کر مارا ہے اسی طرح سے تمہیں اور تمہاری بہن کو بھی مارنا چاہتی ہوں۔

اور میرے انتقام کے بیچ میں جو بھی آیا وہ زندہ نہیں بچے گا چاہے وہ دائم شاہ سوری ہو یا پھر عیسی کردم شاہ۔ اگر تم اپنے بیوی کے بھائی کو زندہ دیکھنا چاہتے ہو تو جلد سے جلد میرے بھیجے ہوئے پتے پر آجاؤ کیونکہ اس کو میں زندہ چھوڑنا چاہتی ہوں میں اپنے ہاتھوں سے صرف تمہیں میں اور تمہاری بہن کو ہی قتل کرنا چاہتی ہوں

میں بے گناہوں کے قتل کے بوجھ کے نیچے دبنا نہیں چاہتی اور نہ تم بے گناہ ہو تمہارا باپ بے گناہ تھا۔

فون بند ہو چکا تھا جب کہ بہرام یہی سوچ سوچ کر پریشان تھا کہ جانو کو کچھ ایسا دیا گیا ہے جس کی وجہ سے اسے ہوش نہیں آرہا

دائم جانو وہاں سیو نہیں تھی جہاں تم چھوڑ کر آئے تھے میری بہن اس وقت اس عورت کے قبضے میں ہے اور عیسی بھی وہاں ہے میں وہاں اکیلے جاؤں گا تم میرے پیچھے نہیں آؤ گے سمجھ رہے ہو میری بات کو تم میرے پیچھے نہیں آؤ گے دائم میں اکیلے جاؤں گا اس عورت نے دھمکی دی ہے کہ اس بارے میں میں نے کسی کو بھی بتایا تو ہو سکتا ہے وہ جانو کو مار دے۔

ااس کا مقصد مجھے اور جانو کو ختم کرنا ہے لیکن میں تم سے وعدہ کرتا ہوں چاہے مجھے کچھ بھی ہو جائے میں جانو کو کچھ نہیں ہونے دوں گا پلیز مجھے اکیلے جانے دو۔

اسے یقین تھا اگر دائم اس کے ساتھ آیا تھا یقیناً وہ عورت اس کے وہاں پہنچنے سے پہلے پہلے جانو اور عیسی کو جان سے مار دے گی کیونکہ اس نے اسپیشلی دائم کو نہ بتانے کے لیے کہا ہے۔

میں تم سے کچھ نہیں کہوں گا بہرام بس مجھے ایک بات کا جواب دو اگر وہاں جانو کی بجائے دل ہوتی تو کیا تم یہیں پر ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے رہتے تمہارے پاس تو اتنے رشتے ہیں میرے پاس جانو کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے میں کیسے یہاں بیٹھا رہوں وہاں میری جانو نجانے کس حال میں ہو گی میرے بنا اکیلے گھر سے باہر بھی نہیں نکلتی۔اگر میں تھوڑی دیر لیٹ ہو جاؤں تو کتنی دیر مجھ سے ناراض ہوتی ہے اس وقت تو نہ جانے اتنی بار مجھے پکار چکی ہو گی اسے میری ضرورت ہے بہرام مجھے اپنے ساتھ لے چلو پلیز میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں پلیز مجھے چلو۔ تمہیں تمہاری محبت کی قسم میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں اس عوعت کی نظر میں نہیں آؤں گا۔

میں پیچھے رہوں گا میں سامنے نہیں آؤں گا میں تم سے وعدہ کرتا ہوں مجھے اپنے ساتھ لے چلو۔میں یہاں بیٹھا رہا تو میں پاگل ہو جاؤں گا بہرام نہ جانے میں کیا کر بیٹھاوں گا۔

میں اس عورت کو اس کے انجام تک پہنچائے بنا سکون سے نہیں بیٹھوں گا جس نے میری جان کو ہرٹ کیا ہے۔

دائم کسی طرح پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں تھا اس بات کی خبر کہیں سے اس عورت کو لگ گئی تو نہ جانے وہ جانو کا کیا حال کرے گی

میں یہاں سے اکیلا رہ جاؤں گا۔اور تم گھر واپس جانے کے بہانے سے جاؤ گے۔جہاں وہ اس کی محبت اور دیوانگی کو لے کر بہت خوش تھا وہی عیسی اور جانو سائیں کی زندگی کو لے کر بہت پریشان ہیں بھی تھا۔کیونکہ جو کچھ بھی ہوا تھا اس بارے میں جانو اور عیسی بالکل انجان تھے۔

اور بہرام اب جاننا چاہتا تھا کہ آخر کون ہے وہ تو اس کے باپ کی اتنی بڑی دشمن ہے کہ اس کی نسل تک کو زندہ نہیں چھوڑنا چاہتی۔ اور جس کی وجہ سے وہ نہ جانے اپنے کتنے قیمتی رشتے کھو چکا تھا۔ حویلی میں جتنے بھی اس کے عزیز ابدی نیند سو چکے تھے اب اس عورت کو ان سب کا حساب دینا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

شیٹ ہم لوگ بہت لیٹ یہاں پہنچے ہیں لڑکیوں کی اسمگلنگ ہو چکی ہے اب تو وہ آدھا راستہ کراس کر چکے ہوں گے اور ہمیں پتہ بھی نہیں ہے کہ وہ کون سے راستے سے جا رہے ہیں اور کون سی فلائٹ سے۔

کچھ ہی دیر میں وہ لوگ دبئ پہنچ جائیں گے اور نہ جانے کتنے ہی لوگوں کی زندگی برباد ہو جائیں گے۔

اس دل میں تقریبا 33 نوجوان بچے۔ اور لڑکیاں شامل ہیں جنہں پاکستان کے الگ الگ علاقوں سے کڈنیپ کیا گیا ہے

۔

انسپکٹر شارق اور انسپیکٹر جازم ہو سکتا ہے آپ لوگوں کو اس مشن کے تحت دبئ جانا پڑے۔ لیکن اس سے پہلے ہمیں ایک علاقے سے الو کے بارے میں کچھ معلومات مل رہی ہے ان لوگوں کا تعلق سیاست سے ہے۔

اور یہ اپنے ہی ملک کی جڑیں کھوکھلی کر رہے ہیں ہمیں ایسی گھٹیا اور ذلیل لوگوں کو ان کے انجام تک پہنچانا ہے دبئ میں انسپکٹر صارم لوگوں کی مکمل مدد کرے گا اس کا مافیا گینگ سے بھی اچھے تعلقات ہیں پچھلے سال وہ پاکستان میں بھی بہت سارے لوگوں کو ان کے انجام تک پہنچا کر گیا ہے۔

ٹھیک ہے سر اس کا ہم اس جگہ کو راپ کرتے ہیں جہاں سے ان لوگوں کے خبر مل رہی ہے۔ تب تک آپ ہم تینوں کی فلائٹس کا انتظام کرے شارق کرسی سے اٹھتے ہوئے دونوں اپنے پیچھے اشارہ کرتے ہوئے باہر کی طرف نکل گیا۔

یہ معافیہ گینگ کہیں یارم کاظمی کا تو نہیں یاسم نے باہر آتے ہوئے کہا تو میں نے مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔

کون یارم کاظمی وہی ڈیول جو لوگوں کے ہاتھ پر کاٹ دیتا ہے بلیڈ سے جازم نے اس کی بات میں حصہ لیا تو اس بار بھی شارق نے مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔

کیا بات ہے مطلب اب ہم ہ معافیہ کی مدد لیں گے جازم کو اچھا خاصہ غصہ آیا۔

ہاں لیکن آج تکل یارم کاظمی کے خلاف کسی کو کبھی بھی کوئی ثبوت نہیں ملا وہ یہ کام کرتا ہے لیکن آج تک نہ تو اس کے بارے میں کوئی بری بات سنی ہے اور نہ ہی اس کے خلاف کبھی کچھ سنا ہے وہ بڑے بڑے سارے غنڈوں کو ختم کر کے خود کنگ بن گیا ہے۔

وو کنگ بنا ہے لیکن بادشاہی کے لیے نہیں بلکہ لوگوں کو انصاف دلانے کے لیے وہ بے شک دبئی کا ڈان ہے لیکن ایک عام زندگی گزارتا ہے۔ جتنی دولت اس کے پاس ہے اگر چاہتا تو یہ سب کچھ اور کر ایک خوبصورت ترین زندگی گزار سکتا تھا اپنی بیوی اور بچے کے ساتھ لیکن نہیں اس نے بہت سارے لوگوں کو انصاف دلانا تھا بہت سارے لوگوں کو ان کے انجام تک پہنچانا تھا صرف اس لئے وہ ایک ایسی زندگی گزار رہا ہے جس میں ہر لمحہ موت اس کے ساتھ ساتھ چلتی ہے

اور یارم کاظمی موت کو اپنے ساتھ ساتھ لے کر اس مان سے چلتا ہے جیسی زندگی نہیں موت اس کی ساتھی ہو

ڈیول کی بس ایک ہی کمزوری ہے جو دنیا کے سامنے ہے لیکن کسی میں اتنی ہمت نہیں کہ وہ یارم کاظمی کی کمزوری کا استعمال کرے۔

یار یہ تو کافی دلچسپ انسان ہے اگر ملاقات ہو گی تو مزا آئے گا۔

جازم مسکرایا تھا۔ کیوں کہ نہ چاہتے ہوئے بھی وہ شخص کی ذات میں دلچسپی لینے لگا تھا جو خود تو دبئی میں تھا لیکن پاکستان میں اس کے بہت دیوانے تھے۔

کیسا عجیب شخص تھا جو توڈون تھا لیکن قانون پر اپنی حکومت رکھتا تھا۔ جازم کو ایسے غنڈوں میں پہلے کبھی دلچسپی نہیں ہوئی تھی لیکن ان دونوں کی تعریفوں پر اب وہ شخص کے بارے میں جانے پر مجبور ہو گیا تھا جسے پورے قانون کی دنیا جانتی تھی لیکن عام دنیا اسے ایک عام انسان کی طرح پہچانتی تھی۔

شارق اور یاسم کافی ایکسائٹڈ لگ رہے تھے یارم کاظمی سے ملنے کے لیے جبکہ وہ خود یہ بھی جانتے تھے کہ ان کی ملاقات صارم سے ہونی ہے یارم کاظمی سے نہیں لیکن ممکن ہے کہ صارم کی مدد کرنے کے لیے ڈیول بھی آ ہی جائے۔

---

بہرام اور دائم اس عورت کی بلائی ہوئی جگہ پر پہنچ چکے تھے لیکن دائم مکمل طرح سے چھپ چکا تھا تاکہ اس عورت کو نہیں پتہ چلے کہ بہرام کے علاوہ یہاں کوئی اور بھی موجود ہے۔

وہ بہرام کے ساتھ بھی نہیں آیا تھا ایک ہی فلائیٹ میں ہونے کے باوجود بھی وہ ایک دوسرے سے اس طرح سے انجان بیٹھے تھے جیسے ایک دوسرے کو جانتے تک نہیں۔

بہرام کے پیچھے پیچھے ہی دائم اس جگہ آیا تھا اور بہرام خود بھی نہیں جانتا تھا کہ دائم یہاں آ چکا ہے یا ابھی تک نہیں۔ اس کا دھیان اس وقت دائم کی طرف نہیں بلکہ اس عورت کی طرف تھا جس نے اسے یہاں بلایا تھا۔

میں آ گیا ہوں سامنے آؤ بتاؤ مجھے کون ہو تم بند کرو یہ چوہے بلی کا کھیل اب آمنے سامنے بات ہو گی بہرام نے چلاتے ہوئے کہا۔

عجیب ویران جگہ تھی جیسے یہاں کبھی کوئی آیا ہی نہ ہو۔ لیکن تھوڑی ہی دیر میں اسے سامنے سے کوئی عورت آتی نظر آئی یقیناان کے وہی عورت تھی۔

آہستہ آہستہ وہ اندھیرے سے روشنی کی جانب آرہی تھی۔ اور اسی طرح سے بہرام کی حیرانگی میں اضافہ ہو رہا تھا

○ ○ ○ ○ ○

وہ لوگ اس جگہ پہنچ چکے تھے یہ کافی زیادہ سنسان جگہ تھی۔ کوئی بھی یہاں اپنا غیر قانونی کام آسانی سے کر سکتا تھا جس طرح سے وہ لوگ یہاں کام کر رہے تھے انہیں شک تھا کہ ابھی بھی کچھ لوگ یہاں اندر موجود ہیں۔ اور اگر وہ لوگ ان کے ہاتھ لگے تو یقیناوہ آسانی سے اس کیس کو حل کر سکیں گے۔ یہی وجہ تھی کہ سب سے پہلے یہاں آئے تھے یہاں سے نکلنے کے بعد وہ فورا کراچی جانے والے تھے تاکہ وہاں سے پہلے اپنے پاسپورٹ وغیرہ لے سکے اور پھر ایئرپورٹ سے دبئی کے لیے روانہ ہو سکے ملتان سے انہیں کوئی بھی ارجنٹ فلائٹ نہیں ملی تھی۔

شارق کیا ہمیں ابھی اندر چلنا چاہیے۔ جازم نے پوچھا۔

نہیں ابھی پہلے ہمیں دھیان رکھنا چاہیے کہ یہاں ہمارے علاوہ اور کون کون موجود ہے شارق نے ان دونوں کو اپنی طرف آنے کے لیے کہا جبکہ پوری ٹیم کو وہیں اسی ایریا میں چھپنے کے لیے کہا

○ ○ ○ ○ ○

تو آپ ہے وہ عورت بہرام بے یقینی سے اپنے سامنے کھڑی اس عورت کو دیکھ رہا تھا جو مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلاتی اس کے چہرے کی بے یقینی دیکھ رہی تھی۔

ہاں میں ہی ہوں وہ عورت یقین نہیں آرہا یقین آئے گا بھی کیسے بہرام مقدم شاہ میں نے کچی گولیاں نہیں کھیلی بہت محنت کی ہے تمہیں یہاں تک لانے کے لئے۔پہلے مقدم شاہ کو ختم کرنے کے لیے نوکرانیوں جیسی زندگی گزاری لیکن تم اور تمہاری بہن بچ گئے اور پھر تمہیں تمہارے انجام تک پہنچانے کے لیے پندرہ سال پھر نوکروں جیسی زندگی گزاری۔

وہ عورت اپنے منہ سے اپنی نفرت کا اظہار کر رہی تھی پیچھے چھپ کر کھڑے دائم شاہ سوری کو اپنے پیروں پر کھڑے رہنا مشکل لگا۔

اچھی صورت کو اپنی ماں کا درجہ دیتا رہا جس سے ماں سے بڑھ کر محبت کی وہی عورت اس کی ماں کی قاتل تھی اس کی معصوم بے گناہ بہن کی قاتل تھی۔اب اس کی برداشت سے باہر ہوتا جا رہا تھا لیکن یہاں سوال جانو کا تھا اس کے علاوہ کوئی نہیں بتا سکتا تھا کہ جانو کہاں ہے ورنہ وہ نہ جانے کیا سے کیا کر دیتا۔

لیکن آپ نے سب کچھ کیا کیوں بہرام میں صبر سے کام لیتے ہوئے پوچھا۔

کیوں کیا تم نہیں جانتے کیوں کیا چلو میں بتا دیتی ہوں کیونکہ تمہارے باپ نے میرے شوہر کو چوہدری نصیر کو کہاں سے بھاگنے پر مجبور کر دیا۔میرا شوہر سے فورس تمہارے باپ سے خوفزدہ تھا میرا بیٹا اس وقت کا سال کا تھا اور میری بیٹی چار سال کی تیسری بار ماں بننے جا رہی تھی۔

ہم بہت خوش تھے لیکن تمہارے باپ میں سب کچھ خراب کر دیا میرا بسا بسایا گھر اجاڑ دیا نصیر گھر سے بھاگ گیا اور میرے سسرال والوں نے مجھے مار مار کر گھر سے نکال دیا اور اسی مار میں میری کوکھ میں پلتے بچہ مجھ سے چھین گیا۔اس کا قاتل تمہارا باپ مقدم شاہ ہے میرے چار سال کی بیٹی بھوک بھوک کرتی مر گئی۔اور میری بیٹی کا قاتل بھی

تمہارا باپ مقدم شاہ ہے۔ اور میرے بڑے بیٹے نے میرا پیٹ پالنے کے لیے چوریاں کرنا شروع کر دی اور پھر اس نے ہر وہ برا کام کیا جو وہ میرے لئے کر سکتا تھا۔ لیکن جلد ہی وہ بھی قانون کی نظروں میں آ گیا

جیل سے بھاگتے ہوئے کسی پولیس والے نے میرے بیٹے پر گولی چلا کر اسے مار دیا لیکن میرے بیٹے کا قاتل پولیس والا نہیں بلکہ تمہارا باپ مقدم شاہ ہے کیونکہ ہم ان حالات تمہارے باپ کی وجہ سے پہنچے تھے۔

میں اس گاؤں سے نکل کر شہر آ گئی تب مجھے پتا چلا کہ سویرا تو ابھی زندہ ہے میں نے سویرا کے گھر جا کر نوکری کرنا شروع کر دی۔ اور اس کے بیٹے دائم کو اپنی سگی اولاد کی طرح پالنے لگی کیونکہ وہی تو میرا شکار تھا۔ وہ تو مجھے میری منزل تک پہنچا سکتا تھا اس صورت میں کہ کالگاتے ہوئے کہا جبکہ دائم ابھی تک اس کے الفاظ اور اس کی نفرت کو برداشت کرنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا

آپ کا شوہر آپ کو چھوڑ کر بھاگ گیا کیونکہ وہ غلط کام کرتا تھا اگر سچا ہوتا تو وہیں رہ کر مقابلہ کرتا آپ کے بچے آپ میرے باپ کی وجہ سے نہیں بلکہ چوہدری نصیر کی وجہ سے مر گئے۔ اور آپ کو لگتا ہے کہ آپ کے بچے میرے باپ کی وجہ سے مرے ہیں کیونکہ آپ میرے باپ سے نفرت کرتی ہیں۔ اپنی نفرت کو آپ اس سب کا نام دے رہے ہیں ۔ میرا باپ کسی کا قاتل نہیں ہے بلکہ جب چودھری نصیر گھر سے بھاگ کر گیا تھا تب بابا اور تایا سائیں دونوں آپ کے گھر گئے تھے آپ کی مدد کے لیے تب آپ نے خود ان سے مدد لینے سے انکار کر دیا تھا وہ لوگ جتنا کر سکتے تھے اتنا کیا تھا آپ کے لیے۔

اگر آپ اس سب کو ایک صحیح نظر سے دیکھیں تو ہر جگہ غلطی آپ کو اپنے شوہر کے ہی نظر آئے گی کیونکہ اس سب میں سوائے آپ کے شوہر کا اور کسی کی کوئی غلطی ہے ہی نہیں ہاں لیکن آپ کی غلطی ہے۔ جذبات میں آ کر جو آپ

نے کیا ہے اس سے بڑا اور کوئی گناہ نہیں۔ بہتر ہو گا کہ اپنے جرم قبول کر لے اور اپنے آپ کو قانون کے حوالے کرتے ہوئے جانو اور عیسی کو میرے حوالے کر دے۔ بہرام نے سمجھداری سے کام لیتے ہوئے اس سے کہا

ہاہاہا تمہیں لگتا ہے کہ میں اتنی آسانی سے اس لڑکی کو تمہارے حوالے کر دیوں گی نہیں بہرام جان نہیں وہ تو مرے گی اور تم بھی مرو گے۔ پتا نہیں اب تک اس کا کیا حال ہو گا ہو رہا ہو گا کیونکہ یہاں سے تو میں اس سے دبئ بھجوا چکی ہوں ۔اور یہاں سے بھیجی گئ لڑکیوں کا وہاں کیا حال ہوتا ہے یہ تو تمہیں پتا ہی ہو گا اب اتنے بھی بچے نہیں ہو تم وہ قہقہ لگاتے ہوئے اسے دیکھ کر بولی جبکہ یہ سب کچھ برداشت کرنا دائم کے بس سے باہر تھا اس نے اپنی جیب سے ریوالور نکالا جو یہاں آنے سے پہلے اس نے سیفٹی کیلئے لایا تھا۔

لیکن ابھی تک وہ خود پر صبر کئے ہوئے تھا کیونکہ ابھی تک اس عورت نے اپنا جرم پوری طرح اسے قبول کرنا تھا جو دائم اپنی موبائل میں ریکارڈ کر رہا تھا یہ پلان میں شامل نہیں تھا لیکن بہرام کو کسی بھی چیز میں پھسنے نہیں دے سکتا تھا

○ ○ ○ ○ ○

ہماری خبر بالکل صحیح ہے یہاں سچ میں کچھ لوگ موجود ہیں لیکن حملہ کرنے سے پہلے احتیاط ضروری ہے حملہ کرنے سے پہلے ایک بار ہمیں پوری جگہ کو اچھی طرح سے جانچ لینا چاہیے یہ نہ ہو کے یہ لوگ دبئ میں موجود لوگوں کو پہلے انفارم کر دے اور ہمارے ہاتھ سے کیس نکل جائے فی الحال ہمارے لئے ان بچیوں کی عزت اور ان بچوں کی جان اہمیت رکھتی ہے شارق نے ان دونوں کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

جیسا تم کہو شارق۔ وہ دونوں اس کی بات کی تاکید کرتے ہوئے آہستہ آہستہ اس کے پیچھے قدم اٹھانے لگے۔

لیکن سامنے ہی میدان کے بیچ و بیچ بہرام اور اس عورت کو دیکھ کر پریشان ہو گئے تھے بہرام یہاں کیسے آیا اسے تو وہ کراچی چھوڑ کر آئے تھے۔

یہ سب کچھ تو اب بہرام ہی بتائے گا لیکن فی الحال وہ تفصیل سے سب کچھ جاننا چاہتے تھے اسی لئے وہیں پر ایک سائیڈ ہو کر چھپ گئے

○ ○ ○ ○ ○

مال ڈیلیور ہو چکا ہے یہاں بیس لڑکیاں اور پینتس لڑکے ہیں اسی حساب سے پیسے ان لوگوں تک پہنچا دینا۔ ایک آدمی نے کہتے ہوئے ایک نظر ٹرک کی طرف دیکھا جو لڑکے اور لڑکیوں سے بھری ہوئی تھی۔ ان سب کو سمندری راستے سے پاکستان سے دبئی لایا گیا تھا۔ اور وہاں سے لانے سے پہلے ہی ان سب کو بے ہوش کر دیا گیا تا کہ ان کے لیے کسی بھی قسم کا کوئی مسئلہ نہ بنے لیکن اب آہستہ آہستہ ان سب کو ہوش آ رہا تھا۔ جو ان کے لئے پریشانی کا سبب تھا اب اگر وہ ان لوگوں کو دوبارہ بے ہوش کرتے تو اس سے ان لوگوں کی جان بھی جا سکتی تھی اور پھر اس سے ان لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا یہی وجہ تھی کہ اس وقت ان سب کو باندھ کر ان کے منہ پر پٹی باندھ دی گئی تا کہ وہ آواز نہ کر سکے

وہ ان سب کو لے کر ایک کال کوٹھڑی میں آئے تھے جبکہ ایک بچہ تھا جو اس وقت مکمل ہوش میں آتے ہوئے بوتل کی ایک ٹکڑے کو بڑی مشکل سے اپنے ہاتھ میں پکڑ چکا تھا۔

جبکہ ایک ڈیوائس اس کے کپڑوں میں چھپی ہوئی تھی جس سے وہ شارق سے کانٹیکٹ کر رہا تھا۔ وہ یہاں آنے سے پہلے بہت زیادہ خوفزدہ تھا لیکن شارق نے اس سے کہا کہ وہ اسے کسی بھی طرح سے بچا لے گا۔ اور اپنے بھیا جی پر تو اسے اپنے آپ سے بھی زیادہ اعتبار تھا۔

اس کا ارادہ یہاں سے کسی بھی طرح پولیس اسٹیشن پہنچنے کا تھا اسی لیے وہاں پر بیٹھتے ہی جب وہ لوگ اس کمرے سے باہر نکل گئے تو اس نے اپنے ہاتھ میں موجود ٹکڑے سے اپنی رسی کاٹنے کی کوشش کی۔ کیونکہ اس جگہ سے نکلنا اس کے لئے زیادہ مشکل نہیں تھا۔ ابھی وہ رسی کاٹنے میں مصروف تھا جب اس کا دیہان سامنے پڑی لڑکی پر گیا اور اسے پہچاننے میں اسے زیادہ وقت نہیں لگا تھا۔

تو خود یہاں سے نکل جاتا تو شاید وہ لوگ اس جگہ کو ٹریس نہیں کر پاتے تھے کیونکہ اسی ڈیوائس سے ہی وہ لوگ یہاں پہنچ سکتے تھے۔ اسی لیے اس نے ایسی لڑکی کو یہاں سے پولیس اسٹیشن بھیجنے کا فیصلہ کیا۔

کیونکہ اس کے پاس جو ڈیوائس اس بارے میں صرف اور صرف شارق کو پتہ تھا یہاں کی پولیس کو نہیں

○ ○ ○ ○ ○ ○

بہرام کو اس عورت کی باتیں سن کر بہت غصہ آرہا تھا لیکن وہ بے بس تھا اگر اس نے اس عورت کو کوئی بھی نقصان پہنچایا تو شاید کبھی بھی جانو کے پاس نہیں پہنچ پائے گا۔

تمہیں پتا ہے بہرام مقدم شاہ تمہارے باپ کو ختم کرنا میرے لئے ایک بہت مشکل کام تھا سب کچھ ایک پلاننگ کے تحت ہوا تھا۔ یہ سب کچھ نہیں کرنا چاہتی تھی میں تو سیدھی سیدھی تمہارے باپ کے سینے میں گولیاں مار کر اس کا قصہ ختم کر دینا چاہتی تھی اور میں نے کہی بار اسے مارنے کی کوشش کی لیکن ہر بار وہ میرے وار سے بچ جاتا ہر بار کچھ نہ کچھ ایسا ہو جاتا میں اسے مار نہیں پا رہی تھی اور جب وہ زندہ بچ جاتا تو میری نفرت میں اضافہ ہوتا چلا جاتا۔ پھر میں نے ایک لینڈ بنایا یہ صرف دو تین دن کا پلان نہیں تھا بلکہ پورے ایک سال کا پلان تھا میں پورا ایک سال تمہارے باپ کو موت کی نیند سلانے کے لیے پلاننگ کرتی رہی پھر جا کر میرے دماغ میں آگ لگانے کا خیال آیا۔

کیونکہ تمہارے باپ کو مارنا آسان نہیں تھا اسے مارنے کے لئے تو مجھے تمہاری ماں کا استعمال کرنا پڑا وہ تمہاری ماں سے اتنی محبت کرتا تھا کہ اس کے لئے اپنی جان تک دینے کے لیے پیچھے نہ ہٹا

ٹھیک کہہ رہی ہوں میں میں نے دائم کے بے وقوف بچا اور تایا سے حویلی میں آگ لگوائی ان سب کو اپنے کھیل میں شامل کرنا میرے لئے بہت مشکل تھا لیکن جب میں نے ان کو یقین دلایا کہ اسرار مر جائے گا اور میں نے اسرار کو مروا بھی دیا وہ بھی تمہارے ہی بات کے ہاتھوں سے سب کچھ میری پلاننگ کے تحت ہوا تھا

اس کے بعد بھی بالکل ویسا ہی ہوا مقدم سویرا کو حویلی لے گیا اور پھر میں نے تمہارے دماغ میں وہ باتیں ڈالنے کے لیے صغیر کو وہاں بھیج دیا۔ ان سب باتوں کے بعد تم نے غصے میں آکر اپنے ہی باپ سے بدتمیزی کی اور کہا کہ حویلی میں آگ لگادوں گے اسی دن میں نے سوچا کہ کیوں نہ میں حویلی میں آگ لگا کر سارا الزام پر لگادوں۔ اور پھر میں نے حویلی میں آگ لگوادی۔

مجھے لگا تھا کہ سب لوگ مر جائیں گے لیکن نہیں جب مجھے لگا کہ سب لوگ نہیں مریں گے اور مقدم شاہ بچ جائے گا تو پھر میں خود اس حویلی میں چلی گئی کیونکہ مجھے مقدم شاہ کی چلتی ہوئی سانسوں کو روکنا تھا

میں اپنے ہاتھ سے اس کی سانس روکنا چاہتی تھی اس دن میں بھول گئی تھی کہ حویلی میں آگ لگی ہے مجھے مطلب تھا صرف اور صرف مقدم شاہ کی جان سے جس کے لیے میں کچھ بھی کرنے کو تیار تھی میں اس حویلی میں آئی حویلی کو ہر طرف سے آگ لگی ہوئی تھی بے لیکن مقدم شاہ اب بھی زندہ تھا۔

اور وہ آگ کی لپیٹ سے کر دم اور جنید کو بچانے کی کوشش کر رہا تھا ان کے اوپر سے پلر اٹھانے میں وہ کامیاب ہو چکا تھا ۔لیکن اس سے پہلے کہ وہ جنید کو نکالتا میں نے مقدم کے بازو پر گولی چلا دی اور وہ پھر جو پلر اس نے اتنی مشکل سے ہٹایا تھا پھر سے جنید پر جا گرا۔ پھر تو یقین شاید جنید مر ہی گیا ہو گا۔

بیچارہ اپنا گھر بار سب کچھ چھوڑ کر کر دم شاہ کی حفاظت کرنے آیا تھا عورت نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا۔جب کہ وہاں سے کچھ فاصلے پر جازم کو ایسا لگا جیسے وہ اپنے باپ کی موت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔

مقدم شاہ نے مجھے دیکھ لیا۔اور اگلے ہی لمحے وہ مجھے پہچان چکا تھا کہ میں وہی ہوں سویرا کے گھر میں کام کرنے والی ملازمہ دائم کی آیا۔ لیکن وہ بھول گیا کہ اس سے ٹھیک پندرہ سال پہلے بھی وہ مجھ سے ملا تھا ہاں لیکن تب میرے حالت اور اس وقت کی حالت میں بہت فرق تھا تب میں ایک ملکہ تھی اور پندرہ سال کے بعد ایک ملازمہ وہ تو چوہدری نصیر کو اس طرح سے بھول گیا تھا جیسے اس شخص سے اس کا کوئی تعلق ہی نہیں اس کو تو یاد بھی نہیں تھا کہ اس کی وجہ سے اس کا پورا خاندان تباہ ہو گیا

تمہاری ماں اسے بہت فکر تھی دل کے بھائی کی وہ اس کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی اسے اپنی آغوش میں چھپائے وہاں سے باہر جانے کی کوشش کر رہی تھی جب میں نے اسے پیچھے سے پکڑ لیا۔

اور مقدم شاہ جو قدم میری طرف مجھے مارنے کے لیے بھر رہے تھے وہیں رک گئے بچارہ بہت پیار کرتا تھا تمہاری ماں سے۔میں نے مقدم شہ کے سینے میں ایک دو تین یہاں تک کہ اپنی بندوق میں موجود ساری گولیاں اس کے سینے کے بیچوں بیچ اتار دی

سکون اف کتنا سکون ملا تھا مجھے اسے اپنی آنکھوں کے سامنے مرتے دیکھ کر وہ قہقہ لگاتے ہوئے اسے کوئی پاگل عورت ہی لگی تھی۔

میں نے اپنی بندوق کے پیچھے سے حوریہ کے سر پر وار کیا۔ لیکن اس کا بہتا ہوا خون دے کر مقدم شاہ سے میری طرف لپکا۔ میں نے حوریہ کو اس کی طرف دھکا دیتے ہوئے بچے کو اس سے چھین لیا۔

آخر اس بچے سے میری کوئی دشمنی نہیں تھی کر دم جنید دھڑکن اور اس خاندان کے سبھی لوگ میرے ہاتھوں مر گئے مجھے افسوس ہے میں کسی بے گناہ کو نہیں مارنا چاہتی تھی میرا گناہ گار صرف اور صرف مقدم شاہ تھا۔ لیکن اس سے جوڑے اس کے سارے پیارے خود ہی آ گیا گئے اور مارے گئے۔

لیکن میں مان گئی تمہارے باپ کی محبت کو وہ تمہاری ماں کو اتنا چاہتا تھا اس سے اتنی محبت کرتا تھا کہ تمہاری ماں کو بچانے کے لئے کوئی بھی حد پار کرنے کو تیار تھا تمہارا باپ تو تمہاری ماں سے اتنی محبت کرتا تھا کہ جب تمہاری ماں کے اوپر آگ سے دہکتا ہوا پلر گرا تو تمہارے باپ نے اسے اپنے نیچے چھپا لیا۔

لیکن میرے پاس زیادہ وقت نہیں تھا حویلی میں پھیلتی جا رہی تھی مقدم شاہ کی چند آخری سانسیں بچی تھی میں عیسی کو وہاں سے لے کر نکل گئی میرا ارادہ بعد میں اسی وقت کسی یتیم خانے میں ڈال دینے کا تھا لیکن جب تم اور تمہاری بہن بچ گئی تو مجھے بہت غصہ آیا کیونکہ میں تم لوگوں کو بھی زندہ نہیں چھوڑنا چاہتی تھی میں مقدم شاہ کی نسل کو نست و نابود کر دینا چاہتی تھی یہی وجہ تھی کہ اس بچے کو میں نے ایک مہرے کے طور پر استعمال کیا اور خود اسے پالنے لگی۔

لیکن اس سب حقیقت بتائی اور پھر ائم شاہ سوری اسے میں دن رات تمہارے خلاف کرتی رہی جیل میں بھی اور جیل کے باہر بھی کیوں کہ جب تک تم جیل سے باہر نہیں نکلتے تب تک میں تمہیں مار نہیں سکتی تھی اور جب تم باہر آئے تب میں تمہیں پہچانتی نہیں تھی۔

اور نازیہ بیگم جانو کو اس طرح سے اپنے آغوش میں چھپائے رکھتی تھی کہ میں چاہ کر بھی اس کا کچھ نہیں بگاڑ پاتی۔ دائم کے گھر میں مجھے بہت بار موقع ملا جانو کو ختم کرنے کا لیکن نہیں کر سکیں ہر وقت وہ مریم اسماعیل اور واجد اس کے ساتھ چپکے ہی رہتے اور پھر میں نے پلان بنایا۔

پھر میں نے اپنا آخری پتہ پھینکا عیسی کا استعمال کیا لیکن وہ بے وقوف تمہیں زہر دینے کے بجائے دل کو ہی زہر دے بیٹھا ۔اور اس کا انجام یہی پڑا ہوا بھگت رہا ہو گا لیکن اب تمہیں تمہاری موت تک جانے سے کوئی نہیں روک سکتا جانو تو مرے گی لیکن اس سے پہلے میں تمہیں ختم کروگ وہ اس کی طرف بندوق تانتے ہوئے بولی۔

○ ○ ○ ○ ○

اس سے پہلے کہ وہ عورت بہرام پر گولی چلاتی دائم اپنے ریولور سے اس عورت کے ہاتھ پر شوٹ کر چکا تھا تم نے تو کہا تھا پستول اس ہاتھ سے دور جا گری۔ جب کہ دائم کو دیکھ کر وہ عورت شرمندہ ہونے کی بجائے بہرام پر چلائی تھی

تم یہاں اکیلے آئے ہو۔۔۔۔ مطلب تم نے مجھے دھوکہ دیا یہ تم نے بہت غلط کیا بہرام مقدم شاہ تو میں اب اس کا انجام تک بھگتنا پڑھے گا۔ تم ساری زندگی اپنی بہن کو ڈھونڈتے رہو گے لیکن کبھی اس تک نہیں پہنچ پائیں گے چاہے مجھے جان سے مار دو۔ مجھے اپنی موت کا کوئی افسوس نہیں ہے لیکن یہاں سے جانے سے پہلے تو میں ختم کر کے جاؤں گی ۔کیونکہ میں اپنی اتنی بڑی پلاننگ فیل نہیں ہونے دے سکتی تمہاری وجہ سے میں نے اپنے 29 سال برباد کر دیئے۔

اپنا شوہر اپنے بچے اپنا گھر سب کھو دیا تمہیں زندہ کیسے چھوڑ سکتی ہوں میں۔ وہ غصے سے کہتے ہوئے ایک بار پھر سے اپنی پستول کی طرف بڑھ رہی تھی۔

وہی رک جائیں بڑی اماں سائیں ورنہ مجبوراً مجھے گولی چلانی پڑے گی۔

دائم کو سمجھ آ چکا تھا اس عورت کے سامنے کسی بھی قسم کے جذبات کا اظہار کرنا فضول ہے اس نے صرف اور صرف اسے استعمال کیا ہے اور استعمال کرنے والے لوگوں کے ساتھ کیا کیا جاتا ہے دائم اچھے سے جانتا تھا اسے اس عورت سے کوئی ہمدردی یا کوئی محبت محسوس نہیں ہو رہی تھی اسے پتا تھا تو بس اتنا کے اس عورت کو اس کی معصوم بہن پر بھی ترس نہیں آیا

نہیں دائم پاگل مت بنو اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا کہ جانو کہاں ہے۔ دائم کو ان کی طرف پستول یہ دیکھ کر بہرام پریشانی سے بولا تھا۔

تم فکر مت کرو بہرام اپنی جانو کو تم میں دنیا کے آخری کونے سے ڈھونڈ نکالوں گا اس عورت کو زندہ نہیں چھوڑوں گا جو اتنے سالوں تک میرے ماں باپ کی وفادار نوکر بنی آستین کا سانپ تھی

دائم نے بہرام کو سمجھانا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی وہ پستول ہاتھ میں لیتے ہوئے بہرام کی طرف شوٹ کر چکی تھی۔ اس سے پہلے کہ گولی بہرام کو لگتی۔ شارق نے عورت پر گولی چلا دی

دائم کی گولی سیدھی ہے اس کے ہاتھ میں لگی جب کہ شارق کی پستول سے نکلنے والی گولی اس کا سینہ چیر چکی تھی۔ شارق کا ارادہ اس کے ہاتھ پر گولی چلانے کا تھا لیکن دائم کی گولی جیسے ہی اس کے ہاتھ پے لگی وہ نیچے گرنے لگیں جب شارق

کی گولی اس کے سینے میں لگی۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ زمین پر گر گئی شارق کو افسوس تھا کیونکہ وہ اسے جان سے نہیں مارنا چاہتا تھا۔

لیکن یہ اس کا فرض تھا جیسے نبھانے کے لیے وہ ہر حد پار کر سکتا تھا۔

اس کے سارے آفیسرز سے اندر آ چکے تھے

○ ○ ○ ○ ○

اس کے ہاتھ اور پیر رسیوں سے بندھے ہوئے تھے جبکہ اس کے منہ پر ٹیپ لگی تھی اسے ہوش آیا تو اپنے سامنے ایک معصوم بچے کو بیٹھا دیکھا اسے پہچاننے میں زیادہ وقت نہیں لگا تھا۔ یہ تو وہی بچہ تھا وہ جب پہلی بار دائم سے ملی تھی تو ایسی بچے کیلئے تو اس نے دائم سے پیسے مانگے تھے۔

وہ بھی اسے پہچان چکا تھا تبھی تو اسے غور سے دیکھ رہا تھا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا کیونکہ وہ بھی پوری طرح سے بندھا ہوا تھا اور منہ پر ٹیپ لگی تھی۔ لیکن اس نے نوٹ کیا کہ وہ مکمل بندھا ہوا نہیں ہے بلکہ اس نے جان بوجھ کر اپنے ہاتھ پیچھے کی طرف رکھے ہیں۔

وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے کوئی اشارہ کر رہا تھا اس نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کے سامنے کیا اس کے ہاتھ میں ایک کانچ کا چھوٹا سا ٹکڑا تھا اسی کی مدد سے اس نے اپنی رسیاں کاٹی تھی اور اب وہ جانو کی مدد کرنا چاہتا تھا۔ ان سب سے نظریں بچاتے ہوئے بالکل جانو کے قریب آ بیٹھا جانو بہت زیادہ خوفزدہ ہو رہی تھی لیکن اس سے زیادہ بہادر یہ بچہ تھا یہ بات جانو اچھے سے سمجھ چکی تھی۔ دروازہ بند تھا سب لوگ باہر کے یہ اندر صرف کڈنپ ہوئے لوگ ہی تھے لڑکے نے آہستہ سے اپنے منہ سے ٹیپ نکالی اور جانو کے کان کے قریب بولا۔

دیکھو میں یہاں سے باہر جانے کا راستہ جانتا ہوں میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں اسے تم اس احسان کا بدلہ سمجھ لینا جو تم نے مجھ پر کیا تھا میں تمہیں ایک اور بھی بہت مزے کی بات بتا دوں میں کوئی عام آدمی نہیں ہوں بلکہ مجھے یہاں ایک بہت بڑے آفیسر نے بھیجا ہے۔ دیکھو میں یہاں سے خود باہر نہیں جا سکتا لیکن تمہیں یہاں سے باہر بھیج سکتا ہوں

یہاں پر میں تمہارے علاوہ اور کسی کو نہیں جانتا اور نہ ہی تمہارے علاوہ کسی پر یقین کر سکتا ہوں تمہاری یہاں سے نکلنے میں مدد کروں گا اس طرف گلی دیکھ رہی ہو یہی سے باہر جانے کا راستہ ہے کو اس کے ہاتھ پیروں کی رسی کھول چکا تھا۔

سب لوگ حیرت سے ان لوگوں کو دیکھ رہے تھے آدھے سے زیادہ تو اب تک بے ہوش پڑے تھے اور جن کو فوج تھا شاید وہ بھی ہوش میں نہیں تھے۔

چلو یہاں سے۔۔ وہ اسے باہر کی طرف آنے کا اشارہ کر رہا تھا اور جانو اس بچے کی ہمت دیکھتے ہوئے فوراً ہی اس کے پیچھے آئی

○ ○ ○ ○ ○

اس کے سامنے ایک لاش پڑی تھی دائم کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ اتنا بڑا گناہ کر چکا ہے وہ اپنے ہاتھوں سے عورت کی جان لے چکا ہے وہ قاتل نہیں تھا لیکن اس عورت نے قاتل بننے پر مجبور کر دیا۔

جب شارق اور سب لوگ نیچے آئے شارق نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر اسے بتایا کہ گولی اس سے چلی ہے دائم سے نہیں۔ شاید وہ سمجھ چکا تھا کہ دائم اس سچویشن کو کر لے کر بہت پریشان ہو چکا ہے۔ پولیٹکس میں قدم رکھتے ہوئے اس نے بڑے بڑے لوگوں سے پنگا لیا تھا لیکن آج تک کسی کو جان سے نہیں مارا تھا۔

جانو کہاں تھی کوئی نہیں جانتا تھا جبکہ جازم شارق اور یاسم اس جگہ کا چپہ چپہ چھان لیں کہ سارے کمرے میں جب اچانک شارق نے انہیں آواز دی دائم اور بہرام بھی ان کی طرف متوجہ ہو چکے تھے۔

یہاں عیسیٰ بے ہوش پڑا ہے شارق کے کہنے پر سب بھاگتے ہوئے اس کمرے کی جانب آئیں تھے

عیسی زمین پر بری حالت میں پڑھا تھا شارق اسے چیک کر رہا تھا۔

اسے اوور ڈر گز دی گئی ہے اس کی جان بچانا بہت مشکل ہے ہمیں جلد سے جلد اسے کسی اچھے ہسپتال میں شیفٹ کرنا ہو گا۔

میں شازم کو فون کر تا تھا۔دائم تم اپنا پاسپورٹ لے آو ہم ابھی اسی وقت کراچی کے لیے نکلیں گے۔جازم نے کہتے ہوئے اپنی جیب سے موبائل نکالا

○ ○ ○ ○ ○

چلو جلدی بھاگو اس سے پہلے کہ ہمیں کوئی دیکھ لیں ہمیں یہاں سے نکلنا ہو گا وہ اس کا ہاتھ پکڑے ہوئے زبر دستی بھاگا رہا تھا جبکہ جانو سے بھی جتنا ہو سکے اتنا اس کے ساتھ ساتھ بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی

ہم کہاں ہیں مجھے کچھ بتاؤ تو سہی وہ لوگ کون ہیں وہ ہمیں کتنے کڈنیپ کیا ہے اسے تو بس اتنا ہی پتہ تھا کہ بڑی اماں سائیں اسے اپنے ساتھ کہیں باہر لے کر جانے والی تھی جب اچانک اس کے سر پر کچھ لگا اور وہ بے ہوش ہو گئی اس کی بات جب اسے ہوش آیا تھا تو وہ یہاں تھی۔

دیکھ ہم لوگ کڈنیپ ہو چکے ہیں ہمیں اسمگل کیا گیا ہے مجھے بھیک منگوائی گے اور تجھے سے پتا نہیں کیا کیا کروائیں گے اور ان سب لوگوں کو بھی ایسے ہی جگہ جگہ سے کڈنیپ کیا گیا ہے لیکن ہم لوگ ان سب کو بچائیں گے ہم سیدھے یہاں سے پولیس سٹیشن جائیں گے۔

اس کے بری طرح سے رونے پر مجبور ہو کر بتانے لگا ایک پل کے لیے تو جانو کو خود پر شرمندگی ہوئی یہ چھوٹا سا بچہ اتنی بہادری دکھا رہا تھا اور وہ اتنی بڑی ہو کر بے وقوفوں کی طرح رو رہی تھی

وہ دونوں ایک سراغ نما جگہ پر پہنچے جہاں وہ اسے زبردستی باہر جانے کے لئے کہہ رہا تھا جب کہ ان لوگوں کو پتہ چلتے ہی وہ لوگ بھاگتے ہوئے اس کی طرف آرہے تھے اس لڑکے نے اسے دھکا دینا شروع کر دیا جائے۔

جانو جو اس راہ سے باہر جانے کی کوشش کر رہی تھی بری طرح سے نیچے گر گئی جبکہ وہ لوگ اس لڑکے کو پکڑنے میں کامیاب ہو چکے تھے

بھاگ جاؤ جلدی سے یہاں سے جاو اس سے پہلے کہ یہ لوگ ہمیں پکڑ لے جاؤ پولیس سٹیشن پہنچو اور ان لوگوں کو اس جگہ کے بارے میں بتاؤ تم بہت بہادر ہو تم یہ کر سکتی ہو۔ وہ اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے بولا جبکہ وہ لوگ اس لڑکے کو بڑی طرح سے مار رہے تھے۔

جانو فوراً وہاں سے بھاگنے لگی۔

وہ لوگ اس پیچھے آرہے تھے۔ اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا

○ ○ ○ ○ ○

شازم تم نے ٹکٹ بک کروادیں اور ہم سب کے پاسپورٹ لے آئے ہو وہ لوگ جیسے ہی ایئرپورٹ پہنچے تھے شازم ان کا انتظار کر رہا تھا۔

ہاں میں نے سب کچھ کر دیا ہے اور صرف تم لوگوں کے نہیں آپ نے بھی تم لوگوں کو اکیلے وہاں ہر گز نہیں جانے دوں گا میں بھی تم لوگوں کے ساتھ جاؤں گا۔

تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا شازم یہاں تمہاری ضرورت ہے۔ تمہیں اندازہ بھی ہے ہم اسی کو یہاں کتنی مشکل سے لائے ہیں نہ جانے جانو حا کیسی ہو گی

اچھے سے اندازہ ہے جازم یہاں حیدر ماموں سائیں ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ وہ سب سنبھال لیں گے اور مجھے اس وقت تم لوگوں کے ساتھ ہونا چاہیے۔گھر میں سب لوگ پریشان ہیں لیکن تم لوگوں کو بھی میں بھی ایسے موت کے منہ میں اکیلے نہیں جانے دوں گا بس بات ختم جلدی چلو فلائٹ انائس ہونے والی ہے۔وہ سان کہتے ہوئے آگے بھر گیا جازم چاہا کر بھی کچھ نہیں بول پایا

○ ○ ○ ○ ○

وہ تیزی سے بھاگتی نہ جانے کہاں جا رہی تھی کن سڑکوں پر آگئی تھی وہ اس وقت کہاں تھی کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی بس ایک جگہ انگلش میں ایک بورڈ تھا جس میں دبئی کا نام اور آگے کیا لکھا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آیا۔

بھاگ بھاگ کر وہ بری طرح سے تھک گئی اسے دور دور تک کوئی نظر نہیں آ رہا تھا شاید وہ ان لوگوں سے بھاگنے میں کامیاب ہو چکی تھی یا چھپ کر نہ جانے کس طرف نکل آئی تھی سر درد سے پھٹا جا رہا تھا

دماغ میں بس ایک ہی سوال تھا کہ وہ کبھی واپس اپنے گھر پہنچ پائے گی

سڑک کے بیچوں بیچ گھپ اندھیرے میں وہ بلکل اکیلی وہیں بیٹھ کر اپنے گھٹنوں میں منہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

جب اچانک ایک گاڑی اس کی بالکل قریب آ رکی۔خوف سے اس کا پورا جسم تھر تھرانے لگا تھا یقیناً وہ لوگ اس تک پہنچ چکے تھے اور ایک بار پھر سے اسے اسی کال کوٹھری میں بند کر دیں گے نہ جانے اس کی اگلی منزل کیا ہو گی

اس نے اندھیرے میں ایک آدمی کو اپنی طرف بڑھتے دیکھا اس کا جسم پوری طرح سے کانپ رہا تھا۔

اور پھر آہستہ آہستہ وہ چلتا ہوا اس کے قریب زمین پر آ گیا تھا۔

کیا میں آپ کی کچھ مدد کر سکتا ہوں وہ بالکل اس کے قریب بیٹھا پوچھ رہا تھا حورم نے ایک نظر اس کے چہرے پر دیکھا بات کرتے ہوئے اس کے گال پر ایک ڈمپل نمایاں ہوا۔لیکن اس کے چہرے کے سیریز تاثرات دیکھ کر حورم کو لگا کے شاید وہ اس کی مدد کر سکتا ہے۔ایک تو یہ شخص اردو میں بات کر رہا تھا تو مطلب صاف تھا کہ وہ پہچان چکا ہے کہ لڑکی کا تعلق پاکستان سے ہے

پلیز میری مدد کریں وہ لوگ مجھے پاکستان سے یہاں لے آئے ہیں وہاں بہت ساری لڑکیاں اور بچے ہیں میرا دوست بھی وہیں پھنس گیا ہے مجھے واپس اپنے گھر جانا ہے آپ میری مدد کریں گے نہ۔وہ بری طرح سے روتے ہوئے اسے بتانے لگی جبکہ اس کی معصومیت پر نہ چاہتے ہوئے بھی یارم مسکرا دیا

اٹکورس میں تمہاری مدد کروں گا چلو یہاں سے میری گاڑی میں چلو میں تمہیں اپنے گھر چھوڑ دوں گا اور اس کے بعد تمہارے دوست کو تمہارے پاس لے کر آؤں گا روتے نہیں بیٹا چلو شاباش

یارم نے اسے اٹھاتے ہوئے اپنا فون نکالا۔

تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں شارف کے وہاں سے ایک لڑکی بھاگ چکی ہے۔اس نے حورم کو گاڑی میں بٹھا کر دوسری طرف آتے ہوئے شارف کو فون کیا۔

میں تمہیں کب سے فون کر رہا تھا ڈیول۔یہاں سے ایک لڑکی اور لڑکے نے بھاگنے کی کوشش کی لڑکی بھاگ گئی ہے لیکن بچہ بری طرح سے پھس گیا ہے یہ لوگوں سے بہت مار رہے ہیں۔اور میں اس کے لئے کچھ نہیں کر سکتا اگر میں لوگوں سے کچھ کہتا ہوں تو انہیں شک ہو جائے گا۔

وہ جھوٹی داڑھی مونچھ لگائے مسلسل ان لوگوں پر نظر رکھے یارم کو ان کی ہر خبر دے رہا تھا یہاں تک کہ صارم کو بھی اس بارے میں ابھی کچھ بھی معلوم نہیں تھا وہ تو ابھی تک کل کے حملے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

ٹھیک ہے تم نظر رکھو وہ لڑکی میرے ہاتھ لگ چکی ہے میں اسے روح کے پاس چھوڑ کے آتا ہوں۔

خدا کا شکر ہے کہ وہ تمہارے ہاتھ لگی یہاں پر ابھی تک وہ لوگ واپس نہیں آئے جو لڑکی کے پیچھے گئے تھے۔مجھے تو اس کی پریشانی ہو رہی تھی شارف نے پریشانی سے کہا جبکہ یارم نے فون رکھ کر اپنی دوسری طرف بیٹھی اس معصوم لڑکی کو دیکھا جو روتو نہیں رہی تھی ہاں لیکن سوں سوں کی آواز اب بھی آ رہی تھی

---

وہ سب لوگ دبئی پہنچ چکے تھے اور یہاں آتے ہی وہ پولیس سٹیشن آئے تھے جہاں آفیسر صارم کے ساتھ مل کر انہوں نے اس کیس کی تہہ تک جانا تھا۔انسپکٹر صارم کو اس سب چیزوں کی خبر پہلے ہی لگ چکی تھی اور وہ اس کے لیے اپنی ایک ٹیم بھی تیار کر چکا تھا۔یہاں تک کہ ڈیوائس لوکیشن کی مدد سے شارق اس لوکیشن کو بھی ٹریس کر چکا تھا

۔اب صرف حملہ کرنا تھا لیکن انہیں ڈر تھا کہ کہیں وہ الرٹ نہ ہو جائے اور اس جگہ سے بچوں اور لڑکیوں کو کسی اور جگہ شفٹ نہ کر دیں اسے سب سے زیادہ پریشانی چھوٹو کی تھی جسے اس مشن کے لیے وہ ان کے ساتھ دبئی بیجا تھا۔

ذمل کا وہ ساتھی سچ میں بہت ہی وفادار اور بہادر بچہ تھا جو ان سب کاموں سے پہلے چوریاں بھی کرتا رہا۔ لیکن شارق کو اس سے زیادہ اور کوئی اس کام کے لئے پرفیکٹ نہیں لگا تھا وہ بہت ہوشیار بچہ تھا اور اس کے لیے آسانی سے کام کر سکتا تھا اسی لئے جب شارق نے اس کام کے بارے میں بتایا تو وہ فوراً مان گیا

مسٹر دائم ہم پوری کوشش کریں گے کہ آپ کی وائف کو کچھ نہ ہو لیکن آپ کو بھی صبر سے کام لینا ہو گا ہم آپ کو وہاں اپنے ساتھ نہیں لے کر جا سکتے وہ دائم اور بہرام کو سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ شازم اور جازم میں ابھی تک فرق کرنا اس کے لئے مشکل تھا

دائم تو کب سے ان سے لڑ رہا تھا کہ وہ بھی ان لوگوں کے ساتھ اس جگہ پر جائے گا لیکن دائم اس کی بات ماننے کو کسی بھی حالت میں تیار نہ تھا جب کہ بہرام کے اشارے پر وہ خاموش ہو گیا۔

یہ بات الگ ہے کہ بہرام پر اسے اس وقت بہت غصہ آ رہا تھا اس کی اپنی سگی بہن کی جان خطرے میں تھی اور وہ اس قدر خاموش تھا۔

تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے بہرام اگر تم خود کچھ نہیں کر رہے ہو مجھے تو کچھ کرنے دو تا کہ وہ ہمیں اپنے ساتھ لے جائیں دائم غصے سے بولا

دائم لوگوں کی منتیں کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے ان لوگوں کو بس یہاں سے نکلنے تو ہم ان کا پیچھا کریں گے اس طرح سے تمہیں لگ رہا ہے کہ یہ لوگ مان کر ہمیں اپنے ساتھ لے جائیں گے تو ایسا کچھ نہیں ہو گا یہاں ہماری فیملی کے لوگ

نہیں ہیں یہاں جازم شارق یا یاسم کچھ نہیں کر سکتے وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا جب کہ اس کا آئیڈیا دائم کو کافی حد تک اچھا لگا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

اندر آجاؤ بیٹا تو وہ باہر کیوں کر رہی ہو اسے اپنا ہی گھر سمجھو جب تک میں تمہارے دوست کو یہاں پر لے کے آتا ہوں تب تک تمہیں یہی رکھنا ہو گا وہ نرمی سے کہتے ہوئے پیچھے دیکھ کر بولا جبکہ وہ ابھی تک دروازے پر کھڑی تھی شاعری سے ڈر تھا کہ کہیں یہ بھی کوئی اس طرح کا انسان نہ ہو وہ اس پر اعتبار کر کے یہاں تک تو آگئی تھی لیکن اس پر ضرورت سے زیادہ اعتبار کرنا حروف کو مصیبت میں ڈال سکتا تھا

یہاں اور کوئی نہیں رہتا کیا اس نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔ جبکہ اس کے سوال اور اس کے چہرے پر کے ایکسپریشن سے یارم نے اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ اس سے خوفزدہ ہے۔

نہیں اس گھر میں میرے علاوہ تین اور جانے رہتی ہیں میری بیوی کا ایک بیٹا جو بیٹا کم فیویکول زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ ایک چھوٹا سا کتا ہے جو صرف دیکھنے میں چھوٹا ہے جسے کتا کہنے کی غلطی تم نہیں کرو گی اس کا نام شونو ہے اور اس کے بعد آتی ہے میری پیاری سی معصوم سی بیوی سے اس شو اور اس کے فیویکول بگاڑ دیا ہے۔

لیکن اس وقت وہ یہاں سے تھوڑے فاصلے پر میرا مطلب ہے آخری کمرے میں سردی زیادہ ہو رہی ہے نہ اس لیے اسی لئے تم ابھی تک ان کا دیدار نہیں کر پائی۔ یار بنے نارمل انداز میں اسے سمجھانا چاہا تھا لیکن پھر بھی وہ سمجھنے کو تیار نہیں تھی ایک اکیلے مرد کے ساتھ اس کے گھر میں اکیلے جانا حورم کے لئے کافی مشکل تھا جب کہ وہ یہ بھول چکی تھی کہ وہ یہاں تک کہ اس کے ساتھ اکیلے ہی آئی ہے

یارم ابھی تک وہاں دروازے پر کیا کر رہے ہیں۔ آپ کو باہر سردی نہیں لگ رہی تھی وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھ رہی تھی دروازے پر ایک انجان چہرے کو دیکھ کر پریشان ہو گئی

یارم یہ کون ہے۔ روح نے حیرانگی سے پوچھا جبکہ جانو میں اپنے سامنے اس لڑکی کو دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔ اور اس سے بھی زیادہ حیرانگی تو اس کی گود میں اس کے ساتھ تقریباً چپکے ہوئے گول مٹول سرخ گالوں نیلی آنکھوں پلس ڈمپلز والے خوبصورت بچے کو دیکھ کر ہوئی تھی۔ جانو کا دل کیا کہ وہ اس بچے کو اپنے ہاتھوں میں لے کر پیار کرے لیکن وہ اس لڑکی کے ساتھ ایسے چپکا ہوا تھا جیسے کبھی اترے گا ہی نہیں۔ اور فی الحال تو جانو اسے پیار کرنے کی کنڈیشن میں بھی نہیں تھی پتا نہیں وہاں اس کے دوست کا کیا حال ہو رہا ہو گا اور اس سے بھی زیادہ وہاں کتنے بچے تھے اتنی ساری لڑکیاں

یہ لڑکی میری بہن ہے۔ اور یہ کچھ دن تک یہیں پر رہے گی ہمارے ساتھ جب تک میں اس کے دوست کو نہیں ڈھونڈ کر لاتا اسے اندر لے کر چلو کافی سردی ہو رہی ہے باہر یارم نے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔

جب کہ جیسے جیسے یارم آگے کی طرف قدم بڑھا رہا تھا ویسے ویسے وہ بچہ اس لڑکی کے ساتھ مزید چپک رہا تھا۔ جسے دیکھ کر نا چاہتے ہوئے بھی حورم کو ہنسی آگئی ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ بچہ اپنے باپ کو چڑا رہا ہو۔

جب کہ اندر سے ایک چھوٹا سا کتا جو پہلے وہ اسے دیکھ کر بھونک رہا تھا لیکن پھر اس کے ساتھ یارم کو کھڑا دیکھ کر جیسے آیا تھا ویسے ہی واپس پلٹ گیا۔

ہاں یہ تھا روح کا شونو میری بیوی کا کتا اسے ہم کتا نہیں کہتے یارم کے پلٹ کر دیکھنے پر وہ فورا بولا اور یہ میرا دشمن اول میرا مطلب ہے میرا اکلوتا چشم و چراغ رویام یارم کاظمی۔ یارم نے اگلے ہی لمحے اسے روح کی گود سے نکال کر صوفے پر رکھا تھا۔ اور بنا کچھ بولے ہی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا جب کہ پیچھے سے رویام کا رونا دھونا سٹارٹ ہو گیا تھا۔

یارم کیا کرتے ہیں آپ میرے معصوم بچے کے ساتھ میری گود میں کھیل رہا تھا آپ کو کیا مسئلہ تھا اس سے آپ کی گود میں تھوڑی نہ کھیل رہا تھا۔ اور رویام کو دوبارہ سے صوفے سے اٹھا کر اپنی گود میں لیتے ہوئے بولی جبکہ وہ چالاک بچہ بھی اس کے ساتھ لگا فضول میں ہی سوں سوں کر رہا تھا۔ جیسے اس پر کوئی بہت بڑا ظلم کر دیا گیا ہو۔

آؤ میں تمہارا کمرہ دکھاتی ہوں وہ یارم کو ڈانٹتے ہوئے اسے دوسرے کمرے کی طرف آنے کا اشارہ کر رہی تھی۔

تم آرام سے اس کمرے میں رہو بلکہ ایسا کرو کہ فریش ہو جاؤ تب تک میں تمہارے لئے کپڑے لے کر آتی ہوں پھر ہم سب ساتھ مل کر کھانا کھائیں گے۔ یارم کے اسے بہن کہنے کے بعد روح بنا کوئی سوال کیے اسے اس کمرے میں لے آئی حورم کو تھوڑا عجیب لگا تھا۔

کیا ہوا بابا نے مارا میرے بے بی کو۔ شولی اب ہم بابا سے بات ہی نہیں کریں گے۔ روح اپنے بچے کو سینے سے لگائے باہر چلی گئی۔ جبکہ جانو کو یہ لڑکی اور بچہ بہت پیارے لگے تھے اور وہ آدمی بھی جو پہلی ملاقات میں اسے اپنی بہن بنا چکا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

رویام یہاں بیٹھے کاماما کی سب سے قریب والی چیئر پر جب کہ بابا کو ہم یہاں بٹھائیں گے سب سے دور والی چیئر پر اور یہاں پر بیٹھے گی وہ پیاری سی پھوپو جانی جو ہمارے گھر آئی ہے۔ بار بار رویام کو پیار کرتے ہوئے ڈنر لگا رہی تھی جب کہ

دروازے پر کھڑی جانو کو اس لڑکی کا انداز بہت اچھا لگ رہا تھا جب کہ یہ بچہ جو تقریبا ایک سال کے قریب تھا لگتا ہے اپنے باپ کا بہت ہی بڑا دشمن تھا۔

ارے آگئی تم یہاں ادھر آؤ وہاں کیوں کھڑی ہو بھوک نہیں لگی روح نے مسکراتے ہوئے اندر بلایا تھوڑی دیر پہلے ہی وہ اسے اپنے کپڑے دے کر آئی تھی جو اس پر بہت پیارے لگ رہے تھے۔

یہ تو سچ تھا کہ جانو کو بہت سخت بھوک لگی تھی اس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا کیا شاید کل رات سے اس نے تو بے ہوش ہونے سے پہلے بھی کچھ نہیں کھایا تھا اور اسے یہ بھی نہیں پتا تھا کہ وہ کتنی دیر سے بے ہوش تھی

تم کھانا شروع کرو میں ایک منٹ میں آتی ہوں پتا نہیں یارم کہاں رہ گئے پلیز زرا رویام کا بھی دھیان رکھنا۔ وہ اپنے بیٹے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی جو کھانے کی چمچ اور پلیٹ کے ساتھ کھیلنے میں مصروف ہو چکا تھا۔

حورم نے فوراً ہاں میں سر ہلایا اسے تو جیسے رویام سے پیار کرنے کا بہانہ چاہیے تھا۔ اس نے مسکرا کر بچے کی طرف دیکھا اور اس کی مسکراہٹ کے بدلے میں اس نے بھی اسے ایک پیاری سی ڈمپلز والی اسمائیل دی اور اس سے جانو کو لگا جیسے یہ بچہ بھی اس سے دوستی کرنا چاہتا ہے بس یہی وجہ تھی کہ وہ اپنی چیئر سے اٹھ کر فوراہی اس کے گول مٹول سرخ پھولے ہوئے گالوں پر کس دے چکی تھی۔

لیکن اس کی کس لینے کے بعد اس کا موڈ آف ہو چکا تھا اب وہ اسے گھور گھور کر دیکھ رہا تھا جانو کو لگا جیسے اس سے بہت بڑی غلطی ہو گئی ہو

سوری لگتا ہے آپ کو میری کسی پسند نہیں آئی اچھا آپ ناراض نہ ہوں میں واپس لے لیتی ہوں جانو اس کے غصے سے گھورنے کو نظر انداز کرتے ایک بار پھر سے اس کے گال پر جھکی۔ جبکہ اس بار رویام کے سرخ گال مزید سرخ ہو گئے

اور وہ اپنے ڈمپلز کی بھرپور نمائش کرتے ہوئے شرما کر اپنے چھوٹے چھوٹے بازوؤں کو ٹیبل پر رکھتا اپنا چہرہ ٹیبل پر رکھ چکا تھا حورم فوراہی سمجھ گئی کہ وہ اس کے دوسری بار کس کرنے پر شرما گیا ہے۔

جبکہ نجانے کیوں اس کے شرمانے پر جانو خود بھی شرما گئی اور وہ بھی اسی کے انداز میں ٹیبل پر دونوں بازو رکھ کر اپنا چہرہ چھپا گئی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یارم آپ اس وقت یہاں کیا کر رہے ہیں وہ اسے سیکریٹ روم میں کام کرتے دیکھ کر پریشان ہوئی تھی وہ یہاں تب ہی آتا تھا جب کوئی بہت اہم کام ہو

تم چھوڑو یہ ساری باتیں تم مجھے یہ بتاؤ کہ تمہارا بوڈی گارڈ کہاں ہے۔یارم سارا کام ایک طرف کرتے ہوئے انتہائی محبت سے بولا

باہر ہے اپنی پھوپو کے ساتھ۔روح نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

پھوپو کے ساتھ یا پھر تمہاری ہونے والی بہو کے ساتھ ویسے اتنی بڑی ہے نہیں سیٹنگ کروا سکتا ہوں تمہارے بیٹے کی اس کے ساتھ اور مجھے تو لگتا ہے کہ تمہارے بیٹے کو کافی پسند بھی کرتی ہے اچھا ہی ہے بہو آجائے گی تو تمہاری ذمہ داریاں بھی کم ہو جائے گی تمہارے ساتھ بھی وہ ہر وقت چپکا نہیں رہے گا الفی کہیں کا اور تم مجھ پر بھی تھوڑا سے نظر کرم کر سکو گی وہ ایک آنکھ نہیں بھاتا ہو شرارت سے بولا

مزاق اچھا تھا لیکن فی الحال میرا بیٹا سب سے زیادہ مجھے پسند کرتا ہے۔اور آپ کو جتنا وقت دینا چاہیے اتنا میں دے رہی ہوں میں نے آپ کو بتایا تھا نا صبح 9 بجے سے لے کر رات 9 بجے تک میں پوری کی پوری آپ کی ہو آپ جو کہیں گے میں

کروں گی لیکن رات 9 بجے سے لیکر صبح 9 بجے تک میں صرف اور صرف اپنے بیٹے کی ہو اور سارا وقت اس کے ساتھ گزاروں گی روح نے اسے اپنی کہی ہوئی بات یاد دلائیں

اور میں نے بھی تمہیں بتایا تھا کہ صبح 9 بجے سے لے کر رات 9 بجے تک میں یہاں پر نہیں ہوتا بلکہ اپنے آفس میں ہوتا ہوں کیا تمہیں وہ اپنے ساتھ لے کر جایا کروں اور یہ الفی اتنی آسانی سے میرے وقت پر بھی قبضہ جمائے ہوئے ہے ایک تو میں اس کے ساتھ بانٹ کیا لیا۔ اسے لگتا ہے کہ تم پوری کی پوری اس کی ہو۔ ہر وقت چپکا رہتا ہے۔ گلو "کلفی "فیویکول ہر چیز کو مار دے گیا ہے تمہارا بیٹا۔ وہ اس کے بالکل قریب کھڑے ہوتے ہوئے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے مزید قریب کرتا اس کے بالوں کو کھولنے لگا۔

یارم میں آپ کو کتنی بار کہا ہے میرے معصوم بچے کو ان الٹے سیدھے ناموں سے نہ پکارو کریں کیا کہتا ہے وہ آپ کو کیا بے کار میں اس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں ابھی تو ٹھیک سے بات نہیں کر پاتا۔

ہاں لیکن چپکنے میں ماہر ہے اور ڈرامے کرنے میں تو ماہروں کا استاد اور اس شیطان کو معصوم کہہ کر معصومیت کی توہین مت کرو اس کے سامنے تو میں معصوم ہوں یارم فوراً اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا۔

آپ کو تو بس بہانا چاہیے میرے معصوم بچے کے بارے میں بولنے کا روح منہ بناتے ہوئے بولی۔

جب کہ یارم اس کے اس طرح سے منہ بنانے پر مسکراتے ہوئے اس کے لبوں پر جھکا۔

یارم کیا کر رہے گھر میں مہمان آئی ہوئی ہے اور آپ ہیں کہ آپ کو مستی سوچ رہی ہے وہ اپنا آپ بچاتے ہوئے پیچھے ہٹی۔

جبکہ یارم اس کے اس طرح سے دور جانے پر اس کا ہاتھ کھینچ کر دوبارہ اسے اپنے قریب کرتے ہوئے اس کا چہرہ اپنے ایک ہاتھ میں پکڑ کرے جبکہ دوسرا ہاتھ اس کی کمر میں ڈال کر اس کے لبوں پر جھکا۔اور اس کے نازک لبوں پر محبت سے بھرپور مہر لگا کر پیچھے ہٹا۔

مجھے کوئی بہانا پسند نہیں ہے روح جو تمہیں مجھ سے دور کرے اس لیے کوشش بھی مت کیا کرو اس کا گال تھپتھپتا باہر نکل گیا جب کہ روح پیر پٹختی اس کے پیچھے آئی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ دونوں کچن میں آئے تو ان دونوں کو ٹیبل پر سر رکھے ایک دوسرے سے منہ چھپائے دیکھا جب کہ اپنی ماں کی آواز سنتے ہی اس نے اوپر سر اٹھا کر دیکھا جو یارم کے بالکل قریب کھڑی تھی اور شاید اسے یہ بات بالکل بھی پسند نہیں آئی اسی لئے تو ہاتھ اٹھاتا اسے اپنی طرف آنے کا اشارہ کر رہا تھا ابھی کرسی سے اٹھ کر نیچے آنے کی کنڈیشن میں نہیں تھا ۔کیونکہ ابھی اتنی اونچی جگہ سے نیچے اترنا اس کے بس سے باہر تھا ورنہ تو یقیناً وہ روح کو اس کے ساتھ یارم کو کبھی نہ کھڑا رہنے دیتا۔

یارم جلدی جلدی کھانا کھا کے کہیں جانے کو تیار تھا جبکہ روح اسے جاتے دیکھ کر پوچھے بنا نہ رہ سکی

یار میں نے اپنی بہن سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اس کے دوست کو ڈھونڈ کر لاؤں گا تو اب مجھے وہ وعدہ نبھانا ہے اس نے جانو کو دیکھتے ہوئے کہا۔

لیکن وہ لوگ بہت خطرناک ہیں آپ کو نقصان پہنچا سکتے ہیں خاص کر وہ کالا آدمی جو میرے پیچھے بھاگ رہا تھا وہ ٹنڈا میرا مطلب ہے کہ اس کے سر پہ بالکل کوئی بال نہیں تھا اور باقی دو اور تو بالکل اس کی جڑاوں بھائی لگ رہے تھے جیسے شازم

لالہ اور جازم لالا۔ آپ پلیز وہاں اکیلے مت جائے آپ پولیس سٹیشن جائے اور وہاں پر رپورٹ لکھوا کر ان لوگوں کو گرفتار کروائے وہ بہت خراب لوگ ہیں میرے خیال میں ہمیں پولیس کے پاس جانا چاہیے پولیس اس سب کو بہتر طریقے سے ہینڈل کرے گی حورم نے کہا۔

مجھے ایسے لوگوں سے کوئی خطرہ نہیں ہے بیٹا اور جہاں تک تم بات کر رہی ہوں پولیس کی تو پولیس والے بہت بے وقوف ہوتے ہیں یارم نے اسے سمجھانا چاہا

لیکن میرے جازم لالا تو بے وقوف نہیں ہیں۔ وہ بہت سمارٹ ہیں انہوں نے بہت سارے کیس ہینڈل کیے ہیں۔ اور میرا دوست ہے نا وہ کوئی عام انسان نہیں ہے اس کو پولیس والوں نے یہاں بھیجا ہے اس کی شرٹ پہ ایک ڈیوائس بھی ہے جو اس نے چھپا کے رکھی ہوئی ہے وہ بہت بہادر ہے حورم کو اچانک کی اپنا بہادر دوست یاد آ گیا۔

تم فکر مت کرو میں تمہارے دوست کو یہاں لے آؤں گا اور ہاں تمہارا بھائی نہیں ہو گا بے وقوف لیکن ہمارے علاقے میں ایک انسپکٹر ہے انسپکٹر صارم اس سے بڑا بے وقوف اس دنیا میں کوئی نہیں ہے اسے لگتا ہے ڈیول کو کچھ بھی پتہ نہیں چلے گا جبکہ ڈیول اسسے پہلے اس کیس کی تہہ تک جا پہنچا ہے۔ یارم بات کرتے کرتے اپنی آواز اتنی کم کر گیا کہ اپنے علاوہ اور کسی کو اس کی آواز سنائی نہ دی۔

روح آو دروازہ بند کر لو وہ روح کو آنے کا اشارہ کرتے ہوئے رویام کی جانب آیا جو اسے آتے دیکھ کر پیچھے ہٹنے لگا تھا۔

یارم پلیز نہیں پلیز میرے معصوم بچے کو بخش دیں اس نے کیا بگاڑا ہے آپ کا رویام اسے اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر گلا پھاڑ پھاڑ کر رونے لگا تھا کیونکہ اسے پتا تھا کیا وہ اپنی داڑھی مونچھ والا جارخانہ پیار اسے کرے گا یہی وجہ تھی کہ روح بھی اس کے پاس آنے لگی لیکن روح کو پہنچنے میں دیر ہو گئی

اس نے مجھ سے میری بیوی چھینی ہے وہ روح کو اس کے سوال کا جواب دیتے ہوئے باہر کی طرف جا چکا تھا جبکہ رویام کا باجا بجا چکا تھا جس کو چپ کروانا ایک بہت مشکل ترین کام تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

چلو چلو لڑکیاں ٹرانسفر کرو یہاں سے پولیس والوں کو ہماری خبر لگ چکی ہے وہ کبھی بھی یہاں آنے والے ہوں گے ان کے باس نے کہا اور سارے آدمی باہر جانے کی تیاری کرنے گئے جب اچانک اس خفیہ گودام کا شٹر اوپن ہوا۔

کون ہے۔۔۔۔!اندھیرے میں ایک آدمی کو دیکھ کر یہ تو سمجھ چکے تھے کہ پولیس نہیں ہیں تو پھر یہاں کون آ گیا اور اس جگہ کی خبر کسی کو کیسے لگی۔ان کا باس اس آدمی کو مارنے کی نیت سے آگے بڑھ رہا تھا جب اچانک اس کے قدم راستے میں ہی رک گئے۔

ڈیول۔۔۔ڈیول یہاں کیسے۔۔۔!آدمی نے پریشانی سے اپنے ماتھے سے پسینہ صاف کیا۔

آو ڈیول آو بہت خوشی ہوئی تمہیں یہاں دیکھ کر۔کرسی لاو ڈیول کے لیے۔آدمی خوشامدی انداز میں آگے بڑھا لیکن جس انداز میں وہ آگے آیا تھا اسی انداز میں یارم نے ایک زوردار طمانچہ اس کے منہ پر دے مارا۔

میں نے تم سے کیا کہا تھا جانگیر میرے راستے میں مت آنا کیوں کیا تم نے ایسا کام تمہیں یہاں دبئی میں کام کرنے دے رہا ہوں یہی تمہارے لیے کافی نہیں تھا کہ تم اتنا گر گئے۔کاش اس اس دن ان سب کیڑے مکوڑوں کے ساتھ تمہیں بھی ختم کر دیتا لیکن اب بھی دیر نہیں ہوئی ہے۔وہ اپنے لیفٹ ہینڈ میں بلیٹ لیتے ہوئے بولا جسے دیکھ کر جانگیر کے پسینے چھوٹ جاتے تھے۔

نہیں ڈیول نہیں نہیں مجھے معاف کر دو مجھے پاکستان سے آفر آئی تھی اس کام کی بس اسی لئے میں بہک گیا۔ مجھے نہیں پتہ تھا کہ میں اس کام میں تمھاری نظر میں آ جاؤنگا ہوں مجھے معاف کر دو مجھ سے غلطی ہو گئی میں ابھی ان سب لڑکیوں اور بچوں کو چھوڑ دیتا ہوں جہانگیر اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولا۔

کیونکہ اس وقت جہانگیر کو اپنی جان سے زیادہ کچھ بھی عزیز نہیں تھا شاید اس کی جانی چاہئے تھی۔

نہیں جہانگیر تم ایک بار بہک سکتے ہو تو بار بار بہک سکتے ہو اسی لیے میں تمہیں مزید بہکنے نہیں دوں گا۔ یارم کہتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام اور اگلے ہی لمحے وہ اس کے ہاتھ سے ایک انگلی کو جدا کر چکا تھا۔ چیخ و پکار کا سلسلہ شروع ہوتے ہی اس کے آدمی یارم کو مارنے کے لئے اس کی طرف بھریں۔ جب کہ یارم کا بلیٹ کسی سانپ کی طرح رینگتا سرخ لکیر چھوڑتے ہوئے ان کے بدن کے ٹکڑوں کو جسم سے الگ کر رہا تھا۔

تھوڑی دیر میں وہاں کتنے ہی لوگوں کا ڈھیر پڑا تھا۔ جب کہ یارم نے جہانگیر کو اس کے کالر سے پکڑا اور گھسٹتے ہوئے باہر کی طرف لے آیا۔

خضر شارف یہاں سے ساری لڑکیوں اور بچوں کو نکال کر ایک محفوظ جگہ پر پہنچا دو جب تک میں ان کے پاکستان واپس لے جانے کا انتظام نہیں کرتا۔ اور ہاں شارف اس چھوٹے بچے کے ساتھ مجھے تھوڑی دیر میں آفس میں ملو میں اسے گھر لے کر جاؤں گا وہ جہانگیر کو گھسیٹتے ہوئے آگے بڑھ گیا جبکہ خضر اور شارف کا کام ابھی لڑکیوں اور بچوں کو ایک محفوظ مقام تک پہنچانا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یہاں پر تو کوئی بھی نہیں ہے۔میرا مطلب ہے یہاں پر تو صرف یہ ان لوگوں کے جسم کے ٹکڑے ہیں اس نے زمین پر پڑے لوگوں کی طرف اشارہ کیا جو لہولہان یہاں پڑے تھے۔جازم نے پریشانی سے کہا

نجانے کون تھا جو اتنی درندگی کا ثبوت دے گیا ہے۔یاسم نے اپنے ماتھے سے پسینہ صاسر جہانگیر کی لاش ملی ہے سر جہانگیر کی لاش ملی ہے لاش کہنا غلط ہو گا بوڈی کے سارے ٹکڑے الگ الگ تھے جب کہ ہم صرف گردن سے ہی پہچان پائے ہیں کہ وہ جہانگیر تھا ف کیا زندگی کا ننگا ناچ دیکھ کر وہ خود ہی پریشان ہو چکا تھا۔یہاں پر لوگ زندہ تو تھے لیکن شاید ہی نہیں رہے تھے۔اور نہ ہی جینے کی حالت میں تھے

وہ لوگ اس جگہ پر حملہ کر چکے تھے جب کہ یہاں صرف ان غنڈوں کی بری حالت ہوئی پڑی تھی بچوں اور لڑکیوں کا تو یہاں تو پتا ہی نہ تھا۔

شازم بہرام اور دائم جو ان لوگوں سے چھپ کر یہاں تک آئے تھے یہ سب کچھ دیکھ کر خود بھی پریشان ہو گئے۔

جی تو انسپیکٹر صارم اب بتایئے کیا کرے گی آپ کی دبئی کی پولیس کہاں چلی گئی ہیں وہ لڑکیاں کہاں ہیں بچے اور میری بیوی کہاں ہے آپ نے تو کہا تھا کہ آپ اسے باحفاظت بازیاب کروالیں گے جواب دیں مجھے یہ ہے آپ کی دبئی کی پولیس ایک تو آپ ے یہاں آنے میں اتنا وقت لگا دیا اور اب یہاں پر کوئی موجود ہی نہیں ہے جواب دیں مجھے بلکہ میری بیوی کو ابھی اور اسی وقت حاضر کریں بہت ناز تھا نہ آپ کو آپ کی دبئی کی پولیس پر آپ کو آپ کی یونیفارم پر تو بتائیں کہاں گیا وہ مان۔۔۔!دائم انتہائی غصے سے صارم پر چلایا تھا۔

شاہ صاحب تھوڑا صبر سے کام لے آپ کی بیوی بالکل محفوظ ہاتھ میں ہے جذباتی نہ بنے وہ زمین سے بلیٹ کا ٹکڑا اٹھاتے ہوئے اسے سمجھانے لگا۔بلیٹ پر خون لگا ہوا تھا جبکہ مالکر سے "پولیس والے بے وقوف" لکھا تھا صارم کو غصہ

تو بہت آیا لیکن وہ بلیٹ اس نے اپنی جیب میں رکھ لی جبکہ جازم کو لگا تھا کہ شاید وہ اس بلیٹ کی مدد سے اس پر لگے فنگر پرنٹس لے کر اس آدمی تک پہنچے گا لیکن وہ خود ہی اپنی فنگرز کے ماکس اس بلیٹ پر لگا چکا تھا۔

سر آپ اس بلیٹ سے آسانی سے اس آدمی تک پہنچ سکتے تھے جس نے ان سب کا یہ حال کیا ہے جازم بولے بنا نہ رہ سکا

۔

نہیں انسپکٹر جازم یہ صرف آپ کی غلط فہمی ہے ہم اس شخص تک کبھی نہیں پہنچ سکتے ڈیول نام ہے اس کا اس نے کچی گولیاں نہیں کھیلی اس نے اپنی بلیٹ پر مارکس لگا کے بلیٹ پر "پولیس والے بے وقوف" لکھ کر چلا جائے گا۔

خیر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے آپ کی بہن اور آپ کی بیوی بالکل محفوظ ہے اور آپ کا وہ خفیہ ایجنٹ بھی آفیسر شارق۔۔۔وہ ان تینوں کو دیکھتے ہوئے باہر کی طرف جا رہا تھا جب اس کا فون بجا۔

سر جہانگیر کی لاش کو کوئی پولیس سٹیشن کے باہر چھوڑ کر چلا گیا ہے لاش کہنا غلط ہو گا بلکہ ایک بوری میں چھوٹے چھوٹے ٹکڑے پڑے ہیں صرف گردن سے ہی پتہ چل رہا ہے کہ وہ جہانگیر ہے۔یقیناً یہ کام ڈیول نے کیا ہو گا۔ایک بار پھر سے ڈیول ہم سے جیت گیا وہ ہم سے پہلے ہی ان بچوں اور لڑکیوں تک پہنچ کر انہیں بچا چکا ہے بلکہ جہانگیر کا بھی اس نے ایسا حال کیا ہے کہ اس کی طرف دیکھا نہیں جا رہا۔اور سر اس کی لاش کے ساتھ ایک بیگ بھی تھی جس میں اس کے اس میں موجود جتنے بھی برے نام تھے سب ثبوتوں کے ساتھ وہ بیگ بھی باہر چھوڑ گیا ہے انسپکٹر نے اسے مکمل بات بتائی۔

ہاں ٹھیک ہے تم آگے سب کچھ سنبھالو میں کچھ دیر میں آتا ہوں صارم نے فون بند کرتے ہوئے کہا۔

سو کیس حل ہو گیا ہمیں سارے ثبوت مل چکے ہیں اور جہانگیر کی لاش بھی پولیس سٹیشن کے باہر پڑی ہے۔ صارم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

کیا مطلب کیا کوئی اسٹیٹ ایجنٹز بھی شامل تھے اس کیس میں شارق نے پوچھا۔

نہیں وہ کوئی سیکرٹ ایجنٹ یا پولیس والا نہیں ہے وہ ایک ڈان ہے۔ کہنے کو وہ بھی یہی کام کرتا ہے جو ہم کرتے ہیں ۔ مجرموں کو جڑ سے اکھاڑ کر مظلوموں کی مدد کرنا۔ لیکن اس کے لیے کوئی بھی راستہ غلط نہیں ہے وہ ہماری طرح کوئی رولز فالو نہیں کرتا۔ اس کا بس ایک ہی رول ہے جو دل کرے وہ کرو۔ ڈیول صرف اور صرف ڈیول کی سنتا ہے۔

دنیا کی نظر میں وہ یارم کاظمی ہے ایک عام انسان دبئی کا ایک عام شہری۔ لیکن انڈر ورلڈ کی دنیا میں وہ ڈیول ہے۔

خیر آپ سب لوگ پولیس سٹیشن چلیں تب تک میں آپ کی بیوی اور ان سب لوگوں کو لے کر آتا ہوں

سر ہم بھی آپ کے ساتھ چلتے ہیں اسی بہانے ہم بھی مل لیں گے اس سے میرا مطلب ہے کہ میں ڈیول کا بہت بڑا فین ہوں بس ایک بار اسے اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو شارق میں تقریباً منت کرنے والے انداز میں کہا تھا۔

ہاں اب مجھے آپ لوگوں پر یقین نہیں ہے جب تک مجھے میری بیوی نہیں مل جاتی تب تک آپ اکیلے کہیں نہیں جا سکتے دائم کو اب بھی غصہ آ رہا تھا۔

جبکہ صارم اب مزید وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا اسی لئے انہیں اپنے ساتھ آنے کے لئے تیار ہو گیا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

او انسپکٹر بے وقوف۔۔۔۔میرا مطلب ہے انسپکٹر صارم کیسے ہو تم۔۔۔؟شارف نے ہنستے ہوئے کہا۔

اگر تم لوگوں کو یہ لگتا ہے کہ مجھ سے پہلے اس جگہ پر پہنچ کر حملہ کر لینے سے جہانگیر کو اتنی بری طرح سے موت دے دینے سے یا پھر ان لوگوں کی اتنی بری حالت کر لینے کے بعد تم لوگ جیت جاؤ گے تو یہ صرف تم لوگوں کی غلط فہمی ہے

۔

تم شاید بلیٹ پر لکھا ڈیول کا پیغام بھول گئے لیلیٰ نے ہنستے ہوئے یاد دلایا

جب کے صارم ان کی بات کو اگنور کرتے ہوئے مزید بولا

اگر تم لوگ اس کیس کو ہینڈل کرنا ہی چاہتے تھے تو وہ ثبوت پولیس سٹیشن پہنچانے کی کیا ضرورت تھی۔وہ بھی اپنے پاس ہی رکھ لیتے

ہم نے سوچا کہ تمہارا پرموشن ہو جائے گا آخر تم نے اتنا بڑا کیس ہینڈل کیا ہے اوہ سوری تم نے نہیں ہم نے لیکن ہم نے اس سب فائلز میں یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ سارے ثبوت تم ڈھونڈ کے لائے ہو اور یہ کیس بھی تم نے ہینڈل کیا ہے مطلب کے بہادر انسپیکٹر بیوقوف نے۔تمہیں تو ہمارا احسان مند ہونا چاہیئے کہ ہماری وجہ سے تمہاری پرموشن ہو جائے گی اور تم ہو یہاں منہ بنا کر آئے ہو۔مجھے تو لگتا تھا کہ مٹھائی کا ڈبہ لے کر آؤ گے لیکن تم تو اپنے ساتھ چار پانچ ڈبے لے کر آئے ہو میرا مطلب ہے بندے لے کر آئے ہو کون ہیں یہ لوگ۔۔۔!شارف اپنے اندر اتنے لوگوں کو دیکھ کر کہا۔

یہ لوگ اپنا کچھ سامان انپورٹ کروانا چاہتے ہیں۔تمہاری کمپنی ان کی کچھ مدد کر سکتی ہے صارم نے یقینا کے کمپنی کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا تھا

مطلب کے اب تم ہمارا بزنس رن کرنے میں ہماری مدد کرو گے میر امطلب ہے ہم نے تمہارا پر موشن کروایا اس کے بدلے میں کچھ دینا چاہتے ہو ہمیں شارف بھی چپ نہیں بیٹھا تھا

جن لوگوں کو تم یہاں لے کر آئے ہو نا ان میں سے ایک لڑکی اور ایک بچہ ان کے فیملی ممبرز ہیں

۔لڑکی کا نام حورم مقدم شاہ ہے جبکہ بچے کا نام علی ہے صارم نے اصل بات بتائی۔

اچھا وہ چھوٹا پیکٹ کیا بچہ ہے قسم سے مان گئے اسے اور وہ لڑکی اس وقت دونوں یارم کے گھر پر ہیں باقی اگر تم کسی سے ملنا چاہو تو وہ اوپر والے حال میں ہے۔ہم ان کی ڈیٹیل نکلوا کر انہیں پاکستان واپس بھیجنے کی تیاری میں ہیں خضر نے بتایا۔

نہیں اور کسی سے نہیں ملنا تم لوگ ڈیٹیل سے نکلوا کر پولیس سٹیشن بھجوا دینا آگے میں سب کچھ سنبھال لوں گا زیادہ بڑا بننے کی ضرورت نہیں ہے اور میں ابھی یارم کے گھر جا رہا ہوں یہ لوگ اپنے دونوں فیملی ممبرز کو لے کر یہاں سے جانے والے ہیں صارم ان لوگوں کو گھورتے ہوئے بتانے لگا۔

جبکہ پاس بیٹھی معصومہ نفی میں سر ہلاتے بس اتنا ہی کہہ پائی بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں ہے۔جبکہ جازم اور شازم بھی معصومہ کی بات سے بالکل اتفاق کرتے تھے وہ لوگ صارم کی اتنی زیادہ مدد کر رہے تھے لیکن مجال ہے کہ وہ انہیں تھکیو ہی بول دے۔اوپر سے یہ تو انہیں نخرے دکھا رہا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

حورم تمہارا دوست آ گیا اور کیا خیال ہے پاکستان جانے کے بارے میں مرے خیال یم اب تم دونوں کو پاکستا نتم لوگوں کی فیملز کے پاس بھیج دینا چاہیے یارم اسے دیکھتے ہوئے بولا جب کہ علی کو سامنے دیکھ کر ورم چلاتے ہوئے اس کے قریب آئی تھی

تم ٹھیک تو ہو تمہیں کچھ ہوا تو نہیں میں بہت ڈر گئی تھی ان لوگوں نے تمہیں مارا وہ اس کے ہاتھ ٹوٹلتے ہوئے بولی جو کافی زخمی لگ رہے تھے

ارے یہ تو کچھ نہیں جو بے کار میں پریشان ہو رہی ہے اتنی مار تو میں اپنے ڈبے کے مالک سے بھی کھالیتا ہے۔

کیا تمہارے مالک تمہیں مارتا تھا اب تم وہاں نہیں جاؤ گے میں تمہیں اپنے ساتھ رکھو کی تم میرے اور دائم کے ساتھ رہنا

اس چھوٹے سے بچے کی مار کا سوچتے ہوئے جانو نے پریشانی سے اپنے ساتھ لگایا

وہ کیسے برداشت کرتا ہو گا یہ سب کچھ

یہ دائم کون ہے روح نے سوال پوچھا

آپ نہیں جانتی دائم کو وہ میرے شوہر ہے میرے ہسبنڈ۔۔۔

کیا تم شادی شدہ ہو۔۔۔!روح کو جھٹکا لگا۔۔۔۔۔

ہاں میں شادی شدہ ہوں میں ایک میرڈ وومین ہوں حورم گردن اکڑا کر بولی اور اس کے انداز پر یارم بھی مسکرا دیا۔

ارے مجھے تو لگتا تھا کہ تم کو اسکول گرل ہو ابھی کالج وغیرہ جانا شروع کیا ہو گا م تو شادی شدہ ہو مجھے یقین نہیں آرہا روح نے ہنستے ہوئے کہا۔

ارے نہیں نہیں میں شادی شدہ ہوں کوئی سکول گرل نہیں ہوں ابھی اگلے مہینے میں 18 سال کی ہو جاؤں گی۔

چلو پھر یہ تو بہت اچھی بات ہے تمہیں تمہارے شوہر کے پاس واپس بھیجنے کا کوئی انتظام کرتے ہیں تمہارے پاس اس کا کوئی نمبر یا کوئی ایڈریس وغیرہ ہے جس سے میں اس سے رابطہ کر سکوں یارم نے پوچھا

مجھے زبانی نہیں آتا حورم ابھی بول رہی تھی کہ علی بیچ میں بول پڑا

مجھے شارق بھائی کا نمبر آتا ہے

انہوں نے مجھے اپنا نمبر یاد کروایا تھا یہاں آنے سے پہلے کی اگر میں کسی پرابلم میں پھنس جاؤں تو ان سے بات کر سکوں علی نے کہتے ہوئے شارق کا نمبر دینا چاہا کہ اس سے پہلے ہی دروازے پر دستک ہوئی

اس وقت کون آ گیا روح نے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

میں چیک کرتا ہوں۔۔۔۔یارم نے ایک نظر یاروبام کو دیکھا جو روح کے ساتھ چپکا ہوا تھا شاید ابھی تک اس سے ناراض تھا یہی وجہ تھی کہ یارم کے اس کی طرف دیکھتے ہی وہ روح کے سینے میں اپنا منہ چھپا گیا جس پر یارم مسکراتے ہوئے دروازے کی طرف گیا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ اپنے سامنے کھڑے لڑکوں کو دیکھ کر صارم کی طرف دیکھ رہا تھا

یہ سب کون نہیں اور یہاں کیوں آئے ہیں۔یارم نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارے سے پوچھا

جو لڑکی تمہارے پاس ہے حورم مقدم شاہ یہ اس کا شوہر ہے دائم شاہ سوری اور یہ اس کا بھائی ہے بہرام مقدم شاہ یہ دونوں جڑواں بھائی ہیں اور مجھے نہیں پتا ان میں سے جازم کون ہے اور شازم کون ہے دونوں نے ایک جیسی جیکٹز پہن

رکھی ہیں۔ان میں سے ایک میرے لئے کام کرتا ہے جبکہ دوسرا اس کا بھائی ہے یہ شارق اور یاسم ہیں تمہارے فین تم سے ملنا چاہتے تھے صارم سب سے ملواتا ہوں اس طرح سے گھر کے اندر داخل ہوا جیسے وہ یارم کا نہیں بلکہ اس کا اپنا گھر ہو

شازم نے ایک نظر یارم کی طرف دیکھا وہ تو یہاں آنا ہی نہیں چاہتا تھا ان سب لوگوں کا حال دیکھ کر تو ویسے ہی وہ اس ڈیول سے بہت زیادہ خوفزدہ ہو چکا تھا

اف یہ بندہ کتنا ہینڈسم ہے اور اتنے خطرناک کام کرتا ہے اس کو تو ماڈلنگ کرنی چاہیے فلموں میں بھی اچھا خاصا کما سکتا ہے کیوں لوگوں کو مار کر ڈان بنا گھوم رہا ہے شازم جازم کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے اندر داخل ہوا۔

بہرام اور دائم خود دیکھتے ہی حورم چیخیں مارتے ہوئے ان کی طرف بڑھ رہی تھی جب کہ بہرام سے پہلے دائم مجھے اپنے سینے سے لگا چکا تھا۔اور پھر اتنی دیر بھی نہ کسی کی پرواہ کیے اسے اپنے سینے سے لگائے رکھا۔جانو تو اس کی جذباتی انداز پر پریشان ہو چکی تھی جب کے سب کے بیچوں بیچ اس طرح سے اس کے سینے سے لگی تھوڑی شرمندہ بھی

تھینک یو سو مچ یارم آپ نے بھی بہن کی حفاظت کی میں آپ کا یہ احسان مرتے دم تک نہیں چکا پاؤں گا وہ حورم کو اپنے سینے سے لگائے یارم کا شکریہ ادا کرنے لگا۔

اس میں احسان والے کون سی بات ہے یہ میرا فرض ہے صرف تمہاری بہن ہی کیوں اس کی جگہ کوئی بھی لڑکی ہوتی تو میں اپنا فرض نبھانے سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔

اب ہمیں یہاں سے چلنا چاہیے شازم تو کب سے جازم کو یہاں سے چلنے کا اشارہ کر رہا تھا کہ حورم کے ملتے ہی کہنے لگا ۔پتہ نہیں کیوں نہیں آرام سے ضرورت سے زیادہ خوف محسوس ہو رہا تھا

کیوں بھائی تمہیں اتنی جلدی کیوں ہے کچھ کھا کے جانا اور ویسے بھی حورم کے پاس کوئی پاسپورٹ یا آئی ڈی کارڈ نہیں ہے جس کی مدد سے وہ یہاں سے جا سکے گی۔ اس کے لیے شاید تم لوگوں کچھ دن یہی دوبئ میں رہنا ہو گا تو یہی رہ جاؤ میرے پاس میرے گھر میں وہ اس کے گلے میں ہاتھ ڈالتے ہوئے بولا جب کہ یارم کے قریب آنے پر شازم کو اور بھی زیادہ گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔

نہیں ایسا پاسپورٹ کا کوئی ایشو نہیں ہے دائم بھائی کے پاس ایک پرائیویٹ جیک ہے ہم اس سے واپس جائیں گے وہ لندن میں تھا ارجنٹلی واپس نہیں آ سکتا تھا اسی لیے ہم سب ایک ساتھ کراچی سے یہاں آئے تھے لیکن اب وہ یہاں آ رہا ہے ہم سب کو لینے کے لئے تو واپسی کا کوئی مسئلہ نہیں ہے ہم لوگ چلے جائیں گے شازم نے طوطے کی طرح رٹا ہوا سبق سنایا۔

لیکن اسے دبئ پہنچنے میں وقت لگے گا تم لوگ تب تک یہی پر ریسٹ کر سکتے ہو صارم نے اس طرح سے آفر کی جیسے اس کا اپنا گھر ہو۔

اور اس وقت وہ رویام کے ساتھ کھیلنے میں پوری طرح سے مصروف ہو چکا تھا۔

ویسے یارم تمہیں ایک بات تو ماننی پڑے گی رویام تم سے زیادہ تو مجھے پسند کرتا ہے وہ یقیناً اس کا مذاق اڑاتے ہوئے بولا تھا

تو تم ہی رکھ لو مجھے نہیں چاہیے یارم کا فوراً جواب آیا جس پر روح نے گھور کر اسے دیکھا جیسے وہ سچ میں رویام کو اسی کے حوالے کر دے گا

بس دشمن ہی بنے رہنا میرے معصوم بچے کے روح خاموش نہیں رہی تھی۔

آپ سب لوگ میرے بیٹے سے ملیں یہ ہے میرا شہزادہ رویام یارم کاظمی۔

عرف الفی۔ یارم نے اس کی بات کاٹتے ہوئے مکمل تعارف کروایا جس پر روح نے اسے پھر سے گھورا تھا وہ اپنے لبوں پر انگلی رکھتے ہوئے اسے یقین دلانے لگا کہ اب وہ کچھ نہیں ملے گا۔

جب کہ سب کے ساتھ نارمل طرح سے بات کرتے دیکھ کر شازم کا ڈر بھی اب کام ہو چکا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بہت بہت شکریہ یارم صاحب ہر اس چیز کے لیے جو آپ نے ہمارے لیے کی دبئی کی پولیس پر یقین نہیں رہا لیکن آپ پر پورا بھروسہ ہے اس نے ایک نظر صارم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس پر نہ چاہتے ہوئے یارم مسکرا دیا

دبئی کی پولیس تو واقع ہی اعتبار کے قابل نہیں ہے میں امید کروں گا کہ آگے بھی زندگی میں آپ کو کوئی بھی مسئلہ ہو تو آپ مجھ سے رابطہ کریں گے یارم نے صارم کو جلانے والے انداز میں کہا۔

وہ لوگ واپسی کی تیاری کر چکے تھے انہیں اب یہاں سے نکلنا تھا جب حورم روح سے مل کر رویام کے پاس آئی جیسے دیکھ کر وہ شرما رہا تھا نہ جانے کیوں اس کو دیکھتے ہوئے حورم کو بھی شرم آ رہی تھی۔

میں آپ کو کسی کر لوں وہ اس کے گال کے قریب جھکتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔ آپ بہت پیارے ہو میرے ساتھ میرے گھر چلو گے۔ وہ اسے کس کرنے کے بعد اس کی مسکراہٹ دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی

جب یارم نے آگے بڑھتے ہوئے اسے صوفے سے اٹھا کر اسکی گود میں رکھ دیا جائے جاؤ کیا یاد کرو گی۔ یارم نے دریا دلی دکھائی جس پر رویام سب لوگوں کو دیکھ کر اپنی ماں کو ڈھونڈنے لگا جو نہ جانے کمرے میں کیا کر رہی تھی ابھی سے چلا چلا کر اپنی ماں کو اس طرف متوجہ کرنا تھا پھر اس کا باجا بجنے لگا جیسے سنتے ہی روح فورا بھاگ کر باہر آئی۔

حورم اس کے رونے کی وجہ سے خود بہت پریشان ہو چکی تھی روح کے پاس آتے ہی رویام کو اس کے حوالے کر گئی

ضرور آپ نے ہی کچھ کیا ہو گا یارم جو دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا پیچھے مڑ کر انجان بننے لگا جیسے روح کی بات سے اس کا کوئی تعلق ہی نہ ہو

میں تمہارے لیے یہ گفٹ لینے گئی تھی اس میں چھوٹا سا قرآن پاک ہے تم جب بھی ایسے پڑھو گی مجھے یاد کرنا۔ روح نے ایک گفٹ اس کی طرف بڑھایا جیسے لیتے ہوئے اس نے دائم اور بہرام کی طرف دیکھا تھا جو دونوں ہی مسکرا رہے تھے۔

آپ جب بھی کبھی پاکستان آئے ہمارے گھر آئے گا اور اس سے ملتے ہوئے بولی جبکہ رویام کا اب مزید اس سے کسی لینے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ وہ منہ پھیر روح کے کندھے سے چپکا ہوا تھا۔

یارم اور روح نے البتہ کیا اور پاکستان کی طرف ان کا سفر ایک بار پھر سے شروع ہو چکا تھا

---

ان کے واپس آتے ہی تائشہ نے ایک بار پھر سے ولیمے کا شور شروع کر دیا اس نے کہا تھا شادی تو سادگی سے ہی ہوئی ہے لیکن ولیمہ دھوم دھام سے کرنا چاہتی ہے اور ولیمہ گاؤں میں ہو گا جس میں صرف دل اور بہرام دلہن نہیں بلکہ دائم اور جانو بھی دلہا اور دلہن ہوں گے وہ اپنی بیٹی کو دھوم دھام سے رخصت کریں گے تب تک دائم جانو کو اپنے ساتھ لے کر نہیں جا سکتا۔

جہاں یہ خبر باقی سب کے لیے بہت خوشی کی تھی وہی دائم کے لئے اداسی کی ثابت ہو گی کیونکہ وہ جانو کے بغیر ایک پل نہیں رہنا چاہتا تھا اور یہاں تو یہ سب لوگ اس کی محبت کے دشمن بنے اس کی جانو کو اس سے دور کر رہے تھے

یہاں آنے کے بعد اسے بس اتنا ہی پتہ چلا تھا کہ زارا ملک سے فرار ہو چکی ہے۔ اور جتنے برے طریقے سے وہ پھنسی تھی یقینا اپنی شناخت کو بدل نہیں دے گی۔ اور پاکستان تو دوبارہ آنے کی غلطی کبھی نہیں کرے گی دائم نے اس دن جانو کی قسم پر اسے چھوڑ دیا اس نے جانو کی قسم دے کر اس سے اپنی زندگی مانگی تھی جبکہ اس کا باپ پولیس کی گرفت میں آ چکا ہے۔ اس سارے گھٹیا کام میں زارا کے باپ کا ہاتھ تھا اور کہیں نہ کہیں ہاتھ چودھری افتخار کا بھی تھا اس کیس میں وہ بھی بری طرح سے پھنس چکا تھا

جہاں اس کے تھوڑے بہت باہر آنے کے چانس تھے وہ بھی یاسم نے باقی کے ثبوت سامنے لا کر ختم کر دیے۔

اور اب سب لوگ بہت خوش تھے کیوں کہ وہ سب لوگ گاؤں جا رہے تھے حویلی کو ایک بار پھر سے تیار کروانے اور گاؤں میں ایک بار پھر سے شاہ حویلی کی طرف سے خوشیاں لانے۔

دل نے بہرام سے اپنی شادی کا ایک تحفہ مانگا تھا جس میں اس نے کہا تھا کہ اب وہ اپنی باقی زندگی اپنے آباؤ اجداد کی زمین پر گزارنا چاہتی ہے وہ واپس اسی حویلی جانا چاہتی ہے جہاں سے وہ سب لوگ یہاں آئے تھے

اور بہرام اپنی دل کی کوئی بات نہ مانے ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا

جانو جو پتہ نہیں کیا کیا سوچتی ہوئی تھی کہ یہاں سے جا کر وہ ٹائم کو بہت تنگ کرے گی اسے بہت ستائے گی لیکن یہاں تو ظالم سماج نہیں نہیں ایک دوسرے سے ہی الگ کر دیا تھا۔

وہ تو کہیں بار تائشہ کی منتیں کر چکی تھی کہ اسے بس ایک بار دائم سے ملنے دیا جائے جس پر تائشہ تو اس لڑکی کی بے شرمی دیکھ کر حیران تھی۔

کیونکہ وہ صاف صاف الفاظ میں کہہ رہی تھی کہ اسے یہاں نہیں رہنا اسے تو اپنے دائم کے پاس جانا ہے

تائشہ ہزار بار اس کا کان پکڑ کر اسے سمجھا چکی تھی کہ دلہن نے دولہے کا نام ایسے نہیں لیتی۔ اسے جب اماں سائیں کے بارے میں پتہ چلا تو بہت روئی اس طرح سے ان کی موت کے بارے میں جان کر اسے بہت افسوس ہوا تھا اسے تو بس یہی یاد تھا کہ وہ اسے اپنے ساتھ کسی محفوظ جگہ پر لے کر جانا چاہتی تھی کیونکہ گھر پر حملہ ہوا تھا لیکن یہ نہیں جانتی تھی کہ گھر پر حملہ کرنے والے انہیں کے آدمی تھے

اس کے بار بار رونے پر بہرام نے مجبور ہو کر اسے ساری حقیقت بتادی اور وہ کیسے برداشت کرتا اپنے ماں باپ کی قاتل کی موت پر اپنی بہن کو روتے

جانو تو یہ سوچ سوچ کر پریشان ہو چکی تھی کہ وہ عورت اس سے اتنی محبت کرتی تھی تو وہ کیا سب کچھ جھوٹ تھا وہ پیار محبت اس کا خیال رکھنا ماؤں کی طرح اس کے آگے پیچھے لگے رہنا کیا وہ سب کچھ دکھاوٗ تھا یہ سب کچھ صرف اور صرف اپنا بدلہ لینے کے لئے کر رہی تھی لیکن برائی کا انجام ہمیشہ برا ہی ہوتا ہے

ہم نہیں جانتے انسان کو آسان موت ملے گی یا مشکل لیکن موت تو ہر انسان کی آخری منزل ہے کہنے کو اماں سائیں کے لئے وہ موت بہت آسان تھی سب نے یہی کہا کہ بڑی اماں سائیں کو جو موت ملی ہے وہ ان کے گناہوں کے مقابلے میں بہت کم ہے لیکن انسان کہاں جانتا ہے کہ وہ موت کس قدر تکلیف دہ تھی۔

دائم آج بھی اس عورت کے لئے بد دعا نہیں کر پایا تھا بے شک اس عورت کی وجہ سے اس نے اپنی ماں اور معذور بہن کو ہمیشہ کے لئے کھو دیا۔

لیکن مقدم اور حوریہ جو تحفہ اسے دے کر گئے تھے اس کا احسان وہ ساری زندگی نہیں چکا سکتا تھا اور اس نے فیصلہ کیا تھا اب وہ حورم کا خیال اپنی جان سے بھی بڑھ کر رکھے گا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

گاؤں آتے ہی شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھی سارے گاؤں والوں نے کردم شاہ اور مقدم شاہ کے بیٹے کو گاؤں میں ویلکم کیا تھا۔ دل گاؤں آکر بہت خوش تھی جب کے عیسی کو تو بس جانو کو تنگ کرنے کا بہانہ چاہیے تھا۔

ڈرگز بہت بڑی مقدار میں اس کے جسم میں پھیل چکا تھا اسے زبردستی ڈرگز انجیکشن دیے گئے تھے اس دن اگر اسے ہسپتال پہنچانے میں تھوڑی سی بھی دیر ہو جاتی تو شاید وہ ان کے بیچ نہ رہتا۔ دل تو ہر تھوڑی دیر میں اسے کبھی ایک چیز کھانے کو دے دیتی تو کبھی کوئی جوس پینے کو دیتی جب کہ وہ دل کی اس دیکھ بھال سے بہت تنگ آچکا تھا

دو تین بار تو بہرام کے آگے ہاتھ نہیں جوڑ چکا تھا یا تو اس کے کوکنگ کمپیٹیشن کو بیچ سے ختم کر دو یا اس کا شکار بہرام شاہ ہی بنے۔

لیکن بہرام نے بھی کہہ دیا جس کے ساتھ لاڈ کرتی ہے وہیں اس کا شکار بنے جب میرے ساتھ لاڈ کرے گی تب میں بھی کھا لیا کروں گا۔ عیسی کو تو یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ ان دونوں بھائی بہنوں کے پیار سے اتنا جلتا ہے

جبکہ اس کی کوکنگ پریکٹس کے لیے اب گاؤں میں بہت سارے لوگ تھے

حویلی کو ایک بار پھر سے تیار کر دیا گیا بالکل ویسے ہی جیسے آج سے پندرہ سال پہلے تھی۔

اس حویلی کے ہر کونے سے ان کے اپنوں کی محبت جلھکتی تھی وہ خود بھی نہیں جانتے تھے کہ اتنے سال وہ اس حویلی سے دور کیسے رہے۔

گاؤں والوں نے ایک بات بہت شدت سے نوٹ کی تھی کہ کردم شاہ کے بیٹے میں بھی کردم شاہ کا ہی دل رکھتا ہے وہ بھی گاؤں والوں کی ایسے ہی پرواکرتا ہے جیسے وہ اس کے اپنے ہوں۔سب سے زیادہ اہمیت وہ گاؤں کے غریب لوگوں کو دیتا تھا۔شاید یہی وجہ تھی کہ وہ ان گاؤں والوں کو بہت عزیز ہوتا جارہا تھا۔

فیصلہ ہو چکا تھا دائم کی بارات تائشہ کے گھر سے نکلے گی۔جب کہ شادی کی باقی ساری رسمیں حویلی میں ہونگی اور حویلی میں دائم کی طرف سے کوئی بھی الٹے سیدھے کام پر بہرام نے مکمل بین لگادیا تھا

اس نے جازم یاسم اور شازم کو اس کی نگرانی کے لیے رکھا تھا کہ وہ ان تین دنوں میں بالکل گھر سے باہر نہیں نکلے گا۔

جب کہ دائم کا کہنا تھا کہ وہ ساری رسم فالو کرنا چاہتا ہے۔وہ کسی قسم کی گڑبڑ نہیں کرے گا لیکن اس پر یقین بہرام نہیں کرنا چاہتا تھا۔

جب کہ جانو کو تو یقین نہیں آرہا تھا کہ دائم اتنے دن اس سے ملے بغیر رہے گا اسے تو اس کی پرواہ ہی نہیں ہے پاگلوں کی طرح اس کے لئے سب سے لڑ رہی ہے۔لیکن اب اس نے بھی سوچ لیا تھا کہ وہ بھی اس کی بالکل پروانہیں کرے گی بھاڑ میں جائے اس کی طرف سے اب وہ بھی اپنی شادی کی رسم انجوائے کرے گی بیکار میں اپنا خون جلا کے اپنی برائیڈل بک کو خراب تو نہیں ہونے دے سکتی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو یاسم اور وانی کھیل میں مصروف تھے اس نے ایک نظر ان دونوں کی طرف دیکھا وہ روز ان کے کھیلنے سے تنگ آچکی تھی ہر روز ایک نیا کھیل پتہ نہیں کہاں سے آجاتا ہے وہ تو سوچتی تھی کہ اس سب وانی کا دماغ اتنا تیز کیسے چلتا تھا جب کہ سکول سے اس کی رپورٹس کچھ خاص اچھی نہیں آرہی تھی

تھوڑا سا غصہ کیا ہو گئی نور کہہ دیا کہ آج سے حیدر سے پڑھائے گا اور حیدر کا بھی یہی کہنا تھا کہ کیوں معصوم بچی کو ڈانٹ رہی ہو وہ آہستہ آہستہ سنبھل جائے گی۔ ابھی تو بچی کے کھیلنے کودنے کے دن ہیں پھر کیا تھا وہ بھی ساری بکس ان دونوں کے حوالے کر کے آگئی اور اب وہ ایک ہفتے کی چھٹیاں لے کر گاؤں میں پہنچ چکے تھے۔

آخر وانی میڈم کی باربی ڈول کی شادی تھی اس سے تو وہ کبھی بھی مس نہیں کر سکتی تھی۔ اور اپنی باربی ڈول کا کن بھی اسے بہت پسند تھا۔ بلکہ اب تو شازم سے بھی زیادہ پیارا دولہا اس کے لئے دائم تھا۔ کیونکہ مسکراتے ہوئے دائم کے گال پر ڈمپل پڑتا ہے اور یہی دیکھتے ہوئے وانی نے سب سے پیارے اور ہینڈسم دولہے کا خطاب اب دائم کے حوالے کر دیا تھا۔

وہ کافی دیر سے انکا کھیل دیکھنے میں مصروف تھی جب اس کی طبیعت خراب ہونے لگی۔ وہ ان دونوں کو ایسے ہی چھوڑ کر واش روم میں آگئی۔ اور یہاں آتے ہی اسے وومیٹنگ ہونے لگی۔ یاسم بھاگ کر اندر آیا تھا جب کہ نور جو انہیں کے کمرے میں آرہی تھی اس کی طبیعت خراب ہوتے دیکھ کر یاسم کے پیچھے آئی۔

نشال تمہاری طبیعت خراب لگ رہی ہے میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں اس نے فکر مندی سے کہا۔ جب کہ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس کی طبیعت اتنی زیادہ خراب ہے تو وہ مسکرا کیوں رہی ہے۔

وہ تو اس کی مسکراہٹ کا مطلب نہ سمجھ سکا لیکن نور جو ان کے قریب کھڑی تھی نشال کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے مبارکباد دینے لگی

کوئی مجھے بھی بتایئے گا کہ یہاں کیا ہو رہا ہے اماں سائیں اس کی طبیعت خراب ہے اور آپ اسے مبارکباد دے رہیں ہیں ۔یاسم نے نے پریشانی سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا جب کہ اس کی پریشانی پر وہ دونوں مسکرا دیں۔

تجھے بھی مبارک ہو باپ بننے جا رہا ہے وانی کا بھائی اور بہن آنے والی ہے۔اس لیے مبارک دے رہی ہوں نور نے آپ کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے نشال کو دوبارہ اپنے سینے سے لگایا۔

اور اب یہ سن کا منہ ایک دم بند ہو چکا تھا وہ کبھی نشال کو دیکھتا تو کبھی نور کو جب کہ دروازے پر کھڑی وانی بھی پریشانی سے ان سب کو دیکھ رہی تھی۔

اس نے ایک نظر وانی کو دیکھا اور پھر اگلے ہی لمحے اسے گود میں اٹھا لیا

مبارک ہو وانو تمہارا بھائی آنے والا ہے جو تم سے چھوٹا ہو گا تم اسے خوب لڑنا کبھی کبھی مار بھی لینا لیکن صرف کبھی کبھی ہاں۔۔۔بہن بھی ہو سکتی ہے اگر بہن ہوئی نہ تو اسے نہیں مارنا بلکہ اس سے بہت پیار سے پیش آنا بھائی کے ساتھ چلتا ہے۔لڑکے تو ہوتے ہی اس قابل ہے لیکن بہن کو بہت سارا پیار دینا۔لیکن وہ صرف آپ کا ہو گا آپ کبھی کبھی نہ اسے مجھ سے بھی پیار کرنے دینا لیکن آپ کے بابا جانی سب سے پہلے آپ کو پیار کریں گے۔اپنے سینے سے لگائے ہیں آہستہ آہستہ سمجھ آ رہا تھا

نشال اور نور دونوں ہی سب چکے تھے وہ وانی کو یہ محسوس کروانے کی کوشش کر رہا ہے کہ ان کا دوسرا بچہ بھی وانی کی جگہ نہیں لے سکتا۔ وانی ہمیشہ سب سے پہلے رہے گی وہ نہیں چاہتا تھا کہ اچانک یہ خوشخبری وانی کے لیے بیٹ نیوز بن جائے۔

لیکن وہ میرا ہو گا اس کو میں اپنے ساتھ سکول لے کر جاؤں گی میری فرینڈ ہے نہ اس کے پاس بھی ہے بھائی۔ اس کو اپنا بھائی دکھاؤں گی نا تو مجھ سے پیار کرنے کے لیے مانگے کی لیکن میں نہیں دوں گی۔ اب وانی بھی اب اپنے آنے والے بھائی بہن کے بارے میں سوچتے ہوئے آکسائیڈ سے بتانے لگی تھی جبکہ کچھ فاصلے پر نشال کے نہ چاہتے ہوئے بھی آنسو بہہ نکے اس نے اپنے لئے ایک بالکل صحیح انسان کا انتخاب کیا تھا آج وہ یہ بات دل سے تسلیم کرتی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

زمل کل صبح کا پہننے والا ڈریس اپنے ساتھ لگا کر چیک کر رہی تھی جب اچانک ہی شارق نے پیچھے سے اسے پوری طرح سے اپنی باہوں میں قید کرتے ہوئے اس کی گردن پر اپنے لب رکھے۔

جب سے شارق دبئی سے ہو کر آیا تھا کچھ زیادہ ہی فری ہو گیا تھا اب تو وہ اس کی کوئی بات نہیں مانتا تھا اگر وہ غصہ کرتی تو بالکل معصوم بچے کی طرح اسے دیکھنے لگتا زمل کو نہ چاہتے ہوئے بھی اس پر ترس آ جاتا۔

اور اب بھی وہ ایسا ہی کرنے والا تھا۔ زمل نے اس کی طرف رخ موڑتے ہوئے اس کے بے لگام ہوتے جذبات کو لگام ڈالنے کی کوشش کی

لیکن اب ایسا ممکن نہیں تھا اس سے پہلے کہ زمل اسے روکنے کی کوشش کرتی ہوں اسے اپنی باہوں میں قید کی اٹھا کر بیڈ پر لے آیا۔

شارق میری بات سنو صبح شادی ہے میرے خیال میں ہمہیں سو۔۔۔۔۔۔

شسش۔۔۔۔۔۔باہر بھوت ہے آواز نکالو گی تو تمہیں کھا جائے گا وہ شرارتی انداز میں کہتا اس کے لبوں کو اپنے لبوں سے چومتے ہوئے اسے بیڈ پر لیٹا گیا۔اور اس کی بات پر ناچاہتے ہوئے بھی زمل مسکرائی مجھے بھوت سے ڈر نہیں لگتا وہ اونچی آواز میں بولی۔

مجھے بہت ڈر لگتا ہے پلیز مجھے خود میں چھپالو یہ نہ ہو کہ بھوت مجھے اٹھا کر لے جائے وہ سے پوری طرح اپنی باہوں میں قید کرتے ہوئے بولا۔

تم سدھرنے کا کیا لو گے۔۔۔۔!وہ خود کو چھڑوانے کی کوشش میں ناکام ہوتے ہوئے بولی۔

تمہاری فضول کی مزاحمت سے چھٹکارا۔اور اس کے دونوں ہاتھوں کو قید کرتے ہوئے تکیہ کے ساتھ لگا تا اس کی گردن پر جھک گیا جب کہ اب زمل کو بھی مزاحمت بے کار ہی لگی تھی.شاید اسی لیے اس کے سامنے ہارتے ہوئے اس کے گلے میں باہیں حائل کیے ہوں اپنے آپ کو اس کے حوالے کر چکی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

جازم کمرے میں آیازیلہ نے آپ کو آئینے میں دیکھنے میں مصروف تھی وہ کبھی ایک طرف سے خود کو دیکھتی تو کبھی دوسری طرف سے اس کی یہی ساری حرکتیں آج کل جازم کو بہت مزہ دے رہی تھی وہ اس کے قریب آتے ہوئے اس کی اپنی باہوں کے حصار میں قید اپنا اور اس کا عکس آئینے میں دیکھنے لگا

مسئلہ نے گلشن کے خلاصے کون سے بھرپور سانس لیتے ہوئے اس کے مضبوط چوڑے سینے سے ٹیک لگائی

سچی سچی بتایئے جازم کیا میں موٹی ہو رہی ہوں کیا میں عجیب لگ رہی ہوں۔ سب مجھے موٹا موٹا کہہ کر چڑائیں گے اگر میری سہیلیوں کو پتہ چل گیا تو وہ پریشانی سے خود کو دیکھتے ہوئے بولی

تمہیں اپنے موٹاپے اور سہیلیوں کی پڑی ہے ذرا دیکھو اپنے چہرے پر یہ نور جو تمہیں دن بعد تین خوبصورت سے خوبصورت ترین بنا رہا ہے اور ویسے بھی تمہیں مجھ سے فرق پڑنا چاہے کہ مجھے تمہارا یہ روپ کیسا لگتا ہے۔ میرے لیے تم اس روپ میں ایک بہت خوبصورت شہزادی سے کم نہیں ہو اور اب میں اپنی شہزادی کو پیار کرنا چاہتا ہوں سو نو مور ڈسکشنز۔ وہ انتہائی محبت سے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنے لبوں سے چومتا ہوا اسے دنیا جہان کی سوچوں سے دور لے کر جا رہا تھا

کچھ دیر پہلے وہ جو اپنے موٹاپے کو لے کر پریشان ہو رہی تھی اور اب جازم کے انتہائی محبت سے قریب آنے پر دل و جان سے صرف اور صرف جازم خان کی ہو رہی تھی۔

جب کہ اسے اپنی باہوں میں قید کیے اس کی گستاخیاں بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اور اس کے اس قید سے اب زیلہ بھی کبھی بھی نہیں نکلنا چاہتی تھی۔

کیونکہ اب یہی قید اس کے لیے اس کی حفاظت گاہ تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○

آج دل اور بہرام کا ولیمہ تھا ہو کافی دیر سے اس کا انتظار کر رہا تھا جب سے وہ حویلی آئے تھے دل کو تائشہ نے اپنے پاس رکھ لیا تھا یہاں تک کہ ملنا جلنا بھی بند تھا آج تو وہ اس سے ملنے کے لیے اتنا بے چین تھا کہ اپنی دھڑکنیں تک شمار نہیں کر پا رہا تھا ہر گزرتے لمحے کے ساتھ تو اپنی دل کو اپنے مزید قریب کر لیا جاتا تھا

حویلی کی دوسری سائیڈ پر ولیمے کا سارا انتظام کیا گیا تھا گاؤں کے ایک ایک شخص کو بلایا گیا تھا جس کی وجہ سے حویلی کے باہر بھی دور دور تک ٹینٹ لگے ہوئے تھے

اس کی گڑیا جانو تو کبھی اپنا لہنگا لہراتی اس طرف تو کبھی اس طرف جا رہی تھی کل وہ بھی اس سے ہمیشہ کے لئے بچھڑنے والی تھی جبکہ عیسی کا بس چلتا تو اسے اتنا تنگ کرتا کہ وہ خود ہی وہاں سے غائب ہو جاتی

ابھی بھی ان دونوں کی مستیاں دیکھ کر مسکرانے میں مصروف تھا جب اچانک جانو نے چیخ کر کہا کہ دل دیدہ آگئی اس نے فورا مڑ کر پیچھے کی جانب دیکھا جہاں دل دلہن بنیں آسمان سے اتری کوئی حور لگ رہی تھی لیکن نہ جانے کیوں اس کی خوبصورتی دیکھ کر اس کے دل میں اترتی ٹھنڈک بے اختیار ہی غصے میں بدل گئی تھی وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھتا ہوا اپنے کندھے پر ڈالا ہوا دوپٹہ پوری طرح اس کے اوپر پھیلا چکا تھا دل بے یقینی سے دیکھا وہ اس کی شادی کا دن خراب کرنا چاہتا تھا۔

تمہاری خوبصورتی پر صرف میرا حق ہے میں تمہیں اپنے علاوہ کسی کو دیکھنے بھی نہیں دوں گا اور اس کے کان کے بالکل قریب بولا دل نے غصے سے بھرپور نظر اس کی طرف ڈالی تھی۔

یہ غلط بات ہے بہرام سائیں آپ میری شادی کا دن خراب نہیں کروا سکتے میرا فوٹو شوٹ میں اتنی پیاری لگ رہی ہوں وہ اسی کی طرح مدھم آواز میں بولی تھی جو بہرام نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا اور اس کا ہاتھ تھام کر اسے ایک تنہا کمرے میں لے آیا

اپنی جیب سے موبائل نکالا اور اپنے موبائل میں اس کی خوبصورت سی تصویریں لینے لگا

میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہاری شادی کا البم خراب نہیں ہو گا لیکن تمہاری اس خوبصورتی پر صرف میرا حق ہے جو میں آج رات وصولوں گا۔

لیکن یہاں سے باہر تم گھونگھٹ میں جاؤ گی۔ یہ صرف میرا حق ہے دل اور یہ حق میں کسی کو نہیں دوں گا وہ اس کے قریب آیا اور اس کی تھوڑی کو انگلی کی مدد سے اوپر اٹھاتے ہوئے اس کے نازک لبوں پر جھکا تھا جب اگلے ہی لمحے دل نے اس کے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

بہرام سائیں میرا میک اپ وہ بے بسی سے بولی تھی جب بہرام مسکرایا

میرے علاوہ تمہیں کون دیکھے گا وہ کہتے ہوئے اس کے نرم و نازک لبوں پر جھکا اور اس کے لبوں کو اپنے ہونٹوں کی سخت گرفت میں لے کر مدہوش سا اس کی لپسٹک کا بیڑہ غرق کر چکا تھا۔

تمہیں اس مصنوعی نکھار کی ضرورت نہیں وہ اس کے ہونٹوں کو انگھوٹھے سے مکمل صاف کرتے ہوئے بولا جبکہ دل کے پاس اب گھونگھٹ میں چہرہ چھپانے کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں تھا ہاں لیکن سامنے کھڑا یہ شخص شاید اسی بات کو لے کر مسکرا رہا تھا کہ وہ جیت چکا ہے آج دل چاہ کر بھی کسی کے سامنے گھونگھٹ نہیں کھولے گی

چلتے ہیں گاؤں والے کیا سوچ رہے ہوں گے کہ کتنے بے شرم دلہا دلہن ہیں انہیں تو ایک دوسرے سے ہی فرصت نہیں ہے لیکن ایک مزے کی بات بتاؤں آج رات کا بے قراری سے انتظار ہے اپنے آپ کو مضبوط کر کے آنا. یہ نازک مزاجیاں آج نہیں چلے گی مجھ سے کسی قسم کے رحم کی امید مت رکھنا۔

اس کے گالوں کو انتہائی شدت سے چومتے ہوئے اس نے دل سے واپس باہر سب کے بیچ لے آیا

سب لوگ ہی شرارتی انداز میں ان دونوں کو دیکھ رہے تھے دل تو شرمندگی سے کہیں چھپ جانا چاہتی تھیں جبکہ زرش کے سامنے ای حسین دوشیزہ تھی جو اس کے شازم سائیں کو مکمل باتوں میں مصروف کر چکی تھی

آج تو شازم خان کی خیر نہیں اس نے دل ہی دل میں سوچا

○ ○ ○ ○ ○ ○

شوہر کو تڑپنے والی بیویاں جہنم میں جاتی ہیں۔۔بلند آواز میں بتایا گیا۔

اور بیوی کو چھوڑ کر باقی عورتوں سے بات کرنے والے بھی جنت میں جانے سے رہے اسی کی طرح بلند آواز میں بتایا گیا

۔

زرش کیا گنوار عورتوں کی طرح ایک بات کو پکڑ لیتی ہو وہ خود مجھ سے راستہ پوچھ رہی تھی۔میں نے صرف مدد کی وہ بے بسی سے بولا۔

میرے ہی شوہر سے کیوں پوچھ رہی تھی اور کیا وہاں کوئی اور شخص نہیں تھا جو اس غریب مسکین کی مدد کر دیتا آپ کو ہی تیس مار خان بننے کی کیا ضرورت تھی۔وہ اب بھی انتہائی غصے سے بولی۔

وہ صرف راستہ پوچھ رہی تھی ہمارے گھر میں پہلی بار آئی ہے میں نے اسے بتا دیا کہ ولیمہ رسم کس طرف ہو رہی ہے اس سے زیادہ کوئی بات نہیں ہوئی ہمارے درمیان شازم نے بے بسی سے بتایا لیکن اس کی ظالم بیوی آج کوئی بات سننے کے موڈ میں نہیں تھی اوپر سے تو آج یہ اتنا پیارا لگ رہا تھا کہ ہر لڑکی کی نظر اسی پر تھی۔

زرش کا بس چلتا تو وہ اسے سب سے چھپا کر کہیں قید کر لیتی لیکن اس کا بس ہی تو نہیں چلتا تھا اس انسان پر اسی لئے تو اتنا فری ہوتا جا رہا تھا

لیکن وہ بھی زرش شازم شاہ تھی اسے اپنے شوہر کو کنٹرول میں رکھنا آتا تھا اور ایسی مکھیوں کو شوہر کے آس پاس اڑنے پر وہ انہیں پوری طرح سے مزہ چکھانا بھی جانتی تھی

ٹھیک ہے مان لی آپ کی بات اب جان چھوڑیں میری اور سو جائے وہ کے ساتھ بیڈ پو لیٹتی بولی جبکہ شازم کے بے قرار دل کو اس کی روٹھے موڈ سے تسلی نہیں ہو رہی تھی وہ تو اپنی بیوی کو کبھی خود سے روٹھنے نہ دے

اس طرح روٹھ کر کر سو گئی تو نیند کیسے آئے گی۔وہ اس کے بالکل قریب لیٹتا ایک انچ کا فاصلہ ختم کرتے ہوئے اسے اپنی باہوں میں لیے انتہائی محبت سے بولا تھا جبکہ اس کے اس معصوم انداز زرش نے اپنی ہنسی چھپائی۔

زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے چھوڑیں مجھے آرام سے سو جائیں۔زرش اپنی ہنسی دبانے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی لیکن وہ جو اس کے ایک ایک انداز سے واقف تھا یوں اس کی مسکراہٹ کہاں اس سے چھپ سکتی تھی یہی وجہ تھی کہ شازم مزید فری ہوتے ہوئے اس کے لبوں پر جھکا اور اس کے نرم و گداز لبوں کو اپنے لبوں میں قید کیے اسے اپنی محبت کا یقین دلاتا چلا گیا

○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو دل آئینے کے سامنے کھڑی دوبارہ لپس ٹک لگا رہی تھی اس کے انداز پر وہ مسکراتے ہوئے اندر آیا اور ایک خطرناک گھوری سے دیکھتے ہوئے پھر اپنے کام میں مصروف ہو گئی جبکہ اس کا یہ انداز بہرام کو مزید مسکرانے پر مجبور کر گیا

دور رہے مجھ سے میں اپنی بہت ساری تصویریں لینے لگی ہوں آپ کی وجہ سے نہ میری ساری البم خراب ہو گئی گھونگھٹ میں پیاری نہیں لگ رہی ہوں میں وہ تصویروں ابھی جانو دکھا رہی تھی مجھے اب بالکل بھی اچھے نہیں ہے بہرام سائیں وہ اپنا فرینڈ کیمرہ آن کرتے ہوئے سیلفی لینے لگی

جب بہرام اس کے قریب آتے ہوئے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنے بالکل نزدیک کرتے ہوئے موبائل کو اس کے ہاتھ سے لے کر تھوڑا اور اونچا کر کے سیلفی بنانے لگا کیونکہ باری جویلری کی وجہ سے وہ اپنے ہاتھوں کو اٹھا نہیں پا رہی تھی۔

جب کہ وہ جو اپنے آپ کو بہت کونفیڈنس ظاہر کر رہی تھی کہ اسے بہرام کے کمرے میں آنے یا اس کے قریب آنے پر بلکل کوئی فرق نہیں پڑ رہا اپنی کمر میں اس کا ہاتھ دیکھتے ہوئے فوراً ہی اس کے پسینے چھوٹ چکے تھے۔

کیمرے میں وہ اچھے سے دیکھ سکتا تھا کہ اس کا دھیان کس طرف ہے جب بہرام نے اس کی کمر میں گرفت سخت کرتے ہوئے اسے مزید اپنے ساتھ لگایا ڈارلنگ دلہا دلہن کو ایک اچھی سی تصویر لینے دو۔ وہ اس کی کان کے بالکل قریب سرگوشی کر رہا تھا جب دل تڑپ کر اس کے بالکل قریب ہو گئی کیونکہ اس کی گرفت میں مزید سختی آتی جا رہی تھی

بہرام سائیں پلیز چھوڑیں مجھے وہ ایک ہاتھ اس کے سینے پر رکھے اسے خود سے دور کر رہی تھیں جبکہ دوسرا ہاتھ اپنی کمر سے ہٹانے میں مصروف تھی۔

چھوڑنے کا تو آج سوال ہی پیدا نہیں ہوتا میں نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ مجھ سے اچھے کی امید مت رکھنا وہ اس کے لبوں پر جھکتے ہوئے بولا تھا۔

دل نے بے ساختہ اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے اس کی شدت کو اپنے لبوں پر محسوس کیا تھا وہ کافی دیر اس کے لبوں پر جھکا اپنی تشنگی مٹاتا رہا۔ جب کہ مکمل بے بس اس کی شیروانی کو اپنے ہاتھوں میں قید کئے اپنے آپ کو اس کے رحم و کرم پر چھوڑے ہوئی تھی۔

اور اب اس کے ہاتھوں میں سختی آتی جا رہی تھی اس کی سانس رکنے لگی تھی لیکن بہرام رحم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تو مزید شدت سے اس کی سانسوں کو خود میں بساتا آج خود بھی بے بسی کی انتہا کو چھو رہا تھا۔

دل کے گال بھیگنے لگے جب بہرام نے اس کے ہونٹوں کو اپنی گرفت سے آزاد کیا اور اسے اٹھاتے ہوئے بیڈ پر لے آیا

۔

کی رات میری ہر گستاخی معاف کر دینا آج میرا خود پر زور نہیں وہ اسے خود میں قید کرتے ہوئے سرگوشی نما آواز میں بولا اور اب دل کو اس کی ایک ایک بات سچ لگ رہی تھی۔ وہ آج صحیح معنوں میں اپنا حق وصول کرتے ہوئے اسے اپنا بنا رہا تھا۔ بھیگتی حسین رات آئستہ آئستہ گزر رہی تھی جبکہ بادلوں میں چھپا چاند بھی آج شرمایا شرمایا سا لگ رہا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

رخصتی ہوئی تو وہ لوگ ہی رو رہے تھے آج عیسی کی آنکھیں بھی نم کی جو کل تک کبھی جانو کو موٹی کہتا تو کبھی اس کے ہاتھ سے چیزیں چھین کر کھا لیتا۔ آج صبح جب وہ دلہن کی طرح سج رہی تھی تو جناب نے آکر کہہ دیا کہ بالکل چڑیل لگ رہی ہو۔

جب کہ بہرام تو پل پل اپنی بہن اپنی گڑیا کو رخصت کرنے کا انتظار کر تا رخصتی کے وقت پر نا چاہتے ہوئے بھی رو دیا ۔شاید یہ رسم بنائی ہی اسی لیے گئی ہے تا کہ بھائی اپنی بہن سے اپنی محبت کا اظہار کر سکے۔

کہنے کو صرف دو ہی رسمیں تھی ایک شادی اور ولیمہ۔ دل اور بہرام کا ولیمہ کل ہو چکا تھا جبکہ دائم اور حورم کا کل دائم کے شہر ملتان میں ہونا تھا۔

اور اب بہرام کی گڑیا اس سے دور اپنا گھر بسانے جا رہی تھی۔ وہ تو کہہ رہی تھی کہ وہ ایک آنسو بھی نہیں بہائے گی لیکن آنسوؤں پر بھی کبھی کسی کا بس چلا ہے کہ بہرام کی نم آنکھیں دیکھ کر وہ بھی پھوٹ پھوٹ کر روئی۔ جبکہ دائم بس اس کے آنسوؤں کو دیکھتا رہا یہ واحد وقت تھا جب وہ اس کے آنسوؤں کو روک نہیں سکتا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

رسم ختم ہوئی دائم اپنی دلہن کو اپنے ساتھ اپنی ہوئی واپس لے آیا تھا۔

مریم نے دروازے پر کھڑے ہو کر نیگ کی رسم ادا کی۔ اور آج اگر دائم کے بس میں ہوتا تو وہ پوری دنیا اپنی جانو کے نام پر لٹا .

لیکن جانو تو اس سے بہت خفا لگ رہی تھی خفا ہونا بھی چاہیے اس نے جانو سے ملنے کے لئے کوئی بے قراری نہیں دکھائی کیوں دکھاتا بے قراری وہ تو اسی کی تھی اسی کے پاس آنا تھا لیکن جانو کا ناراض ہونا بنتا تھا اور وہ اپنے اتنی پیاری بیوی کو کیسے نظر انداز کر کے ظالم سماج کے حوالے کر سکتا تھا۔

اس نے اس کی جانب قدم بڑھے تو وہ چھوٹی سی دلہن منہ پھیلائے فل نخرے دکھانے کے موڈ میں تھی اور آج تو دائم بھی نخرے اٹھانے کے موڈ میں تھا۔

ایک تو بے تحاشا گاڑی میں رونے کی وجہ سے اس کی آنکھیں اور ناک سرخ ہو رہی تھیں اوپر سے اس کا حسین روپ دائم کو بہکائے جا رہا تھا۔

سنو کیا یہ ناراضگی ہم کل پہ دھار رکھ لیں میں کل بہت پیار سے مناؤں گا بس آج کے یہ حسین لمحے مجھے جینے دو وہ اس کی گود میں سر رکھتے ہوئے جیسے التجا کر رہا تھا۔

ایک لمحے کے لیے تو جانو بھی بے بسی سے اسے دیکھنے لگی جو اس کی کلائی تھام ایک خوبصورت بریسلیٹ اسے پہنا رہا تھا۔

نفس بریسلیٹ دیکھ کر اس کی آنکھیں چمکی اس نے مسکرا کر دائم کی طرف دیکھا جو اس کی مسکراتے لبوں کو دیکھ کر مکمل مدہوشی کے عالم میں اسے خود میں چھپا لینا چاہتا تھا اور اس نے ایسا ہی کیا اور اسے کھینچ کر خود میں چھپایا

دائم نے محبت کر اپنی بانہوں میں بکھرے اس نرم و گداز وجود کو دیکھا اور اب پوری طرح سے اسے خود میں قید کیے باہوں کا گھیر امزید تنگ کر دیا دھڑکنیں بے ترتیب ہو رہی تھی آج وہ اسکے بے حد قریب تھی. وہ نرمی سے اس کے نرم و نازک لبوں پر جھکا اس کی گستاخی پر حورم کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی۔ لیکن وہ آج اس کے لبوں کو آزادی بخشنا نہیں چاہتا تھا۔

دائم کو محسوس ہوا کہ اس کی شدت میں یہ نازک شہزادی بے قرار ہو رہی تھی دائم اپنی اس گستاخی پر جی بھر کر شرمندہ ہوا۔ وہ اس کی سانسوں میں اپنی حکومت چلاتا اس کی سانس تک رک چکا تھا۔ پھر خود ہی اپنی شرارت پر مسکرا دیا۔

یہاں اس کی کوئی غلطی نہیں تھا اس کے معاملے میں یہ دل بہت کمینہ تھا

حورم کے پلکوں کی جالر کو اٹھا کر ایک نظر دائم کو دیکھا جو آج اس پر کسی قسم کا رحم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا

دائم دیوانہ وار اس کے چہرے کے ایک ایک قاتل نقش کو وہ اپنی پیاسی نظروں سے چھو رہا تھا کتنا انتظار تھا اسے ان لمحات کا لیکن آج یہ انتظار انتظار نہیں رہے گا آج اسکا انتظار حاصل بن کر جانو کو اپنی محبت کی بارش میں بھیگوئے گا. پھر صبر کا پیمانہ لبریز ہوا

..اس نے جھک کر اس کے ماتھے پر محبت کی مہر ثبت کی

اس کی محبت کے سامنے ہارتے ہوئے حورم نے اپنی آنکھیں بند کر لیں

دائم نے اس کے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹکا کر سکون سے آنکھیں موند لیں اور پھر اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے جھک کر اپنی محبت کو خود میں قید کرتا چلا گیا

دائم مجھے ڈر لگ رہا ہے

.. اس کی بھرتی ہوئی شدتوں پر حورم نے کپکپاتے گداز مخملیں لبوں سے اسے پکارا

وہ مذیر بے خود اور مدہوش سا ہوا تھا اور اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی سخت گرفت میں لیا تھا

حورم بھی بری طرح اس کی بانہوں میں کسمسائی تھی اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دور کرنے کی کوشش کی لیکن رفتہ رفتہ گزراتی رات کے ساتھ کی مزاحمت دائم کی باہوں میں دم توڑ گئی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ بھاگ رہی تھی۔وہ شخص تیزی سے آگے بڑھ رہا تھا بابا سائیں پلیز رک جائیں۔اس نے پکارا وہ شخص مڑا مسکرایا۔

بابا سائیں پلیز مت جائیں میں کیسے ہوں گے آپ کے بغیر وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے اس کے سینے سے لگی تھی جب کہ وہ اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے اس کا ہاتھ ایک ہاتھ میں تھما چکا تھا۔

حروف کی آنکھ اچانک کھل گئی اس لیے اپنا دایاں ہاتھ دائم کی گرفت میں قید دیکھا وہ کی سینے پر سر رکھے شاید ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی اس کی شدت میں سہ کر سوئی تھی۔جبکہ وہ ابھی بھی محبت پاش نظروں سے اس کے چہرے کے

ایکسپریشن دیکھ رہا تھا اس کے اچانک جاگ جانے پر وہ حیران ہوا جب جانو نے مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے اپنے ہاتھ میں تھاما اور اس کے ڈمپل کو میرے لبوں سے چھوتے ہوئے شرما کر اس کے سینے میں منہ چھپا گئی۔

اسکے گال کے ٹیمپل مزید گہرے ہوئے تھے وہ اسے مزید اپنے سینے میں بینچ گیا

صبح صبح بابا سائیں اور اماں سائیں کی قبر پر جانا ہے۔ فرمائش تھی یا التجا تھی۔ لیکن دائم کے لیے حکم کا درجہ رکھتی تھی۔

وہ اسے مزید اپنے سینے میں قید کیے اس کے ماتھے کو عقیدت سے چھوتے ہوئے وعدہ کر چکا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

پر سکون سا ماحول تھا وہ سب کا قبروں کے نزدیک بیٹھے اپنے اپنے ہاتھ میں سورہ یاسین لے کر پڑھ رہے تھے۔ ہر انسان نے اس دنیا سے رخصت ہو جانا ہے کوئی بھی قدرت کے اس نظام کو روک نہیں سکتا یہ تو ایک حقیقت ہے کہ زندگی کے بعد ایک موت کا سفر طے کرنا ہے۔

بچھڑنے والے لوٹ کر نہیں آتے لیکن انہیں اچھی یادوں میں یاد کر کے ہمیشہ اپنے ساتھ زندہ رکھا جا سکتا ہے۔

جیسے آج وہ سب لوگ انہیں اپنی اچھی یادوں میں یاد کرتے ہوئے ہمیشہ اپنے پاس رکھ رہے تھے ایک نیا سفر شروع ہو چکا تھا۔ جس میں وہ سب لوگ اپنے ہمسفر کے ساتھ اپنی نئی زندگی کی شروعات کر رہے تھے انتہا صرف محبوب کے عشق میں نہیں ہوتی انتہا ہر رشتے میں ہوتی ہے اب وہ عشق باپ کا بیٹی سے ہو یا ایک بیٹے کا اپنی ماں سے چاہے وہ ایک بہن کا اپنے بھائی سے ہو

یا ایک انجان شخص دل میں اتر جائے انتہا ہر عشق میں کہیں نہ کہیں چھپی ہوتی ہے۔اور ہر رشتے میں کہیں نہ کہیں عشق چھپا ہوتا ہے لیکن ہر انتہائے عشق سے مراد محبوب کا عشق نہیں ہوتا۔وہ سب اپنے اپنے عشق میں ہر حد پار کرنے کو تیار تھے۔اور اب وہ اپنے اپنے عشق کی منزلیں طے کرتے ہوئے ایک نئے سفر کی طرف نکل چکے تھے جہاں خوشیاں باہر کی لائن کا انتظار کر رہی تھی

---

THE END....